

جدید نظر غانی شدہ کمپیوٹرائزیشن

مَا آتَكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا
رسول خدا جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آ جاؤ

جامع ترمذی

مترجم مع مختصر شرح

جلد دوم

از تکالیف
امام محمد بن عیسیٰ ترمذی
رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا فضل احمد صاحب مدظلہم

اڈوکارا راکم ایس جیل روڈ
کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت

کمپیوٹر کتابت و ترجمہ کے جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : جنوری ۲۰۰۷ء علمی گرافکس
ضخامت : ۶۳۵ صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی جتنی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

..... ملنے کے پتے

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نا بھر روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک اینجینیئر بازاری پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتاب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبہ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

ISLAMIC BOOKS CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON BL 3NE, U.K.

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFE, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

بسم اللہ الرحمن الرحیم عرض نابشر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے کہ اس نے ہمیں اپنے ادارے کے ذریعہ دین اسلام کی نہایت اہم اور مفید کتب کو شائع کرنے کا موقع عطا فرمایا اور تبلیغ و اشاعت کا یہ کام الحمد للہ مسلسل جاری ہے۔
اس ادارے کو اب تک تفسیر، فقہ، سیرت نبوی ﷺ، تصوف، تاریخ جیسے موضوعات پر کتب شائع کرنے کے علاوہ حدیث کی کئی بڑی مستند و مشہور کتب شائع کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ جن میں اب تک اس کتاب سے قبل درج ذیل کتب شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں۔

۱۔ تفہیم البخاری ترجمہ و شرح صحیح بخاری شریف، ۳ جلد کامل۔

۲۔ تجرید بخاری شریف عربی مع اردو ترجمہ۔

۳۔ تقریر بخاری اردو۔

۴۔ ریاض الصالحین عربی مع اردو ترجمہ۔

۵۔ مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف، ۵ جلد۔

۶۔ تنظیم الاشارات اردو شرح مشکوٰۃ، ۲ حصے کامل۔

۳۔ معارف الحدیث ترجمہ و شرح، ۷ حصے کامل۔

زیر نظر کتاب جامع ترمذی مع ترجمہ و حواشی پیش خدمت ہے۔ پہلے بھی اس کا اردو ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ فی زمانہ ترجمہ قدیم ہونے کی وجہ سے اس کی زبان سمجھ میں آنا مشکل ہوتا تھا۔ اس لئے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ کوئی مستند صاحب علم اس کا اردو ترجمہ دور حاضر کے لئے آسان زبان میں کر دے اور جا بجا مشکل مقامات پر تشریحی نوٹ کا بھی اضافہ کر کے اس کی افادیت عام آدمی تک بخوبی پہنچا سکے۔ اس مقصد کے لئے کافی انتظار و جستجو کے بعد کئی صاحب علم حضرات کے مشورے سے جناب مولانا افضل احمد صاحب (تعارف علیحدہ تحریر ہے) سے درخواست کی گئی۔ کافی پس و پیش اور ادارے کی طرف سے مسلسل

اصرار کے بعد احقر کی فرمائش پر انہوں نے اس کام کا بیڑہ اٹھالیا اور تقریباً ۲ سال کے عرصہ میں یہ کام مکمل ہو سکا ہے۔ اس نسخہ میں ایک تبدیلی یہ بھی کر دی ہے کہ پوری کتاب میں باب نمبر اور حدیث نمبر ڈال دیئے ہیں تاکہ حوالہ دینا اور اسے تلاش کرنا آسان ہو جائے۔ اس سے کتاب کی افادیت میں کافی اضافہ ہو گیا ہے جو پہلے سے طبع شدہ نسخوں میں نہیں ہے۔

حدیث کے کام کی اہمیت اور احتیاط کو پیش نظر رکھتے ہوئے ترجمہ و حواشی کا مسودہ دارالعلوم کراچی کے استاد حدیث جناب محمود اشرف صاحب کو دکھایا گیا۔ انہوں نے اس کے مختلف مقامات دیکھ کر پسندیدگی کا اظہار کیا اور ایک مضمون تحریر فرمایا جو سند کے طور پر کتاب کا حصہ ہے۔

اس کے علاوہ ہمیں کتاب میں شامل کرنے کے لئے ”امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ“ کے مستند و مفصل حالات کی تلاش تھی جو ہمیں جامع ترمذی کی مشہور اردو شرح درس ترمذی میں شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب مدظلہم کے تحریر کئے ہوئے مل گئے، وہ بھی بھدشکر یہ یہاں شامل کئے جا رہے ہیں۔

تصحیح کے لئے بھی حتی الامکان کوشش کی ہے کہ بہتر سے بہتر ہو سکے اور انشاء اللہ توقع یہی ہے کہ اس میں قارئین کو شکایت نہ ہوگی۔ لیکن پھر بھی کوئی غلطی یا خامی محسوس ہو تو ادارے کو مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ فوری دور کیا جائے گا۔

احقر کے والد ماجد محمد رضی عثمانی صاحب مرحوم کی یہ بڑی خواہش تھی کہ صحاح ستہ کی کتب کو جدید ترجمہ و حواشی کے ساتھ شائع کیا جائے اور یہ کام انہوں نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں شروع کر دیا تھا۔ اس کا بنیادی خاکہ اور اس کام کا طریقہ بھی انہوں نے ہی بتایا تھا۔ اسی کے مطابق یہ کام اب بحسن و خوبی تیار ہو کر ہاتھوں میں ہے۔ اس وقت ان کی شدید کمی محسوس ہو رہی ہے۔ آپ سب حضرات سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ والد صاحب مرحوم کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرما کر درجات عالیہ پر فائز فرمائے۔ آمین۔

آخر میں یہ بھی دعا فرمائیں کہ ہماری اس کوشش کو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اپنی زندگی کے تمام کاموں میں اخلاص عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

ناکارہ خلیل اشرف عثمانی

فہرست عنوانات ترمذی شریف جلد دوم

صفحہ	ابواب ومضامین	صفحہ	ابواب ومضامین
۲۵	بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے		ابواب الزہد
۲۵	زہد کی تفسیر	۱۳	نیک اعمال میں جلدی کرنا
۲۷	گزارے کے لائق روزی پر صبر کرنا	۱۵	موت کو یاد کرنا
۲۸	فقر کی فضیلت	۱۶	اللہ سے ملاقات کے خواہشمند کو اللہ پسند کرتے ہیں۔
۲۹	فقراء مہاجرین پہلے جنت میں داخل ہوں گے	۱۶	آنحضرت ﷺ کا امت کو خوف دلانا
۳۰	آنحضرت ﷺ اور گھر والوں کا رہن سہن	۱۶	خوف خدا سے رونے کی فضیلت
۳۲	صحابہ کا رہن سہن	۱۷	آنحضرت ﷺ کا فرمانا جو کچھ میں جانتا ہوں
۳۶	غناء در حقیقت دل سے ہوتا ہے	۱۷	لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی بات کرنا
۳۶	مال لینے کے متعلق	۱۸	کم گوئی کی فضیلت
۳۸	زیادہ کھانے کی ممانعت	۱۹	اللہ کے نزدیک دنیا کی ذلت
۳۸	ریا کاری اور شہرت کے متعلق	۲۰	دنیا مومن کے لئے جیل اور کافر کے لئے جنت ہے
۴۱	آدمی اس کے ساتھ ہوگا جسے محبوب رکھے گا	۲۰	دنیا کی مثال چار شخصوں کی سی ہے
۴۲	اللہ تعالیٰ سے حسن ظن	۲۱	دنیا کی محبت اور اس کے لئے غمگین ہونا
۴۲	نیکی اور بدی کے متعلق	۲۲	مومن کے لئے عرطویل
۴۳	اللہ کے لئے محبت کرنا	۲۳	امت کے لوگوں کی عمر ساٹھ ستر سال ہوگی
۴۴	اگر کسی سے محبت کی جائے تو اسے بتا دیا جائے	۲۳	اوقات کا چھوٹا ہونا اور کم امیدی
۴۴	مدح اور مدح کرنے والوں کے لئے متعلق	۲۳	قصر اہل کا بیان
۴۵	مؤمن کے لئے محبت	۲۴	اس امت کا فتنہ مال و دولت ہے
۴۵	مصیبت پر صبر کرنا	۲۴	کسی شخص کے پاس مال سے بھری ہوئی دو وادیاں ہوں تو اسے تیسری کی حرص ہوگی

صفحہ	ابواب ومضامین	صفحہ	ابواب ومضامین
۱۰۰	جنت کے بازار	۴۶	پینائی زائل ہو جانے کے متعلق
۱۰۱	رویت باری تعالیٰ	۴۸	زبان کی حفاظت
۱۰۳	رضائے الہی کے متعلق		ابواب صفة القيامة
۱۰۳	اہل جنت ایک دوسرے کا نظارہ کریں گے	۵۱	حساب و قصاص کے متعلق
۱۰۴	جنتی اور دوزخی ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے	۵۴	حشر کے میدان کے متعلق
۱۰۶	جنت شدائد سے پر ہے جبکہ دوزخ خواہشات سے	۵۵	آخرت میں لوگوں کا پیش کیا جانا
۱۰۷	ادنیٰ درجہ کے جنتی کے انعامات	۵۷	صور کے متعلق
۱۰۸	حوروں کی آپس میں گفتگو	۵۷	پل صراط کے متعلق
۱۰۸	جنت کی نہریں	۵۸	شفاعت کے متعلق
	ابواب صفة جہنم	۶۲	حوض کوثر کے متعلق
۱۱۰	جہنم کے متعلق	۶۲	حوض کوثر کے برتن
۱۱۱	جہنم کی گہرائی کے متعلق		ابواب صفة الجنة
۱۱۲	دوزخیوں کی جسامت	۹۱	جنت کے درختوں کی صفات
۱۱۳	دوزخیوں کے مشروبات	۹۱	جنت کی نعمتیں
۱۱۵	دوزخیوں کے کھانے	۹۲	جنت کے کمرے
۱۱۷	دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کا ۷۰ واں حصہ ہے	۹۳	جنت کے درجات
۱۱۸	دوزخ کے لئے دوسانیں	۹۴	اہل جنت کی عورتیں
۱۲۱	دوزخ میں عورتوں کی اکثریت	۹۵	اہل جنت کو جماع کی قدرت
	ابوابُ الايمان	۹۵	اہل جنت کی صفت
۱۲۳	مجھے لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے	۹۶	اہل جنت کے کپڑے
۱۲۳	مجھے حکم دیا گیا کہ جب تک کلمہ اور نماز نہ پڑھیں لوگوں	۹۷	جنت کے پھل
	سے جنگ کروں	۹۷	جنت کے پرندے
۱۲۴	اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے	۹۸	جنت کے گھوڑے
۱۲۵	ایمان کی صفات	۹۸	جنتیوں کی عمر
۱۲۶	فرائض ایمان میں داخل ہیں	۹۹	اہل جنت کی کتنی صفات ہوں گی
۱۲۷	ایمان میں کمی زیادتی اور اس کا مکمل ہونا	۹۹	جنت کے دروازے

صفحہ	ابواب ومضامین	صفحہ	ابواب ومضامین
۱۴۷	جس نے ہدایت کے لئے بلایا اس کی تابعداری کی گئی	۱۲۸	جیاء ایمان سے ہے
۱۴۹	سنت پر عمل کرنا اور بدعت سے بچنا	۱۲۸	نماز کی عظمت
۱۵۰	آنحضرت ﷺ نے جن چیزوں کو منع فرمایا	۱۳۰	نماز ترک کرنے کی وعید
۱۵۰	مدینے کے عالم کی فضیلت	۱۳۱	حلاوت ایمان کا بیان
۱۵۱	علم عبادت سے افضل ہے	۱۳۱	زنا کرتے ہوئے کوئی حامل ایمان نہیں رہتا
	ابواب الاستیذان والآداب	۱۳۲	مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہوں
۱۵۳	سلام کو رواج دینا	۱۳۳	اسلام کی ابتداء غربت سے ہوئی
۱۵۳	سلام کی فضیلت	۱۳۳	منافق کی علامت
۱۵۴	گھر میں داخل ہونے کے لئے اجازت لینا	۱۳۴	مسلمان کو گالی دینا
۱۵۵	سلام کا کس طرح جواب دیا جائے	۱۳۴	مسلمان بھائی کی تکفیر کرنا
۱۵۵	کسی کو سلام بھیجنا	۱۳۵	جس کا خاتمہ تو حید پر ہو
۱۵۵	سلام میں پہل کرنے والے کی فضیلت	۱۳۶	امت میں افتراق کے متعلق
۱۵۶	سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کراہیت		ابواب العلم
۱۵۶	بچوں کو سلام کرنا	۱۳۸	اللہ تعالیٰ کا بندے کو دین کی سمجھ عطا فرمانا
۱۵۶	عورتوں کو سلام کرنا	۱۳۸	طلب علم کی فضیلت
۱۵۷	اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا	۱۳۹	علم کو چھپانا
۱۵۷	کلام سے پہلے سلام کرنا	۱۳۹	طالب علم کے ساتھ خیر خواہی
۱۵۷	کافر کو سلام کرنا مکروہ ہے	۱۴۰	دنیا سے علم کا اٹھ جانا
۱۵۸	جس مجلس میں مسلمان و کافر ہوں وہاں سلام کرنا	۱۴۱	اپنے علم سے دنیا کا طلب کرنا
۱۵۸	سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے	۱۴۲	احادیث بیان کرنے کی فضیلت
۱۵۹	مجلس میں بیٹھتے اٹھتے سلام کرنا	۱۴۳	آنحضرت ﷺ پر جھوٹ باندھنا سخت گناہ ہے
۱۵۹	گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اجازت مانگنا	۱۴۳	موضوع احادیث
۱۵۹	بغیر اجازت کسی گھر میں جھانکنا	۱۴۴	حدیث سنتے وقت جو بات کہنے سے منع کیا گیا
۱۶۰	اجازت لینے سے پہلے سلام کرنا	۱۴۴	کتابت علم کی کراہیت
۱۶۱	سفر سے واپسی میں رات کو گھر میں داخلہ مکروہ ہے	۱۴۶	بنو اسرائیل سے روایت کرنا
۱۶۱	مکتوب کو خاک آلود کرنا	۱۴۶	خیر کا راستہ بتانے والا

صفحہ	ابواب ومضامین	صفحہ	ابواب ومضامین
۱۷۶	مونچھیں کترنے اور ناخن تراشنے کی مدت	۱۶۲	سربانی زبان کی تعلیم
۱۷۶	مونچھیں کترنا	۱۶۲	مشرکین سے خط و کتابت کے متعلق
۱۷۷	داڑھی میں سے کچھ بال کا کاٹنا	۱۶۲	مشرکین کو کس طرح خط تحریر کیا جائے
۱۷۷	داڑھی بڑھانا	۱۶۳	خط پر مہر لگانا
۱۷۷	ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنا	۱۶۳	سلام کی کیفیت
۱۷۸	اس کی کراہت کے متعلق	۱۶۳	پیشاب کرتے ہوئے کو سلام کرنا مکروہ ہے
۱۷۸	پیٹ کے بل لیٹنے کی کراہت	۱۶۳	ابتداء میں علیک السلام کہنا مکروہ ہے
۱۷۸	ستر کی حفاظت	۱۶۵	راستے میں مجلس کرنے والوں پر کیا واجب ہے
۱۷۹	تکلیف لگانا	۱۶۷	مصافحہ کے متعلق
۱۷۹	سواری کا مالک اس پر آگے بیٹھنے کا مستحق ہے	۱۶۷	بوسے اور معانقے کے متعلق
۱۷۹	انماط کے استعمال کی اجازت	۱۶۷	ہاتھ اور پیر کو بوسہ دینا
۱۸۰	ایک جانور پر تین آدمیوں کا سوار ہونا	۱۶۸	مرحبا کے متعلق
۱۸۰	اچانک نظر پڑ جانے سے متعلق	۱۶۹	چھینک کا جواب دینا
۱۸۰	عورتوں کا مردوں سے پردہ کرنا	۱۷۰	جب چھینک آئے تو کیا کہے
۱۸۱	شوہروں کی اجازت کے بغیر ان کی بیویوں کے پاس جانے کی ممانعت	۱۷۰	چھینکنے والے کے جواب میں کیا کہا جائے
۱۸۱	عورتوں کے لئے فتنے سے تحذیر	۱۷۱	چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو جواب دینا واجب ہے
۱۸۲	بالوں کا گچھا بنانے کی ممانعت	۱۷۱	کتنی مرتبہ جواب دینا چاہئے
۱۸۲	گودنے و گدوانے والی اور بالوں کو جوڑنے و جڑوانے	۱۷۲	چھینکنے وقت آواز پست رکھنا اور چہرہ چھپانا
۱۸۳	والیوں کا بیان	۱۷۲	اللہ کو چھینک پسند اور جمائی ناپسند ہے
۱۸۳	عورتوں کا مردوں کی مشابہت اختیار کرنا	۱۷۳	نماز میں چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے
۱۸۳	عورتوں کا خوشبو لگا کر نکلتا منع ہے	۱۷۳	کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنا مکروہ ہے
۱۸۳	خوشبو سے انکار کرنا مکروہ ہے	۱۷۴	جو مجلس سے اٹھ کر جائے پھر واپس آئے تو اپنی جگہ بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے
۱۸۳	مباشرت ممنوعہ کے متعلق	۱۷۴	دو شخصوں کے درمیان بلا اجازت بیٹھنا مکروہ ہے
۱۸۵	ستر کی حفاظت	۱۷۴	حلقے کے درمیان بیٹھنے کی کراہت
۱۸۵	ران ستر میں داخل ہے	۱۷۴	کسی کی تعظیم میں کھڑے ہونے کی کراہت
۱۸۶	پاکیزگی کے متعلق	۱۷۵	ناخن تراشنا

صفحہ	ابواب ومضامین	صفحہ	ابواب ومضامین
۱۹۹	شعروں کے متعلق	۱۸۷	جماع کے وقت پردہ کرنا
۲۰۰	شعر پڑھنے کے متعلق	۱۸۷	حمام میں جانے کے متعلق
۲۰۱	کسی کا اپنے پیٹ کو پیپ سے بھر لینا شعر بھری لینے سے بہتر ہے	۱۸۸	فرشتے، تصویر یا کتے والے گھر میں داخل نہیں ہوتے
۲۰۲	وضاحت و بیان کے متعلق	۱۸۹	کسم کے رنگے کپڑوں کی مڑوں کو ممانعت
۲۰۲	برتنوں کو ڈھکنا	۱۹۰	سفید کپڑے پہننا
	ابواب الامثال	۱۹۰	مردوں کے لئے سرخ کپڑے پہننے کی اجازت
۲۰۳	اللہ کی اپنے بندوں کے لئے مثل	۱۹۱	سبز کپڑے پہننے کے متعلق
۲۰۶	آنحضرت ﷺ اور انبیاء کی مثال	۱۹۱	کالے کپڑے پہننا
۲۰۷	نماز، روزے اور صدقہ کی مثال	۱۹۱	زرد رنگ کے کپڑے پہننے کے متعلق
۲۰۸	قرآن پڑھنے اور نہ پڑھنے والے کی مثال	۱۹۲	مردوں کے لئے زعفران یا خلوک بطور خوشبو کی ممانعت
۲۰۹	پشگاہ نماز کی مثال	۱۹۲	ریشم اور دیباچ کی کراہت
۲۱۰	انسان اس کی موت اور امید کی مثال	۱۹۳	اللہ کو بندے پر نعمت کا اظہار پسند ہے
	ابواب فضائل قرآن	۱۹۳	سیاہ موزوں کے متعلق
۲۱۱	سورۃ فاتحہ کی فضیلت	۱۹۳	سفید بال نکالنا
۲۱۲	سورۃ بقرہ اور آیت الکرسی کی فضیلت	۱۹۳	مشورہ دینے والا امانت دار ہوتا ہے
۲۱۳	سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت	۱۹۴	نخوست کے متعلق
۲۱۵	سورۃ آل عمران کی فضیلت	۱۹۵	تیسرے کی موجودگی میں دو اشخاص سرگوشی نہ کریں
۲۱۵	سورۃ کہف کی فضیلت	۱۹۵	وعدے کے متعلق
۲۱۶	سورۃ یس کی فضیلت	۱۹۵	میرے ماں باپ آپ پر قربان کے الفاظ کہنا
۲۱۶	سورۃ دخان کی فضیلت	۱۹۶	کسی کو بیٹا کہہ کر پکارنا
۲۱۷	سورۃ ملک کی فضیلت	۱۹۶	نومولود کا نام جلدی رکھنا
۲۱۸	سورۃ زلزال کی فضیلت	۱۹۶	مستحب ناموں کے متعلق
۲۱۹	سورۃ اخلاص و سورۃ زلزال کی فضیلت	۱۹۷	مکروہ ناموں کے متعلق
۲۲۰	سورۃ اخلاص کی فضیلت	۱۹۷	نام بدلنے کے متعلق
۲۲۱	معوذتین کی فضیلت	۱۹۸	نبی کریم ﷺ کے اسمائے گرامی
		۱۹۸	کسی کے لئے آنحضرت ﷺ کا نام اور کنیت جمع کرنے کی ممانعت

صفحہ	ابواب و مضامین	صفحہ	ابواب و مضامین
۳۳۲	سورہ طہ	۲۲۱	قاری کی فضیلت
۳۳۲	سورہ انبیاء	۲۲۳	قرآن کی تعلیم کی فضیلت
۳۳۲	سورہ حج	۲۲۴	قرآن میں سے ایک حرف پڑھنے کا اجر
۳۳۷	سورہ مؤمنین	۲۲۸	آنحضرت ﷺ کی قرأت کی کیفیت
۳۳۸	سورہ نور		ابواب القراءات
۳۳۵	سورہ فرقان	۲۳۳	قرآن کریم سات قراءتوں پر نازل ہوا
۳۳۶	سورہ شعراء	۲۳۶	جو شخص اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرے
۳۳۸	سورہ نمل	۲۳۷	سورہ فاتحہ کی تفسیر
۳۳۸	سورہ قصص	۲۴۰	سورہ بقرہ
۳۳۸	سورہ عنکبوت	۲۵۵	سورہ آل عمران
۳۳۹	سورہ روم	۲۶۴	سورہ نساء
۳۵۱	سورہ لقمان	۲۷۷	سورہ مائدہ
۳۵۲	سورہ سجدہ	۲۸۶	سورہ الانعام
۳۵۳	سورہ احزاب	۲۹۰	سورہ اعراف
۳۶۴	سورہ سبا	۲۹۲	سورہ انفال
۳۶۵	سورہ فاطر	۲۹۵	سورہ توبہ
۳۶۶	سورہ یس	۳۰۷	سورہ یونس
۳۶۷	سورہ صافات	۳۰۸	سورہ ہود
۳۶۸	سورہ ص	۳۱۱	سورہ یوسف
۳۷۰	سورہ زمر	۳۱۲	سورہ زمر
۳۷۳	سورہ مؤمن	۳۱۳	سورہ ابراہیم
۳۷۳	سورہ سجدہ	۳۱۴	سورہ حجر
۳۷۴	سورہ شورئ	۳۱۶	سورہ نحل
۳۷۶	سورہ زخرف	۳۱۶	سورہ بنی اسرائیل
۳۷۶	سورہ دخان	۳۲۴	سورہ کہف
۳۷۷	سورہ احقاف	۳۳۹	سورہ مریم
۳۷۹	سورہ محمد		

صفحہ	ابواب ومضامین	صفحہ	ابواب ومضامین
۳۱۶	سورۃ اذا السماء انشقت	۳۰۰	سورۃ فتح
۳۱۷	سورۃ عبورج	۲۸۲	سورۃ حجرات
۳۲۰	سورۃ غاشیہ	۳۸۳	سورۃ ق
۳۲۰	سورۃ فجر	۳۸۳	سورۃ ذاریات
۳۲۱	سورۃ الشمس وضحا	۳۸۵	سورۃ طور
۳۲۱	سورۃ الليل	۳۸۶	سورۃ نجم
۳۲۲	سورۃ ضحیٰ	۳۸۹	سورۃ قمر
۳۲۳	سورۃ الم نشرح	۳۹۱	سورۃ رحمن
۳۲۳	سورۃ التین	۳۹۱	سورۃ واقعہ
۳۲۴	سورۃ اقرأ باسم ربک	۳۹۳	سورۃ حدید
۳۲۴	سورۃ قدر	۳۹۳	سورۃ مجادلہ
۳۲۴	سورۃ لم یکن		سورۃ حشر
۳۲۵	سورۃ اذا زلزلت		سورۃ ممتحنہ
۳۲۵	سورۃ العلم الوکاثر		سورۃ بصف
۳۲۵	سورۃ کوثر		سورۃ جمعہ
۳۲۷	سورۃ فتح		سورۃ منافقین
۳۲۸	سورۃ لہب		سورۃ تغابن
۳۲۸	سورۃ اخلاص		سورۃ تحریم
۳۲۹	سورۃ سعوذتین		سورۃ نون والقلم
	ابواب الدعوات		سورۃ حاقہ
۳۳۱	ذکر کی فضیلت		سورۃ سأل سأل
۳۳۳	مجلس ذکر کی فضیلت		سورۃ جن
۳۳۳	جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ ہو اس کے متعلق	۳۱۲	سورۃ مدثر
۳۳۵	مسلمان کی دعا کی قبولیت	۳۱۳	سورۃ قیامہ
۳۳۶	دعا کرنے والا پہلے اپنے لئے دعا کرے	۳۱۵	سورۃ عبس
۳۳۶	دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا		سورۃ اذا الشمس کورت
			سورۃ مطففین

صفحہ	ابواب ومضامین	صفحہ	ابواب ومضامین
۴۶۳	کھانے سے فراغت پر پڑھنے کی دعا	۴۳۶	دعا میں جلدی کرنے والے کے متعلق
۴۶۴	گدھے کی آواز سننے تو یہ دعا پڑھے	۴۳۶	صبح اور شام کی دعائیں
۴۶۴	تشیع، بکیر، ہلیل اور الحمد للہ کہنے کی فضیلت	۴۳۹	سوتے وقت پڑھنے والی دعائیں
۴۶۹	مترقب دعاؤں کے متعلق	۴۴۲	سوتے وقت سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر
۴۷۳	انگیوں پر تشیع گننے کے متعلق	۴۴۵	رات کو آنکھ کھل جانے پر پڑھی جانے والی دعا
	توبہ واستغفار کی فضیلت اور بندوں پر رحمت	۴۴۶	تہجد کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں
۴۹۷	دعاؤں کے متعلق مختلف احادیث	۴۴۸	تہجد کی نماز شروع کرتے وقت کی دعائیں
	ابواب المناقب	۴۵۲	سجدہ تلاوت کی دعائیں
۵۱۵	آنحضرت ﷺ کی فضیلت	۴۵۳	گھر سے نکلتے وقت پڑھنے کی دعائیں
۵۲۰	آنحضرت ﷺ کی پیدائش	۴۵۴	بازار میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی دعا
۵۲۱	نبوت کی ابتداء کے متعلق	۴۵۴	اگر کسی کو کوئی مرض لاحق ہو تو یہ دعا پڑھے
۵۲۲	آپ ﷺ کتنی عمر کے تھے جب مبعوث ہوئے	۴۵۴	اگر کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے تو کیا پڑھے
۵۲۳	آنحضرت ﷺ کے معجزات اور خصائص	۴۵۵	مجلس سے اٹھتے وقت پڑھنے کی دعا
۵۲۷	نزول وحی کی کیفیت	۴۵۶	کرب کے وقت پڑھنے کی دعا
۵۲۷	آنحضرت ﷺ کی صفات	۴۵۷	کسی جگہ ٹھہرنے کی دعا
	مہر نبوت	۴۵۷	سفر کے لئے جاتے ہوئے پڑھنے کی دعا
	مناقب ابو بکر صدیق	۴۵۸	سفر سے لوٹنے پر پڑھنے کی دعائیں
	مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب	۴۵۸	کسی کو رخصت کرتے وقت کی دعائیہ کلمات
	مناقب عثمان بن عفان	۴۵۹	مسافر کی دعا کی قبولیت
	مناقب علی بن ابی طالب	۴۶۰	سواری پر سوار ہونے کی دعا
	ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ کے مناقب	۴۶۱	آندھی کے وقت پڑھنے کی دعا
۵۶۳	زبیر بن عامر کے عمدہ خصائص و مناقب	۴۶۱	بادل کی گرج سننے پر پڑھنے کی دعا
۵۶۶	حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی عنہ کے عمدہ خصائص	۴۶۱	چاند دیکھنے کی دعا
۵۶۷	ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص کے عمدہ خصائص	۴۶۲	غصہ کے وقت پڑھنے کی دعا
۵۶۹	ابو اعرور کے عمدہ خصائص و مناقب	۴۶۲	برا خواب دیکھنے پر پڑھنے کی دعا
		۴۶۲	پہلا پھل دیکھنے پر پڑھنے کی دعا
		۴۶۳	کھانے کے بعد پڑھنے کی دعا

صفحہ	ابواب ومضامین	صفحہ	ابواب ومضامین
۵۹۶	قیس بن سعد بن عبادہ کے عمدہ خصائل و مناقب	۵۶۹	ابو عبیدہ بن عامر بن جراح کے عمدہ خصائل
۵۹۷	جابر بن عبد اللہ کے عمدہ خصائل و مناقب	۵۷۰	ابو فضل عباس بن عبد المطلب کے عمدہ خصائل
۵۹۷	مصعب بن عمیر کے عمدہ خصائل	۵۷۱	جعفر بن ابی طالب کے عمدہ خصائل و مناقب
۵۹۸	براء بن مالک کے عمدہ خصائل	۵۷۳	ابو محمد حسن بن علی ابن ابی طالب اور حسین بن علی ابن ابی
۵۹۸	ابو موسیٰ اشعری کے عمدہ خصائل	۵۷۸	طالب کے عمدہ خصائل
۵۹۸	سہیل بن سعد کے عمدہ خصائل	۵۷۸	آنحضرت ﷺ کے اہل بیت کے عمدہ خصائل
۵۹۹	صحابی ہونے کی فضیلت	۵۷۹	معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ، ابی بن کعبؓ اور ابو عبیدہ
۵۹۹	بیعت رضوان کرنے والوں کی فضیلت		بن جراحؓ کے عمدہ خصائل
۵۹۹	جو شخص صحابہ کو برا بھلا کہے	۵۸۱	سلمان فارسیؓ کے عمدہ خصائل
۶۰۱	حضرت فاطمہؓ کی فضیلت	۵۸۱	عمار بن یاسرؓ کے عمدہ خصائل و مناقب
۶۰۳	حضرت عائشہؓ کی فضیلت	۵۸۲	ابوذر غفاریؓ کے عمدہ خصائل و مناقب
۶۰۶	حضرت خدیجہؓ کی فضیلت	۵۸۳	عبداللہ بن سلامؓ کے عمدہ خصائل
۶۰۷	ازواج مطہراتؓ کی فضیلت	۵۸۳	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے عمدہ خصائل
۶۱۰	ابی بن کعبؓ کی فضیلت	۵۸۶	حذیفہ بن الیمان کے عمدہ خصائل و مناقب
۶۱۰	انصار اور قریش کی فضیلت	۵۸۶	زید بن حارثہؓ کے عمدہ خصائل و مناقب
۶۱۳	انصار کے گھروں کی فضیلت	۵۸۸	اسامہ بن زیدؓ کے عمدہ خصائل
۶۱۴	مدینہ منورہ کی فضیلت	۵۸۹	جریر بن عبداللہ بکلی کے عمدہ خصائل
۶۱۷	مکہ کی فضیلت	۵۸۹	عبداللہ بن عباسؓ کے عمدہ خصائل
۶۱۷	عرب کی فضیلت	۵۹۰	عبداللہ بن زبیرؓ کے عمدہ خصائل و مناقب
۶۱۹	عجم کی فضیلت	۵۹۰	انس بن مالکؓ کے عمدہ خصائل
۶۱۹	اہل یمن کی فضیلت	۵۹۲	ابو ہریرہؓ کے عمدہ خصائل و مناقب
۶۲۱	بنو غفار، اسل، جہینہ اور مزینہ کی فضیلت	۵۹۴	معاویہ بن ابی سفیانؓ کے عمدہ خصائل
۶۲۱	بنو ثقیف اور بنو حنیفہ کے متعلق	۵۹۵	عمر و بن عاصؓ کے عمدہ خصائل و مناقب
۶۲۶	کتاب العلل	۵۹۵	خالد بن ولیدؓ کے عمدہ خصائل و مناقب
		۵۹۶	سعد بن معاذؓ کے عمدہ خصائل و مناقب

سے پہلے۔ (۳) ایسے مرض ہے پہلے جو اعضاء کو عمل کرنے سے روک دیتا ہے۔ (۴) بڑھاپے سے پہلے جس میں انسان عقل کھودیتا ہے۔ (۵) جلد آنے والی موت سے پہلے۔ (۶) دجال کے آنے سے پہلے جو ان چیزوں میں جو اب تک غائب ہیں سب سے برا ہے۔ (۷) قیامت سے پہلے اس لئے کہ قیامت بہت سخت اور کڑی ہے۔

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا إِلَىٰ فَتْرٍ مُّنْسٍ أَوْ غَنًى مُّطْعٍ أَوْ مَرَضٍ مُّفْسِدٍ أَوْ هَرَمٍ مُّفْنِدٍ أَوْ مَوْتٍ مُّجْهِزٍ أَوِ الدَّجَالِ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةِ فَالسَّاعَةُ أَذْهَبُ وَأَمَرُ۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اعرج کی ابو ہریرہؓ سے روایت کے طور پر پہچانتے ہیں۔ صرف محرز بن ہارون کی سند سے جانتے ہیں۔ معمری حدیث ایک ایسے شخص سے نقل کرتے ہیں جس نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنی ہے۔

باب ۱۲۵۴۔ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ

باب ۱۲۵۴۔ موت کو یاد کرنا۔

۲۱۲۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لذتوں کو مٹا دینے والی موت کو کثرت کے ساتھ یاد کیا کرو۔

(۲۱۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَالَفَ بَنِي مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُوا ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

باب ۱۲۵۵۔ بلا عنوان۔

باب ۱۲۵۵۔

۲۱۲۶۔ عبد اللہ بن بکیر، حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام ہانی سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ کی قبر پر کھڑے ہوئے تو اتار دیتے کہ داڑھی تر ہو جاتی۔ ان سے کہا گیا کہ آپ جنت و دوزخ کے ذکر پر اتنا نہیں روتے جتنا قبر کو دیکھ کر روتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: اس لئے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ اگر کسی نے اس سے نجات پالی تو بعد کے مرحلے اس کے لئے آسان ہیں۔ لیکن اگر کسی شخص نے اس میں نجات نہیں پائی تو بعد کے مرحلے اس سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں نے قبر کے منظر سے زیادہ گھبراہٹ میں مبتلا کرنے والا منظر نہیں دیکھا۔

(۲۱۲۶) حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ نَاهِشَامُ بْنُ أَبِي يُونُسَ نَاعْبُدُ اللَّهَ بِنِ بُحَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ بَكِيٍّ حَتَّى يَبْلُغَ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ تَذْكُرُ الْحَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا الْقَبْرَ أَفْطَعُ مِنْهُ۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ہشام بن یوسف کی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۲۵۶۔ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ

باب ۱۲۵۶۔ جو اللہ کی ملاقات کا خواہش مند ہوتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتے ہیں۔

(۲۱۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَابُودَاوُدَ نَاشِعَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ

۲۱۲۷۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ آنحضرت ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی ملاقات کا خواہش مند ہوتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند فرماتے ہیں اور جو شخص اس کی خواہش نہ رکھتا ہو اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتے۔

اس باب میں عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، ابو موسیٰؓ اور انسؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۲۵۷۔ مَا جَاءَ فِي إِذْخَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۲۵۷۔ آنحضرت ﷺ کا امت کو خوف دلانا۔

(۲۱۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ مَقْدَامٍ نَاصِحًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّغَاوِي نَاصِحًا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ يَا بِنْتِي عَبْدَ الْمُطَّلِبِ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ

۲۱۲۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ”وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے صفیہ بنت عبدالمطلب، اے فاطمہ بنت محمدؐ اور اے بنو عبدالمطلب میں تم لوگوں کے لئے اللہ رب العزت کے عذاب سے بچانے میں کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ ہاں میرے مال سے جو تم چاہو مطلب کرلو۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی اسے ہشام بن

عروہ سے ان کے والد کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۲۵۸۔ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

باب ۱۲۵۸۔ خوف خدا سے رونے کی فضیلت۔

(۲۱۲۹) حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي

۲۱۲۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص خوف خدا کی وجہ سے رونا وہ اس وقت تک دوزخ میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک دودھ پستان میں واپس نہ چلا جائے۔ نیز اللہ کی راہ میں جہاد کا

عبدالرحمن بن عبد اللہ المسعودی عن محمد بن عبد الرحمن عن عيسى بن طلحة عن أبي

۱ آیت کا ترجمہ یہ ہے: اور (اے محمد ﷺ) آپ اپنے اقرباء کو ڈرائیے۔

۱ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے اپنے عزیز و اقارب کو نام لے لے کر پکارا اور فرمایا: میں آخرت میں بغیر ایمان و اعمال کے تم لوگوں کے کسی کام نہیں آؤں گا۔ لہذا تم بغیر ایمان و عمل میرے سہارے پر مت رہنا۔ بلکہ آخرت کے لئے اعمال صالح کا ذخیرہ ساتھ لے کر جانا جو تمہارے کام آ سکے۔ یہ حدیث ان لوگوں کے لئے وعید شدید ہے جو اولیاء اور بزرگ زادے ہونے کو آخرت کی نجات کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

۲ یہ شرط محال ہے یعنی جس طرح دودھ پستان میں نہیں جاسکتا اسی طرح ایسا شخص بھی جہنم میں نہیں داخل ہو سکتا۔ یہ حدیث ایسے شخص کی فضیلت اور باری تعالیٰ کے اس پر بے انتہار رحم و کرم پر دلالت کرتی ہے نیز یہ کہ اس کے خوف سے رونا اللہ رب العزت کے نزدیک انتہائی پسندیدہ فعل ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانٌ جَهَنَّمَ.

اس باب میں ابو ریحانہ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبد الرحمنؒ، آل طلحہ کے مولیٰ ہیں۔

یہ مدنی ہیں ان سے سفیان ثوری اور شعبہ احادیث نقل کرتے ہیں۔ اور یہ ثقہ ہیں۔

باب ۱۲۵۹۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان: کہ اگر تم لوگ وہ کچھ جان لو جو کچھ میں جانتا ہوں تو ہنسنا کم کر دو۔

باب ۱۲۵۹۔ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا.

۱۲۶۰۔ حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں وہ کچھ دیکھتا اور سنتا ہوں جو تم لوگ نہ دیکھ سکتے ہو اور نہ سن سکتے ہو۔ (وہ یہ کہ) آسمان پر چراتا ہے اور اسے چراتا بھی چاہئے۔ اس لئے کہ اس میں چار انگلیوں کے برابر بھی ایسی جگہ نہیں ہے کہ وہاں کوئی فرشتہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں پیشانی رکھ کر سجدہ ریز نہ ہو۔ اللہ کی قسم اگر تم لوگ وہ کچھ جانے لگو جو میں جانتا ہوں تو ہنسنا کم اور رونا زیادہ کر دو، عورتوں سے بستروں پر لذتیں حاصل کرنا چھوڑ دو اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنے کے لئے میدانوں کی طرف نکل جاؤ۔ ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے تمنا کی کہ کاش میں ایک درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔

(۲۱۳۰)۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَاسِرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَأْطُ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعٍ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ لِلَّهِ سَاجِدًا وَاللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَمَا تَلَدَّ ذُتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعْدَاتِ تَحَارُونَ إِلَى اللَّهِ لَوْ دِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ.

اس باب میں عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور انسؓ سے بھی احادیث نقل کی جاتی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ایک اور سند سے

بھی حضرت ابو ذرؓ کی یہی تمنا منقول ہے کہ کاش میں ایک درخت ہوتا اور لوگ مجھے کاٹ ڈالتے۔

۲۱۳۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگ وہ کچھ جان جاؤ جو میں جانتا ہوں تو تم لوگوں کی ہنسی کم ہو جائے اور رونے میں کثرت پیدا ہو جائے۔

(۲۱۳۱)۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَاعِدُ الْوَهَابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا.

یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۲۶۰۔ جو شخص لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی بات کرے۔

باب ۱۲۶۰۔ مَا جَاءَ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ لِيُضْحِكَ النَّاسَ.

۲۱۳۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ

(۲۱۳۲)۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ابْنُ أَبِي عَدَى عَنْ

ایسے بھی ہیں جو ایسی بات کرتے ہیں جس میں ان کے نزدیک کوئی مضائقہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے انہیں ستر سال کی مسافت تک دوزخ میں پھینک دیتے ہیں۔

محمد بن اسحاق ثنی محمد بن ابراہیم عن عیسیٰ بن طلحہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لیتکلم بالكلمۃ لا یرى بها بأسا یهدی اللہ بہا سبعین خریفا فی النار۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۱۳۳۔ حضرت بنز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی جھوٹی بات کرتا ہے جسے سن کر لوگ ہنستے ہیں۔ اس کے لئے بربادی ہے اس کے لئے ہلاکت ہے۔

(۲۱۳۳) حدثنا بندارنا یحییٰ بن سعید ثنا بہز بن حکیم ثنی ابی عن جدی قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ویل للذی یحدث بالحديث لیضحک بہ القوم فیکذب ویل لہ ویل لہ۔

اس باب میں ابو ہریرہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حدیث بہز ”حسن“ ہے۔

باب ۱۲۶۱۔ بلا عنوان۔

باب ۱۲۶۱۔

۲۱۳۴۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک صحابی کی وفات ہوئی تو ایک شخص نے اسے جنت کی بشارت دی۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا معلوم کہ شاید اس نے کوئی فضول بات کی ہو یا کسی ایسی چیز کے خرچ کرنے میں بخل سے کام لیا ہو جسے خرچ کرنے سے اس کا کوئی نقصان نہیں تھا۔

(۲۱۳۴) حدثنا سلیمان بن عبد الجبار البغدادی ناعمر بن حفص بن غیاث ثنی ابی عن الأعمش عن انس بن مالک قال توفی رجل من أصحابہ فقال یعنی رجلا أبشر بالجنة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أولا تدری فلعلہ تکلم فیمالا یعنیہ أو یخل بما لا ینقصہ۔

۲۱۳۵۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے بہترین مسلمان ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ لغو باتوں کو چھوڑ دے۔

(۲۱۳۵) حدثنا احمد بن نصر النسابة عن واحد قالوا ابو مسهر عن اسمعيل بن عبد الله بن سماعة عن الاوزاعي عن ابی سلمة عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسن اسلام المرأ ترکہ ما لا یعنیہ۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابوسلمہ کی روایت سے جانتے ہیں وہ اسے ابو ہریرہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ تنبیہ مالک سے وہ زہری سے اور وہ علی بن حسین سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: بہترین مسلمان ہونے کے لئے کسی شخص کا لایعنی باتوں کو ترک کر دینا ہی کافی ہے۔ زہری کے کئی ساتھی بھی علی بن حسین سے اسی طرح کی حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۲۶۲۔ کم گوئی کی فضیلت۔

باب ۱۲۶۲۔ مَا جَاءَ فِي قَلَةِ الْكَلَامِ

۲۱۳۶۔ حضرت بلال بن حارث مرفی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص (ایسا بھی ہے) جو کوئی ایسی بات کرتا ہے جس

(۲۱۳۶) حدثنا هناد ناعبدۃ عن محمد بن عمرو ثنی ابی عن جدی قال سمعت بلال بن الحارث

سے اللہ تبارک و تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور وہ ایسے مرتبے پر پہنچتی ہے جس کا وہ گمان بھی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے اس دن تک کے لئے رضا مندی لکھ دیتے ہیں جس دن وہ ان سے ملاقات کرے گا۔ جب کہ کوئی ایسا بھی ہے کہ ایسی بات کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور اس بات کا وبال کتنا زیادہ ہوگا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا لہذا اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے اس سے اپنی ناراضگی لکھ دیتے ہیں۔ ❶

اس باب میں ام حبیبہ بھی حدیث نقل کرتی ہیں۔ مذکورہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی محمد بن عمرو سے اسی کی مانند نقل کرتے ہوئے اس طرح سند بیان کرتے ہیں ”عن محمد بن عمرو عن ابیہ عن جدہ بلال بن الحارث۔“ جب کہ مالک اس سند میں ”داود“ کا لفظ بیان نہیں کرتے۔

باب ۱۲۶۳۔ مَا جَاءَ فِي هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللَّهِ

(۲۱۳۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَلِيمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بُعُوضَةٍ مَسَطَى كَافِرًا مِنْهَا شُرْبَةُ مَاءٍ۔

باب ۱۲۶۳۔ اللہ کے نزدیک دنیا کی ذلت۔

۲۱۳۷۔ حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ کے نزدیک دنیا کی مچھر کے پر کے برابر بھی قدر ہوتی تو کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نصیب نہیں ہوتا۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔

(۲۱۳۸) حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَجَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْدِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ الرُّكْبِ الَّذِينَ وَقَفُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّحْلَةِ الْمُمَيَّتَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُونَ هَذِهِ هَانَتْ عَلَى أَهْلِهَا جِئِنَ الْقَوَاهَا قَالُوا مِنْ هَوَانِهَا الْقَوَاهَا يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدُّنْيَا هَوَاهَا عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا۔

۲۱۳۸۔ حضرت مستورد بن شداد کہتے ہیں کہ میں ایک جماعت کے ہمراہ آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک بکری کے مردہ بچے کے قریب کھڑے ہو کر فرمایا: تم لوگ دیکھ رہے ہو کہ کس طرح اس کے مالکوں نے اسے بے قیمت سمجھ کر کیسے پھینک دیا ہے؟ جانتے ہو کیوں؟ اس لئے کہ یہ ان کے نزدیک ذلیل اور حقیر ہو گیا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! یہی وجہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا سے بھی زیادہ ذلیل اور حقیر ہے۔

اس سے اس باب میں جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی حدیثیں منقول کی جاتی ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۱۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِبُ نَا عَلِيَّ بْنَ ثَابِتٍ نَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ

۲۱۳۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا اور اس کی تمام چیزیں ملعون ہیں۔ ہاں البتہ ذکر الہی اور اس کی معاون چیزیں

❶ یہ حدیث فضول اور لایعنی باتوں سے بے انتہاء پرہیز کرنے پر دلالت کرتی ہے مزید یہ کہ اگر کوئی شخص کوئی بات کرے تو ہمیشہ رضائے الہی کو مد نظر رکھتے ہوئے کرے کیونکہ زبان انسان کے دل کی ترجمان ہوتی ہے اور دوزخ میں جانے کے اسباب میں سے اہم ترین سبب ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

اور عالم یا معلم اللہ کے نزدیک محبوب ہیں۔ ❶

سَمِعْتُ عطاء بن قرة قال سمعت عبد الله بن
ضمرة قال سمعت أبا هريرة يقول سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الدنيا ملعونة
ملعون ما فيها إلا ذكر الله وما وآله وعالم
أو معلم.

۲۱۴۰۔ حضرت مستورؓ، آنحضرت ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: دنیا
کی آخرت کے مقابلے میں صرف اتنی حیثیت ہے کہ کوئی شخص سمندر میں
انگلی ڈال کر نکال لے۔ چنانچہ دیکھ لے کہ اس کی انگلی کو کتنا پانی لگا
ہے۔ ❷

(۲۱۴۰) حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد
ثنا اسمعيل بن ابي خالد اخبرني قيس بن حازم قال
سمعت مستور بن قيس قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما الدنيا في الآخرة إلا مثل ما يجعل أحدكم
إصبعه في اليم فلينظر بماذا ترجع.

باب ۱۲۶۴۔ دنیا مومن کے لئے جیل اور کافر کے لئے جنت ہے۔

باب ۱۲۶۴۔ مَا جَاءَ أَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ
وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

۲۱۴۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا مومن
کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔ ❸

(۲۱۴۱) حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن
الحلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدنيا سجن
المؤمن وجنة الكافر.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔

باب ۱۲۶۵۔ دنیا کی مثال چار شخصوں کی سی ہے۔

باب ۱۲۶۵۔ مَا جَاءَ مِثْلُ الدُّنْيَا مِثْلُ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ

۲۱۴۲۔ حضرت ابو کبیرہ انصاری رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ
فرمایا: میں تین چیزوں کے متعلق قسم کھاتا اور تم لوگوں کے سامنے بیان کرتا
ہوں تم لوگ یاد رکھنا۔ پہلی یہ کہ کسی صدقہ یا خیرات کرنے والے کا مال
صدقہ یا خیرات سے کبھی کم نہیں ہوتا۔ دوسری یہ کہ کوئی مظلوم ایسا نہیں

(۲۱۴۲) حدثنا محمد بن اسمعيل ابو نعيم
نا عبيدة بن مسلم نا يونس بن خباب عن سعيد
الطائي ابى النخعي أنه قال ثني أبو كبشة
الأنماري أنه سمع رسول الله صلى الله عليه

❶ یعنی یہ چند چیزیں اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا میں سے پسند کرتے ہیں جب کہ اس کے علاوہ ملعون ہے۔ ان احادیث میں دنیا کی حقارت اور اس کی ذلت کی طرف
اشارہ ہے کہ اس کی اللہ کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں۔ لیکن یہ لوگوں کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیتی ہے اور لوگ اس میں اس قدر منہمک اور حاصل کرنے کے لئے
اتنی تک و دو کرتے ہیں کہ آخرت کی زندگی اور اس کی دائمی نعمتوں کو بھول کر اسی کے ہو جاتے ہیں۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ مومن کو زہد کا راستہ اختیار کرتے
ہوئے دنیا و مافیہا کو کوئی اہمیت نہیں دینی چاہئے جو کہ اللہ رب العزت کے نزدیک ملعون ہے۔ واللہ اعلم (مترجم) ❷ یعنی آخرت کے مقابلے میں دنیا کی حیثیت
اتنی ہی ہے کہ جتنا پانی اس انگلی کو لگ جائے چنانچہ دنیا کو انگلی کے ساتھ لگنے والے پانی اور آخرت کو باقی بچ جانے والے سمندر سے تشبیہ دی ہے۔ واللہ اعلم
(مترجم) ❸ یعنی مومن کے لئے دنیا میں پابندیاں ہیں اور اسے واجبات و فرائض وغیرہ کا پابند کر دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے گویا کہ وہ جیل میں ہے جب کہ کافر
اس کے مقابلے میں آزاد ہے اور دنیا اس کے لئے جنت کی طرح ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

کہ اس نے ظلم پر صبر کیا ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی عزت نہ بڑھائیں۔ تیسری یہ کہ جو شخص اپنے اوپر سوال (بھیک مانگنے) کا دروازہ کھولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے فقر و محتاجی کا دروازہ کھول دیتے ہیں یا اسی طرح کچھ فرمایا: چوتھی بات یاد کر لو کہ دنیا چار اقسام کے لوگوں پر مشتمل ہے:

(۱) ایسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دونوں دولتوں سے نوازا ہو اور وہ اس میں تقویٰ اختیار کرتا ہو، ❶ صلہ رحمی کرتا اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہو یہ سب سے افضل ہے۔ (۲) وہ شخص جسے علم تو عطا کیا گیا لیکن دولت سے نہیں نوازا گیا چنانچہ وہ صدق دل کے ساتھ اپنی اس تمنا کا اظہار کرے کہ کاش میرے پاس دولت ہوتی جس سے میں فلاں شخص کی طرح عمل کرتا۔ (مذکورہ بالا نیک شخص کی طرح) ان دونوں شخصوں کے لئے برابر اجر و ثواب ہے۔ (۳) ایسا مالدار جو علم کی دولت سے محروم ہو اور اپنی دولت کو ناجائز جگہوں پر خرچ کرے نہ اس کے کمانے میں خدا کے خوف کو ملحوظ رکھے اور نہ اس سے صلہ رحمی کرے اور نہ ہی اس کی زکوٰۃ وغیرہ ادا کرے۔ یہ شخص سب سے بدتر ہے۔ ❷۔ ایسا شخص جس کے پاس نہ دولت ہے اور نہ علم لیکن اس کی تمنا ہے کہ کاش میرے پاس دولت ہوتی تو میں فلاں کی طرح خرچ کرتا (مذکورہ نمبر ۳) یہ شخص بھی اپنی نیت کا مسئول ہے اور ان دونوں کا گناہ بھی برابر ہے۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثٌ أَقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأَحَدُهُنَّكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ قَالَ مَا نَقَصَ مَالٌ عَبْدًا مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظَلَمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مُسْئَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ أَوْ كَلِمَةٍ أَوْ كَلِمَةٍ يَنْحَرُّهَا وَأَحَدُهُنَّكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ فَقَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةٍ نَفَرٍ عَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي رَبَّهُ فِيهِ وَيَصِلُ بِهِ رَحِمَهُ وَيَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النَّيَّةِ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فَلَانٍ فَهُوَ بَيْنَهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا يَحْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا فَهُوَ بِأَحْبَطِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ لَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فَلَانٍ فَهُوَ بَيْنَهُمَا سَوَاءٌ

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۲۶۶۔ مَا جَاءَ فِي هَمِّ الدُّنْيَا وَحُبِّهَا

(۲۱۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ نَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنَ مَهْدِيٍّ نَا سَفِينٌ عَنْ بَشِيرِ ابْنِ اسْمَاعِيلَ عَنْ سِيَارِ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدِّ فَاقَتَهُ وَمَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِاللَّهِ فَيُوشِكُ اللَّهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۲۶۶۔ دنیا کی محبت اور اس کے متعلق غمگین ہونا۔
۲۱۴۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو فاقہ میں مبتلا کیا گیا اور اس نے اپنی حالت لوگوں سے بیان کرنی شروع کر دی اور چاہا کہ لوگ اس کی حاجت پوری کر دیں تو ایسے شخص کا فاقہ دور نہیں کیا جائے گا۔ لیکن اگر اس نے اپنی آزمائش پر صبر کیا اور اللہ سے رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر اسے رزق عطا کریں گے۔

❶ یعنی اس دولت کو حاصل کرنے میں جائز طریقے اختیار کرتا ہے اور اسی طرح اسے خرچ کرنے میں بھی دین کے احکام کا لحاظ رکھتا ہے۔ نیز اپنے رشتہ داروں وغیرہ پر بھی اسے خرچ کرنے کے ساتھ اس میں سے زکوٰۃ، صدقہ اور خیرات وغیرہ بھی ادا کرتا ہے۔

۲۱۴۴۔ حضرت ابوہریرؓ کہتے ہیں کہ معاویہؓ، ابوہاشم بن عتبہؓ کے مرض میں ان کی عیادت کے لئے گئے تو عرض کیا: ماموں کیا وجہ ہے کہ آپ پرور ہے ہیں؟ کیا کوئی تکلیف ہے یا دنیا کی حرص اس کا سبب ہے؟ فرمایا: ایسی کوئی بات نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا جسے میں پورا نہ کر سکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مال میں سے تمہیں صرف ایک خادم اور جہاد کے لئے سواری کافی ہے جب کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے پاس بہت کچھ ہے۔ (اس وجہ سے پرور ہا ہوں)

(۲۱۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاصِفِيَانِ عَنْ مَنْصُورِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ بَنِ عَتَبَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ جَاءَهُ مُعَاوِيَةُ إِلَى أَبِي هَاشِمٍ بَنِ عَتَبَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ يُعَوِّدُهُ فَقَالَ يَا خَالَ مَائِيكَ أَوْ جَعْتُ يُشِيرُكَ أَوْ حُرُصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كُلٌّ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَى عَهْدًا لَمْ أُحْذِهِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَجِدُنِي الْيَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ۔

زائدہ اور عبیدہ بن جمید بھی یہ حدیث منہور سے وہ ابوہریرؓ سے اور وہ سرہ بن سہم سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ نیز اس باب میں بریدہ اسلمی سے بھی مرفوعاً منقول ہے۔

۲۱۴۵۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جائیداد وغیرہ نہ بناؤ کیونکہ اس کی وجہ سے دنیا سے رغبت ہو جائے گی۔ ❶

(۲۱۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاصِفِيَانِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَمْرِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ الْمَغِيرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْأَحْزَمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَرَقَعُوا فِي الدُّنْيَا۔

باب ۱۲۶۷۔ مومن کے لئے عمر طویل۔

باب ۱۲۶۷۔ مَا جَاءَ فِي طُولِ الْعُمْرِ لِلْمُؤْمِنِ

۲۱۴۶۔ حضرت عبداللہ بن قیسؓ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ بہترین آدمی کون ہے؟ فرمایا: جس کی عمر طویل اور عمل نیک ہو۔

(۲۱۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَازِدٌ عَنْ حَبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ۔

اس باب میں ابوہریرہؓ اور جابرؓ سے بھی حدیثیں منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۲۱۴۷۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بہترین شخص کون ہے؟ فرمایا: جس کی عمر طویل اور عمل نیک ہو۔ پھر پوچھا گیا: بدترین شخص کون ہے؟ فرمایا: جو طویل العمر ہونے کے ساتھ ساتھ بد عمل بھی ہو۔

(۲۱۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو جَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَاحِدٌ عَنْ الْحَارِثِ نَاشِبَةٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ قَالَ فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❶ یہاں جائیداد سے مراد کھیت، باغات، بگاؤں اور جائیداد غیر منقولہ ہے اس لئے کہ اس کی وجہ سے انسان زندگی سے محبت کرنے لگتا ہے۔ (مترجم)

باب ۱۲۶۸۔ اس امت کے لوگوں کی عمر ساٹھ اور ستر برس کے درمیان ہوگی۔

۲۱۴۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: میری امت کے لوگوں کی عمر عموماً ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہوگی۔ ❶

باب ۱۲۶۸۔ مَا جَاءَ فِي أَعْمَارِ هَذِهِ الْأُمَّةِ مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى سَبْعِينَ۔

(۲۱۴۸) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرُ أُمَّتِي مِنْ سَبْعِينَ سَنَةً إِلَى سَبْعِينَ۔

یہ حدیث ابوصالح کی روایت سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ ہی سے منقول ہے۔

باب ۱۲۶۹۔ اوقات کا چھوٹا ہونا اور کم امیدی۔

۲۱۴۹۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک زمانہ چھوٹا نہ ہو جائے۔ یعنی سال مہینے کے برابر، مہینہ ہفتے کے برابر، ہفتہ دن کے برابر، دن ایک گھڑی (گھنٹے) کے برابر اور گھنٹہ آگ کی چنگاری کے برابر نہ ہو جائے۔ ❷

باب ۱۲۶۹۔ مَا جَاءَ فِي تَقَارُبِ الزَّمَنِ وَقَصْرِ الْأَمَلِ

(۲۱۴۹) حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَيَكُونُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُونُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُونُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔

باب ۱۲۷۰۔ قصار اہل کے بیان میں۔

۲۱۵۰۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے بدن کا ایک حصہ پکڑ کر فرمایا: دنیا میں کسی مسافر یا راہ گیر کی طرح رہو اور خود کو قبر والوں میں شمار کیا کرو۔ مجاہد کہتے ہیں کہ پھر ابن عمرؓ نے مجھ سے فرمایا: اگر صبح ہو جائے تو شام کا بھر و سہ نہ کرو اور اگر شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو بیماری آنے سے پہلے صحت سے اور موت آنے سے پہلے زندگی سے فائدہ حاصل کرو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ کل تم زندہ ہو گے یا مر جاؤ گے۔

باب ۱۲۷۰۔ مَا جَاءَ فِي قَصْرِ الْأَمَلِ

(۲۱۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سَفِيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي قَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَحْدِثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا

❶ یہ پیشین گوئی اکثریت کے اعتبار سے ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)۔

❷ اوقات کے چھوٹا ہونے سے مراد یہ ہے کہ وقت میں برکت باقی نہ رہے گی۔ چنانچہ مشاہدہ گواہ ہے کہ جو کام اسلاف ایک دن میں کر لیتے تھے وہ آج کے لوگوں سے ہفتوں میں نہیں ہو پاتا۔ ہفتہ گزر جاتا ہے اور لگتا ہے کہ کل ہی کی بات ہے، یہی وقت کی بے برکتی ہے اور یہی تقارب زمان کا مفہوم ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)۔

تَحَدَّثَ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ وَتُحْدِمُنْ صَحَّتِكَ قَبْلَ
مَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ فَإِنَّكَ لَا تَذِرُنِي
يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ غَدًا۔

احمد بن عبدہ بھی حماد بن زید سے وہابیہ سے وہ مجاہد سے وہ ابن عمر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ پھر اسے اعمش بھی مجاہد سے ابن عمر کے حوالے سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

(۲۱۵۱) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَاعِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَادٍ عَنْ
سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
ابْنُ آدَمَ هَذَا أَجَلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا
فَقَالَ وَتَمَّ أَمَلُهُ وَتَمَّ أَمَلُهُ۔

۲۱۵۱۔ حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گدی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ہاتھ سے دور اشارہ کر کے فرمایا: کہ اتنی لمبی اس کی امیدیں ہیں۔

اس باب میں ابوسعید سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت انس کی حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۱۵۲) حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ أَبِي مَعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ
أَبِي سَفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خَصَالَنَا
فَقَالَ مَا هَذَا فَقُلْنَا قَدْ وَهِيَ فَنَحْنُ نُصْلِحُهَا فَقَالَ
مَا أَرَى إِلَّا مَرًّا لَا أَعْجَلُ مِنْ ذَلِكَ۔

۲۱۵۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم لوگ اپنے مکان کے لئے گارا بنا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: یہ گھر پرانا ہو گیا ہے اس لئے ہم اس کی مرمت کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں موت کو اس سے بھی جلدی دیکھ رہا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوسفر کا نام سعید بن محمد ہے انہیں ابوالاحمد ثوری بھی کہتے ہیں۔

باب ۱۲۷۱۔ مَا جَاءَ أَنَّ فِتْنَةَ هَذِهِ الْأُمَّةِ فِي الْمَالِ
(۲۱۵۳) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَالِ الْحَسَنِ بْنِ
سَوَارِثَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
كُتَيْبِ بْنِ عِيَّاضٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةٌ وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ۔

باب ۱۲۷۱۔ اس امت کا فتنہ مال و دولت ہے۔

۲۱۵۳۔ حضرت کعب بن عیاض کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر امت کی آزمائش کے لئے اسے کسی چیز میں جھلا کیا جاتا ہے اور میری امت کی آزمائش مال و دولت ہے۔ ❶

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف معاویہ بن صالح کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۲۷۲۔ مَا جَاءَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ
مَالٍ لَا يَتَغَيَّرُ ثَابِتًا۔

باب ۱۲۷۲۔ اگر کسی شخص کے پاس دو وادیاں مال سے بھری ہوئی ہوں تب بھی اسے تیسری کی حرص ہوگی۔

(۲۱۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ
• کیونکہ اس سے ہر قسم کی نیکی یا بدائی کی جاسکتی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)۔

ابراہیم بن سعد نا ابی عن صالح بن کیسان عن ابن شہاب عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان لابن آدم واديا من ذهب لآحَب أن يكون له ثانيا ولا يملكاه إلا التراب ويتوب الله على من تاب۔

باب ۱۲۷۳۔ مَا جَاءَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٍ عَلَى حُبِّ الْاُنْتَيْنِ

(۲۱۵۵) حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن أبي صالح عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال قلب الشيخ شاب على حبِ اُنْتَيْنِ طُولِ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔

(۲۱۵۶) حدثنا قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يهرم ابن آدم ويشب منه اثنان الجرص على العمر والجرص على المال۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۷۴۔ مَا جَاءَ فِي الزَّهَادَةِ فِي الدُّنْيَا

(۲۱۵۷) حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا محمد بن المبارك نا عمرو بن واقد نا يونس بن حبيب عن أبي إدريس الخولاني عن أبي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ وَلَا إِضَاعَةِ الْمَالِ وَلَكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْ تَكُونَ بِمَا فِي يَدِ اللَّهِ وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا

ابن آدم کی ملکیت میں سونے کی ایک وادی بھی ہو تو اسے دوسری کی چاہت ہوگی۔ اس کا منہ صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ ❶ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ ضرور قبول کرتے ہیں۔

باب ۲۱۷۳۔ بوڑھے کا دل بھی دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے۔

۲۱۵۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بوڑھے کا دل بھی دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے طول عمر اور کثرت مال۔

۲۱۵۶۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس میں دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں۔ ایک عمر لمبی ہونے کی اور دوسری مال کی حرص۔

باب ۱۲۷۴۔ زہد کی تفسیر۔

۲۱۵۷۔ حضرت ابو ذرؓ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ دنیا میں زہد کرنے کے یہ معنی نہیں کہ کوئی شخص اپنے اوپر حلال چیزوں کو حرام کر لے یا مال کو ضائع کرے بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ تم ان چیزوں پر جو اللہ کے ہاتھ میں ہیں زیادہ وثوق اور اعتماد کرو یہ نسبت اپنے ہاتھ کی چیز پر بھروسہ کرنے کے۔ اور تمہیں کسی مصیبت پر ملنے والے اجر و ثواب کی اتنی زیادہ رغبت ہو جائے کہ تم یہ خواہش کرنے لگو کہ اسی میں گرفتار رہو اور اجر ملتا رہے۔

❶ یعنی انسان کی حرص اور لالچ کی کوئی حد نہیں چنانچہ صرف موت ہی اس کی یہ حرص ختم کرتی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص زہد و قناعت اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیاوی انکار اور آخرت میں حساب و کتاب کی شدت سے محفوظ رکھتے ہیں چنانچہ وہ دنیا اور آخرت اور برزخ ہر جگہ راحت کے ساتھ رہتا ہے۔ (مترجم)

أَنْتَ أَضْيَبُ بِهَا أَرْغَبُ فِيمَا لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبد اللہ ہے اور عمرو بن واقد منکر الحدیث ہیں۔

(۲۱۵۸) حدثنا عبد بن حميدنا عبد الصمد بن عبد الوارث نا حريث بن السائب قال سمعت الحسن يقول حمرا بن أبيان عن عثمان بن عفان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس لابن آدم حق في سوى هذه الخصال بيت يسكنه وتوئ يوارى عورته وحلف الخبز والماء۔

۲۱۵۸۔ حضرت عثمان بن عفان آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ابن آدم کا دنیا میں ان چیزوں کے علاوہ کوئی حق نہیں۔ رہنے کے لئے گھر، تن ڈھانپنے کے لئے مناسب کپڑا اور روٹی اور پانی کے برتن۔ ۱

یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو داؤد اور سلیمان بن مسلم طحی بن نصر بن شميل سے نقل کرتے ہیں کہ جلف الخبز بغیر سالن کی روٹی کو کہتے ہیں۔

(۲۱۵۹) حدثنا محمود بن غيلان ناوهب بن جرير نا شعبة عن قتادة عن مطرف عن أبيه أنه انتهى إلى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقول ألهمكم التكاثر قال يقول ابن آدم مالي مالي وهل لك من مالك إلا ما تصدقت فأمضيت أو أكلت فأفئيت أوليبت فأبليت۔

۲۱۵۹۔ حضرت مطرف کہتے ہیں کہ میرے والد ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ ”الہکم التکاثر“ پڑھ رہے تھے۔ پھر فرمایا: ابن آدم کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے حالانکہ تمہارا مال صرف وہی ہے جو تم نے صدقہ یا خیرات میں دے کر (خدمت خداوندی میں) روانہ کر دیا یا کھایا اور فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا۔ ۲

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۱۶۰) حدثنا بندار نا عمر بن يونس نا عكرمة بن عمار نا شداد بن عبد الله قال سمعت أبا أمامة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابن آدم إنك إن تبدل الفضل خير لك وإن تُمسكه شر لك ولا تلام على كفافٍ وأبداً بمن تقول واليد العليا خير من اليد السفلى۔

۲۱۶۰۔ حضرت ابوامامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن آدم! تم اگر اپنی ضرورت سے زائد مال کو محاسن میں خرچ کر دو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو یہ تمہارے لئے بدتر ہوگا۔ جب کہ حاجت کے بقدر اپنے اوپر خرچ کرنے پر ملامت نہیں کی جائے گی۔ نیز صدقات و خیرات کی ادائیگی میں ابتداء اس سے کرو جس کی تم کفالت کرتے ہو اور جان لو کہ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ ۳

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شدا بن عبد اللہ کی کنیت ابوعمار ہے۔

(۲۱۶۱) حدثنا علي بن سعيد الكندي نا ابن

۲۱۶۱۔ حضرت عمر بن خطاب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم

- ۱ اس حدیث میں ان حاجتوں کی تفصیل ہے جن کے لئے اسے مال وغیرہ رکھنے کی اجازت ہے۔ (مترجم)
- ۲ یعنی جو کچھ تم استعمال کر لو گے وہ تو تمہارا ہی ہوگا لیکن جو چھوڑ جاؤ گے وہ وارثوں کا ہوگا اور خرچ وہ کریں گے جب کہ حساب تمہیں دنیا پڑے گا۔ (مترجم)
- ۳ اس میں حاجت سے زائد مال کو خرچ کرنے کی تفصیل ہے کہ اسے محاسن میں خرچ کرو اور اپنے بھائیوں کو شفع ہونے دو۔ (مترجم)

لوگ اللہ پر اس طرح توکل کرو جس طرح اس توکل کا حق ہے تو تم لوگوں کو اس طرح رزق عطا کیا جائے جس طرح پرندوں کو عطا کیا جاتا ہے کہ وہ صبح بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس لوٹتے ہیں۔ ❶

المبارک وعن حیوة بن شریح عن بکر بن عمرو عن عبد اللہ بن ہبیرۃ عن ابی تمیم الجیشانی عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو انکم توکلون علی اللہ حق توکلہ لرزقکم کما ترزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں اور ابو تمیم جیشانی کا نام عبد اللہ بن مالک ہے۔

۲۱۶۲۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ عہد نبوی ﷺ میں دو بھائی تھے ایک محنت مزدوری کرتا رہتا جب کہ دوسرا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا۔ ایک مرتبہ مزدوری کرنے والے نے اپنے بھائی کی آپ ﷺ سے شکایت کی تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ہو سکتا ہے تمہیں بھی اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔ ❷

(۲۱۶۲) حدثنا محمد بن بشار نا ابو داؤد نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس بن مالك قال كان اخوان علي عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان احدهما يأتي النبي صلى الله عليه وسلم والآخر يحترف فشكا المحترف اخاه الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لعلك ترزق به۔

۲۱۶۳۔ عبید اللہ بن مہسن خطمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ خوش حال تھا، بدن کے لحاظ سے تندرست تھا اور اس کے پاس اس دن کے لئے روزی موجود تھی تو گویا کہ اس کے لئے دنیا سیٹ دی گئی۔

(۲۱۶۳) حدثنا عمرو بن مالك ومحمود بن خداح البغدادي قالا نا مروان بن معاوية نا عبد الرحمن بن ابي شميلة الانصاري عن سلمة بن عبيد الله بن مخصن الخطمي عن ابيه وكانت له صخرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أصبح منكم امنا في سر به معا في في جسده عنده قوت يومه فكانما حيئت له الدنيا۔

باب ۱۲۷۵۔ گزارے کے لائق روزی پر صبر کرنا۔

۲۱۶۴۔ حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرے دوستوں میں سب سے قابل رشک وہ شخص ہے جو کم مال والا، نماز میں زیادہ حصر رکھنے والا اور اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرنے والا نیز یہ کہ جو خلوت میں بھی اپنے رب کی اطاعت کرے، لوگوں میں چھپا رہے

باب ۱۲۷۵۔ ماجاء في الكفاف والصبر عليه (۲۱۶۴) حدثنا سويد بن نصرنا عبد الله بن المبارك عن يحيى بن ايوب عن عبيد الله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم أبي عبد الرحمن عن أبي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان

❶ اس حدیث میں اس شاہیے کو ختم کیا گیا ہے کہ یہ نہ سوچو کہ اگر خرچ کر دو گے توکل کیا کرو گے لہذا اگر پاس ہوگا توکل کام ہی آئے گا۔ چنانچہ فرمایا: اگر توکل کرو گے تو تمہیں اس طرح رزق دیا جائے گا جس طرح پرندوں کو دیا جاتا ہے۔ (مترجم)

❷ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اپنے بھائیوں پر خرچ کرنے سے مال میں برکت ہوتی ہے۔ (مترجم)

❸ اس حدیث میں جمع مال کی حد متعین کر دی گئی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

أَغْبَطَ أُولَیَّاءِ عِنْدِي لِمُؤْمِنٍ خَفِيفُ الْحَاذِدُ حَظٌّ
مِنَ الصَّلَاةِ أَحْسَنَ عِبَادَةِ رَبِّهِ وَاطَاعَتِهِ فِي السِّرِّ
وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ
رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ نَفَرَ يَبْدِيهِ فَقَالَ
عَجَلْتُ مَنِيَّتَهُ قُلْتُ بَوَاكِيهِ قُلْتُ بُرَأَتُهُ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي
لِيَجْعَلَ بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا قُلْتُ لَا يَارَبِّ وَلَكِنْ أَشْبَعُ
يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا أَوْ قَالَ ثَلَاثًا أَوْ نَحْوُ هَذَا فَإِذَا
جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ فَإِذَا شَبِعْتُ
شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ

اور اس کی طرف انگلیوں سے اشارے نہ کئے جائیں۔ اس کا رزق بقدر کفایت ہو اور وہ اسی پر صبر کرتا ہو۔ پھر آنحضرت ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے چٹکیاں بجائیں اور فرمایا، اس کی موت جلد آئے اور اس پر رونے والیاں کم ہوں اور ساتھ ہی ساتھ اس کی میراث بھی کم ہو اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے میرے لئے وادی بطحا کو سونا بنانے کی پیشکش کی میں نے عرض کیا نہیں اے میرے رب بلکہ میں چاہتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھر کر کھادوں تو دوسرے دن بھوکا رہوں یا فرمایا: تین دن تک یا اسی طرح کچھ فرمایا۔ اس لئے کہ جب میں بھوکا ہوں تو تجھ سے التجاء کروں اور بجز واکساری بیان کرتے ہوئے تجھے یاد کروں اور جب سیر ہو جاؤں تو تیرا شکر اور تعریف و تحمید کروں۔

اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور قاسم بن عبد الرحمن کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے اور وہ عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے مولیٰ ہیں۔ یہ شام سے تعلق رکھتے ہیں اور ثقہ ہیں جب کہ علی بن زید ضعیف ہیں ان کی کنیت عبد الملک ہے۔

۲۱۶۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسلام لایا اور اسے کفایت کے بقدر رزق عطا کیا گیا جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے قناعت دی تو وہ شخص کامیاب ہو گیا۔ ①

(۲۱۶۵) حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ نَا
عَبْدَ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمَقْرِي نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ
شُرَحْبِيلَ بْنِ شَرِيكَ مِنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبْلِيِّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرَزَقَ كَفَافًا وَفَنَعَهُ اللَّهُ
يَهْدِيهِ حَسَنَ صَحِيحٍ هـ

۲۱۶۶۔ حضرت فضالہ بن عبیدؓ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس شخص کے لئے مبارک باد ہے جسے اسلام کی ہدایت ملنے کے ساتھ ساتھ اس کی حاجت کے بقدر رزق عطا کیا گیا اور اس نے قناعت کا دامن نہ چھوڑا۔

(۲۱۶۶) حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ نَا
عَبْدَ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمَقْرِي ثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شَرِيحَ
أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرٍو بْنَ
مَالِكٍ الْخُثَنِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، سَمِعَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طُوبَى لِمَنْ
هُدِيَ لِلْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَحَ

یہ حدیث صحیح ہے اور ابو ہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔

① اس کامیابی سے مراد آخرت کی کامیابی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۲۷۶ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقْرِ

باب ۱۲۷۶ فقر کی فضیلت۔

(۲۱۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ نِيْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا رُوحَ بْنَ اسْلَمَ نَا شَدَّادُ ابْنِ طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ عَنْ أَبِي الْوَارَعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنِّي لَا حِبَّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَا تَقُولُ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا حِبَّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِي فَأَعِدْ لِلْفَقْرِ نَجْفًا فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعَ إِلَيَّ مِنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ

۲۱۶۷۔ حضرت عبداللہ بن مغفلؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص خدمت اقدسؐ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کی قسم میں آپؐ سے محبت کرتا ہوں ہوں۔ فرمایا: سوچ لو کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے دوسری اور تیسری مرتبہ یہی جملہ دہرایا تو آپؐ نے فرمایا: تو پھر خود کو فقر کے لئے مستعد کر لو کیونکہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس کی طرف فقر اس سیلاب سے بھی تیز رفتاری سے آتا ہے جو اپنے بہاؤ کی طرف (تیزی سے) بہتا ہے۔

نضر بن علی بن اپنے والد سے اور وہ شداد بن ابی طلحہ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابووازع راہی: جابر بن عمرو بصری ہیں۔

باب ۱۲۷۷ مَا جَاءَ أَنَّ فَقْرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِهِمْ

باب ۱۲۷۷۔ فقراء مہاجرین، اغنیاء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

(۲۱۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقْرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ

۲۱۶۸۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: فقراء مہاجرین جنت میں اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

(۲۱۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ الْكُوفِيُّ نَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَابِدِ الْكُوفِيُّ نَا الْحَارِثُ بْنُ نَعْمَانَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مُسْكِينًا وَأَمِتْنِي مُسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِهِمْ يَا رَبِّعِينَ خَرِيفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَرْدِي الْمُسْكِينِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَا عَائِشَةُ أَحْبَبِي الْمَسَاكِينَ وَقَرِّبِيهِمْ فَإِنَّ اللَّهَ يُقَرِّبُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۱۶۹۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے یہ دعا کی کہ یا اللہ مجھے مسکینوں میں زندہ رکھ اور انہی میں موت دے اور پھر انہی میں سے دوبارہ زندہ کرنا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: کیوں یا رسول اللہؐ؟ فرمایا: اس لئے کہ یہ اغنیاء سے چالیس سال پیشتر جنت میں داخل ہوں گے۔ اے عائشہؓ! کبھی کسی مسکین کو واپس نہ لو ناؤ اگر چاہے آدمی کھجور ہی کیوں نہ دو۔ اے عائشہؓ! مسکینوں سے محبت کرو اور انہیں قریب کر کے اس لئے کہ اس سے اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن اپنی قربت سے نوازیں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

(۲۱۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاقِيصَةَ نَا

۲۱۷۰۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: فقراء جنت

میں اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے اور یہ قیامت کے دن کا آدھا حصہ ہے۔

سفيان عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل الفقراء الجنة قبل الأغنياء بخمسة مائة عام نصف يوم

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۷۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کے فقراء جنت میں اغنیاء سے چالیس برس پیشتر داخل ہوں گے۔

(۲۱۷۱) حدثنا العباس بن محمد الدوري نا عبد الله بن يزيد المقرئ ناسعيد بن ابي ايوب عن عمرو بن جابر الحضرمي عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يدخل فقراء المسلمين الجنة قبل اغنياء هم باريعين خريفا

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۷۲۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فقراء مسلمین جنت میں اغنیاء سے آدھا دن پہلے داخل ہوں گے اور وہ پانچ سو سال ہیں۔ ❶

(۲۱۷۲) حدثنا ابو كريب نا المحاربي عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل فقراء المسلمين الجنة قبل الأغنياء بنصف يوم وهو خمس مائة عام

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۷۸۔ آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے گھروالوں کا رہن سہن۔

باب ۱۲۷۸۔ ماجاء في معيشة النبي صلى الله عليه وسلم وأهله

۲۱۷۳۔ مسروق فرماتے ہیں کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے میرے لئے کھانا منگوا دیا اور فرمایا: میں اگر کوئی کھانا سیر ہو کر کھاتی ہوں تو مجھے رونا آ جاتا ہے اور پھر میں روتی ہوں۔ میں نے پوچھا کیوں؟ تو فرمایا: مجھے آنحضرت ﷺ کی دنیا سے رحلت یاد آ جاتی ہے۔ اللہ کی قسم آپ ﷺ کبھی ایک دن میں روئی اور گوشت سے دو

(۲۱۷۳) حدثنا احمد بن منيع ناعباد بن عباد المهلبی عن مجالد عن الشعبي عن مسروق قال دخلت على عائشة فدعت لي بطعام وقالت ما اشبع من طعام فاشاء ان ابكي الا بكيت قال قلت لم قالت اذكر الحال التي فارقت عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم الدنيا والله ما شبع من خبز ولحم مرتين في يوم

یہ حدیث حسن ہے۔

❶ بعض روایات میں پانچ سو برس اور بعض میں چالیس برس کا ذکر ہے چنانچہ فقیروں کی دو قسمیں ہیں ایک قانع اور دوسرا غیر قانع لہذا پہلی قسم پانچ سو سال اور دوسری قسم چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوگی۔ واللہ اعلم (مترجم)

۲۱۷۴۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنی زندگی میں کبھی دو دن متواتر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے یہاں تک کہ وفات ہو گئی۔

(۲۱۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَابُو دَاوُدَ بْنَ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث نقل کی گئی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۷۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل بیت کبھی آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ میں تین دن تک متواتر گیہوں کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔

(۲۱۷۵) حَدَّثَنَا ابُو كَرِيبَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَالْمَحَارِبِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ ثَلَاثًا تَبَاعًا مِنْ خُبْزِ النَّبْرِ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۷۶۔ حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے گھر سے کبھی جو کی روٹی حاجت سے زائد نہ نکلتی تھی۔ (یعنی بقدر حاجت ہی ہوتی)

(۲۱۷۶) حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيِّ نَابِجِيٍّ بَنِي بَكْرِ بْنِ حَرِيزٍ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ مَا كَانَ يُفَضَّلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيرِ۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۱۷۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والے کئی کئی راتیں خالی پیٹ سو جایا کرتے تھے۔ کیونکہ رات کو کچھ کھانے کے لئے نہیں ہوتا تھا۔ پھر ان حضرات کی اکثر خوارک جو کی روٹی ہوا کرتی تھی۔

(۲۱۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَابِثُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هَلَالِ بْنِ حَبَابٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عَشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزُ الشَّعِيرِ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۷۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ! آل محمد کا رزق بقدر کفایت کر دے۔

(۲۱۷۸) حَدَّثَنَا ابُو عَمَارٍ نَابُو كَيْعٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قَوْنًا۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۱۷۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْجِرُ شَيْئًا لَيْلًا.

۲۱۷۹۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کبھی کل کے لئے کوئی چیز نہیں رکھتے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے اور جعفر بن سلیمان کے علاوہ بھی مرسل منقول ہے۔

(۲۱۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي مُعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ مَا أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ.

۲۱۸۰۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی خوان پر کھانا نہیں کھایا۔ ۱۔ اسی طرح کبھی چپاتی نہیں کھائی۔ یہاں تک کہ رحلت کر گئے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(۲۱۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْقَى يَعْنِي الْخَوَارِجَ فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْقَى حَتَّى لَفِيَ اللَّهُ فَقِيلَ لَهُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاجِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاجِلُ قِيلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّعْبِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نَكْبِيهِ فَنَعِجُهُ.

۲۱۸۱۔ حضرت سہل بن سعدؓ سے پوچھا گیا کہ کیا آنحضرت ﷺ نے کبھی میدہ کھایا؟ فرمایا: آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی میں میدہ دیکھا تک نہیں۔ پھر پوچھا گیا کہ کیا عہد نبوی ﷺ میں آپ لوگوں کے پاس چھدیاں ہوا کرتی تھیں؟ فرمایا: نہیں۔ عرض کیا گیا تو پھر جو کے آئے کو کس طرح چھانتے تھے؟ فرمایا: ہم لوگ چھونک مار لیا کرتے تھے جوازنا ہوتا اڑ جاتا باقی میں پانی ڈال کر گوندھ لیتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے مالک بن انس نے بھی ابوحازم سے نقل کیا ہے۔

باب ۱۲۷۹۔ مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب نمبر ۱۲۷۹ صحابہ کرام بن سہن۔

(۱۲۸۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بِيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ

۱۲۸۲۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں پہلا شخص ہوں جس نے جہاد میں کفار کو قتل کیا اور خون بہایا۔ اسی طرح جہاد میں پہلا تیر پھٹنے

۱۔ خوان چھوٹے میز کو کہتے ہیں جو کھانے ہی کے لئے مخصوص ہوتا ہے وہ میز سے چھوٹا ہے جب کہ زمین سے کچھ اونچا ہوتا ہے جس پر کھانا رکھ کر زمین پر بیٹھ کر آسانی سے کھا سکتے ہیں۔ (مترجم)

والا بھی میں ہی ہوں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ جہاد میں شریک تھا تو ہم لوگ درختوں کے پتوں اور جملہ ❶ کھا کر گزارا کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ بکریوں یا اونٹوں کی طرح بیگنیاں کرنے لگے۔ چنانچہ قبیلہ بنو اسد کے لوگ مجھے دین میں طعن کرنے لگے (میں سوچنے لگا کہ) اگر میں ان کے طعن کے لائق ہوں تو میں خسارے میں رہ گیا اور میرے تمام اعمال ضائع ہو گئے۔

أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ أَهْرَاقَ دَمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَغْزَوْنِي الْعَصَابَةَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَأْكُلُ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحَبْلَةَ حَتَّى آتَى أَحَدَنَا لِيَضْعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيرُ وَاصْبَحْتُ بَنُو أَسَدٍ يُعْزَرُونَنِي فِي الدِّينِ لَقَدْ خَبْتُ إِذَنْ وَضَلَّ عَمَلِي۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۱۸۳۔ حضرت سعد بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں پہلا عربی ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا۔ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کے ساتھ جنگوں میں شریک ہوا کرتے تھے اس دوران ہم جملہ اور اس سر ❷ کو کھانے کے طور پر استعمال کیا کرتے تھے یہاں تک کہ بکریوں کی طرح بیگنیاں کرتے۔ اس پر قبیلہ بنو اسد نے مجھے دین کی وجہ سے ملامت کرنی شروع کر دی تو میں سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ اگر ایسا ہے تو میں تو برباد ہو گیا اور میری نیکیاں ضائع ہو گئیں۔ ❶

(۲۱۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ثَنِي قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنِّي أَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامَ إِلَّا الْحَبْلَةُ وَهَذَا السَّمَرُ حَتَّى آتَى أَحَدَنَا لِيَضْعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ اصْبَحْتُ بَنُو أَسَدٍ يُعْزَرُونَنِي فِي الدِّينِ لَقَدْ خَبْتُ إِذَا وَضَلَّ عَمَلِي۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عقبہ بن غزو ان سے بھی روایت ہے۔

۲۱۸۴۔ حضرت محمد بن سیرینؓ کہتے ہیں کہ ہم ابو ہریرہؓ کے پاس تھے ان کے پاس دوسرے رنگ کے کپڑے تھے انہوں نے اس میں سے ایک کپڑے سے ناک صاف کیا اور فرمایا: واہ واہ ابو ہریرہؓ آج اس کپڑے سے ناک صاف کر رہا ہے اور ایک زمانہ تھا کہ میں منبر رسول ﷺ اور حضرت عائشہؓ کے حجرے کے درمیان بھوک کی وجہ سے بڑا حال ہو کر گر گیا تو گزرنے والے یہ سمجھتے ہوئے میری گردن پر پاؤں رکھنے لگے کہ شاید یہ پاگل ہو گیا ہے۔ حالانکہ میں بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہوا تھا۔

(۲۱۸۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطُ فِي أَحَدِهِمَا ثُمَّ قَالَ بَخْ بَخْ يَتَمَخَّطُ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِيرُ فِيمَا بَيْنَ مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَرَةِ عَائِشَةَ مِنَ الْجُوعِ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيئُ الْحَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يُرَى أَنَّ بِي

❶ جملہ بول کے درخت کے پھل کو کہتے ہیں یہ یوں کیا طرح ہوتا ہے۔ (مترجم)

❷ سر یعنی بول کا درخت (مترجم)۔

❸ سعد بن مالک (ابو وقاص) قبیلہ بنو اسد کے امام تھے لوگوں نے انہیں نماز سکھانی شروع کر دی اور کہنے لگے کہ آپ کی نماز صحیح نہیں۔ چنانچہ سعدؓ سوچنے لگے اگر واقعی میری نماز صحیح نہیں تو میں اتنی مدت تک جو عمل کرتا رہا وہ تو بیکار ہو گیا اور میں گھانے میں رہ گیا لیکن ان لوگوں کا یہ الزام صحیح نہیں تھا۔ واللہ اعلم (مترجم)

الْجُنُونُ وَمَالِي جُنُونٌ وَمَاهُوَ إِلَّا الْجُوعُ۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(۲۱۸۵) حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمَقْرِي نَا حَبِوَةَ بْنَ شَرِيحَ بَنِي ابُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِي اُنْ اِبَاعِلَى عَمْرُ بْنُ مَالِكِ الْجَنْبِي أَخْبَرَهُ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُيَيْدٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَجِرُّ رِجَالَ مَنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتَّى يَقُولَ الْأَعْرَابُ هَؤُلَاءِ مَجَانِينُ أَوْ مَجَانُونَ فَإِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ لَأَحْبَبْتُمْ أَنْ تَزْدَادُوا فَاقَةً وَحَاجَةً قَالَ فُضَالَةُ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۱۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ نَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيهَا أَحَدٌ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظُرَ فِي وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَ أَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذَلِكَ فَانْطَلَقُوا إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيْهَانِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ النَّحْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَالُوا لِمَرَأَتِهِ أَيْنَ صَاحِبُكَ فَقَالَتْ انْطَلَقَ

۲۱۸۵۔ حضرت فضالہ بن عبیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ جب نماز پڑھایا کرتے تو اصحاب صفہ میں سے بعض حضرات بھوک سے نڈھال ہو کر بے ہوش ہو کر گر جاتے تو دیہاتی لوگ کہتے کہ یہ پاگل ہیں چنانچہ جب رسول کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو ان سے فرماتے اگر تم لوگ جان لو کہ اس فقر و فاقے پر اللہ تعالیٰ تمہیں کس قدر انعام و اکرام سے نوازیں گے تو تم لوگ اس سے بھی زیادہ فقر و فاقے کو پسند کرنے لگو۔ فضالہ کہتے ہیں میں اس دن آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا۔

۲۱۸۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ خلاف عادت (وقت میں) گھر سے نکلے۔ اس وقت آپ ﷺ سے ملاقات کے لئے بھی کوئی نہیں حاضر ہوا کرتا تھا۔ اتنے میں ابو بکرؓ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ عرض کیا: شرف ملاقات کی غرض سے حاضر ہوا ہوں کہ چہرہ انور ﷺ دیکھوں اور سلام عرض کروں اتنے میں عمرؓ بھی آگئے آپ ﷺ نے ان سے بھی پوچھا کیسے آنا ہوا عمر؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! بھوک لئے آئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے بھی بھوک لگ رہی ہے۔ چنانچہ تینوں حضرات ابو ہشیم بن تیہان انصاری کے گھر کی طرف چل دیئے ان کے پاس کھجوروں کے درخت اور کمریاں بکثرت تھیں۔ ان کے ہاں کوئی خادم نہیں تھا جب یہ لوگ وہاں پہنچے تو انہیں نہ پاکران کی بیوی سے پوچھا کہ کہاں گئے ہیں؟ عرض کیا: وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں اتنے میں وہ ایک مشک اٹھائے ہوئے پہنچ گئے۔ پھر مشک رکھی اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ لپٹ گئے

اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ پھر وہ انہیں اپنے باغ میں لے گئے اور چٹائی بچھا کر ان حضرات کو بٹھایا اور خود کھجور کے ایک درخت سے ایک گچھا توڑ کر لائے اور آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کھجیاں چن کر کیوں نہیں لے آئے عرض کیا: میں چاہتا تھا کہ آپ حضرات اپنی پسند سے کھائیں۔ چنانچہ ان حضرات نے کھایا اور پانی پیا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ ٹھنڈی چھاؤں، کھجیاں اور ٹھنڈا پانی ایسی نعمتیں ہیں کہ قیامت کے دن ان کے متعلق تم لوگوں سے پوچھا جائے گا۔ پھر ابوہشیم ان حضرات کے لئے کھانے کا بندوبست کرنے کے لئے اٹھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی دودھ دینے والا جانور ذبح نہیں کرنا چنانچہ انہوں نے ایک اونٹ کا بچہ یا بکری کا بچہ ذبح کیا اور پکا کر پیش کیا۔ تو ان حضرات نے کھایا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تمہارے پاس کوئی خادم نہیں؟ عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو آنا (تھوڑے ہی دنوں میں) آنحضرت ﷺ کی خدمت میں دو قیدی پیش کئے گئے۔ تو ابوہشیم بھی حسب ارشاد حاضر خدمت ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے جسے چاہو لے جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا آپ جو چاہیں دے دیں۔ فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے اس کے لئے صحیح مشورہ دینا ضروری ہے اور پھر فرمایا کہ اسے لے جاؤ اس لئے کہ میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور سنا اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا ابوہشیم اسے لے کر گھر آئے۔ آنحضرت ﷺ کی نصیحت اپنی بیوی کو بتائی۔ انہوں نے عرض کیا: تم آنحضرت ﷺ کے ارشاد کی تعمیل اس صورت میں کر سکتے ہو کہ اسے آزاد کر دو۔ ابوہشیم کہنے لگے تو پھر یہ اسی وقت سے آزاد ہے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہر نبی یا خلیفہ کے ساتھ دو قسم کے رفقاء رکھتے ہیں ایک وہ جو اسے اچھے کاموں کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے ہیں اور دوسرے وہ جو اسے خراب کرتے ہیں۔ لہذا جسے برے رفقاء سے نجات دے دی گئی وہ نجات پا گیا۔

يَسْتَعِذُّ لَنَا الْمَاءَ وَلَمْ يَلْبِثُوا أَنْ جَاءَ أَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزُ عِيبَهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَرِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْدِيهِ بِأَيْبِهِ وَامِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى حَدِيقَتِهِ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطِئَهُمْ انْطَلَقَ إِلَى نَحْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنْفٍ فَوَضَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا تَنْقِصُ لَنَا مِنْ رُطْبِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تَخْتَارُوا أَوْ قَالَ تُخَيِّرُوا مِنْ رُطْبِهِ وَبُسْرِهِ فَأَكْلُوا وَشَرِبُوا مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطْبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذُبْحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا أَوْ جَدْيًا فَاتَا هُمُ بِهَا فَأَكْلُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا آتَانَا سَبِيٌّ فَاتِنَا فَاتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرِ مِنْهُمَا قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اخْتَرْتُ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هَذَا فَاتَيْنِي رَأْيَتُهُ يُصَلِّيُ وَاسْتَوْضَ بِهِ مَعْرُوفًا فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ مَا أَنْتَ بِيَالِغٍ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ تُعَقِّقَهُ قَالَ هُوَ عَتِيقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً إِلَّا وَلَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَامِرَةٌ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبَطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوقِ بَطَانَةَ الشُّوْءِ فَقَدْ وُقِيَ.

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے صالح بن عبداللہ بھی ابو عوانہ سے وہ عبدالملک بن عمیر سے اور وہ ابو سلمہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہوئے ابو ہریرہؓ کا ذکر نہیں کرتے جب کہ یہ حدیث ابو عوانہ کی حدیث سے زیادہ طویل اور مکمل ہے۔ نیز شیبان ثقہ اور ذوالعلم ہیں۔

(۲۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا سِيَارَ عَنْ سَهْلِ بْنِ إِسْلَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ شَكَّوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجُوعِ وَرَفَعْنَا عَنْ بَطُونِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَرَيْنِ۔

۲۱۸۷۔ حضرت ابو طلحہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کے سامنے اپنی بھوک کی شدت بیان کی اور پیٹ سے کپڑا اٹھا کر دکھایا کہ ہم نے ایک ایک پتھر باندھ رکھا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے اپنا کپڑا اٹھایا تو دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

(۲۱۸۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَعْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الذَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ۔

۲۱۸۸۔ سماک بن حربؓ کہتے ہیں کہ نعمان بن بشیرؓ نے فرمایا: تم لوگ جو چاہتے ہو کھاتے پیتے ہو حالانکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی ادنیٰ قسم کا کھجور بھی پیٹ بھر کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عوانہ اور کئی راوی اسے سماک بن حرب سے اس کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔ شعبہ یہی حدیث سماک سے وہ نعمان بن بشیرؓ سے اور وہ حضرت عمرؓ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۲۸۰۔ مَا جَاءَ أَنَّ الْغِنَاءَ غِنَى النَّفْسِ۔

(۲۱۸۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرَيْشٍ الْيَمَامِيُّ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنَاءُ عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَاءَ غِنَى النَّفْسِ۔

۲۱۸۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غنا سامان اور اسباب کی کثرت سے نہیں ہوتا بلکہ یہ تو دل سے ہوتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۸۱۔ مَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْمَالِ

(۲۱۹۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَعُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا

۲۱۹۰۔ ابو ولید کہتے ہیں کہ میں نے حمزہ بن عبدالمطلب کی بیوی خولہؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ مال ہرا بھلا اور بیٹھا بیٹھا جس نے اسے حق اور حلال طریقے سے حاصل کیا اس کے لئے اس میں برکت دے دی۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے

مال میں داخل ہونا چاہتے ہیں (یعنی اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں) ایسے شخص کے لئے قیامت کے دن صرف اور صرف دوزخ کی آگ ہے۔

الْمَالُ حَضْرَةٌ حُلُوَّةٌ مَنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَرَبٌّ مُتَخَوِّضٌ فِيمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو ولید کا نام عبید سطاء ہے۔

باب ۱۲۸۲۔

باب ۱۲۹۲۔ بلا عنوان۔

۲۱۹۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے دینار اور درہم کے غلام کو ملعون قرار دیا۔

(۲۱۹۱) حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ نا عبد الوارث بن سعيد عن يونس عن الحسن بن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن عبد الدينار ولعن عبد الدرهم

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس کے علاوہ بھی ابو ہریرہؓ ہی سے مرفوعاً منقول ہے جو اس سے طویل ہے۔

باب ۱۲۸۳۔ بلا عنوان۔

باب ۱۲۸۳۔

۲۱۹۲۔ ابن کعب بن مالک انصاری اپنے والد سے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر دو بھوکے بھیڑیے بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں تو بھی وہ اتنا فساد برپا نہ کریں جتنا مال و جاہ کی حرص انسان کے دین کو خراب کرتی ہے۔

(۲۱۹۲) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نا عبد الله بن المبارك عن زكريا بن ابي زائدة عن محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زُرَّارَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذُنُوبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَلِّهَا مِنْ حَرِصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

باب ۱۲۸۴۔ بلا عنوان۔

باب ۱۲۸۴۔

۲۱۹۳۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ (اپنے) بورے پر سے نوکراٹھے تو آپ ﷺ کے جسم مبارک پر اس کا نقش بن گیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں اجازت دیجئے کہ آپ کے لئے ایک بچھونا بنادیں فرمایا: مجھے دنیا سے کیا کام؟ میں تو دنیا میں اس طرح ہوں کہ جیسے کوئی سوار کسی درخت کے نیچے سائے کی وجہ سے بیٹھ گیا پھر وہاں سے روانہ ہو گیا اور درخت کو چھوڑ دیا۔

(۲۱۹۳) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الكندي نازيد بن خباب حدثني المسعودي ناعمرو بن مرة عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال نام رسول الله صلى الله عليه وسلم على حصير فقام قد اتر في جنبه فقلنا يا رسول الله لو اتخذ نالك وطاء فقال مالي وللدنيا ما انا في الدنيا الا كراكب استظل تحت شجرة ثم راح وتركها

اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۲۸۵۔

باب ۱۲۸۵۔ بلا عنوان۔

(۲۱۹۴) حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر وابوداؤد قالنا زهير بن محمد بن موسى بن وردان عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الرجل على دين خليله فلينظر أحدكم من يخالل

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۲۸۶۔

باب ۱۲۸۶۔ بلا عنوان۔

(۲۱۹۵) حدثنا سويد نا عبد الله نا سفيان بن عيينة عن عبد الله بن ابى بكر قال سمعت أنس بن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبع الميت ثلاث فيرجع إناؤه ويقتى واحد يتبعه أهله وماله وعمله فيرجع أهله وماله ويقتى عمله

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۸۷۔

باب ۱۲۸۷۔ زیادہ کھانے کی ممانعت۔

(۱۲۹۶) حدثنا سويد نا عبد الله بن المبارك نا اسمعيل بن عياش ثنى ابو سلمة الحمصي وحبیب بن صالح عن يحيى بن جابر الطائى عن مقدم بن معديكرت قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما ملأ آدمي وعاء شراً من بطن بحسب ابن آدم أكلا لا يقمن ضلته فان كان لا محالة فتلط لطعامه وتلت لشرابه وتلت لنفسه

حسن بن عرفہ بھی اسماعیل بن عیاش سے اسی کے مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۸۸۔

باب ۱۲۸۸۔ ریاء کاری اور شہرت کا متعلق۔

(۲۱۹۷) حدثنا ابو كريب نا معوية بن هشام عن

۲۱۹۷۔ حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص

اس سے مراد یہ ہے کہ دوستی کرو تو کسی دیندار سے کرو کیونکہ محبت کا اثر لازماً ہوتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے پہلے (نیک) اعمال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عبادت لوگوں کو دکھا اور سنا دیتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تبارک و تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتے۔

شيبان عن فراس عن عطية عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يرأى يرأى الله به ومن يسمع يسمع الله به وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لا يرحم الناس لا يرحمه الله

اس باب جندب اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۲۱۹۸۔ حضرت خفیا اسی کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کے گرد جمع ہوئے ہوئے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ کہا گیا: ابو ہریرہؓ۔ میں بھی ان کے قریب ہوتا ہوتا ان کے سامنے جا بیٹھا۔ وہ لوگوں سے احادیث بیان کر رہے تھے۔ جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ میں آپ سے اللہ کے واسطے ایک سوال کرتا ہوں۔ کہ مجھ سے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور اچھی طرح سمجھا ہو۔ فرمایا: ضرور بیان کروں گا۔ پھر چیخ ماری اور بیہوش ہو گئے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا: میں تم سے ایسی حدیث بیان کروں گا جو آپ ﷺ نے مجھ سے اسی گھر میں بیان کی تھی اس وقت میرے اور آپ ﷺ کے علاوہ کوئی تیسرا نہیں تھا۔ اس کے بعد ابو ہریرہؓ نے بہت زور سے چیخ ماری اور دوبارہ بے ہوش ہو گئے۔ تیسری مرتبہ بھی اسی طرح ہوا اور منہ کے بل نیچے کرنے لگے تو میں نے انہیں سہارا دیا اور کافی دیر تک سہارا دیئے کھڑا رہا۔ پھر انہیں ہوش آیا تو کہنے لگے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تبارک و تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے نزول فرمائیں گے۔ اس وقت ہر امت گھٹنوں کے بل گری پڑی ہوگی۔ چنانچہ جنہیں سب سے پہلے بلایا جائے گا۔ وہ تین شخص ہوں گے ایک حافظ قرآن، دوسرا شہید اور تیسرا دولت مند شخص۔ اللہ تعالیٰ قاری سے پوچھیں گے کیا میں نے تمہیں وہ کتاب نہیں سکھائی جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی؟ عرض کرے گا کیوں نہیں یا اللہ۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: تو نے اپنے حاصل کردہ علم کے مطابق کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں اسے دن و رات پڑھا کرتا تھا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو اسی طرح فرشتے بھی اسے جھوٹا کہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ

(۲۱۹۸) حدثنا سويد بن نصرنا عبد الله بن المبارك نا حيوة بن شريح نا الوليد بن ابى الوليد ابو عثمان المدائني ان عقبه بن مسلم حدثه ان شفيًا الأصمحي أنه دخل المدينة فإذا هو برجل قد اجتمع عليه الناس فقال من هذا فقالوا أبو هريرة فذنوت منه حتى قعدت بين يديه وهو يحدث الناس فلما سكت وخلا قلت له أسألك بحق وبحق لما حدثتني حديثًا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم عقلته وعلمته فقال أبو هريرة أفعل لأحدثك حديثًا حدثني رسول الله صلى الله عليه وسلم عقلته وعلمته ثم نشع أبو هريرة نشعة فمكثنا قليلًا ثم أفاق فقال لأحدثك حديثًا حدثني رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا البيت وما معنا أحد غيري وغيره ثم نشع نشعة شديدة ثم أفاق ومسح وجهه وقال أفعل لأحدثك حديثًا حدثني رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا وهو في هذا البيت ما معنا أحد غيري وغيره ثم نشع نشعة شديدة ثم مال خارا على وجهه فاستندته طويلا ثم أفاق فقال حدثني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن الله إذا كان يوم القيامة ينزل إلى العباد ليقيضي بينهم وكل أمة جاثية فأول من يدعوا به رجل جمع القرآن ورجل قتل في سبيل الله ورجل كثير

الْمَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ لِلْقَارِئِ أَلَمْ أَعْلَمُكَ مَا أَنْزَلْتُ عَلَى رَسُولِي قَالَ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عَلِمْتَ قَالَ كُنْتُ أَقُومُ بِهِ أَنْاءَ اللَّيْلِ وَأَنْاءَ النَّهَارِ فَيَقُولُ اللَّهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ بَلَى أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فَلَانَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ذَلِكَ وَيُؤْتَى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ أَلَمْ أَوْسِعْ عَلَيْكَ حَتَّى لَمْ أَدْعُكَ تَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ قَالَ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا آتَيْتَكَ قَالَ كُنْتُ أَصِلُ الرَّحِمَ وَأَتَصَدَّقُ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللَّهُ بَلَى أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فَلَانَ جَوَادٌ وَقَدْ قِيلَ ذَلِكَ وَيُؤْتَى بِالَّذِي قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ فِيمَاذَا قُتِلْتَ فَيَقُولُ أَمَرْتُ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتَّى قُتِلْتُ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللَّهُ بَلَى أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فَلَانَ جَرِيٌّ فَقَدْ قِيلَ ذَلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتَيْ فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أُولَئِكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللَّهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فرمائیں گے کہ تم اس لئے ایسا کرتے تھے کہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص قاری ہے (یعنی شہرت اور ریاکاری کی وجہ سے ایسے کیا کرتے تھے) چنانچہ وہ تو کہہ دیا گیا پھر مالدار آدمی کو پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کیا میں نے تمہیں بے انتہا مال نہیں دیا تا کہ تم کسی کے محتاج نہ ہو۔ عرض کرے گا: جی ہاں اے رب اللہ تعالیٰ پوچھیں گے تو پھر تم نے اس کا کیا کیا؟ عرض کرے گا میں اس سے صلہ رحمی کرتا اور صدقہ خیرات دیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم جھوٹ کہتے ہو فرشتے بھی اسی طرح کہیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم چاہتے تھے کہ لوگ مجھے سخی کہیں چنانچہ وہ تو دنیا میں کہہ دیا گیا۔ پھر شہید پیش ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے پوچھیں گے کہ تم کس لئے قتل کئے گئے؟ وہ عرض کرے گا: یا اللہ آپ نے جہاد کا حکم دیا تو میں نے جہاد کیا اور اس دوران قتل کر دیا گیا اللہ تعالیٰ اور فرشتے کہیں گے نہیں بلکہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ تم چاہتے تھے کہ لوگ کہیں کہ فلاں کتنا بہادر ہے اور وہ تو دنیا میں کہہ دیا گیا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے میرے گھٹنے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ابو ہریرہؓ یہ وہ تین آدمی ہیں جن سے قیامت کے دن جہنم کی آگ سب سے پہلے سلگائی جائے گی۔

ولید ابو عثمان مدائنی، عقبہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ یہ شفیاء ہی ہیں جنہوں نے معاویہ کو یہ حدیث سنائی۔ ابو عثمان، معاویہ کے جلاّد علاء بن ابی حکیم سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص معاویہ کے پاس آیا اور یہ حدیث سنائی تو انہوں نے فرمایا: کہ اگر ان تینوں کے ساتھ یہ معاملہ ہوگا تو دوسروں کا کیا حال ہوگا؟ پھر معاویہ اتاروئے کہ ہم سوچنے لگے کہ وہ اب فوت ہو جائیں گے اور یہ شخص اپنے ساتھ شر لے کر آیا ہے۔ لیکن پھر معاویہ ہوش میں آئے اور اپنا منہ پونچھ کر فرمایا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ سچے ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ من کان یؤدب..... الآية۔ (ترجمہ: جو شخص محض دنیاوی زندگی اور اس کی رونق چاہتا ہے ہم ایسے لوگوں کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیتے ہیں اور اس میں کوئی کمی نہیں رکھتے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں دوزخ کے سوا کچھ نہیں۔) (چنانچہ) جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ نا کارہ اور جو کر رہے ہیں وہ بے فائدہ ہے۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۲۸۹۔ بلا عنوان۔

باب ۱۲۸۹۔

۲۱۹۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم کے

(۲۱۹۹) حدثنا ابو کرب بن نا المحاربی عن عمار

ایک گڑھے سے اللہ کی پناہ مانگو جس سے جہنم بھی دن میں سو مرتبہ پناہ مان
ماگتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اس میں کون داخل ہوگا؟ فرمایا: ریا
کار قاری۔

بن سیف الضبی عن ابی معان البصری عن ابی
سیرین عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
تعوذوا باللہ من حب الحزن قالوا یا رسول اللہ وما
حب الحزن قال واد فی جہنم يتعوذ منه جہنم
کل يوم مائة مرة قيل یا رسول اللہ ومن یدخلہ قال
القرأء و النساء و باعمالہم۔

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۲۹۰۔

باب ۱۲۹۰۔ بلا عنوان۔

۲۲۰۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے
عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو اپنے کسی نیک عمل
کو چھپاتا ہے۔ لیکن جب وہ ظاہر ہو جاتا ہے تو بھی وہ اس کے ظاہر
ہو جانے کو پسند کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے دواجر ہیں
ایک چھپانے کا اور دوسرا ظاہر ہو جانے کا۔

۲۲۰۰۔ حدثنا محمد بن المثنی نا ابو داود نا
ابو سنن الشیبانی عن حبیب بن ابی ثابت عن ابی
صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
الرجل یعمل العمل فیسیرہ فاذا اطلع علیہ اعجبه
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ اجران
اجر السیر و اجر العلانیۃ

یہ حدیث غریب ہے۔ اعمش بھی حبیب بن ابی ثابت سے اور وہ ابو صالح سے یہ حدیث مرسل نقل کرتے ہیں بعض علماء اس
حدیث کی تفسیر اس طرح کرتے ہیں کہ جب اس کی نیکی لوگوں پر ظاہر ہو جاتی ہے اور وہ اس کی تعریف کرتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہوتا ہے
اور اسے آخرت میں بہتر معاملے کی امید ہوتی ہے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اللہ کی زمین پر گواہ ہو۔ لیکن اگر کوئی شخص لوگوں کے اس
سے مطلع ہونے کو اس لئے پسند کرے کہ وہ اس کی تعظیم و تکریم کریں گے تو یہ ریا کاری ہے جب کہ بعض علماء یہ بھی کہتے ہیں لوگوں کے اس کی
بھلائی سے مطلع ہونے پر خوشی کا مطلب یہ ہے کہ لوگ بھی اس نیک کام میں اس کی اتباع کریں گے اور اسے بھی اجر ملے گا۔ تو یہ ایک مناسب
بات ہے۔

باب ۱۲۹۱۔ الْمَرْأَةُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

باب ۱۲۹۱۔ آدمی اس کے ساتھ ہوگا جسے وہ محبوب رکھے گا۔

۲۲۰۱۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی
اسی کے ساتھ ہوگا جسے وہ پسند کرے گا اور اسے اپنے کئے ہوئے عمل کا بھی
اجر ملے گا۔

(۲۲۰۱) حدثنا ابو ہشام الرفاعی نا حفص بن
غیاث عن اشعث عن الحسن بن انس بن مالک
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ
من احب و لہ ما اکتسب

اس باب میں علیؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، صفوان بن عسالؓ، ابو ہریرہؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی حدیثیں نقل کی جاتی ہیں۔ یہ حدیث حسن بصری
کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۲۲۰۲۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت

(۲۲۰۲) حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر

میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور جب فارغ ہوئے تو پوچھا: سوال کرنے والا کہاں ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا میں ہوں یا رسول اللہ! فرمایا: تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کیا: میں نے اس کی تیاری میں لمبی لمبی نمازیں اور بہت زیادہ روزے تو نہیں رکھے ہاں اتنا ضرور ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور تم بھی اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت کرتے ہو۔ راوی کہتے ہیں میں نے مسلمانوں کو اسلام کے بعد اس بات سے زیادہ کسی چیز سے خوش ہوتے نہیں دیکھا۔

عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَتَى قِيَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا قَالَ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ إِلَّا إِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَامَعُ مَنْ أَحَبَّ وَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَّتَ فَمَا رَأَيْتَ فَرَحَ الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ إِسْلَامٍ فَرَحَهُمْ بِهَا

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۰۳۔ حضرت صفوان بن عسالؓ کہتے ہیں کہ ایک بلند آواز والا دیہاتی آیا اور عرض کیا: اے محمد! اگر کوئی آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہو لیکن عمل میں ان کے برابر نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

(۲۲۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَّانَ نَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ نَا سَفِيَّانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ جَهْرِيٌّ الصَّوْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَكِنَّا يَلْحَقُ هُوَ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَامَعُ مَنْ أَحَبَّ

یہ حدیث صحیح ہے۔ احمد بن عبدہ بھی اسے حماد بن زید سے وہ عاصم سے وہ زر سے وہ صفوان سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۲۹۲۔ فی حسن الظن بالله تعالیٰ

باب ۱۲۹۲۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے حسن ظن رکھنا۔

۲۲۰۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد سنایا: کہ میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

(۲۲۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَاو كَيْعٍ مِّنْ جَعْفَرِ بْنِ بَرْقَانَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۹۳۔ مَا جَاءَ فِي الْبِرِّ وَالْإِثْمِ

باب ۱۲۹۳۔ نیکی اور بدی کے متعلق۔

۲۲۰۵۔ حضرت نواس بن سمعانؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا ﷺ سے نیکی اور بدی کے متعلق پوچھا تو فرمایا: نیکی عمدہ اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم لوگوں کا اس سے مطلع ہونا پسند نہ

۲۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدِ بْنِ الْحَبَابِ نَا مَعْوِيَةَ بْنِ صَالِحِ ثَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ جَبْرِ بْنِ نُفَيْرِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

النَّوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِيمَانِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِيمَانُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهَتْ أَنْ يُطَّلَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ

بندار بھی عبدالرحمن بن مہدی سے وہ معاویہ بن صالح سے اور وہ عبدالرحمن سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس میں سوال کرنے والے وہ خود ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۹۴۔ مَا جَاءَ فِي الْحُبِّ فِي اللَّهِ

باب ۱۲۹۴۔ اللہ کے لئے محبت کرتا۔

(۲۲۰۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاكَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ بَرْقَانَ نَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوَلَانِيِّ نَبِيُّ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَتَابِرٌ مِّنْ نُورٍ يَغْطِيهِمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ

۲۲۰۶۔ حضرت معاذ آنحضرت ﷺ سے حدیث قدی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میری (جلیل الشان) ذات کے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے نور کے ایسے منبر ہوں گے کہ پیغمبر اور شہداء بھی ان پر شک کریں گے۔

اس باب میں ابودرداء، ابن مسعود، عبادہ بن صامت، ابومالک اشعریؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابومسلم خولانی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔

(۲۲۰۷) حَدَّثَنَا الْإِنصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ مَكَانَ قَلْبِهِ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ فَاجْتَمَعَا عَلَى ذَلِكَ وَتَفَرَّقَا وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا ففَاضَتْ عَيْنَاهُ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ

۲۲۰۷۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس دن اللہ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ اس روز اللہ تعالیٰ سات شخصوں کو اپنے سائے میں جگہ دیں گے۔ ۱۔ عادل حاکم۔ ۲۔ وہ جوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے نشوونما پائی ہو۔ ۳۔ وہ شخص جو مسجد سے نکلتا ہے تو واپس مسجد جانے تک اس کا دل اسی میں لگا رہتا ہے۔ ۴۔ ایسے دو شخص جو آپس میں اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں سب پر جمع اور اسی پر جدا ہوتے ہیں۔ ۵۔ وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں بھر آئیں۔ ۶۔ وہ شخص جسے حسین و جمیل اور حسب نسب والی عورت زنا کے لئے بلائے اور وہ یہ کہہ کر انکار کر دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ ۷۔ ایسا شخص جو اس طرح صدقہ کرتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مالک بن انسؓ سے بھی کئی سندوں سے اسی طرح منقول ہے لیکن اس میں شک ہے کہ ابو ہریرہؓ راوی

ہیں یا ابوسعید۔ پھر عبداللہ بن عمرؓ بھی اسے خبیث بن عبدالرحمن سے وہ حفص بن عاصم سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ سوار بن عبداللہ اور محمد بن ثنی بھی اسے یحییٰ بن سعید سے وہ عبید اللہ بن عمر سے وہ طیب بن عبدالرحمن سے وہ حفص بن عاصم سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً مالک ہی کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس میں تیسرا شخص وہ ہے جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے اور ذات حسب کی جگہ ذات منصب کے الفاظ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۹۵۔ اگر کسی سے محبت کی جائے تو اسے بتا دیا جائے۔

۲۲۰۸۔ حضرت مقدم بن معدیکربؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی کسی بھائی کو پسند کرے اور اس سے محبت کرے تو اسے چاہئے کہ اسے بتا دے۔

باب ۱۲۹۵۔ مَا جَاءَ فِي إِعْلَامِ الْحُبِّ

(۲۲۰۸) حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَاثُورُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْمُقَدَّمِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ إِيَّاهُ

اس میں ابو ذرؓ اور انسؓ سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۲۰۹۔ حضرت یزید بن نعامہ ضعیف کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ تم میں سے کوئی کسی سے بھائی چارگی قائم کر لے تو اس سے اس کا نام، اس کے والد کا نام اور یہ کہ وہ کس قبیلے سے تعلق رکھتا ہے پوچھ لے۔ اس لئے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔

(۲۲۰۹) حَدَّثَنَا هِنَادُوفْتِيَةُ قَالَا نَا حَاتِمُ بْنُ اسْمَعِيلَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَصِيرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعَامَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنْ اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَمَنْ هُوَ فَإِنَّهُ أَوْصَلُ لِلْمُودَّةِ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں ہمیں علم نہیں کہ یزید کا آنحضرت ﷺ سے سماع ہے یا نہیں۔ ابن عمرؓ سے بھی آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث منقول ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

باب ۱۲۹۶۔ مدح اور مدح کرنے والوں کے متعلق۔

۲۲۱۰۔ ابو معمر کہتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور امراء میں سے ایک امیر کی تعریف کرنے لگا۔ تو مقداد بن اسود نے اس کے منہ میں مٹی ڈالنا شروع کر دی اور فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالیں۔

باب ۱۲۹۶۔ كَرَاهِيَةِ الْمَدْحَةِ وَالْمَدَّاحِينَ

(۲۲۱۰) حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِي نَا سَفِيَّانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَأَثْنَى عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الْأَمْرَاءِ فَجَعَلَ الْمُقَدَّادُ ابْنُ الْأَسْوَدِ يَحْتَوِي وَجْهَهُ التُّرَابَ وَقَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْتَوِيَ وَجُوهَ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ زائدہ بھی یہ حدیث یزید بن ابی زیاد سے وہ مجاہد سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ پہلی سے زیادہ صحیح ہے۔ ابو معمر کا نام عبداللہ بن سخرہ ہے اور مقداد بن اسود: مقداد بن عمرو کندی ہیں ان کی کنیت ابو معبد ہے۔ یہ اسود بن عبد یغوث کی طرف منسوب ہیں کیونکہ انہوں نے بچپن میں انہیں متنبی کیا تھا۔

۲۲۱۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مدح کرنے والوں کے منہ میں خاک ڈالنے کا حکم دیا۔

(۲۲۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَثْمَانَ الْكُوفِيُّ نَا عُبَيْدَ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ سَالِمِ الْخِطَاطِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ نَارِسُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْتُو فِي أَفْوَاهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ
یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی روایت سے غریب ہے۔

باب ۱۲۹۷۔ مؤمن کی صحبت

۲۲۱۲۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ صرف مؤمن ہی کی صحبت اختیار کرو اور متقی آدمی ہی کو کھانا کھاؤ۔

باب ۱۲۹۷۔ مَا جَاءَ فِي صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِ
(۲۲۱۲) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ نَا سَالِمُ بْنُ غِيلَانَ ابْنُ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ التَّحِيْبِيُّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ سَلَّمَ أَوْ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيًّا
اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۲۹۸۔ مصیب پر صبر کرنا۔

باب ۱۲۹۸۔ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

۲۲۱۳۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کسی بندے سے خیر کا معاملہ کرتے ہیں تو اس کے عذاب میں جلدی کرتے ہیں اور دنیا ہی میں اس کا بدلہ دے دیتے ہیں۔ اور اگر کسی کے ساتھ شر کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے گناہوں کی سزا کو قیامت تک مؤخر کر دیتے ہیں۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: زیادہ ثواب بڑی آزمائش یا مصیبت پر دیا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جن لوگوں سے محبت کرتے ہیں انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتے ہیں لہذا جو راضی ہو جائے اس کے لئے رضا اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضگی مقدر ہو جاتی ہے۔

(۲۲۱۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَنَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَظَمَ الْحَزَاءِ مَعَ عَظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَا هُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَى وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۱۴۔ حضرت ابو وائلؓ، حضرت عائشہؓ کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے درد سے شدید کسی کا درد نہیں دیکھا۔

(۲۲۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ نَا شُعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ الْوَجَعَ عَلَى أَحَدٍ أَشَدُّ مِنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۱۵۔ حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون لوگ زیادہ آزمائش میں مبتلا کئے جاتے ہیں؟ فرمایا: انبیاء پھر ان کے مثل اور پھر ان کے مثل (یعنی اطاعت الہی اور اتباع سنت میں) پھر انسان اپنے دین کے مطابق آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر دین پر سختی سے کاربند ہوتا ہے تو امتحان میں سخت ہوتا ہے اور اگر دین میں نرم ہوتا ہے تو آزمائش بھی اس کے مطابق ہوتی ہے۔ پھر وہ آزمائش اسے اس وقت تک نہیں چھوڑتی جب تک وہ گناہوں سے پاک نہیں ہو جاتا۔

(۲۲۱۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاشِرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُصْعِبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدَّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مَثَلَ يُتْلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صَلَاحًا اشْتَدَّ بَلَاءُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ أُبْتَلِيَ عَلَى قَدَرِ دِينِهِ فَمَا يَبْرُحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۱۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن مرد و عورت پر ہمیشہ آزمائش رہتی ہے کبھی اس کی ذات میں، کبھی اولاد میں اور کبھی مال میں۔ یہاں تک کہ وہ جب اللہ تبارک و تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے تو گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔

(۲۲۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَازِيْدٌ عَنْ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابو ہریرہؓ اور حذیفہ بن یمانؓ کی بہن سے بھی حدیث منقول ہے۔

باب ۱۲۹۹۔ بینائی زائل ہو جانے کے متعلق۔

باب ۱۲۹۹۔ ما جاء في ذهاب البصر

۲۲۱۷۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر میں نے اپنے کسی بندے سے دنیا میں اس کی آنکھیں سب کر لیں تو اس کا بدلہ صرف اور صرف جنت ہے۔

(۲۲۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَازِيْدٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ نَازِيْدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ يَقُولُ إِذَا أَخَذْتُ كَرِيْمَتِي عَبْدِي فِي الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ جَزَاءٌ عِنْدِي إِلَّا الْجَنَّةُ

اس باب میں ابو ہریرہؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور ابوظلال کا نام ہلال ہے۔

۲۲۱۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ مرویہ حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں نے اگر کسی بندے کی بینائی زائل کر دی اور اس نے اس آزمائش پر صبر کیا اور مجھ سے ثواب کی امید رکھی تو میں اس کے لئے جنت سے کم بدلہ دینے پر کبھی راضی نہیں ہوں گا۔

(۲۲۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَاقِ نَاسَفِينَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ أَذْهَبْتُ حَبِيْبَتَهُ فَصَبِرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عرباض بن ساریہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۲۲۱۹۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جب آزمائش والوں کو ان مصیبتوں کا بدلہ دیا جائے گا تو اہل عافیت تنہا کریں گے کہ کاش ان کی کھالیں دنیا میں قینچیوں سے کتر دی جاتیں تاکہ انہیں بھی اسی طرح اجر ملتا۔

(۲۲۱۹) حدثنا محمد بن حميد الرازي ويوسف بن موسى القطان البغدادي قالنا نا عبد الرحمن بن معراء ابو زهير عن الاعمش عن ابي الزبير عن جابر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤد أهل العافية يوم القيامة حين يُعطى أهل البلاء الثواب لو أن جلودهم كانت قرصت في الدنيا بالمقاريض

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بعض حضرات اسے اعمش سے بھی نقل کرتے ہیں وہ طلحہ بن مصرف سے اور وہ سروق سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔

۲۲۲۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جو موت کے بعد نام نہ ہو۔ عرض کیا گیا: کس چیز پر ندامت کرے گا؟ فرمایا: نیک شخص اس پر کہ میں نے نیکیاں زیادہ کیوں نہیں کیں اور اگر بد ہو گا تو خود کو اس برائی سے نہ نکالنے پر ندامت کرے گا۔

(۲۲۲۰) حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا يحيى بن عبيد الله قال سمعت ابي يقول سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مامن احد يموت الا ندم قالوا وما ندامته يا رسول الله قال ان كان محسنا ندم ان لا يحوون ارداد وان كان مسينا ندم ان لا يحوون نزع

اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ شعبہ، یحییٰ بن عبد اللہ کو ضعیف کہتے ہیں۔

۲۲۲۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دنیا کو دین سے حاصل کریں گے۔ وہ (لوگوں کو دکھانے اور اپنا معتقد بنانے کے لئے) دنیوں کی کھال کا لباس پہنیں گے۔ ۱ اور ان کی زبانیں چینی سے زیادہ میٹھی ہوں گی جب کہ ان کے دل بیٹریوں کے دلوں سے بھی بدتر ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تم لوگ میرے سامنے غرور کرتے اور مجھ پر اتنی زلت رکھتے ہو۔ میں اپنی ذات مقدس کی قسم کھاتا ہوں کہ میں ان میں ایک ایسا فتنہ برپا کروں گا کہ ان کا بردبار ترین شخص بھی حیران رہ جائے گا۔

(۲۲۲۱) حدثنا سويد نا ابن المبارك نا يحيى بن عبيد الله قال سمعت ابي يقول سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج في اخر الزمان رجال يختلون الدنيا بالدين يلبسون للناس جلود الضان من الدين السنتهم احلى من السكر وقلوبهم قلوب الدياب يقول الله ابي يعترون ام على تجترءون فبي حلفت لا بعثن على اولئك منهم فتنة تدع الحليم منهم حيرانا

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۲۲۲۲۔ حضرت ابن عمرؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

(۲۲۲۲) حدثنا احمد بن سعيد الدارمي ثنا

۱ دنیوں کی کھال سے مراد خود کھال کا لباس بھی ہو سکتا ہے اور ایسے موٹے جھوٹے کپڑے جو ریاکارانہ درویشی جتانے کے لئے لوگ پہن لیتے ہیں تاکہ لوگ ان کے معتقد ہو جائیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

نے ارشاد فرمایا: میں نے ایسے لوگ بھی پیدا کئے ہیں جن کی زبانیں شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہیں اور ان کے دل ایلوے بھی زیادہ کڑوے ہیں میں نے اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ میں انہیں ایسے فتنے میں مبتلا کروں گا کہ ان میں سے عقل مند شخص بھی حیران رہ جائے گا۔ کیا وہ لوگ میرے سامنے گھنڈ کرتے ہیں یا میرے سامنے اتنی جرأت رکھتے ہیں۔

محمد بن عبادنا حاتم بن اسمعیل نا حمزة بن ابی محمد عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله تعالى قال لقد خلقت خلقا ليستهم احلى من العسل وقلوبهم امر من الصير فبي خلقت لا تبحنهم فتنة تدع الحليم منهم حيرانا فبي تغترون ام على تحترقون

یہ حدیث ابن عمر کی روایت سے حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۰۰۔ زبان کی حفاظت کرنا۔

باب ۱۳۰۰۔ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ

۲۲۲۳۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نجات کی کیا صورت ہے؟ فرمایا: اپنی زبان قابو میں رکھو، اپنے گھر میں رہو اور اپنی غلطیوں پر روتے رہو۔

(۲۲۲۳) حدثنا صالح بن عبد الله نا ابن المبارك ح وثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن يحيى بن ايوب عن عبيد بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم عن ابي امامة عن عقبة بن عامر قال قلت يا رسول الله ما النجاة قال امكك عليك لسانك وليسعك بيتك وابك على خطيئتك

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۲۲۴۔ حضرت ابو سعید خدریؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ جب صبح ہوتی ہے تو انسان کے تمام اعضاء اس کی زبان سے التجا کرتے ہیں کہ اللہ سے ڈر ہم بھی تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی ہو جائے تو ہم سب سیدھے ہو جائیں اور تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم سب بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

(۲۲۲۴) حدثنا محمد بن موسى البصري نا حماد بن زيد عن ابی الصهباء عن سعيد بن جبیر عن ابي سعيد بن الخدري رفعه قال اذا أصبح بن ادم فان الاغضاء كلها تكفر اللسان فتقول اتق الله فينا فانما نحن بك فان استقممت استقمنا وان اغوججت اغوججنا

ہنا دیکھیے ابواسامہ سے اور وہ حماد بن زید سے اسی حدیث کی طرح غیر مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ مذکورہ حدیث کو ہم صرف حماد کی روایت سے جانتے ہیں۔ کئی راوی اسے حماد بن زید سے غیر مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

۲۲۲۵۔ حضرت ہبل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھے زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دیتا ہے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(۲۲۲۵) حدثنا محمد بن عبد الاعلى الصنعاني نا عمر بن علي المقدمي عن ابي حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يتوكل لي ما بين لحييه وما بين

● تاخ لکذا۔ او قدره وانزل به ۱۲ مج۔

رَجُلَيْهِ أَتَوْا كُلُّ لَهْ بِالْحَنَّةِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔

(۲۲۲۶) حدثنا ابو سعید الاشج (ابو خالد الاحمر) عن ابن عجلان عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقاہ اللہ شراً بین لخبیہ و شراً بین رجليہ دخل الجنة

۲۲۲۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے زبان اور شرم گاہ کے شر سے محفوظ کر دیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو حازم جوہل بن سعد سے احادیث نقل کرتے ہیں وہ ابو حازم زاہد مدنی ہیں ان کا نام مسلم بن دینار ہے جب کہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرنے والے ابو حازم کا نام سلمان شجعی ہے اور وہ عہد اشجعیہ کے مولیٰ ہیں اور کوفہ کے رہنے والے ہیں۔

(۲۲۴۷) حدثنا سوید بن نصرنا عبد اللہ بن المبارك عن معمر عن الزہری عن عبد الرحمن بن ماعز عن سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال قلت یا رسول اللہ حدثنی بأمر اعتصم بہ قال قل ربی اللہ ثم استقم قال قلت یا رسول اللہ ما أخوف ما تخاف علی فأخذ بلسان نفسه ثم قال هذا

۲۲۴۷۔ حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفیؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسی بات بتائیے کہ میں اس پر مضبوطی سے عمل کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو کہ میرا رب اللہ ہے اور اسی پر قائم رہو۔ ۱ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز سے ڈرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: اس سے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور انہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

(۲۲۲۸) حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن ابی ثلج البغدادی صاحب احمد بن حنبل ثنا علی بن حفص نا ابراہیم بن عبد اللہ بن حاطب عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تكثر الکلام بغير ذکر اللہ فان کثرة الکلام بغير ذکر اللہ فسوة للقلب وان ابعث الناس من اللہ القلب القاسی

۲۲۲۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذکر الہی کے علاوہ کثرت کلام سے پرہیز کرو کیونکہ اس سے دل سخت ہو جاتا ہے اور سخت دل والا اللہ تعالیٰ سے سب سے دور ہوتا ہے۔

ابو بکر بن ابی نصر بھی ابو نصر سے وہ ابراہیم سے وہ عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن عبد اللہ بن حاطب کی روایت سے جانتے ہیں۔

(۲۲۲۹) حدثنا محمد بن بشار و غیر واحد قالوا نا محمد بن یزید بن خنیس المکی قال

۲۲۲۹۔ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ فرمایا: انسان اپنی تمام باتوں کا مسئول ہے۔ وہاں البتہ امر

۱ یعنی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا زبان سے اقرار کرنا اور اسی پر استقامت کے ساتھ کار بند رہنا۔ اس میں پوری دینداری شامل ہے۔ (مترجم)

بالمعروف ونہی عن المنکر اور ذکر الہی اس سے مستثنیٰ ہیں۔

سمعت سعید بن حسان المخزومی قال حدثني
ام صالح عن صفية بنت شيبة عن أم حبيبة زوج
النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال كل كلام ابن آدم عليه لا له إلا
أمر بمعروف أو نهى عن منكر أو ذكر الله

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف محمد بن یزید بن جنس کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب - بلا عنوان

باب ۱۳۰۱۔

۲۲۳۰۔ حضرت ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سلمان
کو ابو درداء کا بھائی بنایا تو ایک مرتبہ سلمان ابو درداء سے ملنے کے لئے
آئے اور ام درداء کو میلی کچلی حالت میں دیکھ کر اس کا سبب دریافت کیا
انہوں نے کہا کہ تمہارے بھائی ابو درداء کو دنیا سے کوئی رغبت نہیں۔ پھر
ابو درداء آگئے اور سلمان کے سامنے کھانا لگا دیا اور کہنے لگے کہ تم کھاؤ میں
روزے سے ہوں۔ سلمان نے کہا: میں ہر گز اس وقت تک نہیں کھاؤں گا
جب تک تم میرے ساتھ شریک نہیں ہو گے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر
ابو درداء نے کھانا شروع کر دیا۔ رات ہوئی تو ابو درداء نماز شب ادا کرنے
کے لئے جانے لگے لیکن سلمان نے انہیں منع کر دیا اور کہا کہ سو جاؤ۔
چنانچہ وہ سو گئے۔ تھوڑی دیر بعد دوبارہ جانے لگے تو اس مرتبہ بھی سلمان
نے انہیں سلا دیا۔ پھر جب صبح قریب ہوئی تو سلمان نے انہیں کہا کہ اب
اٹھو۔ چنانچہ دونوں اٹھے اور نماز پڑھی پھر سلمان نے فرمایا: تمہارے نفس
کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے رب کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے مہمان کا
بھی تم پر حق ہے اور اسی طرح تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ لہذا ہر
صاحب حق کو اس کا حق ادا کرو۔ اس کے بعد وہ دونوں آنحضرت ﷺ کی
خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سلمان
نے ٹھیک کہا۔

۲۲۳۰۔ حدثنا محمد بن بشار نا جعفر بن عون
نا ابو العمیس عن عون بن أبي جحيفة قال
اخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين سلمان و
أبي الدرداء قرار سلمان أبا الدرداء فرأى أم الدرداء
مبتدلة قال ما شانك مبتدلة قالت إن أخاك أبا
الدرداء ليس له حاجة في الدنيا قالت فلما جاء
أبو الدرداء قُرب إليه طعام فقال كل فإني صائم قال
ما أنا بأكل حتى تأكل قال فاكل فلما كان الليل
ذهب أبو الدرداء ليقوم فقال له سلمان نم فنام ثم
ذهب ليقوم قال له نم فنام فلما كان عند الصبح
فقال له سلمان قم الآن فقاما فصليا فقال إن
لنفسك عليك حقا وإن لربك عليك حقا وإن لضيفك
عليك حقا وإن لأهلك عليك حقا فأعط كل ذي
حَقٍ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ سَلْمَانُ

یہ حدیث صحیح ہے اور ابو عمیس کا نام عتبہ بن عبد اللہ ہے۔ یہ عبد الرحمن بن عبد اللہ مسعودی کے بھائی ہیں۔

باب ۱۳۰۲۔ بلا عنوان

باب ۱۳۰۲۔

۲۲۳۱۔ حضرت عبد الوہاب بن دردمینہ کے ایک شخص سے نقل کرتے
ہیں کہ معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ کو لکھا کہ مجھے ایک خط لکھئے جس میں

(۲۲۳۱) حدثنا سويد بن ابی نصرنا عبد الله بن
المبارك عن عبد الوهاب بن الورد عن رجل من

نصیحتیں ہوں۔ لیکن زیادہ نہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ عائشہؓ نے معاویہؓ کو لکھا سلام علیک اما بعد! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص اللہ کی رضا کو لوگوں کے غصے میں تلاش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کی تکلیف دور کر دیں گے اور جو شخص لوگوں کی رضا مندی کو اللہ کے غصے میں تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے انہی کے سپرد کر دیں گے۔ ❶ والسلام علیک۔

أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَائِشَةَ أَنْ أَكْتُبِيَ إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ وَلَا تُكْثِرِي عَلَيَّ قَالَ فَكُتِبَتْ عَائِشَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ التَّمَسَّ رِضَا اللَّهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَّاهُ اللَّهُ مُؤَنَةَ النَّاسِ وَمَنْ التَّمَسَّ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللَّهِ وَكَلَّهَ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

محمد بن یحییٰ بھی محمد بن یوسف سے وہ سفیان سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے معاویہ کو اسی کے ہم معنی حدیث تحریر کی لیکن وہ اسے مرفوع نہیں کرتے۔

قیامت کے متعلق ابواب

أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ

باب ۱۳۰۳۔ حساب و قصاص کے متعلق

باب ۱۳۰۳۔ مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الْحِسَابِ وَالْقَصَاصِ

۲۲۳۲۔ حضرت عدی بن حاتمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے بات نہ کریں اور اس دوران بندے اور رب کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ پھر بندہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو اسے اپنے اعمال نظر آئیں گے۔ بائیں طرف نظر دوڑائے گا تو اس طرف بھی اس کے کئے ہوئے اعمال ہی ہوں گے۔ پھر جب سامنے کی طرف دیکھے گا تو اسے دوزخ نظر آئے گی۔ لہذا اگر کسی میں اتنی بھی استطاعت ہو کہ وہ خود کو کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر دوزخ کی آگ سے بچا سکے تو اسے چاہئے کہ ایسا ہی کرے۔

(۲۲۳۲) حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ إِلَّا سَيَكْلِمُهُ رَبُّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى شَيْئًا إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ أَشْأَمَ فَلَا يَرَى شَيْئًا إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ تَلْقَاءَ وَجْهِهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَبْقَى وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ۔

۲۲۳۳۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کسی شخص کے قدم اللہ رب العزت کے پاس سے اس وقت تک نہیں ہٹ سکیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کے متعلق نہیں پوچھ لیا جائے گا۔ ۱۔ اس نے عمر کس چیز میں صرف کی۔ ۲۔ جوانی کہاں خرچ کی۔ ۳۔ مال کہاں سے کمایا۔ ۴۔ مال کہاں خرچ کیا۔ ۵۔ جو کچھ سیکھا اس

(۲۲۳۳) حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مُسْعِدَةَ ثنا حَصِينُ بْنُ نَمِيرٍ أَبُو مُحَصَّنٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ الرَّحْبِيُّ نَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ

❶ یعنی جو شخص اللہ کی رضا کا متلاشی ہوگا اور لوگوں کی پرواہ نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھیں گے۔ اور اسی طرح اپنی رضا بھی عنایت کریں گے جب کہ اگر وہ لوگوں کی رضا مندی سے اسے ترک کر دے گا۔ اور خدا کی رضا و عدم رضا کی پرواہ نہیں کرے گا تو اللہ کبھی لوگوں کو اسے ایذا و تکلیف پہنچانے کے لئے مسلط کر دیں گے اور اپنی مدد سے محروم کر دیں گے۔ واللہ اعلم (مترجم)

خَمْسٍ عَنْ عُمَرِہِ فِیْمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِہِ فِیْمَا أَبْلَاهُ
وَعَنْ مَالِہِ مِنْ أَمْنٍ اِکْتَسَبَہُ وَفِیْمَا اَنْفَقَہُ وَمَا ذَا
عَمِلَ فِیْمَا عَلِمَ۔

یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف حسین بن قیس کی سند سے پہچانتے ہیں اور وہ ضعیف ہیں اور اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۲۳۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے قدم بارگاہ خداوندی سے نہیں ہٹ سکیں گے تا آنکہ اس سے اس کی عمر کے بارے میں سوال ہوگا کہ اس نے کس چیز میں اسے صرف کیا، اپنے حاصل کردہ علم پر کتنا عمل کیا، مال کہاں سے کمایا، کہاں خرچ کیا اور اپنا جسم کس چیز میں مبتلا کیا۔

(۲۲۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّاسُودُ بْنُ عَامِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمَرِہِ فِیْمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِہِ فِیْمَا فَعَلَ وَعَنْ مَالِہِ مِنْ أَمْنٍ اِکْتَسَبَہُ وَفِیْمَا اَنْفَقَہُ وَعَنْ جِسْمِہِ فِیْمَا أَبْلَاهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور سعید بن عبد اللہ، ابو ہریرہؓ کے مولیٰ ہیں ابو ہریرہؓ اسلمی کا نام خضلہ بن عبید ہے۔

۲۲۳۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتباً خضرؓ نے پوچھا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ عرض کیا گیا: ایسا شخص جس کے پاس مال و متاع نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا۔ لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر بہتان لگایا ہوگا، کسی کا مال غضب کیا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ لہذا ان برائیوں کے بدلے میں اس کی نیکیاں مظلوموں میں تقسیم کر دی جائیں گی یہاں تک کہ اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی۔ لیکن اس کا ظلم ابھی باقی ہوگا۔ چنانچہ مظلوموں کے گناہوں کا بوجھ اس پر لا دیا جائے گا اور پھر جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

(۲۲۳۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَنْ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُفْلِسُ مَنْ أَمْتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَآكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيَقْعُدُ فَيَقْتَصُّ هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْتَصَّ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا أُخِذَ مِنْ خَطَايَا هُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۳۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

(۲۲۳۶) حَدَّثَنَا هِنَادٌ وَنَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ایسے شخص پر رحم کریں جس نے اپنے کسی بھائی کی عزت یا مال میں کوئی ظلم کیا ہو اور پھر وہ آخرت میں حساب و کتاب سے پہلے اس کے پاس آ کر اپنے ظلم کو معاف کرا لے۔ کیونکہ اس دن تو نہ درہم ہوگا اور نہ دینار۔ اگر ظالم کے پاس نیکیاں ہوں گی تو اس سے لے کر مظلوم کو دے دی جائیں گی اور اگر نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس ظلم کے بدلے میں مظلوموں کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔

الکوفی قال لا المحاربی عن ابی خالد یزید بن عبدالرحمن عن زید بن ابی انیسۃ عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ عبداً کانت لایحیہ عنده مظلماً فی عرض او مال فجاءہ فاستحلہ قبل ان یؤخذ ولیس ثم دینار ولا درہم فان کانت لہ حسنات اخذ من حسناتہ وان لم تکن لہ حسنات حملوا علیہ من سیئاتہم

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس بھی اسے سعید مقبری سے وہ ابو ہریرہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۲۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل حقوق کو ان کے حقوق پورے پورے ادا کرنا ہوں گے۔ یہاں تک کہ بغیر سینگ کی بکری کا سینگ والی بکری سے بھی بدلہ لیا جائے گا۔

(۲۲۳۷) حدثنا قتیبۃ نا عبدالعزیز بن محمد بن العلاء بن عبدالرحمن عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لتؤن الحقوق الى اهلها حتی تقاد الشاة الجلیجاء من الشاة القرناء

اس باب میں ابو ذر اور عبداللہ بن انیس بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۰۴۔ بلا عنوان۔

باب ۱۳۰۴۔

۲۲۳۸۔ حضرت مقداد کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن سورج بندوں سے صرف ایک یا دو میل کے فاصلے پر رہ جائے گا۔ سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ پتہ نہیں آپ ﷺ نے کون سے میل مراد لئے۔ زمین کی مسافت والے یا سرے کی سلامتی۔ پھر فرمایا: کہ سورج لوگوں کو پگھلانا شروع کر دے گا چنانچہ لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ کوئی ٹخنوں تک، کوئی گھٹنوں تک، کوئی کمر تک اور کوئی منہ تک ڈوبا ہوا ہوگا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے اپنے دست مبارک سے منہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: گویا کہ اسے لگام ڈال دی گئی ہو۔

(۲۲۳۸) حدثنا سوید بن نصرنا ابن المبارک نا عبدالرحمن بن یزید بن جابر ثنی سلیم بن عامرنا المقداد صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا کان یوم القیامۃ اذ نبت الشمس من العباد حتی یكون فیہ میل او اثنتین قال سلیم بن عامر لا ادری ای المیلین عنی امسافة الارض ام المیل الذی یحل بہ العین قال فتصهرہم الشمس فیکونون فی العرق بقدر اعمالہم فمنہم من یاخذہ الى عقیبہ ومنہم من یاخذہ الى رکتیہ ومنہم من یاخذہ الى حقوۃ ومنہم من یلجمہ الجاما فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیر بیدہ الى فیہ ای یلجمہ الجاما

اس باب میں ابن عمرؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو زکریا بھی حماد بن زید سے وہ ایوب سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے یہی حدیث غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔ حماد کہتے ہیں۔ یہ حدیث اس آیت کی تفسیر ہے۔ ”یوم یقوم الناس لرب العالمین“ یعنی جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پسینہ ان کے آدھے کانوں تک ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہناد بھی عیسیٰ سے وہ ابن عون سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۰۵۔ حشر کے میدان کے متعلق۔

۲۲۳۹۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ قیامت کے دن ننگے پیرو بدن اور بغیر ختنہ کے اکٹھے کئے جائیں گے جس طرح کہ انہیں پیدا کیا گیا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”کما بدأنا..... الآية.“ (یعنی جس طرح ہم نے پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے جسے ہم ضرور پورا کریں گے) پھر مخلوق میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو پکڑے پہنائے جائیں گے۔ پھر میرے صحابہ میں سے بعض کو دائیں اور بعض کو بائیں طرف لے جایا جائے گا۔ میں عرض کروں گا اے رب یہ میرے اصحاب ہیں۔ ۱۔ کہا جائے گا۔ کہ آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد ان لوگوں نے کیا کیا نئی چیزیں نکالی تھیں۔ ۲۔ جس دن سے آپ نے انہیں چھوڑا یہ اسی دن سے اپنی ایڑیوں پر پیچھے کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ چنانچہ میں عبد صالح کی طرح عرض کروں گا کہ اے رب اگر آپ انہیں عذاب دیں تو یہ آپ ہی کے بندے ہیں اور اگر معاف کر دیں تو بھی آپ بہت زبردست اور حکمت والے ہیں۔

محمد بن بشار اور محمد بن ثنی بھی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ مغیرہ سے اسی کے مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۲۴۰۔ بہر بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میدان حشر میں تم لوگوں کو پیدل اور سواری پر جمع کیا جائے گا اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جنہیں منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔

باب ۱۳۲۰۔ مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الْحَشْرِ
(۲۲۳۹) حدثنا محمود بن غيلان نا ابو احمد

الزبيری نا سفین عن المغيرة بن النعمان عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس يوم القيامة حفاة عراة غرلا كما خلقوا ثم قرأ كما بدأنا أول خلق نعيه وعدا علينا إنا كنا فاعلين وأول من يخلص من الخلائق إبراهيم ويؤخذ من أصحابي برجال ذات اليمين وذات الشمال فأقول يارب أصحابي فيقال إنك لا تدري ما أخذوا بعدك إنهم لم يزالوا أمرتين على أعقابهم منذ فارقتهم فأقول كما قال العبد الصالح إن تعدبهم فأنهم عبادك وإن تغفر لهم فإنك أنت العزيز الحكيم

(۲۲۴۰) حدثنا احمد بن منيع نايزيد بن هارون نا بهز بن حكيم عن أبيه عن جده قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إنكم تحشرون رجالا وركبانا وتحجرون على

۱۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام ہی کے پکڑے تار کر آگ میں پھینکا گیا تھا۔ (مترجم) ۲۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نجات کی شرط ایمان اور عمل صالح ہیں نہ کہ کسی دلی یا بیرونی کی محبت کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو صحابہ رسول ﷺ کے سب سے زیادہ مستحق ہوتے۔ (مترجم) ۳۔ یہاں بدعت پر عمل پیرا ہونے اور اسے پیدا کرنے کو گناہ عظیم قرار دیا گیا ہے۔ (مترجم)

وَجُوهُكُمْ

یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

باب ۱۳۰۶۔ مَا جَاءَ فِي الْعَرَضِ

باب ۱۳۰۶۔ آخرت میں لوگوں کا پیش کیا جانا۔

(۲۲۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرَضَتَانِ فَجَدَالٌ وَمَعَاذِيرٌ وَأَمَّا الْعَرَضَةُ الثَّلَاثَةُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَطْيِيرُ الصُّحُفِ فِي الْأَيْدِي فَأُخِذَ بِيَمِينِهِ وَأُخِذَ بِشِمَالِهِ۔

۲۲۴۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ تین مرتبہ پیش کئے جائیں گے پہلی دو مرتبہ تو گفت و شنید اور عفو و درگزر ہوگی جب کہ تیسری مرتبہ نامہ اعمال ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔ چنانچہ کوئی دائیں ہاتھ میں اور کوئی بائیں ہاتھ میں لے گا۔

یہ حدیث صحیح نہیں۔ اس لئے کہ حسن کا ابو ہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں۔ لہذا اس کی سند متصل نہیں۔ بعض اسے علی بن علی رفاعی سے وہ حسن سے وہ ابو موسیٰ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۰۷۔ مِنْهُ

باب ۱۳۰۷۔ اسی کے متعلق۔

(۲۲۴۲) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرَةَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ اللَّهَ يَقُولُ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَلِكَ الْعَرَضُ۔

۲۲۴۲۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا حساب کتاب سختی سے کیا گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جسے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ تو فرمایا: وہ تو اعمال کا سامنے کرنا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب بھی اسے ابن ابی ملیکہ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۰۸۔ مِنْهُ

باب ۱۳۰۸۔ اسی کے متعلق۔

(۲۲۴۳) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرَةَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ الْحَسَنِ وَ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحَاءُ بِأَبْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَذَجٌ فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ تَعَالَى فَيَقُولُ اللَّهُ أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَاذَا صَنَعْتَ فَيَقُولُ جَمَعْتُهُ

۲۲۴۳۔ حضرت انسؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک شخص کو بھڑیے کے بچے کی طرح حقارت کے ساتھ لایا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے تمہیں دولت۔ غلام و لونڈیاں اور بہت سے انعام و اکرام سے نوازا تھا۔ تم نے اس کا کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے اسے جمع کیا، مزید بڑھایا اور جتنا تھا اس

سے زیادہ کر کے دنیا میں چھوڑ دیا۔ آپ مجھے واپس بھیج دیجئے تاکہ میں پورے کا پورا لے کر حاضر ہوں سکوں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے صدقہ و خیرات وغیرہ میں کیا دیا؟ وہ دوبارہ اسی طرح عرض کرے گا۔ چنانچہ جو شخص کسی نیک کام میں خرچ نہیں کرے گا اس کا یہی حال ہوگا اور پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث کئی راوی حسن سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں۔ اسماعیل بن مسلم محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ابوسعید خدریؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔

۲۲۴۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک شخص کو پیش کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے کہیں گے کہ کیا میں نے تجھے آنکھ، کان، مال، اولاد وغیرہ نہیں دی تھی اور کیا تیرے لئے چوپایوں اور کھیتوں کو مسخر نہیں کر دیا تھا۔ پھر تجھے تیری قوم کا سردار بننے کے لئے چھوڑ دیا تاکہ تو ان سے چوتھائی (مال وصول) کیا کرے۔ کیا تیرے گمان میں بھی تھا کہ ایک دن تجھے مجھ سے ملنا ہے اور وہ آج کا دن ہے۔ وہ عرض کرے گا: نہیں اے رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو پھر میں بھی تجھے آج اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تو مجھے بھول گیا تھا۔

باب ۱۳۰۹۔ اسی سے متعلق۔

۲۲۴۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”یَوْمَ نَذْذُ الْأَخْبَارَ“ (یعنی اس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی) کیا تم جانتے ہو کہ وہ کیا خبریں ہوں گی؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن یہ ہر غلام و باندی کے متعلق گواہی دے گی کہ اس نے اس پر کیا کیا اعمال کئے ہیں چنانچہ وہ کہے گی کہ اس نے فلاں دن مجھ پر یہ عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اس چیز کا حکم دیا ہے۔

وَتَرْتُهُ، وَتَرْتُهُ، أَكْثَرُ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي إِلَيْكَ بِهِ كَلِمَةً فَيَقُولُ لَهُ، أَرَأَيْتَ مَا قَدَّمْتُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهُ، وَتَرْتُهُ، أَكْثَرُ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي إِلَيْكَ بِهِ كَلِمَةً فَإِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيَمُضِي بِهِ إِلَى النَّارِ

(۲۲۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ الْبَصْرِيُّ نَامَالِكُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ التِّيمِيُّ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ لَهُ، أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَالًا وَلَدًا وَ سَحْرْتُ لَكَ الْأَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرَأْسَ وَ تَرْبَعُ فَكُنْتَ تَنْظُرُ أَنَّكَ مُلَاقِي يَوْمَكَ هَذَا فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ لَهُ الْيَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسَيْتَنِي

باب ۱۳۰۹۔ مِنْهُ

(۲۲۴۵) حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرَةَ عَبْدُ اللَّهِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَلِيمَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَذَرُونَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَعْلَمَ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهَرِهَا أَنْ تَقُولَ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا فَيَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ بِهَذَا أَمَرَهَا

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۳۱۰۔ مَا جَاءَ فِي الصُّورِ

باب ۱۳۱۰۔ صور کے متعلق۔

(۲۲۴۶) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ نَا
سَلِيمَانَ التَّمِيمِيَّ عَنْ اسْلَمِ الْعَجَلِيَّ عَنْ بَشْرِ بْنِ
شِغَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ
أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا
الصُّورُ قَالَ قُرْآنٌ يَنْفَخُ فِيهِ

۲۲۴۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں۔ کہ ایک دیہاتی
خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ صور کیا ہے؟ فرمایا: یہ ایک
سینگ ہے جس میں قیامت کے دن پھونک ماری جائے گی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی راوی اسے سلمان تمیمی سے نقل کرتے ہیں ہم اسے صرف انہی کی سند سے پہچانتے ہیں۔

(۲۲۴۷) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ أَبُو الْعَلَاءِ
عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ أَنْعَمَ وَصَاحِبُ الْقُرْآنِ قَدْ
انْتَقَمَ الْقُرْآنُ وَاسْتَمَعَ الْأَذْنَ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفَخُ
فَكَانَ ذَلِكَ ثَقْلًا عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ قُولُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا

۲۲۴۷۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں
کس طرح آرام کروں جب کہ اسرافیل نے صور میں منہ لگایا ہوا
ہے اور ان کے کان اللہ کے حکم کے منتظر ہیں کہ وہ کب پھونکنے کا حکم
دیں اور وہ پھونکیں۔ یہ بات صحابہؓ کے دلوں پر گراں ثابت ہوئی
چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اس طرح کہو۔ ”حسبنا
اللہ..... الحدیث“ یعنی ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور بہترین وکیل
ہے ہم اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے عطیہ سے بحوالہ ابوسعیدؓ فرمایا اسی طرح منقول ہے۔

باب ۱۳۱۱۔ مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الصِّرَاطِ

باب ۱۳۱۱۔ پل صراط کے متعلق۔

(۲۲۴۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ نَا عَلِيَّ بْنَ
مَسْهَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ النُّعْمَانِ
بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى
الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ

۲۲۴۸۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
مؤمنوں کا پل صراط پر یہ شعار ہوگا ”رب سلم سلم“ اے رب
سلامت رکھ، سلامت رکھ۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمن بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

(۲۲۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ
نَا بَدَلُ الْمَحِيرِ نَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ الْاَنْصَارِيُّ
أَبُو الْخَطَّابِ نَا النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَ لِي
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَإِنْ أَطْلَبُكَ قَالَ أَطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى

۲۲۴۹۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ
سے قیامت کے دن اپنی شفاعت کی درخواست کی تو فرمایا: میں کروں
گا۔ میں نے عرض کیا: میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ فرمایا: پہلے پل
صراط پر تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا: اگر آپ وہاں نہ ملے تو؟ فرمایا:
پھر میزبان کے پاس دیکھنا۔ میں نے عرض کیا اگر وہاں بھی نہ ہوں تو؟
فرمایا: پھر حوض کوثر پر دیکھ لینا میں ان تین جگہوں کے علاوہ کہیں نہیں

الصِّرَاطُ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ
فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أُحْطِي هَذِهِ
الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۱۲۔ شفاعت کے متعلق۔

باب ۱۳۱۲۔ مَا جَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ

۲۲۵۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں دسی کا گوشت پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے کھایا چونکہ آپ ﷺ اسے پسند کرتے تھے۔ لہذا آپ ﷺ نے اسے دانتوں سے نوح نوح کر کھایا۔ پھر فرمایا: میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں۔ تم لوگ جانتے ہو کیوں؟ اس طرح کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ایک ہی میدان میں اس طرح اکٹھا کریں گے کہ انہیں ایک شخص اپنی آواز سنا سکے گا۔ اور وہ انہیں دیکھ سکے گا۔ سورج اس دن لوگوں سے قریب ہوگا لوگ اس قدر غم و کرب میں مبتلا ہوں گے کہ اس کے تحمل نہیں ہو سکیں گے چنانچہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تم لوگ دیکھتے نہیں کہ ہم لوگ کس قدر مصیبت میں گرفتار ہیں؟ کیا تم لوگ کسی شفاعت کرنے والے کو نہیں تلاش کرتے؟ اس پر کچھ لوگ کہیں گے کہ آدم کو تلاش کیا جائے۔ چنانچہ ان سے کہا جائے گا کہ آپ ابو البشر ہیں، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے بنایا، آپ میں اپنی روح پھونکی اور پھر فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ لہذا آج آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے، کیا آپ ہماری حالت نہیں دیکھ رہے؟ کیا آپ ہماری مصیبت کا اندازہ نہیں کر رہے؟ آدم فرمائیں گے کہ اللہ رب العزت آج شدید غصے میں ہیں ایسا غصہ کہ نہ آج سے پہلے کبھی آیا اور نہ ہی آج کے بعد کبھی اتنے غصے میں آئیں گے۔ اللہ نے مجھے اس درخت سے منع کیا تھا لیکن میں نے ان کی نافرمانی کی لہذا میں شفاعت نہیں کر سکتا۔ (نفسی، نفسی، نفسی) تم لوگ کسی اور کو تلاش کرو۔ ہاں نوح کے پاس چلے جاؤ۔ وہ حضرت نوح کے پاس

(۲۲۵۰) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي جُحْيَانَ التِّيمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْحِمُ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الزَّرَّاعُ فَأَكَلَهُ وَكَانَ يُعْجِبُهُ فَهَشَّ مِنْهُ نَهْشَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَذَرُونَ لِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيَسْمِعُهُمُ الدَّاعِيَ وَيَنْفُذُ هُمْ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَتَحَمَّلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ لَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِآدَمَ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَمَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ آدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَغَضِبْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْ هَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى

آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے کہ اے نوح آپ زمین والوں کی طرف بھیجے گئے پہلے رسول ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے شکر گزار بندے کے خطاب سے نوازا ہے۔ آپ اپنے رب سے ہماری سفارش کیجئے کیا آپ ہماری حالت اور مصیبت کا اندازہ نہیں کر رہے؟ حضرت نوح فرمائیں گے کہ آج اللہ تعالیٰ اتنے غصے میں ہیں کہ آج سے پہلے کبھی اتنے غصے میں نہیں آئے اور نہ ہی آج کے بعد کبھی اتنے غصے میں آئیں گے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک دعا قبول کرنے کے لئے کہا تھا کہ تم ایک دعا مانگ لو میں اسے قبول کروں گا۔ میں نے اپنی قوم کے لئے ہلاکت کی دعا مانگ کر اس موقع کو ضائع کر دیا۔ (نفسی.....) تم لوگ ابراہیم کے پاس جاؤ۔ میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا۔ وہ لوگ ابراہیم کے پاس آ کر کہیں گے کہ یا ابراہیم! آپ زمین والوں کے لئے اللہ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں ہماری شفاعت کیجئے وہ بھی اسی طرح جواب دیں گے کہ آج میرا رب شدید غصے میں ہے..... الخ جب کہ میں نے تین جھوٹ بولے تھے۔ ۱۔ میں تم لوگوں کی شفاعت نہیں کر سکتا (نفسی.....) تم لوگ کسی اور کو تلاش کرو۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کریں گے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے رسالت اور ہم کلام ہونے کے شرف سے نوازا۔ آج آپ ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس تکلیف و کرب میں مبتلا ہیں موسیٰ علیہ السلام بھی وہیں جواب دیں گے کہ میرا رب آج شدید غصے میں ہے..... الخ میں نے ایک قطعی کو قتل کر دیا تھا لہذا میں سفارش نہیں کر سکتا۔ (نفسی.....) تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کریں گے اے عیسیٰ علیہ السلام آپ اللہ کے رسول اور اس کے کلمہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے مریم علیہا السلام تک پہنچایا تھا اور اللہ کی طرف سے ایک جان ہیں پھر

مَا قَدْ بَلَغْنَا. فَيَقُولُ لَهُمْ نُوحُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ، مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ، مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ، قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَ خَلِيلُهُ، مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ، مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ، مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ فَذَكَرْهُمْ أَبُو حَيَّانَ فِي الْحَدِيثِ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْهَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَضَلَّكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ، مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ، مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أَوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْهَبُوا إِلَى عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ، أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَكَلِمَتُ النَّاسِ فِي الْمَهْدِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ عِيسَى إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ، مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ، مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونَ

● ابو حیان نے اپنی حدیث میں ان تین جھوٹوں کا تذکرہ کیا ہے وہ یہ ہیں۔ ۱۔ جب کفار نے انہیں بلایا تو فرمایا کہ میں بیمار ہوں۔ ۲۔ جب کفار نے پوچھا کہ کیا ان بتوں کو آپ نے توڑا ہے تو فرمایا: یا اس بڑے کا کام ہے۔ ۳۔ جب ایک جابر بادشاہ پر سے گزر رہا تھا اپنی بیوی سارہ کو بہن کہا۔ (مترجم)

آپ نے گود میں ہونے کے باوجود لوگوں سے بات کی۔ ہماری مصیبت کا اندازہ کیجئے اور ہماری شفاعت کیجئے وہ بھی دوسرے انبیاء علیہم السلام کی طرح وہی جواب دیں گے اور کہیں گے (نفسی.....) تم لوگ محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ وہ لوگ حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ اے محمد (ﷺ) آپ اللہ کے آخری رسول ہیں آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے آپ اللہ رب العزت سے ہماری شفاعت کیجئے کیونکہ ہم بڑی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ چنانچہ میں چلوں گا اور عرش کے نیچے آ کر سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ میری زبان اور دل سے اپنی حمد و ثناء اور تعظیم کے وہ الفاظ جاری کریں گے جو اس سے پہلے کسی کو نہیں سکھائے گئے۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد (ﷺ) سر اٹھاؤ اور مانگو جو مانگو گے عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا اے رب میں اپنی امت کی نجات اور فلاح کا طلب گار ہوں..... اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے محمد (ﷺ) آپ کی امت میں سے جن لوگوں پر حساب و کتاب نہیں انہیں جنت کے دائیں جانب کے دروازے سے داخل کر دیجئے اور وہ لوگ دوسرے دروازوں سے بھی داخل ہونے کے مجاز ہوں گے۔ پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ جنت کے دروازوں کا فاصلہ اتنا ہے جتنا مکہ اور جبریا مکہ اور بصری کے درمیان کا فاصلہ۔

اس باب میں ابو بکر صدیقؓ، انسؓ، عقبہ بن عامر اور ابوسعید بھی احادیث بیان کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۱۲۔ اسی کے متعلق۔

۲۲۵۱۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا میں اپنی امت میں اہل کبار کی شفاعت کروں گا۔ ❶

مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَغُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ائْتِ شَفَعْنَا لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَإِنْ طَلَّقُوا فَأَتَيْنِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَخِرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَيَّ أَحَدٌ قَبْلِي ثُمَّ يَقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَارْفَعْ رَأْسِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمِّتِي يَا رَبِّ أُمِّتِي يَا رَبِّ أُمِّتِي فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ ادْخُلْ مِنْ أُمِّتِكَ مِنْ لَحِيسَاتٍ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَايَ ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبَصْرَى

باب ۱۳۱۴۔ منہ

(۲۲۵۱) حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكِبَارِ مِنْ أُمِّتِي

❶ شفاعت کی چھ قسمیں ہیں۔

۱۔ حساب و کتاب شروع کرنے کے لئے آپ (ﷺ) کی شفاعت جسے شفاعت عظمیٰ کہا جاتا ہے جس سے دوسرے انبیاء انکار کر دیں گے یہ آنحضرت (ﷺ) کے ساتھ مخصوص ہے۔ ۲۔ جنت میں داخل ہونے کے لئے۔ ۳۔ جن پر دوزخ واجب ہوگئی ہوگی ان کی شفاعت۔ ۴۔ گناہوں کی سزا بھگتنے والے دوزخیوں کی وہاں سے نکالے جانے کے لئے شفاعت، اسی شفاعت میں ملائکہ، انبیاء اور مومنین بھی شریک ہوں گے۔ ۵۔ درجات کی بلندی کے لئے شفاعت۔ ۶۔ آنحضرت (ﷺ) کی اپنے چچا ابوطالب کے لئے شفاعت جس کی وجہ سے ان پر عذاب میں تخفیف کر دی جائے گی۔ واللہ اعلم (مترجم)

اس باب میں جابرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ مذکورہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۲۲۵۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت میں سے اہل کبار کی شفاعت کروں گا محمد بن علی کہتے ہیں کہ مجھ سے جابر نے فرمایا: اے محمد! جو لوگ اہل کبار کے زمرے میں نہیں آتے ان سے شفاعت کا کیا تعلق۔

(۲۲۵۲) حدثنا محمد بن بشار نا ابو داود الطيالسی عن محمد بن ثابت البنانی عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شفاعتي لأهل الكبائر من أمتي قال محمد بن علي قال لي جابر يا محمد من لم يكن من أهل الكبائر فماله وللشفاعة

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۲۲۵۳۔ حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمیوں کو بغیر حساب و کتاب و عذاب جنت میں داخل کریں گے پھر ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار۔ یہ میرے رب کے تین لپ کے برابر ہوں گے۔

(۲۲۵۳) حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش عن محمد بن زياد الالهاني قال سمعت أبا أمامة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وعدني ربي أن يدخل الجنة من أمتي سبعين ألفا لا حساب عليهم ولا عذاب مع كل ألف سبعون ألفاً وتلك حثيات من حثيات ربي

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۲۵۴۔ حضرت عبد اللہ بن شقیقؓ کہتے ہیں کہ میں ایلیاء کے مقام پر ایک جماعت کے ساتھ تھا کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کا یہ قول بیان کیا: میری امت میں سے ایک شخص کی شفاعت سے قیدہ و تنہیم کے لوگوں کی تعداد سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کے علاوہ؟ فرمایا: ہاں۔ پھر جب حدیث بیان کرنے والے کھڑے ہوئے تو میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو لوگوں نے کہا کہ یہ ابن ابی الجذعاء ہیں۔

(۲۲۵۴) حدثنا ابو كريب ثنا اسمعيل بن ابراهيم عن خالد بن الحذاء عن عبد الله بن شقيق قال كنت مع رهط باليلاء فقال رجل منهم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يدخل الجنة بشفاعة رجل من أمتي أكثر من بني تميم قيل يا رسول الله سيواك قال سواي فلما قام قلت من هذا قالوا هذا ابن أبي الجذعاء

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن ابی جذعاء کا نام عبد اللہ ہے ان کی صرف یہی حدیث ہے۔

۲۲۵۵۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے کوئی کئی جماعتوں کی شفاعت کرے گا، کوئی ایک قبیلہ کی، کوئی چھوٹی جماعت کی (دس سے چالیس تک) اور کوئی صرف ایک آدمی کی شفاعت کرے گا پھر وہ سب جنت میں داخل ہوں گے۔

(۲۲۵۵) حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن زكريا بن ابي زائدة عن عطية عن أبي سعيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن من أمتي من يشفع للفقام من الناس ومنهم من يشفع

لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ
لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۲۵۶۔ حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس میرے رب کی طرف سے کوئی آیا اور مجھے اختیار دیا کہ یا تو میری آدھی امت جنت میں داخل کر دی جائے یا میں شفاعت کا حق لے لوں میں نے شفاعت کو اختیار کیا اور وہ صرف اس کے لئے ہوگی جو اس حالت میں مرے کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

(۲۲۵۶) حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ عَبْدِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِیحِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ بِأَلَشَّحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَنَا مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيْرُنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يَشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا

یہ حدیث ابویحییٰ سے بھی بحوالہ ایک صحابی مرفوعاً منقول ہے اس میں عوف بن مالک کا ذکر نہیں۔

باب ۱۳۱۵۔ حوض کوثر کے متعلق۔

باب ۱۳۱۵ (مَاجَاءَ فِي صِفَةِ الْحَوْضِ)

۲۲۵۷۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میرے حوض میں آسمان کے ستاروں کے برابر صراحیاں ہیں۔

(۲۲۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ نَا بِشْرُ بْنُ شَيْبٍ عَنْ ابْنِ حَمْزَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي عَن الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي حَوْضِي مِنَ الْآبَارِيقِ بَعْدَ نَجْمِ السَّمَاءِ

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۲۲۵۸۔ حضرت سرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور وہ آجہاں میں ایک دوسرے پر اپنے حوض سے زیادہ پینے والوں (کی تعداد) پر فخر کریں گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے حوض پر سب سے زیادہ پینے والے ہوں گے۔

(۲۲۵۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ نَيْزِكَ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الدَّمَشْقِيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ بِشْرِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً وَأَبَى أَرْجُوا أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً

یہ حدیث غریب ہے۔ اشعث بن عبد الملک بھی اسے حسن سے اور وہ آنحضرت سے مرسل نقل کرتے ہیں اس میں سرہ کا ذکر نہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۳۱۶۔ حوض کوثر کے برتن۔

باب ۱۳۱۶۔ مَاجَاءَ فِي صِفَةِ آوَانِي الْحَوْضِ

۲۲۵۹۔ ابو سلام حبشیؓ کہتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے مجھے بلوایا۔ چنانچہ میں خنجر پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچا تو عرض کیا: اے امیر

(۲۲۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا يَحْيَىٰ بْنُ صَالِحٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهَاجِرٍ عَنْ الْعِيَّاسِ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْحَبَشِيِّ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَحَمَلْتُ

المؤمنین مجھ پر چھر کی سواری شاق گزری ہے۔ انہوں نے فرمایا: اے ابوسلام میں آپ کو مشقت میں نہیں ڈالتا۔ لیکن میں نے اس لئے تکلیف دی کہ میں نے سنا ہے کہ آپ ثوبانؓ کے واسطے سے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔ میں چاہتا تھا کہ خود آپ سے سنوں ابوسلام نے بیان کیا کہ ثوبانؓ نے آنحضرت ﷺ سے نقل کیا کہ: میرا حوض عدن سے عمان تک (کی مسافت میں) ہے۔ ❶ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے گلاس آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔ جس نے اس سے ایک مرتبہ پی لیا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی، اس پر سب سے پہلے فقراء مہاجرین آئیں گے جن کے سر گردے اٹے ہوئے اور کپڑے میلے کھیلے ہوں گے، جو لوگ ناز پروردہ عورتوں سے شادی نہیں کرتے اور جن کے لئے دروازے نہیں کھولے جاتے۔ ❷ عمر بن عبدالعزیز نے یہ سن کر فرمایا: لیکن میں نے تو ایسی عورت سے نکاح کیا ہے۔ میرے لئے دروازے بھی کھولے جاتے ہیں، چنانچہ میں نے فاطمہ بنت عبدالمکک سے نکاح کیا ہاں اتنا ضرور ہے کہ میں اپنا سر اس وقت تک نہیں دھوتا۔ جب تک وہ چٹ نہ جائے اور اسی طرح اپنے بدن پر لگے ہوئے کپڑے بھی میلے ہونے سے پہلے نہیں دھوتا۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور معدان بن ابی طلحہ سے بھی ثوبانؓ کے حوالے سے مرفوعاً منقول ہے۔ ابوسلام حبشی کا نام ممتور ہے۔

۲۲۶۰۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حوض کے برتن کس طرح کے ہوں گے۔ فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہوں گے اور ستارے بھی ایسی اندھیری رات کے کہ جس میں بادل بالکل نہ ہوں پھر وہ برتن جنت کے برتنوں میں سے ہے۔ جس نے اس سے ایک مرتبہ پی لیا اسے پھر پیاس نہیں لگے گی۔ اس کی

عَلَى الْبَرِيدِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَرْكَبِي الْبَرِيدُ فَقَالَ يَا أَبَا سَلَامٍ مَا أَرَدْتُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ وَلَكِنْ بَلَّغْنِي عَنْكَ حَدِيثُكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَوْضِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ أَبُو سَلَامٍ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَدَنَ إِلَى عَمَّانَ الْبَلَقَاءُ وَمَاءُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ وَرُودًا عَلَيْهِ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رَأً وَسَا الدُّنُسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِمَاتِ وَلَا يَفْتَحُ لَهُمُ السَّدُّ قَالَ عُمَرُ لَكِنِّي نَكَحْتُ الْمُتَنَعِمَاتِ وَفُتِحَتْ لِي السَّدُّ نَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتُ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا جَرَمَ أَنِّي لَا أَعْسِلُ رَأْسِي حَتَّى يَشَعَّتْ وَلَا أَعْسِلُ ثَوْبِي الَّذِي يَلِي جَسَدِي حَتَّى يَتَسَخَّ

(۲۲۶۰) حدثنا محمد بن بشارنا ابو عبد الصمد العمى عبد العزيز بن عبد الصمد نا ابو عمران الجوني عن عبد الله بن الصّامِت عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَيْنَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَيْنَةُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكُورَا كِبَاهَا فِي لَيْلَةٍ مُظْلَمَةٍ مُصْحِيَةٍ مِنْ أَيْنَةِ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ

❶ حوض کی بڑائی کے بارے میں مختلف احادیث آئی ہیں جن کا مقصد صرف یہی ہے کہ سننے والے کے ذہن میں اس کی وسعت آ جائے نہ کہ اس سے مراد مقدار کا تعین ہے۔ واللہ اعلم (مترجم) ❷ یعنی اگر وہ لوگ کسی کے ہاں جاتے ہیں تو انہیں داخل ہونے کی اجازت بھی نہیں دی جاتی اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ دنیا میں انتہائی مجرور و عساری کے ساتھ رہے ہیں۔ (مترجم)

اٰخِرَ مَا عَلِيْهِ غَرْضُهُ مِثْلُ طَوْلِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ اِلَى اَيْلَةَ
چوڑائی بھی لمبائی ہی کی طرح ہوگی یعنی عمان سے ایلہ تک۔ نیز اس کا
پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں حذیفہ بن یمانؓ، عبد اللہ بن عمروؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ، حارث بن وہبؓ اور مستور
بن شدادؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرا حوض کوفہ سے حجر اسود تک ہے۔

باب ۱۳۱۷۔ بلا عنوان۔

باب ۱۳۱۷۔

۲۲۶۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ معراج
کے لئے تشریف لے گئے تو آپ ﷺ کا ایسے نبی یا نبیوں پر گزر ہوا کہ
ان کے ساتھ ایک قوم تھی پھر کسی نبی یا نبیوں پر سے گزرے تو ان کے
ساتھ ایک رھط تھا۔ ❶ پھر ایسے نبی یا انبیاء پر سے گزر ہوا کہ ان کے
ساتھ ایک آدمی بھی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ ایک بڑے مجمع کے پاس
سے گزرے تو پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا گیا کہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی
قوم۔ آپ سر کو بلند کیجئے اور دیکھئے۔ فرمایا: اچانک میں نے دیکھا کہ وہ
ایک جم غفیر ہے جس نے آسمان کے دونوں جانب کو گھیرا ہوا ہے۔ پھر
کہا گیا یہ آپ ﷺ کی امت ہے اور اس کے علاوہ ستر ہزار آدمی اور ہیں
جو بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ اس کے بعد
آنحضرت ﷺ گھر چلے گئے، نہ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون لوگ اور نہ
ہی آپ ﷺ نے بتایا۔ چنانچہ بعض حضرات کہنے لگے کہ شاید وہ ہم لوگ
ہوں۔ جب کہ بعض کا خیال تھا کہ وہ فطرت اسلام پر پیدا ہونے والے
بچے ہیں۔ اتنے میں آنحضرت ﷺ دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: وہ
وہ لوگ ہیں جو نہ داغئے ہیں، نہ جھاڑ پھونک کرتے ہیں ❷ اور نہ ہی بد
فالی لیتے ہیں ❸ بلکہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں اس پر عکاشہ بن
محسن کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میں ان میں سے ہوں؟ فرمایا: ہاں۔
پھر ایک اور صحابی کھڑے ہوئے اور پوچھا کہ میں بھی انہی میں سے
ہوں؟ فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔

(۲۲۶۱) حدثنا ابو حصين عبد الله بن احمد بن
يونس نا عبثر بن القاسم عن حصين وهو ابن
عبد الرحمن عن سعيد بن جبيرة عن ابن عباس قال
لما اسرى بالنبي صلى الله عليه وسلم جعل يمر
بالنبي والنبيين ومعهم القوم والنبي والنبيين ومعهم
الرھط والنبي والنبيين وليس معهم احد حتى مر
بسواد عظيم فقلت من هذا قيل موسى وقومه
ولكن ارفع راسك فانظر قال فاذا هو سواد عظيم
قد سدا فوق من ذالجا نب فقيل هؤلاء امتك
وسواي هؤلاء من امتك سبعون الفا يدخلون الجنة
بغير حساب فدخل ولم يسألوه ولم يفسر لهم
فقالوا نحن هم وقال قائلون هم ابناء الذين ولدوا
على الفطرة والاسلام فخرج النبي صلى الله عليه
وسلم فقال هم الذين لا يكثرؤن ولا يسترقؤن
ولا يتطيرؤن وعلى ربهم يھوكلؤن فقام عكاشة بن
محسن فقال انا منهم يارسول الله قال نعم ثم جاءه
اخر فقال انا منهم فقال سئلك بها عكاشة

اس باب میں ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ بھی حدیثیں نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۲۶۲) حدثنا محمد بن عبد الله بن بزيع البصري
۲۲۶۲۔ حضرت انس بن مالکؓ فرمایا: کہ مجھے کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی

❶ رھط ایک جماعت کو کہتے ہیں کہ جس کی تعداد اس سے کم ہو بعض چالیس تک کی تعداد کو بھی رھط ہی کے زمرے میں داخل کرتے ہیں۔ (مترجم) ❷ اس سے
مراد وہ ستر اور جھاڑ پھونک ہے جس میں شرک کا احتمال ہوتا ہے۔ ❸ یعنی اپنے رب پر پورا پورا بھروسہ کرتے ہیں کسی اور چیز پر اعتماد نہیں کرتے (مترجم)

جس پر عہد نبوی ﷺ میں عمل پیرا تھے۔ راوی نے عرض کیا: نماز ویسی ہی نہیں؟ فرمایا: کیا تم لوگوں نے نماز میں بھی ایسی چیز نہیں پیدا کر دی؟ جسے تم جانتے ہو۔

نا زیاد بن الربیع نا أبو عمران الجونی عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كُنَّا عَلَيْهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَيْنَ الصَّلَاةُ قَالَ أَوْلَمَ تَصْنَعُوا فِي صَلَواتِكُمْ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے انس سے منقول ہے۔

۲۲۶۳۔ حضرت اسماء بنت عمیس نخعیہ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کتنا برا ہے وہ بندہ جس نے خیال خام میں مبتلا ہو کر غرور کیا پھر خدائے بزرگ و برتر کو بھول گیا۔ پھر وہ شخص بھی کتنا بدتر ہے جس نے تکبر کیا اور کسی کے ساتھ زیادتی کی پھر جبار کو بھول گیا اسی طرح وہ شخص بھی جو کھیل کود میں مشغول ہو کر قبروں اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو بھول گیا۔ نیز وہ بندہ بھی جس نے حد سے تجاوز کیا اور سرکشی کی اور اپنی ابتداء خلقت اور انتہاء کو بھول گیا۔ اسی طرح وہ بندہ جس نے دین کو دنیا کے عوض فروخت کر دیا۔ پھر وہ بندہ بھی کتنا برا ہے جو دین کو شبہات کے ساتھ خلط ملط کرتا ہے اور وہ بندہ جسے لالچ کھینچے پھرتی ہے اور وہ بندہ جسے اس کی خواہشات گمراہ کر دیتی ہیں اور وہ بندہ جسے اس کی حرص ذلیل کر دیتی ہے۔

(۲۲۶۳) حدثنا محمد بن يحيى الازدي البصري نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا هشام بن سعيد الكوفي ثنى زبدا الخشعمي عن أسماء بنت عميس الخشعمية قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ينس العبد عبد تحيل واختال ونسي الكبير المتعال وينس العبد عبد تجبر واعتدى ونسي جبار الأعلى ينس العبد عبد سهى ولهى ونسي المقابر والبلى ينس العبد عبد عتا وطمع ونسي المبتدأ والمتهى ينس العبد عبد يختل الدنيا بالدين ينس العبد عبد يختل الدين بالشبهات ينس العبد عبد طمع يفوده ينس العبد عبد هوى يضلّه ينس العبد عبد رغب يذله

ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند صحیح ہے۔

۲۲۶۴۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی مؤمن کسی دوسرے مؤمن کو بھوک کے وقت کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت کے میوے کھلائیں گے۔ اور جو مؤمن کسی پیاسے مؤمن کو پیاس کے وقت پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے خالص سر بہر شراب پلائیں گے۔ اور اگر کوئی مؤمن کسی ضرورت مند مؤمن کو کپڑے پہنائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کا سبز جوڑا پہنائیں گے۔

(۲۲۶۴) حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا عمار بن محمد بن اخت سفین الثوري نا ابو الجارود الاعمى واسمه زياد بن المنذر المهداني عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما مؤمن أطعم مؤمنا على جوع أطعمه الله يوم القيامة من ثمار الجنة وأيما مؤمن سقى مؤمنا على ظمأ سقاه الله يوم القيامة من رحيق المختوم وأيما مؤمن كسا مؤمنا على عرى كساه الله من خضر الجنة

۱ یعنی اس میں بھی سستی اور کاہلی برتتے ہو۔ (مترجم)

یہ حدیث غریب ہے اور عطیہ سے بھی منقول ہے وہ اسے ابو سعید سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ زیادہ صحیح ہے۔

۲۲۶۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو ذرا وہ پوری رات چلا اور جو پوری رات چلا وہ منزل پر پہنچ گیا۔ ❶ جان لو کہ اللہ کا سامان (تجارت) بہت مہنگا ہے۔ یہ بھی جان لو کہ وہ سامان جنت ہے۔

(۲۲۶۵) حدثنا ابو بکر بن ابی النضرنا ابو النضرنا ابو عقیل الثقفی نا ابو فروة یزید بن سنان التیمی ثنی بکیر بن فیروز قال سمعت اباهریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خاف اذلج ومن اذلج بلغ المنزل الا ان سلعة الله غالیة الا ان سلعة الله الجنة

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابو نضر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۲۶۶۔ حضرت عطیہ سعدیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک متقیوں کے درجے پر نہیں پہنچ سکے گا جب تک کسی مباح چیز کو اس چیز سے بچنے کے لئے نہ چھوڑ دے جو مشتبہات میں سے ہو۔

(۲۲۶۶) حدثنا ابو بکر بن ابی النضرنا ابو النضر ثنی ابو عقیل عبد الله بن عقیل نا عبد الله بن یزید ثنی ربیعة بن یزید و عطیة بن قیس عن عطیة السعدی وکان من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم قال قال النبی صلی الله علیه وسلم لا یبلغ العبد ان یموت من المتقین حتی یدع ما لا یأس به حدرا لمامه یأس

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۲۶۷۔ حضرت حنظلہ اسیدیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگوں کے دل اسی طرح رہیں جس طرح میرے پاس ہوتے ہیں تو فرشتے اپنے پروں سے تم پر سایہ کریں۔

(۲۲۶۷) حدثنا عباس العنبری نا ابو داود نا عمران القطان عن قتادة عن یزید بن عبد الله الشحیر عن حنظلة الأسیدی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو انکم تکتون کما تکتونون عنیدی لأظلتکم الملائکة باجنحتہا

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور اس کے علاوہ بھی نئی سندوں سے منقول ہے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث

نقل کی گئی ہے۔

۲۲۶۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کی ابتداء میں ایک حرص اور چستی ہوتی ہے اور ہر حرص و چستی کی ایک کمزوری ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر وہ متوسط چال چلے گا اور حق سے نزدیک ہوتا جائے گا تو اس کے متعلق اچھی امید رکھو۔ ❶ لیکن اگر اس کی طرف

(۲۲۶۸) حدثنا یوسف بن سلمان ابو عمر البصری نا حاتم بن اسمعیل عن محمد بن عجلان عن القعقاع عن ابی صالح عن ابی ہریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ان

❶ یعنی جو اللہ تعالیٰ سے ڈرا اور نیک اعمال کے لئے سعی کی اور اس طرح چلتا رہا وہ نجات پا جائے گا۔ واللہ اعلم (مترجم) ❶ یعنی ہر چیز کی ابتداء میں ایک حرص اور چستی ہوتی ہے اور اسے ذوق و شوق ہوتا ہے چنانچہ اگر وہ افراط و تفریط سے بچا رہے گا تو امید ہے کہ وہ منزل مقصود پر پہنچ جائے گا۔ لیکن اگر اس کی شہرت ایسی ہوئی کہ اس کی طرف انگلیاں اٹھنے لگیں اور لوگ اس کے بارے میں کہنے لگیں یہ بڑا عابد ہے، بڑا عبادت گزار ہے تو اس کا فتنے سے بچنا مشکل ہے۔ الایہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ محفوظ رکھے۔ واللہ اعلم (مترجم)

لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةٌ وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ فَإِنْ صَاحَبَهَا
سَدَدٌ وَقَارَبَ فَارْجُوهُ وَإِنْ أَشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ
فَلَا تَعُدُّوهُ

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے مالک بن انس بھی آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آدمی کو اتنا شری کافی ہے کہ اس کے دین یا دنیا میں انگلیوں سے اشارہ کیا جائے۔ اے یہ کہ جسے اللہ تعالیٰ بچائے۔

(۲۲۶۹) حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا سفيان عن ابيه عن ابي يعلى عن الربيع بن خثيم عن عبد الله بن مسعود قال خط لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطا فاعاود خطا في وسط الخط خطا وخط خارجا من الخط وحول الذي في الوسط خطوطا فقال هذا ابن آدم وهذا اجله محيط به وهذا الذي في الوسط الانسان وهذه الخطوط عمره انه ان نجما منه ينهشه هذا والخط الخارج الامل

۲۲۶۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے ہمارے لئے ایک لکیر کھینچی اور اس سے مربع بنایا پھر اس کے درمیان ایک لکیر کھینچی اور اسے اس چوکور خانے سے باہر تک لے گئے۔ پھر درمیان والی لکیر کے ارد گرد کئی لکیریں کھینچیں پھر درمیان والی لکیر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ ابن آدم ہے اور یہ ارد گرد اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ درمیان میں انسان ہے اور اس کے ارد گرد کھینچے ہوئے خطوط اس کی آفات اور مصیبتیں ہیں۔ اگر وہ ان سے نجات پا جائے تو یہ خط اسے لے لیتا ہے اور یہ نبی لکیر اس کی امید ہے یعنی جو مربع ہے باہر ہے۔ ①

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۷۰) حدثنا قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يهرم بن آدم و تشب منه اثنان الجرص على المال والجرص على العمر

۲۲۷۰۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس میں دو چیزیں جوان ہونے لگتی ہیں۔ مال اور طویل زندگی کی حرص۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۷۱) حدثنا ابوهريرة محمد بن فراس البصري نا ابو قتيبة سلم بن قتيبة نا ابو العوام وهو عمران القطان عن قتادة عن مطرف بن عبد الله بن الشخير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل ابن آدم و الى جنبه تسعة وتسعون منية ان اخطاته المنيا وقع في الهرم

۲۲۷۱۔ حضرت عبداللہ بن شخیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کی تخلیق اس صورت میں کی گئی کہ اس کے دونوں جانب ننانوے موتیں ہیں اگر وہ ان سے بچ نکلے تو بڑھاپے میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

(۲۲۷۲) حدثنا هناد نا قبيصة عن سفيان عن

۲۲۷۲۔ حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ جب دو تہائی رات گزر

① اس کی توضیح یہ ہے۔ امید۔ موت۔ انسان۔ یہ تمام لکیریں آفات و مصائب ہیں۔

عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن الطقیل بن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذهب ثلثا اللیل قام فقال یا ایہا الناس اذکروا اللہ اذکروا اللہ جاء ب الرأفة تتبعها الرأفة جاء الموت بما فيه قال ابی فقلت یا رسول اللہ انی اکر الصلوة علیک فکم اجعل لک من صلوتی قال ما شئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فهو خیر لک قلت فالنصف قال ما شئت وان زدت فهو خیر قلت فثلثی قال ما شئت فان زدت فهو خیر قلت اجعل لک صلوتی کلها قال اذا تکفی همک ویغفر ذنبک

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۷۷۳) حدثنا یحیی بن موسیٰ نا محمد بن عیید عن ابان بن اسحق عن الصباح بن محمد عن مروة الهمدانی عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استحيوا من اللہ حق الحیاء قلنا یا نبی اللہ انا لنستحیی والحمد للہ قال لیس ذاک ولكن الاستحیاء من اللہ حق الحیاء ان تحفظ الرأس وما وعی وتحفظ البطن وما حوی وتتذكر الموت والبلی ومن اراد الاخرة ترک زينة الدنيا فمن فعل ذلک فقد استحی یعنی من اللہ حق الحیاء

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

(۲۷۷۴) حدثنا سفین بن وکیع نا عیسیٰ بن یونس

۲۷۷۴- حضرت شہاد بن اوسؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ

۱ یعنی ہم محرمات اور کبار سے بچتے ہیں۔ (مترجم) ۲ جو کچھ اس میں ہے سے مراد آنکھ، کان اور زبان وغیرہ ہیں اور ان کی حفاظت یہ ہے کہ انہیں ناجائز باتوں سے دور رکھے۔ (مترجم) ۳ یعنی حرام اور شبہات کی چیزوں سے پرہیز کرو اور زہد اختیار کرو اور جو کچھ اس میں ہے سے مراد شرم گاہ، ہاتھ اور پاؤں وغیرہ ہیں کہ انہیں محرمات سے بچائے۔ (مترجم)

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو عبادت میں لگائے اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے عمل کرے جب کہ بیوقوف وہ ہے جو اپنے نفس کی پیروی کرے اور اللہ کی رحمت پر غرور کرے۔ ❶

عن ابی بکر بن ابی مریم حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن ناعمرو بن عوف نا ابن المبارک عن ابی بکر بن ابی مریم عن ضمرة بن حبيب عن شداد بن اوس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنى على الله

یہ حدیث حسن ہے۔ اور ”من دان نفسه“ کے معنی یہ ہیں کہ آخرت کے حساب سے پہلے دنیا میں اپنا محاسبہ کرے۔ عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ اپنے نفس کا قیامت کے دن کے حساب سے پہلے محاسبہ کرو اور آخرت کی پیشی کے لئے پہلے سے تیاری کرو۔ جو شخص اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے گا قیامت کے دن اس کا حساب ہلکا ہوگا۔ بیون بن مہران سے منقول ہے کہ بندہ اس وقت تک متقی نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے اور وہ بھی اس طرح جیسے اپنے شریک کے ساتھ حساب کرتا ہے۔ پھر اپنے کھانے پینے کو دیکھے کہ وہ حرام سے ہے یا حلال سے یا شبہات سے۔

۲۲۷۵۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ اپنے مصلیٰ میں داخل ہوئے تو کچھ لوگوں کو ہنستے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اگر تم لوگ لذتوں کو ختم کر دینے والی موت کو بکثرت یاد کرو تو میں تم لوگوں کو اس حالت میں کبھی نہ دیکھوں جس میں تمہیں دیکھ رہا تھا۔ لہذا موت کو بکثرت یاد کیا کرو کوئی قبر ایسی نہیں جو روزانہ اس طرح نہ پکارتی ہو کہ میں غربت کا گھر ہوں۔ میں تنہائی کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں اور میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ پھر جب اس میں کوئی مؤمن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو وہ اسے مرحباً واهلاً کہہ کر خوش آمدید کہتی ہے۔ پھر کہتی ہے کہ میری پیٹھ پر جو لوگ چلتے ہیں تو مجھے ان سب میں محبوب تھا۔ اب تجھے میرے سپرد کر دیا گیا ہے تو اب تو میرا حسن سلوک دیکھے گا۔ پھر وہ اس کے حدنگاہ تک وسیع ہو جائے گی اور اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی فاجر یا کافر دفن ہوتا ہے تو اسے قبر خوش آمدید نہیں کہتی بلکہ ”لا مرحباً ولا اہلاً“ کہتی ہے۔ پھر کہتی ہے کہ میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے تم سب سے زیادہ مبغوض شخص تھے۔ آج جب تمہیں میرے سپرد کیا گیا ہے تو تم میری بدسلوکی بھی دیکھو گے۔ پھر وہ اسے اس زور سے

(۲۲۷۵) حدثنا محمد بن احمد وهو ابن مدوية نا القاسم الحكم العرتی نا عبید اللہ بن الولید الوصافی عن عطیة عن ابی سعید قال قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم مصلاه فرأى ناساً كانوا يكثيرون قال أما انكم لو أكثرتم ذكرها ذم اللذات لشغلكم عما أرى فأكثرُوا مِنْ ذِكْرِهَا ذِمَّ اللذات الموت فإنه لم يأت على القبر يوم إلا تكلم فيقول أنا بيت الغربة أنا بيت الوحدة وأنا بيت التراب وأنا بيت الدود فإذا دفن العبد المؤمن قال له القبر مرحباً واهلاً أما إن كنت لأحب من يمشي على ظهري إلى فاذا وليت لك اليوم وصرت إلى فستري صبيعي بك فيتسع له مدبره ويفتح له باب إلى الجنة وإذا دفن العبد الفاجر أو الكافر قال له القبر لا مرحباً ولا اهلاً أما إن كنت لا بغض من يمشي على ظهري إلى فاذا وليت لك اليوم وصرت إلى فستري صبيعي بك قال فقلنا م عليه حتى يلتقي عليه و تختلف أضلاعه قال

❶ یعنی گناہ سے باز نہ آئے اور اسی پر مصر ہے۔ (مترجم)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ فَأَدْخَلَ بَعْضُهَا فِي حَوْفٍ بَعْضُ قَالَ وَيَقِيضُ لَهُ سَبْعِينَ نَبِيًّا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَثْبَتَ شَيْئًا مَا بَقِيََتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشُنَّهُ وَيَخْدِشُنَّهُ حَتَّى يُفْطِى بِهِ إِلَى الْحِسَابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرِ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفْرِ النَّارِ

بھیجتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسری میں داخل کر کے دکھائیں (یعنی ٹکجھ بنا کر) پھر فرمایا کہ اس کے بعد اس پر ستر اڑ دے مقرر کر دیئے جاتے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک زمین پر ایک مرتبہ پھونک مار دے تو اس پر کبھی کوئی چیز نہ اگے۔ پھر وہ اسے کاٹتے اور نوچتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اسے حساب کتاب کے لئے اٹھایا جائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھ ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

(۲۲۷۶) حدثنا عبد بن حميد نا عبد الوارث عن معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن ابي ثور قال سمعت ابن عباس يقول اخبرني عمر بن الخطاب قال دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا هو متكئ على رمل حصير فرائت اثره في جنبه وفي الحديث قصة طويلة

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۲۷۷) حدثنا سويد نا عبد الله عن معمر ويونس عن الزهري ان عروة ابن الزبير اخبره ان المسور بن مخرمة اخبره ان عمرو بن عوف وهو خليف بنى عامر بن لؤي وكان شهد بدرًا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث ابا عبيدة بن الجراح فقدم بمال من البحرين فسمعت الانصار يقولون ابي عبيدة فوافوا صلوة الفجر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف فتعرضوا له فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين راهاهم ثم قال اظنكم سمعتم

۲۲۷۶۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے پاس گیا تو دیکھا کہ آپ ﷺ ایک چٹائی پر ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ وہ آپ ﷺ کے جسم مبارک پر نقش ہو گیا تھا۔ ۱۔ اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔

۲۲۷۷۔ حضرت مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو عامر بن لوی کے حلیف عمرو بن عوف جنہوں نے جنگ بدر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شرکت کی ہے انہوں نے اس کو بتلایا کہ آنحضرت ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح کو بھیجا تو وہ بحرین سے کچھ مال لے کر لوٹے جب انصار نے اس کی آمد کا سنا تو فجر کی نماز آنحضرت ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد انہیں دیکھا تو مسکرائے پھر فرمایا: یہ خیال ہے کہ ابوعبیدہ کی آمد کی خبر تم لوگوں تک پہنچ گئی ہے! عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر خوشخبری سن لو اور اس چ کی امید رکھو جس سے تم خوش ہو جاؤ گے۔ لیکن اللہ کی قسم میں تم پر فخر نہیں ڈرتا۔ بلکہ میں اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم لوگوں کے لئے بھی پیہ لوگوں کی طرح کشادہ کر دی جائے اور تم اس سے اسی طرح طمع و حرص

۱۔ مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بدن مبارک اور چٹائی کے درمیان کوئی چیز نہیں تھی۔ (مترجم)

کرنے لگو جس طرح وہ لوگ کرتے تھے پھر وہ تم لوگوں کو بھی ہلاک کر دے جیسے ان لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔

أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبَشِّرُوا وَآمِلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَحْسَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَحْسَى عَلَيْكُمْ أَنَّ تَبْسُطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا فَتَهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۷۸۔ حضرت حکیم بن حزامؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے کچھ مال مانگا تو آپ ﷺ نے دے دیا میں نے تین مرتبہ مانگا اور آپ ﷺ نے تینوں مرتبہ دیا پھر فرمایا: اے حکیم یہ مال ہر اہر اور مینھا میٹھا ہوتا ہے۔ چنانچہ جو شخص اسے سخاوت نفس سے لیتا ہے اس کے لئے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے۔ لیکن جو اسے اپنے نفس کو ذلیل کر کے حاصل کرتا ہے اس کے لئے برکت نہیں ڈالی جاتی ایسے شخص کی مثال اس کی سی ہے جو کھائے لیکن اس کا پیٹ نہ بھرے۔ اور جان لو کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ حکیمؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا میں آپ ﷺ کے بعد کبھی کسی سے سوال نہیں کروں گا۔ چنانچہ ابوبکرؓ حکیم کو کچھ دینے کے لئے بلائے تو وہ انکار کر دیتے پھر عمرؓ نے بھی بلوایا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے مسلمانو! گواہ رہنا کہ میں حکیم کو مال فی میں سے اس کا حق پیش کرتا ہوں تو یہ انکار کر دیتے ہیں۔ پھر حضرت حکیمؓ نے اپنی زندگی میں کبھی کسی سے سوال نہیں کیا۔ یہاں تک کہ وفات پا گئے۔

(۲۲۷۸) حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصْرَةٌ خُلُوةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِسْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى فَقَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرَى أَحَدًا أَبْعَدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْتِي أَنْ يَقْبَلَهُ ثُمَّ أَنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أَشْهَدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هَذَا الْفَيْ فَيَأْتِي أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۷۹۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھکدستی اور تکلیف کی آزمائش میں ڈالے گئے جس پر ہم نے صبر کیا۔ پھر ہمیں وسعت اور خوشی دے کر آزمایا گیا تو ہم صبر نہ کر سکے۔

(۲۲۷۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ أُتْبِلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَصْرَةِ فَصَبَرْنَا ثُمَّ أُتْبِلْنَا بَعْدَهُ بِالسَّرَّاءِ فَلَمْ نَصْبِرْ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۸۰۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۲۲۸۰) حَدَّثَنَا هِنَادٌ نَا دُو كَيْعٍ عَنِ الرَّبِيعِ ابْنِ صَبِيحٍ

جس کا مقصود آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں بے نیازی ڈال دیتے ہیں اور اسے اس کے لئے جمع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے لیکن جس شخص کا مقصود ہی دنیا ہو اللہ تعالیٰ محتاجی اس کے مقدر کر دیتے ہیں اور اسے اس کے لئے پریشان کر دیتے ہیں چنانچہ اسے دنیا اتنی ہی دی جاتی ہے جتنی اس کے مقدر میں ہوتی ہے۔ ❶

۲۲۸۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم تم میری عبادت میں مشغول ہو جاؤ میں تمہارے دل کو بے نیازی سے بھر دوں گا اور محتاجی کو دور کر دوں گا۔ لیکن اگر ایسا نہیں کرو گے تو تمہارے دونوں ہاتھ مشغول رہیں گے اور اس کے باوجود میں تمہارا فقر دور نہیں کروں گا۔

عن یزید بن ابان وهو الرقاشی عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت الآخرة همه جعل الله غناه في قلبه وجمع له شمله وأتته الدنيا وهي راغمة ومن كانت الدنيا همه جعل الله فقره بين عينيه وفرق عليه شمله ولم يأت به من الدنيا إلا ما قديره

(۲۲۸۱) حدثنا علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن عمران بن زائدة بن نشيط عن اييه عن ابي خالد الوائلي عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله يقول يا ابن آدم تفرغ لعبادتي املأ صدرك غنى وأسد فقرك وإلا تفعل ملأت يدك شغلا ولم أسد فقرك

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو خالد والبی کا نام ہرگز ہے۔

باب ۱۳۱۸۔

باب ۱۳۱۸۔

۲۲۸۲۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہمارے ہاں ایک باریک پردہ تھا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ میں نے اسے اپنے دروازے پر ڈال دیا۔ جب آپ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: اسے اتار دو کیونکہ یہ مجھے دنیا کی یاد دلاتا ہے۔ فرماتی ہیں کہ ہمارے ہاں ایک پرانی روٹی دار چادر تھی اس پر ریشم کے نشانات بنے ہوئے تھے۔ ہم اسے اوڑھا کرتے تھے۔

(۲۲۸۲) حدثنا هناد اخبرنا ابو معاوية عن داود بن ابي هند عن عذرة عن حميد ابن عبد الرحمن الحميري عن سعد بن هشام عن عائشة قالت كان لنا قرام ستر فيه تماثيل على بابي فراه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انزع عنه فانه يذكر في الدنيا قالت وكان لنا سمل قطيفة علمها حريز كنا نلبسها

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۲۸۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جس عیكے پر لیٹا کرتے تھے وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

(۲۲۸۳) حدثنا هناد نا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كانت وسادة رسول الله صلى الله عليه وسلم التي يضطجع عليها من آدم حشوها ليف

❶ یعنی ملتا ہی ہے جو مقدر میں ہوتا ہے۔ نہ طلب دنیا سے کچھ بڑھتا ہے اور نہ ہی طلب آخرت سے کچھ کم ہوتا ہے۔ ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ طالب دنیا کو ذلت کے ساتھ اور طالب آخرت کو عزت کے ساتھ ملتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۸۴۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ اس میں سے کیا باقی ہے۔ عرض کیا۔ صرف دستی باقی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر دستی کے علاوہ پورا گوشت باقی ہے۔ ❶

(۲۲۸۴) حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن سفیان عن ابی اسحق عن ابی ميسرة عن عائشة أنهم ذبحوا شاة فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما بقي منها قالت ما بقي منها إلا كتفها قال بقي كلها غير كتفها

یہ حدیث صحیح ہے اور میرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شریل ہے۔

۲۲۸۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم آل محمد (ﷺ) ایک ایک مہینہ گھر میں چولہا نہیں جلا سکتے تھے۔ اس دوران ہماری خوراک پانی اور کھجور ہوتا تھا۔

(۲۲۸۵) حدثنا هارون بن اسحق الهمداني ناعبدہ عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت إن كنا آل محمد نمك شهوراً ما نستوفدنا راء هو إلا الماء والتمر

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۸۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو ہمارے پاس کچھ جو تھے۔ چنانچہ ہم اس میں سے اتنی مدت کھاتے رہے جتنی اللہ کی چاہت تھی۔ میں نے اپنی جاریہ سے کہا کہ اسے تولو۔ اس نے تولی تو وہ بہت جلد ختم ہو گئے۔ فرماتی ہیں کہ اگر ہم اسے اسی طرح چھوڑ دیتے اور تولنے نہیں تو اس سے زیادہ دن تک کھاتے۔

(۲۲۸۶) حدثنا هناد نا ابو معاوية عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندنا شطر من شعير فاكلنا منه ماشاء الله ثم قلت للجارية كيليه فاكلته فلم يلبث أن فني قالت فلو كنا تركناه لا كئلنا منه أكثر من ذلك

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۸۷۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کی راہ میں اتنا ڈرایا گیا ہوں کہ کوئی نہیں ڈرایا گیا۔ پھر مجھے اتنی ایذا پہنچائی گئی کہ کسی اور کو نہیں پہنچائی گئی۔ ❶ نیز مجھ پر تیس دن ورات ایسے

(۲۲۸۷) حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا روح بن اسلم ابو حاتم البصري نا حماد بن سلمة نا ثابت عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد

❶ وہ بکری ذبح کر کے خدا کی راہ میں دے دی گئی تھی صرف دستی کا گوشت باقی رہ گیا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ کے اس ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ جو اللہ کی راہ میں دے دی ہے وہی باقی ہے اور جو ہم نے اپنے لئے رکھی ہے وہ فانی ہے۔ (مترجم) ❶ یہاں ایک اشکال پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو کس طرح سب سے زیادہ اذیت دی گئی جب کہ آپ ﷺ کی عمر اکثر ائمہ سے کم تھی چنانچہ ممکن ہے کہ اس سے مراد اپنے زمانے کی بہ نسبت ہو۔ ظاہر ہے کہ اس زمانے میں یقیناً آپ ﷺ سے زیادہ تکلیف کسی کو نہیں پہنچائی گئی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ چونکہ آپ ﷺ کے متبعین کی تعداد دوسرے انبیاء کے متبعین کے مقابلے میں بہت زیادہ تھی اور ان سب نے خاص تکلیفیں و اذیتیں برداشت کیں گویا کہ وہ تمام اذیتیں آنحضرت ﷺ ہی کو پہنچیں۔ اس لئے کہ مشفق حاکم اپنی رعایا کی تکلیف کو اپنی ذاتی تکلیف سے زیادہ تصور کرتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

أَحْفَتُ فِي اللَّهِ وَمَا يَخَافُ أَحَدٌ وَلَقَدْ أُودِيتُ فِي اللَّهِ
وَلَمْ يُوْذَ أَحَدٌ وَلَقَدْ آتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُونَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ
وَلَيْلَةٍ وَمَالِي وَ لَيْلَالٍ طَعَامٌ يَا كُلُّهُ دُوكِيدُ الْإِلَاشِيءِ
يُورِيهِ ابْنُ بِلَالٍ

گزرے کہ میرے اور بلالؓ کے پاس کبھی والوں کے کھانے کے لئے
کچھ نہیں تھا۔ ہاں البتہ بلال کے پاس تھوڑا سا کھانا تھا جو وہ بغل میں
دبائے ہوئے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس سے مراد وہ دن ہیں جب آنحضرت ﷺ اہل مکہ سے بیزار ہو کر نکلے تھے اس وقت آپ کے ساتھ
بلال تھے۔ اور انہوں نے اپنی بغل میں تھوڑا سا کھانا دبایا ہوا تھا۔

(۲۲۸۸) حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ يُونُسَ بْنِ بَكِيرٍ عَنْ
مُحَمَّدَ بْنِ اسْحَقَ ثَنِي يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
كَعْبِ الْقُرْظِيِّ قَالَ ثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي
طَالِبٍ يَقُولُ خَرَجْتُ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ بَيْتِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذْتُ إِهَابًا
مَعْطُوفًا فَجَوَّبْتُ وَسَطَهُ فَأَدْخَلْتُهُ فِي غُنْفِي
وَشَدَّدْتُ وَسْطِي فَخَرَمْتُهُ بِخُوصِ النَّخْلِ وَإِنِّي
شَدِيدُ الْجُوعِ وَلَوْ كَانَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ لَطَعَمْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ أَلْتَمِسُ
شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِيَهُودِيٍّ فِي مَالٍ لَهُ وَهُوَ يَسْقِي
بِبَكْرَةٍ لَهُ فَأَطْلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثَلَمَةٍ فِي الْحَائِطِ فَقَالَ
مَالِكَ يَا عَرَابِيُّ هَلْ لَكَ فِي دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ فَقُلْتُ نَعَمْ
نَافَتِحُ الْبَابِ حَتَّى أَدْخُلَ فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ فَأَعْطَانِي
دَلْوَهُ فَكَلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا أَعْطَانِي تَمْرَةً حَتَّى
إِذَا امْتَلَأْتُ كَفَيْتُ أَرْسَلْتُ دَلْوَهُ وَقُلْتُ حَسْبِي فَأَكَلْتُهَا
ثُمَّ جَرَعْتُ بِالْمَاءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ
فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۲۲۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ جَعْفَرِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عَبَّاسِ الْخَرِيرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
عَثْمَانَ النَّهْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ

① یعنی اصحاب صفہ کو۔ (مترجم)

۲۲۸۸۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ سخت
سردی کے دنوں میں آنحضرت ﷺ کے گھر سے نکلا چنانچہ میں نے ایک
بدبودار چیز لیا اور اسے درمیان سے کاٹ کر اپنی گردن میں ڈال لیا اور
اپنی کمر کھجور کی ٹہنی سے باندھ لی۔ اس وقت مجھے بہت سخت بھوک لگ
رہی تھی۔ اگر آنحضرت ﷺ کے گھر میں کچھ ہوتا تو میں کھا لیتا۔ چنانچہ
میں کوئی چیز تلاش کر رہا تھا کہ ایک یہودی کو دیکھا جو اپنے باغ میں تھا
میں نے دیوار کے سوراخ میں سے اسے جھانکا تو وہ اپنی چوخی سے پانی
دے رہا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا: کیا ہے دیہاتی؟ ایک کھجور کے بدلے
ایک ڈول پانی کھینچو گے؟ میں نے کہا: ہاں دروازہ کھولو۔ میں اندر گیا تو
اس نے مجھے ڈول دیا۔ میں نے پانی نکالنا شروع کیا۔ وہ مجھے ہر ڈول
نکلنے پر ایک کھجور دے دیتا۔ یہاں تک کہ میری مٹھی بھر گئی تو میں نے
کہا بس! پھر میں نے کھجوریں کھائیں پھر پانی پیا اور مسجد آیا تو
آنحضرت ﷺ کو وہیں پایا۔

۲۲۸۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں ①
بھوک لگی تو رسول کریم ﷺ نے ہمیں ایک ایک کھجور دی۔

جَوْعٌ فَأَعْطَا هُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَمْرَةً تَمْرَةً

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۹۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں بھیجا۔ اس وقت ہمارے قافلے کی تعداد تین سو تھی۔ سب نے اپنا اپنا توشہ خود اٹھایا ہوا تھا۔ یعنی کم تھا۔ پھر وہ ختم ہونے لگا تو ہم میں سے ہر آدمی کے حصے میں ایک دن کے لئے ایک ہی کھجور آتی۔ ان سے کہا گیا کہ ایک کھجور سے ایک آدمی کا کیا بننا ہوگا فرمایا: جب وہ ایک ملنا بھی بند ہوگئی تو ہمیں اس کی قدر ہوئی۔ پھر ہم لوگ سمندر کے کنارے پہنچے تو دیکھا کہ سمندر نے ایک مچھلی کو پھینک دیا ہے یعنی وہ کنارے لگی ہوئی ہے چنانچہ ہم نے اس میں سے اٹھارہ دن تک خوب سیر ہو کر کھایا۔ ❶

(۲۲۹۰) حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ عَبْدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ ابْنِهِ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَفَنِي زَادُنَا حَتَّى كَانَتْ تَكُونُ لِلرَّجُلِ مِائَةً كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةً فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَإِنْ كَانَتْ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقَدْهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا فَأَتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا نَحْنُ بِحُوتٍ قَدْ قَدَفَهُ الْبَحْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا أَحْيَيْنَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۹۱۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مصعب بن عمیرؓ داخل ہوئے ان کے بدن پر صرف ایک چادر تھی جس پر پوستان کے پیوند لگے ہوئے تھے۔ جب آنحضرت ﷺ نے انہیں دیکھا تو رونے لگے کہ مصعب کل کس ناز و نعم میں تھے اور آج ان کا کیا حال ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا کہ کل اگر تم لوگوں کو اتنی آسودگی میسر ہو جائے کہ صبح ایک جوڑا ہو اور شام کو ایک جوڑا۔ پھر انواع و اقسام کے کھانے کی پٹیں تمہارے آگے یکے بعد دیگرے لائی جاتی ہوں، نیز تم لوگ اپنے گھروں میں کعبہ کے غلاف کی طرح پردے ڈالنے لگو تو تم لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! اس دن ہم آج کے مقابلے میں بہت اچھے ہوں گے کیونکہ محنت و مشقت کی ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے عبادت کے لئے فارغ ہوں گے۔ فرمایا: نہیں بلکہ تم لوگ آج اس سے بہتر ہو۔

(۲۲۹۱) حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ يُونُسَ بْنِ بَكِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ ثَنِي يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ قَالَ ثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّا لَجُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوعَةٌ بِفَرَوْ فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى لِلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْمُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا عَذَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ أُخْرَى وَسْتَرْتُمْ بِيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُّ الْكَعْبَةُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ تَنْفَرُغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ

❶ اس کے متعلق مسئلے کی تفصیل جلد اول، ابواب الطہارۃ، باب فی ماء البحر انہ طہور میں گزر چکی ہے۔ (مترجم)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یزید بن زیاد مدنی ہیں۔ ان سے مالک اور کئی راوی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یزید بن زیاد دمشق سے زہری ان سے وکیع اور ان سے مروان بن معاویہ نقل کرتے ہیں۔ جب کہ یزید بن ابی زیاد کوئی سے شعبہ، ابن عیینہ اور کئی ائمہ حدیث احادیث نقل کرتے ہیں۔

۲۲۹۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اصحاب صفہ مسلمانوں کے مہمان تھے کیونکہ ان کا کوئی گھریا نہیں تھا۔ اس پر دردگاری قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنا کلیجہ زمین پر ٹیک دیا کرتا تھا اور اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ ایک دن میں راہ گزر میں بیٹھا ہوا تھا کہ ابو بکرؓ وہاں سے گزرے تو میں نے ان سے صرف اس لئے ایک آیت کی تفسیر پوچھی کہ وہ مجھے ساتھ لے جائیں لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا پھر عمرؓ گزرے تو ان سے بھی اسی طرح سوال کیا وہ بھی چلے گئے اور مجھے ساتھ نہیں لے گئے۔ پھر ابوقاسمؓ کا گزر ہوا۔ تو آپؓ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: ابو ہریرہؓ! میں نے عرض کیا: حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپؓ نے فرمایا: میرے ساتھ چلو۔ آپؓ مجھے لے کر اپنے گھر تشریف لے گئے۔ پھر میں نے اجازت چاہی تو مجھے بھی داخل ہونے کی اجازت دی۔ آپؓ کو دودھ کا ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ تو پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ عرض کیا گیا فلاں نے ہدیے میں بھیجا ہے۔ پھر آپؓ مجھ سے مخاطب ہوئے اور حکم دیا کہ اہل صفہ کو بلا لاؤ کیونکہ وہ لوگ مسلمانوں کے مہمان ہیں اور ان کا کوئی گھریا نہیں۔ چنانچہ اگر آپؓ کے پاس کوئی صدقہ وغیرہ آتا تو اسے انہی کے پاس بھیج دیا کرتے اور اگر ہدیہ آتا تو انہیں بھی اپنے ساتھ شریک کرتے۔ ❶ مجھے یہ چیز ناگوار گزری کہ آپؓ ایک پیالہ دودھ کے لئے مجھے نہیں بلانے کا حکم دے رہے ہیں۔ ان کے لئے اس ایک پیالہ دودھ کی بھلا کیا حیثیت ہے؟ پھر مجھے حکم دیں گے کہ اس پیالے کو لے کر باری باری سب کو پلاؤ۔ لہذا میرے لئے تو کچھ بھی نہیں بچے گا۔ جب کہ مجھے امید تھی کہ میں اس سے بقدر کفایت پی سکوں گا اور وہ تھا بھی اتنا ہی۔ لیکن چونکہ اطاعت ضروری تھی لہذا

(۲۲۹۲) حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ يُونُسَ بْنِ بَكْرٍ ثَنِي عَمْرٍ بَن ذَرْنًا مُجَاهِدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلِ وَلَا مَالٍ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَا أَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ فِيهِ فَمَرَّبَنِي أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لَيْسَتْ بِنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لَيْسَتْ بِنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمْ حِينَ رَأَيْتُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَقُّ وَمَضَى فَاتَّبَعْتُهُ وَدَخَلْتُ مَنْزِلَهُ فَاسْتَأْذَنْتُ فَأَذِنَ لِي فَوَجَدَ قَدْ حَا مِنَ اللَّبَنِ قَالَ مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ لَكُمْ قِيلَ أَهْدَاهُ لَنَا فَلَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَيْكَ قَالَ الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ وَهُمْ أَضْيَافُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلِ وَمَالٍ إِذَا آتَتْهُ الصَّدَقَةُ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَإِذَا آتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا فَسَاءَ نَبِي ذَلِكَ وَقُلْتُ مَا هَذَا الْقَدْخُ بَيْنَ أَهْلِ الصُّفَّةِ وَأَنَا رَسُولُهُ إِلَيْهِمْ فَسَيَأْمُرُنِي أَنْ أُدِيرَهُ عَلَيْهِمْ فَمَا عَسَى أَنْ يُصَيِّبَنِي مِنْهُ وَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ أُصِيبَ مِنْهُ مَا يُغْنِينِي وَلَمْ يَكْ بَدُمْنِ طَاعَةَ اللَّهِ وَطَاعَةَ

❶ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تحصیل علم کے سامنے اہل و مال حقیر ہیں۔ اور مسلمانوں کے لئے لازم ہے کہ ایسے لوگوں کی حوائج کی خبر گیری کریں تاکہ انہیں پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ واللہ اعلم (مترجم)

چارونا چار انہیں بلا کر لایا۔ پھر جب وہ لوگ آنحضرت ﷺ کے ہاں داخل ہو کر اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے مجھے پیالہ دیا اور فرمایا کہ انہیں پیالہ۔ میں نے باری باری سب کو پیالہ دیا۔ ہر شخص سیر ہونے کے بعد مجھے پیالہ لوٹا تا اور میں اگلے شخص کو دے دیتا۔ یہاں تک کہ سب پی کر سیر ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ باقی رہ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے پیالہ لیا اور اپنے ہاتھ پر رکھنے کے بعد سر اٹھا کر مسکرائے اور فرمایا: ابو ہریرہؓ پیو۔ میں نے پیا۔ پھر آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا پیو۔ یہاں تک کہ میں پیتا رہا اور آپ ﷺ یہی فرماتے رہے کہ پیو۔ آخر میں نے عرض کیا: اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا۔ اب اسے پینے کی گنجائش نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پیالہ لیا اور اللہ کی تعریف بیان کرنے کے بعد بسم اللہ پڑھی اور خود بھی پیا۔ ❶

رَسُولِهِ فَاتَّبَعْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ فَاخَذُوا مَجَالِسَهُمْ قَالَ اَبَاهِرِيْرَةَ خُذِ الْقَدَحَ فَاَعْطِهِمْ فَاخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اَنَاوِلُهُ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرُوْى ثُمَّ يَرُدُّهُ فَاَنَاوِلُهُ الْاٰخَرَ حَتَّى اَنْتَهِيْتُ بِهٖ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدَرُوْى الْقَوْمَ كُلَّهُمْ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ اَبَاهِرِيْرَةَ اِشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اِشْرَبْ فَلَمْ اَزَلْ اِشْرَبْ وَيَقُوْلُ اِشْرَبْ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِى بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدْ لَهٗ مَسْلَكَ فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمِىَ وَشَرِبَ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۹۳۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کے سامنے ڈکار لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ڈکار کو ہم سے دور رکھو۔ ❶ کیونکہ دنیا میں زیادہ پیٹ بھر کر کھانے والا قیامت کے دن زیادہ دیر تک بھوکا رہے گا۔

(۲۲۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيْدٍ الرَّازِىُّ نا عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِىُّ ثَنِى يَجِى الْبِكَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَحْشَرُ اَرْجُلُ عِنْدَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُفَّ عَنَّا جُشَاءٌ لَكَ فَاِنْ اَكْثَرَهُمْ شَبِيعًا فِى الدُّنْيَا اَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں ابو حنیفہ سے بھی روایت ہے۔

۲۲۹۴۔ حضرت ابو موسیٰؓ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: بیٹے اگر تم ہمیں آنحضرت ﷺ کے عہد میں دیکھتے اور کبھی بارش ہو جاتی تو تم کہتے ہمارے جسم کی بو بھیڑ کی بو کی طرح ہے۔

(۲۲۹۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى بُرْدَةَ بْنِ اَبِى مُوسٰى قَالَ يَابُنٰى لَوْ رَاَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتُ اَنْ رِيعْنَا رِيْعَ الضَّانِ

یہ حدیث صحیح ہے اس سے مراد یہ ہے کہ صحابہ کے کپڑے چونکہ اونٹنی ہوتے تھے۔ اس لئے جب بارش ہوتی تو ان سے بھیڑ کی سی بو آنے لگتی۔

۲۲۹۵۔ حضرت معاذ بن انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قدرت ہونے کے باوجود تواضع کی وجہ سے عمدہ لباس

(۲۲۹۵) حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْمَدُوْرِى نا عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدٍ الْمَقْرِى نا سَعِيْدُ بْنُ اَبِى اَيُوْبٍ عَنْ اَبِى مَرْحُوْمٍ

❶ چونکہ آنحضرت ﷺ خود پلانے والے تھے اس لئے سب سے آخر میں پیا جیسا کہ ایک اور حدیث میں بھی منقول ہے پھر یہ حدیث ایک ہی برتن سے کئی اشخاص کے پینے کی سلیقہ پر بھی دلالت کرتی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم) ❶ ڈکار کو روکنے سے زیادہ پیٹ بھر کر کھانے کی ممانعت ہی مراد ہے۔ چنانچہ ہمیشہ خوب پیٹ بھر کر کھانا اور قراء و مسالین کو بھول جانا مکروہ۔ (مترجم)

پہننا ترک کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تمام خلائق کے سامنے بلائیں گے اور اسے اختیار دیں گے کہ اہل ایمان کے لباسوں میں سے جسے چاہے پہن لے۔

عبدالرحیم بن میمون عن سہل بن معاذ بن انس الجہنی اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْبِلَاسَ تَوَاضَعًا لِلَّهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ مِنْ أَى حُلٍّ الْإِيمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا

۲۲۹۶۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نفقہ پورے کا پورا اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے ہاں البتہ جو عمارت وغیرہ پر خرچ کیا جاتا ہے اس میں خیر نہیں۔

(۲۲۹۶) حدثنا محمد بن حنبل الرازی ناز افر بن سلیمان عن اسرائیل عن شبيب بن بشير عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النفقة كلها في سبيل الله الا البناء فلا خير فيه

یہ حدیث غریب ہے۔ محمد بن حبیب بھی شیب بن بشیر سے یہی نقل کرتے ہیں۔

۲۲۹۷۔ حضرت حارث بن مضرب کہتے ہیں کہ ہم خواب کی عیادت کے لئے گئے۔ انہوں نے سات داغ لگوائے تھے۔ چنانچہ فرمایا: کہ میرا مرض بہت طویل ہو گیا ہے اگر میں نے آنحضرت ﷺ کو موت کی تمنا کرنے کی ممانعت کرتے ہوئے نہ سنا ہوتا تو یقیناً میں اس کی آرزو کرتا۔ نیز فرمایا: ہر آدمی کو نفقے پر اجر دیا جاتا ہے الا یہ کہ وہ مٹی پر خرچ کرے۔ (اس پر کوئی اجر نہیں)

(۲۲۹۷) حدثنا علي بن حجرنا شريك عن أبي إسحاق عن حارثة بن مضرب قال اتينا حباباً نعوذ به وقد اکتوى سبع كيات فقال لقد تطاول مرضي ولولا اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تمنوا الموت لتمنيتي وقال يوجر الرجل في نفقته الا التراب او قال في التراب

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۲۹۸۔ حضرت ابراہیمؓ کہتے ہیں کہ ہر تعمیر تمہارے لئے وبال کا باعث ہے۔ پوچھا گیا: جس کے بغیر گزارہ نہ ہو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: نہ گناہ اور نہ ہی ثواب۔

(۲۲۹۸) حدثنا الحارود نا الفضل بن موسى عن سفين الثوري عن أبي حمزة عن إبراهيم قال كل بناء وبال عليك قلت ارايت مالا بدمته قال لا اجر ولا وزر

۲۲۹۹۔ حضرت حصینؓ کہتے ہیں کہ ایک سائل نے ابن عباسؓ سے سوال کیا تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ کیا تم اللہ کی عبادت کی گواہی دیتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔ پھر پوچھا اس کی بھی گواہی دیتے ہو کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اس نے کہا: ہاں۔ پھر پوچھا: رمضان کے روزے رکھتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔ پھر فرمایا: کہ تم نے مجھ سے کچھ مانگا ہے لہذا مجھ پر فرض ہے کہ میں تمہیں کچھ نہ کچھ دوں۔ پھر اسے ایک کپڑا دیا اور آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد سنایا کہ: اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو

(۲۲۹۹) حدثنا محمود نا ابو احمد الزبيري نا خالد بن طهمان ابو العلاء ثني حصين قال جاء سائل فسأل ابن عباس فقال ابن عباس للسائل اتشهد ان لا اله الا الله قال نعم قال اتشهد ان محمدا رسول الله قال نعم قال وتصوم رمضان قال نعم قال سألت وللسائل حق انه لحق علينا ان نصلك فاعطاه ثوباً ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

کیڑے پہنائے گا تو وہ اس وقت تک اللہ کی امان میں رہے گا جب تک اس کے بدن پر اس کیڑے کا ایک چیتھرا بھی رہے گا۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۲۳۰۰۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں ❶ کہ جب نبی اکرم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو لوگ آپ ﷺ کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ آگئے۔ میں بھی آپ ﷺ کو دیکھنے کے لئے لوگوں کے ساتھ تھا۔ جب میری نظر آپ ﷺ کے چہرہ انور پر پڑی تو بے اختیار یہ کہنے پر مجبور ہو گیا یہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر پہلی مرتبہ یہ بات فرمائی کہ اے لوگو! سلام کو رواج دو، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، نیز رات کو جب لوگ سو جائیں تو نماز پڑھا کرو اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

بَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِي حِفْظِ اللَّهِ مَا دَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ حِرْقَةٌ

(۲۳۰۰) حدثنا محمد بن بشارنا عبد الوهاب الثقفي ومحمد بن جعفر وابن ابی عدی و یحیی بن سعید عن عوف بن ابی حمیلۃ عن زرارۃ بن اوفی عن عبد اللہ بن سلام قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعی المدينة انجفل الناس الیہ وقیل قدیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئت فی الناس لا أنظر الیہ فلما استبنت وجه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفت ان وجهہ لیس بوجه کذاب وكان اول شیء تکلم بہ ان قال یا ایہا الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنة بسلام

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۳۰۱۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مہاجرین آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اس قوم کے پاس ہم آئے ہیں۔ ❷ ہم نے مال ہوتے ہوئے ان سے زیادہ خرچ کرنے والے اور قلت مال کے باوجود حسن مواساة کرنے والے کبھی نہیں دیکھے۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے ہمیں محنت و مزدوری سے بچائے رکھا اور ہمیں اپنے عیش و آرام میں بھی شریک کیا یہاں تک کہ ہمیں ڈر ہونے لگا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پورے کا پورا اجر یہی لوگ لے جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ ایسا اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک تم ان لوگوں کے لئے دعا کرتے اور ان کے لئے ثنائے خیر کرتے رہو گے۔

(۲۳۰۱) حدثنا الحسين بن الحسن المروزي بمكة ناابن ابی عدی نا حمید عن انس قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدينة آتاه المهاجرون فقالوا یا رسول اللہ ما رأینا قومًا أبدل من كثير ولا احسن مواساة من قليل من قوم نزلنا بین اظهرهم لقد كفونا المؤنة واشركونا فی المهناء حتی لقد خفنا ان یدھبوا بالاجر کلہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا مادیعوتکم اللہ لھم وانبتکم علیھم

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

❶ عبداللہ بن سلامؓ ہلیل القدر صحابی ہیں جو یہودیوں کے بڑے علماء میں سے تھے۔ انہوں نے کتابوں میں آنحضرت ﷺ کی تفصیل پڑھی ہوئی تھی لہذا آمد کے منتظر تھے چنانچہ وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ (مترجم) ❷ اس قوم سے مراد انصار ہیں۔ (مترجم)

(۲۳۰۲) حدثنا اسحاق بن موسى الانصاری
نامحمد بن معن المدینی الغفاری ثنی ابی عن سعید
المقبري عن ابی هريرة عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال الطاعم الشاکر بمنزلة الصائم الصابر

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۲۳۰۳) حدثنا هناد نا عبدة عن هشام بن عروة
عن موسى بن عقبة عن عبد الله بن عمرو الأودی عن
عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ
وسلم ألا أخبرکم بمن یحرم علی النار و تحرم علیہ
النار علی کل قریب هین سهل

یہ حدیث غریب ہے۔

(۲۳۰۴) حدثنا هناد ناو کعب عن شعبة عن الحكم
عن ابراهيم عن الأسود بن یزید قال قلت یا عائشة
ای شیء کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع إذا
دخل بیته قالت کان یكون فی مهنة أهله فإذا
خضرت الصلوة قام فصلی

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۳۰۵) حدثنا سويد نا عبد الله بن المبارك عن
عمران بن زید التغلیبی عن زید العیمی عن أنس بن
مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم إذا استقبله
الرجل فصافحه لا ینزع یدہ من یدہ حتی یكون
الرجل ینزع ولا یصرف وجهه عن وجهه حتی
یكون الرجل هو یصرفه ولم یرمق مآر کتبه بین
یدی جلیس له

یہ حدیث غریب ہے۔

(۲۳۰۶) حدثنا هناد نا ابو الاحوص عن عطاء
بن السائب عن ابیه عن عبد الله بن عمر أن

۲۳۰۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھا کر
شکر ادا کرنے والا ثواب میں صبر کرنے والے روزے دار کے برابر
ہے۔

۲۳۰۳۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
کیا میں تم لوگوں کو ایسے شخص کے متعلق نہ بتاؤں جس پر دوزخ کی
آگ حرام اور وہ آگ پر حرام ہے؟ وہ ایسا شخص ہے جو اقرباء کے لئے
سہولت اور آسانی مہیا کرتا ہے۔

۲۳۰۴۔ حضرت اسود بن یزیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت
عائشہؓ سے پوچھا کہ جب آنحضرت ﷺ گھر میں داخل ہوتے تو کیا
کرتے؟ فرمایا: گھر کے کام کاج کرتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو
نماز پڑھنے لگتے۔

۲۳۰۵۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کسی
سے مصافحہ کرتے تو اس وقت تک اپنا ہاتھ نہ کھینچتے جب تک سامنے والا
خود نہ کھینچتا۔ پھر اس وقت تک اس سے چہرہ نہ پھیرتے جب تک وہ خود
ایسا نہ کرتا۔ نیز کبھی مجلس کے دوران آنحضرت ﷺ کو پیر پھیلا کر بیٹھے
ہوئے نہیں پایا گیا۔

۲۳۰۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم
سے پہلی قوموں میں سے ایک شخص ایک جوڑا پہن کراتا ہو اگر سے

لکا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اسے پکڑ لے لہذا وہ قیامت تک اسی طرح زمین میں دھنستا رہے گا۔ راوی کو شک ہے۔ کہ ”تجلجلج“ فرمایا، یا ”تجلجلج“۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فِي حُلَّةٍ لَهُ، يَحْتَالُ فِيهَا فَأَمَرَ اللَّهُ الْأَرْضَ فَأَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلَجَلُ أَوْ قَالَ يَتَلَجَلَجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۳۰۷۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن متکبر لوگ چیونٹیوں کی طرح اٹھائے جائیں گے۔ ۱۔ جن کی شکلیں انسانوں کی سی ہوں گی۔ ذلت ان لوگوں کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہوگی۔ پھر وہ لوگ جہنم کے ایک قید خانے کی طرف دھکیلے جائیں گے۔ جس کا نام بولس ہے۔ ۲۔ وہ آگوں کی آگ ۳۔ انہیں ابالے گی اور انہیں دوزخیوں کی پیپ پلائی جائے گی جو سڑا ہوا بدبودار کچڑ ہے۔

(۲۳۰۷) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِي صُورِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسْمَى بُولَسَ تَغْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عَصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةَ الْحِبَالِ

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۳۰۸۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین نیکیاں ایسی ہیں کہ جو انہیں اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنی حفاظت میں رکھیں گے اور جنت میں داخل کریں گے۔ ضعیف پر زری کرنا، والدین کے ساتھ شفقت سے پیش آنا اور مملوک پر احسان کرنا۔

(۲۳۰۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَةُ بْنُ شَيْبٍ نَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْغَفَّارِ الْمَدِينِيِّ ثَنَى ابْنِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ كَفَّهُ، وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ رَفَقَ بِالضَّعِيفِ وَالشَّفِيقَةِ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمَمْلُوكِ

یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۰۹۔ حضرت ابو ذرؓ، آنحضرت ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو الا یہ کہ میں کسی کو ہدایت دے دوں لہذا مجھ سے ہدایت مانگا کرو تا کہ میں تمہیں دوں، تم سب فقیر ہو الا یہ کہ میں کسی کو غنی کر دوں لہذا تم لوگ مجھ سے رزق مانگا کرو تا کہ میں تمہیں عطا کروں اسی طرح تم سب گناہگار

(۲۳۰۹) حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُونِي الْهُدَى أَهْدِيكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَعْنَيْتُ فَسَلُونِي

۱۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ چیونٹیوں کی طرح اٹھائے جانے سے مراد ذلت و حقارت ہے۔ جب کہ بعض حضرات اسے حقیقت پر محمول کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک ان کی صورتیں مردوں کی سی اور جثہ چیونٹیوں ہی کی طرح ہوگا۔ (مترجم) ۲۔ یہ قید خانہ متکبرین ہی کے لئے مخصوص ہوگا۔ (مترجم) ۳۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ عظیم ترین آگ ہوگی جس سے دوزخ کی دوسری آگ بھی پناہ مانگے گی۔ (مترجم)

ہو الا یہ کہ جسے میں محفوظ رکھوں۔ چنانچہ جو شخص جانتا ہے کہ مغفرت کی قدرت رکھتا ہوں اور مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں مجھے اس کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔ اور اگر تمہارے اگلے، پچھلے زندہ، مردہ، خشک اور تازہ سب کے سب تقویٰ کی اعلیٰ ترین قدروں پر پہنچ جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں چھڑکے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر یہ تمام کے تمام شقی اور بد بخت ہو جائیں تو اس سے میری سلطنت و بادشاہت میں چھڑکے پر کے برابر بھی کمی نہیں آئے گی۔ نیز اگر تمہارے اگلے، پچھلے، جن، انس، زندہ، مردہ، تر یا خشک سب کے سب ایک زمین پر جمع ہو جائیں اور پھر مجھ سے اپنی اپنی منہائے آرزو کے متعلق سوال کریں پھر میں ہر سائل کو عطا کر دوں تو بھی میری بادشاہت و سلطنت میں بالکل کمی نہیں آئے گی الا یہ کہ تم میں سے کوئی سمندر پر سے گزرے تو اس میں سوئی کو ڈبو کر نکال لے یعنی اتنی کمی آئے گی جتنا اس سوئی کے ساتھ پانی لگ جائے گا۔ یہ سب اس لئے ہے کہ میں جواد ہوں (جو نہ مانگنے پر خفا ہو جاتا ہے اور بغیر مانگے عطا کرتا ہے) و احد (جو کبھی فقیر نہیں ہو سکتا) ہوں اور ماجد (جس کی شرف و عظمت کی کوئی انتہا نہیں) ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں میری عطاء اور عذاب دونوں کلام ہیں اس لئے کہ اگر میں کچھ کرنا چاہتا ہوں تو کہہ دیتا ہوں کہ ہو جا، وہ ہو جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے یعنی اسے شہر بن حوشب سے وہ محدث کرب سے وہ ابوذر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل

کرتے ہیں۔

۲۳۱۰۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو سات سے بھی زیادہ مرتبہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل کا کفل نامی ایک شخص کسی گناہ سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ اس کے پاس ایک عورت آئی تو اس نے اسے ساٹھ دینار دیئے تاکہ وہ اس سے جماع کر سکے۔ چنانچہ جب وہ شخص اس سے یہ فعل کرنے لگا تو وہ رونے اور کانپنے لگی۔ اس نے کہا: تم کیوں روتی ہو کیا میں نے تمہارے ساتھ زبردستی کی ہے؟ اس نے کہا: نہیں بات یہ ہے کہ میں نے آج تک یہ برائی نہیں کی اور آج ایسی ضرورت آپڑی ہے کہ مجھے یہ کرنا پڑ رہا ہے۔ اس نے کہا: جو کام تم

أَرْزُقُكُمْ وَ كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْنِي غَفْرَتُ لَهٗ، وَلَا أَبَالِي وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَجْتُكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَتَّيْتُكُمْ وَرَطَّبْتُكُمْ وَيَا بَسْكُمْ اجْتَمِعُوا عَلَى اتَّقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَجْتُكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَتَّيْتُكُمْ وَرَطَّبْتُكُمْ وَيَا بَسْكُمْ اجْتَمِعُوا عَلَى أَشْفَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَجْتُكُمْ وَحَيَّكُمْ وَأَنَسْتُكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَتَّيْتُكُمْ وَرَطَّبْتُكُمْ وَيَا بَسْكُمْ اجْتَمِعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَعَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا إِلَيْهِ ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ وَاحِدٌ مَا جَدَّ أَفْعَلُ مَا أُرِيدُ عَطَائِي كَلَامٌ وَ عَذَائِي كَلَامٌ إِنَّمَا أَمْرِي لِشَيْءٍ إِذَا رَدْتُ أَنْ أَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

(۲۳۱۰) حدثنا عبيد بن اسباط بن محمد القرشي

نا ابی نا الا عمش عن عبد الله عن سعد مولى طلحة عن ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يحدث حديثا لو لم اسمعه إلا مرة أو مرتين حتى سد سبع مرات ولكني سمعته أكثر من ذلك سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كان الكفل من بني إسرائيل لا يتورع من ذنب عمله فأتته امرأة فأعطاها ستين دينارا على أن يطأها فلما قعد منها

نے کبھی نہیں کیا آج کر رہی ہو۔ جاؤ وہ دینار تمہارے ہیں۔ پھر اس شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں آج کے بعد کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پھر وہ اسی رات مر گیا تو صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کفل کو معاف کر دیا۔

مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنْ امْرَأَتِهِ ارْعِدْتَ وَبَكَتْ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ اَكْرَهْتُكَ قَالَتْ لَا وَلَكِنَّهُ عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ وَمَا حَمَلْنِي عَلَيْهِ إِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ تَفْعَلِينَ اَنْتِ هَذَا وَمَا فَعَلْتِهِ اِذْهَبِي فَهِيَ لَكَ وَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا اَعْصِي اللَّهَ بَعْدَهَا اَبَدًا فَمَاتَتْ مِنْ لَيْلَتِهِ فَاَصْبَحَ مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِهِ اِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ الْكَفْلَ

یہ حدیث حسن ہے اور اسے شیخان اور کئی راوی اعمش سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔ جب کہ بعض انہی سے مرفوعاً بھی نقل کرتے ہیں۔ اب ابوعریاش یہی حدیث اعمش سے نقل کرتے ہوئے اس میں غلطی کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ ”عن عبد اللہ بن عبد اللہ عن سعید بن جبیر عن ابن عمر“ اور یہ غیر محفوظ ہے۔ عبد اللہ بن عبد اللہ رازی: کوئی ہیں۔ ان کی دادی حضرت علی کی سر یہ ہیں۔ عبد اللہ بن عبد اللہ رازی سے عبیدہ صبی، حجاج بن ارطاة اور کئی راوی احادیث نقل کرتے ہیں۔

۲۳۱۱۔ حارث بن سدید کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے ہم سے دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے اور دوسری آنحضرت ﷺ سے نقل کی چنانچہ انہوں نے فرمایا: کہ مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے گویا کہ وہ پہاڑ کی جڑ میں ہے اور وہ پہاڑ اس پر گر نہ پڑے۔ جب کہ فاجر اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے گویا کہ اس کی ناک پر ایک کبھی بیٹھی تھی اس نے اشارہ کیا اور وہ اڑ گئی۔ (یہ انہی کا قول تھا) جب کہ دوسری حدیث یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ تم میں سے کسی کے توبہ کرنے پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو ایک جنگل میں جا رہا تھا جس میں نباتات کا نام و نشان نہ تھا جس کی وجہ سے وہاں ہلاکت کا ڈر تھا۔ اس کے ساتھ اس کی اونٹنی تھی جس پر اس نے اپنا کھانا پینا اور ضرورت کی چیزیں باندھ رکھی تھیں وہ گم ہو گئی۔ چنانچہ وہ اسے ڈھونڈنے کے لئے نکلا یہاں تک کہ مرنے کے قریب ہو گیا۔ پھر اس نے سوچا چلو میں واپس اسی جگہ چلوں جہاں سے چلا تھا تاکہ وہیں مروں۔ وہاں پہنچتا ہے تو اسے نیند آ جاتی ہے۔ جب اس کی آنکھ کھلتی ہے تو اس کی اونٹنی اس کے سر پر کھڑی ہوتی ہے اور اس کا تمام سامان اس پر موجود ہوتا ہے۔ ①

(۲۳۱۱) حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ أَبِي مَعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عِمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بِحَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ نَفْسِهِ وَالْآخَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنْ الْمُؤْمِنُ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ فِي أَصْلِ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنْ الْفَاجِرُ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ وَقَعَ عَلَى أَنْفِهِ قَالَ بِهِ هَكَذَا فِطَارٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ بَارِضٍ فَلَاقَ دَوِيَّةَ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَأَصْلَحَهَا فَخَرَجَ فِي طَلَبِهَا حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي الَّذِي أَصْلَحْتُهَا فِيهِ فَأَمُوتُ فِيهِ فَرَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ فَعَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَ رَأْسِهِ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ

① چنانچہ موت کو اتنے قریب دیکھ لینے کے بعد دوبارہ زندگی مل جانے پر اس کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے توبہ کرنے پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں۔ (مترجم)

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابو ہریرہؓ، نعمان بن بشیرؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(۲۳۱۲) حدثنا احمد بن منيع نا زيد بن حباب نا
على بن مسعدة الباهلي ناقتادة عن أنس عن النبي
صلى الله عليه وسلم كل ابن آدم خطاء وخير
الخطائين التوابون

۲۳۱۲۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام ابن آدم خطا کار ہیں اور ان میں سب سے بہترین توبہ کرنے والے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں کہ علی بن مسعود قتادہ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۱۹۔

باب ۱۳۱۹۔

(۲۳۱۳) حدثنا سويد نا عبد الله بن المبارك عن
معمر عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله
واليوم الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله
واليوم الآخر فليقل خيرا أو ليصمت

۲۳۱۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے مہمان کا اکرام کرنا چاہئے نیز یہ کہ بات کرے تو خیر کی کرے ورنہ چپ رہے۔

یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں انسؓ، عائشہؓ اور ابو شریحؓ کبھی سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ان کا نام خولید بن عمرو ہے۔

(۲۳۱۴) حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن يزيد بن عمرو
عن ابي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمرو قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صمت نجا
اس حدیث کو ہم صرف ابن ابیہیہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۳۱۴۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص خاموش رہا وہ نجات پا گیا۔

باب ۱۳۲۰۔

باب ۱۳۲۰۔

(۲۳۱۵) حدثنا ابراهيم بن سعيد الجوهري نا
ابواسامة ثني بريد بن عبد الله عن أبي بردة عن أبي
موسى قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم
أي المسلمين أفضل قال من سلم المسلمون من
لسانه ويده

۲۳۱۵۔ حضرت ابو موسیٰؓ نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ مسلمانوں میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

یہ حدیث ابو موسیٰؓ کی روایت سے صحیح غریب ہے۔

(۲۳۱۶) حدثنا احمد بن منيع نا محمد بن
الحسن بن ابي زيد الهمداني عن ثور بن يزيد عن

۲۳۱۶۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کو کسی گناہ سے عار دلانے کا

خالد بن معدان عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ قَالَ أَحْمَدُ قَالُوا مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ

تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا کہ جب تک اس گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔ امام احمد کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ گناہ ہے جس سے وہ توبہ کر چکا ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اس کی سند متصل نہیں۔ خالد معدان نے معاذ بن جبل کو نہیں پایا۔ ان سے منقول ہے کہ انہوں نے ستر صحابہ سے ملاقات کی۔

باب ۱۳۲۱۔

باب ۱۳۲۱۔

(۲۳۱۷) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اسْمَعِيلَ بْنِ مَجَالِدٍ بْنِ سَعِيدِ الْهَمْدَانِيِّ نَا حَفْصَ بْنَ غِيَاثَ ح وَثْنَا سَلَمَةَ بْنَ شَيْبٍ نَا أُمِيَةَ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ نَا حَفْصَ بْنَ غِيَاثَ عَنْ بَرْدِ بْنِ سَنَانٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَظْهَرِ الشَّمَانَةُ لِأَخِيكَ فَيَرْحِمَهُ اللَّهُ وَيَتَلَيَّكَ

۲۳۱۷۔ حضرت وائلہ بن اسقعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کر کے تمہیں اس میں مبتلا کر دیں۔

باب ۱۳۲۲۔

باب ۱۳۲۲۔

(۲۳۱۸) حَدَّثَنَا هِنَادُ نَا وَكَيْعٌ عَنْ سَفِيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُحِبُّ أُنْثَى حَكَيْتُ أَحَدًا وَأَنْ لِي كَذًا وَكَذَا

۲۳۱۸۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اتنے زیادہ مال کی پیش کش کر کے کہا جائے کہ فلاں شخص کا ذکر کرو تو مجھ میں ایسا نہیں کروں گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۳۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا نَا سَفِينٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَكَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ مَا يَسْرُرُنِي أُنْثَى حَكَيْتُ رَجُلًا وَأَنْ لِي كَذًا

۲۳۱۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا تو فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ کسی کا تذکرہ کروں اگرچہ مجھے اس پر مال کی پیش کش بھی کی جائے۔ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! معنیہ ایک ایسی عورت ہے جو پستہ قد ہے (حضرت عائشہؓ نے ہاتھ سے اشارہ کیا) آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنی باتوں

وَكَذَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَفِيَّةَ امْرَأَةً وَقَالَتْ
بِيَدِهَا هَكَذَا كَانَتْهَا تَعْنِي فَصِيرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ مَزَجَتْ
بِكَلِمَةٍ لَوْ مَزَجَ بِهَا مَاءَ الْبَحْرِ لَمْزَجَ

باب ۱۳۲۳-

(۲۳۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا ابْنِ
أَبِي عَدَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى
بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ
عَلَى آذَانِهِمْ خَيْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ
وَلَا يَصْبِرُ عَلَى آذَانِهِمْ

ابن عدی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ وہ صحابی ابن عمر ہیں۔

(۲۳۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ
الْبَغْدَادِيُّ نَا مَعْلَى بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدِ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ
الْمَخْرَمِيُّ هُوَ مِنْ وَلَدِ الْمَنْصُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عِثْمَانَ
بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي أَكُفُّ
وَسُوءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔

(۲۳۲۲) حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ أَبِي مَعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو
بْنِ مَرَّةٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي
الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُ
كُمُ بِأَفْضَلِ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوا بَلَى
بَصَلَا حُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ

یہ حدیث صحیح ہے۔ آپ ﷺ سے منقول ہے کہ فرمایا: آپس کی پھوٹ موٹ دیتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سر کو موٹ دیتی ہے بلکہ یہ تو
دین کو موٹ دیتی ہے۔ (یعنی انسان کو تباہی کی طرف لے جاتی ہے۔)

(۲۳۲۳) حَدَّثَنَا سَفِينُ بْنُ وَكَيْعٍ نَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
مَهْدِيٍّ عَنْ حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ
عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ مَوْلَى الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ

میں ایسی بات ملائی ہے کہ اگر سمندر کے پانی کے ساتھ ملا دی جائے تو
وہ بھی متغیر ہو جائے۔

باب ۱۳۲۳-

۲۳۲۰۔ یحییٰ بن وثاب ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ
نے فرمایا: جو مسلمان لوگوں سے ملے جلے اور ان کی تکلیفوں پر صبر کرے
وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرے۔

۲۳۲۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: آپس
کے بغض و عداوت سے پرہیز کرو کیونکہ یہ تباہ کن چیز ہے۔

۲۳۲۲۔ حضرت ابو الدرداءؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے
فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو روزے، نماز اور صدقے سے
افضل ہے؟ عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آپس میں محبت
اور میل جول اس لئے کہ آپس کا بغض تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔

۲۳۲۳۔ حضرت زبیر بن عوامؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم
لوگوں میں پہلی امتوں والا مرض گھس آیا ہے اور وہ حسد اور بغض ہے جو
تباہی کی طرف لے جاتا ہے (موٹ دیتا ہے) میرا یہ مطلب نہیں کہ

بالوں کو مونڈ دیتا ہے بلکہ وہ دین کو مونڈ دیتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک مؤمن نہ ہو جاؤ۔ اور اس وقت مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت سے نہ رہو گے کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تم لوگوں میں محبت کو دوام بخشنے؟ وہ یہ کہ آپس میں سلام کو رواج دو۔

باب ۱۳۲۴۔

۲۳۲۳۔ حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بغاوت اور قطع رحمی ایسے گناہ ہیں کہ کوئی گناہ دنیا اور آخرت دونوں میں ان سے زیادہ عذاب کے لائق نہیں۔

الْعَوَامُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأَمَمِ قَبْلَكُمْ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَخْلِقُ الشَّعْرَ وَلَكِنْ تَخْلِقُ الدِّينَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُوْمِنُوا وَلَا تُوْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَفَلَا أَنْبِئُكُمْ بِمَا يُثَبِّتُ ذَلِكَ لَكُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

باب ۱۳۲۴۔

(۲۳۲۴) حدثنا علي بن حجر نا اسمعيل بن ابراهيم عن عيسنة بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي بكره قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ذنب أجدر أن يعجل الله لصاحبه العقوبة في الدنيا مع ما يدخر له في الآخرة من البغي وقطيعة الرحم

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۳۲۵۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا عبداللہ بن عمرو سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر لکھ دیں گے اور جس میں نہیں ہوں گی اسے صابر اور شاکر نہیں لکھیں گے۔ ایک یہ کہ دین کے معاملات میں اپنے سے بہتر کو دیکھے اور اس کی پیروی کرنے کی کوشش کرے دوسرے یہ کہ دنیاوی معاملات میں اپنے سے کمتر کی طرف دیکھے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اس نے اسے اس پر فضیلت دی ہے۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ شاکر اور صابر لکھ دیتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص دینی معاملات میں اپنے سے کمتر کی طرف دیکھے اور دنیاوی معاملات میں اپنے سے بڑے لوگوں کی طرف دیکھے اور جو کچھ اسے نہیں ملا اس پر افسوس کرے تو اللہ تعالیٰ اسے شاکر اور صابر لوگوں میں نہیں لکھتے۔

(۲۳۲۵) حدثنا سويد نا عبد الله عن المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب عن جده عبد الله بن عمرو قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خصلتان من كانتا فيه كتبه الله شاكرا صابرا ومن لم تكونا فيه لم يكتبه الله شاكرا ولا صابرا من نظر في دينه إلى من هو دونه فحمد الله على ما فضله به عليه كتبه الله شاكرا صابرا ومن نظر في دينه إلى من هو دونه ونظر في دنياه إلى من هو فوقه فاسف على ما فاتته منه لم يكتبه الله شاكرا ولا صابرا

موسیٰ بن حزام بھی علی بن اسحاق سے وہ عبداللہ سے وہ ثنی بن صباح سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے اسی کی طرح مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ لیکن سويد نے اپنی روایت میں عمرو بن شعیب کے بعد ان کے والد کا ذکر نہیں کیا۔

۲۳۲۶- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دنیاوی معاملات میں اپنے سے کم تر لوگوں کی طرف دیکھا کرو اپنے سے برتر لوگوں کی طرف نہیں اس لئے کہ ایسا کرنے سے امید ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو حقیر نہیں جانو گے جو تمہارے پاس ہیں۔

باب ۱۳۲۵-

۲۳۲۷- حضرت ابو عثمان، رسول اللہ ﷺ کے کاتب حنظلہ اسدیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ابو بکرؓ کے پاس سے گزرے تو رو رہے تھے۔ ابو بکرؓ نے پوچھا: حنظلہ کیا ہوا؟ عرض کیا: ابو بکر، حنظلہ منافق ہو گیا! اس لئے کہ جب ہم آنحضرت ﷺ کے پاس ہوتے ہیں اور آنحضرت ﷺ ہمیں جنت دوزخ کی یاد دلاتے ہیں تو ہم اس طرح ہوتے ہیں گویا کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ لیکن جب ہم آپ ﷺ کی مجلس سے لوٹتے، بیویوں اور سامان دنیا میں مشغول ہوتے ہیں تو ان نصائح میں سے اکثر کو بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم میرا بھی یہی حال ہے چلو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں چلتے ہیں۔ جب آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے حنظلہ سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ عرض کیا: میں منافق ہو گیا یا رسول اللہ! کیونکہ جب ہم آپ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ﷺ جنت و دوزخ کا تذکرہ کرتے ہیں تو گویا کہ ہم انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں لیکن جب ہم اپنے گھر بار اور بیویوں میں مشغول ہو جاتے ہیں تو ان نصیحتوں کا اکثر حصہ بھول جاتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگ اس حال پر باقی رہو جس پر میرے پاس سے اٹھ کر جاتے ہو تو فرشتے تمہاری مجالس، تمہارے بستروں اور تمہاری راہوں میں تم لوگوں سے مصلحے کرنے لگیں۔ لیکن حنظلہ کوئی گھڑی کیسی ہوتی ہے اور کوئی کیسی۔

۲۳۲۸- حضرت انسؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ تم لوگوں میں سے کوئی اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا۔ جب تک اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(۲۳۲۶) حدثنا ابو کریب نا ابو معاویۃ ووکیع عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انظروا الی من ہو اسفل منکم ولا تنظروا الی من ہو فوقکم فانہ اجدد ان لا تزدر وایعۃ اللہ علیکم

باب ۱۳۲۵-

(۲۳۲۷) حدثنا بشر بن ہلال البصری نا جعفر بن سلیمان عن الجریری ح و ثنا ہارون بن عبد اللہ البزازنا سیارنا جعفر بن سلیمان عن سعید الجریری والمعنی واجد عن ابی عثمان عن حنظلۃ الأسدی وکان من کتّاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ مرّ بابی بکر وهو ینبکی فقال مالک یا حنظلۃ فقال نافق حنظلۃ یا ابا بکر نکون عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدکرنا بالنار والجنۃ کانا رای عین فاذا رجعنا عافسنا الأزواج والضیعة ونسینا کثیرا قال فواللہ انا کذالک انطلق بنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقنا فلما راہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مالک یا حنظلۃ قال نافق حنظلۃ یا رسول اللہ نکون عندک تذکرنا بالنار والجنۃ حتی کانا رای عین فاذا رجعنا عافسنا الأزواج والضیعة ونسینا کثیرا قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو تدومون علی الحال الّتی تقومون بہا من عندی لصافحتکم الملائکۃ فی مجالسکم وعلی فرشکم وفی طرقکم ولکن یا حنظلۃ ساعة وساعة امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۳۲۸) حدثنا سويدنا عبدالرحمن عن شعبة عن قتادة عن أنس عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم لا يؤمن أحدکم حتی یحب لایحیہ ما یحب لنفسیہ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۳۲۹۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ فرمایا: اے لڑکے میں تمہیں چند باتیں سکھاتا ہوں وہ یہ کہ ہمیشہ اللہ کو یاد کرو گے تو وہ تمہیں یاد کرے گا اور تم اسے اپنے آگے پاؤ گے۔ ❶ اگر مانگو تو ہمیشہ اسی سے اور اگر مدد طلب کرو تو بھی صرف اسی سے۔ اور جان لو کہ اگر پوری امت اس بات پر متفق ہو جائے کہ تمہیں کسی چیز میں فائدہ پہنچائیں تو بھی وہ صرف اتنا ہی فائدہ پہنچا سکیں گے جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور اگر تمہیں نقصان پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو بھی اس سے زیادہ ضرر نہیں پہنچا سکتے جتنا کہ اللہ رب العزت نے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے۔ اس لئے کہ قلم اٹھائے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے۔ ❷

(۲۳۲۹) حدثنا احمد بن محمد بن موسى نا عبد الله بن المبارك نا ليث بن سعد وابن سعد وابن لهيعة عن قيس بن الحجاج قال و ثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا ابو الوليد نا الليث بن سعد ثنى قيس بن الحجاج المعنى واحد عن حنش الصنعاني عن ابن عباس قال كنت خلف النبي الله عليه وسلم يوما فقال يا غلام اني اعلمك كلمات يحفظ الله يحفظك يحفظ الله تحفظه تحافظك اذا سالت فاستل الله واذا استعنت فاستعن بالله واعلم ان الامة لو اجتمعت على ان ينفعوك بشيء لم ينفعوك الا بشيء قد كتبه الله لك وان اجتمعوا على ان يضروك بشيء لم يضروك الا بشيء قد كتبه الله عليك رفعت الاقلام وجفت الصحف

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۳۰۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا اونٹنی کو باندھ کر توکل کروں یا بغیر باندھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: باندھو اور اللہ پر بھروسہ رکھو۔ ❶

(۲۳۳۰) حدثنا ابو حفص عمرو بن علي ثنى يحيى بن سعيد القطان نا المغيرة بن ابى قره السدوسي قال سمعت انس بن مالك يقول قال رجل يا رسول الله اعقلها واتوكل او اطلقها واتوكل قال اعقلها واتوكل

عمرو بن علی اور یحییٰ کے نزدیک یہ حدیث منکر ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث انس کی روایت سے صرف اسی سند سے معروف ہے۔ پھر عمرو بن امیہ ضمری سے بھی مرفوعاً منقول ہے۔

۲۳۳۱۔ حضرت ابو حور سعدي کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علیؓ سے پوچھا کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کی کون سی حدیث یاد کی ہے؟ فرمایا: میں نے آنحضرت ﷺ کا یہ قول یاد کر رکھا ہے کہ ایسی چیز جو تمہیں شک میں مبتلا کرے اسے چھوڑ کر وہ چیز اختیار کر لو، جو شک میں نہ ڈالے اس لئے کہ سچائی اطمینان قلب ہے جب کہ کذب اضطراب کا نام

(۲۳۳۱) حدثنا ابو موسى الانصاري نا عبد الله بن ادريس نا شعبة عن بريد بن ابى مريم عن ابى الحور السعدي قال قلت للحسن بن علي ما حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم دع ما يربيك الى

❶ یعنی تم ذکر الہی میں مشغول رہو اللہ تعالیٰ تمہیں گناہوں سے بچائیں گے اور نیک کاموں کی توفیق بخشیں گے۔ (مترجم) ❷ یہ تقدیر کے لکھے جانے سے کنایہ ہے۔ (مترجم) ❸ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ توکل یہی ہے کہ اسباب کو اختیار کرتے ہوئے مسبب الاسباب یعنی اللہ رب العزت پر بھروسہ کیا جائے۔ (مترجم)

حال میں رہو جس میں میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمہاری زیارت کے لئے تمہارے گھروں تک آئیں اور اگر تم لوگ گناہ کرنا چھوڑ دو تو اللہ تعالیٰ اور لوگوں کو پیدا کر دیں تاکہ وہ گناہ کریں اور اللہ انہیں معاف کرے۔ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا؟ فرمایا: پانی سے۔ میں نے پوچھا: جنت کس طرح سے بنی ہے؟ فرمایا اس طرح کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی، اس کا گارامشک، کنکریاں موتی اور یاقوت کی اور مٹی زعفران ہے جو اس میں داخل ہوگا وہ کبھی تکلیف محسوس نہیں کرے گا۔ ہمیشہ اس میں رہے گا اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ پھر جنتیوں کے کپڑے کبھی پرانے نہیں ہوں گے اور ان کی جوانی کبھی ختم نہیں ہوگی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے عادل حاکم، روزے دار جب روزہ افطار کرنے لگے اور مظلوم کی بددعا۔ چنانچہ جب مظلوم بددعا کرتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مجھے میری عزت کی قسم میں ضرور تمہاری مدد کروں گا۔ اگرچہ تھوڑی دیر بعد ہی کروں۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَاتِكُمْ تَكُونُونَ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِي كُنْتُمْ عَلَى حَالِكُمْ ذَلِكَ لَزَارَتْكُمْ الْمَلَائِكَةُ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَوْ لَمْ تَذْبَحُوا لَجَاءَ اللَّهُ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ كَيْ يَذْبَحُوا فَيَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِمَّ خَلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بَنَّا وَهِيَ قَالَ لِبَنَةِ مِنْ فِضَّةٍ وَلِبَنَةِ مِنْ ذَهَبٍ وَمِلَأَ طَهَا الْمِسْكَ الْأَذْفَرُ وَحَضَبًا وَهِيَ اللَّوْلُوءُ وَالْيَاقُوتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَا يَبْئَسُ وَلَا يَخْلُدُ لَا يَمُوتُ وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثٌ لَا يَرُدُّدَعُوهُنَّ إِلَّا مَامُ الْعَادِلِ وَالصَّائِمِ حِينَ يُفْطِرُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَيَرْفَعُهَا فَوْقَ الْعَمَامِ وَيُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَعِزَّتِي لَا أَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ

اس حدیث کی سند قوی نہیں اور میرے نزدیک یہ غیر متصل ہے۔ ابو ہریرہؓ سے یہی حدیث دوسری سند سے بھی منقول ہے۔

باب ۱۳۲۸۔ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ غُرَفِ الْجَنَّةِ

(۲۳۳۹) حدثنا علي بن حجرنا علي بن مسهر عن عبد الرحمن بن اسحاق عن النعمان بن سعد عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن في الجنة لغرفا يرى ظهورها من بطونها وبطونها من ظهورها فقام إليه أعرابي فقال لمن هي يابني الله قال هي لمن أطاب الكلام واطعم الطعام وأدام الصيام وصلى بالليل والناس نيام

۲۳۳۹۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایسے کمرے ہوں گے جن کا اندرونی منظر باہر سے اور بیرونی منظر اندر سے نظر آئے گا۔ ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور عرض کیا وہ کس کے لئے ہوں گے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جو اچھی باتیں کریں گے، لوگوں کو کھانا کھلائیں گے، ہمیشہ روزے رکھیں گے اور رات کو جب لوگ سو جاتے ہیں تو اللہ کے لئے نماز پڑھیں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ بعض محدثین عبد الرحمن بن اسحاق کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ کوئی ہیں جب کہ عبد الرحمن بن

اسحاق قرشی مدنی ہیں اور وہ اثبت ہیں۔

(۲۳۴۰) حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد العزيز بن عبد الصمد العمى عن ابى عمران الجونى عن أبى

۲۳۴۰۔ حضرت عبد اللہ بن قیسؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں دو باغ ایسے ہوں گے جن کے برتن اور تمام چیزیں چاندی کی

ہوں گی جب کہ دوسرے دو باغ ایسے ہوں گے جن کے برتن اور تمام چیزیں سونے کی ہوں گی۔ پھر اہل جنت اور رویت باری تعالیٰ میں ایک اس کی کبریائی کی چادر کے علاوہ کوئی چیز حائل نہیں ہوگی جو کہ جنت عدن میں اس کے چہرہ مبارک پر ہوگی۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ جنت میں ایک ایسا خیمہ بھی ہوگا جو ساٹھ میل چوڑے موتی سے تراشا ہوا ہوگا اس کے ہر کونے میں حوریں ہوں گی پھر ایک کونے والے دوسرے کونے والے کو نہیں دیکھ سکیں گے۔ مؤمن ان حوروں کے ساتھ جماع کرے گا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ عمران جوئی کا نام عبدالملک بن حبیب۔ ابو موسیٰ اشعری کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔ جب کہ ابو بکر بن موسیٰ کا نام معلوم نہیں۔

باب ۱۳۲۹۔ جنت کے درجات۔

۲۳۴۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں اور ہر درجے کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔

باب ۱۳۲۹۔ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ

(۲۳۴۱) حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَاشِرِيكَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ يَهْدِيهِ حَسَنٌ غَرِيبٌ هـ

۲۳۴۲۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے، حج کیا۔ مجھے یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے زکوٰۃ کا ذکر کیا یا نہیں۔ تو اس کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس کی مغفرت کریں خواہ وہ ہجرت کرے یا جہاں پیدا ہوا ہو وہیں رہے۔ معاذ نے عرض کیا: کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنا دوں؟ فرمایا: لوگوں کو عمل کرنے کے لئے چھوڑ دو کیونکہ جنت میں سو درجے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان۔ اور جنت الفردوس جنتوں میں سب سے اعلیٰ اور درمیان میں ہے اس کے اوپر رُحْمٰن کا عرش ہے۔ جنت کی نہریں بھی اسی سے نکلتی ہیں۔ لہذا اگر تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو۔

(۲۳۴۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاحِدٌ بَنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ قَالَا نَا عَبْدِ الْعَزِيزِ بَنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ عَنْ عَطَاءٍ بَنُ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ الزَّكَاةَ أَمْ لَا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُغْفِرَ لَهُ إِنْ هَاجَرَ فُجِي سَبِيلَ اللَّهِ أَوْ مَكَتَ بِأَرْضِهِ أَلْتَبَّى وَلِدْبَهَا قَالَ مُعَاذٌ أَلَا أُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرِ النَّاسَ يَعْمَلُونَ فَإِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا فَوْقَ ذَلِكَ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهَا تَفْجَرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ

یہ حدیث ہشام سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ وہ زید بن اسلم سے وہ عطاء بن یسار سے اور وہ معاذ بن جبل سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔ عطاء کی معاذ بن جبل سے ملاقات نہیں ہوئی وہ ان سے کافی مدت پہلے انتقال کر گئے تھے ان کا انتقال خلافت عمرؓ میں ہوا۔

۲۳۴۳۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان آسمان وزمین کے درمیان جتنا فاصلہ ہے۔ ۱۰ فردوس اعلیٰ ترین جنت ہے۔ جنت کی چاروں نہریں اسی سے نکلتی ہیں اور اس کے اوپر عرش ہے۔ لہذا اگر تم اللہ سے جنت مانگو تو فردوس مانگا کرو۔

(۲۳۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةٌ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ

احمد بن منیع بھی زید بن ہارون سے وہ ہمام سے اور وہ زید بن اسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۳۴۴۔ حضرت ابوسعیدؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں سو درجے ہیں اگر ان میں سے ایک میں عالم کے تمام لوگ اکٹھے ہو جائیں تب بھی وہ وسیع ہوگا۔

(۲۳۴۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَهْيَةَ عَنْ دِرَاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ أَنَّ الْعَالَمِينَ اجْتَمَعُوا فِي أَحَدِهَا لَوْ سَعَتُهُمْ

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۳۳۰۔ اہل جنت کی عورتیں۔

باب ۱۳۳۰۔ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۲۳۴۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کی عورتوں میں ہے ہر عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر جوڑے میں سے بھی نظر آئے گی۔ یہاں تک کہ اس کی ہڈی کا گودا بھی دکھائی دے گا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ”کانھن..... الایۃ“ (یعنی گویا کہ وہ یا قوت اور مرجان ہیں) اور یا قوت ایک پتھر ہے اگر تم اس میں دھاگہ داخل کرو گے اور پتھر کو صاف کرو گے تو وہ دھاگا تمہیں اس کے اندر دکھائی دے گا۔

(۲۳۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَافِرَةُ بْنُ أَبِي الْمِقْرَاءِ نَاعِيْبَةَ بْنِ حَمِيدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرَى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ سَبْعِينَ حُلَّةً حَتَّى يُرَى مُخْجَاهَا وَذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ كَانَتْهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ فَأَمَّا الْيَاقُوتُ فَإِنَّهُ حَجَرٌ لَوْ أَدْخَلْتَ فِيهِ سِلْكَاً لَمْ اسْتَصْفَيْتَهُ لَا رِيْتَهُ مِنْ وَرَائِهِ

ہذا بھی عبیدہ سے وہ عطاء سے وہ عمرو سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۔ یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ حافظہ کو کہا جائے گا کہ قرآن کی تلاوت کرتا جا اور ہر آیت کے بدلے ایک درجہ چڑھتا جا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنت کے درجے سو سے بھی زیادہ ہوں گے اس میں اس طرح تطبیق دی گئی ہے کہ مذکورہ سو درجے بہت بڑے بڑے ہیں جب کہ ان کے درمیان اور بھی اتنے درجات ہیں جن کی تعداد کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ اعلم (مترجم)

پھر ہنادی ابوالاحوص سے وہ عمرو بن میمون سے اور وہ ابن مسعودؓ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ لیکن یہ غیر مرفوع اور اس سے زیادہ صحیح ہے۔ جریر اور کئی راوی بھی اسے عطاء بن سائب سے غیر مرفوع ہی نقل کرتے ہیں۔

۲۳۴۶۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جنت میں پہلے داخل ہونے والے گروہ کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ جب کہ دوسرے گروہ کے چہروں کی چمک آسمان کے سب سے زیادہ چمکدار ستارے کی سی ہوگی۔ ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی ستر جوڑے پہنے ہوئے ہوگی۔ اور اس کی پنڈلی کا گودا ان جوڑوں میں سے بھی نظر آئے گا۔

(۲۳۴۶) حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ عَنْ أَبِي عَنِ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمَرَةُ الثَّانِيَةُ عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يُرَى مَخْ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۴۷۔ حضرت ابوسعید خدریؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی سی ہوں گی جب کہ دوسرے گروہ کی آسمان کے بہترین ستارے کی سی (یعنی ان کی چمک ان کے مشابہ ہوگی) ان میں سے ہر ایک کے لئے دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی پر ستر جوڑے ہونے کے باوجود اس کی پنڈلی کی ہڈی کا گودا ان میں سے نظر آئے گا۔

(۲۳۴۷) حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فَرَّاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالثَّانِيَةُ عَلَى كَوْنِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يَبْدُو مَخْ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۳۱۔ اہل جنت کے جماع کے متعلق۔

۲۳۴۸۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کو جنت میں جماع کی اتنی اتنی قوت دی جائے گی۔ پوچھا گیا: کیا وہ اتنے کا تحمل کر سکے گا؟ فرمایا: اے سوا دمیوں کی طاقت عطا کی جائے گی۔

باب ۱۳۳۱۔ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ جَمَاعِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

(۲۳۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ الطَّيَالَسِيُّ عَنْ عَمْرِانِ الْقَطَّانِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةٌ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجَمَاعِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يُطَيَّقُ ذَلِكَ قَالَ يُعْطَى قُوَّةٌ مِائَةً

یہ حدیث صحیح غریب ہے اور اس باب میں زید بن ارقم سے بھی روایت ہے۔ ہم اسے قتادہ کی انس کی روایت سے صرف عمران بن

قطان کی ہی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۳۲۔ اہل جنت کی صفت۔

باب ۱۳۳۲۔ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۲۳۴۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند ہوں گے وہ لوگ، تھوکیں گے، نہ ناک سکیں گے اور نہ ہی انہیں حاجت کا تقاضا ہوگا۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے اور کنگھیاں سونے چاندی کی جب کہ ان کی انگلیٹھیاں اگر کی لکڑی سے سلگائی جائیں گے۔ ان کا پسینہ مشک ہوگا۔ اور پھر ہر شخص کے لئے دو بیاباں ہوں گی جو اتنی حسین ہوں گی کہ ان کی پنڈلیوں کا گودا تک گوشت کے اوپر سے نظر آئے گا۔ ان کے درمیان نہ کوئی اختلاف ہوگا اور نہ ان کے دلوں میں بغض۔ نیز ان کے دل ایک شخص کے دل کی طرح ہوں گے صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے۔

(۲۳۴۹) حدثنا سويد بن نصر نا ابن المبارك نا معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اول زمرة تلج الجنة صورتهم على صورة القمر ليلة البدر لا يصفون ولا يمتخطون ولا يتخوون انيتهم فيها من الذهب وانشاطهم من الذهب والفضة ومحاميرهم من اللؤلؤ ورشحهم المسك ولكل واحد منهم زوجتان يرى مخ سوفيها من وراء اللحم من الحسن لا اختلاف بينهم ولا تباغض قلوبهم قلب رجل واحد يسبحون الله بكرة وعشيا

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۳۵۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر جنت کی چیزوں میں سے ایک ناخن سے بھی کم مقدار دنیا میں ظاہر کر دی جائے تو آسمان وزمین کے کناروں تک ہر چیز روشن ہو جائے۔ اور اگر اہل جنت میں سے کوئی شخص دنیا میں جھانکے اور اس کے نگن ظاہر ہو جائیں تو سورج کی روشنی اس طرح ماند پڑ جائے جس طرح ستاروں کی روشنی سورج کی روشنی سے ماند پڑ جاتی ہے۔

(۲۳۵۰) حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا ابن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب عن داود بن عامر بن سعد بن ابي وقاص عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو ان ما يقل ظفر مما في الجنة بدا لترخرقت له ما بين خوافي السموات والارض ولو ان رجلا من اهل الجنة اطلع فبدأ أساوره لطمس ضوء الشمس كما تطمس الشمس ضوء النجوم

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابیہ کی سند سے ہی جانتے ہیں۔ یحییٰ بن ابیوب یہی حدیث یزید بن ابی حبيب سے نقل کرتے ہوئے ”عن عمر بن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ کہتے ہیں۔

باب ۱۳۳۳۔ اہل جنت کے کپڑوں کے متعلق۔

۲۳۵۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کی صفت یہ ہے کہ نہ ان کے جسم پر بال ہوں گے نہ ان کے زیر ناف بال ہوں گے نہ بغلوں میں، اور نہ ہی ان کی داڑھی مونچھیں ہوں گی اور سرگین آنکھوں والے ہوں گے۔ ❶ ہمیشہ جوان رہیں گے یہاں تک کہ ان کے کپڑے بھی کبھی بوسیدہ نہیں ہوں گے۔

باب ۱۳۳۳۔ ما جاء في صفة ثياب اهل الجنة (۲۳۵۱) حدثنا محمد بن بشار و ابو هشام الرفاعي قالنا معاذ بن هشام عن ابيه عن عامر الاحول عن شهر بن حوشب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل الجنة جرد مرد كحلي لا يفنى شبائبهم ولا تبلى ثيابهم

یہ حدیث غریب ہے۔

❶ کحلی سے مراد وہ شخص ہے جس کی پلکیں لمبی ہوں اور منت سیاہ۔ بغیر سرمہ لگائے ہوئے ایسا معلوم ہو کہ سرمہ لگایا ہوا ہے۔ داڑھی مونچھیں نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ ابھی ابھی جوانی میں قدم رکھے کہ اس کی داڑھی بھی نہ لگی ہو۔ واللہ اعلم۔ ❶

۲۳۵۲۔ حضرت ابوسعیدؓ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”و فرش مرفہ“ ۱ کے متعلق آنحضرت ﷺ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ ان کے فرشوں کی بلندی اتنی ہوگی جتنی آسمان و زمین کے درمیان مسافت ہے یعنی پانچ سو برس کی مسافت۔

(۲۳۵۲) حدثنا ابو کریب نارشد بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج ابی السمع عن ابی الہثم عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قوله و فرش مرفوعہ قال ارتفَاعُهَا کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف رشیدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ فرش سے مراد جنت کے درجات ہیں۔

باب ۱۳۳۴۔ مَا جَاءَ فِی صِفَةِ ثَمَارِ الْجَنَّةِ

باب ۱۳۳۳۔ جنت کے پھلوں کے متعلق۔

۲۳۵۳۔ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو سدرۃ المنتہیٰ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی سوار اس کی شاخوں کے سائے میں سو سال تک چل سکے گا یا فرمایا: کہ اس کے سائے میں ہو کر سونوار چل سکیں گے۔ یہ بچی کا شک ہے۔ اس کے پتے سونے کے اور پھل مٹکوں کے برابر ہوں گے۔ ۵

(۲۳۵۳) حدثنا ابو کریب نا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحاق عن یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیہ عن اسماء بنت ابی بکر قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ذکر سدرۃ المنتہی قال یسیر الراکب فی ظلّ الفتن منها مائۃ سنۃ او یستظلّ بظلّها مائۃ راکب شک یحییٰ فیہا فراش الذهب کأنّ ثمرها القلال

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۳۳۵۔ مَا جَاءَ فِی صِفَةِ طَیْرِ الْجَنَّةِ

باب ۱۳۳۵۔ جنت کے پرندوں کے متعلق۔

۲۳۵۴۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ کوثر کیا ہے؟ فرمایا: وہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت میں عطا کی ہے۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی طرح ہیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یہ تو بڑی نعمت میں ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں کھانے والے ان سے بھی زیادہ نعمت میں ہوں گے۔

(۲۳۵۴) حدثنا عبد بن حمید نا عبد اللہ بن مسلمہ عن محمد بن عبد اللہ بن مسلم عن ابیہ عن انس بن مالک قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الکوتر قال ذلک نہر اعطانیہ اللہ یعنی فی الجنۃ أشدّ بیاضا من اللبن وأحلی من العسل فیہ طیر أعناقہا کاعناق الجُرّ قال عمر إن ہذہ لنا عمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکلثہا أنعم منہا

اس آیت کی تفسیر میں حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ اس سے مراد بچھونے ہیں۔ مفسرین کی ایک جماعت کہتی ہے کہ فرش سے مراد عورتیں ہیں جب کہ مرفوعہ سے مراد یہ ہے کہ دنیا کی عورتوں سے حسن و جمال میں بہت آگے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم) ۵ بعض علماء کہتے ہیں کہ طوطی بھی اسی درخت کا نام ہے۔ اس کی صفات متعدد احادیث میں مختلف انداز سے منقول ہے۔ (مترجم)

یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبد اللہ بن مسلم، ابن شہاب زہری کے بھتیجے ہیں۔

باب ۱۳۳۶۔ جنت کے گھوڑوں کے متعلق۔

باب ۱۳۳۶۔ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ

(۲۳۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِمٍ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْمَسْعُودِيَّ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ مَرْشَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ إِنْ اللَّهُ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيهَا عَلَى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حُمْرَاءَ تَطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ فَقَالَ أَنْ يُدْخَلَكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ

۲۳۵۵۔ حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ کیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے فرمایا: اگر اللہ نے تمہیں جنت میں داخل کیا تو تم جب چاہو گے ایسے گھوڑے پر سوار ہو جاؤ گے جو سرخ یا قوت کا ہو گا وہ تمہیں لے کر جنت میں جہاں چاہو گے اڑتا پھرے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک اور شخص نے پوچھا کہ کیا جنت میں اونٹ بھی ہوں گے؟ لیکن آنحضرت ﷺ نے اسے پہلے کی طرح جواب نہیں دیا بلکہ فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا تو تمہیں ہر وہ چیز عطا کی جائے گی جو تم چاہو گے اور تمہاری آنکھیں اس سے حلاذہوں گی۔

سوید بھی عبد اللہ بن مبارک سے وہ سفیان سے وہ علقمہ بن مرشد سے وہ عبد الرحمن بن باسط سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں اور یہ مسعودی کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۲۳۵۶۔ حضرت ابو ایوبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے گھوڑے بہت پسند ہیں کہ جنت میں بھی ہوں گے؟ فرمایا: اگر تم جنت میں داخل ہو گے تو ایسا گھوڑا دیا جائے گا جو یا قوت کا ہو گا اور اس کے دو پر ہوں گے۔ تم اس پر سوار کرو گے اور جہاں چاہو گے گھومتے پھر دو گے۔

(۲۳۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْإِحْمَسِيُّ نَا ابْنَ مَعَاوِيَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي سُرَّةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ الْخَيْلَ أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ أَتَيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ لَهُ جَنَّا حَانَ فَحُمِلَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ

اس حدیث کی سند قوی نہیں ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوسورہ، ابو ایوب کے بھتیجے ہیں۔ انہیں یحییٰ بن معین ضعیف قرار دیتے ہیں۔ جب کہ امام بخاری انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔ یہ ایسی احادیث نقل کرتے ہیں کہ ان کا کوئی متابع نہیں ہوتا۔

باب ۱۳۳۷۔ جنتیوں کی عمر کے متعلق۔

باب ۱۳۳۷۔ مَا جَاءَ فِي سِنِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ

(۲۳۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فَرَّاسٍ الْبَصْرِيُّ نَا ابْنُ دَاوُدَ نَا عِمْرَانُ أَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

۲۳۵۷۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اہل جنت اس حالت میں جنت میں داخل ہوں گے کہ ان کے بدن بال نہیں ہوں گے نہ ہی ان کی داڑھی یا مونچھیں ہوں گی ان کی آنکھیں

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرَدًا مُرَدًّا مُكْحَلِينَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ سَنَةً

سرگیں ہوں گی اور عمر تیس یا تینتیس برس تک ہوگی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے بعض قنادہ کے ساتھی اسے مرسل نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۳۸۔ مَا جَاءَ فِي كَمْ صَفُ أَهْلِ الْجَنَّةِ

باب ۱۳۳۸۔ اہل جنت کی کتنی صفیں ہوں گی؟

(۲۳۵۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الطَّحَانُ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدَ بْنَ فَضِيلٍ عَنْ ضَرَّارِ بْنِ مَرَّةٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عَشْرُونَ وَمِائَةً صَفٍ ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ

۲۳۵۸۔ حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی امت کی اور چالیس باقی تمام امتوں کی ہوں گی۔

یہ حدیث حسن ہے اسے علقمہ بن مرثد بھی سلیمان بن بریدہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ بعض اس طرح روایت کرتے ہیں کہ ”عن سلیمان بن بریدہ عن ابیہ پھر ابوسفیان کی محارب بن دثار سے منقول حدیث حسن ہے۔ ابوسنان کا نام ضرار بن مرہ ہے جب کہ ابوسنان شیبانی: سعید بن شان بصری ہیں۔ نیز ابوسنان شامی کا نام عیسیٰ بن شان ہے اور یہ قسمی ہیں۔

(۲۳۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا ابوداود انبأنا سعيد عن ابی اسحاق قال سمعت عمر بن میمون یحدث عن عبد الله بن مسعود قال کُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ مَا أَنْتُمْ فِي الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ

۲۳۵۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں ہم تقریباً چالیس آدمی آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک خیمے میں تھے کہ فرمایا: کیا تم لوگ اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کے چوتھائی لوگ تم ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: کیا تمہاری ہونے پر بھی راضی ہو؟ عرض کیا: جی ہاں۔ پھر پوچھا کیا اس پر بھی راضی ہو کہ آدھے جنتی تم لوگ ہو؟ اس لئے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہو سکیں گے اور تم لوگ تعداد میں مشرکین کی بہ نسبت اس طرح ہو جیسے کالے بیل کی کھال پر ایک سفید بال یا سرخ بیل کی کھال پر ایک کالا بال۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عمران بن حصین اور ابوسعید خدری سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۳۳۹۔ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ

باب ۱۳۳۹۔ جنت کے دروازوں کے متعلق۔

(۲۳۶۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى الْقَزَّازِ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ

۲۳۶۰۔ سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس دروازے سے میری امت جنت میں داخل ہوگی

اس کی چوڑائی اتنی ہوگی کہ ایک تیز رفتار سوار اس میں تین روز تک چلا رہے۔ لیکن اس کے باوجود داخل ہوتے وقت دباؤ اتنا بڑھے گا کہ قریب ہوگا کہ ان کے بازو اتر جائیں۔

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ أُمْتِي الَّذِي يَدْخُلُونَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرَضُهُ مَسِيرَةُ الرَّائِبِ الْمَجُودِ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّهُمْ لَيُضْغَطُونَ عَلَيْهِ حَتَّى تَكَادَ مَنَاكِبُهُمْ تَزُولُ

یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا: میں اسے نہیں جانتا۔ خالد بن ابوبکر، سالم بن عبد اللہ کے حوالے سے بہت سے منکر احادیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۴۰۔ مَا جَاءَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ

باب ۱۳۴۰۔ جنت کے بازار کے متعلق۔

(۲۳۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إسماعِيلَ نا هِشَامُ بْنُ عَمَرَ نا عبد الحميد بن حبيب بن ابی العشرین نا الازاعی ثنا حسان بن عطیة عن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤَدُّنَ فِي مَقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيُزَوِّوْنَ رَبَّهُمْ وَيَبْرُزُ لَهُمْ عَرْشُهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيَتَوَضَّعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ياقوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرَجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ مِنْ دَنِيٍّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَبَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلٍ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَّا رُونَ مِنْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذَلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللَّهُ مُحَاضَرَةً حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَذْكُرُهُ بَعْضُ عَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ

۲۳۶۱۔ حضرت سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ میری ابو ہریرہ سے ملاقات ہوئی تو فرمایا: میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں جمع کر دے۔ میں نے عرض کیا: کیا وہاں بازار بھی ہوگا؟ فرمایا: ہاں۔ مجھے آنحضرت ﷺ نے بتایا کہ اہل جنت جب اپنے اعمال کے مطابق جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ہر جمعے کے دن انہیں بلایا جائے گا۔ تاکہ وہ اپنے رب کی زیارت کر سکیں۔ چنانچہ عرش الہی ان کے سامنے ظاہر ہوگا اور یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں ہوگا۔ پھر ان کے لئے نور، موتی، زمرہ، یاقوت، سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے اور ان میں سے ادنیٰ درجے کا جتنی۔ (اگرچہ ان میں کوئی ادنیٰ نہیں ہوگا۔) ❶ بھی مشک اور کافور کے ٹیلوں پر ہوگا۔ وہ لوگ یہ نہیں دیکھ سکیں گے کہ کوئی ان سے اعلیٰ منبروں پر بھی ہے۔ (تاکہ وہ غمگین نہ ہوں) ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اللہ رب العزت کو دیکھیں گے؟ فرمایا: ہاں۔ کیا تم لوگوں کو سورج یا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی زحمت یا تردد ہوتا ہے؟ ہم نے کہا: نہیں۔ فرمایا اسی طرح تم لوگ اپنے رب کو دیکھنے میں بھی زحمت و تردد میں مبتلا نہیں ہو گے۔ بلکہ اس مجلس میں کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جو بالمشافہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو نہ کر سکے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی سے کہیں گے۔ اے فلاں بن فلاں! تمہیں یاد ہے تم نے فلاں دن اس طرح کہا تھا۔ اور اسے اس کے بعض گناہ یاد دلائیں گے۔ و عرض کرے گا۔ اے اللہ! کیا آپ نے مجھے معاف نہیں کر دیا؟ اللہ تعالیٰ

❶ اس سے مراد یہ ہے کہ اہل جنت میں سے کوئی خسیس نہیں ہوگا ان کے درجات ضرور متفاوت ہوں گے۔ (مترجم)

فرمائیں گے کیوں نہیں۔ میری مغفرت کی وسعت ہی کی وجہ سے تم اس منزل پر پہنچے ہو۔ اس دوران ان لوگوں کو ایک بدلی ڈھانپ لے گی اور ان پر ایسی خوشبو کی بارش کرے گی کہ انہوں نے کبھی ویسی خوشبو نہیں سونگھی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ اٹھو اور میری کرامتوں (انعامات) کی طرف جاؤ جو میں نے تمہارے لئے رکھے ہیں اور جو چاہو لے لو۔ پھر ہم لوگ اس بازار کی طرف جائیں گے۔ فرشتوں نے اس کا احاطہ کیا ہوا ہوگا۔ اور اس میں ایسی چیزیں ہوں گی جنہیں نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی دل پر ان کا خیال گزرے۔ چنانچہ ہمیں ہر وہ چیز عطا کی جائے گی۔ جس کی ہم خواہش کریں گے۔ وہاں خرید و فروخت نہیں ہوگی۔ پھر وہاں جنتی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ان میں ان سے اعلیٰ مرتبہ والا جنتی اپنے سے کم درجے والے سے ملاقات کرے گا۔ حالانکہ ان میں کوئی بھی کم درجے والا نہیں ہوگا تو اسے اس کا لباس پسند آئے گا۔ ابھی اس کی بات پوری بھی نہیں ہوگی کہ اس کے بدن پر اس سے بھی بہتر لباس ظاہر ہو جائے گا۔ یہ اس لئے ہوگا کہ وہاں کسی کا غمگین ہونا جنت کی شان کے خلاف ہے۔ پھر ہم اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ ہاں جب ہماری اپنی بیویوں سے ملاقات ہوگی تو وہ کہیں گی۔ مرحباً و اہلاً۔ تم پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو کر لوٹے ہو۔ ہم کہیں گے کہ آج ہم اپنے رب جبار کی مجلس میں بیٹھ کر آرہے ہیں۔ لہذا اسی حسن و جمال کے مستحق ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۳۶۲۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی ہاں اس میں عورتوں اور مردوں کی تصویریں ہوں گی جو جسے پسند کرے گا اسی کی طرح ہو جائے گا۔

(۲۳۶۲) حدثنا احمد بن منيع وهذا قال انا ابو معاوية ثنا عبد الرحمن بن اسحق عن النعمان ابن ساعد عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجنة لسوقا فيها شري ولا بيع الا الصور من الرجال والنساء فاذا اشتهى الرجل صورة دخل فيها

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۳۴۱۔ رؤیت باری تعالیٰ کے متعلق۔

باب ۱۳۴۱۔ ما جاء في رؤية الرب تبارك وتعالى

(۲۳۶۳) حدثنا هناد نا وكيع عن اسماعيل بن ابي خالد عن قيس بن ابي حازم عن جرير بن عبد الله البجلي قال كنا جلوسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فنظر الى القمر ليلة البدر فقال انكم ستعوضون على ربكم فترؤنه كما ترؤن هذا القمر لا تضامون في رؤيته فان استطعتم ان لا تغلبوا على صلوة قبل طلوع الشمس وصلوا قبل غروبها فافعلوا ثم قرأ فسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب

یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۳۶۴) حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا حماد بن سلمة عن ثابت البنانی عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن صهيب عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله للذين احسنوا الحسنی وزيادة قال اذا دخل اهل الجنة الجنة نادى مناد ان لكم عند الله موعدا قالوا ألم يبيض وجوهنا وينجنا ويُدخلنا الجنة قالوا بلى فيكشف الحجاب قال فوالله ما اعطاهم شيئا احب اليهم من النظر اليه

اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے مسند اور مرفوع کیا ہے۔ سلیمان بن مغیرہ اسے ثابت بنانی سے اور وہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں۔

(۲۳۶۵) حدثنا عبد بن حميد اخبرني شابة بن سوار عن اسراييل عن ثوير قال سمعت ابن عمر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ادنى اهل الجنة منزلة لمن ينظر الى جنانه وزوجاته ونعيمه وخدمه

① اس سے مراد فجر اور عصر کی نمازیں ہیں۔ خصوصی طور پر انہیں ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان اوقات میں سستی غالب ہوتی ہے لہذا جماعت چھوٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ (مترجم) ② تسبیح سے مراد نماز ہے۔ (مترجم) ③ یعنی جن لوگوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے جنت ہے یعنی حسنیٰ اور اس پر مزید یہ کہ انہیں باری تعالیٰ کا دیدار کرایا جائے گا۔ (مترجم)

۲۳۶۳۔ حضرت جریر بن عبد اللہ بجلي فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے چاند کی طرف دیکھا جو کہ چودھویں رات کا تھا اور فرمایا: تم لوگ اپنے پروردگار کے سامنے پیش کئے جاؤ گے اور اسے اسی طرح دیکھ سکو گے جیسے یہ چاند دیکھ رہے ہو۔ یعنی اسے دیکھنے میں بالکل رحمت نہیں اٹھانی پڑے گی۔ لہذا اگر ہو سکے تو طلوع آفتاب اور غروب سے پہلے کی نمازیں ضرور پڑھا کرو۔ ① پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ”فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَبَعْدَ غُرُوبِهَا“ سورج طلوع ہونے سے پہلے بھی اور بعد بھی۔

۲۳۶۴۔ حضرت صہیبؓ، ارشاد باری تعالیٰ ”للذين احسنوا الحسنی وزيادة“ ② کی تفسیر میں آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ تمہیں اللہ سے ایک اور چیز ملنے والی ہے۔ وہ کہیں گے کیا اس نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا اور ہمیں نجات دے کر جنت میں داخل نہیں کیا؟ (یعنی اب ہمیں کس چیز کی حاجت باقی رہتی ہے) وہ کہیں گے کیوں نہیں۔ پھر پردہ ہٹایا جائے گا۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم انہیں اس کی طرف دیکھنے سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی۔

اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے مسند اور مرفوع کیا ہے۔ سلیمان بن مغیرہ اسے ثابت بنانی سے اور وہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں۔

۲۳۶۵۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ادنیٰ درجے کا جتنی بھی اپنے باغوں، بیویوں نعمتوں خدمت گاروں اور تختوں کو ایک ہزار برس کی مسافت تک دیکھے گا۔ ان میں سے سب سے زیادہ اکرام والا وہ ہوگا جو صبح و شام اللہ تعالیٰ کے چہرے کی

① اس سے مراد فجر اور عصر کی نمازیں ہیں۔ خصوصی طور پر انہیں ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان اوقات میں سستی غالب ہوتی ہے لہذا جماعت چھوٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ (مترجم) ② تسبیح سے مراد نماز ہے۔ (مترجم) ③ یعنی جن لوگوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے جنت ہے یعنی حسنیٰ اور اس پر مزید یہ کہ انہیں باری تعالیٰ کا دیدار کرایا جائے گا۔ (مترجم)

وَسُرُّرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمَهُمُ عَلَى اللَّهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غُدُوَّةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُوهَ يَوْمِئِذٍ نَاضِرَةً إِلَى رَبِّهَا نَاطِرَةً

طرف دیکھے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”وجوہ“..... لَا يَرَى اس روز بہت سے چہرے بارونق ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھیں گے۔

یہ حدیث کئی سندوں سے اسرا ئیل ہی سے منقول ہے وہ ثور سے اور وہ ابن عمرؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں عبد الملک بن ابی جریث ثور سے اور وہ ابن عمرؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ پھر عبد اللہ الشجعی، سفیان سے وہ ثور سے وہ مجاہد سے اور وہ ابن عمرؓ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں مرفوع نہیں کرتے۔ ابو کریب محمد بن علاء، عبد اللہ الشجعی سے وہ سفیان سے وہ ثور سے وہ مجاہد سے اور وہ ابن عمرؓ سے اسی کی مانند غیر مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

(۲۳۶۶) حدثنا محمد بن طريف الكوفي ثنا جابر ابن نوح عن الاعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَامُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ تَضَامُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيِهِ

۲۳۶۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم لوگوں کو چودھویں کا چاند یا سورج دیکھنے میں کوئی دشواری پیش آتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: تم لوگ عنقریب اپنے رب کو اسی طرح دیکھ سکو گے جس طرح چودھویں کا چاند دیکھ سکتے ہو کہ اس کے دیکھنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یحییٰ بن عیسیٰ اور کئی راوی اسے اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ عبد اللہ بن ادريس، ابی اعمش سے وہ ابوسعید سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں پھر یحییٰ ابوسعید سے کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے اور یہ بھی صحیح ہے۔

باب ۱۳۴۲۔ مَا جَاءَ فِي رِضَى اللَّهِ

باب ۱۳۴۲۔ رضائے الہی کے متعلق۔

(۲۳۶۷) حدثنا سويد نا عبد الله بن المبارك نا مالك بن انس عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد بن الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إِنْ اللَّهُ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَيْسَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ مَا لَنَا نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْنَا مَا لَمْ نَعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَنَا أَعْطَيْتُكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَجَلَ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ أَبَدًا

۲۳۶۷۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ جنتیوں سے کہیں گے کہ اے جنتیو! وہ جواب دیں گے بلیک وسعدیک یا رب! اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ کیا تم لوگ راضی ہو؟ وہ لوگ کہیں گے کیا وجہ ہے کہ ہم راضی نہ ہوں جب کہ آپ نے ہمیں وہ چیزیں عطا کی ہیں جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز عطا کروں گا۔ وہ پوچھیں گے کہ وہ کون سی چیز ہے جو اس سے بھی افضل ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں تمہیں ایسی رضا عطا کرتا ہوں کہ اب کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۴۳۔ مَا جَاءَ فِي تَرَائِي أَهْلِ الْجَنَّةِ

باب ۱۳۴۳۔ اہل جنت بالا خانوں سے ایک دوسرے کا نظارہ

کریں گے۔

۲۳۶۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ رسول کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کو کمروں (بالا خانوں میں اس طرح دیکھیں گے جیسے شرقی یا غربی ستارہ غروب یا طلوع کے وقت افق پر دیکھتے ہیں اور یہ سب تفاضل درجات میں ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وہ انبیاء ہوں گے؟ فرمایا: ہاں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ وہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں گے اور پیغمبروں کی تصدیق کریں گے۔

(۲۳۶۸) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هَلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ فِي الْغُفَّةِ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكُوكَبُ الشَّرْقِيُّ أَوْ الْكُوكَبُ الْغَرْبِيُّ الْغَارِبُ فِي الْأَفْقِ أَوْ الطَّالِعُ فِي تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أُولَئِكَ النَّبِيُّونَ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَأَقْوَامٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ

یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۳۴۴۔ مَا جَاءَ فِي خُلُودِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ (۲۳۶۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَطْلُعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ أَلَا تَتَّبِعُ كُلُّ إِنْسَانٍ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فَيَمَثُلُ لِصَاحِبِ الصَّلِيبِ صَلَيبُهُ وَلِصَاحِبِ التَّصَاوِيرِ تَصَاوِيرُهُ وَلِصَاحِبِ النَّارِ نَارُهُ فَيَتَّبِعُونَ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ وَ يَبْقَى الْمُسْلِمُونَ فَيَطْلُعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ أَلَا تَتَّبِعُونَ النَّاسَ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ اللَّهُ رَبُّنَا وَهَذَا مَكَانُنَا حَتَّى نَرَى رَبَّنَا وَهُوَ يَأْمُرُهُمْ وَيَنْهَاهُمْ ثُمَّ يَتَوَارَى ثُمَّ يَطْلُعُ فَيَقُولُ أَلَا تَتَّبِعُونَ النَّاسَ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ اللَّهُ رَبُّنَا وَهَذَا مَكَانُنَا حَتَّى نَرَى رَبَّنَا وَهُوَ يَأْمُرُهُمْ وَيَنْهَاهُمْ قَالُوا وَهَلْ نَرَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَهَلْ تَضَارُونَ فِي رُؤْيَا الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَا تِلْكَ السَّاعَةِ ثُمَّ يَتَوَارَى ثُمَّ يَطْلُعُ فَيَعْرِفُهُمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَقُولُ

باب ۱۳۴۴۔ جنتی اور دوزخی ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ ۲۳۶۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو ایک جگہ جمع کریں گے پھر ان کی طرف دیکھ کر فرمائیں گے کہ ہر شخص اپنے معبود کے ساتھ کیوں نہیں آتا۔ چنانچہ صلیب والے آگے صلیب کی، تصویر والے کے لئے اس کی تصویریں اور آگ والے کے لئے اس کی آگ کی صورت بن کر آئے گی تو وہ تمام لوگ اپنے معبودوں کے پیچھے چل پڑیں گے۔ پھر مسلمان باقی رہ جائیں گے تو ان کی طرف دیکھ کر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ تم لوگ ان کی اتباع میں کیوں نہیں گئے؟ وہ عرض کریں گے اے رب ہم تجھ ہی سے پناہ کے طلب گار ہیں۔ ہمارا رب تو اللہ ہے لہذا ہماری جگہ یہی ہے یہاں تک کہ ہم اپنے رب کو دیکھ لیں۔ پھر اللہ انہیں حکم دیں گے انہیں ثابت قدم کریں گے اور دوبارہ چھپ جائیں گے اس کے بعد پھر ظاہر ہوں گے اور پوچھیں گے کہ تم لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں گئے وہ پھر وہی جواب دیں گے اور اللہ تعالیٰ دوبارہ انہیں حکم دیں گے اور ثابت قدم کریں گے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کہ ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا: کیا تم لوگ چودھویں کا چاند دیکھتے ہوئے شک میں مبتلا ہوتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح عنقریب تم لوگ اپنے رب (یقین کامل) کے

ساتھ دیکھو گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ دوبارہ چھپیں گے اور پھر ظاہر ہو کر انہیں اپنے متعلق بتائیں گے اور فرمائیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں لہذا میرے ساتھ چلو۔ چنانچہ سب مسلمان کھڑے ہو جائیں گے اور پل صراط رکھ دیا جائے گا۔ پھر اس پر سے ایک گروہ عمدہ گھوڑوں اور ایک عمدہ اونٹوں کی طرح گزر جائے گا۔ وہ لوگ اس موقع پر یہ کہیں گے کہ ”سلم سلم“ یعنی سلامت رکھ سلامت رکھ۔ پھر دوزخی باقی رہ جائیں گے چنانچہ ایک فوج اس میں ڈالی جائے گی اور پوچھا جائے گا کیا تو بھر گئی؟ وہ عرض کرے گی: کچھ اور ہے؟ پھر ایک اور فوج ڈال کر پوچھا جائے گا تو بھی اس کا یہی جواب ہوگا۔ یہاں تک کہ سب کے ڈالے جانے پر بھی یہی جواب دے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا قدم رکھ دیں گے جس سے وہ سمٹ جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ: بس وہ کہے گی بس، بس۔ پھر جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل کر دیئے جائیں گے تو موت کو کھینچ کر لایا جائے گا اور دونوں کے درمیان کی دیوار پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر اہل جنت کو بلایا جائے گا تو وہ لوگ ڈرتے ہوئے دیکھیں گے اور دوزخیوں کو پکارا جائے گا تو وہ خوش ہو کر دیکھیں گے کہ شاید شفاعت ہو لیکن ان سب سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم لوگ اسے جانتے ہو؟ وہ سب کہیں گے جی ہاں یہ موت ہے جو ہم پر مسلط تھی چنانچہ اسے لٹایا جائے گا اور اسی دیوار پر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا: اے جنت والو اب تم ہمیشہ جنت میں رہو گے کبھی موت نہیں آئے گی اور اے دوزخ والو اب تم ہمیشہ یہیں رہو گے کبھی موت نہیں آئے گی۔

أَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّبِعُونِيْ فَيَقُومُ الْمُسْلِمُونَ وَيُوضَعُ الصِّرَاطُ فَيَمْرُ عَلَيْهِ مِثْلُ جِبَادِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ وَقَوْلُهُمْ عَلَيْهِ سَلَامٌ وَسَلَامٌ وَيَبْقَى أَهْلُ النَّارِ فَيَطْرَحُ مِنْهُمْ فِيهَا فَوْجٌ فَيَقَالُ هَلِ امْتَلَأَتْ فَيَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ثُمَّ يُطْرَحُ فِيهَا فَوْجٌ فَيَقَالُ هَلِ امْتَلَأَتْ فَيَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى إِذَا أُوعِبُوا فِيهَا وَضَعَ الرَّحْمَنُ قَدَمَهُ فِيهَا وَأَزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ قَطُّ قَالَتْ قَطُّ قَطُّ فَإِذَا أَدْخَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلَ النَّارِ النَّارَ أَتَى بِالْمَوْتِ مُلْكِيًّا فَيُوقِفُ عَلَى السُّورِ الَّذِي بَيْنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَطْلَعُونَ خَائِفِينَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَطْلَعُونَ مُسْتَبْشِرِينَ يَرْجُونَ الشَّفَاعَةَ فَيَقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَا أَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ قَدْ عَرَفْنَاهُ هُوَ الْمَوْتُ الَّذِي وَكَّلَ بِنَا فَيَضْجَعُ قَبْلَ بَحْ دَبْحَا عَلَى السُّورِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۷۰۔ حضرت ابوسعیدؓ فرموا نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن موت کو چپت کبریٰ بھیرکی صورت میں لایا جائے گا اور جنت و دوزخ کے درمیان ذبح کیا جائے گا وہ سب اسے دیکھ رہے ہوں گے۔ چنانچہ اگر کوئی خوشی سے مرتا تو جنت والے مرجاتے اور اگر کوئی غم سے مرتا تو دوزخی مرجاتے۔

(۲۳۷۰) حدثنا سفيان بن وكيع نا ابي عن فضيل بن مرزوق عن عطية عن ابي سعيد ير فعه قال اذا كان يوم القيامة اتى بالموت كالكبش المملح فيوقف بين الجنة والنار فيذبح وهم ينظرون فلو ان احدا مات فرح لمات اهل الجنة ولو ان احدا مات حزنا لمات اهل النار۔

یہ حدیث حسن ہے اور آپ ﷺ سے بہت سی احادیث منقول ہیں جن میں دیدار الہی کا ذکر ہے کہ لوگ اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھیں گے۔ جہاں تک قدم کا تعلق ہے یا اسی طرح کی اور چیزوں کا تو سفیان ثوری، مالک، ابن عیینہ، کعب، ابن مبارک اور کئی علماء کا مسلک یہ ہے کہ ہم ان حدیثوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کیفیت کے متعلق نہیں جانتے محدثین نے بھی یہی مسلک اختیار کیا ہے کہ ہم ان سب چیزوں پر اسی طرح ایمان لاتے ہیں جس طرح یہ مذکور ہیں ان کی تفسیر نہیں کی جاتی نہ ہی وہم کیا جاتا ہے اور اسی طرح ان کی کیفیت بھی نہیں پوچھی جاتی مذکورہ حدیث میں ”فیعرفہم نفسہ“ کا مطلب یہ ہے کہ ان پر اپنی تجلی ظاہر کرے گا۔

باب ۱۳۴۷۔ مَا جَاءَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ
باب ۱۳۴۸۔ جنت شدائد سے پر ہی جب کہ دوزخ خواہشات سے پر ہے۔

(۲۳۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو
بن عاصم انا حماد بن سلمة عن حميد وثابت عن
أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حُفَّتِ
الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

(۲۳۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَا عَبْدَةَ بْنَ سَلِيمَانَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ
وَالنَّارَ أَرْسَلَ جِبْرِيلَ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا
أَعَدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ فَجَاءَ فَانْظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا
أَعَدَّ اللَّهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ قَالَ فَوَعِزَّتِكَ
لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرُ بِهَا فَحُفَّتِ بِالْمَكَارِهِ
فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَانْظُرْ إِلَى مَا أَعَدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ
فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتِ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ إِلَيْهِ
فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ حُفَّتْ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ
أَذْهَبْ إِلَى النَّارِ فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَدْتُ لِأَهْلِهَا
فِيهَا فَإِذَا هِيَ بِرُكُوبٍ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ
فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَاَمَرُ بِهَا فَحُفَّتِ
بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ

یعنی جسے جنت میں داخل ہونا ہوگا اسے عبادت وغیرہ کی تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں گی کیونکہ جنت ان سے گھری ہوئی ہے جب کہ دوزخ اس کے برعکس
شہوات نفسانی کی اتباع پر مقرر کی جاتی ہے۔ (مترجم)

ہو جائے گا۔

خَشِيتُ اَنْ لَا يَنْجُو مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۴۸۔ ماجاء فی احتجاج الجنة والنار۔

۲۳۷۳۔ حدثنا ابو كريب ناعبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجت الجنة والنار فقالت الجنة يد خلني الضعفاء والمساكين وقالت النار يد خلني الجبارون والمتكبرون فقال للنار انت عذابي انتقم بك ممن شئت وقال للجنة انت رحمتي ارحم بك من شئت

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۴۹۔ ماجاء مالاذنی اهل الجنة من الكرامة (۲۳۷۴) حدثنا سويد بن نصر نا ابن المبارك نا رشد بن سعد ثنی عمرو بن الحارث عن دراج عن ابي الهيثم عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذنى اهل الجنة الذي له ثمانون ألف خادم اثنان وسبعون زوجة و تنصب له قبة من لؤلؤ وزبرجد ويا قوت كما بين الحايبة الى صنعاء وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من مات من اهل الجنة من صغير او كبير يركون بنى ثلاثون في الجنة لا يزيدون عليها ابدا وكذا لك اهل النار بهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان عليهم التيجان ان اذنى لؤلؤ منها لتضي ما بين المشرق والمغرب

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف رشد بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں۔

(۲۳۷۵) حدثنا ابو بكر محمد بن بشار نا معاذ

بن هشام ثنی ابي عن عامر الاحول عن ابي

باب ۱۳۴۸۔ جنت اور دوزخ کے مابین تکرار کے متعلق۔

۲۳۷۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی دوزخ سے تکرار ہوئی تو جنت نے کہا: مجھ میں ضعفاء اور مساکین داخل ہوں گے۔ دوزخ نے کہا: مجھ میں ظالم اور متکبر داخل ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو جس سے انتقام لینا چاہتا ہوں تمہارے ذریعے لیتا ہوں۔ پھر جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہو میں تمہارے ذریعے جس پر چاہتا ہوں رحم کرتا ہوں۔

باب ۱۳۴۹۔ ادنیٰ درجے کے جنتی کے لئے انعامات۔

۲۳۷۴۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ادنیٰ جنتی وہ ہے جس کے اسی ہزار خادم اور بہتر بیویاں ہوں گی۔ اس کے لئے موتی، یا قوت اور زمرود سے اتنا بڑا خیمہ نصب کیا جائے گا جتنا کہ صنعاء اور جابیہ کے درمیان فاصلہ ہے۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت میں سے ہر شخص کی عمر تیس سال کر دی جائے گی۔ خواہ موت کے وقت وہ اس سے زیادہ کا ہو یا کم کا۔ یہی حال دوزخیوں کا بھی ہوگا۔ پھر اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ ان کے سروں پر ایسے تاج ہوں گے جن کا ادنیٰ سے ادنیٰ موتی بھی مشرق و مغرب روشن کر دے گا۔

۲۳۷۵۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اگر کوئی مؤمن جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو صرف ایک گھر سے

میں حمل، پیدائش، اور اس کی عمر اس جنتی کی خواہش کے مطابق ہو جائے گی۔

الْصِّدِّيقُ النَّاجِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ، وَوَضْعُهُ، وَسِنُّهُ، فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهَى

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جنت میں صرف جماع ہوگا اولاد نہیں۔ طاؤس، مجاہد اور ابراہیم نخعی بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام بخاری، اسحاق بن ابراہیم کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی مؤمن جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو ایک گھرے میں وہ جس طرح چاہے گا ہو جائے گا۔ لیکن وہ آرزو نہیں کرے گا۔ پھر ابو رزین عقیلی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ اہل جنت کے ہاں اولاد نہیں ہوگی۔ ابوصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے بکر بن قیس بھی انہی کو کہتے ہیں۔

باب ۱۳۵۰۔ ما جاء في كلام حور العين۔

باب ۱۳۵۰۔ حوروں کی گفتگو کے متعلق۔

۲۳۷۶۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جنت میں حوریں جمع ہوتی ہیں اور اپنی ایسی آواز بلند کرتی ہیں کہ مخلوق نے کبھی ویسی آواز نہیں سنی اور وہ کہتی ہیں: ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں جو کبھی فنا نہیں ہوں گی۔ ہم ناز و نعم میں رہنے والی ہیں کبھی کسی چیز کی محتاج نہیں ہوتیں۔ ہم اپنے شوہروں سے راضی رہنے والیاں ہیں کبھی ان سے ناراض نہیں ہوتیں۔ مبارکباد ہے اس شخص کے لئے جو ہمارے لئے ہے اور ہم اس کے لئے۔

(۲۳۷۶) حَدَّثَنَا هنادوا حمد بن منيع قالنا ابو معاوية نا عبد الرحمن بن اسحق عن النعمان بن سعيد عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجنة لمجتمعاً للحور العين يعرفن باصوات لم يسمع الخلائق مثلها يقلن نحن الخالدات فلا نبيد ونحن الناعمات فلا نياس ونحن الراضيات فلا نسخط طوبى لمن كان لنا ومكنا له

یہ حدیث غریب ہے اور اس باب میں ابو ہریرہؓ، ابوسعیدؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۳۵۱۔ جنت کی نہروں کے متعلق۔

باب ۱۳۵۱۔ ما جاء في صفة أنهار الجنة

۲۳۷۷۔ حضرت معاویہؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں پانی، شہد، دودھ اور شراب کے سمندر ہیں پھر ان میں سے نہریں نکل رہی ہیں۔

(۲۳۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِزٌ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْحَرِيرِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقُّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حکیم بن معاویہ، بکر کے والد ہیں۔

۲۳۷۸۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگی جنت اس کے لئے دعا

(۲۳۷۸) حَدَّثَنَا هناد نا ابو الاحوص عن ابى اسحق عن بريد بن ابى مريم عن انس بن مالك قال قال رسول

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللہَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
قَالَتْ الْجَنَّةُ لِلَّهِمْ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ النَّارُ لِلَّهِمْ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ

کرنے لگتی ہے کہ اے اللہ اسے جنت میں داخل کر دے۔ اور جو شخص
دوزخ سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ دوزخ اس کے لئے دعا کرتی ہے
کہ اے اللہ اسے دوزخ سے بچا۔

یونس نے بھی ابواسحاق سے یہ حدیث اسی طرح نقل کی ہے۔ وہ انس سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں جب کہ
ابواسحاق سے برید بن ابی مریم کے حوالے سے حضرت انسؓ ہی کا قول منقول ہے۔

(۲۳۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَوَاسُ بْنُ سَفِيَانَ
عَنْ أَبِي الْيَقْظَانَ عَنْ زَادَانَ عَنْ أَبِي عَمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلَى كُتُبَانِ
الْمُسْلِمِ أَرَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغِطُهُمُ الْأَوَّلُونَ
وَالْآخِرُونَ رَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَاةِ الْخُمْسِ فِي كُلِّ
يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَرَجُلٌ يَوْمَ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ وَعَبْدٌ
أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ

۲۳۷۹۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص
مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے (راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ
ﷺ نے قیامت کے دن کا بھی تذکرہ کیا) ان پر پہلے اور بعد والے
سب رشک کر رہے ہوں گے۔ ۱۔ مؤذن جو پانچوں نمازوں کے لئے
اذان دیتا ہے۔ ۲۔ ایسا امام جس سے اس کے مقتدی راضی ہوں۔
۳۔ ایسا غلام جو اللہ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے مالکوں کا بھی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف سفیان ثوری کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابویقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے۔ انہیں ابن
قیس بھی کہتے ہیں۔

(۲۳۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَوَاسُ بْنُ سَفِيَانَ
عَنْ أَبِي الْيَقْظَانَ عَنْ زَادَانَ عَنْ أَبِي عَمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلَى كُتُبَانِ
الْمُسْلِمِ أَرَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغِطُهُمُ الْأَوَّلُونَ
وَالْآخِرُونَ رَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَاةِ الْخُمْسِ فِي كُلِّ
يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَرَجُلٌ يَوْمَ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ وَعَبْدٌ
أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ

۲۳۸۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ مروفاً نقل کرتے ہیں کہ تین شخص
ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں۔ ۱۔ وہ شخص جو رات کو
کھڑا ہو کر قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے۔ ۲۔ ایسا شخص جو اپنے دائیں
ہاتھ سے چھپا کر صدقہ و خیرات کرتا ہے (میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا
کہ) اور بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی۔ ۳۔ وہ شخص جس نے اپنے لشکر
کے ساتھیوں کے شکست کھانے کے بعد دشمن کا اکیلے مقابلہ کیا۔

یہ حدیث غریب اور اس سند سے غیر محفوظ ہے۔ صحیح وہ ہے جو شعبہ وغیرہ منصور سے وہ ربیع بن خراش سے وہ زید بن ظلیان سے وہ
ابوزر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ابوبکر بن عیاش کثیر الغلط ہیں۔

(۲۳۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَكُونُ الْفَرَاتُ يَحْسِرُ عَنْ كَنْزٍ
مِنَ الذَّهَبِ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا

۲۳۸۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عنقریب
دریائے فرات ایک سونے کے خزانے کو منکشف کرے گا۔ تم میں سے
جو اس وقت موجود ہو۔ وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔

① سریہ ایک چھوٹے لشکر کو کہتے ہیں جس کی تعداد زیادہ سے زیادہ چار سو تک ہوتی ہے۔ (مترجم)

یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو سعید اشج، عقبہ بن خالد سے وہ عبید اللہ بن عمر سے وہ ابو زناد سے وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں اس کے الفاظ اس سے مختلف ہیں کہ عنقریب دریائے فرات ایک سونے کا پہاڑ کھول دے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۸۲۔ حضرت ابو ذرؓ آنحضرت ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ تین شخصوں سے اللہ رب العزت محبت اور تین سے بغض رکھتے ہیں۔ جن سے محبت کرتے ہیں وہ یہ ہیں۔ ۱۔ کوئی شخص کسی قوم سے خدا کے لئے کچھ مانگتا ہے نہ کہ اس قربت اری کے لئے جو اس شخص اور اس قوم کے درمیان ہوتی ہے لیکن وہ لوگ اسے کچھ نہیں دیتے۔ پھر انہی میں سے کوئی شخص الگ جا کر اسے اس طریقے سے دیتا ہے کہ اللہ اور اس سائل کے علاوہ کوئی شخص نہیں جانتا۔ وہ دینے والا شخص اللہ کے نزدیک محبوب ہے۔ ۲۔ دوسرا وہ شخص جو کسی جماعت کے ساتھ رات کو چلتا ہے یہاں تک کہ انہیں نیند کے مقابلے کی تمام چیزوں میں نیند پیاری ہو جاتی ہے اور وہ لوگ سر رکھ کر سو جاتے ہیں لیکن وہ شخص کھڑا ہو کر اللہ کے حضور گڑگڑاتا ہے۔ اور اس کے قرآن کی آیات کی تلاوت کرنے لگتا ہے۔ ۳۔ تیسرا وہ شخص جو کسی لشکر میں ہوتا ہے اور اس لشکر کو دشمن کے مقابلے میں شکست ہو جاتی ہے لیکن وہ شخص سینہ سپر ہو کر دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ تاکہ یا تو قتل ہو جائے یا پھر فتح کر کے لوٹے۔ (یہ تھے وہ تین جن سے اللہ محبت کرتے ہیں۔ اب ان تین کا تذکرہ آتا ہے) جن سے اللہ بغض رکھتے ہیں وہ یہ ہیں۔ بوڑھا زانی، منکبر فقیر اور ظالم غنی۔

(۲۳۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَاشِعَةَ عَنْ مَنْصُورِ ابْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعِي بْنَ خِرَاشٍ يَحْدِثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ رَفَعَهُ، إِلَى أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ وَ ثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمْ فَأَمَّا الَّذِينَ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ فَرَجُلٌ اتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللَّهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ، وَبَيْنَهُمْ فَمَنْعُوهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْيَانِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللَّهُ وَالَّذِي أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النُّومُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعَدُّلُ بِهِ فَوَضَعُو أَرْءَهُمْ وَهُمْ قَامَ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتْلُوا آيَاتِي وَ رَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهَزَمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ، وَ الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ الشَّيْخُ الزَّانِي وَ الْفَقِيرُ الْمُحْتَالُ وَ الْغَنِيُّ الظَّالِمُ

محمود بن غیلان، نصر بن شمیل سے اور وہ شعبہ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ شیبان بھی منصور سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ یہ ابو بکر بن عیاش کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
جہنم کے متعلق رسول اکرم ﷺ سے نقل کردہ
احادیث کے ابواب
باب ۱۳۵۲۔ جہنم کے متعلق۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
أَبْوَابُ صِفَةِ جَهَنَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
باب ۱۳۵۲۔ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّارِ

۲۳۸۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ اس دن جہنم کو اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگائیں ہوں گی اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑ کر کھینچتے ہوئے لائیں گے۔

(۲۳۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ نَا أَبِي عِلَاءَ بْنِ خَالِدٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَحْرُونَهَا

عبداللہ بن عبدالرحمن اور ثوری کہتے ہیں کہ ابن مسعودؓ سے مرفوع نہیں کرتے۔ عبدالرحمن بن حمید، عبدالملک اور ابو عامر عقدی سے وہ سفیان سے اور وہ علاء سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں یہ بھی مرفوع نہیں۔

۲۳۸۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گی، دو کان ہوں گے جن سے وہ سنے گی اور زبان ہوگی جس سے وہ بات کرے گی وہ کہے گی: مجھے تین شخصوں کو نکلنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ۱۔ سرکش ظالم، ۲۔ مشرک، ۳۔ مصور۔

(۲۳۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَأُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُولُ إِنِّي وَكَلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَبِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِينَ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۳۵۳۔ جہنم کی گہرائی کے متعلق۔

باب ۱۳۵۳۔ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ

۲۳۸۵۔ حضرت حسن کہتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن غزوآنؓ نے ہمارے اس بھری کے منبر پر آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر جہنم کے کنارے سے ایک بڑا پتھر پھینکا جائے اور وہ ستر برس تک نیچے گرتا رہے تب بھی وہ اس کی گہرائی تک نہیں پہنچے گا۔ پھر عقبہ نے حضرت عمرؓ کا قول نقل کیا کہ جہنم کو بکثرت یاد کیا کرو۔ اس لئے کہ اس کی گہرائی بہت شدید، اس کی گہرائی انتہائی بعید اور اس کے کوزے حدید (لوہے) کے ہیں۔

(۲۳۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمِيدٍ نَا حُسَيْنَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَعْفِيِّ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلَى مِنْبَرِنَا هَذَا مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيمَةَ لَتُلْقَى مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا مَا تُفْضِي إِلَى قَرَارِهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَكْثَرُوا ذِكْرَ النَّارِ فَإِنَّ حَرَّهَا شَدِيدٌ وَإِنَّ قَعْرَهَا بَعِيدٌ وَإِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيدٌ

ہمیں علم نہیں کہ حسن نے عتبہ بن غزوآن سے کوئی حدیث سنی ہو کیونکہ وہ بصرہ، حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں آئے تھے اور حسن، حضرت عمرؓ کی خلافت ختم ہونے سے صرف دو سال پہلے پیدا ہوئے۔

(۲۳۸۶) حدثنا عبد بن حمید نا حسن نا موسیٰ عن ابی لہیعة عن دراج عن ابی الہیثم عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصعود جبل من نار يتصعد فيه الكافر سبعين خريفا ويهوى فيه كذلك ابداً

۲۳۸۶۔ حضرت ابوسعیدؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جہنم میں ایک آگ کا پہاڑ ہے جس کا نام صعود ہے۔ کافر اس پر ستر سال میں چڑھے گا اور پھر اتنی ہی مدت میں گرتا رہے گا۔ اور ہمیشہ اسی عذاب میں رہے گا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

باب ۱۳۵۴۔ مَا جَاءَ فِي عَظَمِ أَهْلِ النَّارِ

باب ۱۳۵۴۔ دوزخیوں کی جسامت۔

(۲۳۸۷) حدثنا علي بن حجر نا محمد بن عمار ثنی جدی محمد بن عمار وصالح مولى التؤمة عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ضرس الكافر يوم القيامة مثل أحد وفجده، مثل البيضاء ومقعده، من النار مسيرة ثلاث مثل الربدة یعنی به كما بين المدينة والربدة والبيضاء جبل

۲۳۸۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کافر کی داڑھ احد پہاڑ کی طرح، اس کی ران بیضاء پہاڑ کی طرح اور اس کے بیٹھنے کی جگہ تین دن تک کی مسافت ہوگی۔ ”مثل الربدہ“ یعنی مدینہ اور ربدہ کے درمیان کے فاصلے کے برابر ہے جب کہ بیضاء ایک پہاڑ کا نام ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو کریب اسے مصعب بن مقدم سے وہ فضیل سے وہ ابو حازم سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کافر کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابو حازم اشجعی ہیں۔ ان کا نام سلمان ہے اور یہ عذرہ اجمعیۃ کے مولیٰ ہیں۔

(۲۳۸۸) حدثنا هناد نا علي بن مسهر عن الفضل بن يزيد عن ابی المَخارق عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان الكافر ليسحب لسانه الفرسخ أو فرسخين يتوطأه الناس

۲۳۸۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: کافر اپنی زبان کو ایک یا دو فرسخ تک زمین پر گھسیٹے گا لوگ اسے روندتے پھریں گے۔

اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ فضل بن یزید کوئی سے کئی ائمہ احادیث نقل کرتے ہیں۔ اور ابو مخارق غیر مشہور ہیں۔

(۲۳۸۹) حدثنا العباس بن محمد الدوري نا عبيد الله بن موسى نا شيان عن الاعمش

۲۳۸۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کافر کی کھال کی موٹائی یا لیس گز ہے۔ اس کی داڑھ احد کے برابر اور اس کے

عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ غُلِظَ جِلْدُ الْكَافِرِ ثِنْتَانِ وَارْبَعُونَ ذِرَاعًا وَإِنْ ضُرَّسَهُ، مِثْلُ أَحَدٍ وَإِنْ مَجَلِسَهُ، مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ
یہ حدیث اعمش کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۳۵۵۔ دوزخیوں کے مشروبات۔

۲۳۹۰۔ حضرت ابوسعیدؓ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”کالمہل“ کے متعلق آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: وہ تیل کی تلچٹ کی مانند ہوگی اور جب دوزخی (اسے پینے کے لئے) منہ کے قریب لے جائے گا تو اس کے منہ کی کھال اس میں گر پڑے گی۔

باب ۱۳۵۵۔ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ أَهْلِ النَّارِ (۲۳۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَارُشْدِينَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ كَالْمَهْلِ قَالَ كَعَكْرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قَرَّبَهُ، إِلَى وَجْهِهِ سَقَطَتْ قَرْوَةٌ وَجْهِهِ فِيهِ

اس حدیث کو ہم صرف رشدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں اور ان کے حافظے پر اعتراض کیا گیا ہے۔

۲۳۹۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: گرم پانی (حیم) ان کے سروں پر ڈالا جائے گا اور وہ ان کے جوف تک نفوذ کر جائے گا۔ اس سے اس کے گردے، کلیجہ اور آنتیں وغیرہ کٹ جائیں گی یہاں تک کہ وہ سب چیزیں اس کے قدموں میں سے نکل جائیں گی۔ قرآن کریم میں مذکورہ ”صہر“ سے بھی یہی مراد ہے اور پھر وہ دوبارہ ویسے ہی ہو جائے گا جیسے پہلے تھا۔

(۲۳۹۱) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرَةَ ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي السَّمْحِ عَنِ ابْنِ جَحْشِرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْحَمِيمُ لِيَصُبَّ عَلَى رُءُوسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيمُ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ فَيَسْلُتُ مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى يَمُرَّقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ

ابن حجرہ کا نام عبدالرحمن بن حجرہ مصری ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۳۹۲۔ حضرت ابوامامہؓ قرآن کریم کی آیت ”وَيَسْقَىٰ مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ“ الآية کی تفسیر آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اسے اس کے منہ کے نزدیک کیا جائے گا تو

(۲۳۹۲) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرَةَ ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرِو عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

• جلد اور اعضاء کی مقدار میں روایات کا اختلاف اعمال کے اختلاف پر محمول ہے چنانچہ جس قدر فساد و شر زیادہ ہوگا اس کا جسم بھی اسی قدر بڑا ہوگا گناہگار مومنوں کا بھی یہی حال ہوگا چنانچہ حارث بن قیس سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں سے کسی شخص کا جسم اتنا بڑا ہو جائے گا کہ جہنم کا ایک کونہ بھر جائے گا۔“ (مترجم) • اس آیت سے مراد یہ آیت ہے۔ ”وَأَن يَسْتَقْبِلُوا يَغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمَهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهُ“ (مترجم) • حیم اس پانی کو کہتے ہیں جس کی حرارت انتہائی پہنچ گئی ہو۔ (مترجم) • یہاں اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔ ”يَصْبُ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ يَصْهَرُ بِهِ مَا فِي بَطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ“ (مترجم)

وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَيُسْقَى مِنْ مَّاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ
قَالَ يُقَرَّبُ إِلَى فِيهِ فَيَكْرَهُهُ، فَإِذَا أُذِنِي مِنْهُ شَوَى
وَجْهَهُ، وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهِ فَإِذَا شَرِبَهُ، قَطَعَ
أَمْعَاءَهُ، حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَعَ أَمْعَاءَهُمْ
وَيَقُولُ وَإِنْ يَسْتَعِينُوا يَغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ
يَشْوَى الْوُجُوهُ بِفَسِّ الشَّرَابِ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا

وہ اس سے کراہت کرے گا۔ جب اور قریب کیا جائے گا تو اس
کا منہ اس سے بھن جائے گا۔ اور اس کے سر کی کھال اس میں گر
پڑے گی اور جب وہ اسے پئے گا تو اس کی آنتیں کٹ کر دربر سے
نکل جائیں گی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَسُقُوا مَاءً الآیۃ
یعنی انہیں گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں کاٹ دے گا۔
پھر فرمایا: ”وَان يَسْتَعِينُوا“ الآیۃ یعنی اگر وہ لوگ فریاد
کریں گے تو انہیں تیل کی تلچٹ کی مانند پانی دیا جائے گا جو ان
کے چہروں کو بھون دے گا کتنی بری ہے یہ پینے کی چیز اور یہ کتنی
بری رہنے کی جگہ ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری بھی عبید اللہ بن بسرؓ نے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور یہ اسی حدیث سے پہچانے جاتے
ہیں۔ صفوان بن عمرو نے عبد اللہ بن بسرؓ سے اس کے علاوہ بھی کئی احادیث نقل کی ہیں۔ عبد اللہ بن بسرؓ کے ایک بھائی اور ایک بہن کا
بھی آنحضرت ﷺ سے سماع ہے۔ عبید اللہ بن بسرؓ بن سہیل بن عمرو نے مذکورہ بالا حدیث نقل کی ہے شاید وہ عبد اللہ بن بسرؓ کے
بھائی ہوں۔

۲۳۹۳۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے
”کالمہل“ کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ تیل کی تلچٹ کی طرح ہے۔ جب وہ
دوزخی کے قریب کی جائے گی تو اس کے چہرے کی کھال اس میں گر
پڑے گی۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سرادق
نار (دوزخ کی) چار دیواریں ہیں اور ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی
مسافت ہے۔ اسی سند سے منقول ہے کہ اگر غساق ۱ کی ایک بالٹو
بھی دنیا میں ڈال دی جائے تو پورے اہل دنیا سڑ جائیں۔

(۲۳۹۳) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ
نَارِشْدِينَ بْنِ سَعْدِ ثَنِيَّ عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ
عَنْ دِرَاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
بِالسُّنَدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكْرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قُرِبَ
إِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيهِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَسَرَادِقُ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ كَثُفَ كُلُّ جِدَارٍ
مَسِيرَةَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوَأَنَّ دَلُّوْا مِنْ
عَاقِبِ يَهْرَاقٍ فِي الدُّنْيَا لَا نَتَنُ أَهْلُ الدُّنْيَا

اس حدیث کو ہم صرف رشدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔

(۲۳۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ
نَا شُعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ
۲۳۹۴۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت
پڑھی۔ ”اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ“ الآیۃ (ترجمہ) اللہ سے ۲

● غساق دوزخیوں کے جسموں سے بہنے والی پیپ اور خون کا نام ہے۔ (مترجم)

طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مسلمان ہو کر مرو) اور پھر فرمایا: اگر زقوم ❶ کا ایک قطرہ بھی دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو اہل دنیا کی معیشت بگڑ جائے۔ تو پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کی غذا ہی یہ ہوگی۔

عَبَّاسُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنْ الزَّقُّومِ قَطَرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَافْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعَاشَتُهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُونُ طَعَامُهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۵۶۔ دوزخیوں کے کھانے۔

۲۳۹۵۔ حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں کو بھوک میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ دوسرا عذاب اور بھوک برابر ہو جائیں گے۔ تو وہ لوگ فریاد کریں گے۔ چنانچہ انہیں ضریح ❶ کھانے کے لئے دیا جائے گا جو نہ موٹا کرے گا اور نہ ہی بھوک کو ختم کرے گا۔ وہ دوبارہ کھانے کے لئے کچھ مانگیں گے تو انہیں ایسا کھانا دیا جائے گا جو گلے میں اکتنے والا ہوگا۔ وہ لوگ یاد کریں گے کہ دنیا میں اگلے ہوئے نوالے پر پانی پیا کرتے تھے اور پانی مانگیں گے تو انہیں کھوتا ہوا پانی لوہے کے کلاہ میں دیا جائے گا۔ وہ جب ان کے منہ کے نزدیک کیا جائے گا تو وہ انہیں بھون دے گا اور جب پیٹ میں داخل ہوگا تو سب کچھ کاٹ کر رکھ دے گا وہ کہیں گے کہ جہنم کے داروغہ کو بلاؤ۔ وہ جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس رسول نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں فرشتے کہیں گے: تو پھر پکارو اور کافروں کی پکار صرف گمراہی میں ہے۔ پھر وہ لوگ کہیں گے: مالک کو پکارو اور عرض کریں گے کہ اے مالک آپ کے رب کو چاہئے کہ ہمارا فیصلہ کر دے۔ وہ انہیں جواب دے گا کہ تمہارا فیصلہ تو ہو چکا۔ اعمش کہتے ہیں: مجھے خبر دی گئی ہے کہ ان کی پکار اور مالک کے جواب کے درمیان ایک ہزار سال کی مدت ہوگی۔ پھر وہ لوگ کہیں گے کہ

باب ۱۳۵۶۔ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَعَامِ أَهْلِ النَّارِ (۲۳۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَاعِصِمُ بْنُ يَوْسُفَ نَاقِطَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَمْرِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقَى عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَعِينُونَ فَيَعَاثُونَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ فَيَسْتَعِينُونَ بِالطَّعَامِ فَيَعَاثُونَ بِطَعَامٍ ذَا غَضَّةٍ فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُحْيِزُونَ الْغَضَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَعِينُونَ بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيمُ بِكَلَالٍ لَيْبِ الْحَدِيدِ فَإِذَا أَدْنَتْ مِنْ وَجْهِهِمْ شَوْتٌ وَجْهِهِمْ فَإِذَا دَخَلَتْ بُطُونُهُمْ قَطَعَتْ مَا فِي بُطُونِهِمْ فَيَقُولُونَ أَدْعُوا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ قَالَ فَيَقُولُونَ أَدْعُوا مَالِكًا فَيَقُولُونَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِرَ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيَجِيبُهُمْ إِنَّكُمْ مَا كُنْتُمْ قَالُوا لَا عَمَشَ نَبِئْتُ أَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَبَيْنَ

❶ زقوم ایک درخت ہے جس کی جڑ دوزخ کی گہرائی میں ہے یہ سخت کڑوا ہے دوزخی اسے نہیں کھائیں گے تو زبردستی کھلایا جائے گا۔ (مترجم) ❶ ضریح ایک خشک کانٹے دار نباتات کا نام ہے جو بہت کڑوا ہوتا ہے۔ ابن عباس سے منقول ہے کہ یہ جہنم میں ایک ایسی چیز ہے جو ایلوے سے زیادہ کڑوی، مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ہوتی ہے۔ (مترجم)

اپنے رب کو بلاؤ اس لئے کہ اس سے بہتر کوئی نہیں۔ پھر عرض کریں گے اے رب ہم پر بدبختی غالب آگئی ہے ہم لوگ گمراہ تھے۔ اے ہمارے رب ہمیں اس عذاب سے نکال دیجئے اگر اب بھی ہم وہی کچھ کریں گے تو ہم ظالم ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جواب دیں گے کہ دھنکار ہوتی ہے مجھ سے بات مت کرو۔ پھر وہ لوگ ہر خیر سے مایوس ہو جائیں گے اور گدھے کی طرح ڈینگیں مارنے لگیں گے۔ اور حسرت اور ویل پکاریں گے۔

إِحَابَةِ مَالِكِ إِيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُولُونَ أَدْعُوا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدَ خَيْرَ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ قَالَ فَيَجِيبُهُمْ إِحْسُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَتَسَوَّأُ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الزَّفِيرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ

عبداللہ بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ راوی اس حدیث کو مرفوع نہیں کرتے نیز یہ اس سند سے بھی منقول ہے۔ عن الامام عیسیٰ بن عیسیٰ عن شہر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابی الدرداء۔ پھر اسے انہی کا قول روایت کیا گیا۔ قطبہ بن عبد العزیز محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۲۳۹۶۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ”وہ فیہا کالحوں“ (ترجمہ: وہ اس میں بد شکل اور ترشہور ہے ہیں) کی تفسیر میں فرمایا: اس کی حقیقت یہ ہے کہ ان کا اوپر کا ہونٹ آگ میں بھن کر اتا سکر جائے گا کہ سر کے نیچے میں پہنچ جائے گا۔ جب کہ نیچے والا ہونٹ لٹک کر ناف کے ساتھ لگنے لگے گا۔

(۲۳۹۶) حدثنا سويد نصرانا ابن المبارك عن سعيد بن يزيد ابی شجاع عن ابی السمع عن ابی الہثیم عن ابی سعید بن الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وہم فیہا کالحوں قال تشویہ النار فتقلص شفته العليا حتی تبلغ وسط رأسه وتستخرجی شفته السفلی حتی تضرب سرتہ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابونعیم کا نام سلیمان بن عمر بن عبد العزازی ہے۔ یہ یتیم تھے ان کی پرورش ابوسعید نے کی۔

۲۳۹۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایک اس کے برابر رصاص کا گولہ۔ اور آپ ﷺ نے سر کا طرف اشارہ کیا۔ آسمان سے زمین کی طرف چھوڑا جائے جو پانچ۔ سال کی مسافت ہے تو وہ رات سے پہلے زمین پر پہنچ جائے گا لیکن آسمان سے زنجیر کے ایک سرے سے چھوڑ دیا جائے تو چالیس برس تک دن رات چلنے کے بعد اس کی گہرائی یا اس کی اصل تک پہنچے گا۔ ❶

(۲۳۹۷) حدثنا سويد بن نصرانا عبد اللہ انا سعید بن يزيد عن ابی اسمع عن عیسی بن ہلال الصوفی عن عبد اللہ بن عمر و بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان رصاصہ مثل ہذہ وأشار الی مثل الجمجمة أرسلت من السماء الی الارض وہی مسيرة خمس مائة سنة لبلغت الارض قبل اللیل ولوائتھا أرسلت من رأس السلسلہ لساترت أربعین خریفًا اللیل والنہار قبل ان

❶ یہ آیت کی تفسیر ہے۔ ”فی سلسلہ ذرعا سبعون ذراعاً فاسلکوه“ آیہ اور گہرائی سے مراد جہنم کی گہرائی ہے اس لئے کہ زنجیر کی گہرائی نہیں ہوتی اگر زنجیر ہی مراد ہو تو اسکی لمبائی مراد ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

تَبْلَغَ أَصْلَهَا أَوْ قَعَرَهَا.

اس حدیث کی سند حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۵۷۔ دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کا سترواں (۷۰) حصہ ہے۔

باب ۱۳۵۷۔ مَا جَاءَ أَنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءٍ مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ

۲۳۹۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آگ جسے لوگ سلگاتے ہیں جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جلانے کے لئے تو یہی آگ کافی تھی۔ فرمایا: وہ آگ اس سے انتہر (۶۹) درجے زیادہ گرم ہے اور ہر درجہ اس کی گرمی کے برابر ہے۔

(۲۳۹۸) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هَذِهِ الَّتِي يُوقَدُ بِنَوَادِمَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءٍ أَمِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَاغِيَةً يَّارَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا فَضِلَتْ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءٍ أَكْثَلُهَا مِثْلُ حَرِّهَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمام بن منبہ، وہب بن منبہ کے بھائی ہیں ان سے وہب نے روایت کی ہے۔

باب ۱۳۵۸۔ اسی کے متعلق۔

باب ۱۳۵۸۔ مِنْهُ

۲۳۹۹۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تمہاری یہ آگ دوزخ کی آگ کا سترواں (۷۰) حصہ ہے ہر حصہ اتنی ہی گرم ہے جتنی تمہاری یہ آگ۔

(۲۳۹۹) حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ أَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءٍ أَمِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ لِكُلِّ جُزْءٍ مِّنْهَا حَرُّهَا

یہ حدیث ابوسعید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۲۴۰۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک سلگایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر ایک ہزار سال تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی پھر ایک ہزار سال تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ کالی ہوگئی۔ چنانچہ اب وہ سیاہ و تاریک ہے۔

(۲۴۰۰) حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَاحِيحِي بْنُ بَكِيرٍ نَاشِرِيكٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوْقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى أَحْمَرَتْ ثُمَّ أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى أَيْبَضَتْ ثُمَّ أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءٌ مُّظْلَمَةٌ

سويد بن نصر، عبد اللہ سے وہ شریک سے وہ عاصم سے وہ ابوصالح یا کسی اور شخص سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے انہی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ لیکن یہ موقوف ہے اور اس باب میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ یحییٰ بن بکیر کے علاوہ بھی کسی نے اسے مرفوع کیا ہو۔ وہ شریک سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۳۵۹۔ دوزخ کے لئے دو سانس اور اہل توحید کا اس سے نکالے جانے کا تذکرہ۔

۲۳۹۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی کہ میرے بعض اجزاء بعض کو کھا گئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دے دی ایک مرتبہ سردیوں میں دوسری مرتبہ گرمی میں۔ چنانچہ سردی میں اس کا سانس سخت سردی کی شکل میں اور گرمی میں سخت لو کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

باب ۱۳۵۹۔ مَا جَاءَ أَنَّ لِلنَّارِ نَفْسَيْنِ وَمَا ذُكِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ

(۲۴۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيدِ الْكُتَيْبِيُّ الْكُوفِيُّ نَا الْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَّتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا وَقَالَتْ أَكُلُ بَعْضِي بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفْسَيْنِ نَفْسًا فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسًا فِي الصَّيْفِ فَأَمَّا نَفْسُهَا فِي الشِّتَاءِ فَزَمْهَرِيرٌ وَأَمَّا نَفْسُهَا فِي الصَّيْفِ فَسُمُومٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو ہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ مفضل بن صالح محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

۲۳۹۲۔ حضرت انسؓ سے مرفوعاً (ہشام کی روایت) میں منقول ہے۔ کہ جنت سے نکلے گا۔ جب کہ شعبہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: حکم ہوگا کہ دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال دو جو لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے۔ پھر ہر اس شخص کو بھی نکال دو جو لا الہ الا اللہ کہتا ہو۔ اور اس کے دل میں گمبھوں کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو۔ نیز اس شخص کو بھی نکال دو جو لا الہ الا اللہ کہے اور اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو۔

(۲۴۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا ابوداود نا شعبة وهشام عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ هِشَامٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ وَ قَالَ شُعْبَةُ أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِيدُ شَعِيرَةً أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِيدُ بُرَّةً أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِيدُ ذَرَّةً وَقَالَ شُعْبَةُ مَا يَزِيدُ ذَرَّةً مُخَفَّفَةً

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں جابرؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۳۹۳۔ حضرت انسؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ہر اس شخص کو دوزخ سے نکال دو جس نے مجھے ایک دن بھی یاد کیا ہو یا مجھ سے کسی مقام پر ڈرا ہو۔

(۲۴۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا ابوداود غن مبارك بن فضالة عن عبد الله بن أبي بكر بن أنس عن أنس عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي مِنْ مَقَامٍ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۳۹۴۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۲۴۰۴) حَدَّثَنَا هِنَادُ نَا ابُو معاوية عن الاعمش

بضم الذال ونخضة الراء وهو بالقافية ارنن ۱۲۔

میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا وہ گھٹتا ہوا وہاں سے نکلے گا اور کہے گا کہ اے رب! لوگوں نے تو جنت کے سب گھر لے لئے ہوں گے اس سے کہا جائے گا تو جا اور جنت میں داخل ہو جا وہ جائے گا تو دیکھے گا کہ لوگوں نے جنت کے تمام گھر لے لئے ہیں۔ چنانچہ لوٹے گا اور عرض کرے گا اے میرے پروردگار! لوگوں نے سب گھر لے لئے ہیں پھر کہا جائے گا کہ کیا تمہیں وہ وقت یاد ہے جب تم دوزخ میں تھے وہ کہے گا: جی ہاں۔ اس سے کہا جائے گا کہ پھر اپنی تمنائیاں کر۔ وہ تمنا کرے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ تجھے وہ بھی دیا جائے گا جس چیز کی تو نے تمنا کی ہے اور ساتھ ہی دس گنا دنیا بھی۔ وہ عرض کرے گا اے اللہ آپ مالک ہوتے ہوئے میرا تسخر کر رہے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پھر آنحضرت ﷺ کو ہنستے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ کلیاں مبارک نظر آنے لگیں۔

عن ابراهيم عن عبيدة السلماني عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لا اعرف اجر اهل النار خروجا يخرج منها زحفا فيقول يا رب قد اخذ الناس المنازل قال فيقال له انطلق الى الجنة فادخل الجنة قال فيذهب ليدخل فيجد الناس قد اخذوا المنازل قال فيرجع فيقول يا رب قد اخذ الناس المنازل قال فيقال له اذكرك الزمان الذي كنت فيه فيقول نعم فيقال له تمن قال فيتمنى فيقال له فان لك الذي تمنيت وعشرة اضعاف الدنيا قال فيقول اتسخرني وانت الملك قال فلقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحك حتى بدت نواجذه

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۰۵۔ حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دوزخ سے سب سے آخر میں نکلنے اور سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والے شخص کو جانتا ہوں۔ چنانچہ ایک شخص کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس کے بڑے گناہوں کو چھپا کر چھوٹے گناہوں کے متعلق پوچھو۔ اس سے کہا جائے گا تم نے فلاں دن اس طرح کیا تھا۔ فرمایا: پھر اس سے کہا جائے گا۔ تیرے تمام گناہ نیکیوں سے بدل دیئے گئے۔ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اور بھی بہت سے گناہ کئے تھے جو یہاں نہیں ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہنس رہے ہیں یہاں تک کہ کلیاں مبارک نظر آنے لگیں۔

(۲۴۰۵) حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن المعمر بن سويد عن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لا اعرف اجر اهل النار خروجا من النار واجر اهل الجنة دخولها الجنة يؤتى برجل فيقول سلوا عن صغار ذنوبه واحبوا كبا رها فيقال له عملت كذا وكذا يوم كذا وكذا وعملت كذا وكذا يوم كذا وكذا قال فيقال له فان لك مكان كل سنة حسنة قال فيقول يا رب لقد عملت اشياء ما اراها ههنا قال فلقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يضحك حتى بدت نواجذه

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۰۶۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل توحید میں سے کچھ لوگوں کو دوزخ میں عذاب دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ کوئلہ کی طرح ہو جائیں گے۔ پھر رحمت الہی ان کا تدارک کرے گی

(۲۴۰۶) حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن أبي سفيان عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعدب ناس من اهل التوحيد في

اور انہیں دوزخ سے نکال کر جنت کے دروازوں پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر جنت کے لوگ ان پر پانی چھڑکیں گے جس سے وہ اس طرح اگنے لگیں گے جیسے کوئی دانہ بہنے والے پانی کے کنارے اگتا ہے اور پھر جنت میں داخل ہوں گے۔

النَّارِ حَتَّى يَكُونُوا فِيهَا حُمَمًا ثُمَّ تُدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ فَيَخْرَجُونَ وَيَطْرَحُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْحَنَةِ قَالَ فَيُرْشُ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْحَنَةِ الْمَاءَ فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْغَنَاءُ فِي حُمَالَةِ السَّيْلِ ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْحَنَةَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت جابرؓ سے منقول ہے۔

۲۴۰۷۔ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہر وہ شخص جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی ایمان ہوگا دوزخ سے نکال دیا جائے گا۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ جس کو شک ہو وہ یہ آیت پڑھے ”ان الله لا يظلم مثقال ذره“ (ترجمہ: اللہ تعالیٰ ایک ذرے کے برابر بھی ظلم نہیں کرتے)

(۲۴۰۷) حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ شَيْبٍ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَمَنْ شَكَّ فَلْيَقْرَأْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۰۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں میں سے دو شخص بہت زور زور سے چیخنے لگیں گے۔ اللہ تعالیٰ حکم دیں گے کہ انہیں نکالو۔ انہیں نکالا جائے گا تو ان سے کہیں گے تم لوگ کیوں اتنا چیخ رہے تھے؟ وہ عرض کریں گے: تاکہ آپ ہم پر رحم کریں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میری تم لوگوں پر رحمت یہی ہے کہ جاؤ اور دوبارہ خود کو دوزخ میں ڈال دو۔ وہ دونوں جائیں گے اور ایک دوزخ میں چلا جائے گا جب کہ دوسرا وہیں کھڑا رہے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے آگ کو ٹھنڈی اور سلامتی والی کر دیں گے اور دوسرے سے پوچھیں گے کہ تم کیوں نہیں گئے؟ وہ عرض کرے گا: میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے ایک مرتبہ دوزخ سے نکالنے کے بعد دوبارہ نہیں ڈالیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تمہارے ساتھ تمہاری امید کے مطابق معاملہ ہوگا اور دونوں اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(۲۴۰۸) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرَانَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا رِشْدِينَ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنَى ابْنُ أَنْعَمٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صَبَا حُفْمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَخْرِجُوهُمَا فَلَمَّا أَخْرِجَا قَالَ لَهُمَا لِأَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صَبَا حُفْمَا قَالَا فَعَلْنَا ذَلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ رَحِمْتُنِي لَكُمَا أَنْ تَنْطَلِقَا فَتَلْقِيَا أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيَنْطَلِقَانِ فَيَلْقِي أَحَدُهُمَا نَفْسَهُ فَيَجْعَلُهَا عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَيَقُومُ الْآخَرُ فَلَا يَلْقِي نَفْسَهُ فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَلْقِي نَفْسَكَ كَمَا أَلْقَى صَاحِبُكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنِّي لَا رُجُوَ أَنْ لَا تُعِيدَنِي فِيهَا بَعْدَمَا أَخْرَجْتَنِي فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ

۱۔ اس آیت سے دوزخ کے نکلنے پر اس طرح استدلال کیا جاتا ہے کہ اگر کسی نے ایک ذرے کے برابر بھی نیکی کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ سے ضرور جزاء دیں گے اور جزاء جنت ہی میں دی جائے گی کیونکہ دوزخ تو دارالعداب ہے لہذا اسے لازمی طور پر جنت میں داخل کیا جائے گا اور اس کے اس نیک عمل کو دگنا چوگنا کر دیا جائے گا۔ (مترجم) ۲۔ یعنی پہلے والا حکم کی تعمیل کی وجہ سے اور دوسرا اپنی نیک امید کی وجہ سے۔ (مترجم)

تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَكَ رَجَاءُكَ فَيَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ جَمِيعًا
بِرَحْمَةِ اللَّهِ

اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس لئے کہ یہ رشدین بن سعد سے منقول ہے اور وہ ضعیف ہیں وہ ابن انعم افریقی سے روایت کرتے ہیں اور وہ بھی ضعیف ہیں۔

(۲۴۰۹) حدثنا محمد بن بشارنا ابن ابی عدی ومحمد بن جعفر وعبد الوهاب قالونا عوف عن ابی رجاء العطاردي عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليخرجن قوم من امتي من النار بشفاعتي يسمون الجهنميين

۲۴۰۹۔ حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً میری شفاعت سے ایک قوم دوزخ سے نکلے گی۔ ان کا نام جہنمی ہوگا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابورجاء عطار دی کا نام عمران بن تیم ہے۔ انہیں ابن ملحان بھی کہتے ہیں۔

(۲۴۱۰) حدثنا سويد بن نصرانا بن المبارك عن يحيى ابن عبيد الله عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأيت مثل النار نام هاربها ولا مثل الجنة نام طالبيها

۲۴۱۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے دوزخ کے برابر کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا سو جائے اور جنت کے برابر کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی کہ اس کا طلبگار سو جائے۔ ❶

اس حدیث کو ہم صرف یحییٰ بن عبید اللہ کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔ شعبہ ان پر اعتراض کرتے ہیں۔

باب ۱۳۶۰۔ مَا جَاءَ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ النَّسَاءُ

(۲۴۱۱) حدثنا احمد بن منيع ثنا اسمعيل بن ابراهيم نا ايوب عن ابی رجاء العطاردي قال سمعت ابن عباس يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطلعت في الجنة فرأيت اكثر أهلها الفقراء واطلعت في النار فرأيت اكثر أهلها النساء

باب ۱۳۶۰۔ دوزخ میں عورتوں کی اکثریت ہوگی۔

۲۴۱۱۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں دیکھا تو جنتیوں کی اکثریت فقراء کی تھی اور جب دوزخ میں دیکھا تو وہاں عورتوں کی اکثریت تھی۔

(۲۴۱۲) حدثنا محمد بن بشارنا ابن ابی عدی ومحمد بن جعفر وعبد الوهاب قالونا عوف عن ابی رجاء العطاردي عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليخرجن قوم من امتي من النار بشفاعتي يسمون الجهنميين

۲۴۱۲۔ حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں نے دوزخ میں جھانکا تو وہاں عورتوں میں زیادہ تھیں جب کہ جنت میں فقراء کی اکثریت تھی۔ ❶

❶ یعنی جنت اور دوزخ جیسی چیزوں کے ہوتے ہوئے سونا اور غافل رہنا قابل تعجب ہے۔ (مترجم) ❶ یہاں یہ جان لینا بھی ضروری (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے عوف بھی ابورجاء سے اور وہ عمران بن حصین سے اور ابوب، ابورجاء سے بحوالہ ابن عباس یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ دونوں سندیں صحیح ہیں ممکن ہے کہ ابورجاء نے دونوں سے سنا ہو۔ عوف کے علاوہ اور راوی بھی یہ حدیث عمران بن حصین سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۶۱۔

باب ۱۳۶۱۔

۲۴۱۳۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ میں خفیف ترین عذاب یہ ہوگا کہ ایک شخص کے تلووں میں دو چنگاریاں ہوں گی جن سے اس کا دماغ کھولتا رہے گا۔ ❶

(۲۴۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ فِي أَحْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوبریرہ، عباس بن عبدالمطلب اور ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۴۱۴۔ حضرت حارثہ بن وہب خزاعی: کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ فرمایا: کیا میں تمہیں اہل جنت کے متعلق نہ بتاؤں؟ اہل جنت میں ہر وہ ضعیف ہوگا جسے لوگ حقیر جانتے ہیں وہ اگر کسی چیز پر قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دیں اور کیا میں تمہیں اہل دوزخ کے متعلق نہ بتاؤں؟ اہل دوزخ میں ہر تندخو، بد مزاج، بخیل اور متکبر شخص ہوگا۔ ❶

(۲۴۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَهُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُوٍّ جَوَاطِ مُتَكَبِّرٍ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(بچھلے صفحہ کا حاشیہ) ہے کہ جس طرح دوزخ میں عورتیں زیادہ ہوں گی اسی طرح جنت میں بھی ان کی تعداد مردوں سے زیادہ ہوگی کیونکہ ہر جنتی کے لئے ایک سے زیادہ عورتیں ہوں گی اس کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ عورتوں کی مردوں کے مقابلے میں دنیا میں بھی کثرت ہو کیونکہ آخری زمانے میں ان کی نسبت کافی زیادہ ہو جائے گی یہاں تک کہ ایک روایت میں آتا ہے کہ پچاس پچاس عورتوں کا ایک ہی مرد مگر ان ہوگا۔ واللہ اعلم (مترجم)

❶ اس شخص سے مراد ابوطالب ہیں کیونکہ بخاری نے اپنی روایت میں صراحت کے ساتھ ان کا تذکرہ کیا ہے کہ دوزخ میں انہیں سب سے کم عذاب ہوگا۔ (مترجم) ❶ آپ ﷺ کا یہ فرمانا اکثریت کے اعتبار سے ہے یا یہ بھی ممکن ہے کہ ان صفات کے نتائج بیان کرنا مقصود ہو۔

ایمان کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول

احادیث کے ابواب

باب ۱۳۶۳۔ مجھے لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ لا الہ الا اللہ کہیں۔

۲۳۱۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا کہ لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لوگ "لا الہ الا اللہ" کہیں۔ اور اگر وہ لوگ اس کے قائل نہ ہو گئے تو ان لوگوں نے اپنی جان و مال میرے ہاتھوں سے محفوظ کر لیں الا یہ کہ وہ ایسے جرم کا ارتکاب کریں جس سے ان کی یہ چیزیں حلال ہو جائیں۔ ① نیز ان کا حساب اللہ پر ہے۔ ②

أَبْوَابُ الْإِيمَانِ عَنْ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۳۶۳۔ مَا جَاءَ أَمْرُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(۲۴۱۵) حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله فإذا قالوها عصموا مني دماءهم وأموالهم إلا بحقها وحسابهم على الله

اس باب میں جابر، ابوسعیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۳۱۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور ابو بکرؓ خلفہ ہوئے تو عرب میں سے کچھ لوگوں نے دین کا انکار کر دیا۔ اس موقع پر حضرت عمرؓ نے ابو بکرؓ سے کہا: آپ کیسے لوگوں سے لڑیں گے؟ جب کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا گیا جب تک یہ "لا الہ الا اللہ" نہ کہیں۔ اور جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا ان کی جان و مال میرے ہاتھوں سے محفوظ ہے الا یہ کہ وہ کوئی ایسا کام کریں جو ان کی چیزوں کو حلال کر دے پھر ان کا حساب اللہ پر ہے۔ ابو بکرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں ہر اس شخص سے جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق کرے گا۔ اس لئے کہ زکوٰۃ مال کا وظیفہ ہے۔ اللہ کی قسم اگر یہ لوگ مجھے ایک ایسی رسی بھی بطور زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیں گے جو یہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے۔ تو میں ان سے اسی کی عدم ادائیگی پر جنگ کروں گا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے ابو بکرؓ کا سینہ جنگ کے لئے

(۲۴۱۶) حدثنا قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهري اخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن أبي هريرة قال لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم واستخلف أبو بكر بعده كفر من كفر من العرب فقال عمر بن الخطاب لأبي بكر كيف تقاتل الناس؟ وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله ومن قال لا إله إلا الله عصم مني ماله ونفسه إلا بحقه وحسابه على الله فقال أبو بكر والله لأقاتلن من فرق بين الصلاة والزكاة فإن الزكاة حق المال والله لو منعوني عقالاً كانوا يؤدونه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعه فقال عمر بن الخطاب فوالله

① یعنی اگر یہ لوگ ایسے جرموں کا ارتکاب کریں جن سے ان کی جان و مال حلال ہو جاتی ہے۔ مثلاً کوئی قتل کرتا ہے یا کسی کا مال غصب کرتا ہے وغیرہ (مترجم) ② ان کا حساب اللہ پر ہے۔ یعنی اگر کوئی اس کا اقرار کر لے تو مجھے اس تفصیل کو جاننے کی ضرورت نہیں کہ اس کے دل میں کیا ہے۔ لہذا یہ اللہ کا کام ہے۔ واللہ اعلم (مترجم) حضرت سے مراد وہ شخص ہے جسے لوگ حقیر جانتے ہوں اور وہ رقیق القلب اور شیریں زبان ہو۔ واللہ اعلم (مترجم) ③ رسی سے مراد اونٹ باندھنے والی رسی ہے۔ (مترجم)

مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ
لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعیب بن ابی حمزہ بھی اسے زہری سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ عمران بن قطان بھی یہ حدیث معمر سے وہ زہری سے وہ انس بن مالک سے اور وہ ابو بکرؓ سے روایت کرتے ہیں لیکن اس سند میں خطا ہے اس لئے کہ عمران کا معمر سے روایت کرنے میں اختلاف ہے۔

باب ۱۳۶۴۔ مَا جَاءَ أَمْرُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ
باب ۱۳۶۳۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس وقت تک لوگوں سے جنگ کروں جب تک یہ ”لا الہ الا اللہ“ نہ کہیں اور نماز نہ پڑھیں۔

(۲۴۱۷) حدثنا سعيد بن يعقوب الطالقاني نا ابن المبارك نا حميد الطويل عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أَمْرُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا قِبَلَتَنَا وَيَأْكُلُوا ذَيْحَتَنَا وَأَنْ يُصَلُّوا صَلَاتَنَا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حُرِمَتْ عَلَيْنَا دِمَائُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَالُ الْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ

۲۳۱۷۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک یہ لوگ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (رسول اللہ ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ نیز ہمارے قبلے کی طرف منہ کریں، ہماری ذبح کی ہوئی چیزیں کھائیں اور ہماری نماز کی سی نماز پڑھیں۔ اگر وہ لوگ ایسا کریں گے ان کے مال اور جانیں ہم پر حرام ہو جائیں گی الا یہ کہ وہ کسی ایسے جرم کا ارتکاب کریں جس کی وجہ سے ان کی یہ چیزیں حلال ہو جائیں پھر ان کے لئے بھی وہی کچھ ہے جو تمام مسلمانوں کے لئے ہے اور ان پر بھی وہی حقوق واجب الادا ہیں جو دوسرے مسلمانوں پر ہیں۔

اس باب میں معاذ بن جبل اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ یحییٰ بن ایوب نے بھی حمید سے اور انہوں نے انسؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کی ہے۔

باب ۱۳۶۵۔ مَا جَاءَ بَنِي الْإِسْلَامِ عَلَى خَمْسٍ

(۲۴۱۸) حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان بن عیینة عن سعید بن الخمس التمیمی عن حبيب بن أبي ثابت عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بَنِي الْإِسْلَامِ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَاقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَحَجُّ الْبَيْتِ

۲۳۱۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ ۱۔ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے رسول ہیں۔ ۲۔ نماز پڑھنا۔ ۳۔ زکوٰۃ دینا۔ ۴۔ رمضان کے روزے رکھنا۔ ۵۔ بیت اللہ کا حج کرنا۔

اس باب میں عبداللہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عمرؓ سے منقول ہے۔ وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ سعیر بن نفیس ثقہ ہیں۔ ابو کریم بھی وکیع سے وہ حظلہ بن سفیان سے وہ مکرمہ بن خالد خزومی سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۶۶۔ مَا وَصَفَ جِبْرِئِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانَ وَالْإِسْلَامَ

باب ۱۳۶۶۔ حضرت جبرائیلؑ نے آنحضرت ﷺ سے ایمان و اسلام کی کیا صفات بیان کیں۔

(۲۴۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَرِثِ الْخَزَاعِيُّ نَاوُكَيْعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدْرِ مَعْبُدُ الْجَهَنَّمِيِّ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَيْرِيُّ حَتَّى أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَقُلْنَا لَوْ لَقِينَا رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا أَحَدَثَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ فَلَقِينَاهُ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَكُنْتُ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ قَوْمًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُونَ الْعِلْمَ وَيَزْعُمُونَ أَنَّ لَّا قَدْرَ وَالْأَمْرَ أَنْتَ قَالَ فَإِذَا لَقِيتَ أَوَّلَكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي مِنْهُمْ بَرٌّ وَأَنَّهُمْ مِنِّي بُرَاءٌ وَالَّذِي يَخْلُفُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ اتَّفَقَ مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا قِيلَ ذَلِكَ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرٌ وَشَرٌّ قَالَ ثُمَّ انْشَأَ يُحَدِّثُ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْزَقَ رُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرٌ

۲۴۱۹۔ حضرت یحییٰ بن یعمر کہتے ہیں کہ معبد جہنمی پہلا شخص ہے جس نے سب سے پہلے تقدیر کے متعلق گفتگو کی کہتے ہیں کہ میں اور حمید بن عبدالرحمن حمیری مدینہ کی طرف نکلے تاکہ کسی صحابی سے ملاقات کر کے اس نئے مسئلے کی تحقیق کریں۔ چنانچہ ہماری ہماری عبداللہ بن عمرؓ سے ملاقات ہوگئی وہ مسجد سے نکل رہے تھے کہ میں نے اور میرے ساتھی نے انہیں گھیر لیا۔ میں نے عرض کیا: اے ابو عبدالرحمن کچھ لوگ ایسے ہیں جو قرآن بھی پڑھتے ہیں اور علم بھی سیکھتے ہیں ❶ لیکن اس کے باوجود تقدیر کا انکار کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک پہلے سے تقدیر کا اندازہ نہیں کیا گیا۔ ❷ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: جب ان سے ملاقات ہو تو کہہ دینا کہ میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں اس ذات کی قسم جس کی عبداللہ کھاتا رہتا ہے اگر یہ لوگ احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دیں تو ان سے اس وقت تک قبول نہیں کیا جائے گا جب تک تقدیر خیر و شر پر ایمان نہیں لائیں گے۔ پھر فرمایا: حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا جس کے کپڑے انتہائی سفید اور بال بالکل سیاہ تھے۔ نہ اس پر سفر کے آثار دکھائی دے رہے تھے اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے جانتا تھا۔ وہ آپ ﷺ کے اتنا قریب ہوا کہ اپنے گھٹنے آنحضرت ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیے (یعنی بالکل ساتھ لگ کر بیٹھ گیا) پھر کہا: اے محمد ﷺ! ایمان کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، قیامت کے دن اور تقدیر خیر و شر پر ایمان لاؤ۔ اس نے پوچھا:

❶ اس سے مراد ان علوم کی گہرائی تک چھان بین کرنا ہے۔ (مترجم) ❷ اس سے مراد فرقہ قدریہ ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی تخلیق سے پہلے تقدیر نہیں لکھی۔ اور اسے اشیاء کا علم اسی وقت ہوتا ہے جب وہ وقوع پذیر ہوتی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کا علم واقعات کے روز پذیر ہونے تک محیط ہے یہ عقائد کفریہ ہیں کیونکہ اس قول سے اللہ تعالیٰ کی تجہیل لازم آتی ہے۔

وَشَرِّهِ قَالَ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَا
الزَّكَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتِ وَصَوْمَ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا
الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَمَا تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ
تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَبِي كُلِّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ صَدَقْتَ قَالَ
فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يُسْأَلُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ قَالَ
مَّا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَمَا أَمَارَتُهَا
قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْخُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ
رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُيُوتِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِينِي النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِثَلَاثٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ
تَدْرِي مِنَ السَّائِلِ ذَاكَ جِبْرِئِيلُ أَنَا كُمْ يَعْلَمُكُمْ
أَمْرُ دِينِكُمْ

اسلام کیا ہے؟ فرمایا: گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق
نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا
کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اس نے پوچھا:
احسان کیا ہے؟ فرمایا: یہ ہے کہ اللہ کی اس طرح عبادت کرو جیسے تم اسے
دیکھ رہے ہو (یعنی خشوع و خضوع کے ساتھ) اس لئے کہ اگر تم اسے نہیں
دیکھ رہے ہو تو وہ تو یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ ہر بات
پوچھنے کے بعد کہتا آپ ﷺ نے سچ کہا جس پر ہمیں حیرانگی ہوئی کہ
پوچھتا بھی خود ہے اور پھر تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ
قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے پوچھا جا رہا ہے
وہ اس کے متعلق سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ پھر کہنے لگا
کہ اس کی کوئی نشانی بتائیے۔ فرمایا: باندھی اپنی مالکن کو جنے لگی ۱۰ اور تم
دیکھو گے کہ ننگے پیر، برہنہ تن اور محتاج چرواہے لمبی لمبی عمارتیں بنانے
لگیں گے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ پھر میری آنحضرت ﷺ سے تین
دن بعد ملاقات ہوئی تو پوچھا کہ عمر جانتے ہو وہ پوچھنے والا کون تھا؟ وہ
جبرائیلؑ تھے جو تمہیں دینی امور سکھانے کے لئے آئے تھے۔

احمد بن محمد بن ابن مبارک سے وہ کہیں بن حسن سے اسی سند سے اسی کے مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمد بن ثنی بھی معاذ بن
ہشام سے اور وہ کہیں سے اسی سند سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس باب میں طلحہ بن عبید اللہ، انس بن مالک اور ابو ہریرہؓ
سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے اسی طرح منقول ہے۔ پھر یہ ابن عمرؓ سے بھی آنحضرت ﷺ کے حوالے سے
منقول ہے جب کہ صحیح یہی ہے کہ ابن عمر اپنے والد عمرؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۳۶۷۔ فرانس الایمان میں داخل ہیں۔

باب ۱۳۶۷۔ مَا جَاءَ فِي إِضَافَةِ الْفَرَائِضِ إِلَى الْإِيمَانِ

۲۴۲۰)۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ عبد قیس کا ایک وفد
آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا: یا رسول اللہ
ﷺ! ہمارے راستے میں قبیلہ ربیعہ پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم
لوگ آپ کی خدمت میں صرف حرام ہی کے مہینوں میں حاضر

(۲۴۲۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ
أَبِي حَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ وَفَدُ
عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوا إِنَّا هَذَا الْحَيُّ مِنْ رُبَيْعَةٍ وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي

۱۰ حضرت جبرائیلؑ کے اس سوال کا مقصد یہ ہے کہ لوگ اس کے متعلق سوال کرنے سے باز رہیں۔ (مترجم) ۱۰ بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ اولاد کے کثرت
باندیوں سے پیدا ہونے سے کہنا ہے۔ یعنی جب باندی سے اولاد ہوگی تو وہی اولاد اس کی مالک ہوگی۔ جب کہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے
کہ حکام کثیر زادے ہوں گی چنانچہ ان کی ماں ان کی رعایا میں ہوگی اور وہ اس کے حاکم اور سید۔ پھر بعض حضرات اس سے کثرت بیچ ام ولد مراد ہے۔ یہاں تک
کہ وہ کہتے ہیں کہ اپنی اولاد کی ملکیت میں آجائے گی اور انہیں علم بھی نہیں ہوگا کہ یہ ان کی ماں ہے اور اس کی تعظیم و تکریم نہیں کریں گے۔ کچھ علماء کا یہ بھی خیال ہے
کہ اس سے مراد اولاد کا اپنی ماں سے باندیوں کی طرح خدمت کرنا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

ہو سکتے ہیں ❶ ہمیشہ نہیں آ سکتے لہذا ہمیں ایسی چیز کا حکم دیجئے کہ ہم بھی اس پر عمل کریں اور لوگوں کو بھی اس کی دعوت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ ۱۔ اللہ پر ایمان لاؤ پھر آپ ﷺ نے اس کی تفسیر کی کہ اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ ۲۔ نماز قائم کرو۔ ۳۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ ۴۔ مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرو۔

قتیبہ بھی حماد بن زید سے وہ ابو جرحہ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو جرحہ صبحی کا نام نصر بن عمران ہے۔ شعبہ اسے ابو جرحہ سے نقل کرتے ہوئے اس میں یہ الفاظ زیادہ نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: "تدرون ما الایمان! شهادة ان لا اله الا الله واني رسول الله" فذكر الحديث. یعنی کیا تم جانتے ہو کہ ایمان کیا ہے؟ (ایمان یہ ہے کہ) گواہی دو..... الخ۔ قتیبہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ان چار بزرگوں جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا مالک بن انس، لیث بن سعد، عباد بن عباد مہلبی اور عبد الوہاب ثقفی۔ مزید کہتے ہیں کہ ہم اس بات پر راضی تھے کہ عباد سے روزانہ صرف دو ۲ ہی حدیثیں سن کر لوٹیں۔ یہ مہلب بن ابی صفرہ کی اولاد میں سے ہیں۔

باب ۱۳۶۸۔ ایمان میں کمی زیادتی اور اس کا مکمل ہونا۔

۲۳۲۱۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کی رو سے کامل ترین مؤمن وہ ہے جو بہترین اخلاق کا حامل اور اپنے اہل سے نرمی کا برتاؤ کرتا ہے۔

باب ۱۳۶۸۔ فِي اسْتِكْمَالِ الْإِيمَانِ وَالزِّيَادَةِ وَالنَّقْصَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْبَغْدَادِيُّ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ نَا خَالِدَ الْحَذَاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَالْأَطْفَهُمْ بِأَهْلِهِ

اس باب میں ابو ہریرہؓ اور مالکؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ ہمیں ابو قلابہ کے حضرت عائشہؓ سے سماع کا علم نہیں۔ ابو قلابہ، حضرت عائشہؓ کے رضاعی بھائی عبد اللہ بن زید سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اس کے علاوہ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ ابو قلابہ کا نام عبد اللہ بن زید جرمی ہے۔ ابن ابی عمرو، سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ ابو ایوب سختیانی نے ابو قلابہ کا ذکر کیا تو قسم کھا کر کہا کہ وہ فقہاء ذوی الالباب میں سے ہیں۔

۲۳۲۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطاب فرمایا اور آخر میں عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا: اے عورتو! ضدقہ دیا کرو اس لئے کہ اہل دوزخ میں تمہاری اکثریت ہوگی۔ ایک عورت نے عرض کیا: ایسا کیوں ہوگا یا رسول اللہ؟ فرمایا: اس کی وجہ تم لوگوں کا بکثرت

(۲۴۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَرِيرٌ بْنُ مَسْعَرٍ الْأَزْدِيُّ التِّرْمِذِيُّ نَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَّظَهُمْ ثُمَّ قَالَ يَا

❶ اشہر الحرام سے مراد ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب کے مہینے ہیں۔ ان مہینوں میں حاضر ہونے کی وجہ یہ تھی کہ عرب ان دنوں میں جنگ نہیں کرتے تھے۔ (مترجم)

مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنْ كُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ لِكَثْرَةِ لَعْنِكُنَّ بَعْضِي وَكُفْرِكُنَّ الْعَشِيرَ قَالَ وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذَوِي الْأَلْبَابِ وَذَوِي الرَّأْيِ مِنْكُنَّ قَالَتْ امْرَأَةٌ وَمَا نَقُصَانُ عَقْلِهَا وَدِينِهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَنُقْصَانُ دِينِكُنَّ الْحَيْضُ فَتَمَكُّتُ إِحْدَاكُنَّ الثَّلَاثَ وَارْبَعَ لَا تُصَلِّيْ

لعنت بھیجنا اور شوہروں کی ناشکری کرنا ہے۔ پھر فرمایا: میں نے کسی ناقص عقل و دین کو عقلمند اور ہوشیار لوگوں پر تم سے زیادہ غالب ہونے والی چیز نہیں دیکھی ایک عورت نے پوچھا کہ اس کے عقل و دین کا نقصان کیا ہے؟ فرمایا: تم میں سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے اور تمہارے دین کا نقصان حیض ہے کہ جب کوئی حائضہ ہو جاتی ہے تو عموماً تین چار دن تک نماز نہیں پڑھ سکتی۔

اس باب میں ابو سعیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۴۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَاوَكِيْعٌ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ بَابًا فَأَذْنُهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَارْفَعُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۲۴۲۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں۔ ادنیٰ ترین راستے میں سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹانا اور اعلیٰ ترین ”لا الہ الا اللہ“ کہنا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سہیل بن ابی صالحؓ بھی عبد اللہ بن دینارؓ سے وہ ابو صالحؓ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ عمارہ بن غزیہؓ یہ حدیث ابو صالحؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ایمان کے چونتھ دروازے ہیں۔ یہ حدیث قبیہ بھی بکر بن نصرؓ سے وہ عمارہ بن غزیہؓ سے وہ ابو صالحؓ سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۳۶۹۔ مَا جَاءَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

باب ۱۳۶۹۔ حیاء ایمان سے ہے۔

(۲۴۲۴) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا سَفِينُ بْنُ عَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَعْطُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

۲۴۲۴۔ حضرت سالمؓ اپنے والد ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں آنحضرت ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے تو وہ اپنے بھائی کو حیاء کے متعلق نصیحت کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حیاء ایمان میں داخل ہے۔

احمد بن منیعؓ اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے سنا..... الحدیث۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۳۷۰۔ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ الصَّلَاةِ

باب ۱۳۷۰۔ نماز کی عظمت کے متعلق۔

۲۳۲۵۔ حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ ایک صبح میں آپ ﷺ کے قریب ہو گیا۔ ہم سب چل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسی چیز بتائیے جو مجھے دوزخ سے دور کر دے اور جنت میں داخل کر دے۔ فرمایا: تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے اور یہ اس کے لئے آسان ہے جس پر اللہ آسان کر دیں۔ اور وہ یہ کہ تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو پھر فرمایا: کیا میں تمہیں خیر کا دروازہ نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔ پھر آدھی رات کو نماز پڑھنا بھی اسی کام آتا ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”تتجافى جنوبهم“ سے ”یعملون“ ۱ تک (ترجمہ: یعنی ان کی کروٹیں ان کے سونے کی جگہوں (بستروں) سے الگ رہتی ہیں وہ لوگ اپنے رب کو خوف اور طمع (دونوں) سے یاد کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔ چنانچہ کسی شخص کو خبر نہیں کہ ایسے لوگوں کے لئے خزانہ غیب میں کیا کیا آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان موجود ہے۔ یہ ان کے اعمال کا صلہ ہے) پھر فرمایا: کیا میں تمہیں اس کی جزا اس کی بالائی چوٹی اور اس کی ریڑھ کی ہڈی کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا: اس کی جزا اسلام۔ اس کی بالائی چوٹی نماز اور اس کی ریڑھ کی ہڈی جہاد ہے۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ان سب کی جزا کے بارے میں نہ بتاؤں میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا: اسے اپنے اوپر روک رکھو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہمارا باتوں پر بھی مؤاخذہ ہوگا؟ فرمایا: تمہاری ماں تم پر روئے اے معاذ کیا لوگوں کو دوزخ میں منہ یا تنہوں کے بل زبان کے علاوہ بھی کوئی چیز گراتی ہے۔

(۲۴۲۵) حدثنا ابن ابی عمر نا عبد اللہ بن معاذ الصنعانی عن معمر عن عاصم بن ابی النجود عن ابی وائل عن معاذ بن جبل قال کُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيْسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسْرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ تَعَبَدَ اللَّهُ وَلَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيمِ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحِجَّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَذْكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ تَلَاتَجَفَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ حَتَّى بَلَغَ يَعْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَ عَمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَاحْذَرِ بِلْسَانِهِ قَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هَذَا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ فَقَالَ نَكَتَكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسُ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلَى مَنَاحِرِهِمْ إِلَّا خَصَائِدُ السِّنِينَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۲۶۔ حضرت ابی سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم

(۲۴۲۶) حدثنا ابن ابی عمر نا عبد اللہ بن وہب

۱۔ سورہ بقرہ آیت ۱۶-۱۷ (مترجم)

لوگ کسی شخص کو مسجد میں حاضر ہوتے اور اس کی خدمت کرتے ہوئے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”انما یعمرو.....الایة“ یقیناً اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے، نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔

عن عمرو بن الحارث عن دراج ابی السمع عن ابی الہیثم عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا رأيتم الرجل يتعاهد المسجد فاشهدوا له بالإيمان فإن الله يقول إنما يعمرو مساجد الله من آمن بالله واليوم الآخر وأقام الصلوة وآتى الزكاة الآية

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۳۷۱۔ نماز ترک کرنے کی وعید۔

باب ۱۳۷۱۔ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ

۲۳۲۷۔ حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کفر و ایمان کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔

(۲۴۲۷) حدثنا قتيبة نا جرير وابو معاوية عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین الکفر والإیمان ترک الصلوة (۲۴۲۸) حدثنا هناد نا أسباط بن محمد عن الأعمش بهذا الأسناد نحوه قال بین العبد وبين الشرك ترك الصلوة

۲۳۲۸۔ اعمش سے بھی مذکورہ بالا سند سے اسی طرح منقول ہے کہ بندے اور شرک کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔

یہ حدیث حسن ہے اور ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

۲۳۲۹۔ حضرت جابرؓ آنحضرت ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ بندے اور کفر کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔

(۲۴۲۹) حدثنا هناد نا وكيع عن سفیان عن ابی الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بین العبد وبين الکفر ترک الصلوة

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔

۲۳۳۰۔ حضرت عبد اللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے آنحضرت ﷺ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ ہمارے اور ان کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز کا ہے۔ جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے کفر کیا۔

(۲۴۳۰) حدثنا ابوعمار الحسين بن حريث ويوسف بن عيسى قالنا نا الفضل بن موسى عن الحسين بن واقد وثنا ابوعمار والحسين بن واقد عن عبد الله بن بریدة عن ابیه قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم العہد الذي بیننا وبينهم الصلوة فمن تركها فقد كفر

اس باب میں انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۳۳۱۔ روایت ہے عبد اللہ بن شقیق عقیلی سے کہ اصحاب رسول خدا ﷺ

(۲۴۳۱) حدثنا قتيبة نا بشر بن المفضل عن

کے کسی چیز کے ترک کو اعمال میں سے کفر نہ جانتے تھے سوائے نماز کے۔

الْحَجَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرَكَهُ، كُفْرًا غَيْرَ الصَّلَاةِ

باب ۱۳۷۲ - حَلَاوَةُ الْإِيمَانِ

باب ۱۳۷۲ - حلاوت ایمان کے بیان میں۔

۲۴۳۲ - حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ سے سنا کہ جو شخص اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوا، اسلام کو دین جانا اور محمد (ﷺ) کو نبی مانا اس نے ایمان کی حلاوت چکھ لی۔

(۲۴۳۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْثِ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۳۳ - حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جس میں تین چیزیں ہوں گی وہ ایمان کا ذائقہ پالے گا۔ ۱۔ ایسا شخص جو اللہ کے اور اس کے رسول کو ہر چیز سے زیادہ محبوب رکھتا ہو۔ ۲۔ جو شخص کسی سے دوستی صرف اللہ ہی کے لئے کرے۔ ۳۔ اور اسے اللہ تعالیٰ کے کفر سے بچانے کے بعد کفر کی طرف لوٹنے کو اتنا ہی برا سمجھے جتنا وہ آگ میں گرنے کو ناپسند کرتا ہے۔

(۲۴۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقَذَفَ فِي النَّارِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے قنادہ بھی انس بن مالکؓ سے اور وہ آنحضرتؐ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۷۳ - لَا يُزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ

باب ۱۳۷۳ - کوئی زانی زنا کرتے ہوئے حامل ایمان نہیں رہتا۔

۲۴۳۴ - حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی زانی مؤمن ہونے کی حالت میں زنا نہیں کرتا۔ اسی طرح کوئی چور مؤمن ہوتے ہوئے چوری نہیں کرتا۔ لیکن توبہ مقبول ہوتی ہے۔

(۲۴۳۴) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمِيدٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَكِنَّ التَّوْبَةَ مَعْرُوضَةٌ

اس باب میں ابن عباسؓ اور ابن ابی اوفیؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس کے دل سے نکل جاتا ہے اور اس پر سائے کی طرح رہتا ہے وہ جب اس گناہ سے نکلتا ہے تو ایمان واپس لوٹ آتا ہے۔ ابو جعفر محمد بن علی سے منقول ہے کہ اس حدیث سے مراد زانی کا ایمان سے

اسلام کی طرف جانا ہے۔ ۱ آپ ﷺ سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ زنا اور چوری کرنے والوں پر حد جاری کی جائے۔ چنانچہ اگر حد جاری کر دی گئی تو یہ کفارہ ہو جاتی ہے اور اگر اس کی ستر پوشی ہو تو یہ اللہ کی مشیت پر موقوف ہے۔ چاہیں تو عذاب دیں ورنہ معاف کر دیں۔ یہ حدیث علی بن ابی طالب، عبادہ بن صامتؓ اور خزیمہ بن ثابتؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۳۳۵۔ حضرت علی بن ابی طالب آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اگر کسی شخص پر حد جاری کر دی گئی تو اسے اس کی سزا دنیا میں ہی مل گئی۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ آخرت میں اپنے بندے کو دوبارہ سزا دینے سے بہت درگزر کرتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی کسی ایسے فعل کا مرتکب ہوا جس کی وجہ سے اس پر حد جاری ہوتی ہو اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو چھپالیں اور اسے معاف کر دیں تو وہ ایک مرتبہ معاف کرنے کے بعد دوبارہ سزا دینے سے زیادہ کریم ہیں۔

(۲۴۳۵) حدثنا ابو عبیدہ بن ابی السفرنا احمد بن عبد اللہ الہمدانی نا الحجاج بن محمد عن یونس بن ابی اسحق عن ابی اسحق الہمدانی عن ابی جحیفۃ عن علی بن ابی طالب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اصاب حدا فَعَجَلَ عِقَابُهُ فِی الدُّنْیَا فَاللّٰهُ اَعَدَّ لَهُ مِنْ اَنْ یُّثْبِتَ عَلٰی عَبْدِهِ الْعُقُوبَةُ فِی الْاٰخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًا فَاسْتَرَهُ عَلَیْهِ وَعَفٰی عَنْهُ فَاللّٰهُ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّعُوْدَ فِی شَیْءٍ عَفٰی عَنْهُ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اہل علم کا یہی قول ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ ان میں سے کسی نے زنا یا چوری یا شراب پینے کے مرتکب کو کافر

قرار دیا ہو۔

باب ۱۳۷۴۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

باب ۱۳۷۴۔ مَا جَاءَ الْمُسْلِمُ مِنْ سَلَامِ الْمُسْلِمِ مِنْ لِسَانِهِ وَیَدِهِ

۲۳۳۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مؤمن (کامل) وہ ہے جسے لوگ اپنی جانوں اور مال کا امین سمجھیں۔ آنحضرت ﷺ سے منقول ہے کہ پوچھا گیا: کون سا مسلمان افضل ہے؟ فرمایا: جس کی زبان وہ ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(۲۴۳۶) حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن ابن عجلان عن القعقاع عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم من سلّم المسلمون من لسانہ ویدہ والمؤمن من امنہ الناس علی دماءہم واموالہم ویروى عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه سئل ای المسلمین افضل قال من سلّم المسلمون من لسانہ ویدہ

یہ حدیث ابراہیم بن سعید جوہری، ابواسامہ سے وہ برید بن عبد اللہ سے وہ اپنے دادا بردہ سے وہ ابو موسیٰ اشعریؓ اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ کسی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا مسلمان افضل ہے؟ فرمایا: جس کی زبان و ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ اس باب میں جابرؓ، ابو موسیٰؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۳۷۵۔ مَا جَاءَ اَنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ

۱۳۷۵۔ اسلام کی ابتداء غریب سے ہوئی اور وہ عنقریب دوبارہ اس سے مراد یہ ہے کہ زانی یا چور سے مؤمن کا نام سلب کر لینے سے اس کا کافر ہونا لازم نہیں آتا کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے بلکہ اس سے مراد کمال ایمان کی نفی ہے۔ اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے کہ مرتکب کبیرہ کافر نہیں ہوتا نہ ہی وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے۔ اور مؤمن سے مراد انصاف الایمان ہے نہ کہ کافر۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

غَرِيبًا

غریب ہو جائے گا۔

۲۳۳۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی ابتداء بھی غربت سے ہوئی تھی، اور وہ عنقریب پھر غریب ہو جائے گا جیسے اس کی ابتداء ہوئی تھی۔ لہذا غرباء کے لئے مبارکبادی ہے۔

(۱۴۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي اسْلَخٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ

اس باب میں سعد، ابن عمر، جابر، انسؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث ابن مسعودؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف حفص بن غیاث کی اعمش سے روایت کے متعلق جانتے ہیں۔ ابواحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلة جشمی ہے اور حفص اس روایت میں مفرد ہیں۔

۲۳۳۸۔ کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف بن ملکہ اپنے والد سے اور ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دین حجاز کی طرف اس طرح سٹے گا جیسے سانپ اپنے بیل کی طرف سمٹتا اور پناہ گزین ہوتا ہے۔ اور دین حجاز مقدس میں اس طرح پناہ گزین ہوگا جیسے جنگلی بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے۔ نیز دین کی ابتداء بھی غریب سے ہوگی اور وہ غربت ہی کی طرف لوٹے گا۔ لہذا ان غریبوں کے لئے مبارک باد ہے۔ جو اس چیز کو صحیح کرتے ہیں جسے لوگوں نے میری سنت میں سے میرے بعد بگاڑ دیا۔

(۱۴۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي أُوَيْسٍ ثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفِ بْنِ مِلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدِّينَ لَيَارْزُلُ إِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَارَزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّينُ فِي الْحِجَازِ مَعْقَلُ الْأُرُوءَةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيبًا وَيَرْجِعُ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ الَّذِينَ يُضْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَّتِي

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۷۶۔ منافق کی علامت۔

باب ۱۳۷۶۔ فِي عِلَامَةِ الْمُنَافِقِ

۲۳۳۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ ۱۔ بات کرے تو جھوٹ بولے۔ ۲۔ وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ ۳۔ اور اگر اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

(۲۴۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بَنِي قَيْسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اتُمِّنَ خَانَ

یہ حدیث علماء کی روایت سے غریب ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ علی بن حجر اسماعیل بن جعفر سے وہ ابوسہل سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ ابوسہل، مالک، مالک بن انس کے چچا ہیں ان کا نام نافع بن مالک بن ابی عامر خولانی الاسلمی ہے۔

(۲۴۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

۲۳۴۰۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ

چار چیزیں جس میں ہوں گی وہ منافق ہوگا۔ اور اگر ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ وہ اسے ترک کرے۔ ایک یہ کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ دوسرے: ہمیشہ وعدہ خلافی کرے۔ تیسرے: اگر جھگڑا کرے تو گالیاں دے۔ چوتھے یہ کہ اگر عہد کرے تو دھوکہ دے۔

موسى عن سفیان عن الاعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اربع من كن فيه كان منافقا و ان كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها من اذا حدث كذب و اذا وعد اخلف و اذا خاصم فجر و اذا عاهد غدر

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس سے مراد نفاق عملی ہے۔ رہ گیا نفاق تکذیب تو وہ عہد نبوی ﷺ میں تھا۔ حسن بصری سے بھی اسی طرح کچھ منقول ہے۔ حسن بن علی خلال بھی عبد اللہ بن نمیر سے وہ اعمش سے اور وہ عبد اللہ بن مرہ سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۴۱۔ حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اس نیت سے وعدہ کرے کہ وہ اسے پورا کرے گا۔ لیکن پورا نہ کرے گا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

(۲۴۴۱) حدثنا محمد بن بشارنا ابو عامر نا ابراهيم بن طهمان عن علي بن عبد الاعلى عن ابى النعمان عن ابى وقاص عن زید بن ارقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وعد الرجل ويغوى ان يفي به فلم يفي به فلا جناح عليه

یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔ عبد اللہ ثقہ جب کہ ابو وقاص اور ابو نعمان مجہول ہیں۔

باب ۱۳۷۷۔ مَا جَاءَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ مُسَوِّقٌ

باب ۱۳۷۷۔ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔

۲۴۴۲۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان بھائی کو جان سے مارنا کفر اور اسے گالی دینا فسق ہے۔

(۲۴۴۲) حدثنا محمد بن عبد الله بن يزيد نا عبد الحكيم بن منصور الواسطي عن عبد الملك بن عمير عن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قتال المسلم اخاه كفر وسبابه فسوق

اس باب میں سعد اور عبد اللہ بن مغفل سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے انہی سے منقول ہے۔ محمود بن غیلان اسے کج سے وہ سفیان سے وہ زبید سے وہ ابو داؤد سے اور وہ عبد اللہ بن مسعود سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۷۸۔ فِيمَنْ رُمِيَ اخاه بكفر

باب ۱۳۷۸۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی تکفیر کرے۔

۲۴۴۳۔ حضرت ثابت بن ضحاک کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بندے پر اس چیز میں نذر واجب نہیں ہوتی جس کی اس کے پاس ملکیت نہیں۔ مؤمن پر لعنہ۔ (گناہ میں) اس کے قاتل کی

(۲۴۴۳) حدثنا احمد بن منيع نا اسحق بن يوسف الازرق عن هشام الدستوائي عن يحيى بن ابى كثير عن ابى قلابة عن ثابت بن الضحاک عن النبي صلى

اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عَنِ الْمُؤْمِنِ كَفَاتِيلُهُ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَفَاتِيلُهُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللَّهُ بِمَا قَتَلَ بِهِ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

طرح ہے۔ جس نے کسی مؤمن پر کفر کا الزام لگایا وہ اس کے قاتل کی مانند ہے اور جس شخص نے کسی چیز سے خودکشی کی۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اسی چیز سے عذاب دیں گے۔

اس باب میں ابو ذرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۴۴۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَارُجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدَهُمَا

۲۴۴۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے اپنے کسی بھائی کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک نہ ایک پر ضرور یہ وبال آ پڑا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۷۹۔ فَيُ مَن يَمُوتُ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

باب ۱۳۷۹۔ جس شخص کا خاتمہ توحید پر ہو۔

(۲۴۴۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنِ الصَّنَابِجِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِي فَوَاللَّهِ لَأَنْ اسْتَشْهَدْتُ لَا شَهِدَ لَكَ وَلَأَنْ شَفَعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَأَنْ اسْتَطَعْتُ لَا نَفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَسَاحِدٌ تُكْمُوهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ

۲۴۴۵۔ ضاحکی کہتے ہیں کہ میں عبادہ بن صامتؓ کے پاس گیا وہ فوت ہونے والے تھے۔ میں رونے لگا تو فرمایا: چپ رہو۔ کیوں رورہے ہو۔ اگر مجھ سے تمہارے (ایمان کے متعلق) گواہی طلب کی گئی تو گواہی دوں گا، اگر شفاعت کی اجازت دی گئی تو تمہاری شفاعت کروں گا۔ اور اگر تمہیں کوئی فائدہ پہنچا سکا تو ضرور پہنچاؤں گا۔ کوئی حدیث ایسی نہیں کہ اس میں تمہارے لئے خیر ہو اور میں نے آنحضرت ﷺ سے سن کر تم لوگوں کو نہ سنائی ہو۔ ہاں ایک حدیث ہے جو میں آج تمہیں سنارہا ہوں۔ اس لئے کہ موت نے مجھے گھیر لیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے گواہی دی کہ ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں“ اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتے ہیں۔ (یعنی اس کا دوام)۔

اس باب میں ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، ابن عمرؓ اور زید بن خالدؓ سے بھی روایت ہے ضاحکی کا نام عبدالرحمن بن عسیلہ اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ زہری سے آپ ﷺ کے مذکورہ قول کا مطلب پوچھا گیا تو فرمایا: یہ حکم ابتدائے اسلام کا ہے۔ جب تک فرائض اور احکام نازل نہیں ہوئے تھے۔ لیکن بعض علماء اس کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ اہل توحید ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے صرف اپنے گناہوں کا خمیازہ بھگتنے کے بعد نکال لئے جائیں گے۔ ابن مسعودؓ، ابو ذرؓ، عمران بن حصینؓ، جابر بن عبد اللہؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ اور انسؓ سے منقول ہے کہ اہل توحید کی ایک جماعت دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل ہوگی۔ سعید بن جبیرؓ، ابراہیم نخعیؓ اور کئی

حضرات ”ربما يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين“ کی تفسیر میں اس طرح کہتے ہیں کہ کفار ایک دن آرزو کریں گے کہ کاش مسلمان ہوتے اور یہ آرزو اس دن ہوگی جس دن اہل توحید دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے۔ اس وقت یہ کافر پیچھتا سکیں گے اور کہیں گے کہ اگر ہم مسلمان ہوتے تو ہمیں بھی آج یہاں سے نکلنا نصیب ہوتا۔

(۲۴۴۶) حدثنا سويد بن نصرانا ابن المبارك عن
ليث بن سعد ثني عامر بن يحيى عن ابي عبد الرحمن
المعافري ثم الحبلي قال سمعتُ عبد الله بن عمرو
بن العاص يقول سمعتُ رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول ان الله سيخلص رجلاً من أمتي على
رؤوس الخلائق يوم القيامة فينشُر عليه تسعة وتسعين
سجلاً كل سجّل مثل مد البصر ثم يقول اتنكر من
هذا شيئاً اظلمك كبتني الحافظون يقول لا يارب
فيقول اقلك عذر فيقول لا يارب فيقول بلى ان لك
عندنا حسنة وانه لا ظلم عليك اليوم فيخرج بطاقة
فيها أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمداً عبده
ورسوله فيقول أحضر وزنك فيقول يارب ما هذه
البطاقة مع هذه السجلات فقال فانك لا تظلم قال
فتوضع السجلات في كفة والبطاقة في كفة
فطاشت السجلات وثقلت البطاقة ولا يثقل مع
اسم الله شيء

۲۴۴۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک شخص کو تمام لوگوں کے سامنے لائیں گے اور اس کے گناہوں کے نانوں (۹۹) رجسٹر کھولے جائیں گے۔ ہر رجسٹر منعہائے نظر تک بڑا ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تم اس میں کسی چیز کا انکار کرتے ہو؟ کیا میرے کاتبوں اور حفاظت کرنے والوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: نہیں اے پروردگار! اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ تمہارے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: نہیں۔ اے پروردگار کوئی عذر نہیں پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیوں نہیں ہمارے پاس تمہاری ایک نکی بھی ہے۔ اور آج تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک پرچہ نکالیں گے جس میں لکھا ہوگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر اسے حکم دیں گے کہ اپنے اعمال لاؤ۔ وہ عرض کرے گا: یا اللہ ان رجسٹروں کے سامنے اس پرچے کا کیا وزن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ آج تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ وہ رجسٹر ایک پلڑے میں اور وہ ایک پرچہ دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا۔ اور وہ ایک پرچہ ان سب رجسٹروں کے مقابلے میں وزنی ہو جائے گا۔ (آپ ﷺ نے فرمایا) اور اللہ کے نام کے برابر کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے تنبیہ اسے ابن لہیعہ سے اور وہ عامر بن یحییٰ سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ اور بطاقت (کاغذ کے) ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

باب ۱۲۸۰۔ اَفْتِرَاقُ هَذِهِ الْأُمَّةِ

باب ۱۳۸۰۔ امت میں افتراق کے متعلق۔

(۲۴۴۷) حدثنا الحسين بن حريث ابوعمار نا
الفضل بن موسى عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة
عن ابي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال تفرقت اليهود على إحدى وسبعين فرقة أو اثنتين
وسبعين فرقة والنصارى مثل ذلك وتنفق أمتي على

۲۴۴۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہودی اکہتر یا بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ اسی طرح نصاریٰ بھی اور میری امت بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔

ثَلَاثٌ وَسَبْعِينَ فُرْقَةً

اس باب میں سعد بن عبد اللہ بن عمرو اور عوف بن مالک سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۴۸۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر بھی وہی کچھ آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا اور دونوں میں اتنی مطابقت ہوگی جتنی جوتیوں کے جوڑے میں ایک دوسرے کے ساتھ۔ یہاں تک کہ اگر ان کی امت میں سے کسی نے اپنی ماں کے ساتھ اعلانیہ زنا کیا ہوگا۔ تو میری امت میں بھی ایسا کرنے والا آئے گا۔ اور بنو اسرائیل بہتر فرقوں پر تقسیم ہوئی تھی لیکن میری امت بہتر فرقوں پر تقسیم ہوگی اور ان میں سے ایک کے علاوہ سب فرقے جہنم میں جائیں گے۔ عرض کیا گیا: وہ کون ہوں گے؟ فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر چلیں گے۔

(۲۴۴۸) حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داود الحضری عن سفیان عن عبد الرحمن بن زیاد بن العم الافریقی عن عبد اللہ بن یزید عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیأتین علی امتی ما اتی بنی اسرائیل حدوا للنعل بالنعل حتی ان کان منهم من اتی امه علانیة لکان فی امتی من یصنع ذلک وان بنی اسرائیل تفرقت علی تسعین وسبعین ملّة وفترت امتی علی ثلاث وسبعین ملّة کلّهم فی النار الا ملّة واحدة قالوا من هی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی

یہ حدیث حسن غریب اور مفسر ہے۔ ہم اس کے مثل حدیث اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔

۲۴۴۹۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تار کی میں پیدا کیا۔ پھر ان پر اپنا نور والا چنانچہ جس پر وہ نور پہنچا اس نے ہدایت پائی اور جس تک نہیں پہنچا وہ گمراہ ہو گیا۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ علم الہی پر قلم خشک ہو گیا۔

(۲۴۴۹) حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمعیل بن عیاش عن یحییٰ بن ابی عمر و السیانی عن عبد اللہ بن الدیمس قال سمعت عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تبارک وتعالیٰ خلق خلق خلقه فی ظلمة قالفی علیہم من نورہ فمن اصابہ ذلک النور اهتدی ومن اخطاه ضلّ فذلک اقول جفّ القلم علی علم اللہ

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۴۵۰۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا جانتے ہو کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: اللہ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر فرمایا: کیا جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے پھر وہی جواب دیا تو فرمایا: یہ کہ وہ اپنے بندوں کو عذاب نہ دے۔

(۲۴۵۰) حدثنا محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن ابی اسحاق عن عمرو بن ميمون عن معاذ بن جبل رضى اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتدری ما حق اللہ علی العباد فقلت اللہ ورسوله اعلم قال فإن حقه علیہم ان یعبدوه ولا یشرکوا به شیئا قال اتدری ما حقہم علی اللہ اذا فعلوا ذلک قال اللہ ورسوله اعلم قال ان لا یعذبہم

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے انہی سے منقول ہے۔

۲۳۵۱۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل آئے اور خوشخبری دی کہ جو شخص اس حالت میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتا ہو گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے پوچھا: اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ فرمایا: ہاں۔

(۲۴۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نا أَبُو دَاوُدَ ابْنَانَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ وَالْأَعْمَشِ كُلُّهُمْ سَمِعُوا بَنِي وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرَّانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آتَانِي جِبْرِيلُ فَيُشَرِّينِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَلَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابودرداءؓ سے بھی روایت ہے۔

علم کے متعلق رسول اکرم ﷺ سے منقول

أَبْوَابُ الْعِلْمِ عَنْ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

احادیث کے ابواب

باب ۱۳۸۱۔ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ

(۲۴۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

باب ۱۳۸۱۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں۔

۲۳۵۲۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اگر اپنے کسی بندے کی بہتری چاہتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں۔

اس باب میں عمر ابو ہریرہؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۸۲۔ فَضْلُ طَلَبِ الْعِلْمِ

(۲۴۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نا أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ

۲۳۵۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے علم سیکھنے کے لئے کوئی راستہ اختیار کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا ایک راستہ آسان کر دیتے ہیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۴۵۴) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ

۲۳۵۴۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

① فقہ سے مراد حدیث میں کمال درجے کی بصیرت، تاریخ و منسوخ کو ماننا، جرح و تعدیل وغیرہ وغیرہ ہیں نہ کہ اس کے اصطلاحی معنی مراد ہیں جو آج کل معروف ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

جو شخص طلب علم کے لئے نکلا وہ واپس لوٹنے تک اللہ کی راہ میں ہے۔

العَتَكِي عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِي عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض راوی اسے مرفوع نہیں کرتے۔

۲۳۵۵۔ حضرت سخرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں جس نے سم حاصل کیا وہ اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔

(۲۴۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ الرَّازِي نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى نَازِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَخْبَرَةَ عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى

اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابوداؤد کا نام نفیج اعی ہے وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ عبد اللہ بن سخرہ اور ان کے والد کی زیادہ احادیث معروف ہیں۔

باب ۱۳۸۳۔ علم کو چھپانا۔

باب ۱۳۸۳۔ فِي كِتْمَانِ الْعِلْمِ

۲۳۵۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص سے ایسا سوال کیا گیا جسے وہ جانتا ہے اور اس نے اسے چھپایا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

(۲۴۵۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَدِيلٍ بْنُ قَرِيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوفِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَمِيرٍ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ نَازِدَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلَيْهِ ثُمَّ كَتَمَهُ، أَلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلَحَامٍ مِنَ النَّارِ

یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں جابر اور عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۳۸۴۔ طالب علم کے ساتھ خیر خواہی کرنا۔

باب ۱۳۸۴۔ مَا جَاءَ فِي الْأُسْتِصَاءِ بِمَنْ يَطْلُبُ الْعِلْمَ

۲۳۵۷۔ ابوبہارون کہتے ہیں کہ ہم ابوسعیدؓ کے پاس (علم سیکھنے کے لئے) جایا کرتے تو فرماتے: مرحبا..... یعنی میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق خوش آمدید کہتا ہوں کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ تمہارے تابع ہیں۔ اور دور دراز علاقوں سے (علم سیکھنے کے لئے) تمہارے پاس آئیں گے چنانچہ جب وہ لوگ آئیں تو ان کے ساتھ

(۲۴۵۷) حَدَّثَنَا سَفِينُ بْنُ وَكَيْعٍ نَا ابوداؤد الْحَضْرَمِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَارُونَ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَبَا سَعِيدٍ فَيَقُولُ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبِعٌ وَإِنْ رَجَلًا يَأْتُونَكُمْ مِنْ

أَفْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ فَإِذَا آتَوْكُمْ خَيْرَ خَوَابِي كَابِرَتَاؤُكُرْنَا۔
فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا

علی بن عبد اللہ، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ شعبہ، ابو ہارون عبدی کو ضعیف کہتے ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ ابن عوف، ابو ہارون کی وفات تک ان سے روایت کرتے رہے۔ ان کا نام عمارہ بن جویں ہے۔

(۲۴۵۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِيَكُمُ رَجُلٌ مِّنْ قَبِيلِ الْمَشْرِقِ يَتَعَلَّمُونَ فَإِذَا جَاءَوكُم فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا قَالَ فَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ إِذَا رَأَا قَالَ مَرَحِبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۵۸۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مشرق کی جانب سے بہت سے لوگ تمہارے پاس علم حاصل کرنے کے لئے آئیں گے اگر وہ آئیں تو انہیں بھلائی کی وصیت کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ ابو سعید جب ہمیں دیکھتے تو رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق ہمیں خوش آمدیدی (مرحبا) کہا کرتے تھے۔

اس حدیث کو ہم صرف ہارون بن عبدی کی ابو سعید خدری سے روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۸۵۔ دنیا سے علم کا اٹھ جانا۔

باب ۱۳۸۵۔ مَا جَاءَ فِي ذَهَابِ الْعِلْمِ

(۲۴۵۹) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ أَنْزِلَا مَا يَنْزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا

۲۳۵۹۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم کو ایک ہی مرتبہ نہیں اٹھالیں گے بلکہ علماء کی وفات کے ساتھ ساتھ اٹھاتے جائیں گے یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے۔ چنانچہ ان سے (مسائل) پوچھے جائیں گے تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے اور خود بھی گمراہ ہوں گے لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

اس باب میں عائشہؓ اور زیاد بن لبیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اسے زہریؓ بھی عروہ سے وہ عبد اللہ بن عمرو اور عروہ سے اور وہ عائشہؓ سے اسی کے مش مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

(۲۴۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ ثَنِي مَعْوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ

۲۳۶۰۔ حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نظر ڈالی اور فرمایا: یہ ایسا وقت ہے کہ لوگوں سے علم کھینچا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں سے کوئی چیز ان کے قابو میں نہیں رہے گی۔ زیاد بن لبید ناصری نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم سے کیسے علم سلب کیا جائے گا جب کہ ہم!۔

قرآن پڑھا ہے اور اللہ کی قسم ہم اسے پڑھیں گے اور اپنی اولاد اور عورتوں کو پڑھائیں گے۔ فرمایا: تمہاری ماں تم پر روئے اسے زیادہ تو تمہیں مدینہ کے فقہاء میں شمار کرتا تھا۔ کیا تو ریت اور انجیل یہود و نصاریٰ کے پاس نہیں ہے۔ لیکن ان کے کس کام آتی ہے؟ جبر کہتے ہیں پھر میری عبادہ بن صامت سے ملاقات ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ آپ کے بھائی ابو درداء کیا کہتے ہیں۔ پھر انہیں ان کا قول بتایا تو فرمایا: ابو درداء نے سچ کہا اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ علم میں سے سب سے پہلے کیا ٹھایا جائے گا؟ وہ خشوع ہے۔ عنقریب ایسا ہوگا کہ تم کسی جامع مسجد میں داخل ہو گے اور پوری مسجد میں ایک خشوع والا آدمی بھی نہیں پاؤ گے۔

بَبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَوَانٌ يُحْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى لَا يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ كَيْفَ يُحْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ قَوْلَ اللَّهِ لَنَقْرَأَهُ وَلَنُقْرِيَهُ نِسَاءً نَا وَأَبْنَاءً نَا قَالَ تُكَلِّتُكَ أُمُّكَ يَا زِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَأَعُدُّكَ مِنْ فَقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَذِهِ التَّوْرَةُ وَالْإِنْجِيلُ عِنْدَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَمَاذَا تُغْنِي عَنْهُمْ قَالَ جُبَيْرٌ فَلَقِيتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ صَدَقَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنْ شِئْتُ لَأَحْدِثَنَّكَ بِأَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوعُ يُوشِكُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَامِعِ فَلَا تَرَى فِيهِ رَجُلًا خَاشِعًا

یہ حدیث حسن غریب ہے اور معاویہ بن صالح محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں ہمیں علم نہیں کہ یحییٰ بن سعید کے علاوہ کسی نے ان کے متعلق اعتراض کیا ہو۔ معاویہ بن صالح بھی اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی اسے عبد الرحمن بن جبیر نقیر سے وہ اپنے والد سے وہ عوف بن مالک سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۸۶۔ جو شخص اپنے علم سے دنیا طلب کرے۔

۲۴۶۱۔ حضرت کعب بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس مقصد کے لئے علم سیکھا کہ اس کے ذریعہ سے علماء سے مقابلہ آرائی کرے، بے وقوفوں کے ساتھ بحث و تکرار کرے اور لوگوں کو اس سے اپنی طرف متوجہ کرے (تاکہ وہ اسے مال وغیرہ دیں) تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جہنم میں داخل کریں گے۔

باب ۱۳۸۶۔ فَمَنْ يَطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنْيَا

۲۴۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّمِ الْعَجَلِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أُمِيَّةُ بْنُ خَالِدٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ ثَنِيَّ ابْنُ كَعْبٍ بَنِي مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيَصْرِفَ بِهِ وَجْهَهُ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ محدثین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں ان کے اوپر

اعتراض کیا گیا ہے۔

۲۴۶۲۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے علم سیکھا یا اس سے غیر اللہ کا ارادہ کیا

(۲۴۶۲) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِبَادٍ الْهَنَائِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ

وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ تیار کرے۔

خالد بن دُرَيْك عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِيُغَيِّرَ اللَّهُ أَوَّارَ دِيهِ غَيْرَ اللَّهِ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

باب ۱۳۸۷۔ احادیث لوگوں کے سامنے بیان کرنے کی فضیلت۔

باب ۱۳۸۷۔ فِي الْحَدِيثِ عَلَى تَبْلِيغِ السَّمَاعِ

(۲۴۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا ابوداؤد نا
شعبة اخبرني عمر بن سليمان من ولد عمر بن
الخطاب قال سمعت عبد الرحمن بن ابان بن
عثمان قال خرج زيد بن ثابت من عند مروان
نصف النهار قلنا ما بعث اليه هذه الساعة الا لشيء
يسأله عنه فقمنا فسألناه فقال نعم سألنا عن أشياء
سمعتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نضر
الله امرأ سمع منا حديثا فحفظه حتى يبلغه غيره
فرب حامل فقه الى من هو افقه منه ورب حامل
فقه ليس بفقيه

۲۳۶۳۔ حضرت ابان بن عثمان کہتے ہیں کہ زید بن ثابتؓ، ایک مرتبہ مروان کے پاس سے دوپہر کے وقت نکلے۔ ہم نے سوچا کہ یقیناً انہیں مروان نے کچھ پوچھنے کے لئے بلایا ہوگا۔ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو فرمایا: ہاں۔ اس نے ہم سے کئی احادیث کے متعلق پوچھا جو ہم نے آنحضرت ﷺ سے سنی تھیں۔ میں نے آپ ﷺ سے سنا کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے۔ جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی اور اسے اس وقت تک یاد رکھا جب تک کسی اور کو نہیں سنا دیا اس لئے کہ بہت سے فقہ کے حامل اسے اپنے سے زیادہ فقیہ شخص کے پاس لے جاتے ہیں اور بہت سے حاملین فقہ خود فقیہ ❶ نہیں ہوتے۔

اس باب میں عبد اللہ بن مسعودؓ، معاذ بن جبلؓ، جابر بن مطعمؓ، ابودرداءؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۴۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا ابوداؤد اباننا
شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت عبد الرحمن بن
عبد الله بن مسعود قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول نضر الله امرأ سمع منا شيئا
فبلغه كما سمعه، فرب مبلغ أوعى من سامع
باب ۱۳۸۸۔ فِي تَعْظِيمِ الْكَذْبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۶۴۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی چیز سنی اور پھر بالکل اسی طرح دوسروں تک پہنچا دی جس طرح سنی تھی۔ اس لئے کہ بہت سے ایسے لوگ جنہیں حدیث پہنچے گی وہ سننے والے سے زیادہ مجھ اور علم رکھتے ہوں گے۔ ❶

باب ۱۳۸۸۔ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنا بہت بڑا گناہ ہے۔

۲۴۶۵ حَدَّثَنَا ابوهشام الرفاعي نا ابوبكر بن
عباش نا عاصم عن زري عن عبد الله قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من كذب على متعمدا

۲۳۶۵۔ حضرت عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری طرف جھوٹ منسوب کیا وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ تیار کر لے۔

❶ یہاں فقہ سے مراد حدیث نبوی ﷺ ہے۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کے علوم پر دسترس رکھنے والا اور احادیث یاد کرنے والا فقیہ ہوتا ہے۔ (مترجم) ❶ اس حدیث میں آنے والے زمانے میں محدثین کی پیشین گوئی ہے کہ وہ لوگ اس ذخیرے کی بروقت حفاظت کریں گے۔ واللہ اعلم (مترجم)

فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

۲۳۶۶۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری طرف جھوٹ منسوب نہ کیا کرو اس لئے کہ جس نے ایسا کیا وہ دوزخ میں جائے گا۔

(۲۴۶۶) حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ
بْنُ اَيْنَةَ السَّدِيِّ نَاشِرِيكَ بَنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَنْصُورِ
ابْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلْجُ
النَّارَ

اس باب میں ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، زبیرؓ، سعد بن زیدؓ، عبد اللہ بن عمروؓ، انسؓ، جابرؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ، عمرو بن عبسہؓ، عقبہ بن عامرؓ، معاویہؓ، بريدہؓ، ابو موسیٰؓ، ابوامامہؓ، عبد اللہ بن عمرؓ، متقیؓ اور اس ثقفیؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علیؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ منصور بن مسرر اہل کوفہ میں سے اہمیت ہیں۔ کعب کا کہنا ہے کہ ربیع خراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

۲۳۶۷۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا (میرے خیال میں "قصداً" بھی فرمایا) وہ دوزخ میں اپنا گھر تلاش کر لے۔ ❶

(۲۴۶۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ السَّعْدِ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ
مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا بَيْتَهُ مِنَ النَّارِ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے حضرت انسؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔

باب ۱۳۸۹۔ فَيُ مِّنْ رَّوَايَ حَدِيثًا وَهُوَ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ
باب ۱۳۸۹۔ موضوع احادیث بیان کرنا۔

۲۳۶۸۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میری طرف منسوب کر کے کوئی حدیث بیان کرے اور اسے گمان ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

(۲۴۶۸) حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ نا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِي نا
سَفِينٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مِيمُونِ بْنِ أَبِي
شَيْبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يُرَى
أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ

اس باب میں علی بن ابی طالبؓ اور سمرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے شعبہؓ حکم سے وہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے وہ سمرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اعش اور ابن ابی لیلیٰ بھی اسے حکم سے وہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے وہ علیؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی حدیث محدثین کے نزدیک زیادہ صحیح ہے میں نے ابو محمد عبد اللہ بن

❶ یہ حدیث متواتر ہے اور اس کے درجہ تواتر تک کوئی حدیث نہیں پہنچتی۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس کے نقل کرنے والوں کی تعداد بائیس (۲۲) ہے جن میں عشرہ مبشرہ بھی داخل ہیں۔ (مترجم)

عبدالرحمن سے اس حدیث کی تفسیر پوچھی اور عرض کیا کہ اس وعید میں تو وہ بھی داخل ہیں جو غیر مرفوع حدیث کو مرفوع یا سند کو بدل دیتے ہیں نیز وہ لوگ بھی جو جانتے ہیں کہ کسی حدیث کی سند صحیح نہیں لیکن اسے بیان کرتے ہیں۔ یہ سب بھی اس وعید میں داخل ہوں گے؟ فرمایا: نہیں میرے خیال میں وہ شخص اس وعید میں داخل ہوگا جو ایسی حدیث بیان کرتا ہے جس کی کوئی اصل نہیں اور وہ اسے آپ ﷺ کی طرف منسوب کرتا ہے۔

باب ۱۳۹۰۔ آنحضرت ﷺ کی حدیث سنتے وقت جو بات کہنے سے منع کیا گیا۔

باب ۱۳۹۔ مَاتِهِ عَنْهُ أَوْ يُقَالُ عِنْدَ حَدِيثِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۶۹۔ حضرت محمد بن منکدر اور سالم ابونضر، عبید اللہ بن ابی رافع سے وہ اپنے والد ابورافع سے اور ان کے علاوہ راوی اسے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں میں کسی شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو اور میرا کوئی حکم اسے سنایا جائے تو یہ کہنے لگے کہ مجھے تو معلوم نہیں۔ ہم تو جو چیز قرآن کریم میں پائیں گے اسی کی اتباع کریں گے۔

(٢٤٦٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ
بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمِ بْنِ النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أُبَيٍّ وَعِثْرَةٍ رَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ
قَالَ لَا الْفَيْنَ أَحَدُكُمْ مُتَكَبِّرًا عَلَى أَرْيَكْتِهِ يَأْتِيهِ أَمْرٌ مِمَّا
أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدَ نَافِي
كِتَابَ اللَّهِ أَتْبَعْنَاهُ

یہ حدیث حسن ہے۔ بعض اے سفیان سے وہ ابن منکدر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ پھر سالم ابو نصر، عبید اللہ بن ابی رافع سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عیینہ یہ حدیث بیان کرتے تو اگر جمع کرتے تو اسی طرح بیان کرتے ورنہ دونوں کو الگ الگ نقل کرتے یعنی ابن منکدر اور سالم کو۔ اور ابو رافع آنحضرت ﷺ کے مولیٰ ہیں ان کا نام سلم ہے۔

(۲۴۷۰) حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن

۲۴۷۰۔ حضرت مقدم بن معد یکرب فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جان لو کہ عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ کسی شخص کو میری کوئی حدیث پچھنے گی اور وہ نکیہ لگائے ہوئے اپنی مسند پر بیٹھے بیٹھے کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے چنانچہ ہم جو کچھ اس میں حلال پائیں گے اسے حلال کریں گے اور جو حرام پائیں گے حرام کریں گے (جب کہ حقیقت یہ ہے کہ) جسے اللہ کا رسول حرام کریں وہ بھی اسی چیز کی مانند ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔

بن مهدي نا معاوية بن صالح عن الحسن بن جابر
البحمي عن المقدم بن معديكرَب قال قال رسولُ
الله صلى الله عليه وسلم الأهل عسى رجلٌ يبلُغه
الحديثُ عني وهو متكى على أريكته فيقول بيننا
وبينكم كتابُ الله فما وجدنا فيه حلالاً استحللناه
وما وجدنا فيه حراماً حرّمناه وإن ما حرّم رسولُ
الله صلى الله عليه وسلم كما حرّم الله

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

باب ۱۳۹۱۔ کتابت علم کی کراہت۔

باب ۱۳۹۱۔ فی کراہیۃ کتابۃ العلم

۲۲۷۱۔ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ سے حدیث لکھنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے اجازت

(٢٤٧١) حدثنا سفيان بن وكيع نا ابن عيينة عن زيد بن اسلم عن ابيه عن عطاء بن يسار عن ابي

سَعِيدٌ قَالَ اسْتَأْذَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَنَا

یہ حدیث اس سند کے علاوہ بھی زید بن اسلم سے منقول ہے۔ ہمام اسے زید بن اسلم سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۹۲۔ فی الرُّحْصَةِ فِيهِ

۲۳۷۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری آنحضرت ﷺ کی مجلس میں بیٹھا کرتے اور احادیث سنتے تھے وہ انہیں بہت پسند آتیں لیکن یاد نہیں رہتیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ سے حدیثیں سنتا ہوں لیکن مجھے یاد نہیں رہتیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے دائیں ہاتھ سے مد حاصل کرو اور ہاتھ سے لکھنے کا اشارہ کیا۔

(۲۴۷۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَجْلِسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ فَيُعْجِبُهُ وَلَا يَحْفَظُهُ فَشَكَى ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَسْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيثَ فَيُعْجِبُنِي وَلَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْنُ بِيَمِينِكَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ الْخَطَّ

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ اس لئے کہ امام بخاری، خلیل بن مرہ کو منکر الحدیث کہتے ہیں۔

۲۳۷۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ دیا اور پھر ایک قصہ بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ ابو شاہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ خطبہ میرے لئے لکھوادیتجئے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ابو شاہؓ کو لکھ دو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

(۲۴۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَذَكَرَ قِصَّةً فِي الْحَدِيثِ فَقَالَ أَبُو شَاهٍ أَكْتُبُولِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شبان بھی یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۳۷۴۔ حضرت ہمام بن منبہؓ حضرت ابو ہریرہؓ کا قول نقل کرتے ہیں کہ: صحابہ میں سے عبداللہ بن عمروؓ کے علاوہ کوئی صحابی مجھ سے زیادہ احادیث نہیں جانتا وہ بھی اس لئے کہ وہ لکھ لیا کرتے تھے اور میں نہیں

(۲۴۷۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ مَنِبْهٍ عَنْ أَخِيهِ وَهُوَ هَمَّامُ بْنُ مَنِبْهٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ

① یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا تا کہ قرآن و حدیث ایک دوسرے میں مل نہ جائیں اور لوگ پورے کو ہی قرآن نہ سمجھنے لگیں۔ لیکن جب یہ خدشہ ختم ہو گیا تو آپ ﷺ نے نئی صحابہ کو احادیث لکھنے کی اجازت دے دی تھی۔ جیسے کہ آئندہ حدیث میں بھی مذکور ہے۔ (مترجم)

لکھتا تھا۔

أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ
یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۳۹۳۔ بنو اسرائیل سے روایت کرنا۔

باب ۱۳۹۳۔ مَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَوْسُفَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ الْعَابِدِ الشَّامِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

۲۴۷۵۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ غائبین کو میری باتیں پہنچاؤ خواہ وہ ایک ہی آیت ہو۔ ① نیز فرمایا کہ بنو اسرائیل سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ② اور جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرتا ہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے محمد بن بشر، ابو عاصم سے وہ اوزاعی سے وہ حسان بن عطیہ سے وہ ابو کبشہ سلولی سے وہ عبداللہ بن عمرو سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۳۹۴۔ خیر کا راستہ بتانے والا اس پر عمل کرنے والے ہی کی طرح ہے۔

باب ۱۳۹۴۔ مَا جَاءَ أَنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلُهُ

۲۴۷۶۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ سے سواری مانگنے کے لئے آیا۔ لیکن آپ ﷺ کے پاس سواری نہیں تھی۔ آپ ﷺ نے اسے دوسرے کسی شخص کے پاس بھیج دیا اس نے اسے سواری دے دی تو وہ دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت میں یہ بتانے کے لئے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خیر کا راستہ بتانے والا اس پر عمل کرنے والے ہی کی طرح ہے۔

(۲۴۷۶) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ شَيْبِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهُ، فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُهُ، فَذَلَّهُ عَلَى الْخَرِّ فَحَمَلَهُ، فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلُهُ

اس باب میں ابن مسعود اور بریدہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

① یہاں آیت پہنچانے سے مراد حدیث ہے کیونکہ قرآن کی حفاظت کا تو اللہ تعالیٰ نے خود وعدہ کیا ہے اور بلا شک و شبہ محفوظ ہے اور محفوظ رہے گا۔ لہذا حدیث کا پہنچانا بدرجہ اولیٰ ضروری ہوا۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد ایسا کلام ہے جو جوامع الکلم میں سے ہو۔ چنانچہ معنی یہ ہوئے کہ مجھ سے ایک حدیث بھی پہنچاؤ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کی حفاظت کے وعدے کے بعد اس کی حفاظت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ واللہ اعلم (مترجم) ② یعنی اگر ان کے واقعات نقل کر کے ان سے عبرت حاصل کرو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں نہ کہ شریعت اور احکام کیونکہ وہ سب شریعت محمدی ﷺ سے منسوب ہو چکے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

۲۴۷۷۔ حضرت ابو مسعود بدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس سواری مانگنے کے لئے حاضر ہوا اور بتایا کہ اس کی ساری مرگئی ہے تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ فلاں کے پاس جاؤ۔ وہ اس کے پاس گیا تو اس نے اسے سواری دے دی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی کو خیر کا راستہ بتائے اس کے لئے بھی اتنا ہی اجر ہے جتنا کرنے والے کے لئے یا فرمایا: جتنا اس پر عمل کرنے والے کے لئے۔

(۲۴۷۷) حدثنا محمود بن غيلان نا ابوداود، انبانا شعبة عن الاعمش قال سمعت ابا عمرو الشيباني يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ النَّبَذِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُبْدِعَ بِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّتِ فُلَانًا فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ، مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ أَوْ قَالَ عَامِلِهِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعید بن ایاس ہے۔ ابو مسعود بدریؓ کا نام عقبہ بن عمروؓ ہے۔ حسن بن علی خلال، عبد اللہ بن نمیر سے وہ اعمش سے وہ ابو عمرو شیبانی سے وہ ابو مسعود سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں راوی کو شک نہیں ہوا۔

۲۴۷۸۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوسروں کے لئے سفارش کیا کرو تا کہ اجر حاصل کرو اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر وہی جاری کرتے ہیں جو وہ چاہتے ہیں۔

(۲۴۷۸) حدثنا محمود بن غيلان والحسن بن علي الحلال وغير واحد قالوا نا أسامة عن بريد بن عبد الله بن ابي بردة عن جده أبي بردة عن أبي موسى الأشعري عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِشْفَعُوا وَلِتُجْرُوا وَلِيَقْضَى اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بريد بن عبد اللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ ہیں۔ ان کی کنیت ابو بردہ ہے اور یہ ابو موسیٰ اشعریؓ کے بیٹے ہیں ان سے قہلبی اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں۔

۲۴۷۹۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ مظلوم ہوتے ہوئے قتل کیا جائے اور اس کا گناہ آدم کے بیٹے کو نہ پہنچے۔ اس لئے کہ اس نے قتل کا طریقہ جاری کیا۔ عبد الرزاق "سن" کی جگہ "سن" کا لفظ نقل کرتے ہیں۔

(۲۴۷۹) حدثنا محمود بن غيلان ناوكيع وعبد الرزاق عن سفيان عن الاعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ نَفْسُ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا ذَلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ أَسَنَّ الْقَتْلَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَنَّ الْقَتْلَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۹۵۔ جس نے ہدایت کی طرف بلایا اور اس کی تابعداری کی گئی۔ ۲۴۸۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس

باب ۱۳۹۵۔ فَيُ مِّنْ دَعَا إِلَى هُدًى فَاتَّبَعَ (۲۴۸۰) حدثنا علي بن حجر نا اسمعيل بن

شخص نے لوگوں کو ہدایت کی طرف بلایا ❶ اس کے لئے بھی اتنا ہی ثواب ہوگا جتنا اس کی تابعداری کرنے والوں کو ہوگا۔ اور اس سے ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ جب کہ اگر کوئی شخص گمراہی کی طرف ❷ دعوت دے گا۔ تو اس پر بھی اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اس کی اتباع کرنے والوں پر اور اس میں بھی ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دعا إلى هدى كان له من الأجر مثل أجور من يتبعه، لا ينقص ذلك من أجورهم شيئاً ومن دعا إلى ضلالة كان عليه من الإثم مثل آثام من يتبعه، لا ينقص ذلك من آثامهم شيئاً
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۸۱۔ حضرت جریر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی اچھا طریقہ جاری کیا ❶ اور اس میں اس کی اتباع کی گئی تو اس کے لئے بھی اس کے متبعین کے برابر ثواب ہوگا اور ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ جب کہ اگر کسی نے برائی کے کسی طریقے کو رواج دیا اور لوگوں نے اس کی اتباع کی تو اس کے لئے بھی اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اس کی اتباع کرنے والوں کے لئے اور ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

(۲۴۸۱) حدثنا احمد بن منيع نايزيد بن هارون قال ناالمسعودي عن عبد الملك بن عمير عن ابن جرير بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سن سنة خيرة فاتبع عليها فله اجره، ومثل أجور من اتبعه، غير منقوص من أجورهم شيئاً ومن سن سنة شرفا فاتبع عليها كان عليه وزره، ومثل أوزار من اتبعه، غير منقوص من أوزارهم شيئاً

اس باب میں حذیفہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے جریر بن عبد اللہ ہی سے مرفوعاً مروی ہے۔ پھر منذر بن جریر بن عبد اللہ بھی اسے اپنے والد سے آنحضرت ﷺ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ اسی طرح عبید اللہ بن جریر بھی اسی سند سے بیان کرتے ہیں۔

باب ۱۳۹۶۔ الْأَخْذُ بِالسُّنَّةِ وَاجْتِنَابُ الْبِدْعَةِ

(۲۴۸۲) حدثنا علي بن حجرنا بقية الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن عبد الرحمن بن عمرو السلمي عن العرياض بن سارية قال وعظنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوماً بعد صلوة العداة موعظة بليغة

باب ۱۳۹۶۔ سنت پر عمل کرنا اور بدعت سے اجتناب کرنا۔

۲۳۸۲۔ حضرت عریاض بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد اتنی بلیغ نصیحت کی۔ کہ اس سے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل کا پٹنہ لگے ایک شخص نے عرض کیا: یہ تو رخصت ہونے والے کی وصیت ہے آپ ﷺ ہمیں کیا وصیت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو تقویٰ اور سننے اور ماننے کی

❶ ہدایت کی طرف بلانے سے مراد ایمان و توحید اور اتباع سنت کی طرف دعوت دینا ہے اور اس میں دعوت دینے والے کو قیامت تک اس کی دعوت قبول کرنے والوں کے برابر ثواب ملتا رہے گا۔ (مترجم) ❷ اس سے مراد ہر برائی، بدعت اور ظلم وغیرہ ہے، اسے بھی قیامت تک اپنے ہر تہق کا گناہ ملتا رہے گا اور ان گناہ کرنے والوں کے گناہ میں بھی کمی نہیں آئے گی۔ (مترجم) ❸ اچھے طریقے سے مراد یہ ہے کہ کسی سنت کو زندہ کیا یا کسی اسلامی شعار کو جاری کیا یا کسی عمل کو مسنون طریقے کے مطابق جاری کر یا دغیرہ وغیرہ نہ کہ کوئی بدعت نکالی واللہ اعلم (مترجم)

وصیت کرتا ہوں خواہ تمہارا حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ خبردار نئی چیزوں سے بچنا۔ کیونکہ یہ گمراہی کا راستہ ہے۔ لہذا اگر کسی پر ایسا وقت آجائے تو اسے چاہئے کہ میرے اور خلفاء راشدین مہدیین (ہدایت یافتہ) کی سنت کو لازم پکڑے۔ (تم لوگ اسے) دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ لو۔

ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوتُ وَوَجَلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةٌ مُودِعَ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنَّ عَبْدَ حَبِشِي فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا وَإِنَّا نَحْمُ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ثور بن یزید اسے خالد بن معدان سے وہ عبدالرحمن سے وہ عراباض سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں پھر حسن بن علی خلال اور کئی راوی بھی اسے ابو عاصم سے وہ ثور بن یزید سے وہ خالد بن معدان سے وہ عبدالرحمن بن عمر سلمی سے وہ عراباض بن ساریہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ عراباض کی کنیت ابونجیح ہے۔ پھر یہ حدیث حجر بن حجر سے بھی عراباض ہی کے حوالے سے مرفوعاً منقول ہے۔

۲۳۸۳۔ حضرت کثیر بن عبداللہ اپنے والد سے اور وہ ابن کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بلال بن حارثؓ سے فرمایا کہ جان لو۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا جان لوں؟ فرمایا: یہ کہ جس نے میرے بعد میری کوئی ایسی سنت زندہ کی جو مر چکی تھی تو اس کے لئے بھی اتنا ہی اجر ہوگا جتنا اس پر عمل کرنے والے کے لئے۔ اس کے باوجود ان کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور جس نے گمراہی کی بدعت نکالی جسے اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) پسند نہیں کرتے تو اس کے لئے اتنے ہی گناہ لکھے جائیں گے جتنے کہ اس بدعت پر عمل کرنے والوں کے لئے لکھے جائیں گے اور اس سے ان کے گناہوں کے بوجھ میں بالکل کمی نہیں آئے گی۔

(۲۴۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَامِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمِيْنَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَلَالِ بْنِ الْحَارِثِ اإِعْلَمْ قَالَ أَعْلَمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَرْضَاهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا

یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عیینہ مصیعی شامی ہیں۔ جب کہ کثیر بن عبداللہ عمرو بن عوف مزی کے بیٹے ہیں۔

۲۳۸۴۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بیٹے اگر تم اس حالت میں صبح اور شام کر سکو کہ تمہارے دل میں کسی کے لئے کوئی برائی نہ ہو تو کرو۔ پھر فرمایا: بیٹے یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا گویا کہ اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا۔ وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

(۲۴۸۴) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْإِنصَارِيُّ الْبَصْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْإِنصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ

وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَأَفْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِي يَا بُنَيَّ
وَذَلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحْيَانِي وَمَنْ
أَحْيَانِي كَانَ مَعِيَ فِي الْحَنَةِ

اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے اور یہ اس سند سے حسن غریب ہے۔ محمد بن عبد اللہ انصاری اور ان کے والد ثقہ ہیں علی بن زید صدوق ہیں لیکن وہ ایسی اکثر روایات کو مرفوع کہہ دیتے ہیں جو دوسرے راوی موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار، ابو ولید سے وہ شعبہ سے اور وہ علی بن زید سے نقل کرتے ہیں۔ سعید بن مسیب کی انسؓ سے اس کے علاوہ کسی اور حدیث کا ہمیں علم نہیں۔ پھر عباد مرقی یہ حدیث علی بن زید سے اور وہ انس سے نقل کرتے ہوئے سعید بن مسیب کا ذکر نہیں کرتے۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بھی اسے نہیں پہچانا۔ انس بن مالک کا انتقال ۹۳ھ میں اور سعید بن مسیب کا ۹۵ء میں ہوا۔

باب ۱۳۹۷۔ فِي الْإِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۸۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اسی پر چھوڑ دو جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں۔ ❶ اور جب میں تمہارے لئے کوئی چیز بیان کروں تو اسے مجھ سے سیکھ لیا کرو کیونکہ تم سے پہلی امتیں زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء کے بارے میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئیں۔

(۲۴۸۵) حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ أَبِي مَعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرْكُونِي مَاتَرُكُمْ فَأَذْأَحْدُثُكُمْ فَخَذُّوا عَنِّي فَأَنَّمَا هَلَكُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۹۸۔ مَدِينَةُ الْعَالَمِ فِي فَضِيلَتِ

باب ۱۳۹۸۔ مَا جَاءَ فِي عَالِمِ الْمَدِينَةِ

۲۳۸۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب لوگ علم حاصل کرنے کے لئے (دور دراز سے) اونٹوں پر سفر کریں گے۔ وہ لوگ مدینہ کے عالم سے کسی کو علم میں زیادہ نہیں پائیں گے۔

(۲۴۸۶) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَارِ وَاسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ نَا سَفْيَانُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ ابْنِ جَرِيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَايَةً يُؤَشِّكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْأَبِلِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ

یہ حدیث حسن ہے۔ ابن عیینہ ہی سے منقول ہے کہ اس عالم سے مراد امام مالک بن انس ہیں۔ اسحاق بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عیینہ سے سنا کہ وہ عمری زاہد ہیں۔ ان کا نام عبدالعزیز بن عبد اللہ ہے۔ نیز یحییٰ بن موسیٰ، عبدالرزاق کے حوالے سے کہتے ہیں کہ اس شخص سے مراد مالک بن انس ہیں۔

❶ یعنی بغیر ضرورت کے سوال نہ کیا کرو اور میں جو حکم دوں اسکی تعمیل کیا کرو نیز جن چیزوں سے منع کروں ان سے باز رہا کرو۔ کیونکہ زیادہ سوالات کرنے سے احکام زیادہ ہو جائیں گے اور پھر انہیں بجالانا مشکل ہو جائے گا۔ (مترجم)

باب ۱۳۹۹۔ علم عبادت سے افضل ہے۔

۲۳۸۷۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک فقیہ، شیطان کے لئے ایک ہزار عابدوں سے بھی زیادہ سخت ہے۔

باب ۱۳۹۹۔ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقْهِ عَلَى الْعِبَادَةِ

(۲۴۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ الْوَلِيدِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ جُنَاحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيهٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْفِ عَابِدٍ

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۳۸۸۔ حضرت قیس بن کثیر فرماتے ہیں کہ مدینہ سے ایک شخص دمشق میں ابودرداءؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے پوچھا: بھائی آپ کیوں آئے؟ (انہوں نے جواب دیا) مجھے خبر ملی ہے کہ آپ آنحضرت ﷺ کیا ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: کیا آپ کو کوئی اور کام نہیں؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: کیا آپ تجارت کے لئے نہیں آئے؟ عرض کیا: میں صرف اس حدیث کی طلب میں حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ: اگر کوئی شخص علم کا راستہ اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا ایک راستہ آسان کر دیں گے۔ اور فرشتے طالب علم کی رضاء کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں نیز عالم کے لئے آسمان وزمین میں موجود ہر چیز مغفرت طلب کرتی ہے۔ یہاں تک کہ مچھلیاں بھی پانی میں اس کے لئے استغفار کرتی ہیں۔ پھر عالم کی عابد پر اس طرح فضیلت ہے جیسے چاند کی ستاروں پر۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء وراثت میں دینار و درہم نہیں چھوڑتے بلکہ علم ہی ان کا ورثہ ہوتا ہے۔ جس نے اسے حاصل کیا اس نے انبیاء کی وراثت سے بہت سارا حصہ حاصل کر لیا۔

(۲۴۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ نا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءَ بْنِ حَبِوَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ يَذْ مُشَقُّ قَالَ مَا أَقْدَمَكَ يَا أَخِي قَالَ حَدِيثٌ بَلَّغَنِي أَنَّكَ تَحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ قَالَ لَا قَالَ أَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ مَا جِئْتَ إِلَّا فِي طَلَبِ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَتَّصِعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًى لَطَالِبٍ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْخَيْتَانِ فِي الْمَاءِ وَقَضَى الْعَالِمُ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنْ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهُمًا إِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ فَقَدْ أَخَذَ بِحِطِّ وَافِرٍ

ہم اس حدیث کو صرف عاصم بن رجاء بن حیوہ کی ہی سند سے جانتے ہیں۔ اس کی سند متصل نہیں۔ محمود بن خراش نے بھی یہ حدیث اسی طرح نقل کی ہے پھر عاصم بن رجاء بن حیوہ بھی داؤد بن قیس سے وہ ابودرداءؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اور یہ محمود بن خراش کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۲۳۸۹۔ حضرت یزید بن سلمہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ ﷺ سے بہت سی احادیث سنی ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو

(۲۴۸۹) حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ بَنِ أَشْوَعٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا
أَخَافُ أَنْ يُنْسِيَ أَوَّلُهُ آخِرُهُ فَحَدِّثْنِي بِكَلِمَةٍ تَكُونُ
جَمَاعًا قَالَ اتَّقِ اللَّهَ فِيمَا تَعْلَمُ

کہ میں بعد والی احادیث یاد کرتے کرتے پچھلی بھلا بیٹھوں لہذا آپ
مجھے کوئی جامع سی چیز بتا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جن چیزوں کے
متعلق جاننے ہو ان میں اللہ سے ڈرو۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ میرے نزدیک یہ مرسل ہے کیونکہ ابن اشوع کی یزید بن سلمہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ ان کا نام
سعید بن اشوع ہے۔

(۲۴۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَاخِلُ بْنُ أَبِي يُوْبَ عَنْ
عُوفٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي
مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهُ فِي الدِّينِ

۲۴۹۰۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو
خصالتیں ایسی ہیں کہ جو منافق میں کبھی جمع نہیں ہو سکتیں۔ حسن اخلاق
اور دین کی سمجھ۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے عوف کی سند سے صرف خلف بن ایوب کی روایت سے جانتے ہیں۔ ہم نے ان سے محمد بن علاء کے
علاوہ کسی کو روایت کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور ہمیں علم نہیں کہ وہ کیسے ہیں۔

(۲۴۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا سَلْمَةَ بْنِ
رَجَاءَ نَا الْوَلِيدِ بْنِ حَمِيلٍ نَا الْقَاسِمِ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلُ الْعَالِمِ
عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ حَتَّى النَّمْلَةُ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى
الْحُوتُ لِيَصَلُّوا عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ

۲۴۹۱۔ حضرت ابو امامہ باہلی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے
دو شخصوں کا تذکرہ کیا گیا۔ ایک عابد اور دوسرا عالم۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
عالم کی عابد پر اس طرح فضیلت ہے جیسے میری تمہارے ادنیٰ ترین
آدمی پر۔ پھر فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ، فرشتے اور تمام اہل زمین و آسمان
یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلیاں تک، ایسے شخص کے لئے
دعا کرتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی باتیں سکھاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے میں نے ابوعمار حسین بن حریت کو فضل بن عیاض کے حوالے سے کہتے ہوئے سنا کہ ایسا عالم جو لوگوں
کو علم سکھاتا ہے آسمان میں بڑا آدمی پکارا جاتا ہے۔

(۲۴۹۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ
نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ
دِرَاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَشْبَعَ
الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهُ حَتَّى يَكُونَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ

۲۴۹۲۔ حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
مؤمن بھلائی اور خیر کی باتیں سننے سے کبھی سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس
کی انتہاء جنت پر ہوتی ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۲۴۹۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حکمت کی بات مؤمن کی کھوئی ہوئی چیز ہے لہذا اسے جہاں بھی پائے وہی اس کا مستحق ہے۔

(۲۴۹۳) حدثنا محمد بن عمر بن الوليد الكندي نا عبد الله بن نمير عن ابراهيم بن الفضل عن سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الْحَكْمَةُ صَالَةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔ اور ابراہیم بن فضل خزومی محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

آداب اور اجازت لینے کے متعلق

آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۴۰۰۔ سلام کو رواج دینا۔

۲۴۹۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک مؤمن نہ ہو جاؤ اور اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم لوگ اسے کرنے لگو تو آپس میں محبت کرنے لگو وہ چیز یہ ہے کہ آپس میں سلام کو پھیلاؤ اور رواج دو۔

أَبْوَابُ الْإِسْتِذَانِ وَالْأَدَابِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۴۰۰۔ مَا جَاءَ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ

(۲۴۹۴) حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن أبي صالح عن أبي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا أَنْتُمْ فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

اس باب میں عبد اللہ بن سلام، عبد اللہ بن عمرو، براء، انس، ابن عمر اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے۔ شرح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۰۱۔ سلام کی فضیلت۔

۲۴۹۵۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے دس (۱۰) نیکیاں ہیں۔ پھر دوسرا آیا اور کہا کہ ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے بیس (۲۰) نیکیاں ہیں۔ پھر تیسرا شخص آیا اور اس نے اس طرح سلام کیا: ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے تیس (۳۰) نیکیاں ہیں۔

باب ۱۴۰۱۔ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ السَّلَامِ

(۲۴۹۵) حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن والحسن بن محمد الجريري البلخي قالنا نا محمد بن كثير عن جعفر بن سليمان الضبي عن عوف عن أبي رَجَاءَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرُ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُونَ

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس باب میں ابوسعیدؓ، علیؓ اور سہل بن حنیفؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۴۰۲۔ داخل ہونے کے لئے تین مرتبہ اجازت لینا۔

باب ۱۴۰۲۔ مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِيزَانِ ثَلَاثٌ

۲۳۹۶۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ابو موسیٰؓ نے عمرؓ سے گھر میں داخل ہونے کی اجازت چاہی اور فرمایا: السلام علیکم کیا میں داخل ہو سکتا ہوں؟ عمرؓ نے کہا کہ یہ ایک مرتبہ ہوا۔ پھر وہ تھوڑی دیر خاموش رہے اور دوبارہ اجازت چاہی عمرؓ نے کہا: دو مرتبہ۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد تیسری مرتبہ اسی طرح اجازت مانگی۔ عمرؓ نے کہا: تین مرتبہ۔ پھر وہ واپس ہو گئے تو عمرؓ نے دربان سے پوچھا کہ انہوں نے کیا کیا؟ اس نے کہا: واپس چلے گئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: انہیں میرے پاس لاؤ۔ جب وہ آئے تو پوچھا کہ یہ آپ نے کیا کیا؟ ابو موسیٰؓ نے فرمایا: یہ سنت ہے۔ عمرؓ نے فرمایا: سنت ہے؟ اللہ کی قسم تم مجھے کوئی دلیل پیش کرو اور گواہ لاؤ ورنہ میں تمہیں تنبیہ کروں گا۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ اس پر ابو موسیٰؓ ہم انصاریوں کی ایک جماعت کے پاس آئے اور فرمایا: اے انصار کیا تم لوگ احادیث رسول ﷺ کو سب سے زیادہ جاننے والے نہیں ہو؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: کہ اجازت تین مرتبہ مانگی جائے اگر اجازت مل جائے تو داخل ہو جاؤ ورنہ لوٹ جاؤ۔ پھر لوگ ان سے مذاق کرنے لگے ابوسعیدؓ کہتے ہیں پھر میں نے سر اٹھایا اور کہا کہ اس معاملے میں آپ کو عمرؓ سے جو سزا ملے اس میں میں بھی آپ کا شریک ہوں۔ پھر ابوسعیدؓ، حضرت عمرؓ کے پاس تشریف لے گئے اور ابو موسیٰؓ کی بات کی تصدیق کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: یہ مجھے معلوم نہیں تھا۔

(۲۴۹۶) حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ نَا عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ الْحَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسَى عَلَى عُمَرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ مَا صَنَعَ قَالَ رَجَعَ قَالَ عَلَى بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتَ قَالَ السُّنَّةُ قَالَ السُّنَّةُ وَاللَّهِ لَتَأْتِيَنِي عَلَى هَذَا بِيْرُهَانَ وَبَيْنَةَ أَوْ لَا فَعَلَنَ بِكَ قَالَ فَاتَانَا وَنَحْنُ رُفُقَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ اسْتَمِعُوا أَعْلَمُ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْتِيزَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ فَادْخُلْ وَإِلَّا فَارْجِعْ فَحَعَلَ الْقَوْمُ يَمَازِجُوهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا أَصَابَكَ فِي هَذَا مِنَ الْعُقُوبَةِ فَإِنَّا شَرِيكُكَ قَالَ فَأَتَى عُمَرُ فَأَخْبَرَهُ ذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ مَا كُنْتُ عَلِمْتُ بِهَذَا

اس باب میں علیؓ اور طارقؓ (جو سعد کے مولیٰ ہیں) سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور جریری کا نام سعید بن ایاس اور کنیت ابوسعود ہے۔ یہ حدیث کئی راوی ان کے علاوہ ابونضرہؓ سے بھی نقل کرتے ہیں۔ ان کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

(۲۴۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا عَمْرُو بْنُ ۲۳۹۷۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ

یونس عن عكرمة بن عمار ثنی ابو زمیل ثنی ابن عباس عن عمر بن الخطاب قال استاذنت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاثا فاذن لی

یونس عن عكرمة بن عمار ثنی ابو زمیل ثنی ابن عباس عن عمر بن الخطاب قال استاذنت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاثا فاذن لی

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو زمیل کا نام سماک خفی ہے۔ حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰؓ پر اعتراض اس بات پر کیا تھا کہ تین مرتبہ میں اجازت نہ ملے تو لوٹ جانا چاہئے۔ چنانچہ انہیں اس کا علم نہیں تھا کہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ میں اجازت نہ ملنے پر لوٹ جانے کا حکم دیا ہے۔

باب ۱۴۰۳۔ کیف رد السلام

(۲۴۹۸) حدثنا اسحق بن منصورنا عبد الله بن نميرنا عبيد الله بن عمر عن سعيد المقبري عن أبي هريرة قال دخل رجل بالمسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس في ناحية المسجد فصلى ثم جاء فسلم عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك ارجع فصل فإنك لم تصل فذكر الحديث بطوله

(۲۴۹۸) حدثنا اسحق بن منصورنا عبد الله بن نميرنا عبيد الله بن عمر عن سعيد المقبري عن أبي هريرة قال دخل رجل بالمسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس في ناحية المسجد فصلى ثم جاء فسلم عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك ارجع فصل فإنك لم تصل فذكر الحديث بطوله

یہ حدیث حسن ہے اور اسے یحییٰ بن سعید قطان بھی عبد اللہ بن عمر سے اور وہ سعید مقبریؓ سے نقل کرتے ہیں وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۴۰۲۔ کسی کو سلام بھیجنا۔

باب ۱۴۰۴۔ فی تبلیغ السلام

(۲۴۹۹) حدثنا علي بن مندر الكوفي نا محمد بن فضيل عن زكريا بن ابي زائدة عن عامر قال ثنی ابي سلمة ان عائشة حدثته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لها ان جبرئيل يقرئك السلام قالت وعليه السلام ورحمة الله وبركاته

(۲۴۹۹) حدثنا علي بن مندر الكوفي نا محمد بن فضيل عن زكريا بن ابي زائدة عن عامر قال ثنی ابي سلمة ان عائشة حدثته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لها ان جبرئيل يقرئك السلام قالت وعليه السلام ورحمة الله وبركاته

اس باب میں ایک اور شخص سے بھی روایت ہے وہ ابن نمیر سے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری بھی اسے ابو سلمہؓ سے اور وہ عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۰۵۔ سلام میں پہل کرنے والے کی فضیلت۔

باب ۱۴۰۵۔ فی فضل الذی ینبأ بالسلام

(۲۵۰۰) حدثنا علي بن حجر نا قران بن تمام الاسدي عن ابي فروة الرهادي يزيد بن سنان عن سليم بن عامر عن ابي امامة قال قيل يا رسول الله الرجلان يلتقيان أيهما ینبأ بالسلام فقال

(۲۵۰۰) حدثنا علي بن حجر نا قران بن تمام الاسدي عن ابي فروة الرهادي يزيد بن سنان عن سليم بن عامر عن ابي امامة قال قيل يا رسول الله الرجلان يلتقيان أيهما ینبأ بالسلام فقال

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری بھی اسے ابو سلمہؓ سے اور وہ عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

أَوَّلُهُمَا بِاللَّهِ

یہ حدیث حسن ہے امام بخاری کہتے ہیں کہ ابو فروہ ہادی مقارب الحدیث ہیں۔ لیکن ان کے بیٹے ان سے منکر احادیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۰۶۔ سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کراہت۔۔

۲۵۰۱۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے علاوہ کسی اور کی مشابہت اختیار کی اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ یہودیوں کا سلام انگلیوں سے اور نصاریٰ کا ہاتھ سے اشارہ کرنا ہے۔ (یعنی تم ایسا نہ کرو۔)

باب ۱۴۰۶۔ فِی کَرَاهِيَةِ اِشَارَةِ الْيَدِ فِي السَّلَامِ

(۲۵۰۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَهْيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارَى فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ وَتَسْلِيمَ النَّصَارَى الْإِشَارَةُ بِالْأَكْفُفِ

اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابن مبارک اسے ابن ابیہ سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۴۰۷۔ بچوں کو سلام کرنا۔

۲۵۰۲۔ سیر کہتے ہیں کہ میں ثابت بنانی کے ساتھ جا رہا تھا کہ بچوں پر گزر ہوا تو انہوں نے بچوں کو سلام کیا اور فرمایا کہ میں انسؓ کے ساتھ تھا تو انہوں نے بھی ایسے ہی کیا اور فرمایا: کہ میں (انسؓ) آنحضرت ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا کہ بچوں پر گزر ہوا تو آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔

باب ۱۴۰۷۔ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

(۲۵۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو عَتَابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَادٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ فَمَرَّ عَلَيَّ صَبْيَانٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ثَابِتٌ كُنْتُ مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ عَلَيَّ صَبْيَانٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَنَسٌ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلَيَّ صَبْيَانٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے کئی حضرات نے ثابت سے نقل کیا ہے۔ پھر یہ کئی سندوں سے انسؓ سے منقول ہے۔ تنبیہ بھی اسے جعفر بن سلیمان سے وہ ثابت سے وہ انسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۰۸۔ عورتوں کو سلام کرنا۔

۲۵۰۳۔ حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں سے گزرے تو عورتوں کی ایک جماعت وہاں بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے سلام کیا پھر راوی عبد الحمید نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا۔

باب ۱۴۰۸۔ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ

(۲۵۰۳) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بُهْرَامٍ نَه سَمْعُ شَهْرَبْنِ حَوْشَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدٍ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَغُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ وَأَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بِيَدِهِ

یہ حدیث حسن ہے۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ عبد الحمید بن بہرام کی شہر بن حوشب سے روایت میں کوئی مضاقتہ نہیں امام بخاری کہتے ہیں کہ شہر بن حوشب کی احادیث حسن ہیں اور انہیں قوی قرار دیتے ہیں۔ لیکن ابن عوف ان پر اعتراض کرتے ہیں پھر ہلال بن ابی زینب

سے شہر ہی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ ابوداؤد، نصر بن شمیل سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عوف سے سنا کہ محمد ثنین نے شہر بن حوشب کو چھوڑ دیا ہے۔ نصر کہتے ہیں: یعنی ان پر طعن کیا ہے۔

باب ۱۴۰۹۔ فِی التَّسْلِيمِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

باب ۱۴۰۹۔ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا۔
۲۵۰۴۔ حضرت سعید بن مسیبؓ، حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: بیٹے جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کیا کرو۔ اس سے تم پر بھی برکت ہوگی اور گھر والوں پر بھی۔

(۲۵۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ الْبَصْرِيُّ مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَنَسٌ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِنِي إِذَا دَخَلْتُ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۴۱۰۔ السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ

باب ۱۴۱۰۔ کلام سے پہلے سلام کرنا۔
۲۵۰۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلام کلام سے پہلے کیا جانا چاہئے۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ کسی کو اس وقت تک کھانے کے لئے نہ بلاؤ جب تک وہ سلام نہ کرے۔

(۲۵۰۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا سَعِيدُ بْنُ زَكْرِيَا عَنْ عَنِسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ وَبِهَذَا لِسَنَادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُوا أَحَدًا إِلَى الطَّعَامِ حَتَّى يُسَلِّمَ

یہ حدیث منکر ہے ہم اسے اسی سند سے جانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا کہ عنبسہ بن عبد الرحمن ضعیف اور ذاہب الحدیث ہیں اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہیں۔

باب ۱۴۱۱۔ ذِی (كَافِر) كُوسَلَامُ كَرَنَا مَكْرُوهُ هِی۔

باب ۱۴۱۱۔ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى الدِّمِيِّ

۲۵۰۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو۔ اور اگر ان میں سے کسی کو راستے میں پاؤ تو اسے تنگ راستے کی طرف سے گزرنے پر مجبور کر دو۔

(۲۵۰۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْنَعُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِهِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۰۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ کچھ یہودی آنحضرت ﷺ کے

(۲۵۰۷) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ

پاس آئے اور کہا: السام علیک (یعنی تم پر موت آئے) آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: علیکم (تم پر ہو) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے کہا تم ہی پر سام اور لعنت ہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر کام میں نری کو ہی کو پسند کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: کیا آپ نے ان کی بات نہیں سنی۔ فرمایا: میں نے بھی تو انہیں ”علیکم“ کہہ کر جواب دے دیا تھا۔

ثَنَا سَفِيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَهْطًا مِنَ الْيَهُودِ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ عَلَيْهِمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ عَلَيْهِمُ

اس باب میں ابوبصرہ غفاری، ابن عمرؓ اور عبد الرحمنؓ جہنی سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۱۲۔ مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ وَغَيْرُهُمْ۔ باب ۱۴۱۳۔ جس مجلس میں مسلمان اور کافر ہوں ان کو سلام کرنا۔

(۲۵۰۸) حدثنا يحيى بن موسى نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن عروة أنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخِيَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۱۳۔ مَا جَاءَ فِي تَسْلِيمِ الرَّاِكِبِ عَلَى الْمَاشِي۔ باب ۱۴۱۴۔ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔

(۲۵۰۹) حدثنا محمد بن المثنى وابراهيم بن يعقوب قالنا نا روح بن عباد عن حبيب بن شهيد عن الحسن بن أبي هريرة عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاِكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ وَزَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ وَيُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ۔

اس باب میں عبد الرحمن بن ثبل، فضالہ بن عبید اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے منقول ہے۔ ابوبختیانی، یونس بن عبید اور علی بن زید کہتے ہیں کہ حسن کا ابو ہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں۔

(۲۵۱۰) حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله نا حيوة بن شريح اخبرني ابو هانئ الخولاني عن ابي علي الجهنني عن فضالة بن عبيد أنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِي
وَالْمَاشِي عَلَى الْقَائِمِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعلیٰ جہنی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

۲۵۱۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو، چلنے والے بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ کو سلام کریں۔

(۲۵۱۱) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۱۲۔ مجلس میں بیٹھے یا اٹھتے وقت سلام کرنا۔

۲۵۱۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں پہنچے تو انہیں سلام کرے پھر اگر جی چاہے تو بیٹھے اور جب کھڑا ہو تو پھر سلام کرے اور ان میں سے پہلی اور آخری مرتبہ سلام کرنا دونوں ہی ضروری ہیں۔

باب ۱۴۱۴۔ التَّسْلِيمُ عِنْدَ الْقِيَامِ وَالْقُعُودِ

(۲۵۱۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْتَهَيْتُمْ أَحَدَكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمُوا فَإِنْ بَدَّلَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمُوا فَلْيَسَلِّمُوا الْأُولَى بِأَحَقِّ مِنَ الْآخِرَةِ

یہ حدیث حسن ہے اور اسے عجلان بن ابی سعید مقبری سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۴۱۵۔ گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اجازت مانگنا۔

۲۵۱۳۔ حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے کسی کا پردہ ہٹا کر اجازت لینے سے پہلے اندر جھانکا گویا کہ اس نے گھر کی چھپی ہوئی چیز دیکھ لی اور اس نے ایسا کام کیا جو اس کے لئے حلال نہیں تھا۔ پھر اگر اس دوران کسی نے اس کی دونوں آنکھیں پھوڑ دیں تو میں اس کا بدلہ نہیں دلاؤں گا۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی ایسے دروازے کے سامنے سے گزرا جس پر پردہ نہیں تھا اور وہ بند بھی نہیں تھا پھر اس کی گھر والوں پر نظر پڑ گئی تو اس میں اس کی کوئی غلطی نہیں بلکہ گھر والوں کی غلطی ہے۔

باب ۱۴۱۵۔ الاسْتِیْذَانُ قُبَالَةَ الْبَيْتِ

(۲۵۱۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَأَدْخَلَ بَصَرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ، فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ أَتَى حَدًّا لَا يَجِلُّ لَهُ، أَنْ يَأْتِيَهُ، لَوْ أَنَّهُ، حِينَ أَدْخَلَ بَصَرَهُ، اسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَفَقَأَ عَيْنَيْهِ مَا غَيَّرَتْ عَلَيْهِ وَإِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ، غَيْرَ مُغْلَقٍ فَتَنْظَرَ فَلَا خَطِيئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ

اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ابو امامہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کے مثل صرف ابن لہیعہ کی روایت سے

جانتے ہیں اور عبد الرحمن بن جہلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہے۔

باب ۱۴۱۶۔ بغیر اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا۔

باب ۱۴۱۶۔ مَنْ أَطْلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

۲۵۱۲۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنے گھر میں تھے کہ ایک شخص نے آپ کے گھر میں جھانکا تو آپ ﷺ اپنے ہاتھ میں تیرے کراس کی طرف لپکے وہ پیچھے ہٹ گیا۔

(۲۵۱۴) حَدَّثَنَا بِنْدَارُنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهِ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَهْوَى إِلَيْهِ لِمَشْقَصٍ فَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۱۵۔ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کے حجرہ مبارک کے دروازے کے سوراخ سے اندر جھانکا۔ آپ ﷺ کے پاس ایک برش تھا جس سے آپ ﷺ سر کو کھجار رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو میں اسے تمہاری آنکھ میں چھو دیتا۔ اجازت لینا اسی لئے شروع کیا گیا ہے کہ پردہ تو آنکھ ہی سے ہوتا ہے۔

(۲۵۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍَا سَفِينٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُجْرَةٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرَأَةً يَحْكُ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعْتُ بِهَا فُؤُوقَ عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ

اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۱۷۔ التَّسْلِيمُ قَبْلَ الْإِسْتِذَانِ

۲۵۱۶۔ حضرت کلدہ بن حنبلؓ کہتے ہیں کہ صفوان بن امیہؓ نے انہیں دودھ، پیوی اور گلزی کے گلزے دے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ آپ ﷺ ان دنوں اعلیٰ وادی میں تھے۔ میں اجازت مانگے اور سلام کے بغیر داخل ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ واپس جاؤ اور سلام کر کے اجازت مانگو۔ اور یہ صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا واقعہ ہے۔ عمرو کہتے ہیں۔ مجھے یہ حدیث امیہ بن صفوان نے سنائی اور کلدہ کا ذکر نہیں کیا۔

(۲۵۱۶) حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ نَا رُوحُ بْنُ عِبَادَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سَفِيَانَ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ كَلْدَةَ بْنَ حَنْبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَلَبَنَاءٍ وَضَغَابِيْسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الْوَادِي قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أَسْتَاذِنْ وَلَمْ أَسْلِمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِرْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ قَالَ عَمْرُو وَأَخْبَرَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلْدَةَ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابن جریج کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو عاصم بھی ابن جریج سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۵۱۷- حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد پر آنحضرت ﷺ کے قرض کے متعلق بات کرنے کے لئے آپ ﷺ سے اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے پوچھا: کون ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں۔ فرمایا: میں میں۔ گویا کہ یہ جواب پسند نہیں کیا۔

(۲۵۱۷) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ إِسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِينِي كَانَ عَلَى أَبِي فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۱۸- سفر سے واپسی میں رات کو گھر میں داخل ہونا مکروہ ہے۔
۲۵۱۸- حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سفر سے رات کو واپس آنے پر عورتوں کے پاس داخل ہونے سے منع فرمایا۔

باب ۱۴۱۸- فِي كَرَاهِيَةِ طُرُوقِ الرَّجُلِ أَهْلَهُ لَيْلًا
(۲۵۱۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سَفِيَّانَ بْنِ عَمِينَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نَبِيحِ الْعَنْزِيِّ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا

اس باب میں انسؓ، ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے جابرؓ ہی سے مرفوعاً منقول ہے۔ ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے رات کو سفر سے واپسی پر عورتوں کے پاس جانے سے منع فرمایا۔ لیکن دو شخصوں نے اس پر عمل نہیں کیا اور داخل ہو گئے تو دونوں نے اپنی اپنی بیوی کے پاس ایک ایک آدمی کو پایا۔ یہ آنحضرت ﷺ کی نافرمانی کا وبال تھا۔

باب ۱۴۱۹- مکتوب کو خاک آلود کرنا۔
۲۵۱۹- حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کچھ لکھے تو اسے خاک آلود کر لینا چاہئے کیونکہ اس میں اسحاق مرامی امید ہے۔

باب ۱۴۱۹- مَا جَاءَ فِي تَرْيِبِ الْكِتَابِ
۱۴۱۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاشِبًا عَنْ حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيَتَرَبَّهُ فَإِنَّهُ أَنْجَعُ لِلْحَاجَةِ

یہ حدیث مکرر ہے۔ ہم اسے ابوزبیر کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ حمزہ: عمرو نصیبی کے بیٹے ہیں۔ یہ حدیث میں ضعیف ہیں۔

باب ۱۴۲۰-

باب ۱۴۲۰-

۲۵۲۰- حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کے سامنے کاتب بیٹھا ہوا تھا اور آپ ﷺ اس سے کہہ رہے تھے کہ قلم کو کان پر رکھو اس لئے کہ یہ املاء کرانے والے کو زیادہ یاد دلاتا ہے۔

(۲۵۲۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَنَسَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَادَانَ عَنْ أُمِّ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ضَعِ الْقَلَمَ نَلَى أَذْنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكَرُ لِلْمُعْمَلِيِّ

اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ ضعیف ہے کیونکہ محمد بن زاذان اور عنبرہ ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔

باب ۱۴۲۱۔ سریانی زبان کی تعلیم۔

باب ۱۴۲۱۔ فِی تَعْلِیْمِ السُّرِیَانِیَّةِ

(۲۵۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّيَادِ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَعْلَمَ لَهُ كَلِمَاتٍ مِنْ كِتَابِ يَهُودٍ وَقَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَمُنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي قَالَ فَمَا مَرَّبِي نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى تَعْلَمْتَهُ لَهُ قَالَ فَلَمَّا تَعْلَمْتَهُ كَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَى يَهُودَ كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ وَإِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ

۲۵۲۱۔ حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے اپنے لئے یہودیوں کی کتاب سے کچھ کلمات سیکھنے کا حکم دیا۔ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم مجھے بالکل اطمینان نہیں کہ وہ میرے لئے صحیح لکھتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ پھر آدھا ماہ بھی نہیں گزرا تھا کہ میں نے سریانی زبان سیکھ لی۔ چنانچہ جب میں سیکھ گیا تو آپ ﷺ اگر یہودیوں کو کچھ لکھواتے تو میں لکھتا اور اگر ان کی طرف سے کوئی چیز آتی تو اسے بھی پڑھ کر سناتا۔ ❶

یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے انہی سے منقول ہے۔ اعمش، ثابت بن عبید سے نقل کرتے ہیں کہ زید بن ثابتؓ نے فرمایا:

مجھے آنحضرت ﷺ نے سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔

باب ۱۴۲۲۔ مشرکین سے خط و کتابت کرنے کے متعلق۔

باب ۱۴۲۲۔ فِی مُكَاتَبَةِ الْمُشْرِكِينَ

(۲۵۲۲) حَدَّثَنَا يَوْسُفُ بْنُ حَمَادٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدَ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهِ إِلَى كِسْرَى وَالْيَ قَيْصَرَ وَالْيَ نَجَاشِيٍّ وَالْيَ كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ

۲۵۲۲۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے وفات سے پہلے کسری، قیصر، نجاشی اور ہر جاہل حاکم کو خطوط لکھوائے جن میں انہیں اللہ پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ یہ نجاشی وہ نہیں جس پر آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی تھی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۲۳۔ مشرکین کو کس طرح خط تحریر کیا جائے۔

باب ۱۴۲۳۔ مَا جَاءَ كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَى أَهْلِ الشِّرْكِ

(۲۵۲۳) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ نَا يُونُسُ عَنْ الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَ قَلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تُجَارًا بِالْشَّامِ فَأَتَوْهُ فَلَمَّا كَرَّ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ

۲۵۲۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ابوسفیانؓ بن حربؓ نے انہیں بتایا کہ ہر قل نے انہیں کچھ لوگوں کے ساتھ تجارت کے لئے شام جانے کے موقع پر پیغام بھیجا تو سب اس کے دربار میں حاضر ہوئے پھر ابوسفیان نے حدیث ذکر کی اور کہا کہ ہر قل نے آنحضرت ﷺ خط منگوایا اور وہ پڑھا گیا اس میں لکھا ہوا تھا۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَةِ الرَّحِيمِ یہ تحریر اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد ﷺ کی طرف

❶ یہ حدیث کسی بھی زبان کے سیکھنے کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔ (مترجم)

سے ہر قل کی طرف بھیجی گئی ہے جو روم کا بڑا حاکم ہے۔ سلام ہے اس پر جو ہدایت کے راستے کی اتباع کرے۔ امام بعد

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ إِذَا ذَا فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ الْي
هَرَقَلَ عَظِيمِ الرُّومِ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهَنْدِي
أَمَّا بَعْدُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوسفیان کا نام مخر بن حرب ہے۔

باب ۱۲۲۲۔ خط پر مہر لگانا۔

۲۵۲۲۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے
عجمیوں کو خطوط لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ کو بتایا گیا یہ لوگ بغیر مہر کے
کوئی چیز قبول نہیں کرتے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایک انگٹھی بنوائی۔ گویا
کہ میں آپ ﷺ کی پتھلی میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ جس میں
آپ ﷺ کی مہر تھی۔

باب ۲۵۲۴۔ مَا جَاءَ فِي خَتَمِ الْكِتَابِ

(۲۵۲۴) حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مَعَادُ
بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ لَمَّا أَرَادَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ قِيلَ لَهُ: أَنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُونَ
إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا فَكَانَتْ أَنْظُرُ
إِلَى بَيَاضِهِ فِي كَفِّهِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۲۵۔ سلام کی کیفیت۔

۲۵۲۵۔ حضرت مقداد بن اسود فرماتے ہیں کہ میں اور میرے دو ساتھی
مدینہ میں آئے۔ ہمارے کان اور آنکھیں فاتے کی وجہ سے کمزور ہو گئی
تھیں۔ ہم خود کو صحابہ کے سامنے پیش کرتے تو کوئی ہمیں قبول نہ کرتا۔
پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ ہمیں لے
کر اپنے گھر تشریف لے گئے وہاں تین بکریاں تھیں۔ آپ ﷺ نے
ہمیں ان کا دودھ دوہنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ہر شخص دودھ دوہنے کے بعد
اپنا حصہ پی لیتا اور آپ ﷺ کا حصہ رکھ دیتا۔ آنحضرت ﷺ رات کو
تشریف لاتے اور اس طرح سلام کرتے کہ سونے والا نہ جاگتا اور
جاگنے والا سن لیتا۔ پھر مسجد جاتے اور نماز پڑھتے پھر واپس آتے اور
اپنے حصے کا دودھ پیتے۔

باب ۱۴۲۵۔ كَيْفَ السَّلَامُ

(۲۵۲۵) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا
سَلِيمَانُ بْنُ الْمَغِيرَةِ نَا ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ نَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى
عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي
قَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاؤُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجُهْدِ فَجَعَلْنَا
نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَقْبَلُنَا فَاتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَتَى بَنَاءَ أَهْلِهِ، إِذَا ثَلَاثَةُ أَعْنُرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَلِبُوا هَذَا اللَّبَنَ وَكُنَّا نَحْتَلِبُهُ
فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ نَصِيبَهُ وَيَرْفَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ، فَيَجِيءُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْلِمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ النَّائِمَ
وَيَسْمَعُ الْبَقْظَانَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَأْتِي
شَرَابَهُ، فَيَشْرَبُهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۲۲۶۔ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى مَنْ يَبُولُ

باب ۱۲۲۶۔ پیشاب کرتے ہوئے شخص کو سلام کرنا مکروہ ہے۔

(۲۵۲۶) حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا ابُو أَحْمَدَ الزَّبِيرِيُّ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ عَثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ

۲۵۲۶۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے لہذا اسے جواب نہیں دیا۔

محمد بن یحییٰ، محمد بن یوسف سے وہ سفیان سے اور وہ ضحاک بن عثمان سے اس سند سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں علقمہ بن فغواء جابر بن براء اور مہاجر بن قنفذ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۲۷۔ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مُبْتَدِئًا

باب ۱۴۲۷۔ ابتداء میں علیک السلام کہنا مکروہ ہے۔

(۲۵۲۷) حَدَّثَنَا سُؤِيدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي نَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ طَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا نَفَرٌ هُوَ فِيهِمْ وَلَا أَعْرِفُهُ وَهُوَ يُصَلِّحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ مَعَهُ بَعْضُهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ تَحِيَّةَ الْمَيِّتِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

۲۵۲۷۔ حضرت ابو تمیمہ جعفی اپنے قوم کے ایک شخص کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے نکلا تو آپ ﷺ کو نہ پا کر ایک جگہ بیٹھ گیا اتنے میں چند لوگ آئے آنحضرت ﷺ بھی انہی میں تھے۔ میں آپ ﷺ کو نہیں پہچانتا تھا۔ آپ ﷺ ان کے درمیان صلح کر رہے تھے۔ جب فارغ ہوئے تو ان میں سے بعض آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میں نے جب یہ دیکھا تو میں بھی کہنے لگا علیک السلام یا رسول اللہ (تین مرتبہ اسی طرح کہا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میت کی دعا ہے پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی سے ملے تو کہے "السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ" پھر آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب دیا۔ (تین مرتبہ)

ابوغفاریہ حدیث ابو تمیمہ جعفی سے اور وہ ابی جریر بن عبد اللہ بن جعفی سے نقل کرتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا..... الحدیث ابو تمیمہ کا نام ظریف بن مالک ہے۔ حسن بن علی خلیل بھی ابو اسامہ سے وہ ابو غفار ثنی سے وہ ابو تمیمہ جعفی سے اور وہ جابر بن سلیم سے نقل کرتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: علیک السلام۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح مت کہو بلکہ السلام علیکم کہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۲۵۲۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ

۲۵۲۸۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سلام

بن عبد الوارث نا عبد اللہ بن المثنی نا شمامہ بن
عبد اللہ عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان اذا سلم سلم ثلاثا واذا تکلم
بکلمة اعادها ثلاثا

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۴۲۸

باب ۱۴۲۸

(۲۵۲۹) حدثنا الانصاری نامعن نا مالک عن
اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحة عن ابی مرّة عن
ابی واقد اللیثی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بینما هو جالس فی المسجد والناس معه اذا قبل
ثلاثة نفر فاقبل اثنان الى رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وذهب واحد فلما وقفنا علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سلمنا فاما احدهما فرأى
فرجة فی الحلقة فجلس فیها واما الآخر فجلس
خلفهم واما الآخر فادبر ذاهبا فلما فرغ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال الا أخبرکم عن النفر
الثلاثة اما احدهم قاوى الى الله فاواه الله واما
الآخر فاستحى فاستحى الله منه واما الآخر
فاعرض فاعرض الله عنه

یہ حدیث حسن صحیح ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور ابو مرّة: ام ہانی بنت ابی طالب کے مولیٰ ہیں۔ ان کا نام یزید ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ یہ عقیل بن ابی طالب کے مولیٰ ہیں۔

۲۵۳۰۔ حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ ہم جب آنحضرت ﷺ کی
مجلس میں حاضر ہوتے تو جہاں جگہ پاتے وہیں بیٹھ جاتے۔

(۲۵۳۰) حدثنا علی بن حجر ناشريك عن
سماك بن حرب عن جابر بن سمرّة قال كنّا اذا
اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس احدا
حيث ينتهي

یہ حدیث حسن غریب ہے اسے زبیر بن معاویہ، سماک سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۴۲۹۔ راستے میں مجلس لگا کر بیٹھنے والوں پر کیا واجب ہے۔

باب ۱۴۲۹۔ ما جاء علی المجالس فی الطريق

۲۵۳۱۔ حضرت براء کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کچھ انصار کے پاس سے

(۲۵۳۱) حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داود

گزرے جو راستے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہاں بیٹھنا ضروری ہو تو ہر سلام کرنے والے کا جواب دو، مظلوم کی مدد کرو اور بھولنے بھٹکنے کو راستہ بتاؤ۔

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَلِدُ فَاعْلَمِينَ فَرَدُّوا السَّلَامَ وَأَعْيَنُوا الْمَظْلُومَ وَاهْتَدُوا السَّبِيلَ

اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ابو شریح خزازؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۳۳۰۔ مصافحے کے متعلق۔

۲۵۳۲۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کوئی اپنے کسی بھائی یا دوست کو ملے تو کیا اس کے لئے جھکے؟ فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: تو کیا اس سے لپٹ جائے اور بوسہ دے۔ فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: اس کا ہاتھ پکڑے اور مصافحہ کرے؟ فرمایا: ہاں۔

باب ۱۲۳۰۔ مَا جَاءَ فِي الْمُصَافَحَةِ

(۲۵۳۲) حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدَ اللَّهِ نَا حَنْظَلَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ الرَّجُلُ مِمَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيْحَنِي لَهُ قَالَ لَا قَالَ أَقْبَلْتَرِمُهُ وَيَقْبَلُهُ قَالَ لَا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۵۳۳۔ حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ کیا صحابہ میں مصافحہ مروج تھا؟ فرمایا: ہاں۔

(۲۵۳۳) حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدَ اللَّهِ نَاهُمَامَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ كَانَتْ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۳۴۔ حضرت ابن مسعودؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ہاتھ پکڑنا یعنی مصافحہ کرنا صحیحہ کو پورا کرنا ہے۔

(۲۵۳۴) ۱۰۱۱: أحمد بن عبد الله الضبي نا يحيى بن سليم الصائفي عن سفيان عن منصور عن حيشمة عن رجاء عن أبي مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تمام الحجية ألا أحد يأكد

یہ حدیث غریب ہم اسے صرف یحییٰ بن سلیم کی۔ سفیان سے روایت سے جانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسے محفوظ احادیث میں نہیں شمار کیا۔ اور کہا: کہ شاید یحییٰ نے سفیان کی منصور سے مروی حدیث کا ارادہ کیا ہو جو چشمہ ایک ایسے شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے ابن مسعودؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنی ہے کہ فرمایا: رات کو صرف اس شخص کے لئے باتیں کرنا جائز ہے جس کا نماز پڑھنے کا ارادہ ہو یا وہ مسافر ہو۔ امام بخاری کہتے ہیں: منصور، ابواسحاق سے وہ عبدالرحمن یا کسی اور سے نقل کرتے ہیں کہ مصافحہ کرنا تمجید کو پورا کرنا ہے۔

۲۵۳۵۔ حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مریض کی پیشانی یا فرمایا اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا اور اس سے اس کی کیفیت پوچھنا پوری عیادت ہے اور تمہارے درمیان مصافحہ پوری تحیہ ہے۔

(۲۵۳۵) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ الْقَاسِمِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى خَبْهَتِهِ أَوْ قَالَ عَلَى يَدِهِ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِيَّتِكُمْ بَيْنَكُمْ الْمُصَافَحَةُ۔

اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ عبید اللہ بن زحر ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف۔ قاسم بن عبد الرحمن ہیں اور ان کی کثیبت ابو عبد الرحمن ہے۔ یہ ثقہ ہیں اور یہ عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے مولیٰ اور شامی ہیں۔

۲۵۳۶۔ حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی دو مسلمان ایسے نہیں جو ملاقات کے وقت مصافحہ کریں اور ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت نہ کر دی جائے۔

(۲۵۳۶) حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسے ابواسحاق، براء سے نقل کرتے ہیں اور انہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۱۴۳۱۔ بوت اور معانی کے متعلق۔

باب ۱۴۳۱۔ مَا جَاءَ فِي الْمَعَانِي وَالْقُبَلِ

۲۵۳۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ زید بن حارثہؓ مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ میرے گھر تھے۔ وہ آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ ﷺ برہنہ ۵ کپڑے کھینچتے ہوئے ان کی طرف لپکے۔ اللہ کی قسم میں نے آپ ﷺ کو اس سے پہلے یا بعد کبھی برہنہ نہیں دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں گلے لگایا اور بوسہ دیا۔

(۲۵۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَدِينِيِّ ثَنَى ابْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَأَنَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرْبَانَا بِجُرْ تَوْبَةٍ، وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُهُ غُرْبَانَا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَاغْتَنَفَهُ وَقَبَّلَهُ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے زہری کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۴۳۲۔ ہاتھ اور پیرو کو بوسہ دینا۔

باب ۱۴۳۲۔ مَا جَاءَ فِي قُبَلِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ

۵ زید بن حارثہؓ حضرت عائشہؓ کے متبنی تھے۔ آپ ﷺ کو ان سے بہت محبت تھی اور یہ طویل القدر صحابی ہیں۔ (مترجم)۔ ۵ برہنہ سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کی چادر مبارک کندھوں سے گر گئی تھی اور خوشی کی شدت کی وجہ سے اسے اوڑھا بھی نہیں اور جلدی ان سے معافی کے لئے دوڑے (مترجم)

۲۵۳۸۔ حضرت صفوان بن عسالؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چلو میرے ساتھ اس نبی کے پاس چلو۔ اس کے ساتھی نے کہا: نبی نہ کہو کیونکہ اگر انہوں نے سن لیا تو خوشی سے ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ وہ دنوں آئے اور نونشانوں کے متعلق پوچھا۔ ① آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہ ہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو، ایسے شخص کو قتل نہ کرو جسے قتل کرنا حرام ہے، بے قصور شخص کو حاکم کے پاس نہ لے جاؤ تاکہ وہ اسے قتل کرے (یعنی تہمت وغیرہ لگا کر) جادومت کرو، سودمت کھاؤ، پاکباز عورت پر زنا کی تہمت نہ لگاؤ، کافروں سے مقابلہ کرتے وقت پیٹھ مت پھیراؤ اور خصوصاً یہودیوں کے لئے یہ بھی حکم ہے کہ ہفتے کے دن ظلم و زیادتی نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ اور پیر چوم لئے۔ اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کون سی چیز تمہیں میری اتباع سے روکتی ہے؟ کہنے لگے کہ یہودی کہتے ہیں کہ داؤدؑ نے دعا کی تھی کہ نبی ہمیشہ ان کی اولاد میں رہیں۔ ہمیں ڈر ہے کہ اگر ہم آپ ﷺ کی اتباع کریں گے تو یہود ہمارے قتل نہ کر دیں۔ ②

(۲۵۳۸) حدثنا ابو كريب نا عبدالله بن ادریس وابو اسامة عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبدالله بن سلمة عن صفوان بن عسال قال قال يهودي لصاحبه اذهب بنا الى هذا النبي فقال صاحبه لا تقل نبي انه لو سمعك كان له اربعة اعين فأتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألاه عن تسع آيات بينات فقال لهم لا تشرکوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التي حرم الله الا بالحق ولا تمشوا بيريء الى ذي سلطان ليقتله ولا تسحرُوا ولا تأكلوا الربو ولا تقذفوا مُحَصَّنَةً وَلَا تَوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الرَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةُ الْيَهُودِ الْأَتَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقِيلُوا يَدْيِهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي قَالَ قَالُوا إِنَّ دَاوُدَ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لَا يَزَالَ مِنْ دُرَيْتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ تَبْعَانَا تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ

اس باب میں یزید اسود، ابن عمر اور کعب بن مالک سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۳۳۔ مرحبا کے متعلق۔

باب ۱۴۳۳۔ مَا جَاءَ فِي مَرْحَبًا

۲۵۳۹۔ حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر میں رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ تو آپ ﷺ غسل کر رہے تھے اور فاطمہؓ نے ایک کپڑے سے آذر کر رکھی تھی۔ میں نے سلام کیا تو پوچھا کہ یہ کو ہے؟ میں نے عرض کیا میں ام ہانی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ام ہانی مرحبا۔ اور پھر ایک طویل قصہ ذکر کیا ہے۔

(۲۵۳۹) حدثنا اسحق بن موسى الانصاري نا مالك عن ابى النضر ان ايامرة مولى أم هانئ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح فوجدته يغتسل وفاطمة تستره بنوب قالت فسلمت فقال من هذه قلت أنا أم هانئ قال

① یہ نو چیزیں توریت کے شرع میں لکھی جاتی تھیں۔ واللہ اعلم (مترجم) ② مذکورہ بالا دونوں بابوں کی حدیثوں میں بالجملہ بوسہ کا تذکرہ آیا ہے جب گذشتہ باب مصافحہ میں حضرت انسؓ کی حدیث میں بوسہ کی ممانعت ہے۔ ممانعت اور فعل نبی ﷺ میں تطبیق یوں ہوگی کہ وہ بوسہ ممنوع ہے جو موجب ایشہوت کا اس میں شائبہ ہو اور وہ بوسہ جائز ہے جو بطور اعزاز و اکرام ہو۔ پھر حدیث عائشہؓ میں مطلق بوسہ کا ذکر ہے جو معانقہ کے ساتھ ہے اس ظاہر ہے کہ یہ پیشانی یا سر کا بوسہ ہے۔ جب کہ صفوان بن عسالؓ کی حدیث میں ہاتھوں اور پیروں کے بوسہ کا صراحتہ ذکر ہے۔ پیشانی وغیرہ کے بوسہ ذکر و حکم اوپر گذر چکا۔ رہا ہاتھ پاؤں چومنے کا مسئلہ تو ہاتھ چومنا مکروہ ہے۔ الا یہ کہ متاخرین نے عظماء کا ہاتھ چومنے کی رخصت رکھی ہے باقی پاؤں چومنا بالاتفاق مکروہ اور درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (مترجم)

مَرْحَبًا يَا مَهَانِيَّةٌ فَذَكَرَ قِصَّةً فِي الْحَدِيثِ-

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۵۴۰۔ حضرت عکرمہ بن ابی جہل فرماتے ہیں کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مہاجر سوار کو مرحبا۔

(۲۵۴۰) حدثنا عبد بن حميد وغير واحد قالوا نا موسى بن مسعود عن سفیان عن ابی اسحاق عن مصعب بن سعد عن عكرمة بن أبي جهل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حجته، مرحبا بالراكب المهاجر

اس باب میں بریدہ، ابن عباسؓ اور ابو جحیفہؓ سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کی سند صحیح نہیں اور ہم اسے موسیٰ بن مسعود کی سفیان سے روایت کے علاوہ نہیں پہچانتے اور موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں۔ پھر عبدالرحمن بن مہدی بھی سفیان سے اور وہ ابو اسحاق سے مرسل نقل کرتے ہوئے مصعب بن سعد کا تذکرہ نہیں کرتے۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ میں نے محمد بن بشر کو کہتے ہوئے سنا کہ موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں۔ میں نے ان سے بہت سی احادیث لکھی ہیں لیکن بعد میں ان کے ضعف کی وجہ سے انہیں چھوڑ دیا۔

باب ۱۲۳۲۔ چھینک کا جواب دینا۔

باب ۱۴۳۴۔ مَا جَاءَ فِي تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ-

۲۵۴۱۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں: ۱۔ اگر اسے ملے تو سلام کرے۔ ۲۔ اگر وہ اسے دعوت دے تو وہ قبول کرے۔ ۳۔ اگر وہ چھینک مار کر الحمد للہ کہے تو جواب میں یرحمک اللہ کہے۔ ۴۔ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے۔ ۵۔ جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے۔ ۶۔ اس کے لئے بھی وہی چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

۲۵۴۱۔ حدثنا هناد نا ابو الاحوص عن ابی اسحاق عن الحارث عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ست بالمعروف يسلم عليه اذا لقينه، ويحجبه، اذا دعاه، ويشمته، اذا عطس، ويعوده، اذا مرض ويتبع جنازته، اذا مات، ويحب له ما يحب لنفسه-

اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ نیز ابو مسعود اور ابو ایوبؓ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔ بعض محدثین حارث اعمور پر کلام کرتے ہیں۔

۲۵۴۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کے مؤمن پر چھ حقوق ہیں: ۱۔ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے۔ ۲۔ اس کی تجہیز و تکفین میں موجود ہو۔ ۳۔ اس کی دعوت قبول کرے۔ ۴۔ اگر اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے۔ ۵۔ وہ چھینک مار کر الحمد للہ کہے تو یہ یرحمک اللہ کہے۔ ۶۔ اس کی موجودگی اور غیر موجودگی میں اس کی خیر خواہی کرے۔

(۲۵۴۲) حدثنا قتيبة بن سعيد نا محمد بن موسى المخزومي المدني عن سعيد بن ابی سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للمؤمن على المؤمن ست خصال يعوده، اذا مرض ويشهده، اذا مات، ويحجبه، اذا دعاه، ويسلم عليه اذا لقينه، ويشمته، اذا عطس، وينصح له، اذا غاب أو شهد

یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن موسیٰ مخزومی مدنی ثقہ ہیں۔ ان سے عبدالعزیز بن محمد اور ابن ابی ندیکہ روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۴۳۵۔ مَا يَقُولُ الْعَاطِسُ إِذَا عَطَسَ۔

۲۵۴۳۔ حدثنا حميد بن مسعدة نا زياد بن الربيع نا حضرمي مولى الِ الحَارِوْدِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عَمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ ابْنُ عَمَرَ وَأَنَا أَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَلَيْسَ هَكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا أَنْ نَقُولَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ۔

باب ۱۴۳۵۔ جب چھینک آئے تو کیا کہے۔

۲۵۴۳۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی موجودگی میں ایک شخص نے چھینک ماری اور ”الحمد لله والسلام على رسول الله“ کہا۔ انہوں نے فرمایا: میں کہتا ہوں ”الحمد لله والصلوة على رسول الله“ لیکن آنحضرت ﷺ نے ہمیں الحمد لله على کال حال“ سکھایا ہے یعنی ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف زیاد بن ربیع کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۴۳۶۔ مَا جَاءَ كَيْفَ يُشَمِتُ الْعَاطِسُ

(۲۵۴۴) حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمن بن مهدي نا سفيان عن حكيم بن ديلم عن أبي بردة بن أبي موسى عن أبي موسى قال قال كان اليهود يعاطسون عند النبي صلى الله عليه وسلم يرجون أن يقول لهم يرحمكم الله فيقول يهديكم الله ويصلح بالكم۔

باب ۱۴۳۶۔ چھینکنے والے کے جواب میں کیا کہا جائے؟

۲۵۴۴۔ حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ یہودی آنحضرت ﷺ کے پاس چھینکتے اور امید رکھتے کہ آپ ﷺ ”یرحمکم اللہ“ کہیں۔ لیکن آپ ﷺ انہیں کہتے ”یہدیکم اللہ ویصلح بالکم“ یعنی اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔

اس باب میں علیؓ، ابوالیوبؓ، سالم بن عبیدؓ، عبداللہ بن جعفرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۵۴۵) حدثنا محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفین عن منصور عن هلال بن يساف عن سالم بن عبيد أنه كان مع القوم في سفر فعطس رجل من القوم فقال السلام عليكم فقال عليك وعلى أمك فكان الرجل وجدفي نفسه فقال أما إني لم أقل إلا ما قال النبي صلى الله عليه وسلم فعطس رجل عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال السلام عليكم فقال النبي صلى الله عليه وسلم عليك وعلى أمك إذا عطس أحدكم فليقل الحمد لله رب العالمين وليقل له من يرد عليه يرحمك الله

۲۵۴۵۔ حضرت سالم بن عبید ایک جماعت کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک شخص نے چھینک ماری تو کہنے لگا ”السلام علیکم“ انہوں نے جواب دیا کہ تم پر بھی سلام اور تمہاری ماں پر بھی۔ ❶ یہ بات اس کے دل پر گراں گزری تو سالم نے فرمایا: جان لو کہ میں نے وہی جواب دیا ہے جو آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کے چھینک مار کر ”السلام علیکم“ کہنے پر دیا تھا۔ پھر فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو ”الحمد لله رب العالمين“ کہے اور جواب دینے والا کہے یرحمک اللہ۔ پھر پہلا کہے ”یغفر الله لی ولکم“ یعنی اللہ میری اور تمہاری مغفرت کرتے۔

❶ شاید اس میں اس طرف اشارہ ہو کہ تمہاری ماں نے تمہیں آداب شرعی کی تعلیم نہیں دی۔ واللہ اعلم (مترجم)

وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ۔

اس حدیث کی روایت میں اختلاف ہے۔ بعض راوی ہلال اور سالم کے درمیان ایک راوی کا اضافہ کرتے ہیں۔

(۲۵۴۶) حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داود دنا شعبہ
احبرنی ابن ابی لیلی عن اخیه عیسیٰ عن
عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ابی یوب أن رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال إذا عطس أحدكم فليقل
الحمد لله على كل حال وليقل الذي يرُدُّ عليه
يرحمك الله وليقل هو يهديكم الله ويصلح بالكم۔

۲۵۴۶۔ حضرت ابویوبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم
میں سے کسی کو چھینک آئے تو ”الحمد لله على كل حال“ کہے۔
اسے جواب دینے والا ”یرحمک اللہ“ کہے اور وہ اسے
”یہدیکم اللہ ویصلح بالکم“ کہہ کر جواب دے۔

محمد بن ثنی، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ ابن ابی لیلیٰ سے اسی سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ شعبہ ہی اسے ابن
ابی لیلیٰ سے وہ ابویوبؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اس میں اضطراب ہے۔ اس لئے کہ ابن ابی لیلیٰ کبھی ابویوبؓ
سے اور کبھی حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن بشار اور محمد بن یحییٰ دونوں یحییٰ بن سعید سے وہ ابن ابی لیلیٰ سے وہ اپنے بھائی عیسیٰ
سے وہ علیؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۳۷۔ مَا جَاءَ فِي إِيحَابِ التَّشْمِيتِ بِحَمْدِ
العَاطِسِ۔

باب ۱۴۳۷۔ اگر چھینک مارنے والا الحمد للہ کہے تو اسے جواب دینا
واجب ہے۔

(۲۵۴۷) حدثنا بن ابی عمرنا سفیان عن سلیمان
التيمي عن أنس بن مالك أن رجُلين عطسا عند النبي
صلی الله علیه وسلم فشمّت أحدهما ولم يشمّت
الأخر فقال الذي لم يشمّمه يا رسول الله شمت هذا
ولم تشمّنني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
إنه حمّد الله وإنك لم تحمّد

۲۵۴۷۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی محفل
میں دو شخصوں کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے ایک کو جواب دیا دوسرے کو
نہیں۔ اس پر دوسرے نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اسے
جواب دیا اور مجھے نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس لئے کہ اس نے
”الحمد لله“ کہا اور تم نے نہیں کہا۔

باب ۱۴۳۸۔ تَنِي مَرْتَبَةً جَوَابَ دِينَا جَابِئِ

۲۵۴۸۔ حضرت سلمہؓ فرماتے ہیں کہ میری موجودگی میں آپ ﷺ کے
پاس ایک شخص چھینکا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یرحمک اللہ“ پھر وہ
دوبارہ چھینکا تو فرمایا: اس شخص کو زکاہ ہے۔

باب ۱۴۳۸۔ مَا جَاءَ كَمْ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

(۲۵۴۸) حدثنا سويد اخبرنا عبد الله انا عكرمة
بن عمار عن إياس بن سلمة قال عطس رجل عند
رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا شاهد فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم یرحمك الله ثم
عطس الثانية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
هذا رجل مزكؤم

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار اسے یحییٰ بن سعید سے وہ عکرمہ سے وہ ایاس سے وہ اپنے والد سلمہ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ چھینکنے پر فرمایا کہ اسے زکام ہے۔ اور یہ ابن مبارک کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ شعبہ بھی عکرمہ بن عمار سے یہی حدیث یحییٰ بن سعید کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔ ہم سے اسے احمد بن حنبلہ نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے اور انہوں نے عکرمہ بن عمار سے نقل کیا ہے۔

۲۵۴۹۔ حضرت عمرو بن اسحاق بن ابی طلحہ مہاجر بن ابی طلحہ سے والدہ سے اور وہ ان کے والد سے نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھینکنے والوں کو تین مرتبہ جواب دو۔ اگر اس سے زیادہ مرتبہ چھینکے تو تمہیں اختیار ہے چاہے تو جواب دو، ورنہ نہ دو۔

(۲۵۴۹) حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا اسْحَقَ بْنَ مَنْصُورٍ السُّلَوِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ خَالِدٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَمِيتِ الْعَاطِسِ ثَلَاثًا فَإِذَا رَاقَ فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِئْتَهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا

یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند مہول ہے۔

باب ۱۴۳۹۔ چھینکنے وقت آواز پست رکھنا اور چہرہ چھپانا۔

باب ۱۴۳۹۔ مَا جَاءَ فِي خَفْضِ الصَّوْتِ وَتَحْمِيلِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ۔

۲۵۵۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو چھینک آتی تو چہرہ مبارک ہاتھوں یا کسی کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور آواز پست کرتے

(۲۵۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ بِنُؤْيِهِ وَعَضَّ بِهَا صَوْتَهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۴۰۔ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں۔

باب ۱۴۴۰۔ مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّأَوُّبَ

۲۵۵۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھینک اللہ کی طرف سے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ اگر کسی کو آئے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے اس لئے کہ جب جمائی لینے والا آہ آہ ہے تو شیطان اس کے منہ کے اندر سے ہنستا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ چھینک پسند کرتے اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں چنانچہ جب کوئی جمائی وقت آہ آہ کہتا ہے تو شیطان اس کے اندر سے (اس کی غفلت پر) ہے۔ (یعنی اگر ہاتھ نہ رکھے تو)۔

(۲۵۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِينٌ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُطَاسُ مِنَ اللَّهِ وَالتَّأَوُّبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَنَاقَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ وَإِذَا قَالَ آه آه فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ وَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّأَوُّبَ فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ آه آه إِذَا تَنَاقَبَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ

يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۵۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں۔ لہذا اگر کوئی چھینکے تو ”الحمد للہ“ کہے اور ہر سننے والے پر حق ہے کہ جواب میں ”یو حمک اللہ“ کہے۔ جہاں تک جمائی کا تعلق ہے تو اگر کسی کو جمائی آئے تو حتی الوسع اسے روکنے کی کوشش کرے اور ”ہاہ ہاہ“ نہ کرے کیونکہ اس سے شیطان ہنستا ہے۔

(۲۵۵۲) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَالُ نَائِزُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَّاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَحَقَّقْ عَلَى كُلِّ مَنْ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدْهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُولُ هَاهُ هَاهُ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ

یہ حدیث صحیح اور ابن عجلان کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ ابن ابی ذنب، سعید مقبری کی روایت کو اچھی طرح یاد رکھتے ہیں۔ نیز ابن عجلان سے اثبت ہیں۔ ابو بکر عطاء بصری، علی بن مدینی سے وہ بخاری سے اور وہ ابن عجلان سے نقل کرتے ہیں کہ سعید مقبری کی حدیثیں سعید کبھی ابو ہریرہؓ سے بلا واسطہ اور کبھی ایک شخص کی وساطت سے نقل کرتے ہیں اور مجھے بھول گیا ہے کہ کون سی بلا واسطہ ہیں اور کون سی بالواسطہ۔ لہذا میں نے سب اسی طرح روایت کی ہیں ”عن سعید عن ابی ہریرہؓ“۔

باب ۱۴۳۱۔ نماز میں چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے۔

باب ۱۴۴۱۔ مَا جَاءَ أَنَّ الْعُطَّاسَ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ

۲۵۵۳۔ حضرت عدی بن ثابتؓ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ نماز کے دوران چھینک، اونگھ، حیض، تے اور نکسیر پھوٹنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

(۲۵۵۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرَ نَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَبْدِ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ قَالَ الْعُطَّاسُ وَالنَّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف شریک کی ابو یقظان سے روایت سے جانتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے عدی کے دادا کا نام پوچھا تو انہیں معلوم نہیں تھا۔ بخاری بن معین کہتے ہیں کہ ان کا نام دینار ہے۔

باب ۱۴۴۲۔ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ

۲۵۵۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں نہ بیٹھے۔

۲۵۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ حَمَادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقِيمُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حسن بن علی خلال اسے عبدالرزاق سے وہ معمر سے وہ زہری سے وہ سالم سے اور وہ ابن عمر سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگ جب ابن عمر کو دیکھتے تو ان کے لئے جگہ خالی کر دیتے لیکن وہ اس ممانعت کی وجہ سے وہاں نہ بیٹھتے۔

باب ۱۴۴۳۔ مَا جَاءَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

باب ۱۴۴۳۔ اگر کوئی شخص مجلس سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو وہ اپنی جگہ بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے۔

(۲۵۵۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعَالَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَاسِطِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَانَ عَنْ وَهْبِ بْنِ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ وَإِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ

۲۵۵۵۔ حضرت وہب بن حذیفہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔ چنانچہ وہ اگر وہ کسی ضرورت کے لئے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے اور اس باب میں ابوبکرہ، البوسعید اور ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۴۴۴۔ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجُلُوسِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بَعْدَ إِذْنِهِمَا

باب ۱۴۴۴۔ دو شخصوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنا مکروہ ہے۔

(۲۵۵۶) حَدَّثَنَا سُؤْدَانَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَا إِسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَى عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْلُسُ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا

۲۵۵۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے لئے حلال نہیں ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھ جائے۔

یہ حدیث حسن ہے۔ عامر احول اسے عمرو بن شعیب سے بھی نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۴۵۔ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْفُعُودِ وَسُطِّ الْحَلَقَةِ

باب ۱۴۴۵۔ حلقے کے درمیان میں بیٹھنے کی کراہت۔

(۲۵۵۷) حَدَّثَنَا سُؤْدَانَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَجْلِسٍ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسُطِّ الْحَلَقَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ مَنْ قَعَدَ وَسُطِّ الْحَلَقَةِ

۲۵۵۷۔ حضرت ابو مجلز کہتے ہیں کہ ایک شخص حلقے کے بیچ میں بیٹھا تو حذیفہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کے قول کے مطابق حلقے کے درمیان میں بیٹھنے والا ملعون ہے۔ ①

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو مجلز کا نام لائق بن حمید ہے۔

باب ۱۴۴۶۔ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

باب ۱۴۴۶۔ کسی کی تعظیم میں کھڑے ہونے کی کراہت۔

① اس حدیث کی تفسیر میں کہا جاتا ہے کہ اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کو پھلانگ کر انہیں اذیت دیتے ہوئے درمیان میں جائے گا لہذا اس سے منع کر دیا گیا۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو خود کو تعظیم اور مذاق وغیرہ کے لئے پیش کرے تاکہ لوگ اسے دیکھ کر ہنسیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

۲۵۵۸۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کے لئے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہیں تھا۔ لیکن اس کے باوجود وہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آنحضرت ﷺ اسے برائے سمجھتے تھے۔

۲۵۵۸ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا عفان نا حماد بن سلمة عن جُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَةِ لِذَلِكَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۵۹۔ حضرت ابو جحزہؓ فرماتے ہیں کہ معاویہؓ نکلے تو عبد اللہ بن زبیر اور ابن صفوان انہیں دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا: بیٹھ جاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جسے لوگوں کا اس کے سامنے تصویر کی طرح کھڑے رہنا پسند ہو وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ تلاش کر لے۔

(۲۵۵۹) حدثنا محمود بن غيلان نا قبيصة نا سفين عن حبيب بن شهيد أبي مجلز قال خرج معاوية فقام عبد الله بن الزبير وابن صفوان حين رآياه فقال إجلسا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سره أن يتمثل له الرجال قياما فليتبوأ مقعده من النار

اس باب میں ابوامامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ ہناد بھی ابواسامہ سے وہ حبیب سے وہ ابو جحزہ سے وہ معاویہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۳۳۷۔ ناخون تراشنا۔

باب ۱۴۴۷۔ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيمِ الْأَطْفَارِ

۲۵۶۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرت سے ہیں۔ زیر ناف بال صاف کرنا، حقنہ، مونچھیں کترنا، بغل کے بال اکھاڑنا اور ناخن تراشنا۔

(۲۵۶۰) حدثنا الحسن بن علي الحلواني وغير واحد نا لوانا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس من الفطرة الإِسْتِحْدَادُ وَالْعِثَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَنْفُ الْإِبِطِ وَتَقْلِيمُ الْأَطْفَارِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۶۱۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں فطرت سے ہیں۔ مونچھیں کترنا۔ داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے پشت کو دھونا، بغل کے بال اکھاڑنا، زیر ناف بال مونڈنا، پانی سے استنجا کرنا۔ زکریا کہتے ہیں کہ مصعب نے فرمایا: میں دسویں چیز بھول گیا لیکن وہ کلی کرنا ہی ہوگا۔

(۲۵۶۱) حدثنا قتيبة و هناد قالا نا وكيع عن زكريا بن ابي زائدة عن مصعب بن شيبة عن طلق بن حبيب عن عبد الله بن الزبير عن عائشة أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَأَعْقَاءُ اللَّحْيَةِ وَالسِّوَاكِ وَالِاسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْأَطْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَتَنْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ

الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُضْعَبٌ
وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمُضَةُ

اس باب میں عمار بن یاسر اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث سن ہے۔

باب ۱۴۴۸۔ مَا جَاءَ فِي تَوْقِيتِ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَ
أَخْذِ الشَّارِبِ

۲۵۶۲۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے
لئے ناخن تراشنے، مونچھیں کترنے اور زیر ناف بال مونڈنے کی زیادہ
سے زیادہ مدت چالیس روز مقرر کی۔

(۲۵۶۲) حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدَ الصَّمَدِ نَا
صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى أَبُو مُحَمَّدٍ صَاحِبُ الدَّقِيقِ نَا
أَبُو عُمَرَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ وَقَّتْ لَهُمْ فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً
تَقْلِيمَ الْأَظْفَارِ وَأَخْذَ الشَّارِبِ وَحَلَقَ الْعَانَةَ۔

۲۵۶۳۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں اس لئے مونچھیں
کترنے، ناخن تراشنے، زیر ناف بال مونڈنے اور بغل کے بال
اکھاڑنے کے متعلق حکم دیا گیا کہ چالیس دن سے زیادہ نہ گزرنے
پائیں۔

(۲۵۶۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي
عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتْ فِي
قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَحَلَقِ الْعَانَةِ وَتَقْفِ
الْإِبْطِ أَنْ لَا تَنْتَرِكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا

یہ حدیث گزشتہ حدیث سے زیادہ صحیح ہے کیونکہ اس کے راوی صدقہ بن موسیٰ ضعیف ہیں۔

باب ۱۴۴۹۔ مونچھیں کترنا۔

باب ۱۴۴۹۔ مَا جَاءَ فِي قَصِّ الشَّارِبِ

۲۵۶۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنی مونچھیں کاٹا
کرتے تھے اور فرماتے کہ خلیل الرحمن ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی
کرتے تھے۔

(۲۵۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيدِ الْكُوفِيُّ
الْكِنْدِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سَمَاءَ عَنْ
عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْصُ وَيَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ قَالَ وَكَانَ خَلِيلُ
الرَّحْمَنِ إِبْرَاهِيمُ يَفْعَلُهُ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۵۶۵۔ حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو
مونچھیں نہیں کترتا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

(۲۵۶۵) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حَمِيدٍ عَنْ
حَمِيدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ صَهْبٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ
زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں مغیرہ بن شعبہؓ سے بھی روایت ہے۔ محمد بن بشار بھی یحییٰ سے وہ یونس بن صہیب سے

اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۵۰۔ داڑھی میں سے کچھ بال کاٹنا۔

۲۵۶۶۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی داڑھی مبارک لمبائی اور چوڑائی دونوں جانب سے تراشا کرتے تھے۔

باب ۱۴۵۰۔ مَا جَاءَ فِي الْأَخْذِ مِنَ اللَّحْيَةِ

(۲۵۶۶) حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ عَمْرِو بْنِ هَارُونَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنَ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرِصَتِهَا وَطَوْلِهَا

یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری، عمر بن ہارون کو مقارب الحدیث کہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے۔ مجھے ان کی ایسی کسی حدیث کا علم نہیں جس کی کوئی اصل نہ ہو یا اس حدیث کے علاوہ کسی اور حدیث میں وہ متفرد ہوں۔ اسے میں صرف انہی کی روایت سے جانتا ہوں یعنی وہ ان کے متعلق اچھی رائے رکھتے ہیں۔ قتیبہ انہیں صاحب حدیث کہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان کا عقیدہ تھا کہ ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔ قتیبہ، وکیع سے وہ ایک شخص سے اور وہ ثور بن یزید سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ نے اہل طائف پر منجنتی نصب کئے۔۔۔۔۔ الخ قتیبہ نے وکیع سے پوچھا یہ شخص کون ہیں؟ فرمایا: یہ آپ کے ساتھی عمر بن ہارون ہیں۔

باب ۱۴۵۱۔ داڑھی بڑھانا۔

۲۵۶۷۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مونچھیں کترنے میں مبالغہ کرو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔

باب ۱۴۵۱۔ مَا جَاءَ فِي إِعْقَاءِ اللَّحْيَةِ

(۲۵۶۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللَّحْيَ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۵۶۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مونچھوں کو اچھی طرح کترنے اور داڑھی بڑھانے کا حکم دیا۔

(۲۵۶۸) حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنَى نَا مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِعْقَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْقَاءِ اللَّحْيِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عمرؓ کے مولیٰ ابوبکر بن نافع اور عمر بن نافع ثقہ ہیں۔ جب کہ عبداللہ بن نافع ضعیف ہیں۔

باب ۱۴۵۲۔ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنا۔

۲۵۶۹۔ عباد بن تیمم اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

باب ۱۴۵۲۔ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ أَحَدِي الرَّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى مُسْتَلْقِيًا

(۲۵۶۹) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا سَفِينٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَأَضْعَا أَحَدِي رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عباد بن تیمم کے چچا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں۔

باب ۱۴۵۳۔ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ فِي ذَلِكَ

باب ۱۴۵۳۔ اس کی کراہت کے متعلق۔

(۲۵۷۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْبَاطَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ نَا أَبِي نَا سَلِيمَانَ التَّمِيمِيَّ عَنْ خَدَاشٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِيَاءِ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ

۲۵۷۰۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک ہی کپڑے میں ہاتھوں اور جسم کو لپیٹنے اور ایک ہی کپڑے میں اکڑوں بیٹھنے سے منع فرمایا۔ نیز اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے۔

اس حدیث کو کئی لوگوں نے سلیمان جمی سے روایت کیا ہے۔ خدش کو ہم نہیں جانتے کہ وہ کون ہیں سلیمان جمی ان سے کئی احادیث نقل کرتے ہیں۔ قتیہ، لیث سے وہ ابو زبیر سے وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۵۴۔ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِضْطِجَاعِ عَلَى الْبَطْنِ

باب ۱۴۵۴۔ پیٹ کے بل لیٹنے کی کراہت۔

(۲۵۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سَلِيمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضُجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللَّهُ

۲۵۷۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس طرح لیٹنے کو پسند نہیں کرتے۔

اس باب میں طہفہؒ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یحییٰ بن ابی کثیر یہ حدیث ابو سلمہ سے وہ یحییٰ بن طہفہؒ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ انہیں طہفہ بھی کہتے ہیں جب کہ صحیح طہفہ ہی ہے بعض طہفہ بھی کہتے ہیں۔ بعض حضرات کہتے ہیں۔ صحیح طہفہ ہے۔

باب ۱۲۵۵۔ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ۔

باب ۱۲۵۵۔ ستر کی حفاظت۔

(۲۵۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ نُنَى أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَا فَعَلْ قُلْتُ فَالْجُلُّ يَكُونُ خَالِيًا قَالَ قَالَ اللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ۔

۲۵۷۲۔ بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنا ستر کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں۔ فرمایا: بیوی اور باندی کے علاوہ ہر ایک سے چھپاؤ۔ عرض کیا: اگر کوئی کسی مرد کے ساتھ ہو تو؟ فرمایا: جہاں تک ہو سکے اپنے ستر کی حفاظت کرو کہ کوئی نہ دیکھ پائے۔ عرض کیا: بعض اوقات آدمی اکیلا ہی ہوتا ہے۔ فرمایا: تو پھر اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔

یہ حدیث حسن ہے۔ اور بہز کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے اسے جریری بھی بہز کے والد حکیم بن معاویہ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۴۵۶۔ مَا جَاءَ فِي الْإِتِّكَاءِ۔

باب ۱۴۵۶۔ تکیہ لگانا۔

۲۵۷۳۔ حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو اپنی بائیں جانب تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔

۲۵۷۳۔ حدثنا عباس بن محمد الدوري البغدادي نا اسحق بن منصور نا اسرئيل عن سَمَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى وَسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ کئی راوی اسے اسرائیل سے وہ سماک سے اور وہ جابرؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس میں بائیں جانب کا ذکر نہیں۔ یوسف بن عیسیٰ بھی اسے وکیع سے وہ اسرائیل سے وہ سماک بن حرب سے اور وہ جابرؓ سے اسی کی مانند مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۴۵۷۔

باب ۱۴۵۷۔

۲۵۷۴۔ حضرت ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کو اس کی حکومت میں مقتدی نہ بنایا جائے نیز کسی کو اس کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر اس کی مسند پر نہ بٹھایا جائے۔

(۲۵۷۴) حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن اسماعيل بن رجاء عن أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَوْمُ الرَّجُلِ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَجْلِسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۴۵۸۔ مَا جَاءَ أَنَّ الرَّجُلَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَائِبَتِهِ

باب ۱۴۵۸۔ سواری کا مالک اس پر آگے بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے۔

۲۵۷۵۔ حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک مرتبہ پیدل چل رہے تھے کہ ایک شخص آیا۔ اس کے پاس گدھا تھا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سوار ہو جائیے اور خود پیچھے ہٹ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں تم آگے بیٹھنے کے زیادہ حق دار ہو۔ الایہ کہ اپنا حق مجھے دے دو۔ اس نے عرض کیا: میں نے آپ ﷺ کو حق دے دیا۔ پھر آپ ﷺ سوار ہوئے۔

(۲۵۷۵) حدثنا ابو عمار الحسين بن حريث نا علي بن الحسين بن واقد ثني ابي ثني عبد الله بن بريدة قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ وَمَعَهُ جَمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ارْكَبْ وَتَأْخُذَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَائِبَتِكَ إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي قَالَ قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۴۵۹۔ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي اتِّخَاذِ الْأَنْمَاطِ

باب ۱۴۵۹۔ انماط کی اجازت

۲۵۷۶۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس انماط ہیں؟ میں نے عرض کیا ہمارے پاس کہاں سے آئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم لوگوں کے پاس انماط ہوں

(۲۵۷۶) حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن محمد بن المنكدر عن جَابِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ

① انماط قالین کی ایک قسم ہے جب کہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ ایک نرم قالین ہوتا ہے جسے ہودج پر بھی ڈالتے ہیں اور کبھی پردے بھی بناتے ہیں۔ اس حدیث میں پیشین گوئی ہے کہ عنقریب تم لوگوں کے پاس اس طرح کی چیزیں ہوں گی یعنی اللہ تعالیٰ اس امت پر رزق کو وسیع کر دیں گے۔ واللہ اعلم (مترجم)

أَنَّمَا طُقُلْتُ وَأَنْتَى تَكُونُ لَنَا أَنَّمَا طُقُلْنَا قَالَ أَمَّا إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنَّمَا طُقُلْنَا فَإِنَّا أَقُولُ لَا مُرَاتِي أُخْرَى عَنْنِي أَنَّمَا طُقُلْتُ فَتَقُولُ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنَّمَا طُقُلْنَا فَادْعُهَا.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۳۶۰۔ ایک جانور پر تین آدمیوں کا سوار ہونا۔

باب ۱۴۶۰۔ مَا جَاءَ فِي رَكُوبِ ثَلَاثَةٍ عَلَى ذَابَّةٍ

(۲۵۷۷) حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عِمَارٍ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ حَتَّى أَدْخَلْتُهُ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا قُدَّامَهُ، وَهَذَا أَخْلَفَهُ،

اس باب میں ابن عباسؓ اور عبد اللہ بن جعفرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۳۶۱۔ اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق۔

باب ۱۴۶۱۔ مَا جَاءَ فِي نَظَرَةِ الْفُجَاءَةِ

(۲۵۷۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هَشِيمُ نَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرَةِ الْفُجَاءَةِ فَمَارَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو زرہؓ کا نام حرم ہے۔

(۲۵۷۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ نَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي رُبَيْعَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ رَفَعَهُ، قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تَتَّبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ

۲۵۷۹۔ حضرت بریدہؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علیؓ ایک مرتبہ نگاہ پڑنے کے بعد دوبارہ اس پر نگاہ مت ڈالو اس لئے کہ پہلی تو اچانک پڑ جانے کی وجہ سے قابل معافی ہے جب کہ دوسری قابل مواخذہ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۳۶۲۔ عورتوں کا مردوں سے پردہ کرنا۔

باب ۱۴۶۲۔ مَا جَاءَ فِي احْتِجَابِ النِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ

۲۵۸۰۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں اور میمونہؓ آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھی تھیں کہ ابن ام مکتومؓ (ناہینا صحابی) داخل ہوئے۔ یہ واقعہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ نابینے نہیں ہیں؟ نہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی جانتے ہیں۔ فرمایا کیا تم دونوں بھی اندھیاں ہو؟ کیا تم بھی اسے نہیں دیکھ سکتیں۔

(۲۵۸۰) حدثنا سويد نا عبد الله نا يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن نبهان مولى ام سلمة انه حدثه عن ام سلمة انها كانت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وميمونة قالت فبينما نحن عنده اقبل ابن ام مكتوم فدخل عليه وذلك بعد ما امرنا بالحجاب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجبنا منه فقلت يا رسول الله اليس هو اعشى لا يبصرنا ولا يعرفنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افعميان انتمما آلستما تبصرانه
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۴۶۳۔ شوہروں کی اجازت کے بغیر ان کی بیویوں کے پاس جانے کی ممانعت۔

باب ۱۴۶۳۔ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ۔

۲۵۸۱۔ ذکوان، عمرو بن عاصؓ کے مولیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ عمروؓ نے انیس علیؓ کے پاس بھیجا کہ عمروؓ کے لئے اسماء بنت عمیس کے پاس جانے کی اجازت لے کر آئیں۔ انہوں نے اجازت دے دی (وہ ان کے شوہر تھے) جب عمرو اپنے کام سے فارغ ہوئے تو ان کے مولیٰ نے اس اجازت کے طلب کرنے کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں شوہروں کی اجازت کے بغیر ان کی بیویوں کے ہاں جانے سے منع فرمایا۔

(۲۵۸۱) حدثنا سويد بن نصرنا عبد الله بن المبارك نا شعبة عن الحكم عن ذكوان عن مولى عمرو بن العاص ان عمرو بن العاص ارسله الى علي يستأذنه على اسماء ابنة عميس فاذن له حتى اذا فرغ من حاجته سأل المولى عمرو بن العاص عن ذلك فقال ان النبي صلى الله عليه وسلم نهانا او نهى ان ندخل على النساء بغير اذن أزواجهن

اس باب میں عقبہ بن عامرؓ، عبد اللہ بن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۲۵۶۴۔ مَا جَاءَ فِي تَحْذِيرِ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

باب ۱۴۷۲۔ عورتوں کے فتنے سے تحذیر۔

۲۵۸۲۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میں نے اپنے بعد تم لوگوں میں عورتوں کے فتنے سے بڑھ کر ضرر پہنچانے والا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔

(۲۵۸۲) حدثنا محمد بن عبد الاعلى الصنعاني نا معتمر بن سليمان عن ابيه عن ابي عثمان عن أسامة بن زيد و سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما تركت بعدى فتنة أضر على الرجال من النساء

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے کئی ثقہ راوی سلیمان تمیمی سے وہ ابو عثمان سے وہ اسامہ بن زید سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں سعید بن زید کا ذکر نہیں۔ ہمیں معتمر کے علاوہ کسی راوی کے اسامہ بن زید سے روایت کرنے کا علم نہیں۔ اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۳۶۵۔ بالوں کا گچھا بنانے کی ممانعت۔

باب ۱۴۶۵۔ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ الْقُصَّةِ

(۲۵۸۳) حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدَ اللَّهِ نَا يُونُسَ عَنِ الزَّهْرِيِّ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ خَطَبَ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ هَذِهِ الْقُصَّةِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذُوا نِسَاءَهُمْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت معاویہؓ سے منقول ہے۔

باب ۱۴۶۶۔ مَا جَاءَ فِي الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ

(۲۵۸۴) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عُبَيْدُ بْنُ حَمِيدٍ عَنِ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَمَصِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتِ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتِ خَلْقِ اللَّهِ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۵۸۵) حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَقَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللَّثَّةِ۔

ہے۔

۲۵۸۵۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بالوں کو جوڑنے والی، جوڑانے والی، گودنے والی اور گودوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ نافع کہتے ہیں کہ گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عائشہؓ، معقل بن یسارؓ، اسماء بنت ابی بکرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید سے وہ عبید اللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ لیکر اس میں نافع کا قول نہیں ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۔ گودنا شاید اس زمانے میں صرف مسوڑھوں پر ہوتا ہوگا اس لئے صرف اسی کا تذکرہ کیا ہے ورنہ جسم کے کسی حصہ پر گودنا گودوانا حرام ہے۔ جیسے بعض غوثیہ رخصاروں پر گودوا کر تل عواتی ہیں یا کلائیوں پر گودواتی ہیں یہ سب اسی حرمت میں داخل ہیں۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

باب ۱۳۶۷۔ جو عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

باب ۱۴۶۷۔ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

۲۵۸۶۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت بھیجی ہے۔

(۲۵۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَاشِعَةَ وَهَمَامَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۸۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے عورتوں کی وضع قطع اختیار کرنا والے مردوں اور مردوں کی وضع قطع اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی۔

(۲۵۸۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَابُوبِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخْتَلِئِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ

باب ۱۳۶۸۔ عورت کا خوشبو لگا کر نکلتا منع ہے۔

باب ۱۴۶۸۔ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ الْمَرْأَةِ مَتَعَطِّرَةً

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۵۸۸۔ حضرت ابو موسیٰؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ہر آنکھ زنا کرتی ہے اور وہ عورت جو خوشبو لگا کر کسی (مردوں کی) مجلس کے پاس سے گزے وہ ایسی ویسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

(۲۵۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَمَارَةَ الْحَنْفِيِّ عَنْ عُثَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَّاءٌ وَكَذَا أَيْعُنِي زَانِيَةٌ

باب ۱۳۶۹۔ عورتوں اور مردوں کی خوشبو کے متعلق۔

باب ۱۴۶۹۔ مَا جَاءَ فِي طَيْبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

۲۵۸۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو زیادہ اور رنگت ہلکی ہو۔ اور عورتوں کے لئے وہ خوشبو ہے جس کی رنگت تیز اور خوشبو کم ہو۔

(۲۵۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْجَفَرِيُّ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ الْحَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطَيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ

علی بن حجر بھی اسماعیل سے وہ جریری سے وہ ابو نصرہ سے وہ طفاوی سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ لیکن ہم طفاوی کو صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔ ہمیں ان کا نام بھی معلوم نہیں۔ اسماعیل بن ابراہیم

کی حدیث زیادہ مکمل اور طویل ہے۔ اس باب میں عمران بن حصینؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۵۹۰۔ حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: مردوں کے لئے بہترین خوشبو وہ ہے جس کا رنگ پوشیدہ اور خوشبو تیز ہو اور عورتوں کے لئے بہترین خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ہلکی اور رنگ ظاہر ہو۔ نیز آپ ﷺ نے سرخ یعنی ریشمی زین پوش سے منع فرمایا۔

(۲۵۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ طِيبٍ لِلرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَخَيْرَ طِيبٍ لِلنِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ وَنَهَى عَنِ الْمَيْثَرَةِ الْأَرْجَوَانِ۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۳۷۰۔ خوشبو سے انکار کرنا مکروہ ہے۔

باب ۱۴۷۰۔ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطِّيبِ

۲۵۹۱۔ حضرت ثمامہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ انسؓ کبھی خوشبو سے انکار نہیں کرتے تھے۔ نیز فرماتے کہ آنحضرت ﷺ بھی کبھی خوشبو لگانے سے انکار نہیں کرتے تھے۔

(۲۵۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نا عبد الرحمن بن مهدي نا عازرة بن ثابت عن ثمامة بن عبد الله قال كان انس لا يرد الطيب وقال انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يرد الطيب۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۵۹۲۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزوں سے انکار نہیں کیا جاتا۔ نکیہ، خوشبو اور دودھ۔

(۲۵۹۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نا ابن ابی فديك عن عبد الله بن مسلم عن أبيه عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تترد الوسائد والدُّهْنُ وَاللَّبَنُ

یہ حدیث غریب ہے اور عبد اللہ بن مسلم، جناب کے بیٹے اور مدائن کے رہنے والے ہیں۔

۲۵۹۳۔ حضرت ابو عثمان نہدیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی کو خوشبودی جائے تو انکار نہ کرے کیونکہ جنت سے نکلی ہے۔

(۲۵۹۳) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَهْدِيٍّ نا محمد بن خليفة نا يزيد بن زريع عن حجاج الصواف عن حنان عن أبي عثمان النهدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أعطى أحدكم الریحان فلا يردّه فإنه خرج من الجنة

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم حنان کی اس کے علاوہ کوئی روایت نہیں جانتے۔ ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمن بن ملہ ہے۔

انہوں نے عہد نبوی ﷺ پایا۔ لیکن زیارت سے مشرف نہیں ہوئے۔

باب ۱۲۷۱۔ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ الرَّجُلِ

باب ۱۳۷۱۔ مباشرت ممنوعہ کے متعلق۔

الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ الْمَرْأَةِ

۲۵۹۴۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت کسی عورت سے ملاقات کو اپنے شوہر سے اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ ❶

(۲۵۹۴) حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ أَبِي مَعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَايِسُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ حَتَّى تَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۹۵۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ستر کی طرف نہ دیکھے اسی طرح کوئی عورت دوسری عورت کا ستر نہ دیکھے۔ نیز دو مرد یا دو عورتیں برہنہ ہو کر ایک ہی کپڑے (چادر) میں نہ لیٹیں۔

(۲۵۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ حَبَابِ بْنِ أَخْبَرٍ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۳۷۲۔ ستر کی حفاظت۔

باب ۱۴۷۲۔ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ۔

۲۵۹۶۔ حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی (ﷺ) ہم کس سے ستر کو چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں؟ فرمایا: اپنے ستر کو اپنی بیوی اور باندی کے علاوہ ہر ایک سے چھپاؤ میں نے عرض کیا: اگر لوگ آپس میں مباشرت میں باہم شریک ہوں تو؟ فرمایا: اگر ہو سکے تو تمہاری شرم گاہ کو کوئی نہ دیکھے تو ضرور ایسا ہی کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی اکیلا ہو تو؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں سے زیادہ اس کا حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔

(۲۵۹۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَعَاذُ بْنُ وَزِيدٍ عَنْ هَارُونَ قَالَ نَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ الْإِمْنُ زَوْجَتِكَ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قَالَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ قَالَ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَلَا تُرَ يَنْهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِذَا كَانَ أَحَدٌ نَا خَالِيًا قَالَ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يَسْتَحْيِيَ مِنْهُ النَّاسُ۔

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۳۷۳۔ ران ستر میں داخل ہے۔

باب ۱۴۷۳۔ مَا جَاءَ أَنَّ الْفَحْدَ عَوْرَةً

۲۵۹۷۔ حضرت جرہدؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ مسجد میں ان کے پاس سے گزرے تو ان کی ران منکشف تھی آپ ﷺ نے فرمایا: ران ستر میں داخل ہے۔

(۲۵۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سَفِيَانُ عَنْ أَبِي النُّضْرَمُولِيِّ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُسْلِمَ بْنِ جَرَّهَدٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ جَدِّهِ جَرَّهَدٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى

❶ یعنی یہ حکم اس لئے ہے کہ اس میں فتنے کا ذریعہ نہ بن جائے یعنی یہ ذرائع کو ختم کرنے کی قبیل سے ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَرْهَدٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدْ انْكَشَفَ
فَحِذَّهُ فَقَالَ إِنَّ الْفَحِذَ عَوْرَةٌ

یہ حدیث حسن ہے لیکن اس کی سند متصل نہیں۔

(۲۵۹۸) حدثنا الحسن بن علي ناعبد الرزاق ناعممر
عن ابي الزناد قال أخبرني ابن جرهد أن النبي صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَحِذِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطِّ فَحِذَكَ فَإِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ.

یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۵۹۹) حدثنا واصل بن عبد الاعلى نا يحيى
بن ادم عن الحسن بن صالح عن عبد الله بن محمد
بن عقيل عن عبد الله بن جرهد الأسدي عن النبي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَحِذُ عَوْرَةٌ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

(۲۶۰۰) حدثنا واصل بن عبد الاعلى الكوفي نا
يحيى بن ادم نا اسرائيل عن ابي يحيى عن مُجَاهِدٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْفَحِذُ عَوْرَةٌ

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں علی اور محمد بن عبد اللہ بن جحش سے بھی روایت ہے۔ عبد اللہ بن جحش اور ان کے بیٹے صحابی ہیں۔

باب ۱۴۷۴ - مَا جَاءَ فِي النَّظَافَةِ

(۲۶۰۱) حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر نا
خالد بن الیاس عن صالح بن أبي حسان قال
سمعتُ سعيد بن المسيب يقول إن الله طيب
يحبُّ الطيبَ يُطِيفُ يَحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيمٌ يُحِبُّ
الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ فَتَظَفُّوا أَرَاهُ قَالَ
أَفَيْتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ قَالَ فَمَا كَرِهْتُمْ ذَلِكَ
لِمَهَا جَرِبْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، إِلَّا
قَالَ تَظَفُّوا أَفَيْتَكُمْ.

باب ۱۴۷۴ - مَا جَاءَ فِي النَّظَافَةِ
یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں علی اور محمد بن عبد اللہ بن جحش سے بھی روایت ہے۔ عبد اللہ بن جحش اور ان کے بیٹے صحابی ہیں۔

باب ۲۶۰۱ - صاحب بن ابی حبان، حضرت سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں، وہ صاف پیر اور صفائی کو پسند کرتے ہیں، وہ کریم ہیں اور کرم کو پسند کرتے ہیں وہ ہیں اور سخاوت کو پسند کرتے ہیں لہذا تم لوگ پاک صاف کرو۔ میرے خیال میں یہ بھی فرمایا کہ اپنے محنوں کو صاف تھما رکھو یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو (وہ لوگ اپنے محنوں میں کو اکٹھا کرتے ہیں) صاحب کہتے ہیں میں نے یہ حدیث مہاجر بن مس کے سامنے بیان کی تو فرمایا: مجھے یہ حدیث عامر بن سعد کے حوالے سے آئی، وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند تھے۔

کرتے ہیں۔ الایہ کہ اس میں ”نگہ کرنا ہوں“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے اور خالد بن ایاس ضعیف ہیں انہیں ابن ایاس بھی کہتے ہیں۔

باب ۱۳۷۵۔ جماع کے وقت پردہ کرنا۔

۲۶۰۲۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: برہنہ ہونے سے پرہیز کرو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ لوگ بھی ہیں جو تم سے قصائے حاجت اور تمہارے اپنی بیویوں سے جماع کرنے کے اوقات کے علاوہ جدا نہیں ہوتے۔ لہذا ان سے حیا کرو اور ان کی تکریم کرو۔ ❶

باب ۱۴۷۵۔ مَا جَاءَ فِي الْأَسْتِثَارِ عِنْدَ الْجَمَاعِ

(۲۶۰۲) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ نِزَكٍ الْبَغْدَادِيُّ نَالَا سُوْدَ بْنَ عَامِرٍ نَالَا أَبُو مُحْيَاةٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرُّيَ فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِينَ يُفْضَى الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَحْيُوهُمْ وَاکْرِمُوهُمْ۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابو محیة کا نام یحییٰ بن یعلیٰ ہے۔

باب ۱۳۷۶۔ حمام میں جانے کے متعلق۔

۲۶۰۳۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ بھیجے۔ ❶ اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ برہنہ ہو کر حمام میں داخل نہ ہو۔ نیز اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لانے والا شخص ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چلتا ہو۔

باب ۱۴۷۶۔ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْحَمَّامِ

(۲۶۰۳) حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَامِصُ بْنُ الْمُقْدَامِ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ حُلَيْلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ بَغِيرِ إِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسُ عَلَى مَائِدَةٍ يَذَارُ عَلَيْهِمُ الْخَمْرُ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف طاووس کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ لیت بن ابی سلیم صدوق ہیں لیکن اکثر وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ان کی روایت سے دل خوش نہیں ہوتا۔

۲۶۰۴۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور مردوں کو حمام میں جانے سے منع فرمایا۔ لیکن بعد میں مردوں کو تہ بند

باندھ کر جانے کی اجازت دے دی۔

(۲۶۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَالَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ مَهْدِيٍّ نَالَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

شَدَادٍ نَالَا عَرَجُ عَنْ أَبِي عَفْرَةَ وَكَانَ قَدَّارُكَ الْبَنِي

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ

❶ ان لوگوں سے مراد فرشتے ہیں جو نامہ اعمال لکھتے ہیں۔ (مترجم) ❶ اس حمام سے مراد وہ حمام ہے جس میں عورتیں برہنہ غسل کرتی ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمَيَازِرِ

اس حدیث کو ہم صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں اس کی سند قوی نہیں۔

۲۶۰۵۔ حضرت ابو یوسف ہذیلی فرماتے ہیں کہ حمص یا شام کی کچھ عورتیں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: تم وہی عورتیں ہو جو حماصوں میں داخل ہوتی ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی عورت ایسی نہیں کہ جس نے اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کہیں اور کپڑے اتارے اور اپنے اور رب کے درمیان حائل رہنے والا پردہ بھانسنے پھانسنے ہوگی۔

(۲۶۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا ابوداؤد اباننا شعبة عن منصور قال سمعت سالم بن ابی الجعد یحدث عن ابی الملیح الهذلی ان نساء من اهل حمص او من اهل الشام دخلن علی عائشة فقالت انتن اللاتی یدخلن نساءکم الحمامات سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من امرأة تضع ثیابها فی غیر بیت زوجها الا هتکت الستر بینها و بین ربها

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۴۷۷۔ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر یا کتا ہو۔

باب ۱۴۷۷۔ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ أَوْ كَلْبٌ

۲۶۰۶۔ حضرت ابن عباسؓ، ابو طلحہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا کسی جاندار کی تصویر ہو۔

(۲۶۰۶) حَدَّثَنَا سلمة بن شبيب والحسن بن علي الخلال وعبد بن حميد وغير واحد واللفظ للحسن قالوا نا عبد الرزق نا معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة انه سمع ابن عباس يقول سمعت ابا طلحة يقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تدخل الملائكة بیتا فيه کلب وصورة تماثيل

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۰۷۔ حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ جس گھر میں مجسمہ یا تصویریں (راوی کو شک ہے) ہوں وہاں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

(۲۶۰۷) حَدَّثَنَا احمد بن منيع نا روح بن عباد نا مالک بن انس عن اسحق بن عبد الله بن ابی طلحة ان رافع بن اسحاق اخبره قال دخلت انا وعبد الله بن ابی طلحة علی ابی سعید الخدری نعوده فقال ابو سعید اخبرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الملائكة لا تدخل بیتا فيه تماثيل أو صورة شک اسحق لا یدری ایہما قال

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۶۰۸) حدثنا سويدنا عبد الله بن المبارك نايونس بن ابى اسحاق نا مُجَاهِدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ الْبَيْتِ تَمَثُّالُ الرِّجَالِ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قَرَامٌ سِتْرٌ فِيهِ تَمَاتِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمَرُّ بِرَأْسِ التَّمَثَالِ الَّذِي بِالْبَابِ فَلْيَقْطَعْ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرِ وَمُرٌّ بِالسِّتْرِ فَلْيَقْطَعْ وَيُجْعَلْ مِنْهُ وَسَادَتَيْنِ مُتَبَدِّلَتَيْنِ تُؤْطَيَانِ وَمُرٌّ بِالْكَلْبِ فَيُخْرِجُ فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذَلِكَ الْكَلْبُ جَرُوءًا لِلْحُسَيْنِ أَوْ لِلْحَسَنِ تَحْتَ نَصْدِهِ لَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۴۷۸ - مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْمُعْصِفِرِ لِلرِّجَالِ

(۲۶۰۹) حدثنا عباس بن محمد البغدادي نا اسحق بن منصور نا اسرافيل عن ابى يحيى عن مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ

۲۶۰۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے اور کہا کہ میں کل رات آپ ﷺ کے پاس آیا تھا مجھے آپ ﷺ کے پاس داخل ہونے سے اس گھر کے دروازے پر موجود مردوں کی تصویروں نے روک دیا جس گھر میں آپ تھے اس گھر میں ایک پردہ تھا۔ جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں پھر وہاں ایک کتابھی تھا۔ لہذا حکم دیجئے کہ اس تصویر کا سر کاٹ دیا جائے تاکہ وہ درخت کی طرح ہو جائے۔ پردے کے متعلق حکم دیجئے کہ اسے کاٹ کر دو تکیے بنائے جائیں جو پڑے رہیں اور (پیروں) میں روندے جائیں۔ پھر کتے کو نکال دینے کا حکم دیجئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ اور وہ کتابھی کتے کا بچہ تھا۔ جو حسن یا حسینؑ کا تھا اور آپ کے پلنگ کے نیچے تھا پھر آپ ﷺ کے حکم سے نکال دیا گیا۔

باب ۱۴۷۸۔ کم کے رنگے ہوئے کپڑے کی مردوں کے لئے ممانعت۔ ۲۶۰۹۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص سرخ رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے گزر رہا تھا اور آنحضرت ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ علماء کے نزدیک اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ کسی کا رنگا ہوا کپڑا مردوں کو پہننا مکروہ ہے۔ لیکن اگر مرد وغیرہ سے رنگا گیا ہو اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں بشرط یہ کہ وہ کم کا نہ ہو۔

۲۶۱۰۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے، ریشمی کپڑا پہننے، ریشمی زین پوش اور جھ سے منع فرمایا۔ ابواحوص کہتے ہیں کہ جھ مصر کی ایک شراب ہے جو جو سے بنتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۶۱۰) حدثنا قتيبة نا ابوالاحوص عن ابى اسحق عن هبيرة بن يريم قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِي وَعَنِ الْمَيْثِرَةِ وَعَنِ الْجِجَعَةِ قَالَ

أَبُو أَحْوَصَ وَهُوَ شَرَابٌ يُتَّخَذُ بِمَصْرَ مِنَ الشَّعِيرِ

(۲۶۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ مُعْوِيَّةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُقْرِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَ نَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرْنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَتَشْيِيبِ الْعَاطِسِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ حَلَقَةِ الذَّهَبِ وَإِنْيَةِ الْفِصَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذِّيَابِجِ وَالْإِسْتَرْقِ وَالْقَسِيِّ

۲۶۱۱۔ حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا: جن چیزوں کا حکم دیا وہ یہ ہیں۔ ۱۔ جنازے کے ساتھ چلنا۔ ۲۔ مریض کی عیادت کرنا۔ ۳۔ چھینکنے والے کو جواب دینا۔ ۴۔ دعوت قبول کرنا۔ ۵۔ مظلوم کی مدد کرنا۔ ۶۔ قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنا۔ ۷۔ سلام کا جواب دینا۔ جن چیزوں سے منع کیا وہ یہ ہیں۔ ۱۔ سونے کی انگٹھی یا چھلہ پہننا (مردوں کے لئے)۔ ۲۔ چاندی کے برتن استعمال کرنا۔ ۳۔ مردوں کا ریشمی لباس۔ ۴۔ دیباچ۔ ۵۔ استبرق۔ ۶۔ قسی کے کپڑے پہننا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اشعث بن سلیم: ابو شعفاء سلیم بن اسود کے بیٹے ہیں۔

باب ۱۴۷۹۔ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْبَيَاضِ

(۲۶۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سَفِيَّانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفُّنُوا فِيهَا مَوْتَكُمْ

باب ۱۴۷۹۔ سفید کپڑے پہننا۔ ۲۶۱۲۔ حضرت سمرہ بن جندب فرماتے ہیں کہ سفید کپڑے پہنا کرو اس لئے کہ یہ پاکیزہ اور عمدہ ترین ہیں اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۴۸۰۔ مَا جَاءَ فِي الرُّحْصَةِ فِي لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ

(۲۶۱۳) حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ عِثْرٍ نَا الْقَاسِمُ عَنْ الْأَشْعَثِ وَهُوَ ابْنُ سَوَارٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ أَضْحِيَّانَ فَحَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ

۲۶۱۳۔ حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا تو کبھی آپ ﷺ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف۔ آپ ﷺ نے سرخ رنگ کا جوڑا پہنا ہوا تھا۔ آپ ﷺ میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اشعث کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ اور ثوری اسے ابو اسحاق سے اور وہ براء بن عازب سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے دیکھا۔ (یعنی اس پر سرخ لکیریں تھیں نہ کہ پورا سرخ تھا)

محمود بن غیلان بھی کعب سے وہ سفیان سے اور وہ ابواسحاق سے۔ پھر محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ ابواسحاق سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔ میں نے امام بخاری سے پوچھا کہ براء کی حدیث زیادہ صحیح ہے یا جابر بن سرہ کی فرمایا: دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ اس باب میں براء اور ابو جحیفہ سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔

باب ۱۴۸۱۔ مَا جَاءَ فِي التَّوْبِ الْأَخْضَرِ باب ۱۳۸۱۔ بزرگ پڑے پہننے کے متعلق۔

(۲۶۱۴) حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مہدی نا عبید اللہ بن ایاد بن لقیط عن أبيه عن أبي رمثة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم عليه بردان أخضران

۲۶۱۴۔ حضرت ابورمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو دو سبز کپڑوں میں دیکھا۔

مہدی نا عبید اللہ بن ایاد بن لقیط عن أبيه عن أبي رمثة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم عليه بردان أخضران

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبد اللہ بن ایاد کی روایت سے جانتے ہیں۔ رمۃ بھی کانام حبیب بن حیان ہے بعض حضرات کہتے ہیں کہ ان کانام رفاعہ بن یثرب ہے۔

باب ۱۴۸۲۔ فِي التَّوْبِ الْأَسْوَدِ باب ۱۳۸۲۔ کالے کپڑے پہننا۔

(۱۶۱۵) حدثنا احمد بن منيع نا يحيى بن زكريا بن ابي زائده اخبرني ابي عن مصعب بن شيبه عن صفية ابنة شينة عن عائشة قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم ذات غداة وعليه مرط من شعر أسود

۲۶۱۵۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک صبح نکلے تو آپ ﷺ کے جسم پر ایک سیاہ بالوں والی چادر تھی (کالی کالی)۔

حدثنا احمد بن منيع نا يحيى بن زكريا بن ابي زائده اخبرني ابي عن مصعب بن شيبه عن صفية ابنة شينة عن عائشة قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم ذات غداة وعليه مرط من شعر أسود

باب ۱۴۸۳۔ مَا جَاءَ فِي التَّوْبِ الْأَصْفَرِ باب ۱۳۸۳۔ زرد رنگ کے کپڑے پہننے کے متعلق۔

۲۶۱۶۔ حدثنا عبد بن حميد نا عفان بن مسلم الصغار ابو عثمان نا عبد الله بن حسان انه حدثنا جدنا ه صفية حدثناه عن قبلة بنت مخزومة انها قالت قلعنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت الحديث بطوله حتى جاء رجل وقد

۲۶۱۶۔ حضرت قیلہ بنت مخزومہ فرماتی ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر طویل حدیث بیان کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ فرماتی ہیں: ایک شخص سورج بلند ہونے کے بعد آیا اور عرض کیا:

”السلام عليك يا رسول الله“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وعليك السلام ورحمة الله“ اور آنحضرت ﷺ کے جسم مبارک پر اس وقت دو پرانے بغیر سلعے ہوئے کپڑے تھے جو زعفران سے رنگے ہوئے تھے اور ان کا رنگ اڑ گیا تھا۔ نیز آپ ﷺ کے پاس ایک کھجور کی شاخ بھی تھی۔

فذكرت الحديث بطوله حتى جاء رجل وقد

تفقت الشمس فقال السلام عليك يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك السلام ورحمة الله يعني النبي صلى الله عليه وسلم اسماء ملبتين كانتا برعفران وقد

نفضتا ومعه عسيب نخلة

قیلہ کی حدیث کہ ہم صرف عبد اللہ بن حسان کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۴۸۴۔ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّزَعُّفِ وَالْخُلُوقِ لِلرِّجَالِ

(۲۶۱۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعُّفِ لِلرِّجَالِ

باب ۱۳۸۳۔ مردوں کے لئے زعفران یا خلوق بطور خوشبو استعمال کرنے کی کراہت۔

۲۶۱۷۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مردوں کو زعفران بطور خوشبو لگانے سے منع فرمایا:

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اسے اسماعیل بن علیہ سے وہ عبدالعزیز بن صہیب سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے (مردوں کو) زعفران لگانے سے منع فرمایا۔ ہم سے یہ حدیث عبداللہ بن عبد الرحمن، آدم کے حوالے سے اور وہ شعبہ سے نقل کرتے ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں کہ ترمذی سے مراد زعفران کو خوشبو کے طور پر استعمال کرتا ہے۔

(۲۶۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَفْصٍ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ أَذْهَبَ فَأَغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدَّ

یہ حدیث حسن ہے۔ بعض حضرات نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے جو عطاء بن سائب سے مروی ہے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ جس نے عطاء سے شروع عمر میں احادیث سنیں وہ صحیح ہیں۔ شعبہ اور سفیان کا بھی ان سے سماع صحیح ہے۔ البتہ دو حدیثیں جو عطاء زاذان سے روایت کرتے ہیں صحیح نہیں۔ کیونکہ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیثیں ان کی عمر کے آخری ایام میں سنی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ آخر عمر میں ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ اس باب میں عمارؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۴۸۵۔ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَرِيرِ وَالذِّيَّاجِ

(۲۶۱۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ اسْحَقُ بْنُ يَوْسُفَ الْأَزْرَقِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سَلِيمَانَ ثَنِيٍّ مَوْلَى أَسْمَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يُذَكِّرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

اس باب میں علیؓ، حذیفہؓ، انسؓ اور کئی حضرات سے روایت ہے جن کا ذکر ہم نے کتاب اللباس میں کیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور حضرت عمرؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ اسماء بنت ابی بکر صدیقہؓ کے مولیٰ کا نام عبداللہ اور کنیت ابو عمر ہے۔ ان سے عطاء بن رباح اور عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں۔

۱۔ خلوق ایک خوشبو ہے اور یہ دونوں خوشبوئیں عورتوں کے لئے مخصوص ہیں مردوں کے لئے انہیں استعمال کرنے کی ممانعت آئی ہے۔ (مترجم)

باب ۱۴۸۶۔

باب ۱۴۸۶۔

(۲۶۲۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ أَقْبِيَّةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بَنِيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَدْ عَوَّثَهُ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قُبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ لَكَ هَذَا قَالَ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ

۲۶۲۰۔ حضرت مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے قبائیں تقسیم کیں اور مخرمہ کو کچھ نہیں دیا۔ مخرمہ نے مجھے کہا کہ بیٹے چلو رسول اللہ ﷺ کے پاس چلتے ہیں۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ گیا۔ وہاں پہنچے تو مجھے کہا کہ اندر جاؤ اور آنحضرت ﷺ کو بلاؤ۔ آپ ﷺ نکلے تو آپ ﷺ کے بدن مبارک پر ان میں سے ایک قباحتھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ تمہارے لئے بچا کر رکھی ہوئی تھی۔ چنانچہ مخرمہ نے اس کی طرف دیکھا اور رضامندی کا اظہار کر دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابن ابی ملیکہ کا نام عبد اللہ بن عید اللہ بن ابی ملیکہ ہے۔

باب ۱۴۸۷۔ مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ

باب ۱۴۸۷۔ اللہ تعالیٰ بندے پر اپنی نعمت کا اظہار دیکھنا پسند کرتے ہیں۔

(۲۶۲۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّعْفَرَانِيُّ عَنْ عَفَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ هَمَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ۔

۲۶۲۱۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اظہار پسند کرتے ہیں۔

اس باب میں عمران بن حصین، ابن مسعود اور ابو حوص سے بھی روایت ہے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۴۸۸۔ مَا جَاءَ فِي الْخُفِّ الْأَسْوَدِ

باب ۱۴۸۸۔ سیاہ موزوں کے متعلق۔

(۲۶۲۲) حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ أَبِي كَعْبٍ عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ خَجِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْلَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا۔

۲۶۲۲۔ حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں نجاشی نے موزوں کا ایک سیاہ جوڑا بھیجا جو غیر منقوش تھا۔ آپ ﷺ نے اسے پہنا اور وضو کرتے ہوئے ان پر مسح کیا۔

یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف دلہم کی روایت سے جانتے ہیں۔ محمد بن ربیعہ بھی اسے دلہم سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۴۸۹۔ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ تَتْفِ الشَّيْبِ

باب ۱۴۸۹۔ سفید بال نکالنا۔

(۲۶۲۳) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ إِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ

۲۶۲۳۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے سفید بال نکالنے سے منع فرمایا: نیز فرمایا کہ یہ مسلمان کا نور ہیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔ اے عبدالرحمن بن حارث اور کئی راوی عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۸۹۔ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ
باب ۱۳۸۹۔ مشورہ دینے والا امانت دار ہوتا ہے۔
(۲۶۲۴) حدثنا ابو كريب نا وكيع عن داود بن
۲۶۲۳۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس
ابی عبد اللہ عن ابن جده عن جده عن أم سلمة
سے مشورہ لیا جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ امانت کو ملحوظ رکھے اور
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
راز فاش نہ کرے۔
الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

اس باب میں ابن مسعودؓ، ابو ہریرہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث ام سلمہؓ کی روایت سے غریب ہے۔
(۲۶۲۵) حدثنا احمد بن منيع نا الحسن بن
۲۶۲۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس
موسى نا شيان عن عبد الملك بن عمير عن ابى
سے مشورہ لیا جائے اسے امانت داری کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا
سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة قال قال
چاہئے۔
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ
اس حدیث کو کئی راوی شیخان بن عبد الرحمن نحوی سے نقل کرتے ہیں۔ شیخان صاحب کتاب اور صحیح الحدیث ہیں۔ ان کی کنیت
ابو معاویہ ہے پھر عبد الجبار بن عطاء عطار نے یہ حدیث سفیان بن عیینہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ سفیان، عبد الملک کا قول نقل کرتے ہیں
کہ میں جو حدیث بیان کرتا ہوں اسے حرف بہ حرف بیان کرتا ہوں۔

باب ۱۴۹۰۔ مَا جَاءَ فِي الشُّؤْمِ
باب ۱۳۹۰۔ نحوست کے متعلق۔
(۲۶۲۶) حدثنا ابن ابى عمر نا سفیان عن الزهري
۲۶۲۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
عن سالم وحمزة ابني عبد الله بن عمر أن رسول
نحوست تین چیزوں میں ہے۔ عورت، گھراور جانور میں۔
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةِ فِئ
الْمَرْأَةِ وَالْمَسْكِينِ وَالذَّابَّةِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض زہری کے ساتھی اس حدیث کی سند میں حمزہ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ اس طرح روایت کرتے
ہیں۔ ”عن سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم“ ابن ابی عمر بھی اسے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ وہ سفیان سے و
زہری سے وہ سالم اور حمزہ بن عبد اللہ بن عمر سے وہ دونوں اپنے والد ابن عمر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ سعید بن
عبدالرحمن بھی سفیان سے وہ زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ اگر
میں یہ تذکرہ نہیں کہ سعید بن عبدالرحمن، حمزہ سے روایت کرتے ہیں اور سعید کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ اس لئے کہ علی بن مدینی اور حمید
دونوں سفیان سے روایت کرتے ہیں جب کہ زہری نے یہ حدیث صرف سالم سے روایت کی ہے۔ پھر مالک بن انس بھی اسے زہری سے
سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ زہری، سالم اور حمزہ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں ہل بن سعدؓ، عائشہؓ اور انس
سے بھی احادیث منقول ہیں۔ آنحضرت ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ فرمایا: اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو عورت، گھراور جانور میں ہوتی

یعنی کسی چیز میں نحوست نہیں۔ حکیم بن معاویہ، رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: نحوست کسی چیز میں نہیں ہوتی۔ ہاں کبھی گھر، عورت اور گھوڑے میں برکت ضرور ہوتی ہے۔ یہ حدیث علی بن بحر، اسماعیل بن عیاش سے وہ سلیمان سے وہ یحییٰ بن جابر سے وہ معاویہ سے وہ اپنے چچا حکیم بن معاویہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۹۱۔ مَا جَاءَ لَا يَتَنَاجَى اثنانِ دُونَ الثَّالِثِ
(۲۶۲۷) حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سَفِيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثنانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا وَقَالَ سَفِيَانُ فِي حَدِيثِهِ لَا يَتَنَاجَى اثنانِ دُونَ الثَّالِثِ فَإِنَّ ذَلِكَ يُحَرِّهُ

باب ۱۴۹۱۔ تیسرے شخص کی موجودگی میں دو کے سرگوشی کرنے کی ممانعت۔
۲۶۲۷۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم تین آدمی ہو تو دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ (سفیان اپنی حدیث میں لا یتناجی کے الفاظ بیان کرتے ہیں) اس لئے کہ یہ اسے غمگین کر دے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ آپ ﷺ سے منقول ہے کہ فرمایا: دو شخص تیسرے کی موجودگی میں آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے مومن کو تکلیف ہوتی ہے اور مومن کو تکلیف دینا اللہ کو پسند نہیں۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۴۹۲۔ مَا جَاءَ فِي الْعِدَّةِ
(۲۶۲۸) حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ إسماعيل بن أبي خَالِدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ، وَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ قُلُوصًا فَذَهَبْنَا نَقْضُهَا فَأَتَانَا مَوْتُهُ، فَلَمْ يُعْطُوا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ فَلْيُجِئْ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ، فَأَمَرَ لَنَا بِهَا

باب ۱۴۹۲۔ وعدے کے متعلق۔
۲۶۲۸۔ حضرت ابو جحیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ گورے تھے اور بڑھاپا آنے لگا تھا۔ حسن بن علیؓ آپ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے ہمارے لئے تیرہ جوان اونٹنیوں کا حکم دیا تھا۔ ہم انہیں لینے کے لئے گئے تو آپ ﷺ کی وفات کی خبر پہنچ گئی۔ چنانچہ ان لوگوں نے ہمیں کچھ نہیں دیا۔ پھر جب ابو بکرؓ نے خلافت سنبھالی تو فرمایا: اگر کسی کا آنحضرت ﷺ کے ساتھ کوئی وعدہ ہو تو وہ آئے۔ میں کھڑا ہوا اور آپ ﷺ کے وعدے کے متعلق بتایا تو انہوں نے ہمیں وہ اونٹنیاں دیئے کا حکم دیا۔

یہ حدیث حسن ہے۔ مروان بن معاویہ اسے اپنی سند سے ابو جحیفہؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ کئی راوی ابو جحیفہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا ہے۔ حسن بن علیؓ آپ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔ یہ حدیث یہیں تک ہے۔ محمد بن بشار بھی محمد بن یحییٰ سے وہ اسماعیل بن ابی خالد سے اور وہ ابو جحیفہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ حسن بن علیؓ آپ ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔ کئی راوی اسماعیل سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ اس پر جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ ابو جحیفہؓ کا نام وہب سوائی ہے۔

باب ۱۴۹۳۔ مَا جَاءَ فِي ذَلِكَ أَبِي وَأُمِّي
(۲۶۲۹) حَدَّثَنَا ابراهيم بن سعيد الجوهري نَا سَفِيَانَ بن عيينة عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيَّب

۱۴۹۳۔ ”میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان“ کے الفاظ کہنا۔
۲۶۲۹۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سعد بن ابی وقاصؓ کے علاوہ کسی کے لئے یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ میرے ماں

باب تم پر قربان۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَمَعَ أَبُو يَهُ لَا حَدَّ غَيْرَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ

۲۶۳۰۔ حضرت سعید بن مسیب حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے سعد بن ابی وقاص کے علاوہ کسی کو اس طرح نہیں کہا:
کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔ چنانچہ جنگ احد کے موقع پر آپ
ﷺ نے فرمایا: تیرا روتھ میرے ماں باپ قربان ہوں۔ پھر یہ بھی
فرمایا: اے جوان پہلوان تیرا چلاؤ۔

(۲۶۳۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَارِيُّ
سَمِعَ ابْنَ جَدْعَانَ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ سَمِعَا
سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ عَلِيٌّ مَا جَمَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا
لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ إِرْمِ فِدَاكَ أَبِي
وَأُمِّي وَقَالَ لَهُ إِرْمِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَّوْرُ

اس باب میں زیر اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت علیؑ سے منقول ہے۔ کئی راوی
اسے یحییٰ بن سعید بن مسیب سے اور سعد بن ابی وقاص سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے غزوہ احد کے موقع پر
مجھ سے فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

باب ۱۴۹۴۔ کسی کو بیٹا کہہ کر پکارنا۔

باب ۱۴۹۴۔ مَا جَاءَ فِي يَابُنِي

۲۶۳۱۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے بیٹا کہہ کر
مخاطب کیا۔

(۲۶۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي
الشَّوَّارِبِ نَا أَبُو عَوَانَةَ نَا أَبُو عَثْمَانَ شَيْخٌ لَهُ عَنْ أَنَسٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ

اس باب میں مغیرہؓ اور عمر بن ابی سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور دوسری سند سے بھی انسؓ
ہی سے منقول ہے۔ ابو عثمانؓ شیخ کا نام جعد بن عثمان ہے۔ یہ ثقہ ہیں۔ انیس ابن دینار بھی کہتے ہیں یہ بصری ہیں ان سے یونس بن عبید،
شعبہ اور کئی ائمہ حدیث، احادیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۴۹۵۔ نومولود کا نام جلدی رکھنا۔

باب ۱۴۹۵۔ مَا جَاءَ فِي تَعَجِيلِ اسْمِ الْمَوْلُودِ

۲۶۳۲۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے
نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے نومولود کا نام پیدائش کے
ساتویں دن رکھنے کا حکم دیا۔ نیز یہ بھی حکم دیا کہ اسی دن اس کے بال بھی
موٹے جائیں اور عقیقہ بھی کیا جائے۔

(۲۶۳۲) حَدَّثَنَا عبيد الله بن سعد بن إبراهيم بن
سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عوف ثني
عمي يعقوب بن إبراهيم بن سعد نا شريك من
محمد بن إسحاق عن عمرو بن شعيب عن أبيه
عن جده أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر بتسمية
المولود يوم سابعه ووضع الأذى عنه والعق

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۴۹۶۔ مستحب ناموں کے متعلق۔

باب ۱۴۹۶۔ مَا جَاءَ يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

۲۶۳۳۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں۔

(۲۶۳۳) حدثنا عبد الرحمن بن الاسود ابو عمر الوراق البصري نا معمر بن سليمان الرقي عن علي بن صالح الزنجعي عن عبد الله بن عثمان عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال احب الاسماء الى الله عبد الله وعبد الرحمن۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۱۴۹۷۔ مَا جَاءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ۔

باب ۱۴۹۷۔ مکروہ ناموں کے متعلق۔

۲۶۳۴۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو رافع، برکت اور یسار جیسے نام رکھنے سے منع کرتا ہوں۔

(۲۶۳۴) حدثنا محمد بن بشار نا ابو احمد نا سفيان عن ابى الزبير عن جابر عن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نهين أن يسمى رافع وبركة ويسار۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ابو احمد بھی سفیان سے وہ ابو زبیر سے وہ جابر سے اور وہ عمرؓ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابو احمد ثقہ اور حافظ ہیں۔ مشہور حضرات کے نزدیک یہ حدیث جابرؓ سے روایت ہے اس سند میں عمرؓ نہیں ہیں۔

۲۶۳۵۔ حضرت سرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے بچے کے لئے یہ نام تجویز کرنے سے منع فرمایا: رباح، یسار، اقلح اور نجیح۔ اس لئے کہ کبھی اس کے متعلق پوچھا جائے گا کہ وہ ہے یا نہیں تو کہا جائے گا نہیں۔ ❶

(۲۶۳۵) حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود عن شعبة عن منصور عن هلال بن يساف عن الربيع بن عميلة الفزاري عن سمرة بن جندب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تسم غلامك رباح ولا اقلح ولا يسار ولا نجيح يقال أنتم هو فيقال لا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۳۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین نام ”ملک الاملاک“ ہے۔ سفیان کہتے ہیں یعنی شہنشاہ۔

(۲۶۳۶) حدثنا محمد بن ميمون المكي نا سفيان ابن عيينة عن ابى الزناد عن الأعرج عن أبى هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال أخنع اسم عند الله يوم القيامة رجل تسمى ملك الأملاك قال سفيان شاهان شاه۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ارجح کے معنی قبیح ترین کے ہیں۔

❶ یعنی اگر کبھی اس نام والا موجود نہ ہو تو کہا پڑتا ہے کہ وہ نہیں ہے مثلاً برکت کے لئے کہیں گے برکت نہیں ہے وغیرہ وغیرہ (مترجم)

باب ۱۴۹۸۔ مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ

باب ۱۳۹۸۔ نام بدلنے کے متعلق۔

(۲۶۳۷) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ وَابُو بَكْرٍ بَنْدَارٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُيَيْدٍ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةٌ

۲۶۳۷۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے عاصیہ کا نام بدل دیا اور فرمایا: تم جلیلہ ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان اسے عبید اللہ سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمر سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ بعض حضرات اسے اسی سند سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں عبد الرحمن بن عوفؓ، عبد اللہ بن سلامؓ، عبد اللہ بن مطیعؓ، عائشہؓ، حکیم بن سعیدؓ، مسلمؓ، اسامہ بن اذرعیؓ اور شریح بن ہانیؓ سے بھی روایت ہے۔ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ خیمہ بھی اپنے والد سے حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۶۳۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ بڑے ناموں کو بدل دیا کرتے تھے۔

(۲۶۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَقْدُمِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْأَسْمَاءَ الْقَبِيحَ

ابو بکر بن علی راوی حدیث کہتے ہیں کہ کبھی عمر بن علی، ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کرتے

باب ۱۴۹۹۔ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۳۹۹۔ رسول اللہ ﷺ کے اسماء

(۲۶۳۹) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَحْزُومِيُّ نَا سَفْيَانُ بْنُ الزَّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاجِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ

۲۶۳۹۔ حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے بہت سے نام ہیں۔ میں احمد بھی ہوں محمد بھی ہوں اور اسی طرح الماحی بھی ہوں یعنی جس سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتے ہیں۔ میں حاشر ہوں قیامت کے دن لوگ میدان حشر میں میرے پیچھے ہوں گے اور میں عاقب بھی ہوں یعنی پیچھے رہ جانے والا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۵۰۰۔ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهِ

باب ۱۵۰۰۔ کسی کے لئے آنحضرت ﷺ کا نام اور کنیت ایک ساتھ تجویز کرنا۔

۲۶۴۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے نام اور کنیت کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔ یعنی اپنا نام اس طرح رکھے۔ محمد ابوالقاسمؓ۔ دونوں میں سے ایک نام رکھنے کی اجازت ہے یا نام یا کنیت۔

(۲۶۴۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَجْمَعَ أَحَدٌ بَيْنَ اسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ وَيُسَمِّيَ مُحَمَّدًا أَبَا الْقَاسِمِ

اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۴۱۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ اگر میرا نام رکھو تو کنیت نہ رکھو۔

(۲۶۴۱) حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْبٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَسَمَّيْتُمْ بِي فَلَا تَكُنُّوْا بِي

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض علماء آپ ﷺ کے نام اور کنیت کو جمع کرنا مکروہ قرار دیتے ہیں۔ بعض حضرات اسے کراہت تنزیہی کہتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ یہ حکم آپ ﷺ کی حیات طیبہ تک مخصوص تھا۔ آپ ﷺ نے بازار میں ایک شخص کو ابوقاسم کہہ کر پکارتے ہوئے سنا تو اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس نے عرض کیا: میں نے آپ ﷺ کو نہیں پکارا۔ تب آپ ﷺ نے اپنی کنیت رکھنے سے منع فرمایا: یہ حدیث حسن بن علی خلال، یزید بن ہارون سے وہ حمید سے وہ انسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث سے ابوقاسم کنیت رکھنے کی کراہت معلوم ہوتی ہے۔

۲۶۴۲۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ ﷺ کے بعد میرے ہاں کوئی بیٹا ہو تو اس کی آپ ﷺ کی کنیت اور نام بھی محمد رکھ لوں۔ فرمایا: ہاں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میرے لئے اس کی اجازت تھی۔

(۲۶۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا فَطْرَبْنِ خَلِيفَةَ ثَنِي مَنْذَرٍ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ وَلِدَ لِي بَعْدَكَ أَسْمِيَهُ مُحَمَّدًا وَ أَكْنِيَهُ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِي

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۵۰۱۔ شعروں کے متعلق۔

۲۶۴۳۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بعض اشعار میں حکمت ہوتی ہے۔

باب ۱۵۰۱۔ مَا جَاءَ فِي الشَّعْرِ (۲۶۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَةَ ثَنِي أَبِي عَاصِمٍ عَنْ زَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً

یہ حدیث غریب ہے اسے صرف ابوسعید اشج نے ابن عیینہ کی روایت سے مرفوع کیا ہے۔ دوسرے راوی اسے موقوف روایت کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث کئی سندوں سے عبداللہ بن مسعودؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔ اس باب میں ابی بن کعبؓ، ابن عباسؓ، عائشہؓ، بریدہؓ

اور کثیر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

(۲۶۴۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَاتَةَ عَنْ سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً
شعروں میں حکمت ہوتی ہے۔
حسن صحیح ہے۔

باب ۱۵۰۲۔ شعر پڑھنے کے متعلق۔

باب ۵۰۲۔ مَا جَاءَ فِي إِنْشَادِ الشَّعْرِ

(۲۶۴۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ وَعَلَى حَجَرٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَابِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحْسَانَهُ مِزْرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاجِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَتْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ حَسَانَ بَرُوحِ الْقُدُسِ مَا يُفَاجِرُ أَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۴۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے لئے منبر رکھا کرتے تھے جس پر کھڑے ہو کر حسان آپ ﷺ کی طرف سے فخریہ اشعار کہا کرتے تھے یا فرمایا: جس پر کھڑے ہو کر حسان آنحضرت ﷺ کی طرف سے اعتراضات کا جواب دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے کہ جب حسان فخر کرتے یا اعتراضات کا رد کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جبرائیل کے ذریعے ان کی مدد کرتے ہیں۔

اسماعیل اور علی بن حجر بھی ابن ابی زناد سے وہ اپنے والد سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ اور براءؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(۲۶۴۶) حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ نَا جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ نَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِي وَهُوَ يَقُولُ خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ الْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ ضَرْبًا يَزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ

۲۶۴۶۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ عمرے کی قضاء ادا کرنے کے لئے مکہ داخل ہوئے تو عبد اللہ بن رواحہ آپ ﷺ کے آگے یہ اشعار پڑھتے جا رہے تھے۔

خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ
الْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ
ضَرْبًا يَزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ
وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ

(ترجمہ: اے کفار کی اولاد آپ ﷺ کا راستہ خالی کر دو آج کے دن ان کے آنے پر ہم تمہیں ایسی مار ماریں گے جو دماغ کو اس کی جگہ سے ہلا کر رکھ دے گی اور دوست کو دوست سے غافل کر دے گی) حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے ابن رواحہ! رسول اللہ ﷺ کے آگے اور اللہ کے حرم میں،

فَقَالَ لَهُ، عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَرَمِ اللَّهِ تَقُولُ الشَّعْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ يَا

عُمَرُ فَلَهُیْ اَسْرَعُ فِیْهِمْ مِنْ نَصْحِ النَّبْلِ
شعر پڑھ رہے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عمر اسے چھوڑ دو۔ یہ کافروں کے لئے تیروں سے بھی زیادہ اثر انداز ہوگا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ عبدالرزاق اسے معمر سے وہ زہری سے اور وہ انس سے اسی طرح نقل کرتے ہیں ایک حدیث میں منقول ہے کہ آپ ﷺ جب مکہ داخل ہوئے تو کعب بن مالک آپ ﷺ کے آگے تھے اور یہ بعض محدثین کے نزدیک زیادہ صحیح ہے کیونکہ عبداللہ بن رواحہ غزوہ موتہ کے موقع پر شہید ہو گئے تھے اور عمرہ قضاء اس کے بعد ہوا۔ ❶

(۲۶۴۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ أَنَا شَرِيكَ عَنْ الْمَقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قِيلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشَّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشَعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَقُولُ وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزُودْ
۲۶۴۷۔ حضرت عائشہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کبھی کوئی شعر پڑھتے تھے؟ فرمایا: ہاں ابن رواحہ کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔ ”وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزُودْ“ (ترجمہ: یعنی تمہارے پاس وہ لوگ خبریں لائیں گے جن کو تم نے زاد راہ فراہم نہیں کیا)۔

اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۶۴۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ أَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْعُرُ كَلِمَةً تَكَلَّمْتُ بِهَا الْعَرَبُ قَوْلٌ لِبَيْدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ
۲۶۴۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: عرب شعراء کے بہترین کلام میں سے لبید کا یہ قول ہے۔ الا کل الخ (ترجمہ) جان لو کہ اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے یعنی فنا ہونے والی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے ثوری، عبدالملک بن عمیر سے نقل کرتے ہیں۔

(۲۶۴۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ أَنَا شَرِيكَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشَّعْرَ وَيَتَذَكَّرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ قَرِيبًا يَتَبَسَّمُ مَعَهُمْ
۲۶۴۹۔ حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ سو سے زیادہ مرتبہ بیٹھا۔ چنانچہ صحابہؓ اشعار پڑھتے اور زمانہ جاہلیت کی یادیں تازہ کیا کرتے تھے لیکن آپ ﷺ خاموش رہتے ہاں کبھی کبھی ان کے ساتھ مسکرا دیتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری اسے ساک سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۵۰۳۔ مَا جَاءَ لَا أَنْ يَمْتَلِيَّ حَوْفَ أَحَدِكُمْ فَيَحْأَخِرَ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَّ شَعْرًا
۱۵۰۳۔ کسی کا اپنے پیٹ کو پیپ سے بھر لینا شعروں سے بھر لینے سے بہتر ہے۔

(۲۶۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَبْرِ عَنْ مُحَمَّدٍ
۲۶۵۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے پیٹ کو پیپ سے بھر لے یہ اس سے بہتر

❶ لیکن حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ عمرہ قضاء کو غزوہ موتہ کے بعد کہا صریح غلطی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

ہے کہ شعروں سے بھرے۔

بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْتَلِي جَوْفُ أَحَدِكُمْ قِيحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِي شِعْرًا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۵۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنا پیٹ پیپ سے بھر لے جو اس کے پیٹ کو خراب کرے یہ اس سے بہتر ہے کہ شعروں سے بھر لے۔

(۲۶۵۱) حدثنا عيسى بن عثمان بن عيسى بن عبد الرحمن الرملة نا عمى يحيى بن عيسى عن الاعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمتلي جوف أحدكم قيحا ير به خيرا له من أن يمتلي شعرا۔

اس باب میں سعد بن الوسیع، ابن عمر اور ابو درداءؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۰۴۔ فصاحت اور بیان کے متعلق۔

باب ۱۵۰۴۔ مَا جَاءَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ

۲۶۵۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے بلغ شخص سے بغض رکھتے ہیں جو اپنی زبان سے اس طرح باتوں کو لپیٹتا ہے جیسے گائے چارے کو۔ (یعنی بے فائدہ اور بہت زیادہ باتیں کرتا ہے۔)

(۲۶۵۲) حدثنا محمد بن عبد الأعلى الصنعاني نا عمر بن علي المقدمي نا نافع بن عمر المجمعى عن بشر بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الله ييغض البليغ الرجال الذي يتخلل بلسانه كما يتخلل البقرة۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں سعد سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۵۰۵۔ برتنوں کو ڈھکنا۔

باب ۱۵۰۵۔ فِي تَحْمِيرِ الْأَيَّةِ

۲۶۵۳۔ حضرت عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ (سونے سے پہلے) برتنوں کو ڈھک دو، مشک کا منہ باندھ دو، دروازے بند کر لو اور چراغ بجھا دو۔ اس لئے کہ اکثر چوباقی کو کھینچ کر لے جاتا ہے۔ جس سے گھر کو آگ لگ جاتی ہے۔

(۱۶۵۳) حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن كثير بن شطيير عن عطاء بن ابي رباح عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيموا الآية وأوكوا الأسقية وأجفوا الأبواب وأطفؤا المصابيح فإن الفويسقة ربما جرت الفتيلة فأحرقت أهل البيت۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور جابر سے کئی سندوں سے مروی ہے وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۵۰۶۔

باب ۱۵۰۶۔

۲۶۵۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم

(۲۶۵۴) حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن

سہیل بن ابی صالح عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخَصْبِ فَاعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَاجِرُوا بِهَا نَفْسَهَا وَإِذَا عَرَسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَا وَءِ الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ

سبزے کے دنوں میں سفر کرو تو اونٹوں کو زمین سے ان کا حصہ دو اور اگر خشک سالی کے دنوں میں سفر کرو تو اس کی قوت باقی رہنے تک جلدی جلدی سفر مکمل کرنے کی کوشش کرو۔ پھر جب رات کے آخری حصے میں آرام کے لئے اترو تو راستے سے ایک طرف ہو جاؤ۔ اس لئے کہ وہ جانوروں کے راستے اور کیزے کوڑوں کا ٹھکانہ ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں انس اور جابر سے بھی احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۵۰۷۔

باب ۱۵۰۷۔

۲۶۵۵۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُورٍ عَلَيْهِ

۲۶۵۵۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا۔ جس کے گرد دیوار نہ ہو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے محمد بن منکدر کی جابر سے روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اور عبد الجبار ابلی ضعیف ہیں۔

(۲۶۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سَفِينُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا

۲۶۵۶۔ حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہمیں نصیحت کے ساتھ ساتھ فرصت بھی دیا کرتے تھے تاکہ ہم ملول نہ ہو جائیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے محمد بن بشار بھی اسے یحییٰ بن سعید سے وہ سلیمان سے وہ شقیق بن سلمہ سے اور وہ عبد اللہ بن مسعود سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۵۰۸۔

باب ۱۵۰۸۔

(۲۶۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ نَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سُئِلْتُ عَائِشَةَ وَأُمُّ سَلَمَةَ أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتَا مَا دَرَيْمُ عَلَيْهِ وَإِنْ قُلْ

۲۶۵۷۔ حضرت ابو صالحؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ سے پوچھا گیا کہ آنحضرت ﷺ کے نزدیک کون سا عمل سب سے محبوب تھا۔ فرمایا: جس پر مداومت کی جائے۔ خواہ وہ تھوڑا ہی ہو۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہشام اپنے والد عروہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ تھا جس پر مداومت کی جائے۔ ہارون بن اسحاق بھی عروہ سے وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مثالوں کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول

احادیث کے ابواب

باب ۱۵۰۹۔ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے لئے مشل۔

۲۶۵۸۔ حضرت نواس بن سمان کلابی کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم کی اس طرح مثال دی ہے کہ وہ ایسی راہ ہے جس کے دونوں جانب دیواریں ہیں جن میں جا بجا دروازے لگے ہوئے ہیں اور ان پر پردے لٹک رہے ہیں۔ پھر ایک بلائے والا اس راستے کے سرے پر کھڑا ہو کر اور ایک اس کے اوپر کھڑا ہو کر بلا رہا ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”واللہ یدعوا.....“ (یعنی اللہ تعالیٰ جنت کی طرف بلا رہا ہے اور جسے چاہتے ہیں سیدھی راہ پر چلا دیتے ہیں) اور وہ دروازے جو راستے کے دونوں جانب ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی حدود (حرام کی ہوئی چیزیں) ہیں۔ ان میں اس وقت تک کوئی گرفتار نہیں ہو سکتا جب تک پردہ نہ اٹھائے یعنی صغیر گناہوں کا ارتکاب نہ کرے اور اس راستے کے اوپر پکارنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقررہ کردہ نصیحت کرنے والا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن کو ذکر کیا بن عدی کے حوالے سے ابواسحاق فزاری کا یہ قول نقل کر۔ ہوئے سنا کہ بقیہ بن ولید کی وہی روایتیں جو وہ ثقہ لوگوں سے روایت کرتے ہیں اور اسماعیل بن عیاش کی کسی روایت کا اعتبار نہ کرو خواہ ثا سے یا غیر ثقہ سے۔

۲۶۵۹۔ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ ہماری طرف نکلے اور فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا جبرائیلؑ میرے رہانے اور میکائیلؑ میری پابنتی کھڑے ہیں آپس میں کہہ رہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے لئے مثال بیان کر دوسرے نے کہا: (اے نبی) سنئے آپ ﷺ کے کان ہمیشہ سنتے رہے اور سمجھے، آپ ﷺ کا دل ہمیشہ سمجھتا رہے۔ ۱۔ آپ ﷺ کی اور آپ امت کی مثال اس طرح ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک بڑا مکان بنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَبْوَابُ الْأَمْثَالِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۵۰۹۔ مَا جَاءَ فِي مَثَلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعِبَادِهِ

(۲۶۵۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ السَّيِّدِيُّ نَابِقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكَلَابِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا عَلَى كَنْفَى الصِّرَاطِ زُورَانِ لَهُمَا أَبْوَابٌ مُفْتَحَتَةٌ عَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ وَدَاعٌ يَدْعُو عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٌ يَدْعُو فَوْقَهُ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَالْأَبْوَابُ الَّتِي عَلَى كَنْفَى الصِّرَاطِ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا يَقَعُ أَحَدٌ فِي حُدُودِ اللَّهِ حَتَّى يَكْشِفَ السِّتْرَ وَالَّذِي يَدْعُو مِنْ فَوْقِهِ وَأَعْظُ رَبِّهِ

(۲۶۵۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ إِنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ جِبْرَائِيلَ عِنْدَ رَأْسِي وَمِيكَائِيلَ عِنْدَ رِجْلِي يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اضْرِبْ لَهُ، مَثَلًا فَقَالَ اسْمَعْ سَمِعْتُ أَذُنُكَ وَأَعْقِلْ عَقْلَ قَلْبِكَ إِنَّمَا مَثَلُكَ وَمَثَلُ

۱۔ یعنی اس مثال کو سمجھنے کے لئے اچھی طرح دماغ کو حاضر کیجئے اور کانوں سے سنئے اور آنکھوں سے ادھر ادھر نہ دیکھئے۔ واللہ اعلم (مترجم)

پھر اس میں ایک گھر بنایا پھر وہاں ایک دسترخوان لگوا کر ایک پیغامبر کو بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دے۔ چنانچہ بعض نے اس کی دعوت قبول کی اور بعض نے نہیں کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ بادشاہ ہیں وہ بڑا مکان اسلام ہے اور اس کے اندر والا گھر جنت ہے اور آپ ﷺ اے محمد پیغامبر (رسول) ہیں جس نے آپ کی دعوت قبول کی اسلام میں داخل ہوا۔ جو اسلام میں داخل ہوا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جو جنت میں داخل ہو گیا اس نے اس میں موجود چیزیں کھالیں۔

یہ حدیث مرسل ہے اس لئے کہ سعید بن ہلال نے جابر بن عبد اللہ کو نہیں پایا۔ اس باب میں ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔ وہ سند اس سے زیادہ صحیح ہے۔

۲۶۶۰۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز پڑھی اور عبد اللہ بن مسعودؓ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں لے کر بطحاء کی طرف نکل گئے۔ وہاں پہنچ کر انہیں بٹھایا اور ان کے گرد ایک خط کھینچ کر فرمایا: تم اس خط سے باہر نہ نکلتا۔ تمہارے پاس کچھ لوگ آئیں گے تم ان سے بات نہیں کرنا (اگر تم نہیں کرو گے تو) وہ بھی تم سے بات نہیں کریں گے۔ پھر آپ ﷺ نے جہاں کا ارادہ کیا تھا چلے گئے۔ میں وہیں بیٹھا ہوا تھا کہ میرے پاس کچھ لوگ آئے ① گویا کہ وہ زط ہیں۔ ② ان کے بال اور بدن نہ تو میں نگے دیکھتا تھا اور نہ ہی ڈھکے ہوئے۔ وہ میری طرف آتے لیکن اس خط سے تجاوز نہ کر سکتے پھر آنحضرت ﷺ کی طرف جاتے۔ یہاں تک کہ رات کا آخری حصہ ہو گیا۔ پھر آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں پوری رات نہیں سو سکا پھر میرے خط میں داخل ہوئے اور میری ران کو تکیہ بنا کر لیٹ گئے۔ آپ ﷺ جب سوتے تو خراٹے لینے لگتے تھے میں اسی حال میں تھا اور آنحضرت ﷺ میری ران پر سر رکھے سو رہے تھے کہ کچھ لوگ آئے۔ جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ان کے حسن و جمال کو اللہ ہی جانتا ہے۔ وہ لوگ مجھ تک آئے پھر ایک جماعت آپ ﷺ کے سرہانے بیٹھ گئی اور دوسری آپ ﷺ کے پیروں کے پاس۔ پھر کہنے لگے: ہم نے کوئی بندہ ایسا نہیں دیکھا جسے وہ کچھ دیا

أَمَتِكَ كَمَنْ لِّ مَلِكٍ اتَّخَذَ دَارًا ثُمَّ بَنَى فِيهَا بَيْتًا ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا مَائِدَةً ثُمَّ بَعَثَ رَسُولًا يَدْعُو النَّاسَ إِلَى طَعَامِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَحَابَ الرَّسُولَ وَمِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهُ قَالَهُ هُوَ الْمَلِكُ وَالِدَارُ الْإِسْلَامُ وَالْبَيْتُ الْحَنَّةُ وَأَنْتَ يَا مُحَمَّدُ رَسُولٌ مَنْ أَحَابَكَ دَخَلَ الْإِسْلَامَ وَمَنْ دَخَلَ الْإِسْلَامَ دَخَلَ الْحَنَّةَ وَمَنْ دَخَلَ الْحَنَّةَ أَكَلَ مَا فِيهَا

(۲۶۶۰) حدثنا محمد بن بشر نا محمد بن ابی عدی عن جعفر بن میمون عن ابی تمیمۃ العجمی عن ابی عثمان عن ابن مسعود قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم انصرف فاحد یبید عبد اللہ بن مسعود حتی خرج بہ الی بطحاء مکة فاجلسہ ثم خط علیہ خطا ثم قال لا تبرجن خطک سینتی الیک رجال فلا تکلمہم فانہم لن یکلموک ثم مضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث اراد فبینا انا جالس فی خطی اذا تانی رجال کانتہم الرط اشعارہم واجسامہم لا ارای عورة ولا ارای قسرا وینتہون الی ولا یجاوزون الخط ثم یصلون الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کان من اخر اللیل لکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاء نبی وانا جالس فقال لقد ارانی منذ اللیلة ثم دخل علی فی خطی فتوسد فخذی فرقد وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رقد نفخ فبینا انا قاعد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوسد فخذی اذا برجال علیہم ثياب بیض اللہ

① یہ جن تھے۔ (مترجم)۔ ② زط مراد جٹ لوگ ہیں واللہ اعلم (مترجم)

أَعْلَمُ مَا بِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ فَانْتَهَوْا إِلَيَّ فَجَلَسَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالُوا بَيْنَهُمْ مَا رَأَيْنَا عَبْدًا قَطُّ أَوْتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ عَيْنِي تَنَامَانُ وَقَلْبِي يَقْطَانُ إِضْرِبُوا لَهُ مِثْلًا مِثْلَ سَيِّدِ بَنِي قُصْرًا ثُمَّ جَعَلَ مَا بَدَأَ فَدَعَا النَّاسَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ فَمَنْ أَجَابَهُ أَكَلَ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرِبَ مِنْ شَرَابِهِ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ أَوْ قَالَ عَذَّبَهُ ثُمَّ ارْتَفَعُوا وَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ مَا قَالِ هَؤُلَاءِ وَهَلْ تَذَرُونِي مَنْ هُمْ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هُمْ الْمَلَائِكَةُ فَتَذَرُونِي مَا الْمِثْلُ الَّذِي ضَرَبُوهُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ الْمِثْلُ الَّذِي ضَرَبُوهُ الرَّحْمَنُ بَنَى الْجَنَّةَ وَدَخَلَ إِلَيْهَا عِبَادَهُ فَمَنْ أَجَابَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ أَوْ عَذَّبَهُ

گیا ہو جو اس نبی ﷺ کو عطا کیا گیا ہے۔ ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا رہتا ہے۔ ان کے لئے مثال بیان کرو کہ ایک سردار نے ایک محل تعمیر کرایا اور اس میں دسترخوان لگوا کر لوگوں کو کھانے پینے کے لئے بلایا۔ پھر جس نے اس کی دعوت قبول کی اس نے کھایا پیا اور جس نے قبول نہیں کیا اس نے اسے سزا دی یا فرمایا: عذاب دیا۔ پھر وہ لوگ اٹھ گئے۔ اور آنحضرت ﷺ جاگ گئے۔ اور فرمایا: تم نے سنا ان لوگوں نے کیا کہا؟ جانتے ہو یہ کون تھے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ فرشتے تھے۔ جو مثال انہوں نے بیان کی جانتے ہو وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: انہوں نے جو مثال دی وہ یہ ہے کہ رحمن نے جنت بنائی اور لوگوں کو بلایا۔ جس نے اس کی دعوت قبول کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے انکار کیا اسے عذاب دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابوسعیدہ کا نام طریف بن مالہ ہے۔ ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن مل ہے۔ اور سلیمان بنی طرخان کے بیٹے ہیں۔ وہ قبیلہ بنی تمیم میں جایا کرتے تھے اس لئے بنی تمیم مشہور ہو گئے۔ علی، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے کسی کو سلیمان سے زیادہ اللہ سے ڈرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

باب ۱۵۱۰۔ مَا جَاءَ مِثْلَ النَّبِيِّ وَالْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمَ۔

۲۶۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَنَانٍ نَاسِلِيمِ بْنِ حِيَانَ نَاسِعِدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مِثْلِي وَمِثْلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَبَّوْنَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبَنَةِ

① اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اینٹ میں ہوں جس ک وجہ سے انبیاء کا وہ محل مکمل ہو گیا جیسے کہ صحیحین کی روایت میں بھی ہے کہ وہ اینٹ میں ہی ہوں۔ مجھ سے ہی وہ عمارت مکمل ہوئی اور انبیاء کا خاتمہ ہوا۔ چنانچہ میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم الانبیاء ہوں۔ واللہ اعلم (مترجم)

اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ابی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔

باب ۱۰۱۱۔ مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلَاةِ وَالصَّيَامِ وَالصَّدَقَةِ۔

۲۶۶۲۔ حدثنا محمد بن اسمعيل نا موسى ابن اسمعيل نا ابان بن يزيد نا يحيى بن ابى كثير عن زيد بن سلام ان اباسلام حَدَّثَهُ، اَنَّ الْحَارِثَ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللَّهَ اَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخُمْسِ كَلِمَاتٍ لِيَعْمَلَ بِهَا وَيَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ اَنْ يَعْمَلُوا بِهَا وَانَّهُ كَاذَانٌ يُطِيعُ بِهَا قَالَ عِيسَى اِنَّ اللَّهَ اَمَرَكَ بِخُمْسِ كَلِمَاتٍ لَتَعْمَلَ بِهَا وَتَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ اَنْ يَعْمَلُوا بِهَا فَاَمَّا اَنْ تَأْمُرَهُمْ وَاَمَّا اَنَا اَمُرُهُمْ فَقَالَ يَحْيَى اَخْشَى اِنْ سَبَقْتَنِي بِهَا اَنْ يُخَسَفَ بِيْ اَوْ اُعَذَّبَ بِيْ فَجَمَعَ النَّاسُ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَاَمْتَلَأُوا وَقَعَدُوا عَلَى الشَّرَفِ فَقَالَ اِنَّ اللَّهَ اَمَرَنِي بِخُمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ اَعْمَلَ بِهِنَّ وَاَمُرُهُمْ اَنْ تَعْمَلُوا بِهِنَّ اَوْ لَهُنَّ اَنْ تَعْبُدُوا لِلَّهِ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَاِنْ مَثَلٌ مَنْ اَشْرَكَ بِاللَّهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ خَالِصٍ مَالِهِ بِنَهْشٍ اَوْ وَرَقٍ فَقَالَ هَذِهِ دَارِي وَهَذَا عَمَلِي فَاعْمَلْ وَاِذْ اِلَى فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّي اِلَى غَيْرِ سَيِّدِهِ فَايُكْمَلُ يَرْضَى اَنْ يَكُونَ عَبْدُهُ كَذَلِكَ وَاِنَّ اللَّهَ اَمَرَكَ بِالصَّلَاةِ فَاِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا فَاِنَّ اللَّهَ يَنْصُبُ وَجْهَهُ لَوَجْهِ عَبْدِهِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ وَاَمَرَكَ بِالصَّيَامِ فَاِنْ مَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِي عَصَابَةٍ مَعَهُ ضُرَّةٌ فِيهَا مِسْكٌ فَكُلُّهُمْ يُعْجِبُ اَوْ يُعْجِبُهُ رِيحُهَا وَاِنْ رِيحُ الصَّائِمِ اطْيَبَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمُسْلِكِ وَاَمَرَكَ بِالصَّدَقَةِ فَاِنْ مَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَسْرَهُ الْعَدُوُّ فَاَوْثَقُوا يَدَهُ اِلَى عُقْبِهِ وَقَدَّمُوهُ لِيَضْرِبُوْا عُقْبَهُ فَقَالَ اَنَا اُقْدِيهِ مِنْكُمْ بِالْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ فَقَدَا نَفْسَهُ مِنْهُمْ وَاَمَرَكَ اَنْ

باب ۱۵۱۱۔ نماز، روزے اور صدقے کی مثال۔

۲۶۶۲۔ حضرت حارث اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے یحییٰ علیہ السلام کو پانچ چیزوں کا حکم دیا کہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنو اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ ان پر عمل پیرا ہوں۔ لیکن یحییٰ علیہ السلام نے انہیں پہنچانے میں تاخیر کی تو عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اللہ نے آپ کو پانچ چیزوں پر عمل کرنے اور بنو اسرائیل سے ان پر عمل کرانے کا حکم دیا ہے لہذا یا تو آپ انہیں حکم دیجئے ورنہ میں حکم دیتا ہوں۔ یحییٰ علیہ السلام نے کہا: مجھے اندیشہ ہے کہ اگر آپ انہیں پہنچانے میں سبقت لے گئے تو مجھے دھنسا دیا جائے گا یا عذاب دیا جائے گا۔ پھر انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا۔ یہاں تک کہ وہ جگہ بھر گئی اور لوگ اونچی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے کہ خود بھی ان پر عمل کروں اور تم لوگوں کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں۔ ۱۔ تم صرف اللہ ہی کے عبادت کرو اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے۔ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے خالصتاً اپنے سونے یا چاندی کے مال سے کوئی غلام خریدا اور اسے کہا کہ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا پیشہ ہے لہذا اسے اختیار کرو اور مجھے کما کرو لیکن وہ کام کرتا اور اس کا منافع کسی اور کو دے دیتا۔ چنانچہ تم میں سے کون اس بات پر راضی ہے کہ اس کا غلام اس طرح کا ہو۔ ۲۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا۔ لہذا جب نماز پڑھو تو کسی اور جانب التفات نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نماز پڑھنے والے بندے کی طرف منہ کئے رہتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ کسی اور طرف التفات نہ کرے۔ ۳۔ اور میں تمہیں روزے رکھنے کا حکم دیتا ہوں اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک گروہ کے ساتھ ہے اس کے پاس مشک سے بھری ہوئی تھلی ہے جس کی خوشبو اس کو بھی پسند ہے اور دوسرے لوگوں کو بھی۔ چنانچہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک اس مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ ۴۔ میں تمہیں صدقہ دینے کا بھی حکم دیتا ہوں اس کی

تَذَكُّرُوا اللَّهَ فَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي أثرِهِ سِرَاعًا حَتَّى إِذَا أَتَى عَلَى حَصِينٍ حَصِينٍ فَأَخْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ كَذَلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحَرِّزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللَّهُ أَمَرَنِي بِهِنَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ وَالْجِهَادَ وَالْهَجْرَةَ وَالْجَمَاعَةَ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قَيْدٌ شَبِيرٌ فَقَدْ خَلَعَ رَبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يُرَاجَعَ وَمَنْ ادَّعَى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ جُنْحَى جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ فَقَالَ إِنْ صَلَّى وَصَامَ فَأَدْعُوا بِدَعْوَى اللَّهِ الَّذِي سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ

مثال ایسے شخص کی سی ہے جو دشمن کی قید میں چلا جائے اور وہ لوگ اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ باندھ کر اسے قتل کرنے کے لئے لے کر چل دیں جب وہ اس کی گردن اتارنے لگیں تو وہ کہے کہ میں تم لوگوں کو جو کچھ تھوڑا زیادہ میرے پاس ہے اسے بطور فدیہ دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ انہیں فدیہ دے کر اپنی جان چھڑا لے۔ میں تمہیں اللہ کے ذکر کی تلقین کرتا ہوں۔ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے دشمن اس کے تعاقب میں ہوں اور وہ بھاگ کر ایک قلعے میں گھس جائے اور ان لوگوں سے اپنی جان بچا لے۔ اسی طرح کوئی بندہ خود کو شیطان سے اللہ کے ذکر کے علاوہ کسی چیز سے نہیں بچا سکتا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اور میں بھی تم لوگوں کو پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ ۱۔ بات سنتا۔ ۲۔ اطاعت کرنا۔ ۳۔ جہاد کرنا۔ ۴۔ ہجرت کرنا۔ ۵۔ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ منسلک رہنا۔ اس لئے کہ جو جماعت سے ایک بالشت کے برابر بھی الگ ہو اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال دی الا یہ کہ وہ دوبارہ جماعت کے ساتھ التزم کرے اور جس نے زمانہ جاہلیت والی برائیوں کی طرف لوگوں کو بلایا وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ اگرچہ اس نے نماز پڑھی اور روزے رکھے؟ فرمایا: ہاں۔ لہذا لوگوں کو اللہ کی طرف بلاؤ۔ جس نے تمہیں مسلمین و مؤمنین اللہ کے بندوں کا نام دیا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ حارث اشعری صحابی ہیں۔ ان کی اس کے علاوہ بھی احادیث ہیں۔ محمد بن بشار بھی ابوداؤد طیالسی سے وہ ابان بن یزید سے وہ یحییٰ سے وہ زید بن سلام سے وہ ابوسلام سے وہ حارث اشعری سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوسلام کا نام محظور ہے۔ نیز علی بن مبارک یہ حدیث یحییٰ بن کثیر سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۵۱۲۔ مَا جَاءَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَارِي لِلْقُرْآنِ وَغَيْرِ الْقَارِي

(۲۶۶۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُنْجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ

۲۶۶۳۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے مؤمن کی مثال ترنج کی سی ہے کہ اس کی خوشبو بھی اچھی اور ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے۔ اور جو مؤمن قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس کی خوشبو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔

پھر قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان کی طرح ہے کہ اس میں خوشبو تو ہوتی ہے لیکن وہ کڑوا ہوتا ہے۔ نیز قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال حنظل کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی کڑوی ہوتی ہے اور ذائقہ بھی۔

الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرِّيحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيحُهَا مُرٌّ وَطَعْمُهَا مُرٌّ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ بھی اسے قتادہ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۶۶۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی مثال کھیتی کی مانند ہے کہ ہوا اسے ہمیشہ جھکاتی رہتی ہے کبھی دائیں کبھی بائیں۔ پھر مؤمن ہمیشہ آزمائش میں رہتا ہے۔ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ کبھی نہیں ہلتا یہاں تک کہ جڑ سے کاٹ دیا جائے۔

۲۶۶۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزَّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ يُصِيبُهُ بَلَاءٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَرُ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۶۵۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درختوں میں سے ایک ایسا درخت بھی ہے کہ موسم خزاں میں بھی اس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ مؤمن کی طرح ہے۔ مجھے بتاؤ کوہ کون سا درخت ہے؟ عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ لوگ جنگل کے درختوں کے متعلق سوچنے لگے لیکن میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔ مجھے چھوٹا ہونے کی وجہ سے کہتے ہوئے شرم آ رہی تھی۔ پھر میں نے اپنے والد عمرؓ سے اپنے دل میں آنے والے خیال کا تذکرہ کیا تو فرمایا: اگر تم نے کہہ دیا ہوتا تو یہ میرے لئے ایسا ایسا مال ہونے کے مقابلے میں زیادہ محبوب تھا۔

۲۶۶۵۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى نَا مَعْنِ نَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرَةِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَدَّثُونِي مَا هِيَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ يَعْنِي أَنِّي أَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ عُمرَ بِالَّذِي وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ لَا أَنْ تَكُونَ فَلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۵۱۳۔ بجاگاہ نماز کی مثال۔

۲۶۶۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل باقی رہ جائے گی؟ عرض کیا گیا: نہیں بالکل نہیں۔ فرمایا: اسی طرح پانچوں نمازوں کی بھی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے گناہوں کو بالکل مٹا دیتے ہیں۔

باب ۱۵۱۳۔ مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

۲۶۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْبَلَاءِ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بَيْنَ آبَادِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلُّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ قَالُوا لَا يَبْقَى

مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ
يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَ الْخَطَايَا

اس باب میں جا رہے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ قتیبہ اسے بکر بن معمر سے اور وہ ابن ہادی سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۵۱۴۔

باب ۱۵۱۳۔

۲۶۶۷۔ حدثنا قتيبة نا حماد بن يحيى الايج عن ثابت
البناني عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم مثل أمتي مثل المطر لا يندري أوله خير أم آخره

اس باب میں عمار، عبداللہ بن عمرو اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبدالرحمن بن
مہدی، حماد بن یحییٰ کو ثبت کہتے ہیں۔ نیز انہیں اپنے اساتذہ میں شمار کرتے ہیں۔

باب ۱۵۱۵۔ انسان، اس کی موت اور امید کی مثال۔

باب ۱۵۱۵۔ مَا جَاءَ مَثَلُ ابْنِ آدَمَ وَأَجَلِهِ وَأَمَلِهِ

۲۶۶۸۔ حدثنا محمد بن اسماعيل ناخلاق بن
يحيى نا بشير بن المهاجر نا عبد الله بن يزيد نا
قال النبي صلى الله عليه وسلم هل تدرون ما مثل
هذه وهذه ورأى بخصتين قالوا الله ورأسه
أعلم قال هذا الأمل وهذا الأجل

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۶۶۹۔ حدثنا الحسن بن علي الخلال وغير واحد
قالوا نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن سالم عن
ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
إنما الناس كابل مائة لا يجد الرجل فيها راحلة

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم سے اسے سعید، سفیان کے حوالے سے اور وہ زہری سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۶۷۰۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا المغيرة بن
عبد الرحمن عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي عمر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما الناس
كابل مائة لا تجد فيها راحلة إلا راحلة

۲۶۷۱۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا المغيرة بن
عبد الرحمن عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي

یعنی سو میں سے ایک بھی کام کا نہیں یا کبھی ایک کام کا نکل آتا ہے تو آنحضرت ﷺ کے زمانے کا حال ہے جسے خیر القرون کہا گیا تو پھر آج کل کا کیا حال ہوگا۔ (مترجم)

کیرے کوڑے اور پروانے (یا تتلیاں) اس پر گرنے لگیں۔ چنانچہ میں پیچھے کی طرف گھسٹ کر تمہیں بچانے کی کوشش کر رہا ہوں اور تم ہو کہ آگے بڑھ کر اس میں گرتے چلے جا رہے ہو۔ ❶

هُرَيْرَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتْ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا فَإِنَّا اخِذٌ بِحُجْرَتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَفَحِّمُونَ فِيهَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۷۲۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کی عمریں پچھلی امتوں کے مقابلے میں ایسی ہیں جیسے عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت۔ پھر تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کئی مزدوروں کو کام پر لگایا اور ان سے کہا کہ کون میرے لئے دوپہر تک ایک قیراط کے عوض کام کرے گا۔ چنانچہ یہودیوں نے ایک ایک قیراط کے بدلے کام کیا۔ پھر اس نے کہا کہ کون ایک قیراط کے عوض دوپہر سے عصر تک کام کرے گا۔ چنانچہ نصاریٰ نے اس وقت کام کیا۔ پھر اب تم لوگ عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط کے عوض کام کرتے ہو۔ جس پر یہود و نصاریٰ غصے میں آگئے اور کہنے لگے کہ ہم کام زیادہ کرتے ہیں اور معاوضہ کم دیا جاتا ہے۔ پھر وہ شخص کہتا ہے کہ کیا میں نے تم لوگوں کے حق میں سے کچھ رکھ لیا اور تم پر ظلم کیا؟ وہ کہتے ہیں نہیں۔ تو وہ کہتا ہے کہ پھر یہ میرا فضل ہے۔ میں جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں۔ ❷

۲۶۷۲۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْإِنصَارِيُّ نَامِعُنَ نَا مَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَحْلَكُكُمْ فِيمَا خَلَا مِنَ الْأَمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَمَلًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ عَلَى قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى عَلَى قِيرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَعَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلَّ عَطَاءً فَقَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّهُ فَضْلِي أَوْ رِيَّةٍ مِنْ أَسَاءٍ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

قرآن کے فضائل کے متعلق آنحضرت ﷺ

سے منقول احادیث کے ابواب۔

باب ۱۵۱۶۔ سورۃ فاتحہ کی فضیلت

۲۶۷۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ابی

بسم الله الرحمن الرحيم

أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اب ۱۵۱۶۔ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۲۶۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ

یعنی تم لوگ گناہوں میں پڑتے جا رہے ہو جو آگ (دوزخ) میں داخل ہونے کا سبب ہیں۔ (مترجم) ❶ اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ اس کی امت کی عمریں یں چھوٹی ہیں لہذا عمل بھی قلیل ہے لیکن اجر زیادہ ہے اور وہ اس کا فضل ہے۔ (مترجم)

العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج على أبي بن كعب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أباي وهو يصلي فالتفت أبي فلم يحب وصلي أبي فحفف ثم انصرف إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال السلام عليك يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك السلام مامنعك يا أباي أن تحبني إذ دعوتك فقال يا رسول الله إني كنت في الصلوة قال أفلم تجد فيما أوحى الله إلي أن استحيو لله وللرسول إذا دعاكم لما يحييكم قال بلى ولا أعوذ إن شاء الله قال أتجب أن أعلمك سورة لم ينزل في التوراة ولا في الإنجيل ولا في الزبور ولا في القرآن مثلها قال نعم يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف تقرأ في الصلوة قال فقرأ أم القرآن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ما أنزلت في التوراة ولا في الإنجيل ولا في الزبور ولا في القرآن مثلها وإنما سبغ من المثنائي والقرآن العظيم الذي أعطيت

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۵۱۷۔ سورہ بقرہ اور آیت الکرسی کے متعلق۔

باب ۱۵۱۷۔ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ
۲۶۷۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي تَقْرَأُ الْبَقَرَةَ فِيهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ عَنْ حُسَيْنِ

۲۶۷۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ اور جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے وہاں شیطان داخل نہیں ہوتا۔

۲۶۷۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرچ

ایک کوہاں ہوتا ہے اور قرآن کا کوہاں سورہ بقرہ ہے اس میں ایک آیت ایسی بھی ہے جو قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے اور وہ آیت الکرسی ہے۔

الجعفی عن زائدة عن حکیم بن جبیر عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لكل شیء سنَامٌ وإنَّ سنَامَ القرآنِ سورَةُ البقرة وَفِیْهَا آیَةُ هِیَ سَیِّدَةُ آیِ القرآنِ آیَةُ الْکُرْسِیِّ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکیم بن جبیر کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ انہیں ضعیف کہتے ہیں۔

۲۶۷۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت حم المؤمن سے الیہ المصیر تک اور آیت الکرسی پڑھی تو ان آیات کی برکت سے اس کی شام تک حفاظت کی جائے گی اور جو شام کو پڑھے گا اس کی صبح تک حفاظت کی جائے گی۔

۲۶۷۶۔ حدثنا یحییٰ ابن المغیرۃ ابوسلمۃ المخزومی المدینی نا ابن ابی فدیك عن عبدالرحمن الملیکی عن زرارۃ بن مضعب عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حم المؤمن الی الیہ المصیر وآیۃ الْکُرْسِیِّ حین یُصبحُ حفظَ بہما حتی یُمسی وَمَنْ قرأہما حین یُمسی حفظَ بہما حتی یُصبح

یہ حدیث غریب ہے بعض علماء عبدالرحمن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔

۲۶۷۷۔ حضرت ابویوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ان کے ہاں ایک طاق تھا جس میں کھجوریں تھیں۔ ایک جہن آتی اور اس میں سے کھجوریں لے جاتی۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے شکایت کی تو فرمایا: جاؤ اور جب وہ آئے تو کہنا۔ بسم اللہ اور پھر کہنا کہ اللہ کے رسول کے حکم کی تعمیل کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ ابویوب نے اسے پکڑ لیا تو وہ جہن قسم کھانے لگی کہ واپس نہیں آئے گی۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ عرض کیا: قسم کھائی کہ دوبارہ نہیں آئے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا وہ پھر آئے گی۔ انہوں نے دوبارہ اسے پکڑ لیا تو اس نے پھر قسم کھائی اور ابویوب نے دوبارہ چھوڑ دیا۔ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہی سوال وجواب ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: وہ پھر آئے گی ابویوبؓ نے تیسری مرتبہ بھی اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اب میں تمہیں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کئے بغیر نہیں چھوڑوں گا۔ اس نے کہا: میں تمہیں ایک چیز بتاتی ہوں وہ یہ کہ تم گھر میں

۲۶۷۷۔ حدثنا محمد بن بشارنا ابواحمد نا سفیان عن ابن ابی لیلی عن اخیه عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ابی ایوب الأنصاریؓ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ سَهْوَةٌ فِیْهَا تَمَرٌ فَكَانَتْ تَحِیُّ الْغَوْلَ فَتَأْخُذُ مِنْهُ فَشَكَّى ذَلِكُ إِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذْهَبْ إِذَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَجِیْبِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَآخِذْهَا فَحَلَفْتُ أَنْ لَاتَعُودَ فَأَرْسَلَهَا فَجَاءَ إِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ حَلَفْتُ أَنْ لَاتَعُودَ قَالَ كَذَبْتُ وَهِيَ مُعَاوَدَةٌ لِلْكَذِبِ قَالَ فَآخِذْهَا فَحَلَفْتُ أَنْ لَاتَعُودَ فَأَرْسَلَهَا فَجَاءَ إِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ فَحَلَفْتُ أَنْ لَاتَعُودَ فَقَالَ كَذَبْتُ وَهِيَ مُعَاوَدَةٌ لِلْكَذِبِ فَآخِذْهَا فَقَالَ مَا نَا بِنَارِكَ حَتَّى أَذْهَبَ بِكَ إِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي

آیت الکرسی پڑھا کرو تو شیطان یا کوئی اور چیز تمہارے قریب نہیں آئے گی وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس کے قول کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا اگر چہ وہ جھوٹی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۶۷۸۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال نا ابواسامة نا عبد الحميد عن جعفر عن سعيد المقبري عن عطاء مولى أبي أحمد عن أبي هريرة قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثا وهم ذوعديد فاستقرأهم فاستقرأ كل رجل منهم يعنى مامعه من القرآن فأتى على رجل من أحدئهم سنا فقال مامعك يا فلان فقال معى كذا وكذا وسورة البقرة فقال امعك سورة البقرة قال نعم قال اذهب فانت اميرهم فقال رجل من اشرافهم والله مامعنى ان اتعلم البقرة الا خشية ان لا اقوم بها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا القرآن واقرأوه فان مثل القرآن لمن تعلمه فقرأه وقام به كمثل جراب محشو مسكا يفرح ريحه فى كل مكان ومثل من تعلمه فتركه وهو فى جوفه كمثل جراب اوكى على مسك

یہ حدیث حسن ہے اور اسے سعید مقبری بھی ابوالاحمد کے مولیٰ عطاء سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کی مانند مرسل نقل کرتے

ہیں۔ قتیہ اسے لیث بن سعد سے وہ سعید مقبری سے وہ عطاء سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی مرسل نقل کرتے ہوئے ابو ہریرہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ اس باب میں ابی بن کعب سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۵۱۸۔ سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں۔

باب ۱۵۱۸۔ ما جاء فى اخر سورة البقرة

۲۶۷۹۔ حدثنا احمد بن منيع نا جرير بن عبد الحميد عن منصور بن المعتمر عن ابراهيم بن يزيد عن عبد الرحمن بن يزيد عن أبي مسعود الأنصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ الآيتين من آخر سورة البقرة فى ليلة كفتاه

۲۶۷۹۔ حضرت ابو مسعود انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قیام شب میں سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لیں وہی اس کے لئے کافی ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۸۰۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے کتاب لکھی اس میں سے دو آیتیں نازل کر کے سورہ بقرہ کو ختم کیا گیا۔ اگر یہ آیتیں کسی گھر میں تین رات تک پڑھی جائیں تو شیطان اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔

۲۶۸۰۔ حَدَّثَنَا بِنْدَارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي شُعْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَرَمِيِّ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الْجَرْمِيِّ عَنْ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْفُجْءِ عَامَ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا يُقْرَأُ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرُبَهَا شَيْطَانٌ

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۵۱۹۔ سورہ آل عمران کی فضیلت۔

۲۶۸۱۔ حضرت نواس بن سمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) قرآن اور اہل قرآن جو دنیا میں اس پر عمل کرتے تھے اس طرح آئیں گے کہ آگے سورہ بقرہ اور پھر سورہ آل عمران ہوگی۔ پھر آنحضرت ﷺ نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں بیان فرمائیں میں اس کے بعد انہیں کبھی نہیں بھولا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس طرح آئیں گی گویا کہ وہ دو چھتریاں ہیں اور ان کے درمیان ایک فرجہ ہے یا اس طرح آئیں گی جیسے دو کالی بدلیاں یا پھر صف باندھے ہوئے پرندوں کی مانند اپنے ساتھی کی طرف سے شفاعت کرتے ہوئے آئیں گی۔

۲۶۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا هِشَامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَطَّارُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ نَوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْقُرْآنُ وَأَهْلُهُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالْإِمْرَانُ قَالَ نَوَاسٌ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَا نَسِيَتْهُنَّ بَعْدُ قَالَ يَأْتِيَانِ كَأَنَّهُمَا غَيَابَتَانِ وَبَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا ظِلَّةٌ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا

اس باب میں ابوامامہؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ سورتوں کے آنے سے مراد ان کا ثواب ہے۔ بعض علماء اس حدیث اور اس سے مشابہ احادیث کی یہی تفسیر کرتے ہیں۔ حضرت نواسؓ کی حدیث بھی اسی پر دلالت کرتی ہے کہ قرآن کے آنے سے مراد اس پر عمل کرنے والوں کے اعمال کا اجر و ثواب ہے۔ امام بخاری، حمیدی سے اور وہ سفیان بن عیینہ سے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی حدیث کہ ”اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین میں آیۃ الکرسی سے بڑی کوئی چیز پیدا نہیں کی“ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ آیۃ الکرسی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور وہ اس کے پیدا کئے ہوئے آسمان و زمین سے بہت عظیم ہے۔

باب ۱۵۲۰۔ سورہ کہف کی فضیلت۔

۲۶۸۲۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص سورہ کہف پڑھ رہا تھا

۲۶۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا ابوداؤدُ نَابِتَانَا شُعْبَةُ

کہ اس نے اپنی سواری کو کودتے ہوئے دیکھا۔ پھر آسمان کی طرف دیکھا تو وہاں ایک بدلی تھی۔ وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سیکڑ تھا جو قرآن کے ساتھ نازل ہوا یا فرمایا: قرآن کے اوپر نازل ہوا۔

عن ابی اسحق قال سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ إِفْرَأَى دَابَّتَهُ تَرْكُضُ فَتَنْظُرُ فَإِذَا مِثْلُ الْعَمَامَةِ أَوْ السَّحَابَةِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّكِينَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْآنِ أَوْ نَزَلَتْ عَلَى الْقُرْآنِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں اسید بن خضیر سے بھی روایت ہے۔

۲۶۸۳۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس نے سورہ کہف کی پہلی تین آیتیں پڑھیں۔ وہ دجال کے فتنے سے محفوظ کر دیا گیا۔

۲۶۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عَصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ

محمد بن بشار، معاذ بن ہشام سے اور وہ اپنے والد سے اسی سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۵۲۱۔ سورہ یٰسین کی فضیلت۔

باب ۱۵۲۱۔ مَا جَاءَ فِي يَس

۲۶۸۴۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورہ یٰسین ہے۔ جو اسے ایک مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا اجر لکھ دیتے ہیں۔

۲۶۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَسَفْيَانُ بْنُ كَيْعٍ نَا لَنَا حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُونَ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ مِقَاتِلِ بْنِ حَبِانٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يَسُ وَمَنْ قَرَأَ يَسَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِقِرَائَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حمید بن عبد الرحمن کی روایت سے جانتے ہیں اہل بصرہ اس حدیث کو قتادہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہارون ابو محمد مجہول ہیں۔ ابو موسیٰ ابھی یہ حدیث احمد بن سعید سے وہ قتیبہ سے اور وہ حمید بن عبد الرحمن سے نقل کرتے ہیں اس باب میں ابو بکرؓ سے بھی روایت ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

باب ۱۵۲۲۔ سورہ دخان کی فضیلت۔

باب ۱۵۲۲۔ مَا جَاءَ فِي حَمِ الدُّخَانِ

۲۶۸۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورہ دخان رات کو پڑھی وہ اس حالت میں صبح کرے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت مانگ رہے ہوں گے۔

۲۶۸۵۔ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ نَا زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي خَثْعَمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمَ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلِكٍ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ عمر بن نفیع ضعیف ہیں۔ امام بخاری انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔

۲۶۸۶۔ حدثنا نصر بن عبد الرحمن الكوفي نازيد بن حباب عن هشام ابى المقدم عن الحسن بن أبى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حم الدخان في ليلة الجمعة غفر له

۲۶۸۷۔ حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابى السوارب نا يحيى بن عمرو بن مالك النكري عن ابیه عن أبى الجوزاء عن ابن عباس قال ضرب بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم جباًة على قبر وهو لا يحسب أنه قبر فإذا أنسان يقرأ سورة الملك حتى ختمها فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ضربت جباًة على قبر وأنا لا أحسب أنه قبر فإذا فيه أنسان يقرأ سورة الملك حتى ختمها فقال النبي صلى الله عليه وسلم هي المنجية تنجي من عذاب القبر

باب ۱۵۲۳۔ سورہ ملک کی فضیلت۔

۲۶۸۷۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگا دیا انہیں علم نہیں تھا کہ یہاں قبر ہے۔ لیکن وہ قبر تھی جس میں ایک شخص سورہ ملک پڑھ رہا تھا یہاں تک کہ اسے مکمل کیا۔ وہ شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور قصہ سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عذاب قبر کو روکنے اور اس سے نجات دلانے والی ہے اور اپنے پڑھنے والے کو اس سے بچاتی ہے۔

۲۶۸۸۔ حدثنا محمد بن بشارنا محمد بن جعفرنا شعبة عن قتادة عن عباس الجشمي عن أبى هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن سورة من القرآن ثلاثون آية شفعت لرجل حتى غفر له وهي تبارك الذي بيده الملك

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے۔

۲۶۸۸۔ حضرت ابو ہریرہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ قرآن میں تیس آیتوں والی ایک سورت ہے جس نے ایک شخص کی شفاعت کی اور اسے بخش دیا گیا۔ وہ سورہ ملک ہے۔

۲۶۸۹۔ حدثنا هريم بن مسعرا الفضيل بن عياض عن ابي عن أبي الزبير عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لا ينام حتى يقرأ آية تبارك وتبارك

۲۶۸۹۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورہ المجدہ اور سورہ ملک پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔

۲۶۸۹۔ حدثنا هريم بن مسعرا الفضيل بن عياض عن ابي عن أبي الزبير عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لا ينام حتى يقرأ آية تبارك وتبارك

الَّذِي يَدِيهِ الْمُلْكُ

اس حدیث کو راوی لیث بن ابی سلیم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ مغیرہ بن مسلم بھی ابو زبیر سے وہ جابر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ زہیر نے ابو زبیر سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ حدیث جابر سے سنی ہے تو فرمایا: مجھے یہ صفوان یا ابن صفوان نے سنائی ہے۔ گویا کہ انہوں نے اسے روایت کرنے سے انکار کر دیا کہ میں نے نہیں روایت کی ہناد بھی ابواحوص سے وہ لیث سے وہ ابو زبیر سے وہ جابر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں پھر ہریم بن مسعر بھی فضیل سے وہ لیث سے اور وہ طاؤس سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا سورۃ المجدہ اور سورۃ ملک قرآن کی ہر سورۃ سے متردبے فضیلت رکھتی ہیں۔

باب ۱۵۲۳۔ سورۃ زلزال کی فضیلت۔

باب ۱۵۲۴۔ مَا جَاءَ فِي إِذَا زُلْزِلَتْ

۲۶۹۰۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۃ زلزال پڑھی اس کے لئے آدھے قرآن کے پڑھنے کا ثواب ہے۔ جس نے سورۃ کافرون پڑھی اس کے لئے چوتھائی قرآن کا اور جس نے سورۃ اخلاص پڑھی اس کے لئے تہائی قرآن کا ثواب ہے۔

۲۶۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَرِثِيِّ الْبَصْرِيُّ نَا الْحَسَنَ بْنَ سَلَمٍ بْنِ صَالِحٍ الْعَجَلِيُّ نَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ إِذَا زُلْزِلَتْ عَدِلَتْ لَهُ يَنْصُفَ الْقُرْآنَ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ عَدِلَتْ لَهُ بِرُبْعِ الْقُرْآنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ عَدِلَتْ لَهُ بِثُلُثِ الْقُرْآنِ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حسن بن مسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۶۹۱۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے اپنے کسی صحابی سے پوچھا کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ اس نے عرض کیا: اللہ کی قسم نہیں کی یا رسول اللہ! اور نہ ہی میرے پاس اتنا مال ہے کہ جس سے شادی کروں آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں سورۃ اخلاص یاد نہیں؟ عرض کیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ تہائی قرآن ہوا۔ پھر پوچھا سورۃ نصر! عرض کیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ چوتھائی قرآن ہے۔ پھر پوچھا: سورۃ کافرون؟ عرض کیا: یہ بھی یاد ہے۔ فرمایا: یہ بھی چوتھائی قرآن ہے۔ پھر پوچھا: کیا سورۃ زلزال بھی یاد ہے؟ عرض کیا: جی ہاں کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی چوتھائی قرآن ہے پھر فرمایا: تم نکاح کرو نکاح کرو۔

۲۶۹۱۔ حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ مَكْرَمٍ الْعُمِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنِي ابْنَ أَبِي فَدِيكٍ أَخْبَرَنِي سَلْمَةُ ابْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا قَلَانُ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا عِنْدِي مَا تَزَوَّجُ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ بَلَى قَالَ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلَى قَالَ رُبْعُ الْقُرْآنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ قَالَ بَلَى قَالَ رُبْعُ الْقُرْآنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ قَالَ بَلَى قَالَ رُبْعُ الْقُرْآنِ قَالَ تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف یمان بن مغیرہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۵۲۵۔ سورۃ اخلاص اور سورۃ زلزال کی فضیلت۔

باب ۱۵۲۵۔ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْإِخْلَاصِ وَفِي

سُورَةِ إِذَا زُلْزِلَتْ

۲۶۹۲۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۃ

۲۶۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ نَا يَزِيدُ بْنُ

زلزال نصف قرآن کے برابر۔ سورہ اخلاص تہائی قرآن کے برابر اور سورہ کافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

ہارون نا یمان بن المغیرۃ العنزی نا عطاء عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا زلزلت تعدل نصف القرآن وقُل هو اللہ أحد تعدل ثلث القرآن وقُل یا ایہا الکفرون تعدل ربع القرآن

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یمان بن مغیرہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۵۲۲۔ سورہ اخلاص کی فضیلت۔

باب ۱۵۲۶۔ ماجاء فی سورۃ الاخلاص

۲۶۹۳۔ حضرت ابو یوب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی روزانہ رات کو تہائی قرآن پڑھنے سے بھی عاجز ہے کیونکہ جس نے سورہ اخلاص پڑھی۔ گویا کہ اس نے تہائی قرآن پڑھا۔

۲۶۹۳۔ حدثنا بندار نا عبدالرحمن بن مہدی نا زائدة عن منصور عن ہلال بن یساف عن ربیع بن حیثم عن عمرو بن میمون عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن امراء ابی ایوب عن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ايعجز أحدکم أن یقرأ فی لیلۃ ثلث القرآن من قرأ اللہ الواجد الصمد فقد قرأ ثلث القرآن

اس باب میں ابودرداء، ابوسعید، قتادہ بن نعمان، ابو ہریرہ، انس، ابن عمر اور ابو مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے ہمیں علم نہیں کہ اسے کسی نے زائدہ سے بہتر بیان کیا ہو۔ اسرائیل اور فیاض بھی ان کی متابعت کرتے ہیں۔ پھر شعبہ اور کئی ثقہ راوی اسے منصور سے نقل کرتے ہوئے اضطراب کرتے ہیں۔

۲۶۹۴۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپ ﷺ نے کسی کو سورہ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ میں نے پوچھا: کیا واجب ہوگئی؟ فرمایا جنت۔

۲۶۹۴۔ حدثنا ابو کریب نا اسحاق بن سلیمان عن مالک بن انس عن عبید اللہ بن عبدالرحمن عن ابی حنین مولی لال زید بن الخطاب عن ابی ہریرۃ قال اقبلت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمع رجلاً یقرأ قل هو اللہ أحد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبت قلت ما وجبت قال الجنۃ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف مالک بن انس کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور ابو حنین: عبد بن حنین ہیں۔

۲۶۹۵۔ حضرت انس بن مالک آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جس شخص نے روزانہ دوسرے سورہ اخلاص پڑھی اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیے گئے۔ ہاں البتہ اگر اس پر قرض ہوگا تو وہ معاف نہیں ہوگا۔ اسی سند سے منقول ہے کہ فرمایا: جس شخص نے سونے کا ارادہ کیا اور پھر اپنی دائیں کروٹ لیٹا۔ پھر سومر تہ سورہ اخلاص پڑھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے بندے

۲۶۹۵۔ حدثنا محمد بن مرزوق البصری نا حاتم بن میمون ابوسہل عن ثابت البنانی عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ کل یوم مائتۃ مرۃ قل هو اللہ أحد محی عنه ذنوب خمسین سنۃ إلا أن یموت علیہ دین وبہذا الإسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من أراد أن ینام

عَلَى فَرَأَيْهِ فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
مِائَةً فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى يَا عَبْدِي أَذْخَلُ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ

یہ حدیث ثابت کی روایت سے غریب ہے وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں پھر یہ اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔

۲۶۹۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمع ہو جاؤ میں تم لوگوں کے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا۔ چنانچہ جو لوگ جمع ہو سکے جمع ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ نکلے اور سورہ اخلاص پڑھی پھر واپس چلے گئے۔ لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ آنحضرت ﷺ نے تو فرمایا تھا کہ تہائی قرآن پڑھیں گے۔ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ آسمان سے کوئی نئی چیز نازل ہونے کی وجہ سے اندر گئے ہیں۔ پھر رسول اکرم ﷺ دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: میں نے تم لوگوں سے کہا تھا کہ میں تہائی قرآن پڑھوں گا۔ جان لو کہ یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۲۶۹۶۔ حدثنا محمد بن بشارنا يحيى سعيدنا يزيد بن كيسان ثنى أبو حازم عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحشدوا فإني سأقرأ عليكم تلك القرآن قال فحشد من حشد ثم خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأ قل هو الله أحد ثم دخل فقال بعضهم لبعض قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإني سأقرأ عليكم تلك القرآن إني لأرى هذا خبر جاءه من السماء ثم خرج نبي الله صلى الله عليه وسلم فقال إني قلت سأقرأ عليكم تلك القرآن ألا وإنها تعدل بثلاث القرآن

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے اور ابو حازم اشجعی کا نام سلیمان ہے۔

۲۶۹۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورہ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۲۶۹۷۔ حدثنا العباس بن محمد الدوري ناخالد بن مخلد نا سليمان بن بلال ثنى سهيل بن ابي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قل هو الله أحد تعدل ثلث القرآن

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۹۸۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ انصاری شخص مسجد قباء میں ہم لوگوں کی امامت کرتے تھے۔ ان کی عادت تھی کہ جب بھی نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنے لگتے تو پہلے سورہ اخلاص پڑھتے پھر کوئی دوسری سورت پڑھتے اور ہر رکعت میں اسی طرح کرتے۔ ان کے ساتھیوں نے ان سے کہا کیا آپ سورہ اخلاص پڑھنے کے بعد یہ سوچتے ہیں کہ یہ کافی نہیں جو دوسری سورت بھی پڑھتے ہیں۔ یا تو آپ یہ سورت پڑھ لیا کریں یا پھر کوئی اور سورت۔ انہوں نے فرمایا: میں اسے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ اگر تم لوگ چاہتے ہو

۲۶۹۸۔ حدثنا محمد بن اسمعيل نا اسمعيل ابي اويس ثنى عبدالعزيز بن محمد عن عبيد الله بن عمر عن ثابت البناني عن أنس بن مالك قال كان رجل من الأنصار يؤمهم في مسجد قبا فكان كل ما افتتح سورة يقرأ لهم في الصلوة يقرأ بها افتتح بقل هو الله أحد حتى يفرغ منها ثم يقرأ سورة أخرى ذلك في كل ركعة فكلّمه أصحابه فقالوا إنك تقرأ بهذه السورة ثم لا ترى إنها تجزئك حتى

کہ میں تمہاری امامت کروں تو ٹھیک ہے ورنہ میں چھوڑ دیتا ہوں۔ وہ لوگ انہیں اپنے میں سب سے افضل سمجھتے تھے لہذا کسی اور کی امامت پسند نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ جب رسول اکرم ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے یہ قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا: اے فلاں تمہیں اپنے دوستوں کی تجویز پر عمل کرنے سے کون سی چیز روکتی ہے؟ اور کیا وجہ ہے کہ تم ہر رکعت میں یہ سورت پڑھتے ہو؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سورت سے محبت کرتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس سورت کی محبت یقیناً جنت میں داخل کرے گی۔

تَقْرَأُ بِسُورَةِ أُخْرَىٰ فَلَمَّا أَنْ تَقْرَأَ بِهَا وَإِنَّمَا أَنْ تَدْعَهَا وَتَقْرَأُ بِسُورَةِ أُخْرَىٰ قَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَوْصِيَكُمْ بِهَا فَعَلْتُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوا يَرَوْنَهُ أَفْضَلَهُمْ وَكَرِهُوا أَنْ يُؤْمَهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا آتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا قُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَأْمُرُ بِهِ أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ أَنْ تَقْرَأَ هَذِهِ السُّورَةَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حُبَّهَا أَذْخَلَكَ الْجَنَّةَ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ یعنی عبد اللہ بن عمر کی ثابت بنانی سے روایت سے۔ مبارک بن فضالہ بھی اسے ثابت بنانی سے اور وہ انسؓ سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سورت سے محبت کرتا ہوں یعنی سورۃ اخلاص۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی محبت تمہیں جنت میں داخل کر دے گی۔

باب ۱۵۲۷۔ معوذتین کی فضیلت۔

۲۶۹۹۔ حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کچھ ایسی آیات نازل کی ہیں کہ کسی نے ان کے مثل آیات نہیں دیکھیں۔ سورۃ فلق اور سورۃ ناس۔

باب ۱۵۲۷۔ مَا جَاءَ فِي الْمَعْوَذَتَيْنِ۔

۲۶۹۹۔ حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ نَاحِيحِي بْنُ سَعِيدٍ نَاسِمِعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يَرِ مِثْلُهُنَّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۰۰۔ حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذتین پڑھنے کا حکم دیا۔

۲۷۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَهْيَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ

أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمَعْوَذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

باب ۱۵۲۸۔ قاری کی فضیلت۔

۲۷۰۱۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اسے پڑھنے میں ماہر ہے وہ شخص ایسے لکھنے

باب ۱۵۲۸۔ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ قَارِي الْقُرْآنِ

۲۷۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاسِمِعِيلُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ

أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمَعْوَذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ۔

نہیں ہو سکتے۔ یہ بار بار دوہرانے اور پڑھنے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اس کے عجائب کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اسے سن کر جن بھی کہنا اٹھے کہ ”ہم نے عجیب قرآن سنا جو ہدایت کی راہ بتاتا ہے ہم اس پر ایمان لائے۔“ جس نے اس کے مطابق بات کی اس نے سچ کہا، جس نے اس پر عمل کیا اس نے اجر پایا۔ جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل کیا۔ اور جس نے اس کی طرف لوگوں کو بلایا اسے صراطِ مستقیم پر چلا دیا گیا۔ اے اعمور اس حدیث کو یاد کر لو۔

وَلَا تَلْبِسُ بِهِ اللَّسَنَةَ وَلَا يَشْعُرُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقُضِي عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهُ الْجَنُّ إِذَا سَمِعْتَهُ حَتَّى قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَأَمَنَّا بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أَجَرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَى إِلَيْهِ هَدَى إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ خُذْهَا إِلَيْكَ يَا عَوْرُ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حمزہ زیات کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور اس کی سند مجہول ہے۔ نیز حارث کی روایت میں مقال ہے۔

باب ۱۵۳۰۔ قرآن کی تعلیم کی فضیلت۔

باب ۱۵۳۰۔ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ

۲۷۰۴۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ اس حدیث کے راوی ابو عبد الرحمنؓ کہتے ہیں کہ اسی حدیث نے مجھے اس جگہ بٹھایا۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کے زمانے سے لے کر حجاج بن یوسف کے زمانے تک قرآن کی تعلیم دی۔

۲۷۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا ابُو دَاوُدَ اَنَابَنَا شُعْبَةُ اخْبَرَنِي عُلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يَحْدُثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَذَلِكَ الَّذِي أَقَعَنِي مَقْعَدِي هَذَا وَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ حَتَّى بَلَغَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُونُسَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۰۵۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین یا فرمایا افضل ترین وہ ہے جس نے قرآن سیکھا پھر اور لوگوں کو بھی قرآن سکھایا۔

۲۷۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا بَشَرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا سَفِيانُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ أَوْ أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبد الرحمن بن مہدی اور کئی راوی اسے سفیان ثوری سے وہ علقمہ بن مرثد سے وہ ابو عبد الرحمنؓ سے وہ عثمانؓ سے وہ شعبہ سے وہ عثمانؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اس سند میں سعد بن عبیدہ کا ذکر نہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان بھی یہ حدیث سفیان سے وہ شعبہ سے وہ علقمہ بن مرثد سے وہ سعد بن عبیدہ سے وہ ابو عبد الرحمنؓ سے وہ عثمانؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے بھی اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔ وہ سفیان اور شعبہ سے ایک سے زیادہ مرتبہ وہ علقمہ بن مرثد سے وہ سعد بن ابی عبیدہ سے وہ ابو عبد الرحمنؓ سے وہ عثمانؓ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ سفیان کے ساتھی اس حدیث کی سند میں سفیان کے سعد بن عبیدہ سے نقل کرنے کا ذکر نہیں کرتے۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں سفیان نے سعد بن عبیدہ کو زیادہ ذکر کیا ہے اور ان کی حدیث اشبہ ہے۔ علی بن عبد اللہ، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ میرے نزدیک ثقاہت میں کوئی شعبہ

کے برابر نہیں اور جب شعبہ کی سفیان مخالفت کرتے ہیں تو میں ان کا قول لے لیتا ہوں۔ ابوعمار و لیج سے شعبہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ شعبہ نے فرمایا: سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں۔ میں نے ان سے حدیث سننے کے بعد کئی مرتبہ اس شخص سے پوچھی جس سے وہ روایت کرتے ہیں تو ویسے ہی پایا جیسے سفیان نے روایت کیا تھا۔ اس باب میں علی اور سعد سے بھی روایت ہے۔

۲۷۰۶۔ حدثنا قتيبة نا عبد الواحد بن زياد عن عبد الرحمن بن اسحاق عن النعمان بن سعيد عن علي بن أبي طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيركم من تعلم القرآن وعلمه

۲۷۰۶۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

اس حدیث کو ہم علی بن ابی طالبؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۵۳۱۔ ماجاء في من قرأ حرفاً من القرآن مثله من الآخر

۲۷۰۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابو بكر الحنفی نا الضحاك بن عثمان عن ايوب بن موسى قال سمعت محمد بن كعب القرظي يقول سمعت عبد الله بن مسعود يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ حرفاً من كتاب الله فله به حسنة والحسنة بعشر أمثالها لا أقول ألتم حرف ولكن ألف حرف ولا م حرف وميم حرف

باب ۱۵۳۱۔ قرآن میں سے ایک حرف پڑھنے کا اجر۔

۲۷۰۷۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن کریم میں سے ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے ایک نیکی دی جائے گی اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔ میں نہیں کہتا کہ ”الم“ حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام بھی ایک حرف ہے اور میم بھی ایک حرف ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ قتیبہ بن سعید کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ محمد بن کعب قرظی حیات نبی (ﷺ) میں پیدا ہوئے۔ یہ حدیث اس کے علاوہ اور سند سے بھی ابن مسعودؓ سے منقول ہے۔ ابواحوص اسے عبد اللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی اسے مرفوع اور بعض موقوف روایت کرتے ہیں۔ محمد بن کعب قرظی کی کنیت ابومرہ ہے۔

۲۷۰۸۔ حدثنا نصر بن علي الجهضمي نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا شعبة عن عاصم عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يجزي صاحب القرآن يوم القيامة فيقول يارب حله فيلبس ثاج الكرامة ثم يقول يارب رده فيلبس حلة الكرامة ثم يقول يارب ارض عنه فيرضى عنه فيقال اقرأ وارق ويزاد بكل آية حسنة

۲۷۰۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن صاحب قرآن آئے گا اور قرآن اپنے رب سے عرض کرے گا۔ یا اللہ اسے جوڑا پہنا پھر اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ وہ (قرآن) عرض کرے گا: یا اللہ اسے زیادہ دیجئے چنانچہ اسے کرامت کا جوڑا بھی پہنادیا جائے گا۔ پھر وہ عرض کرے گا: یا اللہ اس سے راضی ہو جاؤ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائیں گے پھر اس سے کہا جائے گا کہ پڑھتے جاؤ اور سیرھیاں (درجات) چڑھتے جاؤ اور ہر آیت کے بدلے ایک نیکی زیادہ کی جائے گی۔

یہ حدیث حسن ہے۔ محمد بن بشار اسے محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ عاصم بن بہدل سے وہ ابوصالح سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی

کی مانند نقل کرتے ہیں۔ لیکن یہ غیر مرفوع ہے اور زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۵۳۲۔

باب ۱۵۳۲۔

۲۷۰۹۔ حدثنا احمد بن منيع نا ابو نصر نا بكر بن حنيس عن ليث بن ابي سليم عن ديد بن ارقطاة عن ابي امامة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ما اذن الله لعبده في شيء افضل من ركعتين يصليهما وانا البر ليدرا على رأس العبد مادام في صلواته وما تقرب العباد إلى الله عز وجل بمثل ما خرج منه قال أبو النصر يعني القرآن

۲۷۰۹۔ حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کسی چیز کو اتنے غور سے نہیں سنتے جتنا کہ اس کی (قرأت والی) دو رکعتوں کو سنتے ہیں اور جتنی دیر وہ نماز پڑھتا رہتا ہے۔ نیکی اس کے سر پر چھڑکی جاتی ہے نیز بندوں میں سے کوئی کسی چیز سے اللہ کا اتنا قرب حاصل نہیں کر سکتا جتنا کہ اس کے پاس سے نکلی ہوئی چیز سے۔ ابو نصر کہتے ہیں کہ اس سے مراد قرآن ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بکر بن حنيس پر ابن مبارک اعتراض کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے آخر میں ان سے نقل کرنا چھوڑ دیا تھا۔

۲۷۱۰۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے اندر قرآن میں سے کچھ نہیں وہ دیر ان گھر کی مانند ہے۔

۲۷۱۰۔ حدثنا احمد بن منيع نا جرير عن قابوس بن ابي ظبيان عن ابيه عن ابن عباس قال قال صلى الله عليه وسلم ان الذي ليس في جوفه شيء من القرآن كالبيت الحرب

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۱۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صاحب قرآن (حافظ) سے کہا جائے گا کہ پڑھ اور منزلیں چڑھتا جا اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح دنیا میں پڑھا کرتا تھا۔ تمہاری منزل وہی ہے جہاں تم آخری آیت پڑھو گے۔

۲۷۱۱۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود الحفري وابو نعيم عن سفيان عن عاصم بن ابي النجود عن زر عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقال لعن صاحب القرآن اقرأ واراق ورتل كما كنت ترتل في الدنيا فان منزلتك عند اخر آية تقرأ بها

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے محمد بن بشار، عبد الرحمن بن مہدی سے وہ سفیان سے اور وہ عاصم سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۵۳۳۔

باب ۱۵۳۳۔

۲۷۱۲۔ حدثنا عبد الوهاب الوراق البغدادي نا عبد المجيد بن عبد العزيز عن ابن جريح عن المطلب بن عبد الله بن حنطب عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضت على أجور

۲۷۱۲۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے۔ یہاں تک کہ اگر کسی نے مسجد سے تنکا بھی نکالا تھا تو وہ بھی۔ پھر مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کئے گئے۔ چنانچہ میں نے اس سے بڑا گناہ نہیں دیکھا کسی

أَمْتِي حَتَّى الْقَدَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ
وَعَرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أَمْتِي فَلَمْ أَرِذْنًا أَعْظَمَ مِنْ
سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أَوْ يَتَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام بخاری بھی اسے غریب کہتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں مطلب بن عبد اللہ بن حطب کے کسی صحابی سے سماع کے متعلق نہیں جانتا۔ ہاں ان ہی کا ایک قول ہے کہ میں نے یہ حدیث ایسے شخص سے روایت کی ہے جو خود آنحضرت ﷺ کے خطبے میں موجود تھا۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن بھی یہی کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے کسی صحابی سے سماع کا علم نہیں۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ علی بن ابی طالب کے انس سے سماع کا انکار کرتے ہیں۔

باب ۱۵۳۳۔

باب ۱۵۳۴۔

۲۷۱۳۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو احمد نا
سفين عن الاعمش عن خيشمة عن الحسن عن
عمران بن حصين انه مر على قاري يقرأ ثم سأل
فاسترجع ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول من قرأ القرآن فليسأل الله به فانه
سيجزي اقوام يقرءون القرآن يسألون به الناس
وقال محمود هذا خيشمة البصري الذي روى عنه
جابر الجعفي وليس هو خيشمة بن عبد الرحمن

۲۷۱۳۔ حضرت عمران بن حصینؓ سے منقول ہے کہ وہ ایک قاری کے پاس سے گزرے جو قرآن پڑھ رہا تھا۔ پھر اس نے ان سے کچھ مانگا (بھیک مانگی) تو عمرانؓ نے ”انا لله وانا اليه راجعون“ پڑھا اور ایک حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھے اسے چاہئے کہ اللہ سے سوال کرے اس لئے کہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے سوال کریں گے۔ محمود کہتے ہیں کہ خشیہ بصری جن سے جابر جعفی روایت کرتے ہیں وہ خشیہ بن عبد الرحمن نہیں۔

یہ حدیث حسن ہے اور خشیہ بصری کی کنیت ابو نصر ہے۔ انہوں نے انس بن مالکؓ سے کئی احادیث روایت کی ہیں اور ان سے جابر جعفی روایت کرتے ہیں۔

۲۷۱۴۔ حدثنا محمد بن اسمعيل الواسطي نا
وكيع نا ابو فروة يزيد بن سنان عن أبي المبارك عن
صهيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما آمن بالقرآن من استحل محارمه

۲۷۱۴۔ حضرت صہیبؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کیا وہ اس پر ایمان نہیں لایا۔

محمد بن یزید بن سنان یہ حدیث اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے اس کی سند اس طرح بیان کرتے ہیں کہ مجاہد، سعید بن مسیب سے اور وہ صہیب سے نقل کرتے ہیں۔ ان کی روایت کا کوئی متابع نہیں اور یہ ضعیف ہیں۔ ابو مبارک بھی مجہول ہیں لہذا اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ وکیع کے نقل کرنے میں بھی اختلاف ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ زید بن سنان رباہی کی حدیث میں کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن ان کے بیٹے ان سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔

۲۷۱۵۔ حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن
عياش عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن

۲۷۱۵۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا اعلان کر کے صدقہ کرنے والے کی طرح

کثیر بن مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْحَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِيرُ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِيرِ بِالصَّدَقَةِ

اور آہستہ پڑھنے والا چھپا کر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن آہستہ پڑھنا زور سے پڑھنے سے افضل ہے۔ اس لئے کہ چھپا کر صدقہ دینا اعلان کر کے دینے سے افضل ہے اس لئے کہ چھپا کر صدقہ دینے میں آدمی لوگوں کے تعجب سے محفوظ رہتا ہے۔

باب ۱۵۳۵۔

باب ۱۵۳۵۔

۲۷۱۶۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَالزُّمَرَ

۲۷۱۶۔ حضرت ابولبابہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا آنحضرت: سورہ اسراء اور سورہ زمر پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابولبابہ بصری ہیں ان سے حماد بن زید کی احادیث نقل کرتے ہیں ان کا نام مروان ہے۔ یہ امام بخاری نے اپنی کتاب التاريخ میں نقل کیا ہے۔

۲۷۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَلَالٍ عَنْ عُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ يَقُولُ إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ

۲۷۱۷۔ حضرت عرباض بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمیشہ سونے سے پہلے وہ سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ جو سج یا تسبیح سے شروع ہوتی ہیں نیز فرماتے ہیں کہ ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ایک ہزار آیتوں سے افضل ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۵۳۶۔

باب ۱۵۳۶۔

۲۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزَّيْبَرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ أَبُو الْعَلَاءِ الْخَفَّافُ ثَنِي نَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَافِعٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ جِئْتُ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَحْرَ سُورَةِ الْحَشْرِ وَكَلَّ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمَسِّيَ وَإِنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا وَمَنْ قَالَهَا جِئْتُ يُمَسِّي كَانَ بِمَلَكَ الْمَنْزِلَةِ

۲۷۱۸۔ حضرت معقل بن یسارؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے صبح کے وقت ”اعوذ باللہ السميع العليم من الشيطان الرجيم“ تین مرتبہ پڑھنے کے بعد سورہ شمر کی آخری تین آیتیں پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتے ہیں جو اس کے لئے شام تک مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ اور اگر وہ اس دن مرجائے تو اس کا شمار شہیدوں میں ہوتا ہے نیز اگر کوئی شام کو پڑھے گا تو اسے بھی یہی مرتبہ عطا کیا جائے گا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۵۳۷۔ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۷۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَرْثُومَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً وَاحِدَةً وَكَانَ يُصَلِّيُ قَدْرَ مَائَةِ آيَةٍ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّيَ حَتَّى يُصْبِحَ ثُمَّ تَنَعَّتْ قِرَاءَتُهُ فَإِذَا هِيَ تَنَعَّتْ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف لیث بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں وہ ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں وہ

یعنی سے اور وہ ام سلمہ سے۔ پھر ابن جریج بھی یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اور وہ ام سلمہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی قراءت میں ہر حرف الگ الگ معلوم ہوتا تھا اور لیث کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۲۷۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مَرْثُومَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً وَاحِدَةً وَكَانَ يُصَلِّيُ قَدْرَ مَائَةِ آيَةٍ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّيَ حَتَّى يُصْبِحَ ثُمَّ تَنَعَّتْ قِرَاءَتُهُ فَإِذَا هِيَ تَنَعَّتْ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۷۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ

۲۷۱۹۔ یعلیٰ بن مملک کہتے ہیں کہ ام المؤمنین ام سلمہ سے آنحضرت ﷺ کی نماز میں قرأت اور آپ ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: تمہاری آپ ﷺ کی نماز سے کیا نسبت؟ آپ ﷺ کی عادت تھی کہ جتنی دیر (رات کو) سوتے اتنی دیر اٹھ کر نماز پڑھتے پھر جتنی دیر نماز پڑھی ہوتی اتنی دیر سو جاتے یہاں تک کہ اسی طرح صبح ہو جاتی۔ پھر حضرت ام سلمہ نے آپ ﷺ کی قرأت کی کیفیت بیان کی کہ آپ ﷺ پڑھتے تو ہر حرف جدا جدا ہوتا۔

۲۷۲۰۔ حضرت عبداللہ بن ابی قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے آنحضرت ﷺ کے وتر کے متعلق پوچھا کہ کس وقت پڑھا کرتے تھے۔ شروع رات میں یا آخر میں۔ انہوں نے فرمایا: دونوں وقتوں میں پڑھا کرتے تھے کبھی رات کے شروع میں اور کبھی آخر میں۔ میں نے کہا: الحمد للہ... یعنی تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں جس نے دین میں وسعت رکھی ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ آپ ﷺ کی قرأت کی کیفیت کیا ہوتی تھی یعنی زور سے پڑھتے تھے یا آہستہ یعنی دل میں انہوں نے فرمایا: دونوں طرح پڑھتے تھے کبھی زور سے پڑھتے اور کبھی دل ہی میں۔ میں نے کہا: تمام تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے دین میں وسعت رکھی۔ پھر میں نے پوچھا کہ اور حالت جنابت میں ہوتے تو کیا سونے سے پہلے غسل کرتے یا غسل اٹھ کر کرتے؟ انہوں نے فرمایا: دونوں طرز سے کیا کرتے تھے کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی وضو کر کے ہی سو جاتے میں نے کہا: الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے دین میں وسعت رکھی ہے۔

۲۷۲۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ خود کو عرفات

میں لوگوں کے سامنے پیش کرتے اور فرماتے کہ کیا تم لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے چلے تاکہ میں انہیں اپنے رب کا کلام سناؤں اس لئے کہ قریش نے مجھے اس سے منع کر دیا ہے۔

كثيرا نا اسرائيل انا عثمان بن المغيرة عن سالم بن ابي الجعد عن جابر بن عبد الله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم قد يعرض نفسه بالموقف فقال الا رجل يحملني الى قومه فان قریشا قد منعوني ان ابلغ كلام ربي
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۵۳۸۔

باب ۱۵۳۸۔

۲۷۲۲۔ حضرت ابوسعید رسول اکرم ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں: جسے قرآن نے میری یاد اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول کر دیا۔ ۱ میں اسے ان لوگوں سے بہتر چیز عطا کروں گا جو میں مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔ اور اللہ کے کلام کی دوسرے تمام کلاموں پر اسی طرح فضیلت ہے جس طرح خود اللہ کی اس کی تمام مخلوقات پر۔

۲۷۲۲۔ حدثنا محمد بن اسمعيل نا شهاب بن عباد العبدي نا محمد بن الحسن بن ابي يزيد الهمداني عن عمر بن قيس عن عطية عن ابي سعيد رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الرب تبارك وتعالى من شغلته القرآن عن ذكرى ومسألتي أعطيت أفضل ما أعطى السائلين وفصل كلام الله على سائر الكلام كفضل الله على خلقه
یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم
قرأت کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے
منقول احادیث کے ابواب

بسم الله الرحمن الرحيم
أَبْوَابُ الْقِرَاءَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۷۲۳۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ قرآن پڑھتے ہوئے ہر آیت پر وقف کرتے تھے یعنی اس طرح پڑھتے الحمد للہ رب العالمین پھر رکتے پھر پڑھتے الرحمن الرحیم پھر رکتے اور پھر پڑھتے مالک یوم الدین (اور پھر رکتے)۔

۲۷۲۳۔ حدثنا علي بن حجرنا يحيى بن سعيد الاموي عن ابن جريج عن ابن ابي مليكة عن أم سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقطع قراءته يقرأ الحمد لله رب العالمين ثم يقف الرحمن الرحيم ثم يقف وكان يقرأ مالك يوم الدين

۱ یعنی وہ صرف قرآن ہی پڑھنے میں مشغول ہے جس کی وجہ سے اسے کسی اور وظیفے کی فرصت ہی نہیں اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پڑھنا افضل ترین وظیفہ ہے واللہ اعلم (مترجم)

یہ حدیث غریب ہے ابو عبیدہ بھی اسی طرح پڑھا کرتے تھے اور یہی قرأت پڑھتے تھے یعنی ”مالک یوم الدین“ کی جگہ ”ملک یوم الدین“ نہیں پڑھتے تھے۔ یحییٰ بن سعید اور کئی راوی بھی ابن جریج سے وہ ابن ابی ملیکہ سے اور وہ ام سلمہ سے اسی سند سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن اس کی سند متصل نہیں۔ اس لئے کہ لیث بن سعد ابن ابی ملیکہ سے وہ یعلیٰ بن مملک سے اور وہ ام سلمہ سے نقل کرتے ہیں کہا انہوں نے آنحضرت ﷺ کی قرأت کی کیفیت بیان کی کہ ہر حرف الگ الگ ہوتا تھا۔ لیث کی حدیث زیادہ صحیح ہے اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپ ﷺ ”مالک یوم الدین“ پڑھتے تھے۔

۲۷۲۴۔ حدثنا ابو بکر بن محمد بن ابان نا ایوب بن سويد الرملی عن یزید بن یزید عن الزهری عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر واره قال وعثمان كانوا یقرءون ملک یوم الدین

۲۷۲۳۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ، ابوبکرؓ، عمرؓ (اور میرا خیال ہے کہ انسؓ نے) عثمانؓ (کانام بھی لیا) یہ سب حضرات ”مالک یوم الدین“ پڑھا کرتے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے زہری کی انسؓ سے روایت سے صرف شیخ ایوب بن سويد رملی کی روایت سے جانتے ہیں۔ زہری کے بعض ساتھی یہ حدیث زہری سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ، ابوبکرؓ اور عمرؓ سب ”مالک یوم الدین“ پڑھتے تھے۔ عبدالرزاق بھی عمرؓ سے وہ زہری سے اور وہ سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ، ابوبکرؓ اور عمرؓ ”مالک یوم الدین“ پڑھتے تھے۔

۲۷۲۵۔ حدثنا ابو کریب نا ابن المبارک عن یونس بن یزید عن ابی علی بن یزید عن الزهری عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ ان النفس بالنفس والعین بالعين قال سويد بن نصر ان ابن المبارک عن یونس بن یزید بهذا الإسناد نحوه

۲۷۲۵۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھی۔ ”ان النفس بالنفس و العین بالعين“ سويد بن نصر بھی ابن مبارک سے اور وہ یونس بن یزید سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: سويد بن نصر، ابن مبارک سے وہ یونس بن یزید سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ اور ابوعلی بن یزید یزید بن یونس کے بھائی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ ابن مبارک اس حدیث کے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ ابو عبیدہ نے بھی اس حدیث کی اتباع میں یہ آیت اسی طرح پڑھی ہے۔

۲۷۲۶۔ حدثنا ابو کریب نا رشد بن سعد عن عبدالرحمن بن زیاد بن النعم عن عتبة بن حمید عن عبادة بن نسی عن عبدالرحمن بن غنم عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ هل یستطیع ربک

۲۷۲۶۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے پڑھا ”هل تستطیع ربک“ یعنی کیا تم اپنے رب سے مانگنے کی طاقت رکھتے ہو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف رشد بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔ پھر عبدالرحمن بن زیاد فریق بھی ضعیف ہیں۔ لہذا اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۷۲۷۔ حدثنا حسین بن محمد البصری نا عبد اللہ بن حفص نا ثابت البنانی عن شهر بن

۲۷۲۷۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ پڑھا کرتے تھے ”انه عمل غیر صالح“ یعنی اس نے غیر صالح عمل کیا۔

حَوْشِبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقْرَأُهَا إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ

اس حدیث کو کئی راوی ثابت بنانی سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ شہر بن حوشب بھی اسے اسماء بنت یزید سے روایت کرتے ہیں۔ عبد بن حمید کہتے ہیں کہ یہی ام سلمہ انصاریہ ہیں اور میرے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ شہر بن حوشب نے کئی حدیثیں ام سلمہ انصاریہ سے نقل کی ہیں وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتی ہیں۔

۲۷۲۸۔ حدثنا ابو بکر بن نافع البصري نا امية بن خالد نا ابو الحارث العبدی عن شعبة عن ابی اسحق عن سعید بن جبیر عن ابی عباس عن ابی بن کعب عن النبی ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا مُثْقَلَةً

۲۷۲۸۔ حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ”قد بلغت من لدنی عذرا“ میں ذال پر پیش پڑھا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امیہ بن خالد ثقہ اور ابو جاریہ عبدی مجہول ہیں۔

۲۷۲۹۔ حدثنا یحییٰ بن موسیٰ نا معلىٰ بن منصور عن محمد بن دینار عن سعد بن اوس عن مصدع ابی یحییٰ عن ابی عباس عن ابی بن کعب عن النبی ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا مُثْقَلَةً

۲۷۲۹۔ حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھی۔ ”فی عین حمئة“

اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور صحیح وہ ہے جو ابن عباس سے منقول ہے چنانچہ ابن عباس اور عمرو بن عاص کے درمیان اس حدیث کی قرأت میں اختلاف ہے۔ اور وہ اس اختلاف کو کعب احبار کے سامنے پیش کیا۔ لہذا اگر اس بارے میں کوئی حدیث ہوتی تو وہ کافی ہوتی۔

۲۷۳۰۔ حدثنا نصر بن علی الجهضمی نا المعتمر بن سلیمان عن ابیہ عن سلیمان الاعمش عن عطیة عن ابی سعید قال لما کان یوم بدر ظهر الروم علی فارس فأعجب ذلك المؤمنین فنزلت الم غلبت الروم إلى قوله یفرح المؤمنون بظهور الروم علی فارس

۲۷۳۰۔ حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر (خبر ملی کہ) اہل روم فارس والوں پر غالب ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں کو یہ بات بہت پسند آئی چنانچہ ”الم غلبت الروم“ سے ”یفرح المؤمنون“ تک آیات نازل ہوئیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ”غلبت“ دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ پہلے اہل روم مغلوب ہو گئے تھے پھر غالب ہوئے۔ لہذا غلبت میں ان کے غالب ہونے کی خبر بیان کی گئی ہے۔ نصر بن علی نے بھی اسی طرح پڑھا ہے۔

۲۷۳۱۔ حدثنا محمد بن حمید الرازی نا نعیم بن میسرۃ النحوی عن نفیل بن مرزوق عن عطیة العوفی عن ابی عمر رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۲۷۳۱۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے پڑھا۔ ”خلفکم من ضعف“ تو فرمایا ”من ضعف“ پڑھو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضَعْفٍ

عبد بن حمید بھی یزید بن ہارون سے اور وہ فضیل بن مرزوق سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف فضیل بن مرزوق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۷۳۲۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابواحمد الزبیری ناسفین عن ابی اسحق عن الاسود بن یزید عن عبد الله بن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ فهل من مذكر

۲۷۳۲۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ آیت اس طرح پڑھتے تھے۔ فہل من مذكر۔ یعنی دال کے ساتھ۔

۲۷۳۳۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھا ”فروح وريحان وجنة نعيم“ یعنی راء پر پیش۔

۲۷۳۳۔ حدثنا بشر بن هلال الصواف البصري نا جعفر بن سليمان الضبعي عن هارون الاعور عن بديل عن عبد الله بن شقيق عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ فروح وريحان وجنة نعيم

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ہارون اعور کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۷۳۴۔ حضرت علقمہ کہتے ہیں ہم شام گئے تو ابو درداء ہمارے پاس تشریف لائے اور پوچھا کیا تم میں سے کوئی عبد اللہ بن مسعود کی قرأت سے قرآن پڑھ سکتا ہے؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا تو میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: تم نے عبد اللہ کو یہ آیت کس طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے ”واللیل اذا يغشى“ میں نے عرض کیا وہ اس طرح پڑھا کرتے تھے ”واللیل اذا يغشى والذكر والانشى“ ابو درداء نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے آنحضرت ﷺ کو بھی اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں ”وما خلق الذكر والانشى“ پڑھوں لیکن میں ان کی بات نہیں مانوں گا۔

۲۷۳۴۔ حدثنا هناد نا ابومعاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة قال قدمنا الشام فاتانا ابو الدرداء فقال افيكم احد يقرأ على قراءة عبد الله فاشاروا الى فقلت نعم قال كيف سمعت عبد الله يقرأ هذه الآية والليل اذا يغشى قال قلت سمعتها يقرأ والليل اذا يغشى والذكر والانشى فقال ابو الدرداء وانا والله هكذا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقرأها وهولاء يريدونني ان أقرأها وما خلق فلا أتابعهم

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عبد اللہ بن مسعود کی قرأت اسی طرح ہے ”واللیل اذا يغشى والنهار اذا تجلى والذكر والانشى“

۲۷۳۵۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھائی ”انی انا الرزاق ذو القوة المتين“

۲۷۳۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبيد الله عن اسرائيل عن ابی اسحق عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله بن مسعود قال أقرأني رسول الله صلى الله عليه وسلم اني انا الرزاق ذو القوة المتين

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۳۶۔ حدثنا ابو زرعة والفضل بن ابی طالب
وغیر واحد قالوا انا الحسن بن بشر عن الحكم بن
عبد الملك عن قتادة عن عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى
وَمَا هُمْ بِسُكَارَى

یہ حدیث حسن صحیح ہے حکم بن عبد الملك قتادہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ ہمیں قتادہ کے ابو طفیلؓ اور انسؓ کے علاوہ کسی
صحابی سے سماع کا علم نہیں اور یہ روایت مختصر ہے اس کی صحیح سند اس طرح ہے کہ قتادہ، حسن سے اور وہ عمران بن حصین سے نقل کرتے ہیں کہ
ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”یا ایہا الناس اتقوا ربکم“ الآیۃ۔ میرے خیال میں یہ حدیث
اس حدیث سے مختصر ہے۔

۲۷۳۷۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داود انبانا
شعبة عن منصور قال سمعتُ ابا وائل عن عبد الله
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بئسما لاحدھم
اولا احدهم ان يقول نسيته اية كيت وكيت بل هو
نسي فاستذكروا القرآن فوالذي نفسي بيده لهو أشد
تفصيلاً من صلور الرجال من النعم من عقله
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۵۳۹۔ مَا جَاءَ أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ
۲۷۳۸۔ حدثنا احمد بن منيع نا الحسن بن موسى
نا شيبان عن عاصم عن زر بن حبیش عن أبي بن
كعب قال لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم
جبرئيل فقال يا جبرئيل اني بعثت الى امة اميين
منهم العجور والشيخ الكبير والغلام والحارية
والرجل الذي لم يقرأ كتاباً قط قال يا محمد ان
القرآن أنزل على سبعة أحرف

اس باب میں عمرؓ، حذیفہ بن یمانؓ اور ام ایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ ام ایوبؓ، ابو ایوبؓ کی بیوی ہیں۔ نیز سمرہؓ، ابن عباسؓ اور
ابو جہم بن حارث بن صمدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابی بن کعبؓ ہی سے منقول ہے۔

۲۷۳۹۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال وغیر
واحد قالوا نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهري

۲۷۳۹۔ مسوز بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن عبد القاری کہتے ہیں کہ حضرت
عمرؓ نے فرمایا: میں عہد نبوی ﷺ میں ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس

سے گزرا تو وہ سورہ فرقان پڑھ رہے تھے۔ میں نے ان کی قرأت سنی تو وہ ایسی قراءت پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں ان کے نماز پڑھتے ہوئے ہی ان سے لڑ پڑوں لیکن میں نے انتظار کیا کہ سلام پھیر لیں۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی چادر ان کے گردن پر ڈال دی اور پوچھا کہ تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی؟ جو تم ابھی پڑھ رہے تھے۔ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے۔ میں نے کہا: جھوٹ بولتے ہو اللہ کی قسم آپ ﷺ نے مجھے بھی یہ سورت پڑھائی ہے۔ چنانچہ میں انہیں کھینچتا ہوا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے انہیں سورہ فرقان ان قرأت کے ساتھ پڑھتے ہوئے سنا ہے جو آپ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائیں اور آپ ﷺ نے مجھے سورہ فرقان بھی پڑھائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو پھر فرمایا: ہشام پڑھو۔ انہوں نے وہی قراءت پڑھی جو پہلے پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے کہا کہ تم پڑھو۔ میں نے پڑھی تو فرمایا: اس طرح بھی نازل ہوئی ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ قرآن سات قرأت میں نازل ہوا ہے لہذا جس میں آسانی ہو اس میں پڑھا کرو۔

عن عروة بن الزبير عن المسور بن مخرمة وعبد الرحمن ابن عبد القاري أنهما سمعا عمر بن الخطاب يقول مررت بهشام بن حكيم بن حزام وهو يقرأ سورة الفرقان في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستمعت قراءته، فإذا هو يقرأ على حروف كثيرة لم يقرأنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فكذت أساوره، في الصلوة فنظرت حتى سلم فلما سلم لبنته بردائه فقلت من أقرأك هذه السورة التي سمعتك تقرأها فقال أقرأنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت له، كذبت والله إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لهو أقرأني هذه السورة التي تقرأها فانطلقت أقوده، إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله إني سمعت هذا يقرأ سورة الفرقان على حروف لم يقرأنيها وأنت أقرأني سورة الفرقان فقال النبي صلى الله عليه وسلم أرسله ياعمر اقرأ يا هشام فقرأ عليه القراءة التي سمعت فقال النبي صلى الله عليه وسلم هكذا أنزلت ثم قال لي النبي صلى الله عليه وسلم اقرأ ياعمر فقرأت التي أقرأني النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم هكذا أنزلت ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم إن هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فأقرءوا ما تيسر منه

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس اسے زہری سے اسی سند سے نقل کرتے ہیں لیکن مسور بن مخرمہ کا ذکر نہیں کرتے۔

باب ۱۵۴۰

باب ۱۵۴۰

۲۷۴۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے کوئی دنیاوی مصیبت دور کر دی اللہ تعالیٰ

۲۷۴۰۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو اسامة نا الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال

اس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کر دیں گے۔ جو کسی مسلمان کی دنیا میں پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسکی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کریں گے، جو کسی تنگدست کے لئے آسانی پیدا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا و آخرت میں آسانیاں پیدا کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے اس وقت تک مدد کرتے رہیں گے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے، جس نے علم حاصل کرنے کے لئے کوئی راستہ اختیار کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا ایک راستہ آسان کر دیتے ہیں اور کوئی قوم ایسی نہیں کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر قرآن کریم تلاوت یا آپس میں، ایک دوسرے کو قرآن سنتے سنا تے سیکھتے سکھاتے ہوں اور ان پر اللہ کی مدد نازل نہ ہو اور اس کی رحمت ان کا احاطہ نہ کر لے اور فرشتے انہیں گھیر نہ لیں اور جس نے عمل میں سستی کی اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔

اسے کئی راوی اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابو ہریرہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا کہ مجھے ابوصالح کے واسطے سے ابو ہریرہ سے ایک حدیث پہنچی ہے اور پھر اس میں سے تھوڑی سی بیان کی۔

باب ۱۵۴۱۔

باب ۱۵۴۱۔

۲۷۴۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کتنے دنوں میں قرآن ختم کر لیا کروں؟ فرمایا: ایک ماہ میں۔ میں نے عرض کیا میں اس سے کم مدت میں پڑھ سکتا ہوں فرمایا تو پھر بیس دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے کہا کہ میں اس سے بھی کم میں پڑھ سکتا ہوں فرمایا پھر پندرہ دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے کہا اس سے بھی کم میں پڑھ سکتا ہوں۔ فرمایا دس دن میں پڑھ لیا کرو۔ عرض کیا اس سے بھی کم میں پڑھنے کی استطاعت رکھتا ہوں۔ فرمایا: پھر پانچ دن میں پڑھ لیا کرو۔ عرض کیا مجھ میں اس سے کم مدت میں بھی پڑھنے کی طاقت ہے لیکن آپ ﷺ نے اس سے کم مدت میں پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔

۲۷۴۱۔ حدثنا عبيد بن اسباط بن محمد القرشي قال ثني ابى عن مطرف عن ابى اسحق عن ابى بردة عن عبد الله بن عمرو قال قلت يا رسول الله في كم اقرأ القرآن قال اخيمه في شهر قلت اني اطيع افضل من ذلك قال اخيمه في عشرين قلت اني اطيع افضل من ذلك قال اخيمه في خمسة عشر قلت اني اطيع افضل من ذلك قال اخيمه في عشر قلت اني اطيع افضل من ذلك قال اخيمه في خمس قلت اني اطيع افضل من ذلك قال فما رخص لي

یہ حدیث ابو بردہ کی عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت سے حسن صحیح غریب ہے اور کئی سندوں سے عبد اللہؓ ہی سے منقول ہے۔ انہی سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا وہ اسے نہیں سمجھا۔ نیز یہ بھی انہی سے منقول ہے کہ چالیس دن میں قرآن کریم ختم کیا کرو۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں میں پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص چالیس دن میں بھی قرآن کو ختم نہ کرے۔ بعض

علماء کہتے ہیں کہ تین دن سے کم میں قرآن نہ پڑھا جائے ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی حدیث ہے۔ لیکن بعض علماء جن میں عثمان بن عفانؓ بھی ہیں تین دن سے کم میں قرآن ختم کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ ہی کے بارے میں منقول ہے کہ وہ وتر کی ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھا کرتے تھے۔ سعید بن جبیر سے منقول ہے کہ انہوں نے خانہ کعبہ میں دو رکعتوں میں قرآن ختم کیا۔ لیکن ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا علماء کے نزدیک مستحب ہے۔

۲۷۴۲۔ حدثنا ابو بکر بن ابی النضر البغدادی نا علی بن الحسن عن عبد اللہ بن المبارک عن معمر عن سماک بن الفضل عن وهب بن منبه عن عبد الله بن عمرو ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له: اقرأ القرآن في اربعين

۲۷۴۲۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ قرآن کو چالیس دن میں ختم کیا کرو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے بعض حضرات اسے معمر سے وہ سماک سے وہ وہب بن منبہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے عبداللہ بن عمروؓ کو چالیس روز میں قرآن ختم کرنے کا حکم دیا۔

۲۷۴۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے آپ ﷺ نے فرمایا: کہ آدمی قرآن ختم کر کے شروع کرنے والا بن جائے۔

۲۷۴۳۔ حدثنا نصر بن علی الجهضمی نا الهیثم بن الربیع ثنی صالح المری عن قتادة عن زرارة بن ابی اوفی عن ابن عباس قال قال رجل یا رسول الله ائی العمل احب الی الله قال الخال المر تلجل

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے ابن عباسؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں، محمد بن بشار، مسلم بن ابراہیم سے وہ صالح مری سے وہ قتادہ سے وہ زرارہ بن اونی سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں اور یہ سند میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

۲۷۴۴۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن کو تین دن سے کم میں پڑا وہ اسے سمجھ نہیں سکا۔

۲۷۴۴۔ حدثنا محمود بن غیلان نا النضر بن شعیب نا شعبة عن قتادة عن یزید بن عبد الله بن الشَّحیر عن عبد الله بن عمرو ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لم یفقه من قرأ القرآن فی اقل من ثلاث

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے اور وہ شعبہ سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

قرآن کی تفسیر کے متعلق آنحضرت ﷺ

سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۵۴۱۔ جو شخص اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرے۔

۲۷۴۵۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس

أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنْ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۵۴۱۔ مَا جَاءَ فِي الذِّیْ يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ

۲۷۴۵۔ حدثنا محمود بن غیلان نا بشر بن السری

نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کر لے۔

نا سفیان عن عبدالاعلی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال في القرآن بغير علم فليتبوأ مقعده من النار
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۴۶۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری طرف سے کوئی بات اس وقت تک نہ نقل کرو جب تک کہ اس یقین نہ ہو کہ یہ میرا ہی قول ہے اور جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا وہ اور ایسا شخص جو قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے وہ دونوں جہنم میں اپنا ٹھکانہ تلاش کر لیں۔

۲۷۴۶۔ حدثنا سفیان بن وكيع نا سويد بن عمرو الكلبي نا ابو عوانة عن عبدالاعلی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اتقوا الحديث عني الا ما علمتم من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار ومن قال في القرآن برأيه فليتبوأ مقعده من النار
یہ حدیث حسن ہے۔

۲۷۴۷۔ حضرت جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کی اور وہ صحیح تھی تب بھی اس نے غلطی کی۔

۲۷۴۷۔ حدثنا عبد بن حميد ثنا حبان بن هلال نا سهيل بن عبد الله وهو ابن ابي حزم اخو حزم القطعي ثنا ابو عمران الجوني عن جندب بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال في القرآن برأيه فأصاب فقد أخطأ
یہ حدیث غریب ہے۔ بعض محدثین سہیل بن ابی حزم کو ضعیف کہتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ اور بعد کے علماء سے یہی منقول ہے کہ وہ اپنی رائے سے تفسیر کرنے والے کی مذمت کرتے ہیں۔ نیز جو روایات مجاہد اور قتادہ سے منقول ہیں کہ انہوں نے تفسیر کی ان پر یہ گمان نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کی اس لئے کہ حسین بن مہدی عبد الرزاق سے وہ معمر سے اور وہ قتادہ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: قرآن کریم میں کوئی آیت ایسی نہیں جس کی تفسیر میں میں نے کوئی نہ کوئی روایت نہ سنی ہو۔ پھر ابن ابی عمر، سفیان سے اور وہ اعش سے نقل کرتے ہیں کہ مجاہد نے فرمایا: اگر میں ابن مسعودؓ کی قرأت پڑھتا تو مجھے ابن عباسؓ سے بہت سی ایسی باتوں کے متعلق نہ پوچھنا جو میں نے ان سے پوچھیں۔

باب ۱۵۴۲۔ وَمِنْ سُورَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ
۲۷۴۸۔ حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صلى صلاة لم يقرأ فيها بأم القرآن فهي خداج فهي خداج غير تمام قال قلت يا أبا هريرة اني أحيانا

باب ۱۵۴۲۔ سورۃ فاتحہ کی تفسیر۔

۲۷۴۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز ناقص ہے نامکمل ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے ابو ہریرہؓ کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو کیا کروں؟ فرمایا: اے فارسی کے بیٹے دل میں پڑھا کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حدیث قدسی بیان کرتے ہوئے سنا کہ

۲۷۴۸۔ حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صلى صلاة لم يقرأ فيها بأم القرآن فهي خداج فهي خداج غير تمام قال قلت يا أبا هريرة اني أحيانا

الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هَذَا عِدِّيُّ بْنُ حَاتِمٍ وَجِئْتُ
بِعَبِيرٍ أَمَانٍ وَلَا كِتَابٍ فَلَمَّا دُفِعَتْ إِلَيْهِ أَخَذَ بِيَدِي
وَقَدْ كَانَ قَالَ قَبْلَ ذَلِكَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ
يَدَهُ فِي يَدِي قَالَ فَقَامَ بِي فَلَقِيْتُهُ امْرَأَةً وَصَبِي مَعَهَا
فَقَالَا إِنَّ لَنَا إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَامَ مَعَهُمَا حَتَّى قَضَى
حَاجَتَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي حَتَّى أَتَى بِي دَارَهُ فَالْقَتُ
لَهُ الْوَلِيدَةُ وَسَادَةٌ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ
فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا يُفْرِكُ أَنْ تَقُولَ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ فَهَلْ تَعْلَمُ مَنْ إِلَهٌ سِوَى اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ
ثُمَّ تَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا تَقُولُ أَنْ تَقُولَ اللَّهُ أَكْبَرُ
وَتَعْلَمُ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنَ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ الْيَهُودَ
مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَإِنَّ النَّصَارَى ضَلَالٌ قَالَ قُلْتُ
فَأَتَى حَنِيفٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَرَأَيْتَ وَجْهَهُ تَبَسُّطُ فَرَحًا
ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَنْزَلْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْتُ
أَعْشَاءَ طَرَفِي النَّهَارِ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ عَشِيَّةً إِذْ
جَاءَهُ قَوْمٌ فِي ثِيَابٍ مِنَ الصُّوفِ مِنْ هَذِهِ النِّمَارِ
قَالَ فَصَلَّى وَقَامَ فَحَتَّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ وَلَوْ صَاعٌ وَلَوْ
بِنِصْفِ صَاعٍ وَلَوْ قُبْضَةً وَلَوْ بِنِصْفِ قُبْضَةٍ يَبْقَى
أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ أَوْ النَّارَ وَلَوْ بِتَمْرَةٍ وَلَوْ
بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَبْقَى اللَّهُ وَقَائِلٌ لَهُ مَا أَقُولُ
لَكُمْ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكُمْ مَالًا وَوَلَدًا فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ
أَيْنَ مَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ فَيَنْظُرُ قَدَامَهُ وَبَعْدَهُ وَعَنْ
يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَبْقَى بِهِ وَجْهَهُ
حَرَّ جَهَنَّمَ لَبِئْسَ لَكَ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ
فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَإِنِّي لَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ
الْفَاقَةَ فَإِنَّ اللَّهَ نَاصِرُكُمْ وَمُعْطِيكُمْ حَتَّى تَسِيرَ
الطَّعِينَةُ فِيمَا بَيْنَ يَتْرَبٍ وَالْحَبِيرَةُ أَكْثَرَ مَا يُخَافُ عَلَى
مُطَيِّئَتِهَا السَّرَقَ فَجَعَلْتُ أَقُولُ فِي نَفْسِي فَإِنِ

لیا۔ آپ ﷺ پہلے ہی صحابہ سے کہہ چکے تھے کہ مجھے امید ہے کہ اللہ
تعالیٰ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیں گے۔ آپ ﷺ مجھے لے کر
کھڑے ہوئے تو ایک عورت اور بچہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ
ہمیں آپ ﷺ سے کام ہے۔ آپ ﷺ ان سے ہاتھ ہوئے اور ان کا
کام کر کے دوبارہ میرا ہاتھ پکڑا اور آپ گھر لے گئے۔ ایک بچی نے
آپ ﷺ کے لئے پھوٹا بچھا دیا جس پر آپ بیٹھ گئے اور میں آپ ﷺ
کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد
مجھ سے پوچھا کہ تمہیں ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہنے سے کون سی چیز روکتی ہے
؟ کیا تم اللہ کے علاوہ کسی معبود کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔
پھر کچھ دیر باتیں کرتے رہے پھر فرمایا: تم اس لئے اللہ اکبر کہنے سے راہ
فرار اختیار کرتے ہو کہ تم اس سے بڑی کوئی چیز جانتے ہو؟ میں نے
عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: یہودیوں پر اللہ کا غضب ہے اور نصاریٰ گمراہ
ہیں۔ میں راست باز اور دین اسلام کی طرف مائل ہوں۔ کہتے ہیں۔ پھر
میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے کھل اٹھا۔ پھر
مجھے حکم دیا اور میں ایک انصاری کے یہاں رہنے لگا اور صبح و شام آپ
ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے لگا۔ ایک دن میں رات کے وقت
آپ ﷺ کے پاس تھا کہ ایک قوم آئی انہوں نے اون کے دھاری دار
کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور خطبہ دیتے
ہوئے انہیں صدقہ دینے کی ترغیب دی اور فرمایا: اگرچہ ایک صاع ہو یا
نصف ہو یا مٹھی ہو یا اس سے بھی کم ہو۔ تم میں ہر ایک (کو چاہئے کہ)
اپنے چہرے کو جہنم کی آگ کی گرمی یا اس کی آگ سے بچانے کی
کوشش کرے خواہ وہ ایک کھجور یا آدھی کھجور دے کر ہی ہو۔ اس لئے کہ
ہر شخص کو اللہ سے ملاقات کرنی ہے چنانچہ وہ تم سے یہی پوچھے گا جو میں
تمہیں بتا رہا ہوں کہ کیا میں نے تمہیں مال و اولاد نہیں دی؟ وہ کہے گا:
کیوں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو پھر کہاں ہے جو تم نے اپنے لئے
آگے بھیجا تھا۔ پھر وہ اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں دیکھے گا اور اپنے
چہرے کو آگ کی گرمی سے بچانے کے لئے کوئی چیز نہیں پائے گا۔ تم
لوگوں کو چاہئے کہ ہر شخص اپنے چہرے کو آگ سے بچائے خواہ آدھی

لُصُوصُ طَيِّ

ابواب تفسیر القرآن

کھجور (اللہ کی راہ میں) خرچ کر کے ہو یا کلمہ خیر کہہ کر۔ اس لئے کہ میں تم لوگوں کے متعلق فائق سے نہیں ڈرتا۔ کیونکہ اللہ تمہارا مددگار اور تمہیں دینے والا ہے۔ یہاں تک کہ... (عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ) ایک اکیلی عورت مدینہ سے حیرہ تک جائے گی اور اسے اپنی سواری کی چوری کا بھی خوف نہیں ہوگا۔ ❶ عدی کہتے ہیں کہ میں دل میں سوچنے لگا کہ اس وقت قبیلہ بنو طئی کے چور کہاں ہوں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف سماک بن حرب کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ بھی سماک سے وہ عباد بن حمیش سے وہ عدی بن حاتم سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمد بن ثنیٰ اور محمد بن بشر بھی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ سماک بن حرب سے وہ عباد بن حمیش سے وہ عدی بن ابی حاتم سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ یہود مغضوب علیہم اور نصاریٰ گمراہ ہیں پھر طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۵۴۳۔ سورہ بقرہ سے۔

باب ۱۵۴۳۔ وَمِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

۲۷۵۱۔ حدثنا محمد بن بشران بنی بن سعید نا ابی عدی و محمد بن جعفر و عبد الوہاب قالوا ناعوف بن ابی جمیلہ الاعرابی عن قسامة بن زهير عن ابی موسیٰ الأشعری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله خلق آدم من قبضة قبضها من جميع الارض فجاء منهم الاحمر والابيض والاسود و بين ذلك والسهل والحزن والخبيث والطيب

۲۷۵۱۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم کو ایک مٹھی سے پیدا کیا جسے اس نے پوری زمین سے اکٹھا کیا۔ اس لئے اولاد آدم میں سے کوئی سرخ رنگ کا ہے کوئی سفید ہے کوئی کالا ہے اور کوئی ان رنگوں کے درمیان۔ اسی طرح کوئی نرم مزاج ہے تو کوئی خبیث اور کوئی طیب۔

امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۵۲۔ حدثنا عبد بن حميدنا عبد الرزاق عن معمر عن همام بن منبه عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى ادخلوا الباب سجدا قال دخلوا مترجفين على اورا كههم اى منحرفين

۲۷۵۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ”ادخلوا الباب سجدا“ کی تفسیر میں فرمایا: کہ بنو اسرائیل اپنے کپڑوں پر گھٹھے ہوئے دروازے میں داخل ہوئے یعنی انحراف کرتے ہوئے۔

اسی سند سے ”فبدل الدين ظلموا قولاً غير الذين قيل لهم“ ❶ تفسیر میں منقول ہے کہ انہوں نے کہا: ”حجة في شعيرة“

۲۷۵۳۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا حضرت عامر بن ربيعة مزماتے ہیں کہ ہم ایک اندھیری رات

❶ یعنی دین اسلام کی بالادستی ہوگی اور اس قدر امن و امان ہوگا کہ وہ اکیلی سفر کرتے ہوئے بھی نہیں گھبرائے گی۔ واللہ اعلم (مترجم) ❷ یعنی سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں داخل ہو جاؤ۔ (مترجم) ❸ یعنی ان لوگوں نے اس قول کو بدل دیا جو ان سے کہا گیا تھا۔ (مترجم)

میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ ہم میں سے کسی کو قبلہ کی سمت معلوم نہیں تھی لہذا جس کا جہر منہ تھا۔ اسی طرف نماز پڑھ لی۔ صبح ہوئی تو ہم نے آنحضرت ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی ”فاینما تولوا فثم وجه الله“ (یعنی تم جس طرف بھی منہ کرو گے اسی طرف اللہ کا چہرہ ہے۔)

اشعث السمان عن عاصم بن عبيد الله عن عبد الله بن عامر بن ربيعة قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر في ليلة مظلمة فلم ندر أين القبلة فصلى كل رجل منا على جهته فلما أصبحنا ذكرنا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فنزلت فاینما تولوا فثم وجه الله

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اشعث بن سمان ربیع کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

۲۷۵۴۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نفل نماز سواری پر ہی پڑھ لیتے تھے خواہ اس کا منہ کسی طرف بھی ہوتا۔ اور آپ ﷺ مکہ سے مدینہ کی طرف آرہے تھے پھر ابن عمرؓ نے یہ آیت پڑھی ”والله المشرق والمغرب“ اور فرمایا: یہ آیت اسی باب میں نازل ہوئی۔ (ترجمہ: اور مشرق و مغرب اللہ ہی کے لئے ہے۔)

حدثنا عبد بن حميد بن يزيد بن هارون نا عبد الملك بن ابی سليمان قال سمعت سعيد بن جبیر يحدث عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي على راحلته تطوعا حيث ماتوجهت به وهو جاء من مكة الى المدينة ثم قرأ ابن عمر هذه الآية والله المشرق والمغرب وقال ابن عمر في هذا انزلت هذه الآية

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور قنادہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ آیت ”والله المشرق“..... الآية ”فول وجهك شطر المسجد الحرام“ (یعنی اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے) سے منسوخ ہے۔ یہ قول محمد بن عبد الملك بن ابی شوارب، یزید بن زریج سے وہ سعید سے اور وہ قنادہ سے نقل کرتے ہیں۔ جب کہ مجاہد اس کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرف بھی منہ کرو گے اسی طرف قبلہ ہے یعنی تمہاری نماز قبول ہوگی۔ یہ قول ابو کریب، وکیع سے وہ نضر بن عربی سے اور وہ مجاہد سے نقل کرتے ہیں۔

۲۷۵۵۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کاش کہ ہم مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھتے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔ ”واتخذوا من مقام ابراهيم مصلی“ یعنی مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ مقرر کر دو۔

۲۷۵۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا الحجاج بن منهال نا حماد بن سلمة عن حميد عن أنس إن عمر بن الخطاب أنه قال يا رسول الله لوصلينا خلف المقام فنزلت واتخذوا من مقام إبراهيم مصلی

یہ حدیث حسن ہے۔ احمد بن منیع، ہشیم سے وہ حمید طویل سے اور وہ انسؓ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حسن صحیح ہے اور اس باب میں عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۷۵۶۔ حضرت ابوسعیدؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ”و كذلك جعلناكم امة وسطا“ کی تفسیر میں فرمایا کہ وسطا سے مراد ”عدلا“ یعنی نہ افراط ہے نہ تفریط دونوں کے درمیان۔ (ترجمہ: اور اسی طرح ہم ہے تمہیں امت وسط بنایا۔)

۲۷۵۶۔ حدثنا احمد بن منيع نا ابو معاوية الاعمش عن أبي صالح عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله وكذلك جعلناكم امة وسطا قال عدلا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۵۷۔ حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن حضرت نوحؑ کو بلایا اور پوچھا جائے گا کہ کیا آپ ﷺ نے پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے ہاں! پھر ان کی قوم کو بلایا جائے گا۔ اور پوچھا جائے گا کہ کیا نوحؑ نے تمہیں پیغام پہنچایا تھا؟ وہ کہیں گے کہ ہمیں کوئی ڈرانے والا یا کوئی اور نہیں آیا۔ پھر نوحؑ سے پوچھا جائے گا کہ آپ کے گواہ کون ہیں؟ وہ عرض کریں گے محمد (ﷺ) اور ان کی امت۔ پھر تمہیں بلایا جائے گا اور تم گواہی دو گے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا تھا یہی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر ہے ”وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا“ (اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہی دو اور رسول ﷺ تم پر گواہ ہوں۔) ۱ نیز وسط سے مراد عدل ہے۔

حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار بھی جعفر بن عون سے اور وہ اعمش سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں۔

۲۷۵۸۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے لیکن چاہتے تھے کہ انہیں خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوَجهَ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذَلِكَ فَصَلَّى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ قَالَ ثُمَّ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ رَكُوعٌ فِي صَلَوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَدْ وَجَّهَ إِلَى الْكُعْبَةِ قَالَ فَاخْرُجُوا وَهُمْ رَكُوعٌ“ (یعنی ہم آپ کا چہرہ (بار بار) آسمان کی طرف اٹھتا دیکھ رہے ہیں۔ ہم آپ ﷺ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں۔ لہذا اپنا چہرہ خانہ کعبہ کی طرف پھیر لیجئے (مسجد حرام) چنانچہ آپ ﷺ کا رخ اسی قبلے کی طرف کر دیا گیا۔ جسے آپ پسند کرتے تھے۔ پھر ایک شخص نے آپ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی اس کے بعد اس کا گزر انصار کی ایک جماعت پر سے ہوا جو عصر کی نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع میں تھے۔ ان کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے آپ ﷺ کا رخ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے

۲۷۵۸۔ حدثنا هناد نا وكيع عن اسراييل عن أبي إسحاق عن البراء قال لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة صلى نحو بيت المقدس ستة أو سبعة عشر شهرا وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب أن يوجه إلى الكعبة فأنزل الله عز وجل قد نرى تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضاها فول وجهك شطر المسجد الحرام فوجهه نحو القبلة وكان يحب ذلك فصلى رجل معه العصر قال ثم مر على قوم من الأنصار وهم ركوع في صلاة العصر نحو بيت المقدس فقال هو يشهد أنه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنه قد وجه إلى الكعبة قال فأنصرفوا وهم ركوع

۱ یعنی امت گواہی دے گی اور رسول اللہ ﷺ اس کی توثیق و تصدیق کریں گے۔ واللہ اعلم (مترجم)

بھی رکوع ہی میں اپنے چہرے قبلہ کی طرف پھیر لئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری اسے ابواسحاق سے نقل کرتے ہیں۔ ہناد بھی وکیع سے وہ سفیان سے وہ عبد اللہ بن دینار سے اور وہ ابن عمر سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: وہ لوگ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع میں تھے۔ اس باب میں عمرو بن عوف مرقی، ابن عمر، عمارہ بن اوس اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے۔ ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۵۹۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب قبلہ تبدیل کیا گیا تو صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے ان بھائیوں کا کیا ہوگا جو بیت المقدس کی طرف چہرے کر کے نماز پڑھتے تھے اور اس حکم سے پہلے فوت ہو گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”وَمَا كَانَ اللَّهُ..... الْآيَةَ“ (یعنی اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے۔

۲۷۵۹۔ حَدَّثَنَا هِنَادٌ وَابُو عَمَارَةَ قَالَا نَا وَكَيْعٌ عَنْ اسْرَائِيلَ عَنْ سَمَاقٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا وَجَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكُعْبَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِأَخْوَانِنَا الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ إِيمَانَكُمْ الْآيَةَ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶۰۔ حضرت عروہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا۔ میں صفامروہ کے درمیان سعی نہ کرنے والے پر اس عمل میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھتا۔ نیز میرے نزدیک اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ ان کے درمیان سعی نہ کروں۔ انہوں نے فرمایا: بھائی تم نے کتنی غلط بات کہی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی پھر اس کے بعد مسلمانوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ ہاں زمانہ جاہلیت میں جو سرکش منہ (مشرکین کا معبود جو مشلل میں تھا) کے لئے لبیک کہتا تھا وہ صفا اور مروہ کے مابین سعی نہیں کرتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ“..... الْآيَةَ (جو حج بیت اللہ کرے یا عمرہ ادا کرے اس پر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے پر کوئی گناہ نہیں) اگر ایسا ہی ہوتا جیسا کہ تم کہہ رہے ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ”فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا“ (یعنی اس پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ صفا اور مروہ کی سعی نہ کرے) زہری کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کے سامنے بیان کی تو انہوں نے اسے بہت پسند کیا اور فرمایا: اس میں بڑا علم ہے۔ میں نے کچھ علماء کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ عرب میں سے جو لوگ صفا اور مروہ کے مابین سعی نہیں کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ ان دو پتھروں کے درمیان سعی کرنا امور

۲۷۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍَا سَفِينٌ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَلَا أَبَالِي أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ بِسَمَاعٍ قُلْتُ يَا ابْنَ أُخْتِي طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَهْلِ لِمَنَاةَ الطَّاعِيَةِ الَّتِي بِالْمِشَلِّ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي بَكْرٍ بِنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ وَقَالَ إِنَّ هَذَا لَعِلْمٌ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ آخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

جاہلیت میں سے ہے۔ اور انصار میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا گیا ہے نہ کہ صفا و مروہ کا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”ان الصفا والمروة من شعائر اللہ“..... (یعنی صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔) ابوبکر ابن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ آیت انہی لوگوں کے متعلق نازل ہوئی۔

فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَىٰ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶۱۔ حضرت عاصم احول کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک سے صفا و مروہ کے متعلق پوچھا تو فرمایا: یہ زمانہ جاہلیت کی نشانیوں میں سے تھے جب اسلام آیا تو ہم نے ان کا طواف چھوڑ دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”ان الصفا والمروة“..... (یعنی صفا و مروہ) فرمایا: ان کے درمیان سعی کرنا نفل عبادت ہے۔

۲۷۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ نَازِلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ هُمَا تَطَوُّعٌ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ مکہ تشریف لے گئے تو بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا پھر یہ آیت پڑھی ”واتخذوا من مقام“..... (یعنی اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی پھر آئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا پھر فرمایا: ہم بھی وہیں سے شروع کرتے ہیں جہاں سے اللہ نے شروع کیا ہے اور یہ آیت پڑھی ”ان الصفا والمروة من شعائر اللہ“..... (یعنی صفا و مروہ)

۲۷۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍَا سَفِينٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا فَقَرَأَ وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى خَلَفَ الْمَقَامَ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبِّدُوا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ وَقَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶۳۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ میں سے اگر کوئی روزے سے ہوتا اور افطار کے وقت بغیر افطار کئے سو جاتا تو آئندہ رات اور دن بھی کچھ نہ کھاتا یہاں تک کہ دوسرے دن افطار کا وقت ہو جاتا۔ قیس بن صرمہ انصاری بھی ایک مرتبہ روزے سے تھے جب افطار کا وقت ہوا

۲۷۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ نَازِلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ اسْرَاقِيلَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَصْحَبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْأَفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ

تو بیوی کے پاس آئے اور پوچھا کہ کچھ کھانے کو ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں لیکن میں جاتی ہوں اور کہیں سے لے کر آتی ہوں۔ انہوں نے سارا دن کام کیا تھا لہذا نیند غالب آ گئی اور وہ سو گئے جب ان کی بیوی آئیں تو دیکھا کہ وہ سو رہے ہیں کہنے لگیں ہائے تمہاری محرومی۔ پھر جب دوسرے دن دو پہر کا وقت ہوا تو وہ بے ہوش ہو گئے چنانچہ اس کا تذکرہ آپ ﷺ سے کیا گیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ”احل لکم..... الآیة“ (تم لوگوں کے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں سے مشغول ہونا حلال کر دیا گیا) اس پر وہ لوگ بہت خوش ہوئے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وکلوا واشربوا..... الآیة“ یعنی کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تم لوگوں کے لئے سفید خط سیاہ خط سے تمیز ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو۔

يُفْطِرْ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى يُمِيسَى وَإِنْ قَيْسَ بْنِ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَهُ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ طَعَامٌ فَقَالَتْ لَا وَلَكِنْ أَنْتَ لَبِيقٌ فَأَطْلُبْ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَعَلَبْتُهُ عَيْنُهُ وَجَاءَ تُوْهُ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خِيْبَةُ لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غَشِيَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أَحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصَّيَامِ الرَّفَثَ إِلَى نِسَاءِكُمْ فَفَرَحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۶۴۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ حضرت ﷺ نے ”وقال ربکم..... الآیة“ (یعنی تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا) کی تفسیر میں فرمایا: دعائی اصل عبادت ہے اور یہ آیت ”داخرین“ تک پڑھی۔

۲۷۶۴۔ حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ أَبِي مَعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ زُرَّ عَنْ يُسَيْعِ بْنِ كَنْدِي عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَقَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ وَقَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ إِلَى قَوْلِهِ دَاخِرِينَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶۵۔ شعبی، عدی بن حاتم سے نقل کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی ”حتی یتبین“..... تو آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اس سے مراد رات کی تاریکی میں سے دن کی روشنی کا ظاہر ہونا ہے۔

۲۷۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هَشِيمُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ احمد بن منیع، ہشیم بن مجالد سے وہ شعبہ سے وہ عدی بن حاتم سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۷۶۶۔ حضرت عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے روزے کے متعلق پوچھا تو یہ آیت پڑھی۔ ”حتی یتبین لکم الخیط“..... الآیة چنانچہ میں نے درسیاں رکھ لیں ایک سفید اور

۲۷۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ عَنْ مَجَالِدٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ حَتَّى

ایک کالی اور رات کے آخر میں انہیں دیکھنے لگتا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے کچھ کہا۔ لیکن یہ بات سفیان کو یاد نہیں رہی۔ چنانچہ فرمایا کہ اس سے مراد رات اور دن تھا۔

يَتَبَيَّنْ لَكُمْ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ
فَاَخَذْتُ عِقَالَيْنِ أَحَدُهُمَا اَبْيَضُ وَالْآخَرُ اَسْوَدُ
فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ إِلَيْهِمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ سَفِيَانٌ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ
اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶۷۔ حضرت اسلم ابو عمران نجیبی کہتے ہیں کہ ہم جنگ کے لئے روم گئے ہوئے تھے کہ رومیوں کی فوج میں سے ایک بڑی صف مقابلے کے لئے نکلی جن سے مقابلے کے لئے مسلمانوں میں سے بھی اتنی ہی تعداد میں یا اس سے زیادہ آدمی نکلے۔ ان دنوں مصر پر عقبہ بن عامر حاکم تھے اور لشکر کے فضالہ بن عبید امیر تھے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے روم کی صف پر حملہ کر دیا یہاں تک کہ ان کے اندر چلا گیا۔ اس پر لوگ چیخنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ خود کو اپنے ہاتھ سے ہلاکت میں ڈال رہا ہے۔ چنانچہ ابویوب انصاری کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! تم لوگ اس آیت کی یہ تفسیر کرتے ہو ۱۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ آیت ہم انصار لوگوں کے متعلق نازل ہوئی اس لئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور اس کے مددگاروں کی تعداد زیادہ ہو گئی۔ تو ہم لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے۔ اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے اور اس کی مدد کرنے والے بہت ہیں اور ہمارے اموال (کھیتی باڑی وغیرہ) ضائع ہو گئے ہیں۔ ہمارے لئے بہتر ہوگا کہ ہم ان کی اصلاح کریں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہماری بات کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی ”وَانْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ.....“ الآية۔ (یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور خود کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو) چنانچہ ہلاکت یہ تھی کہ ہم اپنے اموال اور کھیتی باڑی کی اصلاح میں لگ جائیں اور جنگ و جہاد کو ترک کر دیں راوی کہتے ہیں کہ ابویوب ہمیشہ جہاد ہی میں رہے یہاں تک کہ دفن بھی روم ہی کی سرزمین پر ہوئے۔

۲۷۶۷۔ حدثنا عبد بن حميد نا الضحاك عن
مخلد ابو عاصم النبيل عن حيوة بن شريح عن يزيد
بن ابي حبيب عن اسلم بن ابي عمران التميمي قال
كُنَّا بِمَدِينَةِ الرُّومِ فَأَخْرَجُوا إِلَيْنَا صَفًّا عَظِيمًا مِّنَ
الرُّومِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِثْلُهُمْ أَوْ أَكْثَرُ
وَعَلَى أَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ غَامِرٍ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ
فُضَالَةُ بْنُ عُيَيْدٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى
صَفِّ الرُّومِ حَتَّى دَخَلَ فِيهِمْ فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوا
سُبْحَانَ اللَّهِ يُلْقِي بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَامَ أَبُو أَيُّوبَ
الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَتَأْوِلُونَ هَذِهِ
الْآيَةَ هَذَا التَّأْوِيلُ وَإِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ
الْأَنْصَارِ لَمَّا أَعَزَّ اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَكَثُرْنَا صِرُّوهُ فَقَالَ
بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُونَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعَزَّ الْإِسْلَامَ
وَكَثُرْنَا صِرُّوهُ فَلَوْ قُمْنَا فِي أَمْوَالِنَا فَأَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ
مِنْهَا فَانْزَلِ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا وَانْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَكَانَتْ التَّهْلُكَةُ
الْإِقَامَةُ عَلَى الْأَمْوَالِ وَاصْلَاحُهَا وَتَرْكُنَا الْغُرُورَ
فَمَزَالَ أَبُو أَيُّوبَ شَاخِصًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى دُفِنَ
بِأَرْضِ الرُّومِ

۱۔ اس آیت سے مراد یہ آیت ہے ”وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ“ یعنی خود کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۸۔ حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرؓ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ آیت میرے ہی متعلق نازل ہوئی۔ ”فمن كان منكم..... الآية“ (ترجمہ: یعنی اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو روزے، خیرات یا قربانی سے اس کا فدیہ ادا کرو۔) کہتے ہیں کہ ہم صلح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے ساتھ احرام کی حالت میں تھے۔ ہمیں مشرکین نے روک دیا۔ میرے بال کانوں تک لمبے تھے اور جو کھیں میرے منہ پر گرنے لگی تھیں۔ اتنے میں آنحضرت ﷺ میرے پاس سے گزرے اور دیکھا تو فرمایا: لگتا ہے کہ تمہارے سر کی جو کھیں تمہیں خاصی اذیت دے رہی ہیں۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں! تو پھر بال منذاؤد۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ مجاہد کہتے ہیں، روزے تین دن بکے، کھانا کھلائے تو چھ مہینوں کو اور اگر قربانی کرے تو ایک بکری یا اس سے زیادہ۔

٢٧٦٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ أَنَا هَشِيمٌ أَنَا مُغِيرَةُ
عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ كَعْبُ بْنُ عَجْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَفِي نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا يَأَىٰ عَنَىٰ بِهَا فَمَنْ
كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَقَدِيَّةٌ مِّنْ
صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٌ أَوْ نُسُكٌ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ وَقَدْ حَصَرَنَا
الْمُشْرِكُونَ وَكَانَتْ لِي وَفْرَةٌ فَجَعَلْتُ الْهُوَامَ
تَسَاقُطُ عَلَىٰ وَجْهِي فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ هُوَامٌ رَأْسُكَ تُؤْذِيكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ فَاحْلُقْ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قَالَ مُجَاهِدٌ الصَّيَامُ
ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَالطَّعَامُ لِسِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالنُّسُكُ شَاةٌ
فَصَاعِدًا-

علی بن حجر بھی ہشیم سے وہ ابوبشر سے وہ مجاہد سے وہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اور وہ کعب بن عجرؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اے علی بن حجر نے ہشیم سے انہوں نے اشعث بن سوار سے انہوں نے شعی سے انہوں نے عبداللہ بن معقل سے اور انہوں نے کعب بن عجرؓ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ یہ حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمن بن اصہبانی بھی عبداللہ بن معقل سے روایت کرتے ہیں۔ پھر علی بن حجر، اسماعیل سے وہ ایوب سے وہ مجاہد سے وہ عبدالرحمن سے اور وہ کعب بن عجرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ سلگا رہا تھا اور جوئیں میری پیشانی پر چھڑ رہی تھیں آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا یہ تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: تو سر کے بال منڈوا دو اور قربانی کر دو یا تین روزے رکھ لیا پھر چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ ایوب کہتے ہیں کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ کون سی چیز پہلے فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶۹۔ حضرت عبدالرحمن بن سمر کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ حج عرفات میں حاضر ہونے کا نام ہے۔ اور منیٰ کا قیام تین دن تک ہے لیکن اگر کوئی جلدی کرتے ہوئے دودن میں ہی چلا گیا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں اور اگر تین دن تک قیام کرے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ نیز جو شخص عرفات میں طلوع فجر سے پہلے پہنچ گیا اس کا حج ہو گیا۔

٢٧٦٩- حدثنا ابن أبي عمرنا سفين بن عينة عن
سفيان الثوري عن بكير بن عطار عن عبد الرحمن بن
يعمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحج
عرفات الحج عرفات أيام منى ثلث فمن
تعجل في يومين فلا إثم عليه ومن تأخر فلا إثم عليه
ومن أدرك عرفة قبل أن يطلع الفجر فقد أدرك الحج

ابن عمر، سفیان بن عیینہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ ثوری کی بیان کردہ یہ حدیث بہت عمدہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے شعبہ نے بھی بکیر سے نقل کیا ہے لیکن اس حدیث کو ہم صرف بکیر ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۷۷۰۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: سخت جھگڑا
لو آدمی اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب لوگوں میں زیادہ ناپسندیدہ ہے۔ ①

۲۷۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَافِلٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ
ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ أَلَدُّ الْخِصَمِ
بِهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۲۷۷۱۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اگر یہودیوں میں سے کوئی عورت
ایام حیض میں ہوتی تو وہ لوگ نہ اس کے ساتھ کھاتے پیتے اور نہ میل
جول رکھتے چنانچہ آنحضرت ﷺ سے اس مسئلے کے متعلق دریافت کیا
گیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ”وَيَسْأَلُونَكَ..... الْآيَةَ“ (یعنی یہ آپ
سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں تو) آپ فرمادیجئے کہ یہ ناپاک ہے
(.....) پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے ساتھ کھایا پیاجائے اور انہیں
گھروں میں اپنے ساتھ رکھا جائے نیز ان کے ساتھ جماع کے علاوہ
سب کچھ کرنا (بوس و کنار وغیرہ) جائز ہے۔ اس پر یہودی کہنے لگے کہ
یہ ہمارے ہر کام کی مخالفت کرتے ہیں چنانچہ عباد بن بشیر اور اسید بن
حضرہ آئے اور آپ ﷺ کو یہود کے اس قول کی خبر دینے کے بعد عرض کیا:
کیا ہم حیض کے ایام میں جماع بھی نہ کرنے لگیں تاکہ ان کی مخالفت
پوری ہو جائے۔ یہ بات سن کر آنحضرت ﷺ کا چہرہ غصے سے متغیر
ہو گیا۔ ② یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ شاید آپ ﷺ ان سے ناراض ہو گئے
ہیں اور پھر اٹھ کر چل دیئے۔ اسی وقت ان دونوں کے لئے دودھ بطور
ہدیہ آیا تو آپ ﷺ نے انہیں بھیج دیا۔ اور انہوں نے پیا۔ اس طرح
ہمیں علم ہوا کہ آپ ﷺ ان سے ناراض نہیں ہیں۔

۲۷۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٌ ثَنِي سُلَيْمَانَ بْنِ
حَرْبٍ نَاحِمَادُ بْنُ سَلْمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
كَانَتْ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا
وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبُيُوتِ فَسُئِلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَى
فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَأَنْ يَكُونُوا مَعَهُنَّ فِي
الْبُيُوتِ وَأَنْ يَفْعَلُوا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا النِّكَاحَ فَقَالَتْ
الْيَهُودُ مَا يَرِيدُ أَنْ يَدْعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفْنَا فِيهِ
فَجَاءَ عَبَادُ بْنُ بَشِيرٍ وَأَسِيدُ بْنُ حُضَيْرٍ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ بِذَلِكَ وَقَالَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَرَّ
وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ
قَدْ غَضِبَ عَلَيْهِمَا فَقَامَ فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ
فَارْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَثَرِهِمَا
فَسَقَاهُمَا فَعَلِمْنَا أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا

بِهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صحیح ہے۔ محمد بن عبد الاعلیٰ اسے عبد الرحمن بن مہدی سے اور وہ حماد بن سلمہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۷۷۲۔ ابن مکتدہ کہتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے فرمایا: یہود کہا کرتے
تھے جو شخص اپنی بیوی سے پچھلی جانب سے اس طرح صحبت کرے کہ
دخول قبل (آگے ہی) میں ہو تو اس سے بچہ بھیگنا پیدا ہوتا ہے۔ اس

۲۷۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَالِي نَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلْمَةَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَافِلٌ وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا

① امام ترمذی یہ حدیث بیان کر کے اس آیت کی تفسیر کرنا چاہتے ہیں۔ ”وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْجَبُ قَوْلَهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَشْهَدُ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ وَهُوَ
الدَّالُّ الْخَصَمُ“ یعنی بعض لوگ ایسے ہیں کہ دنیاوی زندگی میں آپ اس کی بات کو پسند کرتے ہیں اور وہ اپنے دل کی بات پر اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہے اور وہ سخت جھگڑالو ہے۔
(مترجم) ② آپ ﷺ کے غصے میں آنے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے کفار کی مخالفت کرنا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

پر یہ آیت نازل ہوئی ”نساء کم حرث“..... الایۃ یعنی تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں۔ لہذا اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو داخل ہو۔ ❶

يَقُولُ كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ مَنْ آتَى امْرَأَتَهُ فَبُيِّعَتْ مِنْ دُبْرِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَزَكَتْ نِسَاءُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَاتُّوا حَرْثَكُمْ أَنْتِ شِئْتُمْ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۷۳۔ حدیثنا محمد بن بشارنا عبدالرحمان بن مہدی نا سفین عن ابی خثیم عن ابن سابط عن حفصۃ بنت عبد الرحمن عن أم سلمة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ نساءکم حرتکم لکم فاتوا حرتکم انی شئتم یعنی صاماً واحداً

۲۷۷۳۔ حضرت ام سلمہؓ آنحضرت ﷺ سے اس آیت ”نساء کم حرث“..... الایۃ کی تفسیر میں نقل کرتی ہیں کہ اس سے مراد ایک ہی سوراخ (میں دخول کرنا) ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن خثیم کا نام عبداللہ بن عثمان بن خثیم ہے اور ابن سابط: عبدالرحمن بن عبداللہ حمجی مکی ہیں اور حفصہ: عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق کی بیٹی ہیں۔ بعض روایات میں ”فی صام واحد“ وارد ہوا ہے اور دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔

۲۷۷۴۔ حدیثنا عبد بن حمید نا الحسن بن موسی نا یعقوب بن عبداللہ الاشعری عن جعفر بن ابی المغیرۃ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال جاء عمر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله هلكت قال وما أهلكك قال حولت رجلي الليلة قال فلم يرد عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئاً قال فأنزلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الآية نساءكم حرتكم فاتوا حرتكم اني شئتم أقبل وأدبر وأتق الدبر والحیضة

۲۷۷۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کس طرح؟ عرض کیا: میں نے آج رات اپنی سواری پھیر دی۔ ❶ آپ ﷺ خاموش رہے پھر یہ آیت نازل ہوئی ”نساء کم حرث لکم“..... یعنی جس طرف سے چاہو قبل میں صحبت کرو۔ البتہ دبر اور ایام حیض سے اجتناب کرو۔

یہ حدیث غریب ہے۔ یعقوب: عبداللہ اشعری کے بیٹے ہیں اور یہ یعقوب قتی ہیں۔

۲۷۷۵۔ حدیثنا عبد بن حمید نا ہاشم بن القاسم عن المبارك بن فضالة عن الحسن بن مفضل بن يسار أنه زوج أخته رجلاً من المسلمين على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فكانت عنده ما كانت ثم طلقها تطليقة لم يرجعها حتى

۲۷۷۵۔ حضرت معقل بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عہد رسالت ﷺ میں اپنی بہن کا کسی مسلمان سے نکاح کیا۔ تھوڑا عرصہ وہ ساتھ رہے پھر اس نے اسے ایک طلاق دے دی اور عدت گزر جانے تک رجوع نہیں کیا۔ عدت گزر گئی تو اسے اس کی خواہش ہوئی اور اسے اس کی۔ چنانچہ اس نے بھی دوسرے پیغام بھیجے والوں کے ساتھ نکاح کا

❶ کھیتی وہی ہوتی ہے جہاں بچ بونے پر وہ آگ جائے لہذا اس آیت سے دبر میں جماع کرنے پر استدلال کرنا ناممکن ہے۔ واللہ اعلم۔ ❶ یعنی اپنی بیوی سے پچھل جانب سے اگلے حصے میں صحبت کی ہے۔ حضرت عمرؓ نے سوچا کہ شاید اس میں گناہ ہو۔ واللہ اعلم (مترجم)

انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَهِيَ بِهَا وَهِيَ بِنْتُهُ ثُمَّ خَطَبَهَا مَعَ
الْحُطَّابِ فَقَالَ لَهُ يَا لَكُمُ أَكْرَمْتُكَ بِهَا وَزَوَّجْتُكَهَا
فَطَلَّقْتُهَا وَاللَّهِ لَا تَرْجِعْ إِلَيْكَ أَبَدًا إِخْرَ مَا عَلَيْكَ قَالَ
فَعَلِمَ اللَّهُ حَاجَتَهُ إِلَيْهَا وَحَاجَتَهَا إِلَى بَعْلِهَا فَانْتَزَلَ
اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ
إِلَى قَوْلِهِ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ
سَمِعَ لِرَبِّي وَطَاعَةٌ ثُمَّ دَعَاَهُ فَقَالَ أَرْوِّجُكَ وَأُكْرِمُكَ

پیغام بھیجا تو میں نے اس سے کہا: کہیں میں نے اسے تمہارے نکاح
میں دے کر تمہاری عزت افزائی کی تھی اور تم نے اسے طلاق دے دی۔
اللہ کی قسم وہ کبھی تمہاری طرف رجوع نہیں کرے گی لیکن اللہ تعالیٰ ان
دونوں کی ایک دوسرے کی ضرورت جانتا تھا۔ چنانچہ یہ آیات نازل
ہوئیں۔ ”واذا طلقتم النساء..... سرے و انتم لا تعلمون“ تک
(ترجمہ: اور اگر تم میں سے کچھ لوگ اپنی بیویوں کو طلاق دے دیں اور
ان کی عدت پوری ہو جائے تو تم انہیں اپنے سابقہ شوہروں سے
(دوبارہ) نکاح کرنے سے مت روکو بشرط یہ کہ وہ قاعدے کے مطابق
اور یا ہم رضامند ہوں۔ اس سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ
اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ اس نصیحت کا قبول کرنا تمہارے
لئے زیادہ صفائی اور پاک کی بات ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم
نہیں جانتے) جب معقل نے یہ آیات سنیں تو فرمایا: اللہ ہی کے لئے
سبح و اطاعت ہے پھر اسے بلایا اور فرمایا: میں اسے تمہارے نکاح میں
دے کر تمہارا اکرام کرتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حسن سے منقول ہے۔ اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ بغیر ولی کے نکاح
جائز نہیں۔ اس لئے کہ معقلؓ کی بہن مطلقہ تھیں چنانچہ اگر انہیں نکاح کا اختیار ہوتا تو وہ اپنا نکاح خود کر لیتیں اور معقلؓ کی محتاج نہ ہوتیں۔
اس آیت میں خطاب بھی اولیاء ہی کے لئے ہے کہ انہیں نکاح سے مت روکو۔ لہذا آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نکاح کا اختیار
عورتوں کی رضامندی کے ساتھ ان کے اولیاء کو ہے۔ ❶

۲۷۷۶۔ حدثنا قتيبة نا مالك بن انس حدثنا
الانصاري نا معن نا مالك عن زيد بن اسلم عن
القَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُؤُنُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ قَالَ
أَمَرْتَنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا
بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَادْنِي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ
وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اذْنَتُهَا فَأَمَلْتُ عَلَى
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ
الْعَصْرِ وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ وَقَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۷۷۶۔ حضرت عائشہؓ کے مولیٰ ابویونسؓ کہتے ہیں کہ عائشہؓ نے مجھے حکم
دیا کہ ان کے لئے ایک مصحف (قرآن کریم کا نسخہ) لکھوں اور جب اس
آیت حافظوا علی الصلوات..... الایۃ پر پہنچوں تو انہیں بتاؤں
چنانچہ جب میں اس آیت پر پہنچا تو انہیں بتایا۔ انہوں نے حکم دیا کہ یہ
آیت اس طرح لکھو ”حافظوا علی الصلوات والصلوة
الوسطی و صلوة العصر وقوموا لله قانتین“ (ترجمہ) نمازوں
کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی حفاظت کرو۔ نیز عصر کی نماز کی بھی
اور اللہ کے سامنے ادب کے ساتھ کھڑے رہا کرو) پھر حضرت عائشہؓ
نے فرمایا: میں نے یہ آیت آنحضرت ﷺ سے اسی طرح سنی ہے۔

(۱) اس مسئلے کی تفصیل ابواب النکاح میں گزر چکی ہے۔ (مترجم)

اس باب میں حصہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۷۷۔ حضرت مسعد بن مسعدہ ثنا یزید بن زریع
عن سعید عن قتادة نال الحسن عن سمرة بن جندب
أن النبي صلى الله عليه وسلم قال صلوة الوسطى
صلوة العصر

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۷۸۔ حدثنا هناد نا عبدة عن سعيد بن ابی
عروبة عن قتادة عن ابی حسان الأعرج عن عبدة
السلمانی أن علیاً حدثه أن النبي صلى الله عليه
وسلم قال يوم الأحزاب اللهم املا فبورهم
وبئوتهم نارا كما شغلونا عن صلوة الوسطى حتى
غابت الشمس

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت علیؑ سے منقول ہے۔ ابوحسان اعرج کا نام مسلم ہے۔

۲۷۷۹۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوالنضر
وابوداؤد عن محمد بن طلحة بن مصرف عن زید
عن مرة عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم صلوة الوسطى صلوة العصر

کی نماز کو درمیانی نماز قرار دیا۔ ①

اس باب میں زید بن ثابتؓ، ابوبہام بن عتبہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۸۰۔ حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ ہم نماز میں باتیں کر لیا
کرتے تھے پھر یہ آیت نازل ہوئی ”وقوموا لله قانتين“ یعنی اللہ
کے لئے باادب کھڑے ہوا کرو۔ چنانچہ ہمیں نماز کے دوران خاموش
رہنے کا حکم دیا گیا۔

۲۷۸۰۔ حدثنا احمد بن منيع نامروان بن معاوية
ویزید بن ہارون و محمد بن عبید عن اسمعيل بن ابی
خالد عن الحارث بن شبیل عن ابی عمرو الشیبانی
عن زید بن ارقم قال کنا نتکلم علی عهد رسول الله
صلى الله عليه وسلم فی الصلوة فتزلت وقوموا لله
قانتين فامرنا بالسكوت۔

احمد بن منیع بھی ہشیم سے اور وہ اسماعیل بن ابی خالد سے اسی کی مانند نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں۔ ”ونہینا
عن الکلام“ یعنی اور ہمیں بات کرنے سے روک دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عمر و شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

① ان تمام احادیث کے ذکر سے اس آیت کی تفسیر مقصود ہے کہ حافظہ اعلیٰ الصلوات والصلوة الوسطی۔ یعنی نمازوں اور بیچ کی نماز کی حفاظت کرو۔ درمیانی نماز کی
تفسیر اکثر علماء عصر کی نماز ہی سے کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

۲۷۸۱۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا عبيد الله بن موسى عن اسرائيل عن السدي عن ابي مالك عن البراء لا تيمموا الخبيث منه تنفقون قال تركت فينا معشر الانصار كذا اصحاب نخل فكان الرجل يأتي من نخله على قدر كثرته وقلته وكان الرجل يأتي بالقنو والقنوين فيعلقه في المسجد وكان اهل الصفة ليس لهم طعام فكان احدثهم اذا جاع اتى القنو فضره بعصاه فسقط اليسر والتمر فياكل وكان اناس ممن لا يرعب في الخير يأتي الرجل بالقنو فيه الشيص والحشف والقنو قد انكسر فيعلقه فانزل الله تبارك وتعالى يا ايها الذين امنوا انفقوا من طيبات ما كسبتم ومما اخرجنا لكم من الارض ولا تيمموا الخبيث منه تنفقون ولستم باخذيه الا ان تغمضوا فيه قال لو ان احدثكم اهدى مثل اعطى لم ياخذوه الا على اعماض او حياء قال فكننا بعد ذلك ياتي احدثنا بصالح ما عنده

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ ابوالمالک کا نام غزو ان ہے وہ قبیلہ بنو غفار سے تعلق رکھتے ہیں سفیان ثوری بھی سدی سے کچھ اس قسم کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۷۸۲۔ حدثنا هناد نا ابوالاحوص عن عطاء ابن السائب عن مرة الهمداني عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان للشيطان لمة بابن ادم وللملك لمة فاما لمة الشيطان فايعاد بالشر وتكذيب بالحق واما لمة الملك فايعاد بالخير وتصديق بالحق فمن وجد ذلك فليعلم انه من الله فليحمد الله ومن وجد الاخرى فليتعوذ بالله من الشيطان ثم قرأ الشيطان يعذكم الفقرو يا امرؤكم بالفحشاء الآية

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابوالاحوص کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

۲۷۸۱۔ حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ لا یتیمموا الخبیث..... الآية ہم انصار کے بارے میں نازل ہوئی۔ ہم لوگ کھجوروں والے تھے اور ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق تھوڑی یا زیادہ کھجوریں لے کر حاضر ہوتا۔ کچھ لوگ گچھایا دو گچھے لاکر مسجد میں لٹکا دیتے پھر اصحاب صفہ کے لئے کہیں سے کھانا مقرر نہیں تھا اگر ان میں سے کسی کو بھوک لگتی تو وہ گچھے کے پاس آتا اور اپنی لاشی مارتا جس سے کھتی اور پکی ہوئی کھجوریں گر جاتیں اور وہ کھا لیتا۔ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو خیرات دینے میں رغبت نہیں رکھتے تھے وہ ایسا گچھا لاتا جس میں خراب کھجوریں زیادہ ہوتیں یا ٹوٹا ہوا گچھا لاکر لٹکا دیتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یا ایہا الذین..... الآية۔ اے ایمان والو! اپنی کمائی میں سے عمدہ چیز خرچ کرو۔ اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کیا ہے اور ردی چیزیں خرچ کرنے کی نیت نہ کیا کرو۔ حالانکہ تم خود بھی ایسی چیز کو نہیں لیتے الا یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں اور تعریف کے لائق ہیں۔

۲۷۸۲۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: انسان پر شیطان کا بھی اثر ہوتا ہے اور فرشتے کا بھی۔ شیطان کا اثر شر کا وعدہ اور حق کی تکذیب ہے جب کہ فرشتے کا اثر خیر کا وعدہ اور حق کی تصدیق ہے۔ لہذا اگر کوئی اسے پائے تو جان لے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ کی تعریف بیان کرے اور جو پہلے والا اثر پائے تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ ”الشيطان يعدكم.....“ الآية۔ یعنی شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔

۲۷۸۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاکیزہ چیز ہی کو قبول کرتے ہیں پھر اس نے مؤمنوں کو اسی چیز کا حکم دیا جس کا رسولوں کو دیا اور فرمایا: ”یٰٰنَا بَیْہَا الرِّسْلُ.....“ (یعنی اسے پیغمبر و تم عمدہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو اس لئے کہ میں تمہارے اعمال کے متعلق جانتا ہوں) پھر (مؤمنوں کو مخاطب کر کے) فرمایا: ”یٰٰنَا بَیْہَا الَّذِینَ آمَنُوا کُلُوا.....“ (الایہ) (یعنی اے ایمان والو ہماری عطا کی ہوئی چیزوں میں سے بہترین چیزیں کھاؤ) راوی کہتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے اس شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے پریشان ہے اور اس کے بال خاک آلود ہو رہے ہیں وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے۔ اے رب اے رب۔ حالانکہ اس کا کھانا، پینا، پہننا سب حرام چیزوں سے ہیں اسے حرام ہی سے خوراک دی گئی پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو۔

۲۷۸۴۔ حدیثنا عبد بن حمید نا عبید اللہ بن موسیٰ عن اسرائیل عن السدی قال قال حدیثی من سمع علیاً یقول لما نزلت هذه الآية ان تبدوا ما فی أنفسکم او تخفوه یحاسبکم به اللہ فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء الاية احزننا قال قلنا یحدث احدننا نفسه فیحاسب به لاندري ما یغفر منه وما لا یغفر منه فنزلت هذه الآية بعدها فنسختها لا یكلف اللہ نفساً الا وسعها لها ما کسبت وعليها ما اکسبت

۲۷۸۵۔ حدیثنا عبد بن حمید نا الحسن بن موسیٰ وروح بن عبادہ عن حماد بن سلمہ عن علی بن زید عن أمیة أنها سألت عائشة عن قول اللہ تبارک وتعالیٰ ان تبدوا ما فی أنفسکم او تخفوه یحاسبکم به اللہ وعن قوله من یعمل سوء یجز به

۲۷۸۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاکیزہ چیز ہی کو قبول کرتے ہیں پھر اس نے مؤمنوں کو اسی چیز کا حکم دیا جس کا رسولوں کو دیا اور فرمایا: ”یٰٰنَا بَیْہَا الرِّسْلُ.....“ (یعنی اسے پیغمبر و تم عمدہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو اس لئے کہ میں تمہارے اعمال کے متعلق جانتا ہوں) پھر (مؤمنوں کو مخاطب کر کے) فرمایا: ”یٰٰنَا بَیْہَا الَّذِینَ آمَنُوا کُلُوا.....“ (الایہ) (یعنی اے ایمان والو ہماری عطا کی ہوئی چیزوں میں سے بہترین چیزیں کھاؤ) راوی کہتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے اس شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے پریشان ہے اور اس کے بال خاک آلود ہو رہے ہیں وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے۔ اے رب اے رب۔ حالانکہ اس کا کھانا، پینا، پہننا سب حرام چیزوں سے ہیں اسے حرام ہی سے خوراک دی گئی پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو۔

۲۷۸۴۔ حدیثنا عبد بن حمید نا عبید اللہ بن موسیٰ عن اسرائیل عن السدی قال قال حدیثی من سمع علیاً یقول لما نزلت هذه الآية ان تبدوا ما فی أنفسکم او تخفوه یحاسبکم به اللہ فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء الاية احزننا قال قلنا یحدث احدننا نفسه فیحاسب به لاندري ما یغفر منه وما لا یغفر منه فنزلت هذه الآية بعدها فنسختها لا یكلف اللہ نفساً الا وسعها لها ما کسبت وعليها ما اکسبت

۲۷۸۵۔ حدیثنا عبد بن حمید نا الحسن بن موسیٰ وروح بن عبادہ عن حماد بن سلمہ عن علی بن زید عن أمیة أنها سألت عائشة عن قول اللہ تبارک وتعالیٰ ان تبدوا ما فی أنفسکم او تخفوه یحاسبکم به اللہ وعن قوله من یعمل سوء یجز به

۲۷۸۵۔ حضرت امیہ نے حضرت عائشہؓ سے ”ان تبدوا ما فی“ (الایہ) اور ”من یعمل سوء یجز به“ کی تفسیر پوچھی تو فرمایا: میں نے جب سے ان آیات کی تفسیر آنحضرت ﷺ سے پوچھی ہے اس وقت سے کسی نے مجھ سے ان کے متعلق نہیں پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا: ان سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو مصیبتوں میں گرفتار کرنا ہے مثلاً

فَقَالَتْ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ مُعَاتِبَةُ اللَّهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيبُهُ مِنَ الْحُمَى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبُضَاعَةُ يَضَعُهَا فِي يَدِ قَمِيصِهِ فَيَقْفُذُهَا فَيَفْرُجُ لَهَا حَتَّى إِنَّ الْعَبْدَ لَيُخْرِجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا يُخْرِجُ الْبَيْرُ الْأَحْمَرَ مِنَ الْكَبِيرِ

بخاریا کوئی غمگین کر دینے والا حادثہ یہاں تک کہ کبھی اپنے کرتے کے بازو (جیب) وغیرہ میں کوئی چیز رکھنے کے بعد اسے گم کر دیتا ہے اور پھر اس کے متعلق پریشان ہوتا ہے تو اس پریشانی پر بھی اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے سونا سرخ انگلیٹھی سے۔ ❶

یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۷۸۶۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وكيع نا سفيان عن ادم بن سليمان عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الآية ان تبدوا ما في انفسكم او تخفوه يحاسبكم به الله دخل قلوبهم منه شيء لم يدخل من شيء فقالوا للنبي صلى الله عليه وسلم فقال قولوا سمعنا وأطعنا فالتقى الله الإيمان في قلوبهم فأنزل الله تبارك وتعالى امن الرسول بما أنزل إليه من ربه والمؤمنون الا يكلف الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا قال قد فعلت ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما حملته على الذين من قبلنا قال قد فعلت ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واغف عنا واغفر لنا وارحمنا انت الآية قال قد فعلت

۲۷۸۶۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب آیت ”ان تبدوا“ آیت نازل ہوئی تو صحابہؓ کے دلوں میں اس سے اتنا خوف بیٹھ گیا کہ کسی اور چیز سے نہیں بیٹھا تھا۔ انہوں نے اس خوف کا تذکرہ آنحضرت ﷺ سے کیا تو فرمایا: کہو کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان داخل کر دیا اور یہ آیت نازل فرمائی ”امن الرسول بما انزل“ (ترجمہ: رسول اس چیز کا اعتقاد رکھتے ہیں جو ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کی گئی اسی طرح مؤمنین بھی۔ یہ سب اللہ اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے تمام پیغمبروں پر ایمان لائے کہ ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور سب نے کہا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے پروردگار ہم تیری بخشش کے طلبگار ہیں اور ہمیں تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتے۔ اسے ثواب بھی اس کا ہوتا ہے جو وہ ارادے سے کرتا ہے اور گناہ بھی۔ اے ہمارے رب اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہمارا مواخذہ نہ کیجئے۔ (اس دعا پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) میں نے قبول کی (پھر وہ دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب ہم پر سخت حکم نہ بھیجے جیسے کہ آپ نے پہلی امتوں پر بھیجے تھے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) میں نے یہ دعا بھی قبول کی۔ (پھر وہ لوگ دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالے جسے سہنے کی ہم میں طاقت نہ ہو۔ اور ہمیں معاف کر دیجئے ہماری مغفرت کر دیجئے ہم پر رحم فرمائے اس لئے کہ آپ ہی

❶ یعنی ان آیتوں میں مذکور ہر بدی کی سزا سے مراد عذاب دنیوی منسوخ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ واللہ اعلم (مترجم)

ہمارے کارساز ہیں۔ لہذا ہمیں کافر لوگوں پر غالب کر دیجئے۔) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے یہ دعا بھی قبول کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایک اور سند سے بھی ابن عباسؓ ہی سے منقول ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ آدم بن سلیمان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ یحییٰ کے والد ہیں۔

باب ۱۵۴۴۔ سورہ آل عمران

باب ۱۵۴۴۔ ومن سورۃ آل عمران

۲۷۸۷۔ حدثنا عبد بن حمید انا ابو الولید نا یزید بن ابراہیم نا ابن ابی ملیکۃ عن القاسم بن محمد عن عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ہذہ الایۃ ہوالذی أنزل علیک الکتاب منہ آیات مُحکَمَاتٌ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیۃ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِکَ الَّذِیْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ

۲۷۸۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابو داود الطیالسی نا ابو عامرو هو الخزاز ویزید بن ابراہیم کلاهما عن ابن ابی ملیکۃ عن القاسم بن محمد عن عائشۃ قالت

۲۷۸۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ”ہو الذی انزل علیک“ آیۃ کے متعلق رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو آیات مشابہات کی اتباع کرتے ہیں۔ وہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ان سے پرہیز کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو یوب اسے ابن ابی ملیکہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۷۸۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ ”فاما الذین فی قلوبہم“ آیۃ (یعنی جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ مشابہ کی اتباع کرتے ہیں ان کی غرض فتنہ پیدا کرنا اور اس کی غلط تفسیر کرنا ہوتا ہے) تو آپ ﷺ نے

۲۷۸۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابو داود الطیالسی نا ابو عامرو هو الخزاز ویزید بن ابراہیم کلاهما عن ابن ابی ملیکۃ عن القاسم بن محمد عن عائشۃ قالت

۱۔ پوری آیت یہ ہے ”ہو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات مُحکَمَاتٌ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیۃ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِکَ الَّذِیْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ“ (سورہ آل عمران، آیت ۷)۔

۲۔ تشابہ کی تعریف یہ ہے کہ اس کی مراد صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جس کا لغوی معنی بھی کسی کو معلوم نہ ہو۔ انہیں مقطعات کہا جاتا ہے۔ (۲) کہ اس کا مدلول لغوی تو معلوم ہو لیکن کسی عقلی یا فطری محذور کی وجہ سے مراد نہ لے سکیں۔ پھر اس آخری قسم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ ان معانی وجوہ میں کسی دلیل سے کسی ایک کو ترجیح نہ دی گئی ہو دوسرے یہ کہ کسی ایک کو ترجیح دی گئی ہو خواہ دلیل قطعی یا ظنی ہو۔

چنانچہ مقطعات کا حکم یہ ہے کہ ان میں اس قید کے ساتھ تفسیر جائز ہے کہ ان کی کیفیت مجہول ہے۔ اسی طرح اگر زیادہ معنی والے میں سے کسی ایک کو ترجیح نہ دی گئی ہو تو اس میں بھی سکوت واجب ہے۔ لیکن اگر کسی ایک معنی کو ترجیح دی گئی ہو تو اگر اس لفظ کو لفظ منصوص ہی سے تعبیر کریں تو کوئی اختلاف نہیں (یعنی لفظ کا نہ ترجمہ کیا جائے اور نہ ہی اس سے اشتقاق) اور اگر لفظ غیر منصوص سے تفسیر کی جائے تو اس میں دو مسلک ہیں۔ ایک سلف کا اور وہ یہ کہ اس کو معنی حقیقی ہی پر محمول کیا جائے، خواہ اس معین کی تعیین دلیل قطعی سے ہو یا ظنی سے۔ دوسرا مسلک خلف کا ہے۔ وہ یہ کہ اصل مسلک تو سلف ہی کا ہے لیکن ضعفاء المعقول کے سمجھنے اور ان کی تشویش دور کرنے کی مصلحت کی بناء پر مجاز کنایہ پر محمول کر لیا جائے گا۔ واللہ اعلم (مترجم)

فرمایا: جب تم انہیں دیکھو تو پہچان لینا۔ یزید اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ جب تم لوگ ان کو دیکھو تو پہچان لو۔ دیا تین مرتبہ فرمایا۔

سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ
فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ
ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ قَالَ فَإِذَا رَأَيْتَهُمْ
فَاعْرِفْهُمْ وَقَالَ يَزِيدُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاعْرِفُوهُمْ قَالَتْهَا
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس طرح کئی حضرات اسے ابن ابی ملیکہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہوئے قاسم بن محمد کا ذکر نہیں کرتے۔ ان کا ذکر صرف یزید بن ابراہیم کرتے ہیں۔ ابن ابی ملیکہ کا نام عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی ملیکہ ہے ان کا حضرت عائشہؓ سے سماع ثابت ہے۔

۲۷۸۹۔ حضرت عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے نبیوں میں سے دوست ہوتے ہیں۔ میرے دوست میرے والد اور میرے رب کے دوست (ابراہیم) ہیں پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”ان اولی الناس بابراہیم.....“ (لا آیت) (ترجمہ: ابراہیم کے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی تابعداری کی اور یہ نبی اور جو اس پر ایمان لائے اور اللہ مؤمنوں کے دوست ہیں۔)

۲۷۸۹۔ حدثنا محمود بن غیلان ثنا ابو احمد نا
سفین عن ابیہ عن ابی الضحی عن مسروق عن
عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
لکل نبی ولادۃ من النبیین ان ولی ابی و خلیلی ربی
ثم قرأ ان اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوه وهذا
النبی والذین امنوا واللہ ولی المؤمنین

محمود بھی ابونعیم سے وہ سفیان سے وہ اپنے والد سے وہ ابوحنیٰ سے وہ عبد اللہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اس کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں مسروق کا ذکر نہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ ابوحنیٰ کا نام مسلم بن صبیح ہے پھر ابوکریب بھی کجج سے وہ سفیان سے وہ اپنے والد سے وہ ابوحنیٰ سے وہ عبد اللہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے ابونعیم کی روایت کے مطابق نقل کرتے ہیں اس میں بھی مسروق کا ذکر نہیں ہے۔

۲۷۹۰۔ حضرت عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے ایسی جھوٹی قسم کھائی جس سے وہ کسی مسلمان کا مال دبا نا چاہتا ہے وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غصہ ہوں گے۔ اشعث بن قیسؓ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث میرے متعلق ہے۔ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ مشترک زمین تھی اس نے میری شراکت کا انکار کر دیا تو میں اسے لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے گواہ لانے کے لئے کہا تو میں نے عرض کیا کہ میرے پاس کوئی گواہ نہیں چنانچہ آپ ﷺ نے یہودی کو حکم دیا کہ قسم کھاؤ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ تو قسم کھا جائے گا اور میرا مال لے جائے گا اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ”ان

۲۷۹۰۔ حدثنا ہناد ابو معاویۃ عن الاعمش عن
شقیق بن سلمۃ عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی یعین وهو
فیہا فاجر لیفتطع بہا مال امرئ مسلم لقی اللہ
وهو علیہ غضبان فقال الاشعث بن قیس فی واللہ
کان ذلک کان بنی و بین رجل من الیہود ارض
فاحدثنی ففدمتہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتک بیئۃ
قلت لا فقال للیہودی احلف فقلت یا رسول اللہ
اذن یحلف فیذہب بما لی فانزل اللہ تبارک و تعالیٰ

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ
 الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ..... (آیت) (یعنی جو لوگ اللہ سے کئے
 ہوئے عہد اور اپنی قسموں کے مقابلے میں تھوڑا سا معاوضہ لے لیتے
 ہیں آخرت میں ان لوگوں کے لئے کوئی حصہ نہیں اور اللہ تعالیٰ قیامت
 کے دن نہ ان سے بات کریں گے نہ ان کی طرف دیکھیں گے اور نہ
 انہیں پاک کریں گے۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔)
 (سورہ آل عمران: ۷۷)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں علی ابن اوفی سے بھی روایت ہے۔

۲۷۹۱۔ حدثنا اسحاق بن منصورنا عبد الله بن
 بكر السهمي نأحمد عن أنس قال لما نزلت هذه
 الآية لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ أَوْ مِنْ
 ذَالِذِي يَقْرَضُ اللَّهُ قَرْضًا حَسَنًا قَالَ أَبُو طَلْحَةَ وَكَانَ
 لَهُ حَائِطٌ يَأْرِسُوَلِ اللَّهُ حَائِطِي لِلَّهِ وَلَوْ اسْتَطَعْتُ أَنْ
 أُسِيرَهُ لَمْ أُغْلِنَهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِي قَرَابَتِكَ أَوْ اقْرَبِيكَ
 ۲۷۹۱۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ”لَنْ
 تَنَالُوا الْبِرَّ“..... الآية ”مَنْ ذَالِذِي يَقْرَضُ“..... الآية۔ تو ابو طلحہ
 کے پاس ایک باغ تھا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا یہ باغ
 اللہ کے لئے وقف ہے۔ اگر میں اس بات کو چھپا سکتا تو کبھی ظاہر نہ
 ہونے دیتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اسے اپنے قریبداروں میں تقسیم
 کر دو۔ راوی کو شک ہے کہ ”قرابتک“ فرمایا، یا ”اقریبک“۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انسؓ اسے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۷۹۲۔ حدثنا عبد بن حميدنا عبد الرزاق نا
 ابراهيم بن يزيد قال سمعت محمد بن عباد بن
 جعفر يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنَ الْحَاجِّ يَأْرِسُوَلِ اللَّهُ
 قَالَ الشَّعْبُ التَّفِلُّ فَقَامَ رَجُلٌ الْخَرُّ فَقَالَ أَيْ الْحَجِّ
 أَفْضَلُ يَأْرِسُوَلِ اللَّهُ قَالَ الْحَجُّ وَالشَّجُّ فَقَامَ رَجُلٌ الْخَرُّ
 فَقَالَ مَا السَّبِيلُ يَأْرِسُوَلِ اللَّهُ قَالَ الرَّادُّ وَالرَّاحِلَةُ
 ۲۷۹۲۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا
 یا رسول اللہ! کونسا حاجی اچھا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا سر گرد آلود
 ہو اور کپڑے میلے کچلے ہوں۔ پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا
 یا رسول اللہ! کونسا حج افضل ہے؟ فرمایا: جس میں بلند آواز سے لبیک
 کہا جائے اور زیادہ قربانیاں کی جائیں پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور پوچھا
 کہ ”وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مِنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا“ میں
 سبیل سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو شہاد اور سواری۔

اس حدیث کو ہم صرف ابراہیم بن خوزی کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض علماء ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔

۲۷۹۳۔ حدثنا قتيبة نا حاتم بن اسمعيل عن بكير
 بن مسمار عن عامر بن سعد قال لما نزلت هذه
 الآية نَذُّعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ
 ۲۷۹۳۔ حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”نَذُّعُ
 أَبْنَاءَنَا“..... الآية۔ تو رسول اللہ ﷺ نے علیؓ، فاطمہؓ،
 حسنؓ اور حسینؓ کو بلا کر کہا کہ یا اللہ یہ میرے اہل ہیں۔ ❶

❶ یہ آیات نصاریٰ نجران کے آنحضرت ﷺ سے سوال جواب کرنے اور اپنے شبہات دور کرنے کے بعد نازل ہوئی کہ اگر اب بھی کوئی تسلیم نہ
 کرے تو انہیں مباہلے کی دعوت دیجئے کہ ہم بھی اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں تم بھی بلاؤ، ہم بھی اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں تم بھی بلاؤ، پھر ہم خود بھی آتے
 ہیں اور تم بھی آؤ اور دعا کریں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ لیکن نصاریٰ نے مباہلے سے انکار کر دیا۔ واللہ اعلم (مترجم)

الْآيَةِ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا
وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي
يَعْنِي حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ وَفَاطِمَةُ وَعَلِيٌّ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۷۹۴۔ حدثنا ابو كريب ناو كيع عن ربيع وهو
ابن صبيح وحماد بن سلمة عن أبي غالب قال رأى
أبو أمامة رء و ساء منصوبة على درج دمشق فقال
أبو أمامة كلاب النار شر قتلى تحت أديم السماء
خير قتلى من قتلوه ثم قرأ يوم تبيض وجوه وتسود
وجوه إلى آخر الآية قلت لأبي أمامة أنت سمعته
من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو لم
أسمعه إلا مرة أو مرتين أو ثلاثاً أو أربعاً حتى عد
سبعاً ما حدثتكموه

۲۷۹۴۔ ابو غالب کہتے ہیں کہ حضرت ابو امامہؓ نے کچھ سروں کو دمشق کی
سیڑھی پر لٹکے ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہ دوزخ کے کتے اور آسمان کی
چھت کے بچے کے بدترین مقتول ہیں اور بہترین مقتول وہ ہیں جو ان
کے ہاتھوں قتل ہوئے پھر یہ آیت پڑھی ”یوم تبيض وجوه وجوه“
..... الآية۔ (یعنی جس دن کچھ چہرے اور کچھ چہرے سفید ہوں گے)
راوی کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ آنحضرت
ﷺ سے سنا؟ فرمایا: اگر میں نے ایک دویا تین یا چار یہاں تک کہ سات
مرتبہ نہ سنا ہوتا تو ہرگز تم لوگوں کے سامنے بیان نہ کرتا۔ یعنی کئی مرتبہ سنا
ہے۔

یہ حدیث حسن ہے اور ابو غالب کا نام جزور ہے جب کہ ابو امامہ باہلی کا نام صدی بن بجلان ہے وہ قبیلہ بابلہ کے سردار ہیں۔
۲۷۹۵۔ حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل
کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو اس آیت کی تفسیر میں
فرماتے ہوئے سنا۔ ”کنتم خیر امة“..... الآية کہ تم لوگ ستر امتوں
کو پورا کرنے والے ہو اور ان سب میں بہتر اور اکرم ہو۔

۲۷۹۵۔ حدثنا عبد بن حميد انا عبد الرزاق عن
معمّر عن بهز بن حكيم عن أبيه عن جده أنه سمع
النبي صلى الله عليه وسلم يقول في قوله تعالى
كنتم خير امة اخرجت للناس قال انتم تيمون
سبعين امة انتم خيرها واكرمها على الله

یہ حدیث حسن ہے اسے کئی راوی بہز بن حکیم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں اس آیت کا ذکر نہیں کرتے۔

۲۷۹۶۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے موقع پر آنحضرت ﷺ
کے دندان مبارک شہید ہو گئے۔ سر میں زخم آیا اور پیشانی بھی زخمی ہوئی
یہاں تک کہ آپ ﷺ کے چہرے مبارک پر خون بہنے لگا۔ آپ ﷺ نے
فرمایا: وہ قوم کیسے کامیاب ہوگی جنہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ کچھ کیا
اور وہ انہیں اللہ کی طرف بلاتا ہے چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی ”لیس
لک من الا مرشئ“..... الآية (آپ ﷺ کا اس میں کوئی اختیار
نہیں اللہ چاہیں تو انہیں معاف کر دیں اور چاہیں تو عذاب دیں۔)

۲۷۹۶۔ حدثنا احمد بن منيع انا حميد عن انس
أن النبي صلى الله عليه وسلم كسرت ربيعته يوم
أحد وشج وجهه شجة في جبهته حتى سال الدم
على وجهه فقال كيف يفلح قوم فعلوا هذا بنبيهم
وهو يدعوهم إلى الله فنزلت ليس لك من الأمر
شيء أوتوب عليهم أويعد بهم إلى آخرها

یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۷۹۷۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو

۲۷۹۷۔ حدثنا احمد بن منيع وعبد بن حميد قالا

گیا، دندان مبارک شہید ہو گئے اور شانہ مبارک پر ایک پتھر مارا گیا اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے خون بہنے لگا۔ آپ ﷺ اسے صاف کرتے اور کہتے کہ وہ قوم کس طرح فلاح پائے گی جنہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ کچھ کیا جب کہ وہ انہیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”لیس لك من الامر شيء“..... الآية۔

نا یزید بن ہارون اَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَجَّ فِي وَجْهِهِ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَّتُهُ، وَرُمِيَ رَمِيَّةٌ عَلَى كَيْفِهِ فَحَجَلَ الدَّمُ بَسِيلٌ عَلَى وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُهُ، وَيَقُولُ كَيْفَ تَفْلِحُ أُمَّةٌ فَعَلُوا هَذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۹۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احد کے موقع پر فرمایا: اے اللہ ابوسفیان پر لعنت بھیج، اے اللہ حارث بن ہشام پر لعنت بھیج۔ اے اللہ صفوان بن امیہ پر لعنت بھیج۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی: ”لیس لك من الامر شيء“..... الآية۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا اور یہ لوگ اسلام لے آئے اور وہ بہترین مسلمان ثابت ہوئے۔

۲۷۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلَمُ بْنُ جَنَادَةَ بْنُ سَلَمٍ الْكُوفِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ اللَّهُمَّ الْعَنِ أَبَاسُفِيَانَ اللَّهُمَّ الْعَنِ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ الْعَنِ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةٍ قَالَ فَتَنَزَّلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ فَنَابَ عَلَيْهِمْ فَأَسْلَمُوا فَحَسَنَ إِسْلَامُهُمْ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسے عمر بن حمزہ نے سالم سے نقل کیا ہے۔ پھر زہری بھی سالم سے اور وہ اپنے والد ابن عمرؓ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۷۹۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ چار آدمیوں کے لئے بدعا کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ”لیس لك من الامر شيء“..... الآية۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کی ہدایت دی۔

۲۷۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنِ عَرَبِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو عَلَى أَرْبَعَةٍ نَفَرٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ فَهَذَا هُمْ اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب بھی جاتی ہے یعنی نافع کی ابن عمرؓ سے روایت سے۔ نیز یحییٰ بن ایوب بھی اسے ابن عجلان سے نقل کرتے ہیں۔

۲۸۰۰۔ حضرت اسماء بن حکم فزاری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایسا آدمی ہوں کہ آنحضرت ﷺ سے جو حدیث سنا تو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق مجھے اس سے فائدہ پہنچتا

۲۸۰۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابُو عَوَانَةَ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ الْمَغِيرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا إِذَا

اور اگر کوئی صحابی مجھ سے کوئی حدیث بیان کرتا تو میں اسے قسم دیتا۔ اگر وہ قسم کھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مجھ سے بیان کیا اور وہ سچے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جو کسی گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد طہارت حاصل کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ اسے معاف نہ کریں۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ”والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذكروا الله فاستغفروا الذنوب و من يغفر الذنوب الا الله ولم يصروا على ما فعلوا و هم يعلمون۔“ (اور وہ لوگ جو اگر کبھی کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں خود پر ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے اور اس سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہیں۔ اللہ کے علاوہ کون گناہ بخشتا ہے اور اپنے گناہ جانتے بوجھتے ہوئے اصرار نہ کریں۔)

سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ وَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ إِلَىٰ إِحْرَاءِ الْآيَةِ

اس حدیث کو شعبہ اور کئی لوگوں نے عثمان بن مغیرہ سے غیر مرفوع روایت کیا ہے اور ہم اسماء کی صرف یہی حدیث جانتے ہیں۔ ۲۸۰۱۔ حدثنا عبد بن حميد نا روح بن عباد عن حماد بن سلمة عن ثابت عن أنس أبي طلحة قال رفعت رأسي يوم أحد فجعلت أنظر ما منهم يومئذ أحد إلا يمين تحت جحفته من النعاس فذالك قوله تعالى ثم أنزل عليكم من بعد الغم آمنة نعاسا

۲۸۰۱۔ حضرت ابو طلحہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے موقع پر میں نے اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس روز ان میں سے کوئی ایسا نہیں تھا: اونگھ کی وجہ سے نیچے کونہ جھکا جاتا ہو۔ ۱ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: یہی اونگھ مراد ہے۔ ”ثم أنزل عليكم من بعد الغم ام نعاساً“..... (الآیہ) (پھر تم لوگوں پر تنگی (غم) کے بعد اونگھ نازل کی گئی تم میں سے ایک جماعت کو گھیر رہی تھی۔ اور دوسری جماعت کو صرف اپنی فکر تھی۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبادہ اسے روح بن عبادہ سے وہ حماد بن سلمہ سے وہ ہشام بن عروہ سے اور وہ اپنے والد سے اسی۔ مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ بھی حسن صحیح ہے۔

۲۸۰۲۔ حدثنا يوسف بن حماد نا عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن أنس أن أباطلحة قال غَشِينَا وَنَحْنُ فِي مَصَافِنَا يَوْمَ أُحُدٍ حَدَّثَ أَنَّهُ كَانَ فِي مَنْ

۲۸۰۲۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہؓ نے فرمایا: غزوہ احد کے موقع پر میدان جنگ میں ہم پر غشی طاری ہو گئی تھی۔ میں بھی ا لوگوں میں تھا جن لوگوں پر اس روز اونگھ طاری ہو گئی تھی۔ چنانچہ میرے

۱ غزوہ احد میں جب مسلمانوں پر شکست کے آثار ظاہر ہوئے اور جن کو شہید ہونا تھا وہ شہید ہو گئے جنہوں نے راہ فرار اختیار کرنی تھی انہوں نے راہ فرار اختیار کیا تو میدان جنگ میں باقی رہ جانے والے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے اونگھ طاری کر دی تاکہ دہشت اور خوف زائل ہو جائے۔ چنانچہ اس کے بعد دوبارہ مسلمان ہوئے اور دوبارہ جنگ کی۔ (مترجم)

تلوار میرے ہاتھ سے گرنے لگی۔ میں اسے پکڑتا پھر گرنے لگتی۔ دوسرا گروہ منافقین کا تھا جنہیں صرف اپنی جانوں کی فکر تھی یہ لوگ انتہائی بزدل، مرعوب اور حق کو چھوڑنے والے تھے۔

غَشِيَهُ النَّعَاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَاحِذُهُ وَيَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَاحِذُهُ وَالطَّائِفَةُ الْآخَرَى الْمُنَافِقُونَ لَيْسَ لَهُمْ هُمْ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ أَجِبْنَ قَوْمٌ وَآرَعَبَهُ وَاحِذُهُ لِلْحَقِّ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۰۳۔ حضرت مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے فرمایا: ”وما كان لنبی ان یغل“..... الآية یعنی اور (مال غنیمت میں) خیانت کرنا نبی کا کام نہیں اور جو خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اسے لے کر حاضر ہوگا) یہ آیت ایک سرخ روئی دار چادر کے بارے میں نازل ہوئی جو غزوہ بدر کے موقع پر گم ہو گئی تھی تو بعض لوگوں نے کہا کہ شاید آنحضرت ﷺ نے لے لی ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

۲۸۰۳۔ حدثنا قتيبة نا عبد الواحد بن زياد عن خُصَيْفٍ نَامِقَسِمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَغْلَ فِي قَطِيفَةٍ حَمْرَاءَ أَتَقَدَّتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَغْلَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبدالسلام بھی خصیف سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں بعض اسے خصیف سے اور وہ مقسم سے نقل کرتے ہوئے ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۲۸۰۴۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ میری آنحضرت ﷺ سے ملاقات ہوئی تو فرمایا: جابر کیا بات ہے؟ میں تمہیں شکستہ حال یوں دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد شہید ہو گئے اور قرض اور عیال چھوڑ گئے۔ فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کی خوشخبری نہ سناؤں جس کے ساتھ اللہ رب العزت نے تمہارے والد سے ملاقات کی۔ عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کے علاوہ ہر شخص سے پردے کے پیچھے سے بات کی لیکن تمہارے والد کو زندہ کر کے ان سے بالمشافہ گفتگو کی اور فرمایا: اے میرے بندے تمنا کرو۔ تو جس چیز کی تمنا کرے گا میں مجھے عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا یا اللہ مجھے دوبارہ زندہ کر دے تاکہ میں دوبارہ تیری راہ میں قتل کیا جاؤں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: یہ میں طے کر چکا ہوں کہ کوئی دنیا میں واپس نہیں جائے گا۔ راوی کہتے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ وَلَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا..... الآية (یعنی تم ان لوگوں کو مردہ نہ سمجھو جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے گئے ہیں بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے..... الخ)

۲۸۰۴۔ حدثنا يحيى بن حبيب بن عربي نا موسى بن ابراهيم بن كثير الانصاري قال سمعت طلحة ابن خراش قال سمعت جابر بن عبد الله يقول لقيتني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي يا جابر مالي اراك منكسرا قلت يا رسول الله استشهد ابي وترك عيالا ودينا قال الا ابشرك بما لقي الله به اباك قال بلى يا رسول الله قال ما كلم الله احدا قط الا من وراء حجابة واحيي اباك فكلّمه كفاحا وقال يا عبدي تمن علي اعطيك قال يارب تحبني فاقتل فيك ثانية قال الرب تبارك وتعالى انه قد سبق مني انهم لا يرجعون قال وانزلت هذه الآية ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا الآية

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ پھر علی بن عبداللہ مدنی اور کئی راوی بھی اسے کبار محدثین سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ نیز عبداللہ بن محمد بن عقیل بھی جابر سے اس کا کچھ مضمون نقل کرتے ہیں۔

۲۸۰۵۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفین عن الاعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله بن مسعود انه سئل عن قوله ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم فقال اما انا قد سألنا عن ذلك فأخبرنا إن ارواحهم في طير خضر تسرح في الجنة حيث شاءت وتاوي إلى قناديل معلقة بالعرش فأطلع عليهم ربك إطلاعة فقال هل تستزيدون شيئا فازيدكم قالوا ربنا وما تستريد ونحن في الجنة نسرح حيث شئنا ثم أطلع عليهم الثانية فقال هل تستزيدون شيئا فازيدكم فلما رأوا أنهم لا يتركون قالوا نعيد ارواحنا في أجسادنا حتى نرجع إلى الدنيا فنقتل في سبيلك مرة أخرى

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۰۶۔ حضرت ابن مسعود سے بھی اسی اسناد سے اسی طرح منقول ہے لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ہمارے نبی کو ہماری طرف سے سلام پہنچایا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ ہم اس سے اور وہ ہم سے راضی ہو گیا ہے۔

۲۸۰۶۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن عطاء بن السائب عن ابی عبيدة عن ابی مسعود مثله وزاد فيه وتقرئ نبينا السلام وتخبره أن قد رضينا ورضى عنا

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۸۰۷۔ حضرت عبداللہ مروفا نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن میں ایک اڑدھا بنا دیں گے پھر آپ ﷺ نے اس کے مطابق آیت پڑھی۔ ”لائتحسبن الذين يبخلون بما آتاهم الله من فضله هو خير لهم بل هو شر لهم سيطوقون ما بخلوا به يوم القيامة“ (ترجمہ: جو لوگ اللہ کی اپنے فضل سے دی ہوئی چیزوں کو خرچ کرنے میں غل سے کام لیتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے

۲۸۰۷۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفین عن جامع وهو ابن ابی راشد و عبد الملك بن اعين عن أبي وإيل عن عبد الله يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال مامن رجل لا يؤدى زكوة ماله إلا جعل الله يوم القيامة في عنقه شجاعا ثم قرأ علينا مصداقه من كتاب الله لائحسبن الذين يبخلون بما آتاهم الله من فضله الآية وقال مرة قرأ رسول

لئے بہتر ہے، بلکہ یہ ان کے لئے برا ہے کیونکہ عتق قیامت کے دن جس چیز سے انہوں نے نکل کیا تھا وہ ان کی گردن میں طوق بنا کر لٹکا کی جائے گی۔) پھر راوی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے اس کے مصداق میں یہ آیت پڑھی۔ ”سیطوقون مابخلواہ یوم القیامۃ“ اور فرمایا جس کسی نے کسی مسلمان بھائی کا جھوٹی قسم کھا کر حق لے لیا وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس سے ناراض ہوں گے پھر اس کے مصداق میں یہ آیت پڑھی۔ ”ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا۔“

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شجاع اقرع سے مراد سانپ ہے جو گنجا ہوگا۔ شدت زہر کی وجہ سے اس کے سر کے بال ختم ہو گئے ہوں گے۔

۲۸۰۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے۔ لہذا اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ ”فمن زحزح عن النار“..... (الآیۃ یعنی) پھر جو جہنم سے کھسکا دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سودا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مِصْدَاقُہُ سَیْطَوْقُون مَابِخَلُوا بِہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَنْ اَقْطَطَعَ مَالَ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ بِیَمِیْنِ لِقَیِّ اللہِ وَہُوَ عَلَیْہِ غَضَبَانٌ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مِصْدَاقُہُ مِنْ کِتَابِ اللہِ اِنَّ الذِّیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَہْدِ اللہِ الْاِیَۃِ

۲۸۰۸۔ حدثنا عبد بن حمید بن یزید بن ہارون وسعید بن عامر عن محمد بن عمر عن أبی سلمۃ عن أبی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِنَّ مَوْضِعَ سَوِطٍ فِی الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا اِقْرَءُ وَاِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحِزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیْوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۰۹۔ حمید بن عبد الرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ مروان بن حکم نے اپنے محافظ کو حکم دیا کہ ابن عباس کے پاس جاؤ اور کہو کہ اگر دنیا کی حاصل شدہ نعمتوں پر خوش ہونے والا اور بلا کیے تعریف کی خواہش کرنے والا ہر آدمی مبتلائے عذاب ہو جائے تو ہم سب کو عذاب دیا جائے۔ انہوں نے فرمایا: تم لوگوں کو اس آیت سے کیا مطلب پھر یہ آیت پڑھی ”وَإِذَا أَخَذَ اللہُ مِثَاقَ الذِّیْنِ اَوْتُوا الْکِتَابَ لِتَشِیْنَهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَه فَبِذُوْہِ وِرَآءَ ظَہُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِہِ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ وَلَا تَحْسِبِ الذِّیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَیُحِبُّوْنَ اَنْ یَّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَأَلَهُمْ

۲۸۰۹۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی نا حجاج بن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی ابن ابی ملیکۃ اِنَّ حُمَیْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفِ اَنْ مَرَّوَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ اَذْهَبْ بِارَافِعٍ لِیُبَايِہِ اِلَیَّ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَہُ لَئِنْ كَانَ کُلُّ امْرِءٍ فَرِحَ بِمَا اُوْتِیَ وَاَحَبَّ اَنْ یُّحَمَدَ بِمَا لَمْ یَفْعَلْ مُعَذِّبًا لِّلْعَذْبِیْنَ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَکُمْ وَلِہِذِ الْاِیَۃِ اِنَّمَا اُنْزِلَتْ ہِذِہِ فِیْ اَہْلِ الْکِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِذَا اَخَذَ اللہُ مِثَاقَ الذِّیْنِ اَوْتُوا الْکِتَابَ لِتَشِیْنَهُ لِلنَّاسِ وَتَلَا وَلَا تَحْسِبِ الذِّیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَیُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحَمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَأَلَهُمْ

● اہل کتاب سے مراد یہودی ہیں۔ (مترجم)

اور چھاپاؤ مت لیکن انہوں نے اسے اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیا اور اس کے مقابلے میں تھوڑا سا معاوضہ لے لیا یہ کتنی بری خریداری کرتے ہیں جو اپنے کئے پر خوش ہوتے ہیں اور بن کئے کی تعریف چاہتے ہیں ان لوگوں کے متعلق یہ نہ سوچئے کہ انہیں عذاب سے چھٹکارا مل جائے گا ان کے لئے تو دردناک عذاب ہے (ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے کوئی چیز پوچھی تو انہوں نے اسے چھپا کر کسی اور چیز کے متعلق بتا دیا۔ پھر چلے گئے اور آنحضرت ﷺ پر یہی ظاہر کیا کہ جو آپ ﷺ نے پوچھا تھا وہی بتایا ہے۔ پھر اپنی تعریف کے خواہش مند اور خوش ہوئے اس چیز پر بھی جو انہوں نے آنحضرت ﷺ کو بتائی تھی اور اس چیز پر بھی جو آپ ﷺ نے پوچھی تھی۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْئٍ فَكْتَمُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوا وَقَدْ أَرَوْهُ أَنَّ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوا بِذَلِكَ إِلَيْهِ وَفَرَحُوا بِمَا آتَوْا مِنْ كِتَابِهِمْ وَمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ النِّسَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة نساء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۸۱۰۔ محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہو گیا تو آنحضرت ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ مجھ پر بیہوشی طاری تھی۔ جب افادہ ہوا تو میں نے عرض کیا کہ اپنے مال کے متعلق کیا فیصلہ دوں آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ یہ آیات نازل ہوئیں ”یُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ“..... الآية یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتے ہیں کہ مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ دو۔ ①

۲۸۱۰۔ حدثنا عبد بن حميد نا يحيى بن ادم نا ابن عيينة عن محمد بن المنكدر قال سمعت جابر بن عبد الله يقول مرصت فأتاني رسول الله صلى الله عليه وسلم يعوذني وقد أغمى علي فلما أفقت قلت كيف أقضي في مالي فسكت عني حتى نزلت يوصيكم الله في أولادكم للذكر مثل حظ الأنثيين

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے کئی لوگ محمد بن منکدر سے وہ جابرؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ فضل بن ربیع کی حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔

① ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتے ہیں کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں ترکہ کا دو تہائی مال دیا جائے گا اور اگر اکیلی لڑکی ہو تو آدھا مال اور ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے ترکہ کا چھٹا حصہ ہے (بشرطیکہ) اس کی اولاد نہ ہو۔ لیکن اگر اولاد نہ ہو تو اس کی والدین ہی اس کے وارث ہوں گے۔ اس صورت میں اس کی والدہ کا ایک تہائی حصہ ہوگا۔ اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہن ہوں تو (میت) کی ماں کو وصیت پوری کرنے کے بعد چھٹا حصہ ملے گا۔ بشرطیکہ اس نے وصیت ہی ہو یا قرض (ادا ہو تو ادا کرنے کے بعد) تمہارے اصول و فروع سے تم نہیں جانتے کہ کون تمہارے لئے زیادہ نفع بخش ہے۔ یہ حکم اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے علم اور حکمت والے ہیں۔ النساء (مترجم)

۲۸۱۱۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جنگ اوطاس کے موقع پر ہم لوگوں نے مال غنیمت کے طور پر ایسی عورتیں پائیں جن کے شوہر مشرکین میں موجود تھے چنانچہ بعض لوگوں نے ان سے صحبت (جماع) کرنا مکروہ سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”والمحصنات“..... الآية ۱۔

۲۸۱۲۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جنگ اوطاس میں ہمیں غنیمت کے طور پر کچھ عورتیں ملیں جن کے شوہر بھی اپنی قوم میں موجود تھے۔ چنانچہ صحابہؓ نے اس کا تذکرہ آنحضرت ﷺ سے کیا۔

یہ حدیث حسن ہے۔ ثوری بھی اسے عثمان بن عفان سے روایت کرتے ہیں۔ اس میں ابوعلقہ کا ذکر نہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ ابوعلقہ کا ذکر ہمام کے علاوہ کسی اور نے بھی کیا ہو۔ وہ ابو قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں ابوخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔

۲۸۱۳۔ حضرت انس بن مالکؓ کبیرہ گناہوں کے متعلق آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کو ناراض کرنا، قتل کرنا، اور جھوٹی گواہی دینا۔

۲۸۱۴۔ حدثنا محمد بن عبد الاعلیٰ الصنعانی نا خالد بن الحارث عن شعبۃ نا عبید اللہ بن ابی بکر عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الکبائر قال الشُّرک بِاللہِ وَعُقُوۡۃُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ روح بن عبادہ، شعبہ سے اور وہ عبد اللہ بن ابی بکر سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن صحیح نہیں۔

۲۸۱۴۔ حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہؓ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کو ناراض کرنا۔ آپ ﷺ تکبیر لگائے بیٹھے تھے اور اٹھ کر بیٹھ گئے پھر فرمایا: جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات اور اسے اتنی مرتبہ دہرایا کہ ہم کہنے لگے کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔

۱۸۱۴۔ حدثنا حمید بن مسعدة تبشر بن المفضل نا الحریری عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَا اُحَدِّثُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکِبَائِرِ قَالُوا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ الْاِشْرَاکُ بِاللہِ وَعُقُوۡۃُ الْوَالِدَیْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَکَانَ مُتَحِکِّمًا قَالَ وَشَہَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللہِ

۱۔ ان آیات کا ترجمہ: اور وہ شوہروں والی عورتیں بھی (حرام) ہیں الا یہ کہ وہ تمہاری ملکیت میں آجائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان احکام کو تم پر فرض کر دیا ہے۔ (النساء ۲۴) (مترجم)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۸۱۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا يونس بن محمد نا
ليث بن سعد عن هشام بن سعد عن محمد بن زيد
مهاجر بن قنفذ التيمي عن ابي امامة بن الأنصاري
عن عبد الله بن أنيس الجهنني قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم إن من أكبر الكبائر الشرك بالله
وعقوق الوالدين واليمين الغموس وما حلف حالف
بالله يمين صبر فادخل فيها مثل جناح بعوضة إلا
جعلت نكته في قلبه إلى يوم القيامة

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوامامہ انصاری ثعلبہ کے بیٹے ہیں ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔ انہوں نے بہت سی احادیث
آنحضرت ﷺ سے نقل کی ہیں۔

۲۸۱۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن
جعفرنا شعبة عن فراس عن الشعبي عن عبد الله بن
عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكبائر
الإشراك بالله وعقوق الوالدين أو قال اليمين
الغموس شك شعبة

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۱۷۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابن ابی
نجیح عن مجاهد عن أم سلمة أنها قالت يغزو
الرجال ولا تغزو النساء وإنما لنا نصف الميراث
فأنزل الله تبارك وتعالى ولا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ
بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ مُجَاهِدٌ وَأَنْزَلَ فِيهَا إِنَّ
الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَوَّلَ
طَائِفَةٍ قَبِلَتْ الْمَدِينَةَ مُهَاجِرَةً

۲۸۱۷۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: مرد جہاد کرتے ہیں
اور عورتیں جہاد نہیں کرتیں۔ پھر ہم عورتوں کے لئے وراثت میں سے
بھی مرد سے آدھا حصہ ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل
فرمائی۔ ”وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ“..... (یعنی اس چیز کی تمنا
مت کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دو
ہے) مجاہد کہتے ہیں کہ ”ان المسلمین والمسلمات“..... (الایہ
بھی انہی (ام سلمہؓ) کے بارے میں نازل ہوئی اور یہ پہلی عورت ہیں
جو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئیں۔

یہ حدیث مرسل ہے بعض راوی اسے البوقی سے اور وہ مجاہد سے مرسل نقل کرتے ہیں کہ ام سلمہؓ نے اس طرح فرمایا۔

۲۸۱۸۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفین عن عمرو بن

۲۸۱۸۔ حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نہیں سنا کہ

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کا ہجرت کے متعلق ذکر کیا ہو چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی ”انہی لا اُضیع“..... (الایۃ) (میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کرتا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ تم میں سے بعض بعض سے ہیں۔)

۲۸۱۹۔ حضرت ابراہیم، علقمہ سے اور وہ عبد اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں قرآن پڑھوں آپ ﷺ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے سورۃ نساء کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچا ”فکیف اذا جننا“..... (الایۃ) تو آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ میں نے آپ ﷺ کی طرف نظر ڈالی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (ترجمہ: یعنی پھر کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے احوال کہنے والا بلائیں گے اور پھر آپ ﷺ کو ان لوگوں پر گواہی دینے کے لئے بلائیں گے۔)

ابواحوص بھی اعمش سے وہ ابراہیم، عبیدہ سے اور وہ عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ سند اس طرح ہے کہ ابراہیم، عبیدہ سے اور وہ عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۲۰۔ حدثنا محمود بن غیلان نا معاویۃ بن ہشام نا سفیان عن الأعمش عن إبراهیم عن عبیدۃ عن عبد اللہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ علی فقلت یا رسول اللہ الله اقرأ علیک وعلیک انزل قال انی احب ان اسمعه من غیری فقرأت سورۃ النساء حتی بلغت وجنابک علی ہولاء شہیدا قال فرأیت عینی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تہملان

یہ روایت ابواحوص کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اسے سوید بن نصر، ابن مبارک سے وہ سفیان سے وہ اعمش سے اور وہ معاویہ بن ہشام سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۸۲۱۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبد الرحمن بن عوف نے ہماری دعوت کی اور اس میں شراب پلائی۔ ہم مدہوش ہو گئے تو نماز کا وقت آ گیا سب نے مجھے امامت کے لئے آگے کر دیا۔ تو میں نے پڑھا ”قل یأیہا الکافرون لا عبد متعبدون ونحن

۲۸۲۱۔ حدثنا سوید بن نصرانا ابن المبارک عن سفیان عن الأعمش نحو حدیث معاویۃ بن ہشام حدثنا عبد بن حمید نا عبد الرحمن بن سعد عن ابی جعفر الرازی عن عطاء بن السائب عن ابی

عبدالرحمن السلمی عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ
صَنَعَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَذَعَانَا
وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ فَأَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا وَخَضَرَتِ
الصَّلَاةُ فَقَدَمُونِي فَقَرَأْتُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ
مَا تَعْبُدُونَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى
تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۸۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ
أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصِمَ الزُّبَيْرِ فِي شَرَاحِ الْحِجَّةِ
الَّتِي يُسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرَّحَ الْمَاءَ
يَمْرُقًا بِي عَلَيْهِ فَاحْتَضَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ وَأَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ
الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ
فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ
يَا زُبَيْرُ اسْقِ وَأَحْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْحُدُرِ
فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي
ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا
شَجَرَ بَيْنَهُمْ

نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ“ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا“
..... الآية۔ (یعنی اے ایمان والو! نشے کے حالت میں نماز کے قریب
مت جاؤ یہاں تک کہ جان لو کہ کیا کہہ رہے ہو۔)

۲۸۲۲۔ حضرت عروہ بن زبیرؓ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے نقل کرتے ہیں
کہ ایک انصاری کا ان سے پانی پر جھگڑا ہو گیا۔ جس سے وہ اپنے کھجوروں
کے درختوں کو پانی دیا کرتے تھے انصاری نے کہا کہ پانی کو چلتا ہوا چھوڑ دو
لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر وہ دونوں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں
حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے زبیرؓ سے فرمایا کہ تم پانی دے کر اسے اپنے
پڑوسی کے لئے چھوڑ دیا کرو۔ اس فیصلے سے انصاری ناراض ہو گئے اور کہنے
لگے آپ ﷺ یہ فیصلہ اس لئے دے رہے ہیں کہ وہ آپ کے بھوپچی زاد
بھائی ہیں۔ آپ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور پھر فرمایا: زبیر تم پانی دے کر اسے
روک لیا کرو یہاں تک کہ منڈیر پر واپس لوٹ جائے۔ زبیر کہتے ہیں اللہ کی
قسم میرے خیال میں یہ آیت اسی موقع پر نازل ہوئی تھی۔ ”فلا
وربک“..... الآية (یعنی قسم ہے آپ ﷺ کے رب کی یہ لوگ اس وقت
تک مؤمن (کامل) نہیں ہو سکتے جب تک آپس کے جھگڑوں میں آپ کو
منصف نہ ٹھہرائیں اور پھر آپ کے فیصلے کو تہہ دل سے قبول نہ کر لیں کہ ان
کے دلوں میں کوئی کدورت باقی نہ رہے۔

امام بخاری کہتے ہیں۔ ابن وہب یہ حدیث لیث بن سعد سے وہ زہری سے وہ عروہؓ سے اور وہ عبداللہ بن زبیرؓ سے
اسی کے مانند نقل کرتے ہیں۔ شعیب بن حمزہ اسے زہری سے اور وہ عروہ بن زبیرؓ سے نقل کرتے ہوئے عبداللہ بن زبیرؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۲۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ
۲۸۲۳۔ حضرت زید بن ثابتؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے ”فما
لکم فی المناقین فتنین“..... الآية ۱ کی تفسیر میں فرمایا: عروہ

۱۔ آیت کا ترجمہ: پھر تم کو کیا ہوا کہ ان منافقین کے متعلق دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے اعمال کی وجہ سے الٹا پھیر دیا۔ کیا تم
لوگ چاہتے ہو کہ ایسے لوگوں کو ہدایت دو جنہیں اللہ تعالیٰ نے گمراہ کر دیا ہے۔ جسے اللہ گمراہی میں ڈال دیں اس کے لئے کوئی راستہ نہیں پاؤ گے۔ (مترجم)

احد کے موقع پر صحابہ میں سے کچھ لوگ میدان جنگ سے بھاگ گئے تھے ان کے متعلق لوگوں کے دو فریق بن گئے ایک کا کہنا تھا کہ انہیں قتل کر دیا جائے اور دوسرا فریق کہتا تھا۔ نہیں چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا مدینہ پاک ہے اور یہ ناپاک کی کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ کو بے کی میل کو۔

عبداللہ بن یزید یحدث عن زید بن ثابت أنه قال في هذه الآية فما لكم في المنافقين فتنين قال رجع ناس من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يوم أحد فكان الناس فيهم فريقين فريق منهم يقول أقتلهم وفريق يقول لا فتنك هذه الآية فما لكم في المنافقين فتنين فقال إنها طيبة وقال إنها تنفي الخبث كما تنفي النار خبث الحديد

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۲۴۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفراني نا شبابة نا ورقاء بن عمرو عن عمرو بن دينار عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يَجِيئُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَأَوْدَاجُهُ تَشَخَّبُ دَمَا يَقُولُ يَا رَبِّ قَتَلَنِي هَذَا حَتَّى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ قَالَ فَذَكِّرُوا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ قَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ هُ جَهَنَّمُ قَالَ مَا نَسِخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا بُدِّلَتْ وَأَنَّى لَهُ التَّوْبَةُ

۲۸۲۴۔ حضرت ابن عباسؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن مقتول، قاتل کے پیشانی کے بال اور سر پکڑ کر لائے گا۔ قاتل کے گلے میں خون بہہ رہا ہوگا پھر مقتول عرض کرے گا اے میرے رب! مجھے اس نے قتل کیا ہے یہاں تک کہ اسے عرش کے قریب لے جائے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر لوگوں نے حضرت ابن عباسؓ سے عرض کیا کہ کیا اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی ”وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَاعْدَلَهُ عَذَابًا عَظِيمًا“ (ترجمہ: جو شخص کسی مؤمن کو قصداً قتل کرے گا اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہوگی اور اللہ نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار کیا ہے) پھر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یہ آیت منسوخ ہوئی اور نہ بدل گئی تو پھر اس کی توبہ کہاں قبول ہو سکتی ہے۔ ۵

۲۸۲۵۔ حدثنا عبد بن حميدنا عبدالعزيز بن أبي رزمة عن اسرئيل عن سماك بن حرب عن عكرمة

یہ حدیث حسن ہے بعض حضرات اسے عمرو بن دینار سے اور وہ ابن عباسؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع نہیں۔

۲۸۲۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو سلیم کے ایک شخص کا صحابہ کے پاس سے گزر ہوا اس کے ساتھ بکریاں تھیں اس نے صحابہ کو

۱۔ جہور علماء اہل سنت کے نزدیک یہ عذاب اس کے لئے ہے جس نے قتل کو حلال جان کر اس کا ارتکاب کیا یا پھر ہمیشہ دوزخ میں رہنے سے مراد طویل مدت ہے۔ اس لئے کہ بہت سی احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مؤمنین ہمیشہ عذاب میں نہیں رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتے ہیں۔ کیونکہ ارشاد ہے ”وَأَنِّي لَغَفَّارٌ لِمَن تَابَ“ جو توبہ کرے میں اسے معاف کرنے والا ہوں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے ”إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ الْبَشْرَ كَبِيرًا وَلَا يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ“ یعنی اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتے اور اس کے علاوہ جسے چاہتے ہیں معاف کر دیتے ہیں۔ لہذا ان آیات سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ قاتل کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

سلام کیا وہ لوگ کہنے لگے کہ اس نے ہم سے بچنے کے لئے سلام کیا ہے۔ لہذا اٹھے اور اسے قتل کر کے اس کی بکریاں لیں اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمْ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا“ (ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں نکلو تو دریافت کر لیا کرو اور جو تمہیں سلام کرے اسے یہ مت کہو کہ تم مؤمن نہیں ہو۔)

یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے۔

۲۸۲۶۔ حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ“..... (الآیۃ) کہ بیٹھنے والے جہاد کرنے والے مؤمنین کے برابر نہیں ہو سکتے) تو عمرو بن ام مکتوم آئے جو نابینا تھے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نابینا ہوں میرے لئے کیا حکم ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”غیر اولی الضرر“ یعنی سوائے ان لوگوں کے جنہیں کوئی عذر ہو) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: شانے کی ہڈی اور دوات الاذیا فرمایا تختی اور دوات۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس روایت میں عمرو بن ام مکتوم ہے جب کہ بعض روایات میں عبد اللہ بن ام مکتوم ہے اور عبد اللہ زائدہ کے بیٹے ہیں ام مکتوم ان کی والدہ ہیں۔

۲۸۲۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ”لَا يَسْتَوِي“..... (الآیۃ) سے مراد اہل بدر اور اس میں شریک نہ ہونے والے ہیں اس لئے کہ جب غزوہ بدر ہوا تو عبد اللہ بن جحش اور ابن ام مکتوم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم دونوں اندھے ہیں کیا ہمارے لئے اجازت ہے؟ چنانچہ ”لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِ أُولَى الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ“ (یعنی جہاد نہ کرنے والے اور کرنے والے برابر نہیں الایہ) کہ جو بیمار یا معذور ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو نہ کرنے والوں پر ایک درجہ فضیلت دی ہے۔) نازل ہوئی پھر ابن عباسؓ نے فرمایا: یہ جہاد نہ کرنے والے معذور اور بیمار لوگ نہیں بلکہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غَنَمٌ لَهُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ قَالُوا مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ فَقَامُوا وَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غَنَمَهُ، فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمْ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا

۲۸۲۶۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن ابى اسحاق عن البراء بن عازب قال لما نزلت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الْآيَةَ جَاءَ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ضَرِيرًا أَبْصَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنِي إِنِّي ضَرِيرٌ أَبْصَرُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ غَيْرِ أُولَى الضَّرَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيْتُونِي بِالْكَتِفِ وَالذَّوَاةِ أَوِ اللَّوْحِ وَالذَّوَاةِ

۲۸۲۷۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفراني نا الحجاج بن محمد عن ابن جريج قال اخبرني عبد الكريم سمع مقسما هولى عبد الله بن الحارث يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِ أُولَى الضَّرَرِ عَنْ بَدْرِ وَالْخَارِجُونَ إِلَى بَدْرِ لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ وَأَبْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ إِنَّا أَعْمَيَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلْ لَنَا رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِ أُولَى الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً فَهَؤُلَاءِ الْقَاعِدُونَ

ویسے ہی جہاد نہ کرنے والے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
 ”فَضَلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا.“
 یعنی اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو جہاد نہ کرنے والوں پر کئی درجے
 فضیلت دی۔ پھر ابن عباسؓ نے فرمایا: کہ یہاں بھی مراد اہل اعذار
 اور مریض لوگ نہیں ہیں۔ ❶

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ مقسم بعض محدثین کے نزدیک عبد اللہ بن حارث کے اور بعض کے نزدیک عبد اللہ بن عباس کے مولیٰ ہیں۔ ان کی کنیت ابوالقاسم ہے۔

۲۸۲۸۔ حضرت اہل بن سعد ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے مردان
 بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو خود بھی آیا اور اس کے ساتھ بیٹھ
 گیا اس نے ہمیں زید بن ثابت کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ
 آنحضرت ﷺ نے زید کو یہ آیت لکھوائی ”لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ“
 الآية زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لکھوا ہی رہے تھے کہ ابن ام
 مکتوم آگئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں جہاد کر سکتا تو ضرور کرتا وہ
 نابینا تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر وحی نازل کی آپ ﷺ کی
 ران میری ران پر تھی وہ بھاری ہو گئی اور قریب تھا کہ میری ران کچلی
 جاتی تو آپ کی طبیعت کھل گئی اور آپ ﷺ نے یہ الفاظ بتائے۔ ”غیر
 اولی الضرر۔“

۲۸۲۸۔ حدثنا عبد بن حميد ثنا يعقوب بن ابراهيم بن سعد عن ابيه عن صالح بن كيسان عن ابن شهاب قال ثبتي سهل بن سعد الساعدي قال رايت مروان بن الحكم جالسا في المسجد فاقبلت حتى جلست الي جنبه فاخبرنا ان زيدا بن ثابت اخبره ان النبي صلى الله عليه وسلم املأ عليه لا يستوي القاعدون من المؤمنين والمجاهدون في سبيل الله قال فجاءه ابن أم مكتوم وهو يملأها على فقال يا رسول الله والله لو استطيع الجهاد لجهدت وكان رجلا أعمى فانزل الله على رسوله وفخذه على فخذى فنقلت حتى همت ترش فخذى ثم شري عنه فانزل الله عليه غير أولى الضرر

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے ایک صحابی نے تابعی سے روایت کیا ہے یعنی اہل بن سعد نے مروان سے اور مروان تابعی ہیں۔

❶ یہ آیات اس طرح ہیں: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِ أُولَى الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا۔ ترجمہ: وہ مؤمنین جو اہل عذر نہیں، اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو غیر مجاہدین پر ایک درجہ فضیلت دی ہے اور دونوں کے ساتھ اچھائی کا وعدہ کیا ہے اور مجاہدین کو غیر مجاہدین پر کئی درجے زیادہ فضیلت ہے۔ اپنی طرف سے کئی درجات اور رحمت و مغفرت اور اللہ بخشے والے مہربان ہیں۔ ابن عباسؓ کے قول کا منہ یہ ہے کہ فضیلت ان لوگوں کے لئے جو بغیر عذر جہاد میں شریک نہیں ہوتے اور اہل اعذار کو مجاہدین کے برابر جزا و ثواب ہے یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ پہلی آیت میں مراد اہل اعذار ہوں۔ کیونکہ اس میں ایک درجہ فضیلت کا ذکر ہے اور دوسری میں مراد غیر اہل اعذار ہوں۔ کیونکہ اس میں زیادہ درجات کا ذکر ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

۲۸۲۹۔ حضرت یعلیٰ بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے عمروؓ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”ان تقصروا من الصلوة ان خفتهم“ (یعنی اگر تمہیں خوف ہو تو قصر نماز پڑھ لیا کرو۔) اور اب تو لوگ امن میں ہیں۔ اب قصر کس طرح جائز ہے؟ فرمایا: مجھے بھی اس طرح تعجب ہوا تو پھر میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا تو فرمایا: یہ اللہ کی طرف سے عنایت کردہ صدقہ ہے اسے قبول کرو۔

۲۸۲۹۔ حدثنا عبد بن حمیدانا عبد الرزاق نا ابن جریج قال سمعت عبد الرحمن بن عبد الله بن ابی عمار یحدث عن عبد الله بن باباه عن یعلی بن اُمیة قال قلت لعمر انما قال الله ان تقصروا من الصلوة ان خفتهم وقد امن الناس فقال عمر عجب من ما عجبت منه فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صدقة تصدق الله بها عليكم فاقبلوا صدقته.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۳۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ضحکان اور عسفان کے درمیان پڑاؤ کیا تو مشرکین آپس میں کہنے لگے کہ یہ لوگ عصر کی نماز کو اپنے باپ بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں لہذا لوگ جمع ہو کر ان پر ایک ہی مرتبہ دھاوا بول دو۔ چنانچہ جبرائیل آ۔ اور آپ کو حکم دیا کہ اپنے صحابہ کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیں اور نماز پڑھائیں ایک جماعت آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھے اور دوسرا ان کے پیچھے کھڑی ہو کر اپنے ہتھیار اور ڈھالیں وغیرہ ہاتھ میں لیں اور پہلی جماعت آپ ﷺ کے ساتھ ایک رکعت ادا کرے۔ پھر وہ لوگ ہتھیار وغیرہ لے کر کھڑے ہو جائیں اور دوسری جماعت آپ ﷺ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے۔ اس طرح آپ ﷺ کی دواوران کی ایک رکعت ہوگی۔

۲۸۳۰۔ حدثنا محمود بن غیلان نا عبد الصمد ابن الوارث نا سعید بن عبد الله بن عبد الله بن شقیق قال نا ابو هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل بين ضحكان وعسفان فقال المشركون ان لهؤلاء صلوة هي احب اليهم من ابايهم وابنائهم وهي العصر فاجمعوا امرهم فمیلوا عليهم ميلة واحدة وان جبرئیل اتی النبی صلى الله عليه وسلم فامرہ ان یقسم اصحابہ شطرتین فیصلی بہم وتقوم طائفة اخرى ورايهم ولياخذوا جذرهم واسلحتهم ثم یاتی الآخرون ویصلون معه رکعة واحدة ثم یأخذ هؤلاء جذرهم واسلحتهم فتکون لهم رکعة ولرسول الله صلى الله عليه وسلم رکعتان

یہ حدیث عبد اللہ بن شقیق کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور اس باب میں عبد اللہ بن مسعودؓ زید بن ثابتؓ ابن عباسؓ جابرؓ اور ابو عیاش زرقیؓ ابن عمرؓ ابوبکرؓ اور سہل بن ابی حمزہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں ابو عیاش کا نا زید بن ثابت ہے۔

۲۸۳۱۔ حضرت قتادہ بن نعمانؓ فرماتے ہیں کہ ہم انصار میں سے ایک گھروالے تھے جنہیں بنو امیہؓ کہا جاتا تھا۔ وہ تین بھائی تھے۔ بشیر اور بشر۔ بشیر منافق تھا اور صحابہؓ کی ہجو میں اشعار کہا کرتا تھا پھر ا

۲۸۳۱۔ حدثنا الحسن بن احمد بن ابی شعیب ابو مسلم الحرانی نا محمد بن سلمة الحرانی نا محمد بن اسحاق عن عاصم بن عمر بن قتادة عن

شعروں کو بعض عرب شعراء کی طرف منسوب کر دیتا اور کہتا کہ فلاں نے اس طرح کہا ہے فلاں نے اس طرح کہا ہے۔ جب صحابہؓ یہ اشعار سنتے تو کہتے کہ اللہ کی قسم یہ شعرا ہی خبیث کے ہیں۔ یا جیسا راوی نے فرمایا۔ صحابہ کہتے کہ یہ شعرا بن ابیرق ہی نے کہے ہیں۔ وہ لوگ زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں میں محتاج اور فقیر تھے۔ مدینہ میں لوگوں کا طعام بکھور اور جو ہی تھا پھر اگر کسی آدمی کے پاس کچھ ہوتا تو اگر کوئی بنجارہ شام سے میدہ وغیرہ لاتا تو وہ اس سے خرید لیا کرتا اور وہ صرف اسی کے ساتھ مخصوص ہوتا باقی گھر والے تو جو ادھر بکھور ہی پر گزارہ کرتے۔ ایک مرتبہ ایک بنجارہ آیا تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے اس سے میدے کی گون خریدی اور اسے ایک جھرو کے میں رکھ دیا۔ وہاں ہتھیار، زرہ اور تلوار بھی رکھی ہوئی تھی۔ کسی نے ان کے گھر کے نیچے سے نقب لگا کر ان کا میدہ اور ہتھیار وغیرہ چوری کر لئے۔ صبح ہوئی تو چچا رفاعہ آئے اور کہنے لگے: بھتیجے آج رات ہم پر ظلم کیا گیا اور جھرو کے سے کھانا اور ہتھیار وغیرہ چوری کر لئے گئے۔ چنانچہ ہم نے اہل محلہ سے پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ آج رات بنو ابیرق نے آگ جلائی تھی۔ ہمارا تو یہی خیال ہے کہ وہ تمہارے ہی کھانے پر ہوگی ہم محلے میں پوچھ گچھ کر رہے تھے کہ بنو ابیرق کہنے لگے کہ ہمارے خیال میں تمہارا چور لبید بن سہل ہی ہے جو تمہارا دوست ہے۔ وہ صالح لشخص تھا اور مسلمان تھا جب لبید نے یہ بات سنی تو اپنی تلوار نکال لی اور کہا کہ میں چوری کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم یا تو تم چوری کے متعلق بتاؤ گے یا پھر یہ تلوار ہوگی اور تم۔ بنو ابیرق کہنے لگے تم اپنی تلوار تک رہو تم نے چوری نہیں کی۔ پھر ہم محلے میں پوچھتے رہے یہاں تک کہ یقین ہو گیا کہ چور بنو ابیرق ہی ہیں۔ اس پر میرے چچا نے کہا: بھتیجے اگر تم آنحضرت ﷺ کے پاس جاتے اور ذکر کرتے (تو شاید چیز مل جاتی) چنانچہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم میں سے ایک گھر والے نے میرے چچا پر ظلم کیا اور نقب لگا کر ان کا غلہ اور ہتھیار وغیرہ لے گئے۔ جہاں تک غلے کا تعلق ہے تو اس کی تو ہمیں حاجت نہیں لیکن ہمارے ہتھیار واپس کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں عنقریب اس کا فیصلہ

جدہ عَنْ أَبِيهِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ كَانَ أَهْلُ بَيْتِ مِنَّا يُقَالُ لَهُمْ بَنُو أَبِي رِقٍ بَشَرٌ وَبُشَيْرٌ وَمُبَشِّرٌ وَكَانَ بُشَيْرٌ رَجُلًا مُنَافِقًا يَقُولُ الشَّعْرُ يَهْجُوا بِهِ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْحَلُّهُ بَعْضُ الْعَرَبِ ثُمَّ يَقُولُ قَالَ فَلَانٌ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا سَمِعَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الشَّعْرَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا يَقُولُ هَذَا الشَّعْرُ إِلَّا هَذَا الْحَبِيثُ أَوْ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ وَقَالُوا ابْنُ الْأَبِيرِ قَالَهَا قَالَ وَكَانُوا أَهْلُ بَيْتِ حَاجَةٍ وَفَاقَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ وَكَانَ النَّاسُ إِنَّمَا طَعَامُهُمْ بِالْمَدِينَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ لَهُ يَسَارٌ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ وَمِنَ الدَّرْمَكِ ابْتِاعَ الرَّجُلُ مِنْهَا فَحَضَّ بِهَا نَفْسَهُ وَأَمَّا الْعِيَالُ فَإِنَّمَا طَعَامُهُمُ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ فَأَبْتِاعَ عَمِي رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ حِمْلًا مِنَ الدَّرْمَكِ فَجَعَلَهُ فِي مَشْرَبَةٍ لَهُ وَفِي الْمَشْرَبَةِ سِلَاحٌ دِرْعٌ وَسَيْفٌ فَعَدَى عَلَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَيْتِ فَتَقَبَّتِ الْمَشْرَبَةُ وَأَخَذَ الطَّعَامَ وَالسِّلَاحُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَانِي عَمِي رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَنَّهُ قَدْ عَدَى عَلَيْنَا فِي لَيْلَتِنَا هَذِهِ فَتَقَبَّتِ مَشْرَبَتُنَا وَذَهَبَ بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا قَالَ فَتَحَسَّسْنَا فِي الدَّارِ وَسَأَلْنَا فَقِيلَ لَنَا قَدْ رَأَيْنَا بَنِي أَبِي رِقٍ اسْتَوْقَدُوا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَلَا نَرَى فِيمَا نَرَى إِلَّا عَلَى بَعْضِ طَعَامِكُمْ قَالَ وَكَانَ بَنُو أَبِي رِقٍ قَالُوا وَنَحْنُ نَسْأَلُ فِي الدَّارِ وَاللَّهِ مَا نَرَى صَاحِبَكُمْ إِلَّا لَبِيدَ بْنَ سَهْلٍ رَجُلٌ مِنَّا لَهُ صَلَاحٌ وَاسْلَامٌ فَلَمَّا سَمِعَ لَبِيدٌ اخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَقَالَ أَنَا أَسْرِقُ فَوَاللَّهِ لِيُخَالِطَكُمْ هَذَا السَّيْفُ أَوْ لَتَبَيِّنَنَّ هَذِهِ السَّرِقَةَ قَالُوا إِلَيْكَ عَنَّا أَيُّهَا الرَّجُلُ فَمَا أَنْتَ بِصَاحِبِهَا فَسَأَلْنَا فِي الدَّارِ حَتَّى لَمْ نَشْكُ أَنَّهُمْ

أَصْحَابُهَا فَقَالَ لِي عَمِّي يَا ابْنَ أَخِي لَوْ أَتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتَ ذَلِكَ لَهُ، قَالَ قَتَادَةُ فَأَتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَّا أَهْلَ جَفَاءٍ عَمَدُوا إِلَى عَمِّي رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ فَتَقَبُّوا مَشْرَبَةً لَهُ، وَأَحْذُوا سِلَاحَهُ، وَطَعَامَهُ، فَلْيُرَدُّوا عَلَيْنَا سِلَاحَنَا فَأَمَّا الطَّعَامُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَامُرُ بْنُ ذَكْوَانَ سَمِعَ بَنُو أُبَيْرِقٍ أَتَوْا رَجُلًا مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَيْرُ بْنُ عُرْوَةَ فَكَلَّمُوهُ فِي ذَلِكَ وَاجْتَمَعَ فِي ذَلِكَ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ الدَّارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ وَعَمَّهُ عَمَدُوا إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ مِنَّا أَهْلٍ إِسْلَامٍ وَصَلَاحٍ يَرْمُونَهُمْ بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ وَلَا ثَبَتٍ قَالَ قَتَادَةُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ عَمَدْتُ إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ ذَكَرَ مِنْهُمْ إِسْلَامٌ وَصَلَاحٌ تَرْمِيهِمْ بِالسَّرِقَةِ عَلَى غَيْرِ ثَبَتٍ وَلَا بَيِّنَةٍ قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَوْ دِدْتُ أَنِّي خَرَجْتُ مِنْ بَعْضِ مَالِي وَلَمْ أَكَلِمِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَاتَانِي عَمِّي رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا صَنَعْتَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ نَزَلَ الْقُرْآنُ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا بَنِي أُبَيْرِقٍ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ مِمَّا قُلْتَ لِقَتَادَةَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا يُسْتَحْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَحْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ رَحِيمًا أَيْ لَوْ اسْتَغْفَرُوا اللَّهَ لَغَفَرَ لَهُمْ وَمَعَى يَكْسِبُ إِنَّمَا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَى نَفْسِهِ إِلَى قَوْلِهِ وَإِنَّمَا مِثْنًا

کروں گا۔ جب بنو امیرق نے یہ سنا تو اپنی قوم کے ایک شخص اسیر بن عروہ کے پاس آئے اور اس سے اس معاملے میں بات کی پھر اس کے لئے محلے کے بہت سے لوگ جمع ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! قتادہ بن نعمان اور اس کے چچا ہمارے گھروالوں پر بغیر دلیل اور بغیر گواہ کے چوری کے تہمت لگا رہے ہیں جب کہ وہ لوگ نیک اور مسلمان ہیں۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بات کی تو فرمایا: تم نے کسی مسلمان اور نیک گھرانے پر بغیر کسی گواہ اور دلیل کے چوری کے تہمت لگائی ہے؟ مجھے تمنا ہوئی کہ کاش میرا کچھ مال چلا جاتا اور میں آنحضرت ﷺ سے اس معاملے میں بات نہ کرتا۔ اسی دوران میرے چچا آئے اور پوچھا کہ کیا کیا؟ میں نے انہیں بتادیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح فرمایا ہے انہوں نے کہا: اللہ مدگار ہے۔ پھر زیادہ دیر نہ گزری کہ قرآن نازل ہوا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ..... الآية یعنی ہم نے آپ پر حق کے ساتھ کتاب اس لئے نازل کی ہے کہ آپ لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کریں نہ کہ خیانت کرنے والوں کی طرف سے ہی جھگڑا کریں۔ ان سے مراد بنو امیرق ہیں۔ اور اللہ سے اس بات کے لئے استغفار کیجئے جو آپ ﷺ نے قتادہ سے کہی ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے مہربان ہیں۔ پھر فرمایا ”وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ سَخِرُوا مِنْكَ“ یعنی اگر مغفرت مانگیں تو اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا اور جو گناہ کا مرتکب ہوگا اس کا عذاب اسی کو ہوگا۔ (ومن یکسب اثمًا سے ”اثمًا مبینًا“ تک) اس سے بنو امیرق کا لہید کو کہا جانے والا قول ہے پھر ”وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ“ سے ”نَوَيْتِيهِ اجْزَاءَ عَظِيمًا“ تک۔ پھر جب قرآن نازل ہوا تو وہ لوگ ہتھیار لائے اور آپ ﷺ کو دے دیئے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ جب میں ہتھیار لے کر چچا کے پاس آیا۔ (ابوہنی کو شک ہے کہ عشی فرمایا، یا عسی) ان کی پینائی زمانہ جاہلیت میں کمزور ہو گئی تھی اور وہ بوڑھے ہو چکے تھے۔ میں ان کے ایمان میں کچھ خلل کا گمان کیا کرتا تھا۔ لیکن جب میں ہتھیار وغیرہ لے کر ان کے پاس گیا تو کہنے لگے کہ بھتیجے یہ اللہ کی راہ میں دے دیئے

ہیں۔ چنانچہ مجھے ان کے ایمان کا یقین ہو گیا۔ جب قرآن نازل ہوا تو بشیر مشرکین کے ساتھ مل گیا اور سلافہ بنت سعد بن سمیہ کے پاس ٹھہرا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ“..... سے بعیداً تک (یعنی جو ہدایت کا راستہ واضح ہو جانے کے بعد رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا اور مؤمنین کے علاوہ دوسرے راستے پر چلے گا اسے ہم ادھر ہی پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرے گا اور جہنم میں داخل کر دیں گے، اور وہ کتنا برا ٹھکانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ جو گناہ جسے چاہتے ہیں بخش دیتے ہیں لیکن اگر کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑتا ہے) جب وہ سلافہ کے پاس ٹھہرا تو حسان نے اس کی اشعار میں جھوکی۔ چنانچہ سلافہ نے اس کا سامان اٹھا کر سر پر رکھا اور اسے باہر جا کر میدان میں پھینک دیا۔ پھر اس سے کہنے لگی کہ کیا تو حسان کے شعر میرے لئے ہدیے میں لایا ہے تجھ سے مجھے کبھی خیر نہیں مل سکتی۔

قَوْلُهُمْ لِلْبَيْدِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّلَاحِ فَرَدَّهُ إِلَى رِفَاعَةَ فَقَالَ فَتَادَهُ لَمَّا أَتَيْتُ عَمِيَّ بِالسَّلَاحِ وَكَانَ شَيْخًا قَدْ عَشِيَ أَوْ عَسَى الشُّكُّ مِنْ أَبِي عَيْسَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ أَرَى إِسْلَامَهُ مَذْخُولًا فَلَمَّا أَتَيْتُهُ بِالسَّلَاحِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي هِيَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَعَرَفْتُ أَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ صَحِيحًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ لَحِقَ بِشِيرٍ بِالْمُشْرِكِينَ فَنَزَلَ عَلَى سُلَافَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ سُمَيَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُضْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا فَلَمَّا نَزَلَ عَلَى سُلَافَةَ رَمَاهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بِأَكْيَافٍ مِنْ شَعْرِ فَأَخَذَتْ رَحْلَهُ فَوَضَعَتْهُ عَلَى رَأْسِهَا ثُمَّ خَرَجَتْ بِهِ فَرَمَتْ بِهِ فِي الْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَتْ أَهْدَيْتُ لِي شَعْرَ حَسَّانٍ مَا كُنْتُ تَأْتِيْنِي بِخَيْرٍ

یہ حدیث غریب ہے ہمیں علم نہیں کہ اسے محمد بن سلمہ حرانی کے علاوہ کسی اور نے مرفوع کیا ہو۔ یونس بن بکر اور کئی راوی اسے محمد بن اسحاق سے اور وہ عاصم بن ققادہ سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ اس میں عاصم کے اپنے والد سے اور ان کے ان کے دادا سے روایت کرنے کا تذکرہ نہیں اور ققادہ بن نعمان، ابوسعید خدری کے اخیانی بھائی ہیں ابوسعید کا نام مالک بن سنان ہے۔

۲۸۳۲۔ حدثنا خلاد بن اسلم البغدادي نا النضر بن شميلة عن اسرئيل عن ثوير وهو ابن ابي فاختة عن ابيه عن علي بن ابي طالب قال مافي القرآن آية احب الي من هذه الآية ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء

۲۸۳۲۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ قرآن کی آیات میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب یہ آیت ہے ”ان الله لا يغفران يشرك به“..... الآية۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوفاختہ کا نام سعد بن علاقہ ہے اور ثویر کی کنیت ابو جهم ہے یہ کوئی ہیں ان کا ابن عمرؓ اور زبیرؓ سے سماع ہے۔ ابن مہدی ان پر طعن کرتے ہیں۔

۲۸۳۳۔ حدثنا ابن ابی عمر و عبد اللہ بن ابی زیاد المعنی واحد قالنا ناسفیان ابن عیینة عن ابن مَجِصِیْن عن محمد بن قیس بن مَحْرَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ یَعْمَلُ سُوءَ یُحْزِبِهِ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِیْنَ فَشَكُّوا ذَلِكَ إِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فِی كُلِّ مَا یُصِیْبُ الْمُؤْمِنِ کَفَّارَةٌ حَتَّى الشُّوْكَةُ تُشَاکَهَا أَوِ النَّکْبَةُ یُنْکِبُهَا

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن محصن کا نام عمر بن عبد الرحمن بن محصن ہے۔

۲۸۳۴۔ حدثنا یحییٰ بن موسیٰ وعبد بن حمید قالنا ناروح بن عبادة عن موسیٰ بن عبیدة قال اخبرنی مولیٰ بن سباع قال سمعت عبد اللہ بن عمر یُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ بَكْرِ الصِّدِّیقِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآیَةُ وَمَنْ یَعْمَلُ سُوءَ یُحْزِبِهِ وَلَا یَجِدْهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِیًّا وَلَا نَصِیْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا أَفْرَأُكَ آیَةَ أَنْزَلْتُ عَلَى قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَقْرَأْنِیْهَا فَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنِّیْ وَجَدْتُ فِی ظَهْرِیْ اِفْتِصَامًا فَتَمَطَّطْتُ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ وَأَبْنَا لَمْ یَعْمَلْ سُوءًا وَأَنَا لَمْ جَزِیْوُنَ بِمَا عَمَلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُونَ فَتُحْزَوْنَ بِذَلِكَ فِی الدُّنْیَا حَتَّى تَلْقَوْا اللَّهَ وَلَیْسَ لَكُمْ ذُنُوبٌ وَأَمَّا الْآخَرُونَ فِیَجْتَمِعُ ذَلِكَ لَهُمْ حَتَّى یُحْزَوْا بِهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ یحییٰ بن سعید اور امام احمد نے موسیٰ بن عبیدہ کو ضعیف قرار دیا۔ جب کہ ابن سباع کے مولیٰ مجہول ہیں پھر یہ حدیث ایک اور سند سے بھی حضرت ابو بکرؓ سے منقول ہے لیکن اس کی سند بھی صحیح نہیں اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۸۳۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب ”من يعمل سوء یحزبه“ (یعنی جو شخص برا کرے گا اسے ضرور سزا ملے گی) نازل ہوئی تو مسلمانوں پر شاق گزری انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس کا اظہار کیا تو فرمایا: تمام امور میں افراط و تفریط سے بچو اور استقامت کی دعا کرو۔ مؤمن کی ہر آزمائش میں اس کے گناہوں کا کفارہ ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کاٹنا چھ جائے یا کوئی مشکل پیش آجائے۔

۲۸۳۴۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس تھا۔ کہ آپ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی ”من يعمل سوءا یحزبه ولا یجد له من دون الله ولیاً ولا نصیراً“ (یعنی جو برائی کرے گا اسے سزا ملے گی وہ اللہ کے سوا کوئی حمایتی یا مددگار نہیں پائے گا)۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ابو بکر! میں تمہیں ایسی آیت نہ پڑھاؤں جو مجھ پر نازل ہوئی ہے؟ عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! پھر آپ ﷺ نے مجھے یہ آیت پڑھائی پھر مجھے کچھ معلوم نہیں ہے اللہ! کہ میں نے اپنی کمرٹوٹی ہوئی محسوس کی اور انگڑائی لی تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ہوا ابو بکر! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والدیر آپ پر قربان جائیں ہم میں سے کون ہے جو برائی نہیں کرتا۔ تو کہ ہمیں تمام عملوں کی سزا دی جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر! جہاں تک تمہارا اور مؤمنین کا تعلق ہے تو تم لوگوں کی سزا دنیا ہی میں ہوگا تاکہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت گناہوں سے پاک ہو۔ لیکن دوسرے لوگوں کی برائیاں جمع کی جائیں گی تاکہ انہیں قیامت کے دن بدلہ دیا جائے۔

۲۸۳۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سودہؓ کو خدشہ ہوا کہ آنحضرت ﷺ انہیں طلاق نہ دے دیں۔ چنانچہ انہوں نے عرض کیا کہ مجھے طلاق نہ دیجئے اپنے نکاح میں رہنے دیجئے اور میری باری عاتشہؓ کو دے دیجئے۔ پھر آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”فلا جناح علیہما ان یصلحا بینہما والصلح خیر“..... (یعنی اگر دونوں آپس میں صلح کر لیں تو کوئی گناہ نہیں بلکہ صلح تو بہتر ہے) لہذا جس چیز پر ان کی صلح ہو وہ جائز ہے۔

۲۸۳۵۔ حدثنا محمد بن المثنیٰ نا ابو داؤد الطیالسی نا سلیمان بن معاذ عن سماک عن عکرمۃ عن ابن عباس قال قال غشیبت سودۃ ان یطلقہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت لا نطلقنہی وامسکینی واجعل یومی لعائشۃ ففعل فنزلت فلا جناح علیہما ان یصلحا بینہما صلحا والصلح خیر فلما اصطلحا علیہ من شیء فهو جائز یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۸۳۶۔ حضرت برائہؓ فرماتے ہیں کہ آخری آیت یہ نازل ہوئی ”یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ“..... (الآیۃ۔

۲۸۳۶۔ حدثنا عبد بن حمید نا ابو نعیم نا مالک بن مغول عن ابی السفر عن البراء قال اخر آیۃ نزلت اواخر شیء انزل یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ

یہ حدیث حسن ہے اور ابوسفرا کا نام سعید بن احمد ہے بعض انہیں ابن یحییٰ ثوری کہتے ہیں۔

۲۸۳۷۔ حضرت برائہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس آیت کی تفسیر کیا ہے ”یستفتونک قل اللہ یفتیکم“..... (الآیۃ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لئے وہ آیت کافی ہے جو گرمیوں میں نازل ہوئی۔ ❶

۲۸۳۷۔ حدثنا عبد بن حمید نا احمد نا یونس عن ابن بکر بن عیاش عن ابی إسحاق عن البراء قال جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالۃ فقال له النبي صلى الله عليه وسلم تجزئك آية الصيف

سورہ مائدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۸۳۸۔ حضرت طارق بن شہابؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اگر یہ آیت ”الیوم اکملت لکم دینکم“..... (یعنی آج کے دن ہم نے تم پر اپنا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت بھی اور تمہارے لئے دین اسلام ہی کو پسند کیا۔) ہم پر نازل ہوتی تو ہمارے لئے وہ دن عید کا دن ہوتا جس دن یہ نازل ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کب

وَمِنْ سُورَةِ الْمَائِدَةِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۸۳۸۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفین عن مسعرو غیرہ عن قیس بن مسلم عن طارق بن شہاب قال قال رجل من اليهودیہ لعمرو بن الخطاب یا امیر المؤمنین لو علینا انزلت هذه الآیۃ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الإسلام دینا لاتخذنا ذلك الیوم عیدنا فقال عمر

❶ یعنی اس آیت کی تفسیر وہی ہے جو آیت میں مذکور ہے۔ یستفتونک قل اللہ یفتیکم..... (الآیۃ النساء ۷۷)۔ بنوی کہتے ہیں کہ یہ آیت حجۃ الوداع کے لئے جاتے ہوئے نازل ہوئی۔ لہذا اسے آیۃ الصیف یعنی گرمیوں کی آیت کا نام دیا گیا۔ کلالہ کی تفسیر ابواب الفرائض میں گزر چکی ہے۔

إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ أُنَزِّلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أُنَزِّلْتُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

نازل ہوئی۔ یہ آیت عرفات کے دن جمعہ کے روز نازل ہوئی۔ (یعنی یہ تو نازل ہی عید کے دن ہوئی اس لئے اسے عید کا دن بنانے کی ضرورت ہی نہیں۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۳۹۔ عبد بن حمید نا یزید بن ہارون نا حماد بن سلمة عَنْ عَمَارِ بْنِ أَبِي عَمَارٍ قَالَ قَرَأْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ لَوْ أُنَزِّلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ

۲۸۳۹۔ حضرت عمار بن ابوعمار کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے یہ آیت ”الיום اكملت لكم دينكم“..... پڑھی تو ان کے پاس ایک یہودی تھا کہنے لگا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کے طور پر مناتے۔ ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ جس دن یہ نازل ہوئی اسی دن ہمارے یہاں دو عیدیں تھیں عرفات کے دن کی اور جمعہ کے دن کی۔

یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۲۸۴۰۔ حدثنا احمد بن منيع نايزيد بن هارون انا محمد بن اسحاق عن ابى الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يَمِئُزُ الرَّحْمَنُ مِلَّائِي سَحَاءَ لَا يُغِيضُهَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ قَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَتَفَقُّ مِنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَغُضْ مَا بَيْنَ يَمِينِهِ عَرُشُهُ عَلَى الْمَاءِ بِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ

۲۸۴۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ یعنی اس کا خزانہ بھرا ہوا ہے جو ہمیشہ جاری رہتا ہے اور دن و رات میں سے کسی وقت بھی اس میں کوئی کمی نہیں آتی۔ کیا تم جانتے ہو کہ جب سے اس نے آسمانوں کو پیدا کیا ہے اس نے کیا خرچ کیا ہے؟ اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں آتی اس کا عرش (آسمانوں کو پیدا کرنے کے وقت) سے لے کر اب تک پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک میزان ہے جسے وہ جھکا تا اور بلند کرتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس آیت کی تفسیر ہے۔ ”وقالت اليهود يدالله مغلولة غلت ايديهم ولعنوا بما قالوا بلى يداه مبسوطتان“..... الآية (یعنی یہودی کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے) (یعنی ہمیں کچھ نہیں دیتا) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہاتھ تو ان کے بندھے ہوئے ہیں اور ان کے اس قول پر لعنت ہے اور اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں اور وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔)

۲۸۴۱۔ حدثنا عبد بن حميد نا مسلم بن ابراهيم نا الحارث بن عبيد عن سعيد الجري عن عبد الله بن شقيق عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم

۲۸۴۱۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی پہلے حفاظت کی جاتی تھی پھر یہ آیت نازل ہوئی ”والله يعصمك“..... الآية (یعنی لوگوں کے شر سے اللہ آپ کی حفاظت کریں گے) اور آپ ﷺ

• یعنی جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کم دیتا ہے۔

نے خیمے سے سر نکال کر فرمایا: لوگو چلے جاؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کا وعدہ کر لیا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَاللَّهُ
يُعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَأَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ لَهُمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
انْصَرِفُوا فَقَدْ عَصَمَنِي اللَّهُ

یہ حدیث غریب ہے بعض اسے جریری اور وہ عبداللہ بن شقیق سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی حفاظت کی جاتی تھی اس میں حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں۔

۲۸۴۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بنو اسرائیل گناہوں میں پڑ گئے تو ان کے علماء نے انہیں روکنے کی کوشش کی لیکن جب وہ باز نہیں آئے تو علماء ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے لگے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دل آپس میں ایک دوسرے سے ملا دیئے اور پھر حضرت داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی ان پر لعنت بھیجی۔ یہ اس لئے تھا کہ وہ لوگ نافرمانی کرتے ہوئے حدود سے تجاوز کر جاتے تھے۔ پھر آنحضرت ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ پہلے تکیہ لگائے ہوئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تم لوگ اس وقت تک نجات نہیں پاؤ گے جب تک تم ظالم کو ظلم سے نہ روکو گے۔

۲۸۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا يَزِيدُ
بْنُ هُرُونٍ أَنَا شَرِيكَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ أَبِي
عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي
الْمَعَاصِي فَنَهَوْهُمْ عَنْ مَجَالِسِهِمْ وَأَكْلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ
فَضْرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ
عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا
عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَكِنًا وَقَالَ لَا وَاللَّهِ
نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْطِرُوهُمْ أَطْرًا

عبداللہ بن عبد الرحمن، یزید سے اور وہ سفیان ثوری سے یہی حدیث نقل کرتے ہوئے عبداللہ بن مسعودؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور محمد بن مسلم بن ابی وضاح سے بھی علی بن یزید کے حوالے سے منقول ہے وہ ابوعبیدہ سے اور وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے مرفوعاً اسی کی مانند نقل کرتے ہیں جب کہ بعض ابوعبیدہ کے حوالے سے آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۸۴۳۔ حضرت ابوعبیدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بنو اسرائیل کے ایمان میں کمی آگئی تو ان میں سے اگر کوئی اپنے بھائی کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تو اسے روکتا۔ پھر دوسرے دن اگر وہ باز نہ آتا تو اسے نہیں روکتا اور اس کا اس گناہ کا ارتکاب اس روکنے والے کو اس کے ساتھ اٹھنے اور کھانے پینے سے نہ روکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کے دل ایک دوسرے سے جوڑ دیئے ان کے متعلق قرآن نازل ہوا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "لَعَنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ"..... (الآیہ یعنی بنو اسرائیل میں سے کفار پر داؤد اور عیسیٰ

۲۸۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ
مَهْدِيٍّ نَاسَفِينَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَنِي
إِسْرَائِيلَ لَمَّا وَقَعَ فِيهِمْ النِّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ فِيهِمْ
يَرَى أَخَاهُ يَقَعُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَإِذَا كَانَ
الْغَدْلَمُ يَمْنَعُهُ مَارَأَى مِنْهُ أَكِيلُهُ، وَشَرِيْبُهُ، وَخَلِيطُهُ،
فَضْرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيهِمْ
الْقُرْآنُ فَقَالَ لَعَنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى

لِسَانَ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا
وَكَانُوا يَعْتَدُونَ وَقَرَأَ حَتَّىٰ لَوَّكُنُوا يَوْمَنُونَ بِاللَّهِ
وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنَّ كَثِيرًا
مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ مُتَكِنًا فَجَلَسَ
فَقَالَ لَأَحْتِى تَأْخُذُوا عَلَىٰ يَدَيِ الظَّالِمِ فَنَاطِرُوهُ
عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا

کی زبان سے لعنت بھیجی گئی۔) یہ سزا انہیں اس لئے دی گئی کہ یہ لوگ
گناہ کرتے اور حد سے تجاوز کر جاتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ
آیات ”لو کانوا یؤمنون“ سے آخر تک پڑھیں۔ (ترجمہ: اگر وہ
لوگ اللہ اور اس کے نبی پر ایمان رکھتے ہوتے اور اس پر بھی ایمان
لاتے جو اس نبی پر نازل کیا گیا تو کبھی ان گناہ گاروں کو دوست نہ
بناتے لیکن ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔) راوی کہتے ہیں کہ
آنحضرت ﷺ تکلیف لگائے بیٹھے تھے اور اٹھ کر بیٹھ گئے پھر فرمایا: تم لوگ
بھی عذاب الہی سے اس وقت تک نجات نہیں پاسکتے جب تک ظالم کا
ہاتھ پکڑ کر اسے حق کی طرف بخوبی مائل نہ کر دو گے۔

محمد بن یسار بھی ابوداؤد سے وہ محمد بن مسلم بن ابی وضاح سے وہ علی بن یزید سے وہ عبیدہ سے وہ عبد اللہ سے اور وہ آنحضرت
ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۸۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا
ابُو عَاصِمٍ نَا عُمَانُ بْنُ سَعْدٍ نَا عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي إِذَا أَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ
لِلنِّسَاءِ وَأَخَذْتُ شَيْءَ شَهْوَتِي فَحَرَمْتُ عَلَى اللَّحْمِ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ
مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِينَ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا

۲۸۴۴- حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی
خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں جب گوشت
کھاتا ہوں تو عورتوں کے لئے پریشان پھرنے لگتا ہوں اور میری
شہوت غالب ہو جاتی ہے لہذا میں نے گوشت کو اپنے اوپر حرام کر لیا
ہے۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَحَرِّمُوا“..... (یعنی اے ایمان والو! اللہ کی حلال کی
ہوئی۔) حرام نہ کرو اور حد سے تجاوز نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ حد سے
تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ حلال
اور عمدہ رزق میں سے کھاؤ۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض راوی اے عثمان بن سعد کی سند کے علاوہ اور سند سے بھی روایت کرتے ہیں لیکن یہ مرسل ہے
اور اس میں ابن عباس کا ذکر نہیں۔ پھر خالد حذاء بھی عکرمہ سے یہی مرسل نقل کرتے ہیں۔

۲۸۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا مُحَمَّدُ
بْنُ يُوسُفَ نَا إِسْرَائِيلُ نَا ابُو اسْحَقَ عَنْ عَمْرُو بْنِ
شَرْحُبِيلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ
لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيِّنَاتٍ شِفَاءٍ فَزَلَّتِ النَّبِيُّ فِي الْبَقَرَةِ
يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ
الْآيَةُ فَذُعِيَ عُمَرُ فَقَرَأَتْ عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي

۲۸۴۵- حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے دعا کی کہ
یا اللہ! ہمارے لئے شراب کا صاف صاف حکم بیان فرما۔ چنانچہ سورہ
بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی۔ ”يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ“..... (یعنی یہ لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تو کہہ دیجئے
کہ انہیں گناہ بھی بڑا ہے اور ان کے فائدے بھی ہیں۔ اور گناہ
فائدوں سے بہت بڑا ہے) پھر عمرؓ کو بلایا گیا اور یہ آیت سنائی گئی۔ پھر

انہوں نے دوبارہ وہی دعا کی تو سورہ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ.....“ (یعنی اے ایمان والو! نہی کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ) پھر عمرؓ کو بلا کر یہ آیت سنائی گئی۔ لیکن انہوں نے اس مرتبہ بھی وہی دعا کی اور پھر سورہ مائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی ”انما يريد الشيطان“..... (یعنی شیطان تمہارے درمیان شراب اور جوئے سے عداوت اور بغض ڈالنا چاہتا ہے اس کی چاہت ہے کہ تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک رکھے کیا اب تم لوگ باز رہو گے) پھر عمرؓ کو بلایا گیا اور یہ آیت پڑھ کر سنائی گئی تو فرمایا: ہم باز آ گئے ہم باز آ گئے۔

الْخَمْرِ بَيَانٌ شِفَاءٍ فَنَزَلَتْ الَّتِي فِي النِّسَاءِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ قَدْ عَصَيْتُمْ عُمْرُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانٌ شِفَاءٍ فَنَزَلَتْ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ إِلَىٰ قَوْلِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ قَدْ عَصَيْتُمْ عُمْرُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنْتَهُمَا أَنْتَهُمَا

یہ حدیث اسرائیل سے بھی مرسل منقول ہے۔ محمد بن علاء، وکیع سے وہ اسرائیل سے وہ ابواسحاق سے اور وہ ابو میسرہ سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے کہا: یا اللہ ہمارے لئے شراب کا حکم صاف صاف بیان فرما اور پھر اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۸۴۶۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ میں سے ایک شخص تحریم خمر سے پہلے فوت ہو گیا۔ جب شراب حرام کی گئی تو لوگوں نے کہا کہ ہمارے ساتھیوں کا کیا ہوگا وہ لوگ تو شراب پیتے ہوئے مرے تھے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی ”لیس علی الذین امنوا“..... (الایہ) جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان پر ایسی چیزوں میں کوئی گناہ نہیں جو انہوں نے حرمت سے پہلے کھائیں بشرط یہ کہ اللہ سے ڈرتے رہے، ایمان لائے اور نیک اعمال کئے۔

۲۸۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَلَمَّا حُرِّمَتْ الْخَمْرُ قَالَ رَجُلٌ كَيْفَ بِأَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوا يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

یہ حدیث حسن ہے اسے شعبہ بھی ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن بشار یہ حدیث محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ ابواسحاق سے نقل کرتے ہیں کہ براء بن عازبؓ نے فرمایا: صحابہ کرامؓ میں سے کئی آدمی اس حالت میں فوت ہوئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے چنانچہ جب حرمت نازل ہوئی تو لوگوں نے سوچا کہ ان کا کیا حال ہوگا؟ راوی کہتے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ حدیث بھی حسن صحیح ہے۔

۲۸۴۷۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب شراب حرام ہوئی تو صحابہؓ نے ان لوگوں کے متعلق آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا جو شراب پیتے ہوئے فوت ہو گئے تھے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔ ”لیس علی الذین“..... (الایہ)۔

۲۸۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ نَا عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَزْمَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سَمَاحٍ عَنْ عُمَرَ مَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۴۸۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت ”لیس علی الدین“..... الآية نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم بھی انہی میں ہو۔

۲۸۴۸۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا خالد بن مخلد عن علی بن مسهر عن الاعمش عن ابراهیم عن علقمة عن عبد اللہ قال لما نزلت لیس علی الدین آمنوا وعملوا الصالحات جنّاح فیما طعموا اذا ما اتقوا وامنوا وعملوا الصالحات قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منهم یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۴۹۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت ”وللہ علی الناس حج البيت من استطاع الیہ سبیلاً“..... الآية، اتری (ترجمہ: اور لوگوں پر اللہ کے لئے حج بیت اللہ کرنا فرض ہے بشرط یہ کہ اس کے سفر کی طاقت رکھتا ہو) تو صحابہؓ نے پوچھا کہ کیا ہر سال یا رسول اللہ! آپ ﷺ خاموش رہے۔ لوگوں نے دوبارہ یہی سوال کیا تو فرمایا: نہیں۔ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہو جاتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”یا ایہا الذین امنوا لاتسألوا“..... الآية۔ اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھا کرو جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہاری ناگواری کا سبب ہوں۔

۲۸۴۹۔ حدثنا ابوسعید نا منصور بن وردان عن علی بن عبد الاعلی عن ابيه عن ابی البختری عن علی قال لما نزلت وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً قالوا یا رسول اللہ فی کل عام فسکت فقالوا یا رسول اللہ فی کل عام قال لا ولو قلت نعم لوجبت فانتزل اللہ عز وجل یا ایہا الذین امنوا لاتسألوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم

۲۸۵۰۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی ”یا ایہا الذین امنوا لاتسألوا عن اشیاء“..... الآية۔

۲۸۵۰۔ حدثنا محمد بن معمر ابو عبد اللہ البصری نا روح بن عباد نا شعبۃ اخبرنی موسی بن انس قال سمعت..... انس بن مالک یقول قال رجل یا رسول اللہ من ابی قال ابوک فلاں قال فنزلت یا ایہا الذین امنوا لاتسألوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۸۵۱۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا: لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو ”یا ایہا الذین امنوا علیکم انفسکم“..... الآية (یعنی اے ایمان والو! تم اپنے آپ کی فکر کرو۔ اگر تم ہدایت یافتہ ہو گے تو تمہیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا) جب کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگ ظالم کو ظلم سے نہیں روکیں گے تو قریب

۲۸۵۱۔ حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن ہارون نا اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن ابی بکر الصدیقؓ اٹھ قال یا ایہا الناس انکم تقرءون هذه الآية یا ایہا الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اهتمدتم وانی

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا ظَالِمًا فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعْتَمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ

ہے کہ سب کے سب اللہ کے عتاب کے زمرے میں آجائیں۔ ❶

یہ حدیث حسن صحیح ہے کئی راوی اسے اسماعیل بن خالد سے اسی کی مانند مروفا نقل کرتے ہیں۔ لیکن بعض حضرات اسماعیل سے وہ قیس سے اور وہ ابو بکرؓ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں۔

۲۸۵۲۔ حضرت ابوامیہ شعبانی کہتے ہیں کہ میں ابو ثعلبہ خثنیؓ کے پاس گیا اور پوچھا کہ آپ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: کون سی آیت؟ میں نے عرض کیا: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ“..... الآية۔ فرمایا: جان لو کہ میں نے اس کی تفسیر بڑے علم رکھنے والے سے پوچھی تھی میں نے آنحضرت ﷺ سے اس کی تفسیر پوچھی تو فرمایا: بلکہ نیک اعمال کا حکم دو اور برائی سے منع کرو یہاں تک کہ تم ایسا بخیل دیکھو جس کی اطاعت کی جائے، ہوئے نفسانی کی اتباع کی جانے لگے، دنیا کو آخرت پر مقدم کیا جانے لگے اور ہر شخص اپنی رائے کو پسند کرنے لگے تو تم اپنی فکر کرو اور لوگوں کو چھوڑ دو اس لئے کہ تمہارے بعد ایسے دن آنے والے ہیں جن میں صبر کرنا اس طرح ہوگا جیسے چنگاری ہاتھ میں لینا۔ اس زمانے میں سنت پر عمل کرنے والے شخص کو تم جیسے پچاس آدمیوں کا ثواب دیا جائے گا۔ عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ عتبہ کے علاوہ دوسرے راوی یہ الفاظ بھی نقل کرتے ہیں کہ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے پچاس آدمیوں کے برابر یا ان میں سے پچاس کے برابر؟ فرمایا: تم میں سے۔

۲۸۵۲۔ حدثنا سعيد بن يعقوب الطالقاني ثنا عبد الله بن المبارك نا عقبه بن ابی حکیم نا عمرو بن جارية اللحيي عن أبي أمية الشيباني قال أتيت أبا ثعلبة الخشني فقلت له: كيف تصنع في هذه الآية قال آية آية قلت قوله: تعالى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا خَبِيرًا سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِ اتَّبِعُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًا مُطَاعًا وَهُوَ مُتَّبَعٌ وَدُنْيَا مُؤَثَّرَةٌ وَاعْتَابَ كُلِّي ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ آيَاتًا الصَّبْرُ فِيهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْحِمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَرَأَيْتُ غَيْرَ عُبَّةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنَّا أَوْ مِنْهُمْ قَالَ لَا بَلْ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا مِنْكُمْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۵۳۔ حضرت تمیم دارمیؓ اس آیت ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنَكُمْ“..... الآية (یعنی اے ایمان والو! اگر تم میں سے کوئی مرنے لگے تو اس کی وصیت کے لئے دو گواہوں کی گواہی معتبر ہے) کے متعلق کہتے ہیں کہ اس سے میرے اور عدی بن بداء کے علاوہ وہ سب لوگ بری ہو گئے۔ یہ دونوں اسلام لانے سے پہلے نصرانی تھے اور شام آتے جاتے رہتے تھے ایک مرتبہ وہ دونوں تجارت کے لئے شام گئے تو بنو سہم

۲۸۵۳۔ حدثنا الحسن بن احمد بن ابی شعیب الحرائی نا محمد بن سلمة الحرائی نا محمد بن اسحاق عن ابی النصر عن باذان مولى ام هانئ عن ابن عباس عن تمیم الداری فی هذه الآية یا ایہا الذین آمنوا شہادۃ بینکم إذا حضر أحدکم الموت قال برئ الناس منها غیری وغیر عبدی بن بداء

❶ اس حدیث کی تفسیر پچھلے ابواب میں گزر چکی ہے۔ (مترجم)

وَكُنَّا نَصْرَانَيْنِ يَخْتَلِفَانِ إِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْإِسْلَامِ فَاتَّيَا الشَّامَ لِتِجَارَتِهِمَا وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلَى لَبْنِي سَهْمٍ يُقَالُ لَهُ بُدَيْلُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ بِتِجَارَةٍ وَمَعَهُ جَامٌ مِنْ فِضَّةٍ يُرِيدُ بِهِ الْمَلِكَ وَهُوَ عَظُمُ تِجَارَتِهِ فَمَرَضَ فَأَوْطَى إِلَيْهِمَا وَأَمَرَهُمَا أَنْ يَبْلُغَا مَا تَرَكَ أَهْلُهُ قَالَ تَمِيمٌ فَلَمَّا مَاتَ أَخَذْنَا ذَلِكَ الْجَامَ فَبِعْنَاهُ بِأَلْفٍ دِرْهَمٍ ثُمَّ اقْتَسَمْنَاهُ أَنَا وَعَدِيُّ بْنُ بَدَاءٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا إِلَى أَهْلِهِ رَفَعْنَا إِلَيْهِمْ مَا كَانَا مَعَنَا وَقَفَّدَ الْجَامَ فَسَأَلُونَا عَنْهُ فَقُلْنَا مَا تَرَكَ غَيْرَ هَذَا وَمَا دَفَعَ إِلَيْنَا غَيْرَهُ قَالَ تَمِيمٌ فَلَمَّا أَسْلَمْتُ بَعْدَ قُدُومِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ تَأَلَّمْتُ مِنْ ذَلِكَ فَاتَيْتُ أَهْلَهُ فَأَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ وَأَدَيْتُ إِلَيْهِمْ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَنَّ عِنْدَ صَاحِبِي مِثْلَهَا فَاتَوَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُمُ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ يَجِدُوا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَحْلِفُوهُ بِمَا يَعْظُمُ بِهِ عَلَى أَهْلِ دِينِهِ فَحَلَفَ فَانْزَلَ اللَّهُ بِآيَاتِهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةَ بَيْنَكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ إِلَى قَوْلِهِ أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانُ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَحَلَفَا فَتَرَعَتِ الْخَمْسُ دِرْهَمٍ مِنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَاءٍ

مولیٰ بدیل بن ابی مریم ان کے پاس تجارت کی غرض سے آیا۔ ان کے پاس چاندی کا ایک جام تھا وہ چاہتا تھا کہ یہ پیالہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کرے وہ اس کے مال میں بڑی چیز تھی۔ پھر وہ بیمار ہو گیا اور دونوں کو وصیت کی اس کا ترکہ اس کے گھر والوں کو پہنچا دیں۔ تمیم کہتے ہیں: جب وہ مر گیا تو ہم نے وہ جام ایک ہزار درہم کے بدلے میں فروخت کر دیا اور رقم میں نے اور عدی بن بداء نے آپس میں تقسیم کر لی۔ جب ہم واپس آئے تو اس کے گھر والوں کو اس کی چیزیں لوٹا دیں ان لوگوں نے جام نہیں پایا تو ہم سے اس کے متعلق پوچھا۔ ہم نے جواب دیا کہ اس نے یہی کچھ چھوڑا تھا اور ہمیں ان چیزوں کے علاوہ کوئی چیز نہیں دی۔ تمیم کہتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کی آمد کے بعد میں مسلمان ہو گیا تو اس گناہ کا خوف دل میں اٹھا اور میں اس کے گھر والوں کے پاس گیا انہیں قصہ سنایا اور پانچ سو درہم ادا کر دیے پھر انہیں بتایا کہ میرے ساتھی کے پاس بھی اتنی ہی رقم ہے۔ وہ لوگ عدی کو لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے گواہ طلب کئے جو کہ ان کے پاس نہیں تھے پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ عدی سے اس کے دین کی عظیم ترین چیز کی قسم لیں اس نے قسم کھالی اور پھر یہ آیات نازل ہوئیں۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهِادَةُ بَيْنَكُمْ اِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ إِلَى قَوْلِهِ أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانُ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَحَلَفَا فَتَرَعَتِ الْخَمْسُ دِرْهَمٍ مِنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَاءٍ

یہ حدیث غریب ہے اس کی سند صحیح نہیں۔ محمد بن اسحاق سے نقل کرنے والے راوی ابو نصر کا نام محمد بن سائب کلبی ہے۔ علماء نے ان سے احادیث نقل کرنا ترک کر دیا ہے۔ تفسیر میں مشہور کلبی یہی ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ محمد بن سائب کی کنیت ابو نصر ہے ہم سالم بن ابی نصر کی ام ہانی کے مولیٰ ابوصالح سے منقول کوئی حدیث نہیں جانتے۔ اس روایت سے ابن عباس سے مختصراً تھوڑی سی حدیث منقول ہے۔

۲۸۵۴۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو سہم کا ایک شخص تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ نکلا اور ایسی جگہ مر گیا جہاں کوئی مسلمان نہیں تھا۔ جب وہ دونوں اس کا مال لے کر آئے تو اس میں سے سونے کے جزاؤں اور چاندی کا پیالہ غائب پایا گیا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے تمیم اور

۲۸۵۴۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا يحيى بن آدم عن ابن ابى زائدة عن محمد بن ابى القاسم عن عبد الملك بن سعيد بن جبير عن أبيه عن ابن عباس قال خرج رجل من بني سهم مع تميم الداري

عدی کو قسم کھلائی تھوڑے عرصے بعد وہی پیالہ مکہ میں پایا گیا اور ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ عدی اور تمیم سے خریدا ہے پھر بدیل سہمی کے وارثوں میں سے دو شخص کھڑے ہوئے اور قسم کھا کر کہا کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ سچی ہے اور یہ کہ جام ان کے آدمی کا ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ یہ آیت انہی کے متعلق نازل ہوئی۔ ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنَكُمْ“..... الآية ۱

وَعِدِّيُّ بْنُ بَدَاءَ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بَتَرَكَتِهِ فَقَدُوا حِمَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَاحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَحَدُوا الْحِمَامَ بِمَكَّةَ فَقِيلَ اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعِدِّيٍّ فَقَامَا رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَشَهَادَتِنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَأَنَّ الْحِمَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنَكُمْ

یہ حدیث حسن غریب ہے اور وہ ابن ابی زائدہ کی حدیث ہے۔

۲۸۵۵۔ حضرت عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ آسمان سے ایسا دسترخوان نازل کیا گیا جس میں روٹی اور گوشت تھا پھر انہیں حکم دیا گیا کہ اس میں خیانت نہ کریں اور کل کے لئے نہ رکھیں لیکن ان لوگوں نے خیانت بھی کی اور کل کے لئے بھی رکھا۔ چنانچہ ان کے چہرے مسخ کر کے بندروں اور خزیروں کی صورتیں بنا دی گئیں۔

۲۸۵۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قِزَّةٍ الْبَصْرِيُّ نَا سَفِيَانَ بْنَ حَبِيبٍ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ حَبِزًا وَلَحْمًا وَأُمُرُوا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدَّخِرُوا لِعَدٍ فَخَانُوا وَادَّخَرُوا وَرَفَعُوا لِعَدٍ فَمَسَحُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ۔

اس حدیث کو ابو عاصم اور کنی راوی سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے وہ خلاص سے اور وہ عمار سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ ہم اسے حسن بن قزعمہ کی سند کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے۔ حمید بن مسعدہ بھی یہ حدیث سفیان بن حبیب سے اور وہ سعید بن ابی عروبہ سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع نہیں اور اس سے زیادہ صحیح ہے۔ مرفوع حدیث کی کوئی اصل نہیں۔

۲۸۵۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے حجت سکھائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس قول میں اسی کی تعلیم دی ہے کہ ”وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ“..... الآية (یعنی اور جب اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھیں گے کہ کیا آپ نے ہی لوگوں کو حکم دیا تھا کہ آپ اور آپ کی والدہ کو معبود بنائیں ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے

۲۸۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو نَا سَفِيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَلْقَى عِيسَى حُجَّتَهُ فَلَقَاهُ اللَّهُ فِي قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ يَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّي إِلَهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَاهُ اللَّهُ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي

۱۔ یہ آیت سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۱۰۶ ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے: اے ایمان والو! اگر تم میں سے کسی کی موت کا وقت آچنچے تو تم میں سے اس کی وصیت کے بارے میں دو شخصوں کی گواہی معتبر ہے۔ وہ دو شخص دیندار ہوں اور تم میں سے ہوں یا پھر کسی اور قوم کے دو شخص ہیں (اور یہ جب ہے کہ) تم کسی سفر میں ہو اور تم پر موت کی مصیبت آ پڑے۔ پھر اگر تمہیں شبہ ہو تو انہیں نماز کے بعد روک لو اور پھر وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم اس کے عوض کوئی نفع نہیں لینا چاہتے اگرچہ کوئی قرابتدار بھی ہو اور اللہ کی بات کو ہم پوشیدہ نہیں کریں گے اور ایسا کرنے میں سخت گناہگار ہوں گے۔ (مترجم)

بِحَقِّ الْآيَةِ كُلِّهَا

انہیں اس کا جواب اس طرح سکھایا کہ وہ عرض کریں گے ”سبحانک“..... الْآيَةِ (یعنی پاک ہے تیری ذات میں کیسے ان لوگوں کو ایسی چیز کا حکم دے سکتا ہوں جو میرا حق نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۸۵۷۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر آخر میں نازل ہونے والی سورتیں سورہ مائدہ اور سورہ فتح ہیں۔
یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ آخری نازل ہونے والی سورت سورہ نصر ہے۔

۲۸۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ آخِرُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ سُورَةُ الْمَائِدَةِ وَالْفَتْحِ

باب ۱۵۴۷۔ وَمِنْ سُورَةِ الْأَنْعَامِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۱۵۴۷۔ سورہ الأنعام
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۲۸۵۸۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ابو جہل نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ ہم آپ ﷺ کو نہیں جھٹلاتے ہم تو اسے جھٹلاتے ہیں جو آپ ﷺ پر نازل ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”فَانْهَمِ لَا يَكْذِبُونَكَ“..... الْآيَةِ (یعنی وہ لوگ آپ ﷺ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آیات کے منکر ہیں۔

۲۸۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَا مَعَاوِيَةَ بْنَ هِشَامٍ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نَاحِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نُكْذِبُكَ وَلَكِنْ نُكْذِبُ بِمَا جِئْتَ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فَإِنَّهُمْ لَا يَكْذِبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَحْجِدُونَ

الحق بن منصور بھی عبدالرحمن بن مہدی سے وہ سفیان سے وہ ابو اسحاق سے وہ ناجیہ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ ابو جہل نے آنحضرت ﷺ سے کہا اور اسی کی مانند حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس حدیث کی سند میں حضرت علیؓ کا ذکر نہیں۔ یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔

۲۸۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو سَفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِّنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَوْ يَلْبِسْكُمْ شَيْعًا وَيُذِيقَ بَعْضُكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ أَهْوَنُ أَوْ هَاتَانِ أَيْسَرُ

۲۸۵۹۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ“..... (ترجمہ: اے محمد ﷺ) کہہ دیجئے کہ وہ (پروردگار) اس چیز پر قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے یا پیروں کے نیچے سے تم پر عذاب بھیج دے) تو آنحضرت ﷺ نے کہا: میں تیرے چہرے کی پناہ میں آتا ہوں۔ پھر یہ الفاظ نازل ہوئے ”أَوْ يَلْبِسْكُمْ شَيْعًا وَيُذِيقَ بَعْضُكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ“ (ترجمہ: یا پھر تمہیں گروہ گروہ کر کے سب کو آپس میں لڑا دے۔ اور ہر ایک کو دوسرے کے ساتھ لڑائی (کامزور) چکھا دے) تب آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں پہلے والی سے آسان

ہیں۔ راوی کو شک ہے کہ ”اہوں“ فرمایا، یا ”ایسر“۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۶۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ آنحضرت ﷺ سے اس آیت ”قل هو القادر علی ان یبعث“..... الایۃ کی تفسیر میں فرمایا: کہ جان لو یہ عذاب ابھی تک آیا نہیں بلکہ آنے والا ہے۔

۲۸۶۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ نَا إِسْمَاعِيلَ عِيَّاشَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ الْغَسَّانِي عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِنَّهَا كَائِنَةٌ وَلَمْ يَأْتِ نَاوِيلُهَا بَعْدُ

یہ حدیث غریب ہے۔

۲۸۶۱۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب ”ولم یلبسوا ایمانہم بظلم“..... لایۃ۔ ترجمہ: (جو لوگ ایمان لائے اور ایمان کو ظلم کے ساتھ ملٹھس نہیں کیا) نازل ہوئی تو یہ مسلمانوں پر شاق گزرا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کون ایسا ہے جو اپنے اوپر ظلم نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے یہ ظلم مراد نہیں بلکہ اس سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت نہیں سنی کہ: بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرانا اس لئے کہ شرک ظلم عظیم ہے۔

۲۸۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ لَقْمَانَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۶۲۔ مسروق فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس ٹیک لگائے بیٹھا تھا کہ انہوں نے فرمایا: ابو عائشہ تین باتیں ایسی ہیں کہ جس نے ان میں سے ایک بات بھی کی اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔ ا: کہ اگر کوئی شخص کچھ کہے کہ محمد (ﷺ) نے (شب معراج میں) اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے تو وہ اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”لا تدركه الابصار“..... لایۃ (یعنی آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں البتہ وہ تمام آنکھوں کی قوت باصرہ کا ادراک رکھتا ہے اور وہ لطیف اور خیر ہے)۔ پھر فرماتے ہیں۔ ”وما كان لبشر“..... لایۃ (یعنی کوئی بشر اس سے وحی کے ذریعے یا پردے کے پیچھے ہی سے بات کر سکتا ہے) راوی کہتے ہیں میں تکیہ لگائے بیٹھا تھا اٹھ کر بیٹھ گیا اور عرض کیا: اے ام

۲۸۶۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْحَاقَ بْنَ يُونُسَ الْأَزْرَقِ نَا دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنْتُ مَتَكِّمًا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَائِشَةَ ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللَّهِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَقُولُ لَا تَدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يَدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَكُنْتُ مَتَكِّمًا فَحَلَسْتُ فَقُلْتُ يَا أَمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْظِرْنِي وَلَا تَعْجِلْنِي أَلَيْسَ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ وَلَقَدْ

المؤمنین مجھے مہلت دیجئے اور جلدی نہ کیجئے کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ”ولقد راہ نزلۃ اخری“ (یعنی بے شک محمد ﷺ) نے اسے دوبارہ دیکھا کہ تیرا فرمایا ”ولقد راہ بالافق المبین“ (یعنی بے شک محمد ﷺ) نے اسے آسمان کے کنارے پر واضح دیکھا) حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے سب سے پہلے آنحضرت ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا: وہ جبرائیل تھے۔ میں نے انہیں ان کی اصل صورت میں صرف دوبرہ دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ ان کے جسم نے آسمان وزمین کے درمیان کی پوری جگہ کو گھیر لیا۔ ۲: اور جر نے یہ سوچا کہ محمد ﷺ نے اللہ کی نازل کی ہوئی چیز میں سے کوئی چیز چھپائی اس نے بھی اللہ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”يَأَيُّهَا الرُّسُولُ بَلِّغْ“..... (آیہ) (یعنی اے رسول جو آپ کے رب نے آپ ﷺ پر نازل کیا ہے اسے پورا پہنچا دیجئے۔ ۳: اور جس نے کہا کہ محمد ﷺ کل کے متعلق جانتے ہیں کہ کیا ہونے والا ہے اس نے بھی اللہ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ“..... (آیہ) (یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ زمین و آسمان میں کوئی علم نہیں جانتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مسروق بن اجدع کی کنیت ابو عاتشہ ہے۔

۲۸۶۳۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ چند لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم جر چیز کو قتل کریں اسے کھائیں اور جسے اللہ نے مار دیا ہو اسے نہ کھائیں۔ اس موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں ”فَكُلُوا مِمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ“..... (آیہ) (یعنی تم وہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان لاتے ہو۔)

۲۸۶۳۔ حدثنا محمد بن موسى البصري الحرشي نا زياد بن عبد الله البكائي نا عطاء بن السائب عن سعيد بن جبير عن عبد الله بن عباس قال ألقى ناس النبي صلى الله عليه وسلم قالوا يا رسول الله أتناكل ما يقتل ولا ناكل ما يقتل الله فأنزل الله فكلوا مما ذكر اسم الله عليه إن كنتم باليه مؤمنين إلى قوله وإن أطعتموهم إنكم لم مشركون

یہ حدیث حسن غریب ہے اور ایک اور سند سے بھی ابن عباسؓ سے منقول ہے بعض حضرات اسے عطاء بن سائب سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

۱۔ یہاں اس شبہ کا جواب دیا گیا ہے کہ اللہ کا مارا ہوا یعنی مردار اس لئے نہیں کھاتے کہ اس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اور خود ذبح کیا ہوا اس لئے کھاتے ہو کہ اس پر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا ہے۔ پھر انہی آیات میں آگے چل کر فرمایا کہ شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں اپنے دوسے ڈالتا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ لڑیں۔ لہذا اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو مشرک ہو جاؤ گے۔ واللہ اعلم (مترجم)

۲۸۶۴۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جسے ایسے صحیفے کو دیکھنے کی چاہت ہو جس پر محمد (ﷺ) کی مہر ثبت ہو تو یہ آیات پڑھ لے ”قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم سے لعلکم تتقون“ تک۔ ترجمہ: اے محمد (ﷺ) کہہ دیجئے کہ آؤ میں تمہیں وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارا رب نے تم پر حرام فرمایا ہے۔

۲۸۶۴۔ حدثنا الفضل بن الصباح البغدادي نا محمد بن فضيل عن داود الاودي عن الشعبي عن علقمة عن عبد الله قال من سره ان ينظر الى الصحيفة التي عليها خاتم محمد صلى الله عليه وسلم فليقرأ هؤلاء الآيات قل تعالوا اتل ما حرم ربكم عليكم الى قوله لعلكم تتقون

وہ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ احسان کیا کرو، اور اپنی اولاد کو افلاس کی وجہ سے قتل نہ کیا کرو (کیونکہ) ہم تمہیں بھی اور انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے قریب مت جاؤ خواہ وہ اعلانیہ ہوں یا پوشیدہ اور جسے قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہ کرو ہاں البتہ حق پر ہو تو۔ (اللہ) تمہیں اس کی وصیت کرتا ہے۔ تاکہ تم سمجھو۔ نیز یتیم کے مال کے قریب بھی مت جاؤ۔ ہاں البتہ مستحسن طریقے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔ اور ناپ تول پورا پورا کرو اور انصاف کے ساتھ کرو۔ ہم کسی انسان کو اس کی استطاعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور اگر تم بات کرو تو انصاف کی کرو خواہ وہ قرا بدار ہی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کرو اسے پورا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ان چیزوں کا تاکید حکم اس لئے کرتے ہیں کہ تم یاد رکھو اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو بالکل سیدھا ہے اسی پر چلو دوسری راہوں پر مت چلو کیونکہ وہ راہیں تمہیں اللہ کے راستے سے جدا کر دیں گی۔ اس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں تاکید حکم دیا ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو (احتیاط کرو) سورہ انعام ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳۔

۲۸۶۵۔ حضرت ابوسعیدؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ”او یاتی بعض آیات ربلیث“ (یعنی یا تیرے پروردگار کی بعض نشانیاں آجائیں) کی تفسیر کے متعلق فرمایا کہ ان نشانیوں سے مراد سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔

۲۸۶۵۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا ابی عن ابی لیلی عن عطیة عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قول اللہ تعالیٰ او یاتی بعض آیات ربک قال طلوع الشمس من مغربها

یہ حدیث غریب ہے۔ بعض حضرات یہ حدیث مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

۲۸۶۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں نکلنے کے بعد کسی کا ایمان لانا اس کے لئے فائدہ مند نہیں ہوگا۔ دجال، دلیۃ الارض، اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔

۲۸۶۶۔ حدثنا عبد بن حمید نا یعلی بن عیین عن فضیل بن غزوان عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث اذا خرجن لم یففع نفسا ایمانها لم تکن امن من قبل الایة الدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها او من المغرب یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۸۶۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں اور ان کی بات سچی ہے کہ جب میرا

۲۸۶۷۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث اذا خرجن لم یففع نفسا ایمانها لم تکن امن من قبل الایة الدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها او من المغرب یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ إِذَا هُمْ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوا لَهُ بِعَشْرِ امْتَالِهَا فَإِذَا هُمْ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا فَإِنْ تَرَكَهَا وَرُبَّمَا قَالَ فَإِنْ لَمْ يَعْمَلْ بِهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً ثُمَّ قَرَأَ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتَالِهَا

یہ حدیث صحیح ہے۔

باب ۱۵۴۸۔ وَمِنْ سُورَةِ الْأَعْرَافِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۸۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ فَلَمَّا تَحَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا قَالَ حَمَّادٌ هَكَذَا وَأَمْسَكَتْ سُلَيْمَانٌ بِطَرْفِ إِبْهَامِهِ عَلَى أَنْمَلَةٍ أَصْبَعِهِ الْيُمْنَى قَالَ فَسَاخَ الْجَبَلُ وَخَرَّ مُوسَى صَعِقًا

باب ۱۵۴۸۔ سورۃ اعراف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۸۶۸۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”فلما تجلّی ربہ للجبل جعلہ دکّا“ (یعنی جب موسیٰ کے رب نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا) حماد کہتے ہیں کہ سلیمان نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی نوک اپنی انگلی پر رکھی اور فرمایا: پھر پہاڑ پھٹ گیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر گئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں یہ حدیث عبد الوہاب وراق بھی معاذ بن معاذ سے وہ حماد بن سلمہ سے وہ ثابت سے وہ انسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۸۶۹۔ حضرت مسلم بن یسارؓ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی گئی ”وَإِذَا اخَذَ رَبُّكَ“..... (ترجمہ: اور جب آپ ﷺ کے رب نے انسانوں کی بیٹیوں سے ان کی اولاد نکالی اور انہیں ان پر گواہ کیا اور فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں! ہم یہ گواہی اس لئے لے رہے ہیں کہ قیامت کے دن تم لوگ یہ نہ کہنے لگو کہ ہم تو غافل تھے۔) چنانچہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کرنے کے بعد ان کی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا اور اس سے ان کی اولاد نکالی پھر فرمایا: کہ میں نے انہیں جنت کے لئے پیدا کیا ہے یہ لوگ

۲۸۶۹۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَإِذَا اخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتَ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

اسی کے لئے عمل کریں گے پھر ہاتھ پھیرا اور اولاد نکال کر فرمایا کہ انہیں میں نے دوزخ کے لئے پیدا کیا ہے یہ اسی کے لئے عمل کریں گے۔ چنانچہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! تو پھر عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کسی کو جنت کے لئے پیدا کرتے ہیں تو اسے جنت ہی کے اعمال میں لگا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اہل جنت ہی کے اعمال پر مرتا ہے اور اسے جنت میں داخل کر دیا جاتا ہے اور اگر کسی بندے کو جہنم کے لئے پیدا کرتے ہیں تو اس سے بھی اسی کے مطابق کام لیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اہل دوزخ ہی کے عمل پر مرتا ہے اور پھر اسے دوزخ میں داخل کر دیا جاتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِبَيْمِينِهِ فَاَسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاَسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَيَعْمَلُ اَهْلُ النَّارِ يَعْمَلُونَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَفِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهُ اللّٰهُ النَّارَ

یہ حدیث حسن ہے اور مسلم بن یسار کو عمرؓ سے سنا نہیں۔ بعض راوی مسلم اور عمرؓ کے درمیان ایک شخص کو ذکر کرتے ہیں۔

۲۸۷۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب آدم کو پیدا کیا تو ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ پھر انکی پیٹھ سے قیامت تک آنے والی ان کی نسل کی رو جس نکل آئیں۔ پھر ہر انسان کی پیشانی پر نور کی چمک رکھ دی۔ پھر انہیں آدم کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے پوچھا: اے رب یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ آپ کی اولاد ہے۔ چنانچہ انہوں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا جس کی آنکھوں کے درمیان کی چمک انہیں بہت پسند آئی تو اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ اے رب یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ آپ کی اولاد میں سے آخری امتوں کا ایک فرد ہے اس کا نام داؤد ہے۔ عرض کیا اے اللہ اس کی عمر کتنی رکھی ہے؟ فرمایا: ساٹھ برس، آدم نے کہا اے اللہ اس کی عمر مجھ سے چالیس سال زیادہ کر دیجئے۔ پھر جب آدم کی عمر پوری ہو گئی تو ملک الموت آئے۔ آدم نے ان سے پوچھا کہ کیا میری عمر کے چالیس برس باقی نہیں ہیں انہوں نے کہا وہ تو آپ اپنے بیٹے داؤد کو دے چکے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر آدم نے انکار کر دیا لہذا ان کی اولاد بھی مکر نے لگی۔ آدم بھول گئے اور ان کی اولاد بھی بھولنے لگی۔

۲۸۷۰۔ حدثنا عبد بن حمید نا ابو نعیم نا هشام بن سعد عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ ادم مسح ظہرہ فسقط من ظہرہ کل نسمة هو خالقها من ذریئہ الی یوم القیامۃ وجعل بین عینی کل انسان منہم ویبصا من نور ثم عرضہم علی ادم فقال ای رب من ہؤلاء قال ہؤلاء ذریئک فرأی رجلا منہم فأعجبه ویبص ما بین عینیہ فقال ای رب من ہذا قال ہذا رجل من اہل الامم من ذریئک یقال لہ داؤد قال رب وکم جعلت عمرہ قال ستین سنۃ قال ای رب زدہ من عمری أربعین سنۃ فلما انقضى عمر ادم جاءہ ملک الموت فقال اولکم یتوق من عمری أربعون سنۃ قال اولکم تعطیہا لابنک داؤد قال فجحد ادم فجحدت ذریئہ ونسی ادم ونسی ذریئہ وخطی

آدمؑ نے غلطی کی لہذا ان کی اولاد بھی غلطی کرنے لگی۔

آدَمُ فَخَطَّتْ ذُرِّيَّتَهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ ہی کے واسطے سے آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔

۲۸۷۱۔ حدثنا محمد بن المثنیٰ نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا عمر بن ابراہیم عن قتادة عن الحسن عن سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما حملت حواء طاف بها ابلیس وکان لا یعیش لہا ولقد قال سمیہ عبد الحارث فسمیہ عبد الحارث فعاش وکان ذلک من وحي الشیطان وامره

۲۸۷۱۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جب حوا حاملہ ہوئیں تو ابلیس ان کے پاس آنے لگا۔ ان کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا اس نے کہا کہ بیٹے کا نام عبد الحارث رکھیں انہوں نے ایسا ہی کیا اور پھر وہ زندہ رہا۔ نیز یہ شیطان کی طرف سے تھا اور اس کے حکم سے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عمر بن ابراہیم کی قنادہ سے روایت سے جانتے ہیں۔ بعض حضرات اسے عبد الصمد سے روایت کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے۔

باب ۱۵۴۹۔ سورۃ انفال بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۸۷۲۔ حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر میں تلوار لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ نے مشرکین سے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا، یا اسی طرح کچھ کہا۔ یہ تلوار مجھے دے دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نہ میرا حق ہے نہ تمہارا۔ میں نے دل میں سوچا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ ایسے شخص کو مل جائے جو میرے جیسی آزمائش میں نہ ڈالا گیا ہو پھر میرے پاس آپ ﷺ کا قصد آیا اور کہا کہ تم نے مجھ سے یہ تلوار مانگی تھی اس وقت یہ میری نہیں تھی لیکن اب میری ہو گئی ہے لہذا یہ تمہاری ہے پھر یہ آیت نازل ہوئی ”یَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاِنْفَالِ“..... (یعنی یہ آپ سے مال غنیمت کا حکم پوچھتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کی ہیں لہذا تم اللہ سے ڈرو اور آپس کے تعلقات کی اصلاح کرو۔ نیز اگر مومن ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔“

باب ۲۸۴۹۔ وَمِنْ سُورَةِ الْاِنْفَالِ بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۸۷۲۔ حدثنا ابو کرب نا ابو بکر بن عیاش عن عاصم بن بھدلة عن مُصعب بن سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جُثْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّ اللَّهَ قَدْ شَفَى صَدْرِي مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَوْ نَحُوْ هَذَا هَبْ لِيْ هَذَا السَّيْفَ فَقَالَ هَذَا لَيْسَ لِيْ وَلَا لَكَ فَقُلْتُ عَسَى اَنْ يُعْطِيَ هَذَا مَنْ لَا يُبْلَى بِلَائِيْ فَجَاءَنِي الرَّسُوْلُ اِنَّكَ سَأَلْتَنِيْ وَلَيْسَ لِيْ وَاِنَّهُ قَدْ صَارَ لِيْ وَهُوَ لَكَ قَالَ فَتَزَكَّتْ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاِنْفَالِ الْاَيَّةِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے ساک بھی مصعب سے روایت کرتے ہیں اور اس باب میں عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے۔

۲۸۷۳۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے کفار کے لشکر کی طرف دیکھا تو وہ ایک ہزار کی تعداد میں تھے جب کہ آپ

۲۸۷۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا عمر بن یونس الیمامی نا عکرمۃ بن عمار نا ابو زمیل ثنی عبد اللہ

ﷺ کے ساتھ تین سو دن اور چند آدمی تھے۔ پھر آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ کی اور ہاتھ پھیلا کر اپنے رب کو پکارنے لگے۔ ”اے اللہ وہ وعدہ جو تو نے مجھ سے کیا تھا پورا کر دے۔ اے اللہ! اگر تو مسلمانوں کی اس جماعت کو ہلاک کر دے گا تو اس زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ اتنی دیر تک قبلہ رخ ہو کر ہاتھ پھیلائے ہوئے اللہ رب العزت سے دعا کرتے رہے کہ آپ ﷺ کی چادر شانوں سے گر گئی۔ پھر ابو بکرؓ آئے اور چادر اٹھا کر کندھوں پر ڈال دی پھر پیچھے سے آپ ﷺ کو لپیٹ گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی آپ ﷺ کا اپنے رب کے سامنے عرض کرنا کافی ہے۔ وہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ ”اذتستغيثون ربكم“.....
 لآية (جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کی اور فرمایا کہ میں ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔ جو سلسلہ وار چلے آئیں گے) پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی فرشتوں سے مدد کی۔
 یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عکرمہ بن عمار کی ابو زمیل سے روایت سے جانتے ہیں۔ ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے یہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔

۲۸۷۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ غزوہ بدر سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے عرض کیا کہ اب قافلے کے پیچھے چلتے ہیں۔ وہاں اس قافلے کے علاوہ (کوئی لڑنے والا) نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر ابن عباسؓ نے زنجیروں میں جکڑے ہوئے عرض کیا کہ یہ صحیح نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے ایک جماعت کا وعدہ کیا تھا اور اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا۔

۲۸۷۵۔ حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری امت کے لئے دو امان کی چیزیں نازل کی ہیں ”وما كان الله من يستغفرون“ تک (۱۔ ایک یہ آپ ﷺ کی موجودگی میں اللہ ان پر عذاب نازل نہیں کریں گے۔ ۲۔ یہ کہ اگر یہ لوگ مغفرت مانگتے ہوں گے تو ان پر عذاب نازل نہیں ہوگا۔) لہذا جب میں چلا جاؤں گا تو استغفار کو قیامت تک کے لئے چھوڑ جاؤں گا۔

بْنُ عَبَّاسٍ ثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ نَظَرَ نَبِيُّ اللَّهِ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبُضْعَةُ عَشْرٍ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي وَمَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تَهْلِكَ هَذِهِ الْعَصَابَةُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا نَعْبُدُ فِي الْأَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَاذَا يَدِيهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى سَقَطَ رِدَائُهُ مِنْ مَنْكِبَيْهِ فَاتَّاهُ أَبُو بَكْرٍ فَاخَذَ رِدَاءَهُ فَالْقَاهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ التَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَفَّاكَ مُنَاشِدَتُكَ رَبِّكَ فَإِنَّهُ سَنُجِرُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِالْفِئَةِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ فَأَمَدَّهُمُ اللَّهُ بِالْمَلَائِكَةِ

۲۸۷۴۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن اسراييل عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس قال لما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم من بدر قيل له عليك العير ليس دونها شيء قال فناداه وهو في وثاقه لا يصلح وقال لانا الله وعذك احدى الطائفتين وقد اعطاك ما وعذك قال صدقت
 یہ حدیث حسن ہے۔

۲۸۷۵۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا ابن نمير عن اسماعيل بن ابراهيم بن مهاجر عن عباد بن يوسف عن أبي بردة بن أبي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنزل الله على أمانين لآمتي وما كان الله ليُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ فَإِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيهِمْ

الِاسْتِغْفَارُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

یہ حدیث غریب ہے اور اسماعیل بن ابراہیم ضعیف ہے۔

۲۸۷۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أَسَامَةَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَى الْمُنْبِرِ وَأَعَدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ قَالَ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَلَا إِنَّ اللَّهَ سَيَفْتَحُ لَكُمْ الْأَرْضَ وَتَسْتَكْفُونَ الْمَوْتَةَ فَلَا يُعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُلْهَوْ بِأَسْهَامِهِ

۲۸۷۶۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے منبر پر یہ آیت پڑھی ”وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ“ (یعنی کافروں کے مقابلے کے لئے جہاں تک ہو سکے ایک قوت تیار کرو۔) پھر تین مرتبہ فرمایا: جان لو کہ قوت سے مراد تیر چلانا ہے۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں زمین پر فتوحات عطا کرے گا پھر تم لوگ محنت و مشقت سے محفوظ ہو گے۔ لہذا تیر اندازی میں سستی نہ کرنا۔

بعض راوی یہ حدیث اسماء بن زید سے وہ صالح بن کیسان سے اور وہ عقبہ بن عامر سے نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

صالح بن کیسان نے عقبہ بن عامر کو نہیں پایا۔ ہاں ابن عمر کو پایا ہے۔

۲۸۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ سُودَ الرِّءُوسِ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانَتْ تَنْزِلُ نَارًا مِنَ السَّمَاءِ فَتَأْكُلُهَا قَالِ سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ فَمَنْ يَقُولُ هَذَا إِلَّا أَبُو هُرَيْرَةَ الْأَنْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَعُوا فِي الْغَنَائِمِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لِمَسْكُكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

۲۸۷۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: تم سے پہلے کسی انسان کے لئے مال غنیمت حلال نہیں کیا گیا۔ اس زمانے میں یہ دستور تھا کہ آسمان سے آگ آتی اور اسے کھا جاتی۔ سلیمان اعمش کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کے علاوہ یہ بات کون کہہ سکتا ہے؟ کیونکہ بدر کے موقع پر وہ لوگ مال غنیمت حلال ہونے سے پہلے ہی اس پر ٹوٹ پڑے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”لَوْلَا كِتَابٌ“ لآیت۔ (اگر مال غنیمت کو تم لوگوں پر حلال کرنے کا فیصلہ پہلے سے نہ کر لیا گیا ہوتا تو تمہیں اس پر عذاب عظیم دیا جاتا۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۷۸۔ حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرَّةٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ وَجِئَ بِالْأَسَارِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلَاءِ الْأَسَارِ فَقَدَّرَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفَلِتَنَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا بِفِدَاءٍ أَوْ ضَرْبٍ عُنُقٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا سَهْلٌ بِنُ بَيْضَاءَ فَإِنِّي

۲۸۷۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے موقع پر قیدیوں کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا کہ تم لوگوں کی ان کے متعلق کیا رائے ہے؟ پھر اس حدیث میں طویل قصہ ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی بھی فدیہ دیے بغیر یا گردن دیے بغیر نہیں چھوٹ سکے گا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے عرض کیا: سہیل بن بیضاء کے علاوہ میں نے سنا ہے کہ وہ اسلام کو یاد کرتے ہیں۔ آپ ﷺ خاموش رہے۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نے خود کو اس دن سے زیادہ کسی دن خوف میں مبتلا نہیں دیکھا کہ خواہ مجھ پر

آسمان سے پھر برستے لگیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ہبل بن بیضاء کے علاوہ۔ پھر عمرؓ کے قول کے مطابق قرآن نازل ہوا ماکان لنبیؑ۔ (ترجمہ: نبی کی شان کے لائق نہیں کہ ان کے قیدی اس وقت تک زمین پر باقی رہیں کہ اچھی طرح خوریزی نہ کر لیں۔)

سَمِعْتُهُ يُذَكِّرُ الْإِسْلَامَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا رَأَيْتَنِي فِي يَوْمٍ أَخَوْفَ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مِثْلِي فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ حَتَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سَهْلٌ بَنُ الْبَيْضَاءِ قَالَ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ يَقُولُ عُمَرُ مَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى جَنَّتِي يُنْجِنَ فِي الْأَرْضِ إِلَى آخِرِ الْآيَاتِ

یہ حدیث حسن ہے اور ابو عبیدہ بن عبد اللہ کا ان کے والد سے سماع ثابت نہیں۔

باب ۱۵۵۰۔ مِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ

باب ۱۵۵۰۔ سورۃ توبہ

۲۸۷۹۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عثمان بن عفانؓ سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ نے سورہ انفال (جو کہ مثنوی ۱ میں سے ہے) کو سورہ براءۃ سے متصل کر دیا ہے جو کہ مصنف ۳ میں سے ہے۔ اور ان کے درمیان بسم اللہ بھی نہیں لکھی۔ پھر تم نے انہیں سبع طوال میں لکھ دیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر جب زمانہ گزرنا اور گنتی کی سورتیں نازل ہوتیں تو جب کوئی چیز نازل ہوتی تو کاتبوں میں سے کسی کو بلا تے اور اسے کہتے کہ یہ آیات اس سورت میں لکھو جس میں ایسے ایسے مذکور ہے۔ پھر جب کوئی آیت نازل ہوتی تو فرماتے کہ اسے فلاں سورت میں لکھو۔ چنانچہ سورہ انفال مدینے میں شروع ہی کے ایام میں نازل ہوئی اور سورہ براءۃ خری سورتوں میں سے ہے اور اس کا مضمون اس سے مشابہ ہے۔ چنانچہ میں نے گمان کیا کہ یہ اسی کا حصہ ہے اور پھر آنحضرت ﷺ نے وفات تک ہمیں اس کے متعلق نہیں بتایا کہ یہ اس کا حصہ ہے لہذا میں نے ان دونوں کو ملا دیا اور ان کے درمیان بسم اللہ نہیں لکھی اور اسی وجہ سے انہیں سبع طوال میں لکھا ہے۔

۲۸۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدَى وَسهل بن يوسف قالوا نا عوف بن أبي جميلة ثني يزيد الفارسي عن ابن عباس قال قلت لعثمان بن عفان ما حملكم أن عمدتم إلى انفال وهي من المثنائي وإلى براءة وهي من المئين ففردتم بينهما ولم تكتبوا سطر بسم الله الرحمن الرحيم ووضعتموها في سبع الطوال ما حملكم على ذلك فقال عثمان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مما يأتي عليه الزمان وهو ينزل عليه السور ذوات العدد فكان إذا نزل عليه الشئ دعا بعض من كان يكتب فيقول ضعوا هؤلاء الآيات في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا فإذا نزلت عليه الآية فيقول ضعوا هذه الآية في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا وكانت الانفال من أوائل ما نزلت بالمدينة وكانت براءة من آخر القرآن وكانت قصتها شبيهة بقصتها

۱۔ مثنوی وہ سورتیں ہیں جو سو سے زیادہ آیتوں والی سورتوں سے چھوٹی ہیں۔ (مترجم) ۲۔ مثنوی سے مراد وہ سورتیں ہیں جن کی آیات سویا اس سے زیادہ ہیں۔ (مترجم)

فَظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنْهَا فَقَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوْلِ

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف عوف کی روایت سے جانتے ہیں وہ یزید فارسی سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابن عباسؓ سے، اور یزید تابعی ہیں اور بصری ہیں۔ نیز یزید بن ابان رقاشی بصری بھی تابعی ہیں اور یزید فارسی سے چھوٹے ہیں۔ یزید رقاشی انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۸۰۔ حضرت عمرو بن احوصؓ فرماتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد بیعت کی پھر خطبہ دیا اور فرمایا: کون سادہ ہے جس کی حرمت میں تم لوگوں کے سامنے بیان کر رہا ہوں؟ (تین مرتبہ یہی سوال کیا) لوگوں نے جواب دیا حج اکبر کا دن یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے آج کا یہ دن تمہارے اس شہر اور اس مینے میں۔ جان لو کہ کوئی جنایت کرنے والا اپنے علاوہ کسی پر جنایت نہیں کرتا۔ ❶ کوئی والد اپنے بیٹے پر اور کوئی بیٹا اپنے والد پر جنایت نہیں کرتا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ اپنے کسی بھائی کی کوئی چیز حلال سمجھے، جان لو کہ زمانہ جاہلیت کے سب سود باطل ہیں اور صرف اصل مال ہی حلال ہے۔ نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ ہاں البتہ عباس بن عبدالمطلب کا سود اور اصل دونوں معاف ہیں۔ پھر جان لو زمانہ جاہلیت کا ہر خون معاف ہے۔ پہلا خون جسے ہم معاف کرتے اور اس کی قصاص نہیں لیتے حارث بن عبدالمطلب ❷ کا خون ہے۔ وہ قبیلہ بنو لیت کے پاس رضاعت (دودھ پینے) کے لئے بھیجے گئے تھے کہ

۲۸۸۰۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال نا حسين بن علي الجعفي عن زائدة عن شبيب بن غرقدة عن سليمان بن عمرو بن الأحوص أنه شهد حجة الوداع مع رسول الله ﷺ فحمد الله وأثنى عليه وذكر ووعظ ثم قال أي يوم أحرم أي يوم أحرم أي يوم أحرم قال فقال الناس يوم الحج الأكبر يا رسول الله قال فإن إيمانكم وأموالكم وأعراضكم عليكم حرام كحرمه يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا إلا يحني جان إلا على نفسه ولا يحني والد على ولده ولا ولد على والد إلا إن المسلم أحوال المسلمين فليس يحل لمسلم من أخيه شيء إلا ما حل من نفسه إلا وإن كل ربا في الجاهلية مَوْضُوعٌ لَكُمْ رءُوسِ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ غَيْرَ رَبِّ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ إِلَّا وَإِنْ كُلُّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَضْعَ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هَذِيلٌ إِلَّا

❶ یعنی نہ باپ کو بیٹے کے جرم کی سزا دی جاتی ہے اور نہ بیٹے کو باپ کے جرم کی۔ نیز جو شخص کوئی جرم کرتا ہے اس کا عذاب اسی کے لئے ہوتا ہے۔ گویا کہ وہ اپنے اوپر جنایت کر رہا ہے۔ (مترجم) ❷ اس حدیث میں حارث بن عبدالمطلب کے مقتول ہونے کا اور بخاری کی حدیث میں ربیعہ بن حارث کا ذکر ہے اور مشکوٰۃ میں ابن ربیعہ بن حارث کا اور بھی صحیح ہے۔ ظہور کہتے ہیں کہ اس کا نام ایسا تھا اور وہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا بیٹا تھا۔ اسے بنو سعد اور بنو لیت کے درمیان لڑائی کے دوران پتھر لگ گیا تھا جس سے اس کی وفات واقع ہو گئی اور ربیعہ بن حارث صحابی ہیں۔ (مترجم)

انہیں ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔ خردار: عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ یہ تمہارے پاس قیدی ہیں تم ان کی کسی چیز کی ملکیت نہیں رکھتے بجز اس کے کہ اگر وہ کھلی ہوئی فواہش کا ارتکاب کریں تو تم انہیں اپنے بستروں سے الگ کر دو اور ہلکی مار مارو کہ اس سے ہڈی وغیرہ نہ ٹوٹنے پائے۔ پھر اگر وہ تمہاری فرمانبرداری کریں تو انہیں کے لئے بہانے تلاش نہ کرو۔ یہ بھی جان لو کہ جیسے تمہارا تمہاری عورتوں پر حق ہے اسی طرح ان کا بھی تم پر حق ہے تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کو تمہارے بستروں کے قریب نہ آنے دیں جنہیں تم پسند نہیں کرتے بلکہ ایسے لوگوں کو بھی گھروں میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیں جنہیں تم اچھا نہیں سمجھتے۔ اور ان کا تم پر حق یہ ہے کہ ان کے کھانے اور پہننے کی چیزوں میں ان سے عمدہ سلوک کرو۔

وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرِحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا أَلَا وَإِنْ لَكُمْ عَلَى نِسَاءٍ كُمْ حَقٌّ وَلِنِسَاءٍ كُمْ عَلَيْكُمْ حَقٌّ فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَاءٍ كُمْ فَلَا يُؤْطَيْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَأْذَنَ فِيْ بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ أَلَا وَإِنْ حَقَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے ابوالواضح شیب سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۸۱۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے حج اکبر کے متعلق پوچھا کہ یہ کس دن ہے تو فرمایا: نحر (قربانی) کے دن (یعنی دس ذوالحجہ کو)۔

۲۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الْوَارِثِ نَا ابْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ

۲۸۸۲۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے۔

۲۸۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ

یہ حدیث پہلے والی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اس لئے کہ یہ کئی سندوں سے ابوالواضح سے منقول ہے وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے موقوف نقل کرتے ہیں ہمیں علم نہیں کہ محمد بن اسحاق کے علاوہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو۔

۲۸۸۳۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے براءت حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ بھیجی پھر انہیں بلایا اور فرمایا کہ میرے اہل میں سے کسی شخص کے علاوہ کسی کو زیب نہیں دیتا کہ اسے پہنچائے پھر حضرت علیؓ کو بلایا اور انہیں دی۔ ❶

۲۸۸۳۔ حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ نَاعِفَانِ بْنِ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا نَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَمَاقَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَاءَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا تَبْغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَبْلُغَ هَذَا إِلَّا رَجُلًا مِنْ أَهْلِي فَدَعَا عَلِيًّا فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

❶ اس کی تفصیل توضیح آئندہ حدیث میں آ رہی ہے۔ (مترجم)

یہ حدیث انس کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۲۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَعْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ عِبَادِ بْنِ الْعَوَامِ بْنِ سَفْيَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ مِقْسِمِ بْنِ أَبِي عُبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ثُمَّ اتَّبَعَهُ عَلِيًّا فَيُنَادِي أَبُو بَكْرٍ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذَا سَمِعَ رُغَاءَ نَافَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُصُوفِ فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَرَعَا فَظَنَّ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا عَلِيٌّ فَدَفَعَ إِلَيْهِ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يُنَادِيَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَانْطَلَقَا فَحَجَّاهُ فَقَامَ عَلِيٌّ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى ذِمَّةَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ بِرَبِّئَةٍ مِنْ كُلِّ مُشْرِكٍ فَمَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَلَا يَحْتَجُّنَ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَدْخُلُ الْحَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِي فَإِذَا عَمِيَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَى بِهَا

یہ حدیث ابن عباس کی سند سے حسن غریب ہے۔

۲۸۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُبَيْعٍ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا بِأَيِّ شَيْءٍ بُعِثَ فِي الْحَجَّةِ قَالَ بُعِثَ بِأَرْبَعٍ أَنْ لَا يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ عَهْدٌ فَهُوَ إِلَى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَاجْلِهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَلَا يَدْخُلُ الْحَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَحْتَمِعُ الْمُشْرِكُونَ وَالْمُسْلِمُونَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا

۲۸۸۴۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق کو براءت کے کلمات دے کر ۱۔ بھیجا اور حکم دیا کہ (حج) کے موقع پر ان کلمات کو پڑھ کر لوگوں کو سنا دیں۔ پھر حضرت علی کو ان کے پیچھے بھیجا۔ ابھی ابو بکر راستے ہی میں تھے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی اونٹنی کے بلبلانے کی آواز سنی تو یہ سمجھ کر اچانک نکلے کہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے ہیں۔ لیکن دیکھا تو وہ حضرت علی تھے انہوں نے ابو بکر کو آنحضرت ﷺ کا خط دیا اس میں حکم تھا کہ ان کلمات کا اعلان علی کریں۔ ۲۔ پھر وہ دونوں نکلے اور حج کیا۔ ایام تشریق میں حضرت علی کھڑے ہوئے اور اعلان کیا کہ ہر مشرک سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بری الذمہ ہیں اور تمہارے لئے چار ماہ کی مدت ہے کہ اس مدت میں اس زمین پر گھوم پھر لو، اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی شخص عریاں ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے نیز جنت میں صرف مؤمنین ہی داخل ہوں گے۔ حضرت علی اس کا اعلان کرتے اور جب تھک جاتے تو ابو بکر اس کا اعلان کرنے لگتے۔

۲۸۸۵۔ حضرت زید بن شیبہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی سے پوچھا کہ آپ کو کس چیز کا اعلان کرنے کا حکم دے کر حج میں بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: چار چیزیں ۱۔ بیت اللہ کا کوئی شخص عریاں ہو کر طواف نہ کرے۔ ۲۔ جس کا آنحضرت ﷺ سے کوئی معاہدہ ہے تو وہ مدت معینہ تک قائم رہے گا اور اگر کوئی مدت متعین نہیں تو اس کی مدت چار ماہ ہے۔ ۳۔ یہ کہ جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہوں گے۔ ۴۔ یہ کہ مسلمان اور مشرک اس سال کے بعد (حج میں) جمع نہیں ہوں گے۔

یہ حدیث ابو عیینہ کی ابوالخلی سے روایت سے حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری کے بعض ساتھی اسے علی سے نقل کرتے ہیں اور وہ روایت حضرت ابو ہریرہ سے منقول ہے۔

۱۔ ان کلمات سے مراد سورہ براءہ کی ابتدائی آیات ہیں۔ جن میں حکم دیا گیا کہ کسی مشرک سے صلح نہ کی جائے اور حج میں اعلان کر دو۔ (مترجم) ۲۔ جب آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو بکر کو یہ اعلان کرنے کے لئے بھیج دیا تو صحابہ نے عرض کیا کہ اس کام کے لئے آپ ﷺ کے گھر والوں میں سے کسی شخص کو جانا چاہئے کیونکہ یہ صلح توڑنے کا اعلان ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت علی کو بھیج دیا۔ (مترجم)

۲۸۸۶۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں مسجد آنے جانے کی عادت دیکھو اس کے ایمان کی کوئی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ (اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔)

ابن ابی عمر، عبد اللہ بن وہب سے وہ عمر بن حارث سے وہ دراج سے وہ ابوشم سے وہ ابوسعیدؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ”یتعاهد المسجد“ یعنی مسجد میں آنے کا خیال رکھنا اور حاضر ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابوشم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبد الغواء ہے اور سلیمان بن شمیم تھے۔ ابوسعیدؓ نے ان کی پرورش کی۔

۲۸۸۷۔ حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ جب ”والذین یکتوبون“ (یعنی جو لوگ چاندی اور سونے کو جمع کرتے اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں ایک دردناک عذاب کی خبر دے دیجئے) نازل ہوئی تو ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ غزیر میں تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ سونے اور چاندی کو جمع کرنے کی تو مذمت آگئی ہے اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ کون سا مال بہتر ہے تو وہی جمع کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بہترین مال خدا کو یاد کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور مؤمن بچی ہے جو اسے اس کے ایمان میں مدد دے۔

یہ حدیث حسن ہے امام بخاری کہتے ہیں کہ سالم بن ابی جعد کو ثوبان سے سنا نہیں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ کیا کسی اور کو صحابی سے سنا ہے۔ فرمایا: ہاں جابر بن عبد اللہ اور انسؓ اور پھر کئی صحابہ کا ذکر کیا۔

۲۸۸۸۔ حضرت عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو فرمایا: عدی اس بت کو اپنے سے دور کر دو۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو سورۃ براءہ کی یہ آیات پڑھتے ہوئے سنا: اتَّخَذُواْ اَحْبَارَہُمْ وَرُہْبَانَہُمْ اَرْبَابًا..... (یعنی ان لوگوں نے دینی علماء کو اللہ کے علاوہ معبود ٹھہرانا شروع کر دیا تھا) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ ان کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ لیکن اگر وہ لوگ ان کے لئے کوئی چیز حلال قرار دیتے تو وہ بھی اسے حلال سمجھتے اور اسی طرح ان کی طرف سے حرام کی گئی چیز کو حرام سمجھتے۔

۲۸۸۶۔ حدثنا ابو کریب نارشدین بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج عن ابی الہثم عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رايتُم الرَّجُلَ یَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُواْ لَہٗ بِالْاِیْمَانِ قَالَ اللّٰهُ نَعَالِیْ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

۲۸۸۷۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبید اللہ بن موسی عن اسرائیل عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن ثوبان قال لما نزلت والذین یکتوبون الذہب والفضۃ قال کُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فقال بعض اصحابہ انزلت فی الذہب والفضۃ لو علمنا ائی المال خیر فتنخذه فقال افضله لسان ذاکر وقلب شاکر وزوجۃ مؤمنۃ تبعنہ علی ایمانہ

۲۸۸۸۔ حدثنا حسین بن یزید الکوفی نا عبد السلام بن حرب عن غطف بن اعین عن مصعب بن سعید عن عدی بن ابی حاتم قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی عنقی صلیب من ذہب فقال یاعدی اطرح عنک هذا الوثن وسمعتہ یقرأ فی سورۃ براءۃ اتَّخَذُواْ اَحْبَارَہُمْ وَرُہْبَانَہُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ فقال اما انہم لم یكونوا یعبدونہم ولکنہم کانوا اذا احلوا لہم شیئا استحلوه واذا حرموا علیہم شیئا حرموه

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبد السلام بن حرب کی روایت سے جانتے ہیں اور غطف بن اعین مشہور ہیں۔

۲۸۸۹۔ حدثنا زياد بن ايوب البغدادي نا عفان بن مسلم انا همام انا ثابت عن انس ان ابا بكر حدثه قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم ونحن في الغار لو ان احدهم ينظر الى قدميه لايصرتا تحت قدميه فقال يا ابا بكر ما ظنك بالثنتين الله ثالثهما

۲۸۸۹۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مجھے بتایا کہ میں نے غار میں آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ اگر ان کفار میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے گا۔ تو ہمیں اپنے قدموں کے نیچے دیکھ لے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر ان دو آدمیوں کے متعلق کیا گمان کرتے ہو جن کا تیسرا اللہ ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ہمام ہی سے منقول ہے۔ پھر اسے حبان بن ہلال اور کئی حضرات ہمام سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۸۹۰۔ حدثنا عبد بن حميد قال ثني يعقوب بن ابراهيم بن سعد عن ابيه عن محمد بن اسحاق عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ابن عباس قال سمعت عمر بن الخطاب يقول لما توفي عبد الله بن ابي دعي رسول الله صلى الله عليه وسلم للصلاة عليه فقام اليه فلما وقف عليه يريد الصلاة تحولت حتى قمت في صدره فقلت يا رسول الله على عبد الله عبد الله بن ابي القائل يوم كذا وكذا، وكذا يعد أيامه قال ورسول الله صلى الله عليه وسلم يتبسّم حتى اذا كثرت عليه قال اخبر عني يا عمر اني قد خيرت فاخترت قد قيل لي استغفر لهم اولا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم لو اعلم اني لو زدت على السبعين غفر له لزدت قال ثم صلى عليه ومشى معه فقام على قبره حتى فرغ منه قال فعجب لي وجرأتني على رسول الله صلى الله عليه وسلم والله ورسوله اعلم قال الله ما كان الا يسيرا حتى نزلت هاتان الايتان ولا تصل على احد منهما مات ابدا ولا تقم على قبره الى اخر الاية قال فما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعده على منافق ولا قام على قبره حتى قبضه الله

۲۸۹۰۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی (منافقوں کا سردار) مرا تو آنحضرت ﷺ کو اس کی نماز جنازہ کے لئے بلایا گیا آپ ﷺ گئے اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو میں آپ ﷺ کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اللہ کا دشمن عبد اللہ بن ابی جس نے فلاں دن اس اس طرح کہا پھر عمرؓ اس کی گستاخوں کے دن گن گن کر بیان کرنے لگے۔ اور فرمایا کہ آپ ﷺ ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں؟ لیکن آپ ﷺ مسکراتے رہے پھر جب میں نے بہت کچھ کہا تو فرمایا: عمر میرے سامنے سے ہٹ جاؤ مجھے اختیار دیا گیا ہے لہذا میں نے یہ اختیار کیا ہے مجھے کہا گیا ہے کہ ”استغفرلہم اولا تستغفرلہم“ آپ ان کے لئے مغفرت مانگیں یا نہ مانگیں اگر آپ ستر مرتبہ بھی ان کے لئے استغفار کریں گے تب بھی اللہ تعالیٰ انہیں نہیں بخشیں گے) اگر میں جانتا کہ میرے ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار کرنے پر اسے معاف کر دیا جائے گا تو یقیناً ایسا ہی کرتا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور جنازے کے ساتھ گئے یہاں تک کہ اسے دفن کر دیا گیا۔ عمرؓ کہتے ہیں کہ مجھے اپنی جرأت پر تعجب ہوا لیکن اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) بہتر جانتے ہیں۔ اللہ کی قسم پھر تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں۔ ”ولا تصل علی احد منہم“ (یعنی اگر منافقین میں سے کوئی مر جائے تو ان پر ہرگز نماز جنازہ نہ پڑھے) حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے وفات تک نہ کسی منافق کی نماز پڑھی اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہوئے۔

لوگ پانی سے استنجا کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ قَالَ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَتَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيهِمْ

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس باب میں ابویوبؓ، انسؓ اور محمد بن عبداللہ بن سلامؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۸۹۴۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو اپنے مشرک والدین کے لئے استغفار کرتے ہوئے سنا تو کہا کہ تم اپنے والدین کے لئے استغفار کر رہے ہو اور وہ مشرک تھے اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیمؑ نے اپنے مشرک والد کے لئے استغفار نہیں کیا۔ جب میں نے یہ قصہ آنحضرت ﷺ کے سامنے بیان کیا تو یہ آیت نازل ہوئی ”مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا“ (یعنی جب نبی اکرم ﷺ اور مؤمنین کے شایان شان نہیں کہ مشرکین کے لئے استغفار کریں)۔

۲۸۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكَيْعُ نَا سَفِيَانُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي الْخَيْثَمِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ لَهُ أَتَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ أَوَيْسُ اسْتَغْفَرَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلَّتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ

یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں سعید بن مسیبؓ بھی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۹۵۔ حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک تک ہونے والی تمام جنگوں میں میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک تھا سوائے جنگ بدر کے اور آنحضرت ﷺ جنگ بدر میں شریک نہ ہونے والوں سے ناراض نہیں ہوئے تھے کیونکہ آپ ﷺ قافلے کو لوٹنے کے لئے نکلے تھے کہ ۱ قریش اپنے قافلے کی فریاد پر ان کی مدد کے لئے آگے چنانچہ دونوں لشکر بغیر کسی ارادے کے مقابلہ پر آ گئے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا میری جان کی قسم صحابہؓ کے ساتھ حضور ﷺ کی غزوات میں شرکت کی سب سے عمدہ جگہ بدر ہے۔ میں پسند نہیں کرتا کہ میں لیلۃ العقبہ کی جگہ جنگ بدر میں شریک ہوتا ۲ کیونکہ اس سے ہم اسلام پر مضبوط ہو گئے پھر اس کے بعد میں غزوہ تبوک تک کسی جنگ میں پیچھے نہیں رہا اور یہ آنحضرت ﷺ کی آخری لڑائی ہے۔ آپؐ نے لوگوں میں کوچ کا اعلان کر لیا۔ اور پھر طویل حدیث نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں میں (غزوہ تبوک سے واپسی کے بعد میری توبہ قبول ہونے کے بعد) ۳ آنحضرت ﷺ

۲۸۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ نَا عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بِنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ إِلَّا بَذَرًا وَلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَذَرٍ إِنَّمَا خَرَجَ يُرِيدُ الْعِيرَ فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُعْتَبِينَ لِعِيرِهِمْ فَالتَقُوا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَعَصْرِي إِنْ أَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ لَبَذَرٌ وَمَا أَحِبُّ إِنِّي كُنْتُ شَهِدْتُهَا مَكَانَ يَبْعَتِي لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاقَفْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ أَتَخَلَّفْ بَعْدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ آخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَآذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱ اس سے مراد ابوسفیان کی قیادت میں شام سے آنے والا تجارت کا قافلہ ہے جسے لوٹنے کی غرض سے آنحضرت ﷺ مدینہ منورہ سے نکلے لیکن وہ قافلہ بچ نکلا اور کفار کا ایک ہزار کا لشکر جو اس قافلے کو بچانے کے لئے مکہ سے آیا تھا اس سے بدر کے مقام پر سامنا ہو گیا۔ (مترجم) ۲ یعنی ان کے نزدیک لیلۃ العقبہ میں آنحضرت ﷺ کی بیعت میں شریک ہونا جنگ بدر میں شریک ہونے سے افضل ہے۔ نیز لیلۃ العقبہ وہ رات ہے جس میں مدینہ کے انصار نے مکہ میں آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کی۔ اس کے بعد آپؐ مدینہ منورہ ہجرت کر گئے۔ واللہ اعلم (مترجم)

ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے مسلمان آپ ﷺ کے گرد جمع تھے اور آپ ﷺ کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا کیونکہ آنحضرت ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک اسی طرح چمکنے لگتا تھا۔ میں آیا اور آنحضرت ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کعب بن مالک تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ آج کا دن تمہاری زندگی کے تمام ایام میں سب سے بہتر ہے۔ جب سے تمہیں تمہاری ماں نے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کی طرف سے یا آپ ﷺ کی طرف سے۔ فرمایا: بلکہ اللہ کی طرف سے پھر یہ آیات پڑھیں ”لقد تاب اللہ علی النبی“..... (الایۃ یعنی اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے حال پر اور مہاجرین و انصار کے حال پر توجہ فرمائی جنہوں نے

النَّاسَ بِالرَّحِيلِ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ بِطَوْلِهِ قَالَ فَاَنْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُونَ وَهُوَ يَسْتَنْبِرُ كَاسْتِنَارَةِ الْقَمَرِ وَكَانَ إِذَا سُرَّ بِالْأَمْرِ اسْتَنْتَارَ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَبَشِّرْ يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ بِخَيْرٍ يَوْمَ أَنِّي عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدْتُكَ أُمُّكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَمِنْ عِنْدَ اللَّهِ أَوْ مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ تَلَا هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ

۱ حضرت کعب بن مالک صحابہ میں سے ہیں جو غزوہ تبوک میں بغیر کسی عذر کے شریک نہیں ہوئے تھے۔ یہ قصہ مختصر اس طرح ہے کہ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ لہذا ہم نے سوچا کہ آپ ﷺ کو کسے معلوم ہوگا کہ کون آپ ﷺ کے ساتھ ہے اور کون نہیں۔ پھر یہ جنگ ایسے دنوں میں ہوئی کہ پھل پک رہے تھے اور سایہ خوب تھا۔ میں اسی میں لگا ہوا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے جنگ میں جانے کی تیاری کر لی۔ میں نے بھی جانے کا ارادہ کیا اور سوچا کہ جب جاؤں گا تیاری کروں گا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ روانہ ہو گئے اور میں سوچنے لگا کہ ایک روز میں ان کے ساتھ چالوں گا۔ لیکن میں جنگ میں شریک نہ ہو سکا۔ پھر مدینہ میں جس طرف بھی جاتا تو منافقین سے ملاقات ہوتی یا اہل اعذار سے۔ آنحضرت ﷺ کو میرے شریک نہ ہونے کا پتہ تبوک جا کر چلا۔ چنانچہ جب آپ ﷺ تشریف لائے تو پہلے تو میں نے جھوٹ بولنے کا ارادہ کیا اور ہر عاقل سے مشورہ کیا۔ لیکن جب آپ ﷺ پہنچ گئے تو میرا یہ خیال جاتا رہا اور میں نے یقین کر لیا کہ جھوٹ بول کر میں کسی صورت نہیں بچ سکتا اور پکارا ارادہ کیا کہ بیچ ہی بولوں گا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ..... اللہ کی قسم مجھے کوئی عذر نہیں تھا۔ میں قوی اور مالدار تھا لیکن پھر بھی شریک نہیں ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جان لو کہ یہ بیچ کبہ رہا ہے۔ جاؤ یہاں تک کہ اللہ تمہارے متعلق کوئی فیصلہ کریں۔ پھر لوگوں نے مجھ سے اصرار کیا کہ تم بھی کوئی عذر پیش کر دیتے تاکہ آنحضرت ﷺ کا استغفار تمہارے لئے کافی ہو جاتا۔ لوگوں کا اصرار اتنا بڑھا کہ میں سوچنے پر مجبور ہو گیا۔ اب دوبارہ جا کر آپ ﷺ سے جھوٹ بولوں۔ پھر میں نے استفسار کیا تو پتہ چلا کہ دو آدمی اور بھی ہیں جن کا حال میری طرح ہے۔ وہ مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ تھے اور دونوں ہی نیک اور جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے تمام لوگوں کو ہم تنیوں سے بات کرنے سے منع فرمادیا۔ لوگ ہم سے الگ رہنے لگے۔ یہاں تک کہ زمین ہم پر ٹھک ہو گئی اور اسی طرح پچاس راتیں گزریں۔ وہ دونوں تو گھر بیٹھے روتے رہتے لیکن چونکہ میں جوان تھا اس لئے ٹھکانے بازاروں میں جاتا۔ لوگوں سے بات کرتا اور کوئی مجھ سے بات کرنے کو تیار نہ ہوتا۔ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتا تو دیکھتا کہ آپ ﷺ کے ہونٹ جواب دینے کے لئے ہلے ہیں یا نہیں۔ آپ ﷺ کے قریب نماز پڑھتا اور کن اکھیوں سے دیکھتا۔ پھر جب میں نماز میں مشغول ہو جاتا تو آپ ﷺ میری طرف دیکھتے، لیکن جب میں دیکھتا تو کسی اور طرف دیکھنے لگتے۔ اسی اثناء میں بادشاہ غسان کی طرف سے پیغام ملا کہ میرے پاس آؤ میں تمہیں بہت انعام و اکرام سے نوازاؤں گا۔ میں نے وہ خط جلا دیا۔ پھر چالیس روز بعد ایک قاصد آنحضرت ﷺ کی طرف سے پیغام لایا کہ میں اپنی بیوی سے دور رہوں۔ چنانچہ میں نے اسے میکہ بھیج دیا۔ میرے ان دو ساتھیوں کو بھی یہی حکم دیا گیا۔ لیکن بعد میں ہلال بن امیہ کی بیوی کو ان کے پاس رہنے کی اجازت دی گئی کیونکہ وہ بہت بوڑھے تھے بشرطیکہ وہ ان سے صحبت نہ کریں۔ پھر اس حال میں دس راتیں اور گزر گئیں پھر ایک دن میں نے فجر کی نماز پڑھی اور کوٹھے پر تھا کہ کسی اعلان کرنے والے نے سلع کے پہاڑ پر کھڑے ہو کر مجھے خوشخبری دی کہ تمہاری توبہ قبول ہو گئی۔ پھر جس شخص نے آ کر مجھ سے سب سے پہلے یہ خوشخبری سنائی میں نے اپنے کپڑے اتار کر پہنا دیے۔ پھر میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ (باقی قصہ حدیث مذکور میں) (مترجم)

ایسی تنگی کے وقت پیغمبر کا ساتھ دیا جب ان کے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ ترنزل پیدا ہو گیا تھا پھر اللہ نے ان کے حال پر توجہ فرمائی اور وہ بلاشبہ ان سب پر بہت ہی شفیق اور مہربان ہیں (کعب کہتے ہیں کہ یہ بھی ہمارے متعلق نازل ہوئی "اتقوا اللہ و کونوا"..... الا یہ (یعنی اللہ سے ڈرو اور بچوں کے ساتھ رہو) پھر کعب نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! میری توجہ میں سے ہے کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا اور میں اپنا پورا مال اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی راہ میں صدقے کے طور پر دیتا ہوں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میں اپنے لئے غزوہ خیبر میں سے ملنے والا حصہ رکھ لیتا ہوں۔ پھر فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسلام کے بعد مجھ پر میری نزدیک اس سے بڑا کوئی انعام نہیں کیا کہ میں نے اور میرے دونوں ساتھیوں نے آپ (ﷺ) سے سچ بولا۔ اور جھوٹ بول کر ان لوگوں کی طرح ہلاک نہیں ہو گئے اور مجھے یہ یقین ہے کہ اللہ نے سچائی میں مجھ سے زیادہ کسی کو نہیں آزمایا ہوگا۔ میں نے اس کے بعد کبھی قصداً جھوٹ نہیں بولا اور امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھیں گے۔

یہ حدیث اس سند کے علاوہ اور سند سے بھی زہری سے منقول ہے۔ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک بھی اسے اپنے والد سے اور وہ کعب سے نقل کرتے ہیں اور اس کی سند میں اور بھی نام ہیں یونس بن زید یہ حدیث زہری سے وہ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد نے کعب بن مالک سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

۲۸۹۶۔ حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ اہل یمامہ کی لڑائی کے بعد حضرت ابو بکر صدیق نے مجھے بلایا میں حاضر ہوا تو عمر بھی وہیں موجود تھے ابو بکر کہنے لگے کہ عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن مجید کے قاریوں کی بڑی تعداد شہید ہو گئی ہے مجھے اندیشہ ہے کہ اگر قاری اسی طرح قتل ہوئے تو امت کے ہاتھ سے بہت سا قرآن نہ جاتا رہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ قرآن جمع کرنے کا حکم دے دیں۔ ابو بکر نے فرمایا: میں کیسے وہ کام کروں جو آنحضرت (ﷺ) نے نہیں کیا۔ عمر نے عرض کیا: اللہ کی قسم اس میں خیر ہے وہ بار بار مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس چیز کے لئے کھول دیا جس کے لئے عمر کا کھولا تھا اور میں بھی یہ کام انہی کی طرح مناسب سمجھنے لگا۔ زید کہتے ہیں کہ پھر ابو بکر نے فرمایا: کہ تم ایک عقلمند جوان ہو اور ہم تمہیں کسی چیز میں متہم

بہم رء و ف رَجِمْ قَالَ وَفِينَا أَنْزَلَتْ اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أَحْدِثَ إِلَّا صِدْقًا وَأَنْ أَخْلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ قَالَ فَمَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ نِعْمَةً بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَغْطَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَدَّقْتُهُ أَنَا وَصَاحِبَايَ وَلَا نَكُونُ كَذِبْنَا فَهَلْ كُنَّا كَمَا هَلَكُوا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ اللَّهُ أَبْلَى أَحَدًا فِي الصَّدَقِ مِثْلَ الَّذِي أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ لِلْكَذِبَةِ بَعْدَ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيَ

۲۸۹۶۔ حدثنا محمد بن بشارنا عبد الرحمن بن مهدي نا ابراهيم بن سعد عن الزهري عن عبيد بن السباق أنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ فَقَالَ إِنَّ عُمَرَ قَدْ آتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ بِقِرَاءِ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَإِنِّي لَا أَخْشَى أَنْ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقِرَاءِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبَ قُرْآنٌ كَثِيرٌ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا تَمْ يَفْعَلُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يَرَاغِبُنِي فِي ذَلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي

نہیں پاتے پھر تم آنحضرت ﷺ کے کاتب بھی ہو لہذا تم ہی یہ کام کرو۔ زید کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم اگر یہ لوگ مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتے تو اس سے آسان ہوتا۔ میں نے کہا آپ لوگ کیوں ایسا کام کرتے ہیں جو آنحضرت ﷺ نے نہیں کیا۔ ابوبکرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم یہی بہتر ہے پھر وہ دونوں مجھے سمجھاتے رہے یہاں تک کہ میں بھی یہی مناسب سمجھنے لگا اور اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی کھول دیا۔ پھر میں قرآن جمع کرنے میں لگ گیا۔ چنانچہ میں قرآن کو ایسے پرچے، کھجور کے پتے اور لحاف یعنی پتھر وغیرہ سے جمع کرتا جن پر قرآن لکھا گیا تھا پھر اسی طرح میں لوگوں کے سینوں سے بھی قرآن جمع کرتا یہاں تک کہ سورہ بقرہ کا آخری حصہ خزیمہ بن ثابت سے لیا۔ وہ یہ آیات ہیں ”لقد جاءكم رسول من انفسكم“..... الآية آخر آیت تک (یعنی تم لوگوں کے پاس ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری ہی جنس سے ہیں۔ جنہیں تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے۔ وہ تمہاری منفعت کے بہت خواہش مند رہتے ہیں اور ایمانداروں کے ساتھ بہت ہی شفیق اور مہربان ہیں۔ پھر اگر یہ لوگ روگردانی کریں تو کہہ دیجئے کہ میرے لئے اللہ کافی ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں نے اس پر بھروسہ کیا اور وہ بہت بڑے عرش کا مالک ہے۔

شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ وَرَأَيْتُ فِيهِ الَّذِي رَأَى قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ لَأَنْتَهُمْكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَتَسْمِعُ الْقُرْآنَ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ ذَلِكَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ وَاللَّهُ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي فِي ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرُهُمَا صَدْرُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ فَتَبَعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعَهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْعُسْبِ وَاللِّحَافِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ وَصُدُورَ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ أَحْرَ سُورَةٍ بَرَاءَةٍ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۹۷۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حدیفہؓ حضرت عثمان بن عفانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ اہل عراق کے ساتھ مل کر آذربایجان اور آرمینیا کی فتح میں اہل شام سے لڑ رہے تھے۔ پھر حدیفہؓ نے لوگوں کے درمیان قرآن میں اختلاف دیکھا تو حضرت عثمانؓ سے کہا کہ اس امت کی اس سے پہلے خبر لیجئے کہ یہ لوگ قرآن کے متعلق اختلاف کرنے لگیں جیسے کہ یہود و نصاریٰ میں اختلاف ہوا۔ چنانچہ انہوں نے حصہ کو پیغام بھیجا کہ وہ انہیں مصحف بھیج دیں تاکہ اس سے دوسرے نسخوں میں نقل کیا جاسکے۔ پھر ہم آپ کو وہ مصحف واپس کر دیں گے۔ حضرت حصہؓ نے وہ مصحف انہیں بھیج دیا اور انہوں نے زید بن ثابتؓ، سعید بن عاصؓ، عبد الرحمن بن حارث بن ہشام اور عبد اللہ بن زبیر کو مکلف کیا کہ اس مصحف کو اور مصاحف میں نقل کریں۔ پھر تینوں قریشی

۲۸۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ حُدَيْفَةَ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُعَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ أَرْمِينِيَّةٍ وَأَذْرَبَيْجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَأَى حُدَيْفَةَ اخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَأَرْسَلَ إِلَى حَفْصَةَ أَنَّ أَرْسَلْنِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسُخُهَا فِي الْمَصْحَفِ ثُمَّ تَرَدُّهَا إِلَيْكَ وَأَرْسَلْتُ حَفْصَةَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِالصُّحُفِ فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ

وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الزُّبَيْرِ أَنَّ نَسْخَوِ الصُّحُفِ فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ
لِلرُّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةَ مَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ
ثَابِتٍ فَأَكْتَبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ
حَتَّى نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ بَعَثَ عُثْمَانُ
إِلَى كُلِّ أَقْبَى بِمُصْحَفٍ مِّنْ تِلْكَ الْمَصَاحِفِ الَّتِي
نَسَخُوا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ
زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِّنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ
كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْرَأُهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ
عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ
فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُهَا مَعَ خُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَوْ أَبِي
خُرَيْمَةَ فَالْحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاخْتَلَفُوا
يَوْمَئِذٍ فِي التَّابُوتِ وَالتَّابُوتِ فَقَالَ الْقُرَشِيُّونَ
التَّابُوتُ وَقَالَ زَيْدُ التَّابُوتِ فَرَفَعَ اخْتِلَافَهُمْ إِلَى
عُثْمَانَ فَقَالَ اكْتُبُوهُ التَّابُوتُ فَإِنَّهُ نَزَلَ بِلِسَانِ
قُرَيْشٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنُ عُبَيْدَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَرِهَ لَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
نَسْخَ الْمَصَاحِفِ وَقَالَ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أَعَزَلُ
عَنْ نَسْخِ كِتَابَةِ الْمَصَاحِفِ وَيَتَوَلَّاهَا رَجُلٌ وَاللَّهِ
لَقَدْ أَسْلَمْتُ وَإِنَّهُ لَفِي صُلْبِ رَجُلٍ كَافِرٍ يُرِيدُ زَيْدُ
بْنِ ثَابِتٍ وَلِذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَا أَهْلَ
الْعِرَاقِ اكْتُمُوا الْمَصَاحِفَ الَّتِي عِنْدَكُمْ وَغَلُّوها
فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَالْقَوْلُ بِاللَّهِ بِالْمَصَاحِفِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَبَلَّغَنِي أَنَّ ذَلِكَ
كَرِهَ مِنْ مَقَالَةٍ بِنِ مَسْعُودٍ رِجَالٌ مِّنْ أَقَاضِلِ
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف زہری کی روایت سے جانتے ہیں۔

حضرات سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ اگر تم میں اور زید بن ثابت میں
اختلاف ہو جائے تو پھر قریش کی زبان میں لکھو۔ کیونکہ یہ انہی کی زبان
میں نازل ہوا ہے یہاں تک کہ ان لوگوں نے اس مصحف کو کئی مصاحف
میں نقل کر دیا اور پھر علاقے میں ایک ایک نسخہ بھیج دیا۔ زہری کہتے ہیں
کہ خارجہ بن زید نے مجھ سے زید بن ثابت کا قول نقل کیا کہ سورہ
احزاب کی یہ آیت گم ہو گئی جو میں آنحضرت ﷺ سے سنا کرتا تھا کہ
”من المؤمنین رجال صدقوا“..... الآية میں نے اسے تلاش کیا
تو خزیمہ بن ثابت یا ابو خزیمہ کے پاس مل گئی۔ چنانچہ میں نے اسے اس
کی سورت کے ساتھ ملا دیا۔ زہری کہتے ہیں کہ اس موقع پر ان لوگوں
میں لفظ ”تابوت“ اور ”تابوہ“ میں بھی اختلاف ہوا۔ زید تابوہ کہتے
تھے۔ چنانچہ وہ لوگ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے تو فرمایا کہ ”تابوت“
لکھو کیونکہ یہ قریش کی زبان میں اتر ہے۔ زہری عبید اللہ بن عبد اللہ
بن عتبہ سے نقل کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعودؓ زید کا قرآن لکھنا ناگوار
گزارا اور انہوں نے فرمایا: مسلمانو! مجھے قرآن لکھنے سے معزول کیا
جا رہا ہے اور ایسے شخص کو یہ کام سونپا جا رہا ہے جو اللہ کی قسم اس وقت کافر
کی پیٹھ میں تھا جب میں اسلام لایا۔ ان کی اس شخص سے مراد زید بن
ثابت ہیں۔ اس لئے عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: اے عراق والو تم
اپنے قرآن چھپالو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص کوئی چیز
چھپائے گا وہ قیامت..... کے دن اسے لے کر اللہ کے سامنے حاضر
ہوگا (لہذا تم اپنے اپنے مصاحف لے کر اللہ سے ملاقات کرنا) زہری
کہتے ہیں کہ مجھے کسی نے بتایا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ کی یہ بات بڑے
بڑے صحابہ کو بھی ناگوار گزری۔

باب ۱۵۵۱۔ وَمِنْ سُورَةِ يُوسُفَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۸۹۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا حماد بن سلمة عن ثابت البناني عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن صهيب عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادَىٰ مُنَادٍ أَلْ لَّكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدًا وَيُرِيدُ أَنْ يُنَجِّزَ كُمُوهَ قَالُوا أَلَمْ يَبَيِّضْ وَجُوهَنَا وَيُنَجِّبْنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا عَظَّمَهُمْ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ

باب ۱۵۵۱۔ سورہ یونس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۸۹۸۔ حضرت صہیبؓ آنحضرتؐ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں ”للَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ“ (یعنی جو لوگ نیک اعمال کرتے ہیں ان کے لئے اچھا بدلہ ہے اور اس پر زیادہ) کہ آپؐ نے فرمایا: جب اہل جنت، جنت میں داخل ہوں گے تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے ایک وعدہ کر رکھا ہے وہ اب اسے پورا کرنے والے ہیں وہ کہیں گے کیا اس نے ہمارے چہرے روشن کر کے جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل کر کے (اپنا وعدہ پورا نہیں کر دیا، اب کون سی نعمت باقی رہ گئی ہے) آپؐ نے فرمایا: پھر (خالق اور مخلوق کے درمیان حائل ہونے والا) پردہ ہٹا دیا جائے گا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے زیادہ محبوب کوئی چیز انہیں عطا نہیں کی ہوگی کہ وہ اس کی طرف دیکھیں۔

یہ حدیث کئی راوی حماد بن سلمہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں سلیمان بن مغیرہ بھی یہی حدیث ثابت سے اور وہ عبد الرحمن سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں اس میں صہیبؓ کے آنحضرتؐ سے روایت کرتے کا ذکر نہیں۔

۲۸۹۹۔ ایک مصری شخص سے منقول ہے کہ انہوں نے ابودرداءؓ سے اس آیت ”لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا“ کی تفسیر پوچھی۔ (ترجمہ: ان کے لئے دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے) انہوں نے فرمایا کہ جب سے میں نے اس کی تفسیر آنحضرتؐ سے پوچھی ہے مجھ سے کسی نے اس کے متعلق نہیں پوچھا، اور آپؐ نے فرمایا کہ جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے تم پہلے شخص ہو جس نے اس کی تفسیر پوچھی ہے۔ اس بشارت سے مراد مومن کا نیک خواب ہے جو دیکھتا یا اسے دکھایا جاتا ہے۔

۲۸۹۹۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن ابن المنکدر عن عطاء بن یسار عن رجلٍ من أهل مصر قال سألت أبا الدرداء عن هذه الآية لهم البُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ أَنْزَلْتُ هِيَ الرُّوْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَىٰ لَهُ

ابن عمرؓ بھی سفیان سے وہ عبد العزیز سے وہ ابوصالحؓ سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ایک مصری شخص سے اور وہ ابودرداءؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ احمد اسے حماد بن زید سے وہ عاصم سے وہ ابوصالحؓ سے وہ ابودرداءؓ سے اور وہ آنحضرتؐ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں عطاء بن یسار سے روایت نہیں اور اس باب میں عباده بن صامتؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۹۰۰۔ حضرت ابن عباسؓ آنحضرتؐ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو سمندر میں غرق کیا تو کہنے لگا کہ ”میں ایمان

۲۹۰۰۔ حدثنا عبد بن حميد نا حجاج بن منهال نا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن يوسف بن

مِهْرَان عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا أَعْرَقَ اللَّهُ فِرْعَوْنَ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ فَقَالَ جِبْرِيلُ يَا مُحَمَّدُ لَوْرَأَيْتَنِي وَأَنَا أَخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ وَأَدُسُّهُ فِيهِ مِنْ خَافَةٍ أَنْ تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۰۱۔ حدثنا محمد بن عبد الاعلى الصنعاني نا خالد بن الحارث نا شعبة قال اخبرني عدی بن ثابت وعطاء بن السائب عن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ جِبْرِيلَ جَعَلَ يَدُسُّ فِي فِي فِرْعَوْنَ الطِّينَ خَشْيَةً أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَرَحِمَهُ اللَّهُ أَوْ خَشْيَةً أَنْ يَرَحِمَهُ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۵۵۲۔ وَمِنْ سُورَةِ هُودٍ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۹۰۲۔ حدثنا احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا حماد بن سلمة عن يعلى عن بن عطاء عن وكيع بن حذيس عن عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ، كَانَ فِي عَمَاءٍ مَاتَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهُ، عَلَى الْمَاءِ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ يَزِيدُ الْعَمَاءُ أَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ

حماد بن سلمہ بھی اس سند کو اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ کعب بن حدس سے روایت ہے جب کہ شعبہ، ابوعوانہ اور ہشیم و کعب بن عدس کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۰۳۔ حدثنا ابو كريب نا ابو معاوية عن بريد بن عبد الله عن أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُعْلِي وَرُتْمًا قَالَ يُمَهِّلُ الظَّالِمَ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ، لَمْ

لایا کہ اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنو اسرائیل ایمان لائے۔۔۔ جبرائیل نے فرمایا: کاش اے محمد (ﷺ) آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں اس کے منہ میں سمندر کا کچھ ڈھونس رہا تھا تاکہ (اس کے اس قول کی وجہ سے) اللہ کی رحمت اسے گھیر نہ لے۔

۲۹۰۱۔ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل فرعون کے منہ میں مٹی ڈالتے تھے تاکہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ سکے اور اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کر دیں۔ یا فرمایا کہ اللہ کے اس پر رحم کرنے کے اندیشے کی وجہ سے۔

باب ۱۵۵۲۔ سورۃ ہود۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۹۰۲۔ حضرت ابوزینؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا رب اپنی مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: غلاء میں تھا اس کے اوپر اور پھر اس نے اپنا عرش پانی پر پیدا کیا۔ احمد کہتے ہیں کہ یزید "عماء" کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں۔

حماد بن سلمہ بھی اس سند کو اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ کعب بن حدس سے روایت ہے جب کہ شعبہ، ابوعوانہ اور ہشیم و کعب بن عدس کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۰۳۔ حضرت ابوموسیٰؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ظالم کو فرصت دیتے ہیں (کبھی آپ ﷺ "بہیل" کی جگہ "بہیل" کا لفظ بیان فرماتے تھے) یہاں تک کہ جب اسے پکڑتے ہیں تو پھر ہر گز نہیں چھوڑتے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت

یُفْلِتُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَلِكَ أَخَذَ رَبُّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرْآنَ وَهِيَ طَالِمَةُ الْآيَةِ
 پڑھی ”وَكَذَلِكَ أَخَذَ رَبُّكَ“..... (ترجمہ: اس کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ کسی ظالم ہستی والوں کو پکڑتا ہے پھر اس کی پکڑ بڑی سخت اور دردناک ہوتی ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابواسامہ بھی یزید سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہوئے ”یمیلی“ کا لفظ بیان کرتے ہیں۔
 ابراہیم یہ حدیث ابواسامہ سے وہ یزید بن عبداللہ سے وہ اپنے دادا سے وہ ابو بردہ سے وہ ابو موسیٰ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ اور ”یمیلی“ کا لفظ بیان کرتے ہیں۔

۲۹۰۴۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت ”فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ“ نازل ہوئی تو میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ کیا ہم عمل اس چیز کے لئے کرتے ہیں جو کبھی جاچکی ہے یا ابھی نہیں لکھی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایسی چیز کے لئے جس سے فراغت حاصل کی جاچکی ہے اور اسے لکھا جا چکا ہے۔ لیکن ہر شخص کے لئے وہی آسان ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا۔

۲۹۰۴۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر العقدي هو عبد الملك بن عمرو قال نا سليمان بن سفیان عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب قال لما نزلت هذه الآية فمنهم شقي وسعيد سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا نبي الله فعلى مانعمل على شئ قد فرغ منه او على شئ لم يفرغ منه قال بل على شئ قد فرغ منه وجرئت به الاقلام يا عمر ولكن كل ميسر لما خلق له

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبدالملک کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۰۵۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے شہر کے کنارے ایک عورت سے بوس و کنار کر لی اور جماع کے علاوہ سب کچھ کیا۔ اب میں آپ کے سامنے حاضر ہوں میرے بارے میں فیصلہ دیجئے۔ حضرت عمرؓ نے اس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا گناہ چھپایا تھا۔ لہذا تمہیں بھی چاہئے تھا اسے پردے میں ہی رہنے دیتے۔ آنحضرت ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تو وہ شخص چل دیا۔ پھر آپ ﷺ نے کسی کو بھیج کر اسے بلوایا اور یہ آیات پڑھیں ”اقم الصلوٰۃ طرفی“..... (یعنی دن کے دونوں کناروں) (صبح و شام، اور رات کے وقت نماز قائم کر۔ اس لئے کہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت یاد رکھنے والوں کے لئے ہے) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ اس شخص کے لئے خاص ہے؟ فرمایا: بلکہ تمام لوگوں کے لئے۔

۲۹۰۵۔ حدثنا قتيبة نا ابو الاحوص عن سماك بن حرب عن ابراهيم عن علقمة والأسود عن عبد الله قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال انني عالجت امرأة في اقصى المدينة واني اصببت منها مادون ان امسها وانا هذا فاقض في ما شئت فقال له عمر لقد سترتك الله لو سترت على نفسك فلم يرد عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا فانطلق الرجل فاتبعه رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا فدهاه فتلا عليه اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين الآية فقال رجل من القوم هذا له خاصة قال بل للناس كافة

● اس سے مراد تقدیر ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسرائیل بھی سماک سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ سماک، ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ عبداللہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ پھر سفیان ثوری بھی سماک سے وہ ابراہیم سے وہ عبدالرحمن سے وہ عبداللہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل حدیث بیان کرتے ہیں یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔ پھر محمد بن یحییٰ نسیابوری بھی یہ حدیث سفیان ثوری سے وہ اعمش اور سماک سے وہ دونوں ابراہیم سے وہ عبدالرحمن بن یزید سے وہ عبداللہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ نیز محمود بن غیلان، فضل بن موسیٰ سے وہ سفیان سے وہ سماک سے وہ عبدالرحمن بن یزید سے وہ عبداللہ بن مسعود سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں وہ اس سند میں سفیان کی اعمش سے روایت کا ذکر نہیں کرتے۔ سلیمان تمیمی یہ حدیث ابو عثمان نہدی سے وہ ابن مسعود سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۹۰۶۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں ایک شخص نے ایک اجنبی عورت کا بوسہ لے لیا جو کہ حرام تھا۔ پھر وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا کفارہ پوچھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”اقم الصلوٰۃ طرفی النهار“..... الا یہ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ حکم صرف میرے لئے ہے؟ فرمایا: تمہارے لئے بھی اور میری امت میں سے ہر اس شخص کے لئے جو اس پر عمل کرے۔

۲۹۰۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن سليمان التيمي عن ابن مسعود أنَّ رجلاً أصاب من امرأة قبله حرام فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن كفارتها نزلت أقيم الصلوة طرفي النهار وزلفاً من الليل الآية فقال الرجل ألي هذه يا رسول الله فقال لك ولمن عمل بها من أمتي یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۰۷۔ حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت سے ملے جس سے اس کی جان پہچان نہ ہو اور پھر وہ اس کے ساتھ جماع کے علاوہ ہر وہ کام کرے جو کوئی شخص اپنی بیوی سے کرتا ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”اقم الصلوٰۃ طرفی النهار“..... الا یہ پھر آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وضو کرو اور نماز پڑھو۔ معاذ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ حکم اس شخص کے لئے خاص ہے یا تمام مومنوں کے لئے عام ہے؟ فرمایا: بلکہ تمام مومنوں کے لئے عام ہے۔

۲۹۰۷۔ حدثنا عبد بن حميد نا حسين بن الجعفي عن زائدة عن عبد الملك بن عمير عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن معاذ بن جبل قال أتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل فقال يا رسول الله أرايت رجلاً لقى امرأة وليس بينهما معرفة فليس يأتي الرجل إلى امرأته شيئاً إلا قد أتى هو إليها إلا إنه لم يجامعها قال فأنزل الله أقيم الصلوة طرفي النهار وزلفاً من الليل إن الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين فأمره أن يتوضأ ويصلي قال معاذ فقلت يا رسول الله أهي له خاصة أم للمؤمنين عامة قال بل للمؤمنين عامة

اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ اس لئے کہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت معاذ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ معاذ کی وفات حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ہوئی اور جب حضرت عمرؓ شہید ہوئے تو عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ چھ برس کے تھے وہ عمرؓ سے روایت کرتے ہیں اور انہیں دیکھا بھی ہے۔ شعبہ یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے وہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

۲۹۰۸۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا يزيد بن هارون نا قيس بن الربيع عن عثمان بن عبد الله بن موهب عن موسى بن طلحة عن أبي اليسر قال اتتني امرأة تنبأ تمرًا فقلت إن في البيت تمرًا أطيب منه فدخلت معي في البيت فاهويت إليها فقبلتها فأتيت أبا بكر فذكرت ذلك له فقال استر على نفسك وتب ولا تخبر أحدًا فلم أصبر فأتيت عمر فذكرت ذلك له فقال استر على نفسك وتب ولا تخبر أحدًا فلم أصبر فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال أخلفت غاريا في سبيل الله في أهله بمنزل هذا حتى تمنى أنه لم يكن أسلم إلا تلك الساعة حتى ظن أنه من أهل النار قال وأطرق رسول الله صلى الله عليه وسلم طويلا حتى أوجى إليه أقيم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل إن الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين قال أبو اليسر فأتيته فقرأها على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أصحابي يارسول الله إلهذا خاصة أم للناس عامة قال بل للناس عامة

۲۹۰۸۔ حضرت ابو یسر کہتے ہیں کہ ایک عورت مجھ سے کجوری خرید نے آئی تو میں نے اس سے کہا کہ گھر میں اس سے اچھی کجوری ہیں جب وہ میرے ساتھ گھر میں داخل ہوئی تو میں اس کی طرف جھکا اور اس کا بوسہ لے لیا۔ میں حضرت ابو بکرؓ کے پاس گیا اور انہیں بتایا تو فرمایا: اپنا گناہ چھپاؤ، تو بہ کرو اور کسی کے سامنے ذکر نہ کرو۔ لیکن مجھ سے صبر نہیں ہوا تو میں عمرؓ کے پاس گیا اور ان کے سامنے قصہ بیان کیا۔ انہوں نے بھی وہی جواب دیا۔ اس پر بھی صبر نہ آیا۔ تو میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوری بات بتائی تو آپؐ نے فرمایا: کیا تو نے اللہ کی راہ میں جانے والے غازی کے گھر والوں کے ساتھ ایسا کیا۔ یہاں تک کہ اس نے آرزو کی کہ کاش میں اس وقت اسلام لایا ہوتا اور اسے گمان ہوا کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے۔ پھر آنحضرتؐ نے سر جھکا لیا اور کافی دیر تک اسی طرح رہے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ”اقم الصلوة طرفی النهار“..... الآیہ۔ ابو یسر کہتے ہیں کہ میں آپؐ کے پاس گیا تو آپؐ نے مجھے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ اس شخص کے لئے خاص حکم ہے یا سب کے لئے عام ہے؟ آپؐ نے فرمایا: یہ حکم سب کے لئے ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے قیس بن ربیع کو کبج وغیرہ ضعیف قرار دیتے ہیں۔ شریک یہی حدیث عثمان بن عبد اللہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں اور اس باب میں ابو امامہؓ، واثلہ بن اسحقؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابو یسر کا نام کعب بن عمرو ہے۔

۱۵۵۳۔ سورہ یوسف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۹۰۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: کریم بن کریم بن کریم بن کریم، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہیں۔ پھر فرمایا کہ جتنی مدت یوسف قید میں رہے اگر میں رہتا تو قاصد کے آنے پر بادشاہ کی دعوت قبول کر لیتا ۵ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی۔ ”فلما جاءه الرسول“..... الآیہ (ترجمہ: جب (یوسف

وَمِنْ سُورَةِ يُوسُفَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۹۰۹۔ حدثنا الحسين بن حريث الخزاعي نا الفضل بن موسى عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الكريم بن الكريم بن الكريم بن الكريم يوسف بن يعقوب بن اسحق بن ابراهيم قال

۵ یعنی یوسفؑ نے قید خانے سے نکلنے میں جلدی نہیں کی، یہ ان کے صبر کی انتہاء ہے تاکہ ان کی برکات اچھی ثابت ہو جائے۔ واللہ اعلم (مترجم)

کے پاس بادشاہ کا قاصد آیا تو انہوں نے اسے کہا کہ اپنے بادشاہ کے پاس واپس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے؟ جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے میرا رب ان عورتوں کے فریب کو اچھی طرح جانتا ہے (پھر آپ ﷺ نے فرمایا: لوط پر اللہ کی رحمت ہو وہ تمنا کرتے تھے کہ کسی مضبوط قلعے میں پناہ حاصل کریں اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہر کسی قوم کی طرف انہی میں سے نبی بنا کر بھیجا۔

وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السَّحْنِ مَا لَبِثْتُ يُوسُفُ ثُمَّ جَاءَ نَبِي الرُّسُولِ أَجَبْتُ ثُمَّ قَرَأَ فَلَمَّا جَاءَهُ الرُّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الَّتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ قَالَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى لُوطٍ إِنْ كَانَ لَيَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ فَمَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ نَبِيًّا إِلَّا فِي ذُرْوَةٍ قَوْمِهِ

ابو کریم یہ حدیث عبدہ اور عبد الرحیم سے وہ محمد بن یزید سے اور وہ فضل بن موسیٰ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں اس کے الفاظ یہ ہیں ”ما بعث الله بعده نبيا الا في ثروة من قومه“ لیکن معنی ایک ہی ہیں جب کہ محمد بن عمر کہتے ہیں کہ ثروہ کے معنی کثرت و قوت کے ہیں۔ یہ حدیث فضل بن موسیٰ کی روایت سے زیادہ صحیح اور حسن ہے۔

۱۵۵۴۔ سورہ رعد

بسم الله الرحمن الرحيم

۲۹۱۰۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہودی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ: اے ابوقاسمؓ میں رعد کے متعلق بتائیے کہ یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جس کے ذمہ بادل ہیں اس کے پاس آگ کے کوڑے ہیں جن سے وہ بادلوں کو اللہ کی مشیت کے مطابق ہانکتا ہے وہ کہنے لگے تو پھر یہ آواز جو ہم سنتے ہیں یہ کس کی ہے؟ فرمایا: یہ اس کی ڈانٹ ہے وہ بادلوں کو ڈانٹتا ہے یہاں تک کہ وہ حکم کے مطابق چلیں۔ وہ کہنے لگے: آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔ پھر انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ اسرائیل (یعقوب) نے اپنے اوپر کون سی چیز حرام کی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں عرق النساء کا مرض ہو گیا تھا اور انہوں نے اونٹ کے گوشت اور اس کے دودھ کے علاوہ کوئی چیز مناسب نہیں پائی۔ اس لئے انہیں اپنے اوپر حرام کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے سچ کہا۔

وَمِنْ سُورَةِ الرَّعْدِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۹۱۰۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن بن انا ابو نعیم عن عبد الله بن الوليد وكان يكون في بني عجل عن بكير بن شهاب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال اقبلت يهود الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا يا ابا القاسم اخبرنا عن الرعد ما هو قال ملك من الملائكة موكل بالسحاب معه مخاريق من نار يسوق بها السحاب حيث شاء الله فقالوا فما هذا الصوت الذي نسمع قال زجرة بالسحاب اذا زجره حتى ينتهي الى حيث امر قالوا صدقت فقالوا فاخبرنا عما حرم اسرائيل على نفسه قال اشكى عرق النساء فلم يجد شيئا يلائمه الا لحوم الابل والبانها فلذلك حرمها قالوا صدقت

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹۱۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے آنحضرت ﷺ سے ”ونفضل بعضها“ الآية (ترجمہ: ہم بعض پھلوں کو بعض پر لذت میں فضیلت دیتے ہیں) کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اس سے مراد ردی کھجوریں

۲۹۱۱۔ حدثنا محمود بن خدش البغدادي نا سيف بن محمد الثوري عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْأَكْلِ قَالَ الدَّقْلُ وَالْفَارِسِيُّ وَالْحُلُّو وَالْحَامِضُ

اور عمدہ کھجوریں ہیں یا پھر میٹھا اور کڑوا مراد ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس روایت کو زید بن ابیہ نے بھی اعمش سے اسی کے مثل نقل کیا ہے۔ سیف بن محمد، عمار بن محمد کے بھائی ہیں اور عماران سے ثقہ ہیں۔ یہ امام ثوری کے بھانجے ہیں۔

۱۵۵۵۔ سورۃ ابراہیم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمِنْ سُورَةِ اِبْرَاهِيمَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۹۱۲۔ شعیب بن جبجاب حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک خوشہ پیش کیا گیا اس میں کھجیاں بھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مثل کلمۃ طیبۃ“..... (یعنی اچھی بات اچھے درخت کی مانند ہے جس کی جڑ مضبوط اور شاخیں آسمان میں ہیں اور اپنے رب کی اجازت سے ہر وقت پھل دیتا ہے۔) پھر فرمایا کہ یہ درخت کھجور کا درخت ہے پھر یہ آیت پڑھی ”ومثل کلمۃ خبیثۃ“..... (الایۃ) (اور بری بات کی مثال خبیث درخت کی سی ہے۔ جس کی جڑ زمین کی اوپری سطح پر ہی ہے اور یہ بالکل مضبوط نہیں) پھر فرمایا کہ اس سے مراد تمہ ہے۔

۲۹۱۲۔ حدثنا عبد بن حمید نا ابوالولید نا حماد ابن سلمۃ عن شعیب بن جبجاب عن انس بن مالک قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقناع علیہ رطب فقال مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ أصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی أكلها کل حین یأذن ربها قال هی النخلۃ ومثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ داحضت من فوق الأرض مالها من قرار قال هی الحنظلۃ

تقیہ، ابوبکر بن جبجاب سے وہ اپنے والد سے اور وہ انسؓ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع نہیں اور اس میں ابوعالیہ کا قول بھی نہیں۔ اور یہ اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے ان کے علاوہ بھی کئی راوی اسے موقوفاً یعنی حضرت انسؓ کا قول نقل کرتے ہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ حماد بن سلمہ کے علاوہ کسی اور نے اسے مرفوع کیا ہو۔ پھر معمر، حماد بن زید اور کئی راوی بھی اسے مرفوع نہیں کرتے۔ نیز احمد بن عبدہ ضعیف بھی حماد بن زید سے وہ شعیب بن جبجاب سے اور وہ انسؓ سے شعیب بن جبجاب ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہوئے اسے مرفوع نہیں کرتے۔ ①

راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابوعالیہ کو سنائی تو فرمایا: صحیح اور صحیح فرمایا۔ ۲۹۱۳۔ حضرت براءؓ اس آیت ”یثبت اللہ الذین امنوا“..... (الایۃ) (یعنی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو قول محکم کے ساتھ ثابت قدم رکھتے ہیں جو ایمان لائے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی) کی تفسیر میں آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ قبر میں ہوگا، جب اس سے پوچھا جائے گا کہ تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ اور تمہارا نبی کون ہے؟

قال فأخبرت بذلك أبا العالیۃ فقال صدق وأحسن ۲۹۱۳۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابوداؤد نا شعبۃ قال اخبرنی علقمۃ بن مرثد قال سمعت سعد ابن عبیدۃ یحدث عن البراء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قَوْلِهِ تَعَالٰی یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوَةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ قَالَ فِی الْقَبْرِ اِذَا قِیلَ لَهُ مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِیْنُكَ وَمَنْ نَّبِیُّكَ

① یعنی یہ تفسیر حضرت انسؓ ہی کی طرف سے ہے نہ کہ آنحضرت ﷺ کی طرف سے۔ واللہ اعلم (مترجم)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۱۴۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفین عن داود بن ابی ہند عن الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ هَذِهِ الْآيَةُ يَوْمَ تَبْدُلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ يَكُونُ النَّاسُ؟ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ
یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے نقل کی گئی ہے۔

۲۹۱۴۔ حضرت مسروق کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے آیت ”یوم تبدل الارض“..... (ترجمہ: جس دن اس زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا) کے متعلق آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پل صراط پر۔

سورۃ الحجر ۱۵۵۶۔ سورۃ حجر بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۹۱۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت آنحضرت ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی وہ بہت حسین بلکہ حسین ترین لوگوں میں سے تھی۔ بعض لوگ پہلی صف میں نماز پڑھنے کے لئے جاتے تاکہ اس پر نظر نہ پڑے جب کہ بعض پچھلی صفوں کی طرف آتے کہ اسے دیکھ سکیں چنانچہ جب رکوع کرتے تو اپنی بظلوں کے نیچے سے دیکھتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ”ولقد علمنا المستقدمین منکم“..... (ترجمہ: یعنی ہم ان لوگوں کو اچھی طرح جانتے ہیں جو آگے جاتے ہیں اور انہیں بھی اچھی طرح جانتے ہیں جو پیچھے رہ جاتے ہیں۔)

سُورَةُ الْحَجَرِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۹۱۵۔ حدثنا قتيبة نا نوح بن قيس الحداني عن عمرو بن مالك عن أبي الجوزاء عن ابن عباس قال كانت امرأة تصلي خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم حسناء من أحسن الناس وكان بعض القوم يتقدم حتى يكون في الصف الأول لأن لا يراها ويستأخر بعضهم حتى يكون في الصف المؤخر فإذا ركع نظر تحت أبطيه فأنزل الله تعالى ولقد علمنا المستقدمين منكم ولقد علمنا المستأخرين

جعفر بن سلیمان یہ حدیث عمرو بن مالک سے وہ ابوجوزاء سے اسی طرح نقل کرتے ہیں لیکن اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں اور یہ نوح کی حدیث سے صحت کے زیادہ قریب ہے۔

۲۹۱۶۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ ان لوگوں کے لئے ہے جو میری امت پر تلوار اٹھائیں گے یا فرمایا امت محمد ﷺ پر۔

۲۹۱۶۔ حدثنا عبد بن حميد نا عثمان بن عمر عن مالك بن مغول عن جُنَيْدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَبَّهِنَّ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَ السَّيْفَ عَلَى أُمَّتِي أَوْ قَالَ عَلَى أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ

یہ حدیث غریب ہے۔

۲۹۱۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۃ فاتحہ: ام القرآن (قرآن کی ماں)، ام الکتاب اور سبع مثنائی (دہرائی ہوئی سات آیتیں) ہے۔

۲۹۱۷۔ حدثنا عبد بن حميد نا ابو علي الحنفي عن ابن ابی ذئب عن الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلَّهِ أُمُّ

الْقُرْآنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۱۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ حضرت ابی بن کعبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں ام القرآن جیسی کوئی سورت نازل نہیں کی۔ اور یہی سبع مثنیٰ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم کی گئی ہے اور میرے بندے کے لئے وہی چیز ہے جو وہ مانگے گا۔

۲۹۱۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ بْنِ حَمِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ مِثْلَ أُمِّ الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَهِيَ مَقْسُومَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ

قیمہ، عبدالعزیز بن محمد سے وہ علاء بن عبدالرحمن سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تو ابھی نماز پڑھ رہے تھے اور پھر اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ عبدالعزیز بن محمد کی حدیث اس سے زیادہ طویل اور مکمل ہے۔ نیز عبدالحمید بن جعفر کی حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی راوی علاء بن عبدالرحمن سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۹۱۹۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ ۱ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”ان فی ذلک“..... (الایۃ یعنی یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو خدا داد صلاحیتوں کی بناء پر) نشاندہی کرنے والے ہیں۔

۲۹۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الطَّيِّبِ نَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں بعض علماء اس حدیث کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ متوسمین کے معنی فراست والوں کے ہیں۔

۲۹۲۰۔ حضرت انس بن مالکؓ ”لنسا لنهم اجمعین عما كانوا يعملون“ (ترجمہ: یعنی ہم تمام لوگوں سے ان کے اعمال کے متعلق لازم سوال کریں گے) کی تفسیر میں آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد کلمہ توحید ”لا الہ الا اللہ“ ہے۔

۲۹۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ بِشْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ قَالَ عَنْ قَوْلٍ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف لیث بن ابی سلیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبداللہ بن ادريس بھی یہ حدیث لیث بن ابی سلیم سے وہ بشر سے اور وہ انس بن مالکؓ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع نہیں۔

۱ اس کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے ایسی فراست عطا کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کے احوال کرامت وغیرہ کی وجہ سے جان جاتے ہیں یا پھر اس فراست سے مراد تجربہ ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

سورۃ النحل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۹۲۱- حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنے کا اجر تہجد کی نماز پڑھنے کے ثواب کے برابر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت (کائنات کی) ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”یتفیؤ ظلّالہ عن الیمین و الشمال“..... (پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے ”کیا لوگوں نے اللہ کی ان پیدا کی ہوئی چیزوں کو نہیں دیکھا جن کے سامنے کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف اللہ کے لئے سجدہ کرتے ہوئے جھکے جاتے ہیں اور وہ نہایت عاجز ہیں۔“)

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف علی بن عاصم کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۲۲- حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد میں انصار کے چونسٹھ اور مہاجرین کے چھ آدمی شہید ہوئے۔ جن میں حمزہؓ بھی شامل ہیں۔ کفار نے ان کے ناک کان وغیرہ کاٹ دیئے تھے۔ انصار کہنے لگے کہ اگر پھر کسی دن ہماری ان سے ملدے پھیر ہوئی تو ہم اس سے دگنے آدمیوں کے ناک کان وغیرہ کاٹیں گے لیکن فتح مکہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”وان عاقبتہم فاعقبوا“..... (ترجمہ: اگر بدلہ لینے لگو تو اتنا ہی بدلہ لو جتنا تمہارے ساتھ برتاؤ کیا گیا ہے۔ اور اگر صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے حق میں بہت اچھی بات ہے) چنانچہ ایک شخص نے کہا کہ آج کے بعد قریش کا نام نہیں رہے گا۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے فرمایا: چار آدمیوں کے علاوہ کسی کو قتل نہ کرو۔

یہ حدیث ابی بن کعب کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۹۲۳- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج کے لئے لے جایا گیا۔ تو میری موتی سے ملاقات ہوئی۔

سورۃ النحل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۹۲۱- حدثنا عبد بن حمید نا علی بن عاصم عن یحییٰ البکار ثنی عبد اللہ بن عمر قال سمعتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ قَبْلِ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ صَلَوةِ السَّجَرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللَّهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَأَ يَتَفَيَّؤُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ ذَاخِرُونَ الْآيَةُ كُلُّهَا

۲۹۲۲- حدثنا ابوعمار الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن عيسى بن عبيد عن الربيع بن انس عن ابي العالية قال ثنی ابي بن کعب قال لما كان يوم أُحُدِ أُصِيبَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْبَعَةٌ وَسِتُّونَ رَجُلًا وَمِنَ الْمُهَاجِرِينَ سِتَّةٌ مِنْهُمْ حَمَزَةُ فَمَثَلُوا بِهِمْ فَقَالَ الْأَنْصَارُ لَئِنْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِثْلَ هَذَا لَنَرِيَنَّ عَلَيْهِمْ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ فَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوِفْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ فَقَالَ رَجُلٌ لَأَقْرِيَنَّ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوا عَنِ الْقَوْمِ إِلَّا أَرْبَعَةً

یہ حدیث ابی بن کعب کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۹۲۳- حدثنا محمود بن غیلان نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري قال اخبرني سعيد بن المسيب عن

راوی کہتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے ان کا حلیہ بیان کیا اور میرا خیال ہے کہ فرمایا: موسیٰ کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے گویا کہ وہ شہنشاہ قبیلے کے لوگوں میں سے ہیں۔ پھر فرمایا کہ عیسیٰ سے ملاقات ہوئی، اور آنحضرت ﷺ نے ان کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: وہ میانہ قد اور سرخ ہیں گویا کہ ابھی دیماس یعنی حمام سے نکلے ہیں۔ پھر میں نے ابراہیم کو دیکھا۔ میں ان کی اولاد سے بہت مشابہ ہوں۔ پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی۔ مجھ سے کہا گیا کہ ان دونوں میں سے جو چاہو لے لو۔ میں نے دودھ لیا اور پی لیا۔ چنانچہ مجھ سے کہا گیا کہ آپ کو فطرت کے راستے پر چلایا گیا یا فرمایا کہ فطرت کو پہنچے کیونکہ اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ (ﷺ) کی امت گمراہ ہو جاتی۔

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ أُسْرَى بِي لَقِيتُ مُوسَى قَالَ فَتَعْتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ قَالَ حَسْبُهُ قَالَ مُضْطَرِبُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رَجَالِ شَنْوَاءَ قَالَ وَلَقِيتُ عِيسَى قَالَ فَتَعْتَهُ قَالَ رُبْعَةُ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ وَأَفْقِيتُ بَيْنَائِينَ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أَيُّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هَذِهِ لِلْفِطْرَةِ أَوْ أَصَبَبَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۲۴۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ شب معراج میں آنحضرت ﷺ کے لئے براق لایا گیا جس کو لگام ڈالی ہوئی اور زین کسی ہوئی تھی۔ اس نے شوفی کی توجہ لیں نے فرمایا: کیا تو محمد (ﷺ) کے ساتھ ایسی شوفی کر رہا ہے آج تک تجھ پر اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ عزیز سوار نہیں ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اسے پسینہ آ گیا۔

۲۹۲۴۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدِ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِالْبَرَّاقِ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ مُلَحَمًا مُسَرَّجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ بِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هَذَا وَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنْهُ قَالَ فَارْقَضْ عَرَقًا

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبد الرزاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۲۵۔ حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (شب معراج) کو ہم جب بیت المقدس پہنچے تو جبرائیل نے انہیں اپنی انگلی سے اشارہ کر کے ایک پتھر میں سوراخ کیا اور پھر براق کو اس سے باندھا۔

۲۹۲۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ نَا ابُو تَمِيْلَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ جُنَادَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ جِبْرِيلُ بِأَصْبِعِهِ فَخَرَّقَ بِهِ الْحَجَرَ وَشَدَّ بِهِ الْبَرَّاقَ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۹۲۶۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قریش نے مجھے جھٹلایا تو میں ایک پتھر پر کھڑا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا۔ چنانچہ میں اسے دیکھتے ہوئے انہیں اس کی نشانیاں بتانے لگا۔

۲۹۲۶۔ حَدَّثَنَا قَتِيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَذَبْتَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحَجَرِ فَجَلَّتْ لِي بَيْتُ الْمُقَدَّسِ

فَطَفِقْتُ أَخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظَرُ إِلَيْهِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں مالک بن صعصعہؒ، ابوسعیدؓ، ابن عباسؓ، ابو ذرؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۹۲۷۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس في قوله تعالى وما جعلنا الرؤيا التي أريناك إلا فتنة للناس قال هي رؤيا عين أريها النبي صلى الله عليه وسلم ليلة أُسري به إلى بيت المقدس قال والشجرة الملعونة في القرآن قال هي شجرة الرقوم

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۲۷۔ حضرت ابن عباسؓ، ارشاد باری تعالیٰ ”وما جعلنا الرؤيا“..... الآية (ترجمہ: ہم نے آپ ﷺ کو جو خواب دکھایا وہ لوگوں کو پرکھنے کے لئے تھا) کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس خواب سے مراد شب معراج کے موقع پر آنحضرت ﷺ کا بیت المقدس تک جانا اور آنکھ سے دیکھنا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں مذکور ملعون درخت سے مراد زقوم کا درخت ہے۔

۲۹۲۸۔ حدثنا عبيد بن اسباط بن محمد القرشي الكوفي نا أبي عن الاعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله وقرآن الفجر إن قرآن الفجر كان مشهودًا تشهدًا مَلِكَةً اللَّيْلِ وَمَلِكَةً النَّهَارِ

۲۹۲۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ ”وقرآن الفجر“..... الآية (ترجمہ: اور صبح کی نماز بھی بے شک صبح کی نماز حاضر ہونے کا وقت ہے) کی تفسیر میں آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا اس پر رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علی بن مسہر اسے اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابو ہریرہؓ، اور ابوسعیدؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۹۲۹۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا عبيد الله بن موسى عن اسراييل عن السدي عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ قَالَ يُدْعَى اَحَدُهُمْ وَيُعْطَى كِتَابُهُ بِبَيْمِنِهِ وَيَمْدُ لَهُ فِي جِسْمِهِ سِتُونَ ذِرَاعًا وَيُبَيِّضُ وَجْهَهُ وَيُجْعَلُ عَلَى رَاسِهِ تَاجٌ مِّنْ لُّوْلُؤٍ يَتَلَأُ فَيَنْطَلِقُ اِلَى اَصْحَابِهِ فَيَزَوْنَهُ مِنْ بَعْدِ فَيَقُولُونَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا بِهَذَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ هَذَا حَتَّى يَأْتِيَهُمْ فَيَقُولَ لَهُمْ اَبَشِرُوا الْكُلَّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِّثْلُ هَذَا وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيَسْوَدُ وَجْهَهُ وَيَمْدُ لَهُ فِيْ جِسْمِهِ سِتُونَ ذِرَاعًا عَلَى صُوْرَةِ اَدَمَ وَيَلْبَسُ تَاجًا فَيَرَاهُ اَصْحَابُهُ فَيَقُولُونَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هَذَا اَللّٰهُمَّ

۲۹۲۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت ”یوم ندعوا کل اناس بامامهم“..... الآية (یعنی جس دن تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا) کی تفسیر میں فرمایا کہ ایک شخص کو بلا کر تمام اعمال اس سے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور اس کا بدن ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا پھر اس کا چہرہ روشن کر کے اس کے سر پر موتیوں کا ایک تاج پہنایا جائے گا جو چمک رہا ہوگا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف جائے گا تو وہ اسے دور ہی سے دیکھ کر کہیں گے کہ یا اللہ ہمیں بھی ایسی نعمتیں عطا فرما اور ہمارے لئے اس میں برکت دے۔ یہاں تک کہ وہ آئے گا اور ان سے کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص کے لئے ایسے انعام کی خوشخبری ہے۔ لیکن کافر کا منہ سیاہ ہوگا اور اس کا جسم ساٹھ گز تک بڑھا دیا جائے گا جیسے آدم کا تدو جسم تھا۔ پھر اسے بھی ایک تاج پہنایا جائے گا جسے اس کے دوست دیکھیں گے تو کہیں گے: ہم اس کے شر سے اللہ کی

لَا تَأْتَانِي بِهِذَا قَالَ فَيَأْتِيهِمْ فَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ أَخِّرْهُ فَيَقُولُ
أَبْعَدْكُمْ اللَّهُ فَإِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِّثْلَ هَذَا
پناہ مانگتے ہیں اے اللہ ہمیں یہ چیز نہ دینا۔ اور جب وہ ان کے پاس
جائے گا تو کہیں گے یا اللہ اسے ہم سے دور کر دے۔ وہ کہے گا۔ اللہ
تمہیں دور کرے تم میں سے ہر شخص کے لئے اسی کے مثل ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور سدی کا نام اسماعیل بن عبد الرحمن ہے۔

۲۹۳۰۔ حدثنا ابو كريب ناو كيع عن داود بن يزيد
الزعا فري عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم في قوله عسى أن يبعثك ربك
مقاما محمودا وسئل عنها قال هي الشفاعة
۲۹۳۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ”عسی
ان یبعثک ان ربک مقاماً محموداً“ (یعنی عنقریب آپ ﷺ کا
رب آپ کو مقام محمود پر فائز کرے گا) کی تفسیر پوچھی گئی تو فرمایا کہ اس
سے مراد شفاعت ہے۔

یہ حدیث حسن ہے اور داؤد زعفرانی: داؤد اودی ہیں یہ عبد اللہ بن ادریس کے چچا ہیں۔

۲۹۳۱۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن ابن ابی
نجیح عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن أبي معمر
عن ابن مسعود قال دخل رسول الله صلى الله عليه
وسلم مكة عام الفتح وحول الكعبة ثلاث مائة
وسئتون نصبا فجعل النبي صلى الله عليه وسلم
يطعنهما بمخصرة في يده وركبما قال بعود ويقول
جاء الحق وزهق الباطل إن الباطل كان زهوقا وما
يبدئ الباطل وما يعيد
۲۹۳۱۔ حضرت ابو مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ فتح مکہ
کے موقع پر مکہ داخل ہوئے تو کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ (بت) پتھر
نصب تھے چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی چٹری انہیں مارنا شروع کر دیا۔
کبھی راوی ایک لکڑی کا لفظ بیان کرتے ہیں۔ (آپ ﷺ انہیں
مارتے اور) کہتے کہ ”جاء الحق“..... آخر حدیث تک۔ (یعنی
حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا اور اسے بھاگنا ہی تھا۔ اب کبھی باطل
لوٹ کر نہیں آئے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۹۳۲۔ حدثنا احمد بن منيع نا جرير عن قابوس
بن ابی ظبيان عن أبيه عن ابن عباس قال كان النبي
صلى الله عليه وسلم بمكة ثم أمر بالهجرة فنزلت
عليه وقل رب ادخلني مدخل صدق واخرجني
مخرج صدق واجعل لي من لدنك سلطانا نصيرا
۲۹۳۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ مکہ میں تھے
پھر ہجرت کا حکم دیا گیا اور یہ آیت نازل ہوئی ”وقل رب ادخلنی
..... الآیہ“ (یعنی اور آپ یوں دعا کیجئے کہ اے اللہ مجھے بخوبی لے
جائیے اور بخوبی پہنچائیے اور اپنے پاس سے ایسا غلبہ عطا کیجئے جس کے
ساتھ نصرت ہو۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۳۳۔ حدثنا قتيبة نا يحيى بن زكريا بن ابی
زائدة عن داود بن ابی هند عن عكرمة عن ابن
عباس قال قالت قريش ليهود اعطونا شيئا نسأل
عنه هذا الرجل فقال سلوه عن الروح فسألوه عن
۲۹۳۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قریش نے یہود سے فرمائش
کی کہ ہمیں کوئی ایسی چیز بتاؤ کہ ہم اس کے متعلق آنحضرت ﷺ سے
پوچھیں انہوں نے کہا کہ ان سے روح کے متعلق پوچھیں۔ چنانچہ جب
انہوں نے پوچھا تو یہ آیات نازل ہوئیں ”ويستلونك عن

الرُّوحُ فَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ
الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا
قَالُوا أَوْتَيْنَا عِلْمًا كَبِيرًا أَوْتَيْنَا التَّوْرَةَ وَمَنْ أَوْتِيَ التَّوْرَةَ
فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا فَأَنْزَلْتُ قُلُ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ
مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ

الروح“.....الآیہ (یعنی یہ لوگ آپ ﷺ سے روح کے متعلق پوچھتے
ہیں تو کہہ دیجئے کہ روح اللہ کے کم سے ہے۔ اور اس کے متعلق تمہیں
صرف تھوڑا سا علم دیا گیا ہے) وہ کہنے لگے ہمیں تو بہت علم دیا گیا ہے
ہمیں تو توراۃ دی گئی ہے اور جسے توریت ملی اسے بہت کچھ دیا گیا۔ اس پر
یہ آیت نازل ہوئی ”قل لو کان البحر مداداً لکلمات ربی لنفد
البحر قبل ان تنفذ کلمات ربی ولوجننا بمثلہ مدداً“
(یعنی آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ اگر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لئے
سمندر روشنائی بن جائے تو میرے رب کی باتیں ختم ہونے سے پہلے
سمندر ختم ہو جائے اگرچہ اس سمندر کی طرح اور سمندر بھی اس کی بدد
کے لئے آئیں۔“

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹۳۴۔ حدثنا علی بن خشرم نا عیسیٰ بن یونس
عن الاعمش عن ابراهیم عن عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ كُنْتُ أُمْسِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
حَرْبِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ
مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ سَأَلْتُمُوهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
لَا تَسْأَلُوهُ فَإِنَّهُ يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَالُوا
يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَعَرَفْتُ
أَنَّهُ يُوَلِّحُ إِلَيْهِ حَتَّى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ الرُّوحُ مِنْ
أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۳۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت
کے دن لوگ تین اصناف میں منقسم ہو کر جمع ہوں گے۔ پیدل، سوار اور
چہروں پر گھسٹتے ہوئے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! چہروں پر کیسے چلیں گے؟
فرمایا: جس نے انہیں پیروں پر چلایا وہ انہیں سروں پر چلائے پر بھی
قادر ہے۔ جان لو کہ وہ اپنے منہ سے ہی ہر بلندی اور کانٹے سے بچ کر
چلیں گے۔

۲۹۳۵۔ حدثنا عبد بن حمید نا الحسن بن موسیٰ
وسلیمان بن حرب قال نا حماد بن سلمة عن علی
بن زید عن أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ صِنْفًا مُبْشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا
وَصِنْفًا عَلَى وُجُوهِهِمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ

يَمْشُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ قَالَ إِنْ الَّذِي أَمْسَاهُمْ عَلَىٰ
أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يَمْشِيَهُمْ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ أَمَا
إِنَّهُمْ يَتَّقُونَ بَوُجُوهِهِمْ كُلَّ حَذَبٍ وَشَوْكَةٍ

یہ حدیث حسن ہے اسے ابن طاووس اپنے والد سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۹۳۶۔ حدثنا احمد بن منيع نا يزيد بن هارون
ناهبز بن حكيم عن أبيه عن جده قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم انكم محشورون رجالا
وركباناً وتجرؤون على وجوهكم

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۳۷۔ حدثنا محمود بن غيلان نا يزيد بن هارون
وابوداود وابوالوليد اللفظ لفظ يزيد والمعنى
واحد عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن
سلمة عن صفوان بن عسال المرادي أن يهوديين
قال أحدهما لصاحبه اذهب بنا إلى هذا النبي
نسأله قال لا تقل له نبي فإنه إن يسمعها تقول نبي
كانت له أربعة أعين فاتيا النبي فسألاه عن قول الله
تعالى ولقد أتينا موسى تسع آيات بينات فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تشركوا بالله
شيئا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التي حرم الله إلا
بالحق ولا تسرقوا ولا تسحرُوا ولا تمشوا بيريء
إلى سلطان فيقتله ولا تأكلوا الربا ولا تقذفوا
محصنة ولا تفزوا من الزحف شك شعبة وعليكم
اليهود خاصة ألا تعتذروا في السب فقبلا يديه
ورجليه قالوا نشهد أنك نبي قال فما يمنعكم أن
تسلموا قال إن داود دعا الله أن لا يزال في ذريته نبي
وإننا نخاف أن أسلمنا أن تقتلنا اليهود

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۳۸۔ حدثنا عبد بن حميد نا سليمان بن داود

۲۹۳۸۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ”ولا تجهر بصلاحتك“

۲۹۳۶۔ حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل
کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم لوگ
پیدل، سوار اور چروں کے بل گھسٹتے ہوئے اکٹھے کئے جاؤ گے۔

۲۹۳۷۔ حضرت صفوان بن عسال مرادی فرماتے ہیں کہ دو یہودیوں
میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ چلو اس نبی کے پاس چلتے ہیں اور
کچھ پوچھتے ہیں۔ دوسرا کہنے لگا انہیں نبی مت کہو اگر انہوں نے من لیا تو
خوشی سے ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ پھر وہ دونوں آئے اور
آنحضرت ﷺ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی ”ولقد اتينا موسى
تسع آيات“..... الآية۔ (ہم نے موسیٰ کو نو نشانیاں عطا کیں) آپ
ﷺ نے فرمایا وہ یہ ہیں۔ ۱۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت
ٹھہراؤ۔ ۲۔ زنا نہ کرو۔ ۳۔ چوری مت کرو۔ ۴۔ جادو مت کرو۔ ۵۔ کسی
بری شخص کو مہم کر کے سلطان کے پاس نہ لے جاؤ کہ وہ اسے قتل
کرے۔ ۶۔ سود خوری نہ کرو۔ ۷۔ کسی پاکباز عورت پر زنا کی تہمت نہ
لگاؤ۔ ۸۔ دشمنوں سے مقابلے کے وقت راہ فرار اختیار نہ کرو اور شعبہ کو
شک ہے کہ نوبی بات یہ تھی کہ یہودیوں کے لئے خاص حکم یہ ہے کہ ہفتے
کے دن زیادتی نہ کریں۔ چنانچہ وہ دونوں آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پیر
جو منے لگے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نبی ہیں
آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم پھر مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے؟ کہنے لگے کہ
داؤد نے دعا کی تھی کہ نبی ہمیشہ ان کی اولاد میں سے ہو۔ ہمیں ڈیہے کہ
اگر ہم ایمان لے آئیں تو یہودی ہمیں قتل نہ کر دیں۔

عن شعبة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر ولم يذكر
عن ابن عباس وهشيم عن ابی بشر عن سعید بن
جبیر عن ابن عباس وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا
تُخَافُ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ سَبَّ
الْمُشْرِكُونَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا
تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ فَيَسُبُّ الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ
بِهِ وَلَا تُخَافُ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ بَأَنْ تَسْمَعَهُمْ
حَتَّى يَأْخُذُوا عَنْكَ الْقُرْآنَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۳۹۔ حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا ابو بشر
عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فی قوله وَلَا تَجْهَرُ
بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا قَالَ
نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ
بِمَكَّةَ وَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ
فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا شَتَمُوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ
بِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ أَيْ
بِقُرْآنِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّ الْقُرْآنَ وَلَا
تُخَافُ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۴۰۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفین عن مسعر عن
عاصم بن ابی النجود عن زبیر بن حبیش قَالَ قُلْتُ
لِحَدِثَةِ بَنِي الْيَمَانِ أَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ لَا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَنْتَ
تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَصْلَحَ بِمِ تَقُولُ ذَلِكَ قُلْتُ بِالْقُرْآنِ بَيْنِي
وَبَيْنَكَ الْقُرْآنُ فَقَالَ حَدِيثُهُ مِنْ اِحْتَجَّ بِالْقُرْآنِ فَقَدْ
أَفْلَحَ قَالَ سُفْيَانُ يَقُولُ قَدْ اِحْتَجَّ وَرُبَّمَا قَالَ قَدْ أَفْلَحَ
فَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ

.....الآية (یعنی نماز میں قرآن بلند آواز سے پڑھے اور نہ ہی پست
آواز سے) مکہ میں نازل ہوئی۔ آپ ﷺ اگر بلند آواز سے قرآن
پڑھتے تو مشرکین قرآن کو اس کے نازل کرنے والے اور اسے لانے
والے کو گالیاں دینے لگتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ
نہ قرآن اتنی بلند آواز سے پڑھیں کہ مشرکین قرآن اس کے نازل
کرنے والے اور منزل علیہ کو گالیاں دینے لگیں اور نہ اتنا آہستہ
پڑھیں کہ صحابہ سن نہ سکیں۔ یعنی اتنی آواز پر پڑھے کہ آپ ﷺ سے
قرآن سیکھ سکیں۔

۲۹۳۹۔ حضرت ابن عباسؓ "ولا تجهر بصلاتك" الآية کی
تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جب آنحضرت ﷺ
مکہ میں چھپ چھپا کر دعوت دیتے تھے اور صحابہؓ کے ساتھ نماز پڑھتے تو
قرآن بلند آواز سے پڑھتے چنانچہ مشرکین جب قرآن سنتے تو اسے
اور اس کے لانے والے کو گالیاں دینے لگتے لہذا اللہ تعالیٰ نے اپنے
نبی (ﷺ) کو حکم دیا کہ اتنی بلند آواز سے مت پڑھے کہ مشرکین سنیں اور
اسے گالیاں دیں اور اتنی آہستہ بھی نہ پڑھے کہ صحابہ سن نہ سکیں بلکہ ان
دونوں کے درمیان کا راستہ اختیار کیجئے۔ (یعنی درمیانی آواز سے
پڑھے۔)

۲۹۴۰۔ حضرت زبیر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے حدیفہ بن یمانؓ سے
پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی؟ فرمایا:
نہیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا: گنجے تم ہاں کہتے ہو تو تمہاری کیا
دلیل ہے؟ میں نے کہا: قرآن، اور میرے اور تمہارے درمیان قرآن
ہے۔ حدیفہؓ نے فرمایا: جس نے قرآن سے دلیل لی وہ کامیاب
ہو گیا۔ سفیان کہتے ہیں کہ کبھی راوی یہ بھی کہتے تھے کہ جس نے دلیل
قرآن سے لی واقعی اس نے دلیل پیش کی۔ پھر حدیفہؓ نے یہ آیت
پڑھی: "سبحان الذي أسرى" الآية (یعنی پاک ہے وہ ذات

جس نے اپنے بندے کو رات ہی رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی) اور پوچھا کہ کیا اس میں کہیں ہے کہ آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ کہنے لگے نہیں۔ فرمایا: اگر آپ ﷺ نے بیت المقدس میں نماز پڑھی ہوتی تو تم لوگوں پر بھی بیت المقدس میں نماز پڑھنا واجب ہو جاتا۔ ❶ جیسے کہ مسجد حرام میں پڑھنا واجب ہے۔ حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک لمبی پیٹھ والا جانور لایا گیا اس کا قدم وہاں پڑتا جہاں اس کی نظر ہوتی اور پھر وہ دونوں جنت، دوزخ اور آخرت کے متعلق ہونے والے وعدوں کی چیزیں دیکھنے تک اس کی پیٹھ سے نہیں اترے پھر واپس ہوئے۔ لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسے بیت المقدس میں باندھ دیا تھا۔ حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی کیا وہ بھاگ جاتا؟ جب کہ اسے عالم الغیب والشہادہ نے آنحضرت ﷺ کے لئے مسخر کر دیا تھا۔

الْحَرَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى قَالَ أَفْتَرَاهُ صَلَّى فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ لَوْ صَلَّى فِيهِ لَكُنَيْتَ عَلَيْكُمُ الصَّلَاةَ فِيهِ كَمَا كُنَيْتَ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ حَذِيفَةُ قَدْ أُوتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ طَوِيلَةٍ الظَّهْرِ مَمْدُودَةٍ هَكَذَا خَطْوُهُ مَدَّ بَصَرَهُ فَمَا زَايَلَا ظَهَرَ الْبَرَاقِ حَتَّى رَأَى الْحَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعَدَ الْأَجْرَةَ أَجْمَعَ ثُمَّ رَجَعَ عَوْدَهُمَا عَلَى بَذْنِهِمَا قَالَ وَيَتَحَدَّثُونَ أَنَّهُ رَبَطَهُ لَمَّا لَيْفَ مِنْهُ وَإِنَّمَا سَخَّرَهُ لَهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۴۱۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے پاس حمد کا جھنڈا ہوگا۔ میں ان (انعامات پر) فخر نہیں کرتا۔ پھر اس دن کوئی نبی نہیں ہوگا اور آدم سمیت تمام انبیاء میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔ میرے ہی لئے (بعثت کے وقت) سب سے پہلے زمین شق ہوگی۔ پھر فرمایا: لوگ تین مرتبہ سخت گھبراہٹ میں مبتلا ہوں گے۔ چنانچہ آدم کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ ہمارے باپ ہیں۔ اپنے رب سے ہماری سفارش کیجئے۔ وہ کہیں گے میں نے ایک گناہ کیا تھا جس کی وجہ سے مجھے جنت سے نکال کر زمین پر اتار دیا گیا (میں سفارش نہیں کر سکتا) نوحؑ کے پاس جاؤ وہ ان کے پاس جا کر یہی عرض کریں گے وہ جواب دیں گے میں نے اہل زمین کے لئے بددعا کی تھی جس سے انہیں ہلاک کر دیا گیا تم لوگ ابراہیمؑ کے پاس جاؤ وہ حضرت

۲۹۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سَفِيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ عَنْ أَبِي نُضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِالْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبَيْدَى لِيَوَاءَ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحَتَّ لِيَوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ قَالَ فَيَفْرَعُ النَّاسُ ثَلَاثَةَ فِرْعَانٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا أَهْبَطْتُ مِنْهُ إِلَى الْأَرْضِ وَلَكِنْ إِنِّي نُوْحًا فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ إِنِّي دَعَوْتُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ دَعْوَةً فَأَهْلِكُوا وَلَكِنْ أَذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ إِنِّي كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ ثُمَّ

❶ حضرت حذیفہؓ نے آنحضرت ﷺ کے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کا انکار کیا ہے۔ لیکن بہت سی احادیث اس کے اثبات پر دلالت کرتی ہیں۔ لہذا ان احادیث کو حضرت حذیفہؓ کی حدیث پر ترجیح دی جائے گی کیونکہ یہ احادیث مثبت ہیں اور حضرت حذیفہؓ کی حدیث ثانی ہے۔ باقی رہ گیا قول کہ اگر حضرت محمد ﷺ وہاں نماز پڑھتے تو وہاں نماز پڑھنا واجب ہو جاتی۔ اگر اس سے نماز پڑھنا فرض ہو جانا مراد ہے تو یہ صحیح نہیں اور اگر فضیلت مراد ہے تو وہ شروع بھی ہے اور احادیث میں اس کی فضیلت صراحت کے ساتھ آئی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْهَا كَذِبَةٌ إِلَّا مَاحِلٌ بِهَا عَنْ دِينِ اللَّهِ وَلَكِنْ إِيْتُوا مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَلَكِنْ إِيْتُوا عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ إِيْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَسٌ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاخْذُ بِحَلَقَةِ بَابِ الْحَنَةِ فَاقْعُقْهَا فَيَقَالَ مَنْ هَذَا فَيَقَالَ مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُونَ لِي وَيَرْجَبُونَ بِي فَيَقُولُونَ مَرْحَبًا فَاخْرُجْ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِي اللَّهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيَقَالَ لِي ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلِّ تَعَطُّ وَاشْفَعْ تَشْفَعُ وَقُلْ يُسْمِعُ لِقَوْلِكَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قَالَ سُفْيَانٌ لَيْسَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا هَذِهِ الْكَلِمَةُ اخْذُ بِحَلَقَةِ بَابِ الْحَنَةِ فَاقْعُقْهَا

ابراہیم کے پاس جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں نے تین جھوٹ بولے تھے..... (میں سفارش نہیں کر سکتا) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے کوئی ایسا جھوٹ نہیں بولا ان کا مقصد صرف دین کی تائید تھا۔ حضرت ابراہیم لوگوں کو موسیٰ کے پاس بھیج دیں گے وہ کہیں گے کہ میں نے ایک شخص کو قتل کیا تھا جاؤ عیسیٰ کے پاس جاؤ۔ وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ کہیں گے کہ اللہ کے سوا میری عبادت کی گئی لہذا تم لوگ محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ۔ پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں ان کے ساتھ جاؤں گا۔ ابن جدعان، حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کا دروازہ پکڑ کر کھڑا ہوں گا اور اسے کھٹکھاؤں گا۔ پوچھا جائے گا: کون ہے؟ کہا جائے گا کہ محمد (ﷺ) ہیں پھر وہ میرے لئے دروازہ کھولیں گے اور مجھے خوش آمدید کہیں گے۔ پھر میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ مجھے اپنی حمد و ثنایاں کرنے کے لئے الفاظ سکھائیں گے۔ پھر مجھے کہا جائے گا کہ سر اٹھاؤ اور مانگو جو مانگو گے دیا جائے گا، شفاعت کرو گے تو قبول کی جائے گی اور اگر کچھ کہو گے تو سنا جائے گا۔ اور یہی مقام محمود ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ“..... (الایۃ یعنی عنقریب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود پر فائز کریں گے) حضرت سفیان کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ کی حدیث میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ میں جنت کا دروازہ پکڑ کر کھڑا ہوں گا اور اسے کھٹکھاؤں گا۔

یہ حدیث حسن ہے بعض راوی اسے ابو نضرہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے مکمل روایت کرتے ہیں۔

سورۃ کہف ۱۵۵۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۹۴۲۔ حضرت سعید بن جبیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے عرض کیا کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ بنو اسرائیل والے موسیٰ وہ نہیں جن کا حضرت کے ساتھ بھی ایک قصہ ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کا دشمن جھوٹ بولتا ہے۔ میں نے ابی بن کعبؓ کو آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ موسیٰ بنو اسرائیل کو خطاب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے

سُورَةُ الْكَهْفِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۹۴۲۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن عمرو بن دينار عن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبُ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ بِمُوسَى صَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ سَمِعْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

تو ان سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ علم کس کے پاس ہے؟ فرمایا: میرے پاس! تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا کہ کیوں علم کو اللہ کی طرف منسوب نہیں کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ بحرین جہاں دو دریا ملتے ہیں وہاں میرے بندوں میں سے ایک بندہ ایسا ہے جس کے پاس آپ سے زیادہ علم ہے۔ موسیٰ نے عرض کیا: اے رب میں کس طرح اس کے پاس پہنچوں گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زنبیل میں ایک مچھلی رکھ کر چل دو جہاں وہ کھوجاے گی وہیں وہ شخص آپ کو ملے گا۔ پھر موسیٰ نے اپنے ساتھ اپنے خادم یوشع بن نون کو لیا اور زنبیل میں مچھلی رکھ کر چل دیئے۔ یہاں تک ایک ٹیلے کے پاس پہنچے تو موسیٰ اور ان کے خادم دونوں لیٹ گئے اور سو گئے۔ مچھلی زنبیل میں ہی کودنے لگی یہاں تک کہ نکل کر دریا میں گر گئی۔ اللہ تعالیٰ نے پانی کا بہاؤ وہیں روک دیا اور وہاں طاق سا بن گیا اور اس کا راستہ ویسا ہی بنارہا۔ جب کہ موسیٰ اور ان کے ساتھی کے لئے یہ چیز تعجب خیز ہو گئی اور پھر دونوں اٹھ کر باقی دن ورات چلتے رہے موسیٰ کے ساتھی بھول گئے کہ انہیں مچھلی کے متعلق بتائیں۔ صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے ساتھی سے کھانا طلب کیا اور فرمایا کہ اس سفر میں ہمیں بہت تھکن ہوئی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ موسیٰ اسی وقت تھکے جب اس جگہ سے تجاوز کیا جس کے متعلق حکم دیا گیا تھا۔ ان کے ساتھی نے کہا: دیکھئے جب ہم ٹیلے پر پھرے تھے تو میں مچھلی بھول گیا تھا اور یقیناً یہ شیطان ہی کا کام ہے کہ مجھے بھلا دیا کہ میں آپ سے اس کا تذکرہ کروں کہ اس نے عجیب طریقے سے دریا کا راستہ اختیار کیا۔ موسیٰ فرمانے لگے وہی جگہ تو ہم تلاش کر رہے تھے چنانچہ وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانیوں پر واپس لوٹے۔ سفیان کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے کہ اسی ٹیلے کے پاس آب حیات کا چشمہ ہے اگر کسی مردہ کو اس کا پانی پینے تو زندہ ہو جائے۔ پھر کہتے ہیں کہ اس میں مچھلی کا کچھ حصہ وہ کھا چکے تھے جب اس پر پانی کے قطرے گرے تو وہ زندہ ہو گئی وہ دونوں اپنے قدموں کے نشان تلاش کرتے کرتے اسی ٹیلے کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر دیکھا کہ ایک شخص اپنا چہرہ کپڑے سے چھپائے ہوئے ہے موسیٰ نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے کہا کہ تمہاری اس سر زمین پر سلام کہاں ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں موسیٰ ہوں۔ کہنے لگے: بنو اسرائیل

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَامَ مُوسَى حَظِيْبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ فَغَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْلَمَ يَرُدُّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى أَيُّ رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ فَقَالَ لَهُ الْحَمْلُ حَوْتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحَوْتَ فَهُوَ ثُمَّ فَاَنْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوْشَعُ بْنُ نُونٍ فَجَعَلَ مُوسَى حَوْتًا فِي مِكْتَلٍ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يُمَشِيَانِ حَتَّى إِذَا آتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَّقَ مُوسَى وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحَوْتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَاْمَسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جَرِيَةَ الْمَاءِ حَتَّى كَانَ مِثْلُ الطَّاقِ وَكَانَ لِلْحَوْتَ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَبَّيْتَهُمَا وَنَسِيَ صَاحِبَ مُوسَى أَنْ يُخْبِرَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ إِنَّا عَدَاءُ نَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ يُقَصِّانَ أَثَارَهُمَا قَالَ سُفْيَانُ يَزْعُمُ نَاسٌ أَنَّ تِلْكَ الصَّخْرَةَ عِنْدَهَا عَيْنُ الْحَيَوَةِ لَا يُصِيبُ مَاءٌ هَا مِيتًا إِلَّا عَاشَ قَالَ وَكَانَ الْحَوْتُ قَدْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَمَّا قَطِرَ عَلَيْهِ الْمَاءُ عَاشَ قَالَ فَقَصَّآ أَثَارَهُمَا حَتَّى آتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَأَى رَجُلًا مُسَجًى عَلَيْهِ بَثُوبٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ أَنَّى بَارِضِكَ السَّلَامَ فَقَالَ أَنَا مُوسَى فَقَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا مُوسَى إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلِمَكَ اللَّهُ لَأَعْلَمَهُ وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلِمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ فَقَالَ مُوسَى هَلْ أَتَيْتُكَ عَلَى أَنَّ

تُعْلَمَنَّ مِمَّا عَلِمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ لَهُ الْحَضْرُ فَإِنْ أَتْبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْحَضْرُ وَمُوسَى يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمَاهُمَا أَنْ يَحْمِلُوَهَا فَعَرَفُوَا الْحَضْرَ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمِدَ الْحَضْرُ إِلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَا حِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا أَمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَ مِنَ السَّفِينَةِ فَيَيْنَمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ وَإِذَا غَلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ فَآخَذَ الْحَضْرُ بِرَأْسِهِ فَأَقْتَلَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَا أَهْلَ قَرْيَةٍ دَاسِطَعَمَا أَهْلُهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّقُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ يَقُولُ سَائِلُ فَقَالَ الْحَضْرُ بِيَدِهِ هَكَذَا فَأَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يَضَيِّقُونَا وَلَمْ يُطْعَمُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِمْ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ سَبَّانِيكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِيعَ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوَدِدْنَا أَنَّهُ كَانَ صَبْرًا حَتَّى يَقْضَى عَلَيْنَا مِنْ أَخْبَارِهِمَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأُولَى كَانَتْ مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ

کے موسیٰ؟ جواب دیا: ہاں۔ پھر فرمایا: اے موسیٰ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم میں سے کچھ آپ کو سکھایا ہے جو میرے پاس نہیں ہے اسی طرح مجھے بھی کچھ علم سکھایا ہے جسے آپ نہیں جانتے۔ موسیٰ نے کہا کیا میں آپ کے ساتھ چل سکتا ہوں تاکہ مجھے بھی آپ اپنے علم مفید میں سے کچھ سکھائیں وہ کہنے لگے کہ آپ سے میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں ہو سکے گا اور پھر آپ ایسی چیز پر کس طرح صبر کریں گے جو آپ کے احاطہ واقفیت سے باہر ہے۔ موسیٰ کہنے لگے کہ آپ انشاء اللہ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کی کسی بات کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضر ان سے کہنے لگے کہ اگر آپ میرے ساتھ رہنا ہی چاہتے ہیں تو مجھ سے اس وقت تک کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کیجئے گا جب تک میں خود آپ کو نہ بتا دوں۔ موسیٰ نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر موسیٰ اور حضر ساحل پر چل رہے تھے کہ ایک کشتی ان کے پاس سے گزری۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی سوار کر لو انہوں نے حضر کو پہچان لیا اور بغیر کرائے کے دونوں کو بٹھالیا۔ حضر نے اس کشتی کا ایک تختہ اکھیڑ دیا موسیٰ کہنے لگے ان لوگوں نے ہمیں بغیر کرائے کے سوار کیا اور تم نے ان کی کشتی خراب کر دی اور اس میں سوراخ کر دیا تاکہ لوگ غرق ہو جائیں۔ آپ نے بڑی بھاری بات کی۔ وہ کہنے لگے کہ میں نے آپ سے کہا نہیں تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے۔ موسیٰ کہنے لگے آپ میری بھول چوک پر میری گرفت نہ کیجئے اور اس معاملے میں مجھ پر زیادہ تنگی نہ ڈالئے۔ پھر وہ کشتی سے اترے ابھی ساحل پر چل رہے تھے کہ ایک بچہ بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضر نے اس کا سر پکڑا اور اسے ہاتھ سے جھکادے کر لڑکے کو قتل کر دیا۔ کہنے موسیٰ آپ نے ایک بے گناہ جان کو قتل کر دیا آپ نے بڑی بے جا حرکت کی وہ کہنے لگے کہ میں نے کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکتے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بات پہلی سے زیادہ تعجب خیز تھی۔ موسیٰ کہنے لگے کہ اگر اس کے بعد بھی میں آپ سے کسی چیز کے متعلق سوال کروں تو آپ مجھے ساتھ نہ لھئے گا۔ آپ میری طرف سے عذر کو پہنچ چکے ہیں پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ ایک بستی کے پاس سے گزرے اور ان سے کھانے کے لئے کچھ مانگا تو انہوں نے ان کی مہمانی کرنے سے انکار کر دیا۔ اتنے میں وہاں انہیں ایک دیوار مل گئی جو گرنے ہی والی

عَصْفُورٌ حَتَّى وَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ ثُمَّ نَفَرَ فِي
الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ
عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هَذَا الْعَصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ
قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ يَفْرَأُ
وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضِبًا
وَكَانَ يَفْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا

تھی۔ خضرؑ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ سیدھی ہو گئی۔ موسیٰ کہنے لگے
ہم ان لوگوں کے پاس آئے تو انہوں نے ہماری ضیافت تک نہیں کی
اور ہمیں کھانا کھلانے سے بھی انکار کر دیا اگر آپ چاہتے تو اس کام کی
اجرت لے سکتے تھے۔ وہ کہنے لگے یہ وقت ہماری اور آپ کی جدائی کا
ہے۔ میں آپ کو ان چیزوں کی حقیقت بتا دیتا ہوں جن پر آپ صبر نہیں
کر سکتے۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہماری چاہت تھی کہ موسیٰ، اللہ
ان پر رحمت کرے کچھ دیر اور صبر کرتے تاکہ ہمیں ان کی عجیب و غریب
خبریں سننے کو ملتیں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ موسیٰ نے پہلا سوال
تو بھول کر کیا تھا۔ اور پھر ایک چڑیا آئی جس نے کشتی کے کنارے بیٹھ
کر دریا میں اپنی چونچ ڈبوئی۔ پھر خضرؑ نے موسیٰ سے فرمایا: میرے اور
آپ کے علم نے اللہ کے علم میں سے صرف اسی قدر کم کیا جتنا اس چڑیا نے
دریا سے۔ سعید بن جبیرؓ کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ یہ آیت اس قرأت میں
پڑھتے تھے ”وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ
غَضَبًا“ اور یہ آیت اس طرح پڑھتے۔ ”وَامَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا“

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے ابوالفتح ہمدانی، سعید بن جبیرؓ سے وہ ابن عباسؓ سے وہ ابی بن کعبؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل
کرتے ہیں۔ زہری بھی عبید اللہؓ سے وہ ابن عباسؓ سے وہ ابی بن کعبؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ابو مزاحم سمرقندی کہتے
ہیں کہ میں نے علی بن مدینی کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک حج صرف اس نیت سے کیا کہ سفیانؓ سے یہ حدیث سنوں وہ اس حدیث میں
ایک چیز بیان کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے عمرو بن دینار سے حدیث نقل کی جبکہ اس سے پہلے جب میں نے ان سے یہ حدیث سنی تو
انہوں نے اس چیز کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔

۲۹۴۳۔ حضرت ابی بن کعبؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ
جس لڑکے کو خضرؑ نے قتل کیا تھا وہ کافر پیدا ہوا تھا۔

۲۹۴۳۔ حدثنا ابو حفص عمرو بن علی نا ابوقتیبة
سلم بن قتیبہ نا عبد الجبار بن عباس عن ابی
اسحاق عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن ابی
بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الغلام
الذی قتلہ الخضر طبع یوم طبع کافرا
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹۴۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خضرؑ کا
نام اس لئے رکھا گیا کہ وہ ایک جگہ بخیر زمین پر بیٹھے تو ان کے نیچے سے
ہری بھری ہو گئی۔

۲۹۴۴۔ حدثنا یحییٰ بن موسیٰ نا عبد الرزاق نا
معمر عن ہمام بن منبہ عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما سمی الخضر

لَآئِهٖ جَلَسَ عَلَى فُرُوَّةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضِرًا
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹۴۵۔ حدثنا محمد بن بشار وغير واحد المعنى
واحد واللفظ لمحمد بن بشار قالوا نا هشام بن
عبد الملك نا ابو عوانة عن قتادة عن ابي رافع عن
حديث ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
في السد قال يخفرونه كل يوم حتى اذا كادوا
يخرفونه قال الذي عليهم ارجعوا فستخرفونه
غدا قال فيعيده الله كاشد ما كان حتى اذا بلغ
مדתهم واراد الله ان يبعثهم على الناس قال الذي
عليهم ارجعوا فستخرفونه غدا انشاء الله واستثنى
قال فيرجعون فيجدونه كهينة حين تركوه
فيخرفونه ويخرجون على الناس فيستقون المياه
ويقر الناس منهم فيرمون بسهامهم الى السماء
فترجع مخضبة بالدماء فيقولون قهرنا من في
الارض وعلونا من في السماء فسوة وعلوا فيبعث
الله عليهم نقفا في اققاهم فيهلكون قال فوالذي
نفس محمد بيده ان دواب الارض تسمن وتبطر
وتشكر شكرا من لحومهم

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے اس طرح صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۹۴۶۔ حدثنا محمد بن بشار وغير واحد قالوا نا
محمد بن بكر البرساني عن عبد الحميد بن جعفر
قال اخبرني ابي عن ابن مينا عن ابي سعيد بن ابي
فضالة الانصاري وكان من الصحابة قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا جمع الله
الناس ليوم القيامة ليوم لا ريب فيه نادى مناد من

۱ یا جوج ماجوج کی تفصیل ابواب صفۃ القیامۃ میں گزر چکی ہے۔ (مترجم)

۲۹۴۵۔ حضرت ابورافع، حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول
اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ یا جوج ماجوج ۱ اس دیوار کو روزانہ کھودتے
ہیں جب وہ اس میں سوراخ کرنے ہی والے ہوتے ہیں تو ان کا بڑا
کہتا ہے کہ چلو باقی کل کھود لیتا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے پہلے بھی زیادہ
مضبوط کر دیتے ہیں یہاں تک کہ ان کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ
چاہیں گے کہ انہیں لوگوں پر مسلط کریں تو ان کا حاکم کہے گا کہ چلو باقی
کل کھود لیتا اور ساتھ انشاء اللہ بھی کہے گا۔ اس طرح جب وہ دوسرے
دن آئیں گے تو اسے اسی طرح پائیں گے جس طرح انہوں نے
چھوڑی تھی اور پھر اس میں سوراخ کر کے لوگوں پر نکل آئیں گے پانی
پی کر ختم کر دیں گے اور لوگ ان سے بھاگیں گے۔ پھر وہ آسمان کی
طرف تیر چلائیں گے جو خون میں لت پت ان کے پاس واپس آئے گا
اور وہ کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو بھی دبا لیا اور آسمان والے پر
بھی چڑھائی کر دی۔ ان کا یہ قول ان کے دل کی سختی اور غرور کی وجہ سے
ہوگا پھر اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دیں گے جس سے
وہ سب مرجائیں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے
قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ زمین کے جانور ان کا گوشت کھا کھا
کرموٹے ہو جائیں گے اور منکلتے پھریں گے نیز ان کا گوشت کھانے پر
اللہ تعالیٰ کا خوب شکر ادا کریں گے۔

۲۹۴۶۔ حضرت ابوسعید بن ابی فضالہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کریں گے اور
جس دن کے بارے میں کوئی شک نہیں کہ وہ آئے گا تو ایک اعلان
کرنے والا اعلان کرے گا کہ جس نے کوئی عمل اللہ کے لئے کیا اور اس
میں کسی کو اللہ کے ساتھ شریک کیا وہ اپنا ثواب اسی غیر اللہ ہی سے
لے (جسے اس نے شریک کیا تھا) کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے اور شرکاء کی

كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلِ عَمَلِهِ، لِلَّهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ،
مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءَ عَنِ الشَّرِكِ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف محمد بن بکر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۴۷۔ حدثنا جعفر بن محمد بن فضیل
الجزری وغیر واحد قالوا نا صفوان بن صالح نا
الولید بن مسلم عن یزید بن یوسف الصنعانی عن
مَكْحُولٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ
لَهُمَا قَالَ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ

حسن بن علی خلال بھی صفوان بن صالح سے وہ ولید بن مسلم سے وہ یزید بن یوسف صنعانی سے وہ یزید بن یزید بن جابر سے اور وہ مکحول سے اسی سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۵۶۰۔ سورہ مریم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۹۴۸۔ حدثنا ابو سعید الاشج وابو موسیٰ محمد
بن المثنی قالنا ابن ادریس عن ابیه عن سماک بن
حرب عن علقمه بن وائل عن الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ
بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نَجْرَانَ
فَقَالُوا لِي أَلَسْتُمْ تَقْرَأُونَ يَا أَخْتَ هَرُونَ وَقَدْ كَانَ
بَيْنَ مُوسَى وَعِيسَى مَا كَانَ فَلَمْ أَدْرِمَا أَجِيَّهُمْ
فَرَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ
فَقَالَ أَلَا أَخْبَرْتَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُسْمَوْنَ بَنَاتِيًّا لَهُمْ
وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ

۲۹۴۸۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے
نجران کے نصاریٰ کے پاس بھیجا انہوں نے مجھ سے کہا کہ کیا تم لوگ یہ
آیت اس طرح نہیں پڑھتے ”یا اخت ہارون“..... (الآیۃ) یعنی
مریم کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ اے ہارون کی بہن جب کہ موسیٰ
اور عیسیٰ کے درمیان ایک طویل مدت کا فاصلہ ہے۔ مجھے اس بات کا
جواب نہیں آیا تو جب میں آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو اس کا
تذکرہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے ان سے یہ نہیں کہا کہ وہ لوگ
سابقہ انبیاء کے ناموں پر اپنی اولاد کے نام رکھا کرتے تھے۔ ❶

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ادریس کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۴۹۔ حدثنا احمد بن منیع نا النضر بن اسمعیل
ابو المغیرۃ عن الاعمش عن أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ بِالْخُدْرِيِّ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَنذَرَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ قَالَ يُؤْتَى بِالْمَوْتِ

۲۹۴۹۔ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ
آیت پڑھی ”وانذرهم يوم الحسرة“..... (الآیۃ) (اے نبی انہیں
حسرت کے دن سے ڈرا دیجئے) اور فرمایا: موت کو چستکری بھیڑ کی
صورت میں لایا جائے گا اور جنت و دوزخ کے درمیان کی دیوار پر کھڑا

❶ یعنی یہ ہارون، مریم ہی کے بھائی ہیں اور وہ ہارون موسیٰ کے بھائی تھے۔ یعنی دونوں الگ الگ ہیں۔ (مترجم)

کر کے کہا جائے گا۔ کہ اے جنت والو! وہ سراٹھا کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا کہ اے دوزخ والو! وہ بھی سراٹھا کر دیکھیں گے تو کہا جائے گا کہ اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں پھر اسے ذبح کر دیا جائے۔ چنانچہ اگر اللہ تعالیٰ نے جنت والوں کے لئے حیات ابدی نہ لکھ دی ہوتی تو وہ خوشی کے مارے مر جاتے۔ اسی طرح اگر دوزخ والوں کے لئے بھی اس میں ہمیشہ رہنا نہ لکھ دیا ہوتا تو وہ غم کی شدت کی وجہ سے مر جاتے۔

كَانَتْ، كَبَشَ اَمْلَحَ حَتَّى يُوَفَّفَ عَلَى السُّورِيِّينَ الْحَنَّةَ وَالنَّارَ فَيَقَالَ اَهْلُ الْحَنَّةِ فَيَشْرَبُونَ وَيَقَالَ يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَبُونَ فَيَقَالَ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ فَيَضْحَعُ فَيَذْبَحُ فَلَوْلَا اَنَّ اللَّهَ قَضَى لِاهْلِ الْحَنَّةِ الْحَيَاةَ وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوا قَرَحًا وَلَوْلَا اَنَّ اللَّهَ قَضَى لِاهْلِ النَّارِ الْحَيَاةَ فِيهَا وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوا تَرَحًا
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۵۰۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب معراج میں جب مجھے اوپر لے جایا گیا تو میں نے اور میں کو چوتھے آسمان پر دیکھا۔

۲۹۵۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحُسَيْنَ ابْنَ مُحَمَّدٍ نَا شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِي رَأَيْتُ اِدْرِيسَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوسعیدؓ بھی آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ سعید بن ابی عروبہ، ابوہام اور کئی حضرات بھی قادی سے وہ انسؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے شب معراج کے متعلق طویل حدیث نقل کرتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ حدیث اسی سے اختصار کے طور پر بیان کی گئی ہے۔

۲۹۵۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جبرائیلؑ سے پوچھا کہ آپ ہمارے پاس اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی ”وَمَآ تَنْزِلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ“..... الاية (یعنی ہم آپ کے رب کے حکم ہی سے اترتے ہیں۔ ہمارے سامنے اور پیچھے جو کچھ بھی ہے اسی کا ہے۔)

۲۹۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ نَا يَعْلَى بْنُ عَبْدِ نَا عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَبْرَةَ بَنِي إِسْرَءِيلَ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَزُورُنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا قَالَ فَتَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَا تَنْزِلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ اَيْدِنَا وَمَا خَلْفَنَا اِلَّا اَخْرَجَ الْآيَةَ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۹۵۲۔ سدی کہتے ہیں کہ میں نے مرہ ہمدانی سے اس آیت کی تفسیر پوچھی۔ ”وان منکم الا واردة“..... الاية (یعنی تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو دوزخ پر سے نہ گزرے) تو فرمایا: کہ مجھ سے ابن مسعودؓ نے آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ دوزخ سے گزریں گے اور اپنے اعمال کے مطابق اس سے دور ہوں گے چنانچہ پہلا گروہ بجلی کی چمک کی طرح گزر جائے گا۔ دوسرا گروہ ہوا

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ نَا عَمِيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ اِسْرَءِيْلَ عَنْ السُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ مَرَّةً اَلْهَمْدَانِيَّ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَاِرْدَهَا فَحَدَّثَنِي اَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْدُ النَّاسَ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُونَ عَنْهَا بِاعْمَالِهِمْ فَأَوَّلُهُمْ كَلَمَحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرَّيْحِ ثُمَّ

کَحْضَرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّائِبِ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدَ الرَّجُلُ ثُمَّ كَمَشِيهِ
کی طرح پھر گھوڑے کی رفتار سے پھر اونٹ کے سوار کی طرح پھر کسی
بھاگنے کی طرح اور آخر میں چلنے والے کی طرح۔

یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ اسے سدی سے روایت کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے۔

۲۹۵۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد
نا شعبة عن سدى عن مُرَّةَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مُسْعُودٍ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا قَالَ يَرُدُّونَهَا ثُمَّ
يَصُدُّونَ بِأَعْمَالِهِمْ
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ "وان منكم الا واردها" کی تفسیر
میں فرماتے ہیں کہ لوگ جہنم سے گزریں گے اور پھر اپنے اعمال کے
مطابق اس سے دور ہوتے جائیں گے۔

محمد بن بشار بھی عبدالرحمن سے وہ شعبہ سے اور وہ سدی سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ کو بتایا کہ
اسرائیل، سدی سے مرہ کی حدیث حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں تو وہ کہنے لگے کہ میں نے بھی یہ حدیث سدی
سے مرفوعاً سنی ہے اور قصد اسے مرفوع نہیں کرتا۔

۲۹۵۴۔ حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن
سهيل بن ابى صالح عن أبيه عن أبي هريرة أن
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ
عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلُ أَنِّي قَدْ أَحْبَبْتُ فَلَانَا فَاجِبُهُ قَالَ
فَيُنَادِي فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِي أَهْلِ
الْأَرْضِ فَلِذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا وَإِذَا أَبْغَضَ اللَّهُ
عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلُ أَنِّي قَدْ أَبْغَضْتُ فَلَانَا فَيُنَادِي فِي
السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْبُغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ
تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبرائیلؑ کو کہتے ہیں کہ میں
فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں آپ بھی اس سے محبت کریں پھر وہ
آسمان والوں میں اس کا اعلان کر دیتے ہیں اور پھر اس کی محبت زمین
والوں کے دلوں میں اتار دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی
مطلب ہے "ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات سيجعل
..... الآية (یعنی جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے رحمن مقرب
(لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پیدا کر دے گا۔) اور اگر اللہ تعالیٰ
کسی سے بغض رکھتے ہیں تو جبرائیلؑ سے کہہ دیتے ہیں کہ میں فلاں
سے بغض رکھتا ہوں اور وہ آسمان والوں میں اعلان کر دیتے ہیں۔ پھر
زمین والوں کے دلوں میں بھی اس سے بغض پیدا کر دیا جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار بھی اپنے والد سے وہ ابو صالحؓ سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے
اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۹۵۵۔ حدثنا ابن ابى عمر نا سفيان عن الاعمش
عن ابى الضحى عن مسروق قال سمعتُ حَبَّابَ
بْنِ الْأَرْتِ يَقُولُ جِئْتُ الْعَاصِ بْنِ وَائِلِ السَّهْمِيِّ
أَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِي عِنْدَهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ
بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا حَتَّى تَمُوتَ حَتَّى تَبْعَثَ قَالَ وَإِنِّي
حضرت خباب بن ارتؓ کہتے ہیں کہ میں عاص بن وائل سے
اپنا حق لینے کے لئے گیا تو وہ کہنے لگا کہ میں تمہیں اس وقت تک نہیں
دوں گا جب کہ تم محمد (ﷺ) سے کفر نہیں کرو گے۔ میں نے کہا میں کبھی
ایسا نہیں کروں گا یہاں تک کہ تم مر کر دوبارہ زندہ کر دیئے جاؤ۔ اس نے
کہا کیا میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا میں نے کہا:

لَمِيتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ لِي هُنَاكَ مَالًا
وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ أَفْرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا
وَقَالَ لَاؤْتِيَنِّي مَالًا وَوَلَدًا الْآيَةَ

ہاں۔ کہنے لگا وہاں میری اولاد و مال ہوگا لہذا میں وہیں تمہارا حق ادا
کروں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”اَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا“
..... الْآيَةَ (یعنی کیا آپ ﷺ نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری
نشانیوں کا انکار کیا اور کہنے لگا کہ مجھے مال و اولاد عطا کیا جائے گا۔

ہنا بھی ابو معاویہ سے اور وہ اعمش سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ طه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۵۶۱۔ سورہ طہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۹۵۶۔ حدثنا محمود بن غيلان نا النضر بن
سهيل نا صالح بن ابى الاحضر عن الزهرى عن
سعيد بن المسيب عن ابى هريرة قال لما قفل
رسول الله صلى الله عليه وسلم من حبيب اسرى
حتى ادركه الكرى اناخ فعرس ثم قال يا بلال اكلنا
لنا الليلة قال فصلى بلال ثم تساند الى راحته
مستقبلا الفجر فغلته عيناه فنام فلم يستيقظ احد
منهم وكان اولهم استيقاظا النبى صلى الله عليه
وسلم فقال اى بلال فقال بلال يا بى انت يا رسول
الله اخذ بنفسى الذى اخذ بنفسك فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم افتادوا ثم اناخ فتوصا
فاقام الصلوة ثم صلى مثل صلوته فى الوقت فى
تمكث ثم قال اقم الصلوة لذكرى

۲۹۵۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حبیبر سے مدینہ
لوٹے تو رات میں چلتے ہوئے نیند آگئی۔ آپ ﷺ نے اونٹ بٹھائے
اور سو گئے۔ پھر فرمایا: کہ بلال! آج رات ہمارے لئے ہوشیار رہنا۔ راوی
کہتے ہیں کہ پھر بلالؓ نے نماز پڑھی اور اپنے کجاوے سے ٹیک لگا کر
مشرق کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے۔ پھر ان کی آنکھوں میں نیند غالب
آگئی اور پھر ان میں سے کوئی بھی نہ جاگ سکا اور سب سے پہلے جا گئے
والے آنحضرت ﷺ ہی تھے۔ فرمایا: بلال! یہ کیا ہوا؟ بلالؓ نے عرض کیا:
یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان میری روح کو بھی اسی
(نیند) نے پکڑ لیا تھا جس نے آپ ﷺ کی روح کو پکڑا تھا پھر آپ ﷺ
نے فرمایا: چلو اونٹوں کو لے کر چلو پھر تھوڑا آگے جا کر اونٹ دوبارہ
بٹھائے اور وضو کر کے اسی طرح نماز پڑھی جیسے اس کے وقت میں ٹھہر ٹھہر
کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”اقم
الصلوة لذكرى“..... الْآيَةَ (یعنی نماز کو میری یاد کے لئے پڑھو۔)

یہ حدیث غیر محفوظ ہے اسے کئی حفاظ حدیث زہری سے وہ سعید بن مسیب سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہوئے ابو ہریرہؓ کا
تذکرہ نہیں کرتے۔ صالح بن ابی احضر حدیث میں ضعیف ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان اور کچھ راوی انہیں حافظے کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ الْأَنْبِيَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۵۶۲۔ سورہ انبیاء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۹۵۷۔ حدثنا مجاهد بن موسى البغدادي
والفضل بن سهل الاعرج وغير واحد قالوا نا
عبد الرحمن بن غزوان ابونوح نا الليث بن سعد

۲۹۵۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے
سامنے بیٹھا اور عرض کیا کہ میرے غلام مجھ سے جھوٹ بولتے، خیانت
کرتے اور میری نافرمانی کرتے ہیں لہذا میں انہیں گالیاں دیتا اور مارتا

ہوں مجھے بتائیے کہ میرا اور ان کا کیا حال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی خیانت، نافرمانی اور جھوٹ بولنے کا تمہاری سزا سے تقابل کیا جائے گا اگر سزا ان کے جرموں کے مطابق ہوئی تو تم اور وہ برابر ہو گئے نہ ان کا تم پر حق رہا اور نہ تمہارا ان پر اور اگر تمہاری سزا کم ہوئی تو یہ تمہاری فضیلت کا باعث ہوگا اور اگر تمہاری سزا ان کے جرموں سے تجاوز کر گئی تو تم سے بدلہ لیا جائے گا۔ پھر وہ شخص روتا چلاتا ہوا وہاں سے ایک طرف ہو کر رویا اور چلاتا رہا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”ونضع الموازين القسط“..... الاية (یعنی ہم قیامت کے دن انصاف کے ترازو رکھیں گے اور کسی شخص پر ظلم نہیں ہوگا) اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ان کے اور اپنے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھتا کہ انہیں آزاد کر دوں۔ میں آپ ﷺ کو گواہ بنا کر ان سب کو آزاد کرتا ہوں۔

عن مالك بن انس عن الزهري عن عروة عن عائشة ان رجلاً فعدبني يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله! ان لي مملوكين يكذبونني ويخونونني ويعصونني واشتمهم واضربهم فكيف انا منهم قال يحسب ما خانوك وعصوك وكذبوك وعقابك اياهم فان كان عقابك اياهم بقدر ذنوبهم كان كفافاً لالك ولا عليك وان كان عقابك اياهم دون ذنوبهم كان فضلاً لك وان كان عقابك اياهم فوق ذنوبهم اقتصر لهم منك الفضل قال فتنحى الرجل فجعل يبكى ويهتف فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما تقرأ كتاب الله ونضع الموازين القسط ليوم القيامة فلا تظلم نفس شيئاً الاية فقال رسول الله ما اجل لي ولهم شيئاً خيراً من مفارقتهم اشهدك انهم احرار كلهم

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمن بن غزوان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۵۸۔ حضرت ابوسعیدؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ویل ہے کافراں کی گہرائی میں پہنچنے سے پہلے اس میں چالیس برس تک گرتا رہے گا۔

۲۹۵۸۔ حدثنا عبد بن حميدنا الحسين بن موسى نا ابن لهيعة عن دراج عن أبي الهيثم عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ويل واد في جهنم يهدي فيه الكافر أربعين خريفاً قبل ان يبلغ قعره

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۵۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیمؑ نے صرف تین جھوٹ بولے تھے ایک یہ کہ کافروں سے کہا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ وہ بیمار نہیں تھے دوسرا جب انہوں نے (اپنی بیوی) سارہ کو بہن بتایا، اور تیسرا جب ان سے بتوں کو توڑنے والے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: یہ ان کے بڑے کا کام ہے۔

۲۹۵۹۔ حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الاموي ثنى ابى نا محمد بن اسحاق عن ابى الزناد عن عبد الرحمن الأعرج عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكذب إبراهيم في شيء قط الا في ثلاث قوله اني سقيم ولم يكن سقيماً وقوله لیسارة اختي وقوله بل فعله كبيرهم

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۶۰۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع و وہب بن جریر وابوداؤد قالوا نا شعبة عن المغيرة بن النعمان عن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مُحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ عُرَاةٌ غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ، إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّهُ سَيُؤْتَى بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشَّمَالِ فَأَقُولُ رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُمْوَا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تُغْفِرَ لَهُمْ الْآيَةُ فَيَقَالُ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ

۲۹۶۰۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کئے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم لوگ قیامت کے روز ننگے اور غیر محتون اکٹھے کئے جاؤ گے پھر یہ آیت پڑھی ”کما بدانا اول“..... الآية (یعنی جس طرح ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کرنے میں ابتدا کی تھی اسی طرح اس کو دوبارہ پیدا کریں گے) پھر فرمایا کہ جس کو سب سے پہلے کپڑے پہنائے جائیں گے وہ ابراہیمؑ ہوں گے۔ پھر میرے بعض امتیوں کو بائیں طرف لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا یا اللہ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ جواب دیا جائے گا کہ آپؐ نہیں جانتے آپؐ (ﷺ) کے بعد انہوں نے دین میں نئی چیزیں ایجاد کی تھیں۔ پھر میں اللہ کے نیک بندے (یعنی) کی طرح عرض کروں گا ”و کنت علیہم شہیداً“..... الآية (یعنی جب تک میں ان میں موجود تھا ان کے حال سے واقف تھا اور جب آپؐ نے مجھے اٹھالیا تو آپؐ ہی ان کے نگہبان تھے اور آپؐ ان کا حال اچھی طرح جانتے ہیں لہذا اگر آپؐ انہیں عذاب دیں تو یہ آپؐ ہی کے بندے ہیں اور اگر بخش دیں تو آپؐ زبردست ہیں حکمت والے ہیں) پھر کہا جائے گا کہ آپؐ نے جس دن سے انہیں چھوڑا تھا اسی دن سے مرتد ہو گئے تھے۔

محمد بن بشیر، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ مغیرہ بن نعمان سے اسی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری مغیرہ بن نعمان سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۵۶۳۔ سورہ حج

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۹۶۱۔ حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ انْ زَلْزَلَةً“..... سے ”ولكن عذاب الله شديد“ تک۔ (یعنی اے لوگو اپنے رب سے ڈرو یقیناً قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے جس روز تم لوگ اسے دیکھو گے اس دن تمام دودھ پلانے والیاں اپنے دودھ پینے والے کو بھول جائیں گی اور تمام حمل والیاں اپنا حمل ڈال دیں گی اور تمہیں لوگ نشے کی حالت میں دکھائی دیں گے حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب ہے

وَمِنْ سُورَةِ الْحَجِّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۹۶۱۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن ابن جددان عن الحسن بن عمران بن حصین أن النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَلَكِنْ عَذَابُ اللَّهِ شَدِيدٌ قَالَ أَنْزَلْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ قَالَ اتَّذَرُّوْنَ أَيْ يَوْمَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَلِكَ يَوْمَ يَقُولُ اللَّهُ لِأَدَمِ ابْعَثْ

ہی سخت چیز) تو آپ ﷺ سفر میں تھے۔ آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ آدم سے کہیں گے کہ دوزخ کے لئے لشکر تیار کرو۔ وہ عرض کریں گے: یا اللہ وہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے (۹۹۹) نوسو نانوے آدمی دوزخ میں اور ایک جنت میں جائے گا۔ مسلمان یہ سن کر رونے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قربت اختیار کرو اور سیدھی راہ اختیار کرو اس لئے کہ ہر نبوت سے پہلے جاہلیت کا زمانہ تھا۔ لہذا انہی سے دوزخ کی گنتی پوری کی جائے گی اگر پوری ہوگئی تو ٹھیک ورنہ منافقین سے پوری کی جائے گی پھر پچھلی امتوں کے مقابلے میں تمہاری مثال اس طرح ہے جیسے گوشت کا وہ ککڑا جو کسی جانور کے ہاتھ میں اندر کی طرف ہوتا ہے۔ یا پھر جیسے کسی اونٹ کے پہلے میں ایک تل۔ پھر فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کی چوتھائی تعداد ہو۔ اس پر تمام صحابہؓ نے اللہ اکبر کہا۔ پھر فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا تہائی حصہ ہو گے۔ اس پر بھی سب نے تکبیر کہی۔ پھر فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم نصف اہل جنت ہو۔ صحابہؓ نے پھر تکبیر کہی۔ پھر راوی کہتے ہیں معلوم نہیں آپ ﷺ نے دو تہائی کہا یا نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حسن سے عمران بن حصین کے حوالے سے مروی ہے۔

۲۹۶۲۔ حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ صحابہؓ کے پیچھے ہو گئے تو آنحضرت ﷺ نے بلند آواز سے یہ دو آیتیں پڑھیں ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُم“ سے ”وَلَكِنْ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ“ تک۔ جب صحابہؓ نے آپ ﷺ کی آواز سنی تو سمجھ گئے کہ آپ کوئی بات کہنے والے ہیں لہذا اپنی سواریوں کو دوڑا کر (آگے آگے) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ آدم کو پکاریں گے وہ جواب دیں گے تو فرمائیں گے کہ اے آدم جہنم کے لئے لشکر تیار کرو۔ وہ کہیں گے۔ اے اللہ! وہ کون سا لشکر ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ہر ہزار آدمیوں

بُعْتُ النَّارِ قَالَ يَارَبِّ وَمَا بُعْتُ النَّارِ قَالَ تِسْعَ مَائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَأَنْشَأَ الْمُسْلِمُونَ يَبْكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ بُبُوءَةً قَطُّ إِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ قَالَ فَيُؤْخَذُ الْعَدُوُّ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنْ تَمَّتْ وَإِلَّا كُمِلَتْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَمَا مِثْلُكُمْ وَالْأَمَمُ إِلَّا كَمِثْلِ الرِّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ أَوْ كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا قَالَ وَلَا أَدْرِي قَالَ الثَّلَاثِينَ أَمْ لَا

۲۹۶۲۔ حدثنا محمد بن بشارنا يحيى بن سعيدنا هشام بن ابى عبد الله عن قتادة عن الحسن بن عمار بن حصين قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فتفاوت بين أصحابه في السير فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم صوته بهاتين الآيتين يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُم إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ أَصْحَابَهُ حَثُوا الْمَطْيَى وَعَرَفُوا أَنَّهُ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُولُهُ فَقَالَ هَلْ تَذَرُونَ آتَى يَوْمَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَلِكَ يَوْمَ يُنَادِي اللَّهُ فِيهِ آدَمَ

میں سے نوسو ننانوے دوزخی اور ایک جنتی ہے۔ اس بات سے لوگ مایوس ہو گئے یہاں تک کہ کوئی مسکرا بھی نہیں سکا۔ چنانچہ جب آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو غمگین دیکھا تو فرمایا: عمل کرو اور بشارت دو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے تمہارے ساتھ دو مخلوقیں ایسی ہوں گی جو جس کسی کے ساتھ مل جائیں ان کی تعداد زیادہ کر دیں گی ایک یا جوج ماجوج اور دوسرے جو شخص بنو آدم اور اولاد ابلیس سے مرگیا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس سے ان لوگوں سے تھوڑا سا غم ہلکا ہوا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: عمل کرو اور بشارت دو کیونکہ تمہاری دوسری امتوں کے مقابلے میں تعداد صرف اتنی ہے جیسے کسی اونٹ کے پہلو میں تل یا کسی جانور کے ہاتھ کا اندر کا گوشت۔

فَيَنَادِيهِ رَبُّهُ، فَيَقُولُ يَا أَدَمُ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ وَمَا بَعْثَ النَّارِ فَيَقُولُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تَسْعَ مِائَةً وَتِسْعَةً وَتِسْعُونَ إِلَى النَّارِ وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَنْسِفُ الْقَوْمَ حَتَّى مَا يَبْدُوا بِضَاحِكَةٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بِأَصْحَابِهِ قَالَ اْعْمَلُوا وَأَبْشَرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ إِلَّا كَثُرَتَا يَا جُوجُ وَمَا جُوجُ وَمَنْ مَاتَ مِنْ بَنِي آدَمَ وَبَنَى إِبْلِيسَ قَالَ فَسَرِي عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِي يَجِدُونَ قَالَ اْعْمَلُوا وَأَبْشَرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ سَأَلْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۶۲۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ کا نام اس لئے بیت العتیق ❶ رکھا گیا کہ وہاں کوئی ظالم آج تک غالب نہیں آ سکا۔

۲۹۶۳۔ حدثنا محمد بن اسمعيل وغير واحد قالوا نا عبدالله بن صالح قال ثنى الليث عن عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب عن محمد بن عروة بن الزبير عن عبد الله بن الزبير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما سمي البيت العتيق لأنه لم يظهر عليه جبار

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ زہری اسے آنحضرت ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ قتیبہ بھی لیث سے وہ عقیل سے وہ زہری سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۹۶۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کو مکہ سے نکالا گیا تو ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکال دیا ہے یہ ہلاک ہو جائیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”اذن للذين يقاتلون“..... الآية (جن لوگوں سے قتال کیا جاتا ہے وہ مظلوم ہیں) (مسلمان) اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں جنگ کی اجازت دی اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر اچھی طرح قادر ہے۔

۲۹۶۴۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا ابي اسحاق بن يوسف الازرق عن سفيان الثوري عن الاعمش عن مسلم البطمين عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال لما أخرج النبي صلى الله عليه وسلم من مكة قال أبو بكر أخرجوا نبيهم ليهلكن فأنزل الله تعالى أذن للذين يقاتلون بأنهم ظلموا وإن الله على

❶ عتیق کے معنی آزاد کے ہیں۔ (مترجم)

نَصْرِهِمْ لَقَدْ بَرَّ الْآيَةَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَكُونُ قِتَالٌ

یہ حدیث حسن ہے کئی راوی اسے سفیان سے وہ اعمش سے وہ مسلم بطین سے اور وہ سعید بن جبیر سے مرسل نقل کرتے ہیں اس میں ابن عباس سے روایت نہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ الْمُؤْمِنُونَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۵۶۴۔ سورۃ المؤمنون بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۹۶۵۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ کے چہرے کے پاس شہید کی مکھی کی طرح گنگناہٹ محسوس ہوتی۔ ایک مرتبہ وحی نازل ہوئی تو ہم آپ ﷺ کے پاس ایک گھڑی تک رہے۔ جب وہ حالت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے قبلے کی طرف رخ کیا، دونوں ہاتھ بلند کئے اور یہ دعا کی ”اللہم زدنا“..... الحدیث (ترجمہ: اے اللہ ہمیں اور زیادہ دے اور کم نہ کر، ہمیں عزت دے ذلیل نہ کر، ہمیں عطا کر محروم نہ کر، ہمیں غالب کر مغلوب نہ کر، ہمیں بھی راضی کر اور خود بھی ہم سے راضی ہو) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر ایسی دس آیتیں نازل کی گئی ہیں کہ اگر کوئی ان پر عمل کرے گا تو جنت میں داخل ہوگا پھر (سورۃ المؤمنون کی پہلی دس آیات پڑھیں۔ ”قد افلح المؤمنون“..... الخ۔

۲۹۶۵۔ حدثنا عبد الرحمن بن عبد القاری قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سَمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ كَدًّا وَبَيَّ النَّحْلِ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَّنَنَا سَاعَةً فَفَسَّرَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَقْصُصْنَا وَآكِرْمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَأَعْظِمْنا وَلَا تَحْزِنْنا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ أُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى حَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ

محمد بن ابان، عبدالرزاق سے وہ یونس بن سلیم سے وہ یونس بن یزید سے اور وہ زہری سے اسی سند سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث سے صحیح ہے۔ اسحاق بن منصور بھی احمد بن حنبل، علی بن مدینی اور اسحاق بن ابراہیم سے وہ عبدالرزاق سے وہ یونس بن سلیم سے وہ یونس بن یزید سے اور وہ زہری سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ جس نے یہ عبدالرزاق سے سنی وہ اس میں یونس بن یزید کا ذکر کرتے ہیں۔ جب کہ بعض حضرات ان کا ذکر نہیں کرتے۔ جن احادیث میں یونس بن یزید کا ذکر ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔ عبدالرزاق بھی کبھی یونس کا ذکر کرتے ہیں کبھی نہیں کرتے۔

۲۹۶۶۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ربیع بنت نضرؓ اپنے بیٹے حارثہ بن سراقہ کے جنگ بدر میں شہید ہونے کے بعد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہیں تیر لگا تھا جس کا پتہ نہ چل سکا کہ کس نے مارا۔ ربیع نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے حارثہ کے متعلق بتائیے اگر خیر سے ہے تو ثواب کی امید رکھوں اور صبر کروں اور اگر ایسا نہیں تو اس کے لئے زیادہ سے زیادہ دعا کی کوشش کروں۔ اللہ کے نبی

۲۹۶۶۔ حدثنا عبد بن حمید نا روح بن عبادۃ عن سعید عن قتادة عن أنس بن مالك أن الربيع بنت النضر أتت النبي صلى الله عليه وسلم وكان ابنها حارثة بن سراقه كان أصيب يوم بدر أصابه سهم غريب فأتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت أخبرني عن حارثة لئن كان أصاب خيرًا

ﷺ نے فرمایا: ام حارثہ جنت میں کئی باغ ہیں اور تمہارا بیٹا فردوس اعلیٰ میں ہے۔ فردوس جنت کی بلند زمین ہے اور یہ درمیان میں ہے اور سب سے افضل ہے۔

أَحْتَسِبْتُ وَصَبَرْتُ وَإِنْ لَمْ يُصِيبِ الْخَيْرَ اجْتَهَدْتُ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ يَأْمُ حَارِثَةُ إِنَّهَا جَنَّاتٌ فِي جَنَّةٍ وَإِنْ ابْنُكَ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى وَالْفِرْدَوْسُ رِبْوَةُ الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَأَفْضَلُهَا

یہ حدیث انسؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹۶۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے متعلق پوچھا ”وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا“..... (الایۃ) اور جو لوگ دیتے ہیں جو دیتے ہیں اور ان کے دل اپنے رب کے پاس جانے کی وجہ سے خوفزدہ ہوتے ہیں) اور عرض کیا یہ لوگ وہ ہیں جو شراب پیتے اور چوری کرتے ہیں؟ فرمایا: نہیں صدیق کی بیٹی یہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے، نماز پڑھتے، صدقہ دیتے اور اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان سے قبول نہ کیا جائے گا وہی لوگ ہیں جو اپنے فائدے جلدی جلدی حاصل کر رہے ہیں اور ان کی طرف دوڑ رہے ہیں۔

۲۹۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مَغُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ أَهْمُ الَّذِينَ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُونَ قَالَ لَا يَابُنْتُ الصِّدِّيقِ وَلَكِنْ هُمُ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا تُقْبَلَ مِنْهُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ

یہ حدیث عبدالرحمن بن سعید بن ابوحازم سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۹۶۸۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ”وَهُمْ فِيهَا كَالْحُوتِ“ (یعنی اس میں ان کے چہرے بگڑے ہوئے ہوں گے) کی تفسیر میں فرمایا: آگ اسے اس طرح بھون دے گی کہ اس کا اوپر کا ہونٹ سبز کر مر کے بیچ تک پہنچ جائے گا اور نچلا ہونٹ لٹک کر ناف سے لگنے لگے گا۔

۲۹۶۸۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شَجَاعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيهَا كَالْحُوتِ قَالَ تَشْوِيهِ النَّارُ فَتَقْلَصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتَّى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرِجِي شَفَتَهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۶۵۔ سورۃ نور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۹۶۹۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص جس کا نام مرثد ابن ابی مرثد تھا وہ قیدیوں کو مکہ سے مدینہ پہنچایا کرتا تھا۔ مکہ میں ایک زانیہ عورت تھی جس کا نام

سُورَةُ النُّورِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۹۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ نَارُوحُ بْنُ عَبَادَةَ عَنْ عَبَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ

عناق تھا وہ اس کی دوست تھی۔ مرثد نے مکہ کے قیدیوں میں سے ایک سے وعدہ کیا ہوا تھا کہ وہ اسے مدینہ پہنچائے گا۔ مرثد کہتے ہیں کہ میں (مکہ) آیا اور ایک دیوار کی اوٹ میں ہو گیا۔ چاندنی رات تھی کہ اجنبی میں عناق آئی اور دیوار کے ساتھ میرے سائے کی سیاہی کو دیکھ لیا۔ جب میرے قریب پہنچی تو پہچان گئی اور کہنے لگی تم مرثد ہو؟ میں نے کہا ہاں مرثد ہوں۔ کہنے لگی احلا و مرحبا (خوش آمدید) آج کی رات ہمارے یہاں قیام کرو۔ کہتے ہیں: میں نے کہا عناق اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام قرار دیا ہے۔ اس نے زور سے کہا: خیسے والو! یہ آدمی تمہارے قیدیوں کو لے جاتا ہے۔ چنانچہ آٹھ آدمی میرے پیچھے دوڑے میں (خندہ) ایک پہاڑ کی طرف بھاگا اور وہاں پہنچ کر ایک غار دیکھا اور اس میں گھس گیا وہ لوگ آئے اور میرے سر پر کھڑے ہو گئے اور وہاں پیشاب بھی کیا جو میرے سر پر پڑنے لگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں مجھے دیکھنے سے اندھا کر دیا اور وہ واپس چلے گئے۔ پھر میں بھی اپنے ساتھی کے پاس گیا اور اسے اٹھایا وہ کافی بھاری تھا۔ میں اسے لے کر اذخر کے مقام تک پہنچا پھر اس کی زنجیریں توڑیں اور اسے پیٹھ پر لا دیا وہ مجھے تھکا دیتا تھا یہاں تک کہ میں مدینہ میں، آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں عناق سے نکاح کروں گا۔ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ یہ آیات نازل ہوئیں ”الزانی لا ینکح“..... (الایۃ ترجمہ: زانی، زانیہ مشرک کے علاوہ کسی سے نکاح نہیں کرتا۔ اسی طرح زانیہ کے ساتھ بھی زانی یا مشرک کے علاوہ کوئی نکاح نہیں کرتا اور آپ ﷺ نے فرمایا اس سے نکاح نہ کرو۔

مَرْتَدُ بْنُ أَبِي مَرْتَدٍ وَكَانَ رَجُلٌ يَحْمِلُ الْأَسْرَى مِنْ مَكَّةَ حَتَّى يَأْتِيَ بِهِمُ الْمَدِينَةَ قَالَ وَكَانَتْ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ بِمَكَّةَ يَقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيقَةً لَهُ، وَإِنَّهُ كَانَ وَعَدَ رَجُلًا مِنْ أَسَارَى مَكَّةَ بِحَمْلِهِ، قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى ظِلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ مُقَمَّرَةٍ قَالَ فَجَاءَتْ عَنَاقُ فَأَبْصَرَتْ سَوَادَ ظِلِّي بِحَنْبِ الْحَائِطِ فَلَمَّا انْتَهَتْ إِلَيَّ عَرَفْتُ فَقَالَتْ مَرْتَدُ فَقُلْتُ مَرْتَدُ فَقَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا هَلُمَّ فَبِتْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا عَنَاقُ حَرَّمَ اللَّهُ الزَّانَا قَالَتْ يَا أَهْلَ الْغِيَامِ هَذَا الرَّجُلُ يَحْمِلُ أَسْرَاءَ كُمْ فَتَبْعَنِي ثَمَانِيَةَ وَسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى غَارٍ أَوْ كَهْفٍ فَدَخَلْتُ فَجَاءَتْ وَأَحْتَى قَامُوا عَلَى رَأْسِي قَالُوا فَظَلَّ بَوْلُهُمْ عَلَى رَأْسِي وَعَمَاهُمْ اللَّهُ عَنِّي قَالَ ثُمَّ رَجَعُوا وَرَجَعْتُ إِلَى صَاحِبِي فَحَمَلْتُهُ، وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَذْحَرِ فَفَكَلْتُ عَنْهُ أَكْبَلَهُ، فَجَعَلْتُ أَحْمِلُهُ، وَيُعِينُنِي حَتَّى قَلِمْتُ الْمَدِينَةَ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْكِحْ عَنَاقًا فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَلَا تَنْكِحُهَا

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۹۷۰۔ حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ مصعب بن زبیر کی امارت کے زمانے میں مجھ سے کسی نے لعان کرنے والے مرد و عورت کا حکم پوچھا کہ کیا انہیں الگ کر دیا جائے؟ میں جواب نہ دے سکا تو اٹھا اور عبد اللہ بن عمرؓ کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ جب اجازت چاہی تو کہا گیا کہ وہ قیلولہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے میری آواز سن لی تھی کہنے لگے ابن جبیر آ جاؤ تم کسی کام ہی سے آئے ہو گے۔ میں داخل ہو گیا وہ

۲۹۷۰۔ حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ عَبْدِ نَاسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعَيْنِ فِي إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيْفَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مِنْ مَكَانِي إِلَى مَنْزِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِي فَقَالَ لِي ابْنُ جُبَيْرٍ أَدْخُلْ

مَا جَاءَكَ بِكَ الْإِحَاةُ قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ
 بِرَدْعَةٍ رَّحِلٌ لَهُ، فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاعِنَانِ
 أَيْفَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ
 سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا
 رَأَى إِمْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ
 تَكَلَّمَ بِأَمْرِ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرِ عَظِيمٍ
 فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا
 كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدْ ابْتُلِيَ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَاتِ
 فِي سُورَةِ النُّورِ وَالَّذِينَ يُرْمَوْنَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ
 لَهُمْ شَهَادَةٌ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ
 شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ حَتَّى خَتَمَ الْآيَاتِ قَالَ فَدَعَا الرَّجُلُ
 فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعظَهُ، وَذَكَرَهُ، وَأَخْبَرَهُ، إِنْ عَذَابُ
 الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ
 بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ نَشِئْتُ بِالْمَرْأَةِ وَوَعظَهَا
 وَذَكَرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ
 الْآخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ قَبْدًا
 بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ أَنَّهُ لِمَنْ
 الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ
 الْكَاذِبِينَ ثُمَّ نَشِئْتُ بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ
 بِاللَّهِ أَنَّهُ لِمَنْ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ
 عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ

کجاوے کے نیچے بچھایا جانے والا ٹاٹ بچھا کر اس پر لیٹے ہوئے
 تھے۔ میں نے عرض کیا: ابو عبد الرحمن کیا لعان کرنے والوں کے درمیان
 تفریق کر دی جاتی ہے۔ کہنے لگے سبحان اللہ! ہاں اور جس نے سب
 سے پہلے یہ مسئلہ پوچھا وہ فلاں بن فلاں ہیں وہ آنحضرت ﷺ کی
 خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی شخص اپنی
 بیوی کو برائی (بے حیائی/زنا) کرتے ہوئے دیکھے تو کیا کرے۔ اگر وہ
 بولے تو مجھ پر یہ بہت بڑی بات ہے اور اگر خاموش رہے تو بھی بہت
 بڑی چیز پر خاموش رہے۔ آپ ﷺ خاموش رہے اسے کوئی جواب نہیں
 دیا۔ اس کے بعد (تھوڑے دنوں بعد) وہ دوبارہ حاضر ہوا اور عرض کیا
 کہ میں نے آپ ﷺ سے جس چیز کے متعلق پوچھا تھا میں اس میں مبتلا
 ہو گیا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی یہ آیات نازل
 فرمائیں۔ ”والذین یرمون ازواجہم..... الخ۔“ (ترجمہ: اور جو
 لوگ اپنی بیویوں پر (زنا کی) تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنے
 علاوہ کوئی گواہ نہ ہو تو ان کی شہادت یہی ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر
 کہے کہ میں سچا ہوں اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر
 اللہ کی لعنت ہو۔ اور اس عورت سے اس صورت میں سزا مل سکتی ہے کہ
 وہ چار مرتبہ قسم کھا کر کہے کہ یہ شخص جھوٹا ہے پھر پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر
 یہ سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ہو) پھر آنحضرت ﷺ نے اس شخص کو بلایا
 اور یہ آیات پڑھ کر سنانے کے بعد اسے نصیحت کی، سمجھایا بچھایا اور بتایا
 کہ دنیاوی سزا آخرت کے عذاب کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ وہ
 کہنے لگا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ
 بھیجا میں نے اس پر جھوٹی تہمت نہیں لگائی پھر آپ ﷺ عورت کی طرف
 مڑے اور اسے بھی اسی طرح سمجھایا بچھایا لیکن اس نے بھی یہی کہا کہ
 اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میرا شوہر
 سچا نہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے مرد سے شروع کیا اور اس نے چار
 شہادتیں دیں کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر
 اللہ کی لعنت، پھر عورت نے بھی چار شہادتیں دیں کہ وہ جھوٹا ہے اور اگر
 وہ سچا ہو تو اس پر (عورت پر) اللہ کا غضب ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں پہلے بن سعد سے بھی روایت ہے۔

۲۹۷۱۔ حدثنا بندار نا محمد بن ابی عدی نا هشام بن حسان قال ثنی عکرمہ عن ابن عباس ان هلال بن أمية قذف امرأته عند النبي صلى الله عليه وسلم بشریک بن سحماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم البينة والاحد في ظهرك قال فقال هلال اذا راى احدنا رجلاً على امرأته ايلتمس البينة فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول البينة والاحد في ظهرك قال فقال هلال والذي بعثك بالحق انه لصديق ولينزل في امری مايرئ ظهري من الحد فنزل والذين يرمون أزواجهم ولم يكن لهم شهاداء الا انفسهم فشهادته احدىهم اربع شهادت بالله انه لمن الصادقين فقرأ الى ان بلغ والخامسة ان غضب الله عليها ان كان من الصادقين قال فانصرف النبي صلى الله عليه وسلم فارسل اليهما فجاء فقام هلال فشهد والنبي صلى الله عليه وسلم يقول ان الله يعلم ان احدكما كاذب فهل منكما تائب ثم قامت فشهدت فلما كانت عند الخامسة ان غضب الله عليها ان كان من الصادقين قالوا لها انها موجهة فقال ابن عباس فتلكأت ونكست حتى ظننا ان سترجع فقالت لا افضح قومى سائر اليوم فقال النبي صلى الله عليه وسلم ابصروها فان جاءت به اكحل العينين سابع الاليتين خذلج الساقين فهو لشریک بن سحماء فجاءت به كذلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو لا ما مضى من كتاب الله لكان لنا ولها شأن

۲۹۷۱۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا تو گواہ پیش کر دیا پھر تم پر حد جاری کی جائے گی۔ ہلال نے عرض کیا کہ اگر کوئی کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھے تو کیا گواہ تلاش کرتا پھرے۔ لیکن آپ ﷺ یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ یا پھر تمہاری بیٹھ پر حد لگائی جائے۔ ہلال نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میں یقیناً سچا ہوں اور میرے متعلق ایسی آیات نازل ہوں گی جو میری بیٹھ کو حد سے نجات دلائیں گی چنانچہ یہ آیات نازل ہوئیں ”والذین یرمون أزواجهم..... سے ان کان من الصادقین“ آنحضرت ﷺ نے یہ آیات پڑھیں اور ان دونوں کو بلوایا۔ وہ دونوں آئے اور کھڑے ہو کر گواہی دی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ تم میں سے کوئی جھوٹا ہے کیا تم دونوں میں سے کوئی رجوع کرنا چاہتا ہے؟ پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اور گواہی دی۔ جب وہ پانچویں گواہی دینے لگی کہ (اگر اس کا شوہر سچا ہو تو اس (عورت) پر اللہ کا عذاب نازل ہو) تو لوگوں نے کہا کہ یہ گواہی اللہ کے غضب کو لازم کر دے گی۔ چنانچہ وہ ہچکچائی اور ذلت کی وجہ سے سر جھکا لیا یہاں تک کہ ہم لوگ سمجھے کہ یہ اپنی گواہی سے لوٹ کر (زنا کا اقرار کر لے گی) لیکن وہ کہنے لگی: میں اپنی قوم کو سارا دن رسوا نہیں کروں گی اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دیکھو اگر یہ ایسا بچہ پیدا کرے جس کی آنکھیں سیاہ، کو لھے موٹے اور رانیں موٹی ہوں تو وہ شریک بن سحماء کا نطفہ ہے (ولد زنا ہے) پھر ایسا ہی ہوا اور آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعان کا حکم نہ نازل ہو چکا ہوتا تو میرا اور اس کا معاملہ کچھ اور ہوتا (یعنی حد جاری کرتے۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عباد بن منصور یہی حدیث عکرمہ سے وہ ابن عباس سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں ایوب بھی اسے عکرمہ سے نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرسل ہے۔

۲۹۷۲۔ حضرت عائشہ غمراتی ہیں کہ جب میرے متعلق لوگوں میں

۲۹۷۲۔ حدثنا محمد بن غیلان نا ابواسامة عن

ہشام بن عروہ قال أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَظِيئًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَنْتَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أَنْاسِ ابْنُوا أَهْلِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَأَبْنُوا بِمَنْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غَبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِيَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ ائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ أَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزَرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بِنْتُ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذَلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ أَمَا وَاللَّهِ لَوْ كَانُوا مِنْ الْأَوْسِ مَا حَبِيتُ أَنْ تُضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ حَتَّى كَادَ أَنْ يَكُونُ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزَرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ ذَلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِيَ أُمُّ مُسْطَحٍ فَعَثَرْتُ فَقَالَ تَعَسَ مُسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمُّ تَسْبِينَ ابْنِكَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ تَعَسَ مُسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمُّ أَتَسْبِينَ ابْنِكَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ تَعَسَ مُسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمُّ تَسْبِينَ ابْنِكَ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَسْبَهُ، إِلَّا فَبِكَ فَقُلْتُ فِي أَيْ شَأْنِي قَالَتْ فَبَقَرْتُ لِي الْحَدِيثَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ هَذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللَّهِ لَقَدْ رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَكَانَ الَّذِي خَرَجْتُ لَهُ، لَمْ أَخْرُجْ لَأَجِدْ مِنْهُ قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا وَوَعَيْتُ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلْنِي إِلَى بَيْتِ أَبِي فَأَرْسَلَ مَعِيَ الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ أُمَّ رُوْمَانَ فِي السَّفَلِ وَأَبُو بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَقَالَتُ مَا جَاءَ بِكَ يَا بَنِيَّةُ قَالَتْ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ فَإِذَا هُوَ لَمْ يَلْغُ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي فَقَالَتُ يَا بَنِيَّةُ خَفَيْ عَلَىكَ الشَّانُ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ

تذکرہ ہونے لگا جس کی مجھے بالکل خبر نہ تھی تو رسول اکرم ﷺ میرے متعلق خطاب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ شہادتیں پڑھنے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ لوگو مجھے ان لوگوں کے متعلق مشورہ دو جنہوں نے میری بیوی پر تہمت لگائی ہے۔ اللہ کی قسم میں نے اپنی بیوی میں کبھی کوئی برائی نہیں دیکھی اور نہ ہی وہ میری عدم موجودگی میں کبھی میرے گھر میں داخل ہوا پھر وہ ہر سفر میں میرے ساتھ شریک رہا ہے۔ اس پر سعد بن معاذ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجئے میں ان کی گردنیں اتار دوں۔ قبیلہ خزرج کا ایک شخص کھڑا ہوا (حسان بن ثابتؓ کی والدہ ان کی برادری سے تعلق رکھتی تھیں) اور (سعد سے) کہنے لگا: اللہ کی قسم تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ اللہ کی قسم اگر ان لوگوں کا تعلق قبیلہ اوس سے ہوتا تو تم کبھی یہ بات نہ کرتے۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ مسجد ہی میں اوس و خزرج کے درمیان لڑائی کا خدشہ ہو گیا۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ مجھے اس کا علم بھی نہیں تھا۔ اسی روز شام کے وقت میں ام مسطح کے ساتھ کسی کام کے لئے نکلی۔ (چلتے ہوئے) ام مسطح کو ٹھوکر لگی تو کہنے لگیں مسطح ہلاک ہو میں نے ان سے کہا کہ کیا بات؟ ہے آپ اپنے بیٹے کو کیوں کوس رہی ہیں۔ وہ خاموش ہو گئیں (تھوڑی دیر بعد) پھر ٹھوکر کھائی اور مسطح کی ہلاکت کی بددعا کی میں نے دوبارہ ان سے پوچھا لیکن اس مرتبہ بھی وہ خاموش رہیں۔ تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تو میں نے انہیں ڈانٹا اور کہا کہ آپ اپنے بیٹے کے لئے بددعا کرتی ہیں۔ وہ کہنے لگیں اللہ کی قسم میں اسے تمہاری وجہ سے ہی کوس رہی ہوں۔ میں نے پوچھا میرے متعلق کس وجہ سے؟ اس پر انہوں نے ساری حقیقت کھول کر بیان کر دی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا واقعی یہی بات ہے؟ کہنے لگیں: ہاں۔ اللہ کی قسم میں واپس لوٹ گئی۔ اور جس کام کے لئے نکلی تھی اس کی ذرا سی بھی حاجت باقی نہ رہی۔ اور پھر مجھے بخار ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے میرے والد کے گھر بھیج دیجئے۔ آپ ﷺ نے میرے ساتھ ایک غلام کو بھیج دیا۔ میں گھر میں داخل ہوئی تو دیکھا کہ ام رومانؓ (حضرت عائشہؓ کی والدہ) نیچے ہیں اور ابو بکرؓ اوپر قرآن کریم پڑھ رہے ہیں۔ (والدہ نے) پوچھا بیٹی کیسے آئی ہو؟ میں نے ان کے سامنے پورا قصہ بیان کیا

اور بتایا کہ اس کا لوگوں میں چرچا ہو چکا ہے انہیں بھی اس سے اتنی تکلیف نہ ہوئی جتنی مجھے ہوئی تھی۔ مجھ سے کہنے لگیں بنی گھبرانا نہیں اس لئے کہ اللہ کی قسم کوئی خوبصورت عورت ایسی نہیں جس سے اس کی سونکوں کے ہوتے ہوئے اس کا شوہر محبت کرتا ہو اور وہ (سونکیں) اس سے حسد نہ کریں اور اس کے متعلق باتیں نہ بنائی جائیں یعنی انہیں وہ اذیت نہیں پہنچی جو مجھے ہوئی تھی۔ پھر میں نے پوچھا کہ کیا میرے والد بھی یہ بات جانتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق پوچھا تو بتایا کہ ہاں آپ ﷺ بھی یہ بات جانتے ہیں اس پر میں اور زیادہ مطمئن ہو گئی اور رونے لگی۔ ابو بکرؓ نے میرے رونے کی آواز سنی تو نیچے تشریف لائے اور میری والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا کہ اسے اپنے متعلق پھیلنے والی بات کا علم ہو گیا ہے۔ لہذا اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے ابو بکرؓ نے فرمایا: بیٹی میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اپنے گھر واپس لوٹ جاؤ میں واپس آ گئی تو رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور میری خادمہ سے میرے متعلق دریافت کیا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم مجھے ان میں کسی عیب کا علم نہیں اتنا ضرور ہے کہ وہ سو جایا کرتی تھیں اور بکری اندر داخل ہو کر آٹا کھا جایا کرتی تھی۔ (راوی کو شک ہے کہ خمیر تھا کہا، یا عجمیتھا) اس پر بعض صحابہ نے اسے ڈانٹا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولو یہاں تک کہ بعض نے اسے برا بھلا بھی کہا۔ وہ کہنے لگی: سبحان اللہ! اللہ کی قسم میں ان کے متعلق اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنار خالص اور سرخ سونے کو پہچانتا ہے۔ پھر اس شخص کو بھی یہ بات پتہ چل گئی جو تم کیا گیا تھا۔ وہ بھی کہنے لگا کہ سبحان اللہ! اللہ کی قسم۔ میں نے کبھی کسی عورت کا سر مشکشف نہیں کیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر وہ اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا۔ اس کے بعد صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس آئے وہ ابھی میرے پاس ہی تھے کہ عصر کی نماز پڑھ کر آنحضرت ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ میرے والدین میرے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: اے عائشہ اگر تم برائی کے قریب گئی ہو یا تم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لو کیونکہ اللہ تعالیٰ بندوں کی

لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَأَةً حَسَنَاءَ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَارًا إِلَّا حَسَدَنَهَا وَقِيلَ فِيهَا قَادَا هِيَ لَمْ يُلْغُ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي قَالَتْ قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِي قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَتَزَلَّ فَقَالَ لِأُمِّي مَا شَأْنُهَا قَالَتْ بَلَغَهَا الذِّى ذَكَرَ مِنْ شَأْنِهَا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا بَنِيءُ إِلَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِكَ فَرَجَعْتُ وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِي وَسَأَلَ عَنِّي نَحَادِمَتِي فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْفُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَاكُلُ خَمِيرَتَهَا أَوْ عَجِينَتَهَا وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَصْدَقِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْقَطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّانِعُ عَلَى تَبَرِّ الدَّهَبِ الْأَحْمَرِ فَبَلَغَ الْأَمْرُ ذَلِكَ الرَّجُلَ الذِّى قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ ابْنَتِي قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَتْ وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي فَلَمْ يَزَالَا عِنْدِي حَتَّى دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدْ اكْتَنَفَ أَبَوَايَ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَتَشْهَدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنْ كُنْتُ قَارِفٌ سُوءَ أَوْظَلِمْتُ فَتَوْبِي إِلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ قَالَتْ وَقَدْ جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ أَلَا تَسْتَحْيِي مِنْ هَذِهِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا وَوَعِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالتَفْتُ إِلَى أَبِي فَقُلْتُ أَحِبُّهُ قَالَ فَمَاذَا أَقُولُ فَالتَفْتُ إِلَى أُمِّي فَقُلْتُ أَحِبُّهُ قَالَتْ أَقُولُ مَاذَا قَالَتْ

فَلَمَّا لَمْ يُجِئَا تَشْهَدُ فَحَمِدْتُ اللَّهَ وَأَنْتَبْتُ عَلَيْهِ
بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قُلْتُ أَمَّا وَاللَّهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي لَمْ
أَفْعَلْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنِّي لَصَادِقَةٌ مَّا ذَاكَ بِنَافِعِي عِنْدَكُمْ
لِي لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ وَأَشْرَبْتُمْ قُلُوبُكُمْ وَلَئِنْ قُلْتُ إِنِّي قَدْ
فَعَلْتُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُولُنَّ إِنَّهَا قَدْ بَاءَتْ
بَهَا عَلَى نَفْسِهَا وَاللَّهُ إِنِّي مَا أَجِدُنِي وَلَكُمْ مَثَلًا
قَالَتْ وَالتَّمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا
أَبَايُوسَفَ حِينَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ
عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ وَأَنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهِ فَسَكَنَّا فَرَفَعَ عَنْهُ وَإِنِّي
لَأَتَّبِعُ السُّرُورَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُ حَبِيبَهُ وَيَقُولُ
أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءً نَكَ قَالَتْ فَكُنْتُ
أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِي أَبَوَايَ قَوْمِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ
لَا وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمْ
وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءً تَبَى لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ
فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلَا غَيْرْتُمُوهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَقُولُ أَمَّا
زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِدِينِهَا فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا
خَيْرًا وَأَمَّا أُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ وَكَانَ
الَّذِي يَتَكَلَّمُ فِيهِ مُسْطَعٌ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي وَكَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي
تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ قَالَتْ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ
أَنْ لَا يَنْفَعَ مُسْطَحًا بِنَافِعَةٍ أَبَدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ
وَلَا يَأْتِلْ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ أِنْ
يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ يَعْنِي مُسْطَحًا إِلَى قَوْلِهِ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ
يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى
وَاللَّهُ يَارَبَّنَا إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَلَهُ بِمَا كَانَ
يَصْنَعُ

توبہ قبول کرتے ہیں۔ ام المؤمنینؓ فرماتی ہیں کہ ایک انصاری عورت آئی
اور دروازے میں بیٹھ گئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ
اس عورت کی موجودگی میں یہ بات کرتے ہوئے شرما تے نہیں غرض
آنحضرت ﷺ نے وعظ و نصیحت کی تو میں اپنے والد کی طرف متوجہ ہوئی
اور عرض کیا کہ آنحضرت ﷺ کو جواب دیجئے۔ انہوں نے فرمایا: میں کیا
کہہ سکتا ہوں۔ پھر میں والدہ کی طرف متوجہ ہوئی اور ان سے جواب
دینے کے لئے کہا تو انہوں نے بھی یہی کہا۔ جب ان دونوں نے کوئی
جواب نہیں دیا تو میں نے کلمہ شہادت پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان
کرنے کے بعد کہا: اللہ کی قسم اگر میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر آپ حضرات
سے یہ کہوں کہ میں اس فعل کی مرتکب نہیں ہوئی تب بھی یہ بات مجھے
کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ اس لئے کہ یہ بات تم لوگوں کے سامنے
کہی جا چکی ہے اور تمہارے دلوں میں سرایت کر گئی ہے اور اگر میں یہ
کہوں کہ ہاں میں نے یہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے نہیں
کیا ”تو تم لوگ کہو گے کہ اس نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا۔ اللہ کی قسم
میں تمہارے اور اپنے متعلق کوئی مثل نہیں جانتی پھر میں نے یعقوب کا
نام لینا چاہا تو میرے ذہن میں نہیں آیا اتنا ہی آیا کہ وہ ابویوسف ہیں
(یعنی میرا قصہ بھی انہی کی طرح ہے جیسے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو
کھونے کے بعد فرمایا) ”فصبر جميل“..... الآية (ترجمہ: صبر ہی
بہت ہے اور جس طرح تم بیان کر رہے ہو اس پر اللہ تعالیٰ مددگار ہے)
فرماتی ہیں کہ پھر اسی وقت آنحضرت ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور ہم لوگ
خاموش ہو گئے۔ جب وحی کے آثار ختم ہوئے تو میں نے آنحضرت
ﷺ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار دیکھے آپ ﷺ اپنی پیشانی سے پسینہ
پونچھتے ہوئے فرمانے لگے۔ عائشہ تمہیں بشارت ہو اللہ تعالیٰ نے
تمہاری پاکیزگی اور برکت نازل فرمادی ہے۔ ام المؤمنینؓ فرماتی ہیں
کہ میں بہت غصے میں تھی کہ میرے والدین نے مجھ سے کہا کہ اٹھ اور
کھڑی ہو جاؤ (یعنی آنحضرت ﷺ کا شکریہ ادا کرو) میں نے کہا نہیں
اللہ کی قسم نہ میں آپ ﷺ کا شکریہ ادا کروں گی اور نہ آپ دونوں کا۔
بلکہ اللہ رب العزت کا شکریہ ادا کروں گی اور اس کی ہی تعریف کروں
گی جس نے میری برکت نازل کی۔ آپ لوگوں نے تو میرے متعلق یہ

بات سن کر نہ اس کا انکار کیا اور نہ اسے روکنے کی کوشش کی۔ حضرت عائشہ فرمایا کرتی تھیں کہ زہب بن جحش کو اللہ تعالیٰ نے اس کی دینداری کی وجہ سے بچالیا اور اس نے اس موقع پر اچھی بات ہی کہی۔ لیکن ان کی بہن حمزہ برباد ہونے والوں کے ساتھ برباد ہو گئیں۔ اس تہمت کو پھیلانے والوں میں مسطح، حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن ابی شائل تھے۔ عبد اللہ بن ابی (منافق) ہی شوشے چھوڑتا اور خبریں جمع کرتا اور اس میں اسی کا زیادہ ہاتھ تھا۔ حمزہ بھی اس کے شریک کار تھیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ابو بکرؓ نے قسم کھائی کہ اب مسطح کو کبھی فائدہ نہ پہنچائیں گے تو یہ آیت نازل ہوئی ”وَلَا يَأْتِلُ أُولُوا الْفَضْلِ“..... الْآيَةِ (ترجمہ: اہل فضل اور رزق میں کشادگی رکھنے والے قسم نہ کھائیں) (اس سے مراد ابو بکرؓ ہیں) کہ قرابت داروں، مساکین اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہیں دیں گے (اس سے مراد مسطح ہیں) یہاں تک کہ فرمایا: اَلَا تَحِبُّونَ..... الْآيَةِ (ترجمہ: کیا تم لوگ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو معاف کر دیں اور وہ بہت معاف کرنے والے اور مہربان ہیں) اس پر ابو بکرؓ نے فرمایا: کیوں نہیں اے اللہ! اللہ کی قسم ہم تیری مغفرت ہی چاہتے ہیں اور پھر مسطح کو پہلے کی طرح ہی دینے لگے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے یونس بن یزید، معمر اور کئی راوی یہ حدیث زہری سے وہ عروہ بن زبیر سے وہ سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص لیشی اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے اور یہ سب حضرات حضرت عائشہؓ سے عروہ کی حدیث سے زیادہ مکمل اور لمبی حدیث نقل کرتے ہیں۔ پھر بندار بھی ابن عدی سے وہ محمد بن اسحاق سے وہ عبد اللہ بن ابی بکرؓ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ جب میری برأت نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور اس کا تذکرہ کرنے کے بعد وہ آیات تلاوت کیں پھر نیچے تشریف لائے اور دو مردوں اور ایک عورت پر حد قذف جاری کرنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۵۶۶۔ سورہ فرقان کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۹۷۳۔ حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے ہی تمہیں پیدا کیا۔ میں نے عرض کیا کہ پھر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کر دو کہ وہ

وَمِنْ سُورَةِ الْفُرْقَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۹۷۳۔ حَدَّثَنَا بِنْدَارُنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِي نَا سَفِيَانُ عَنْ وَاثِلِ بْنِ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذُّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَلَّا تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ

قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةً أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ أَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ

تمہارے ساتھ کھانا کھائے گا۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد؟ فرمایا: یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔

یہ حدیث حسن ہے۔ بندارا سے عبدالرحمن سے وہ سفیان سے وہ منصور اور اعمش سے وہ ابو داؤد سے وہ عمرو بن شریحیل سے وہ عبداللہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۷۴۔ حدثنا عبد بن حميد نا سعيد بن الربيع ابو زيد نا شعبة عن واصل الاحدب عن أبي وائل عن عبد الله قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم أي الذنب أعظم قال أن تجعل لله نداً وهو خلقك وأن تقتل ولدك ولداً منك أن تأكل معك أو من طعامك وأن تزني بحليلة جارك قال وتلا هذه الآية والذين لا يدعون مع الله إلهاً آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله إلا بالحق ولا يزنون ومن يفعل ذلك يلق أثاماً يضاعف له العذاب يوم القيامة ويخلد فيه مهاناً

۲۹۷۴۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا گناہ سب سے زیادہ بڑا ہے؟ فرمایا: تم اللہ کا شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ اور اپنی اولاد کو اس لئے قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانا کھانے لگے یا تمہارے کھانے میں سے نہ کھانے لگے اور یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔ عبداللہ فرماتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”والذين لا يدعون“..... الآية (ترجمہ: (رحمان کے بندے) وہ ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو معبود نہیں ٹھہراتے اور وہ لوگ اس نفس کو قتل نہیں کرتے جس کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے نیز زنا نہیں کرتے اور جو شخص یہ کام کرے گا اسے قیامت کے دن دگنا عذاب دیا جائے گا اور وہ ہمیشہ دوزخ ہی میں ذلیل ہو کر رہے گا۔

سفیان کی منصور اور اعمش سے منقول حدیث شعبہ کی واصل نے مروی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس لئے کہ واصل کی سند میں ایک شخص زیادہ مذکور ہے۔ محمد بن ثنی بھی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ واصل سے وہ ابو داؤد سے اور وہ عبداللہ سے نقل کرتے ہوئے عمرو بن شریحیل کا ذکر نہیں کرتے۔

سُورَةُ الشُّعَرَاءِ ۱۵۶۷۔ سورہ شعراء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۹۷۵۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت ”وانذر عشیرتک“..... الآية (ترجمہ: اے نبی! اپنے قرابت والوں کو ڈرا دیجئے) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے صفیہ بنت عبدالمطلب، اے فاطمہ بنت محمد، اے بنو عبدالمطلب میں تم لوگوں کے لئے اللہ رب العزت کے عذاب سے بچانے میں کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو طلب کر سکتے ہو۔

سُورَةُ الشُّعَرَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۹۷۵۔ حدثنا ابو الالیث احمد بن المقدم العجلي نا محمد بن عبد الرحمن اطاوی نا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت لما نزلت هذه الآية وأنذر عشیرتک الاقربین قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا صفیة بنت عبدالمطلب يا فاطمة بنت محمد يا بنی عبدالمطلب انی لا املک لکم من الله شیئاً سلونی

مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کچھ اور کئی راوی بھی یہ حدیث ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ بعض حضرات اسے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں اس باب میں علیؓ اور عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۹۷۶۔ حدثنا عبد بن حميد قال اخبرني زكريا بن عدي ناعبيد الله بن عمرو الرقي عن عبد الملك بن عمير عن موسى بن طلحة عن أبي هريرة قال لما نزلت وأنذر عشيرتک الأقربين جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم قريشا فخص وعَم فقال يامعشر قريش اتقوا أنفسكم من النار فإني لأأمليكم لكم من الله ضرا ولا نفعا يامعشر بني عبد مناف اتقوا أنفسكم من النار فإني لأأمليكم لكم من الله ضرا ولا نفعا يامعشر بني قصي اتقوا أنفسكم من النار فإني لأأمليكم لكم ضرا ولا نفعا يامعشر بني عبد المطلب اتقوا أنفسكم من النار فإني لأأمليكم لكم ضرا ولا نفعا يافاطمة بنت محمد اتقوا أنفسكم من النار فإني لأأمليكم لك ضرا ولا نفعا إن لك رجما وسابلا يلباها

۲۹۷۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب ”وانذر عشیرتک“..... الآية نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے قریش کو جمع کیا۔ اور خصوصی اور عمومی طور پر سب کو نصیحت کی۔ فرمایا: اے قریش کے لوگو! اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ۔ میں تم لوگوں کے لئے اللہ کی بارگاہ میں نفع یا تکلیف کا اختیار نہیں رکھتا۔ اے بنو عبد مناف خود کو دوزخ سے بچاؤ میں تم لوگوں کے لئے اللہ کے سامنے کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے بنو قصی بنو عبد المطلب اور فاطمہ بنت محمد (ﷺ) کو پکار کر اسی طرح فرمایا: اور فاطمہؓ نے فرمایا۔ تمہاری قرابت کا مجھ پر حق ہے میں اس حق کو دنیا ہی میں پورا کر دوں گا۔ باقی رہی آخرت تو اس میں مجھے کوئی اختیار نہیں۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ علی بن حجر یہ حدیث شعیب سے وہ عبد الملک سے وہ موسیٰ بن طلحہ سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور یہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔

۲۹۷۷۔ حدثنا عبد الله بن ابی زیاد نا ابو زيد عن عوف عن قسامة بن زهير قال ثنی الأشعري قال لما نزل وأنذر عشيرتک الأقربين وضع رسول الله صلى الله عليه وسلم إصبعه في أذنيه فرقع صوته فقال يابني عبد مناف ياصباحاه

۲۹۷۷۔ حضرت اشعریؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت ”وانذر عشیرتک“..... الآية نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈالیں اور آواز کو بلند کر کے فرمایا: اے بنو عبد مناف ڈرو (اللہ کے عذاب سے)۔ ❶

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ بعض راوی اسے عوف سے وہ قسامہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ یہ روایت زیادہ صحیح ہے اس میں ابو موسیٰ کا ذکر نہیں۔

❶ عرب کا یہ دستور ہے کہ اگر کسی چیز سے ڈرنا مقصود ہو تو یہ الفاظ کہے جاتے ہیں۔ ”یا صباحاہ“ واللہ اعلم۔ (مترجم)

۱۵۶۸۔ سورہ النمل کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۹۷۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دلیہ الارض نکلے گا۔ تو اس کے پاس حضرت سلیمانؑ کی مہر اور حضرت موسیٰؑ کا عصا ہوگا۔ جس سے وہ مؤمن کے چہرے پر لکیر کھینچے گا جس سے اس کا چہرہ چمکنے لگے گا اور کافر کے ناک پر حضرت سلیمانؑ کی مہر سے مہر لگا دے گا۔ یہاں تک کہ لوگ ایک خوان پر جمع ہوں گے تو ایک دوسرے کو کافر اور مؤمن کہہ کر پکاریں گے۔ (یعنی دونوں میں تفریق ہو جائے گی۔)

یہ حدیث حسن ہے اسے ابو ہریرہؓ اس کے علاوہ اور سند سے بھی دلیہ الارض کے بیان میں نقل کرتے ہیں اور اس باب میں ابوامامہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۵۶۹۔ سورہ القصص کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۹۷۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا (ابوطالب) سے فرمایا: "لا الہ الا اللہ" کہہ دیجئے تاکہ میں قیامت کے دن آپ کے متعلق ایمان کی گواہی دے سکوں۔ وہ کہنے لگے اگر مجھے یہ ڈرنہ ہوتا کہ قریش کہیں گے کہ (ابوطالب) نے موت کی گھبراہٹ کی وجہ سے کلمہ پڑھ لیا تو میں یہ کلمہ پڑھ کر تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "انک لا تھدی"..... الآیۃ (ترجمہ: اے محمد ﷺ) آپ جسے چاہیں اسے ہدایت نہیں دے سکتے۔ بلکہ ہدایت تو اللہ ہی جسے چاہتے ہیں دے دیتے ہیں۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف یزید بن کسان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۵۷۰۔ سورہ العنکبوت کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۹۸۰۔ حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ میرے متعلق چار آیتیں نازل ہوئیں پھر قصہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے

سُورَةُ النَّمْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۹۷۸۔ حدثنا عبد بن حمید نا روح بن عبادۃ عن حماد بن سلمۃ عن علی بن زید عن اوس بن خالد عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تخرج الذابۃ ومعها خاتم سلیمان وعصا موسی فتخلو وجه المؤمن وتختم انف الکافر بالخاتم حتی ان اهل الخوان ليجتمعون فيقول هذا یؤمنون ویقول هذا ینکفرون

سُورَةُ الْقَصَصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۹۷۹۔ حدثنا بندارنا یحیی بن سعید عن یزید بن کسان قال ثنی ابو حازم الاشجعی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمہ قل لا الہ الا اللہ اشهد لك بها يوم القيامة قال لولا ان تعیرنی قریش انما یحملہ علیہ الجزع لافقرت بها علیک فانزل اللہ انک لا تھدی من احببت ولكن اللہ یھدی من یشاء

سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۹۸۰۔ حدثنا محمد بن بشار و محمد بن المثنی قالانا محمد بن جعفر نا شعبه عن سماک بن حرب

نیکی کا حکم نہیں دیا۔ اللہ کی قسم میں اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گی نہ پیوں گی۔ جب تک مرنے جاؤں یا پھر تم دوبارہ کفر نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ جب انہیں کچھ کھلانا ہوتا تو منہ کھول کر کھلایا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں ”ووصینا الانسان بوالدیه“..... الآية (اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ احسان کا حکم دیا۔ اگر وہ چاہیں کہ تم میرے ساتھ اس چیز کو شریف کرو جس کے متعلق کوئی علم نہیں تو اس بات میں ان کی اطاعت نہ کرو لیکن دنیا میں ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرو۔)

قال سمعت مصعب بن سعد یحدث عن ابیه عن سعد قال انزلت فی أربع آیات فذكر قصة وقالت أم سعد أليس قد أمر الله بالبر والله لا أطعم طعماً ولا أشرب شرباً حتى أموت أو تكفر قال فكانوا إذا أرادوا أن يطعموها شحروا فاهاً فنزلت هذه الآية ووصینا الإنسان بوالدیه حسناً وإن جاهدك لتشرك بى الآية

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۸۱۔ حضرت ام ہانیٰ آنحضرت ﷺ سے اس آیت ”وتاتون فی نادیکم المنکر“ (یعنی تم اپنی محفلوں میں منکرات کا ارتکاب کرتے ہو) کی تفسیر میں نقل کرتی ہیں کہ وہ لوگ زمین والوں پر کنکریاں پھینکتے اور ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

۲۹۸۱۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابواسامة وعبدالله بن بکرا السهمی عن خاتم بن ابی صغیر عن سماک عن ابی صالح عن أم هانئ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قوله وتاتون فی نادیکم المنکر قال كانوا یخلفون أهل الأرض ویسخرون منهم

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف حاتم بن ابی صغیرہ کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ سماک سے روایت کرتے ہیں۔

۱۵۷۔ سورہ روم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۹۸۲۔ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر رومی اہل فارس پر غالب ہو گئے تو مؤمنوں کو یہ چیز اچھی لگی اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”الم غلبت الروم“..... الآية (یعنی روم غالب آ گئے) چنانچہ مؤمنین اہل روم کے فارس پر غالب ہو جانے پر خوش ہو گئے۔

سُورَةُ الرَّوْمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۹۸۲۔ حدثنا نصر بن علی الجهضمی نا المعتمر بن سلیمان عن ابیه عن سلیمان الاعمش عن عطیة عن ابی سعید قال لما كان يوم بدر ظهرت الروم على فارس فاعجب ذلك المؤمنين فنزلت الم غلبت الروم الى قوله يفرح المؤمنون بنصر الله ففرح المؤمنون بظهور الروم على فارس

یہ سند اس سند سے غریب ہے۔ نصر بن علی ”غلبت الروم“ ہی پڑھتے ہیں۔

۲۹۸۳۔ حضرت ابن عباسؓ ارشاد باری تعالیٰ ”الم غلبت الروم“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ ”غلبت اور غلبت“ مشرکین اہل فارس کی رومیوں پر برتری سے خوش ہوتے

۲۹۸۳۔ حدثنا الحسين بن حريث نا معاوية بن عمرو عن ابی اسحاق الفزاري عن سفيان عن حبيب بن ابی حمزة عن سعيد بن جبیر عن ابن

تھے کیونکہ وہ دونوں بت پرست تھے جب کہ مسلمان چاہتے تھے کہ رومی غالب ہو جائیں کیونکہ وہ اہل کتاب تھے۔ لوگوں نے اس کا ابو بکرؓ سے تذکرہ کیا تو انہوں نے آنحضرتؐ سے بیان کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: عنقریب رومی غالب ہو جائیں گے۔ جب حضرت ابو بکرؓ نے مشرکین سے اس کا ذکر کیا تو کہنے لگے ہمارے اور اپنے درمیان ایک مدت مقرر کر لو اور اگر اس مدت میں ہم غالب ہوں تو تم ہمیں اتنا اتنا دو گے اور اگر تم لوگ (اہل روم) پر غالب ہو گے تو ہم تمہیں اتنا اتنا دیں گے۔ چنانچہ پانچ برس کی مدت متعین کر دی گئی لیکن اس مدت میں اہل روم غالب نہ ہوئے۔ جب اس کا تذکرہ آنحضرتؐ سے کیا گیا تو آپؐ نے ابو بکرؓ سے فرمایا: تم نے زیادہ مدت کیوں نہ ٹھہرائی۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپؐ نے دس کے قریب کہا۔ سعید کہتے ہیں بضع دس سے کم کو کہتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد روم، اہل فارس پر غالب آ گئے۔ ”التم غلبت الروم“..... الآية سے یہی مراد ہے سفیان کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ اہل روم غزوہ بدر کے دن غالب ہوئے۔

عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى الْاَلَمَ غَلَبَتِ الرُّومُ فِي اَدْنَى الْاَرْضِ قَالَ غَلَبَتْ وَغَلَبْتُ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يُحِبُّونَ اَنْ يَظْهَرَ اَهْلُ فَارِسَ عَلَى الرُّومِ لِاَنَّهُمْ وَابَاَهُمْ اَهْلُ الْاَوْتَانِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُحِبُّونَ اَنْ يَظْهَرَ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ لِاَنَّهُمْ اَهْلُ كِتَابٍ فَذَكَرُوهُ لِاَبِي بَكْرٍ فَذَكَرَهُ اَبُو بَكْرٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَّا اِنَّهُمْ سَيَغْلِبُونَ فَذَكَرَهُ اَبُو بَكْرٍ لَهُمْ فَقَالُوا اجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ اَجَلًا فَاِنْ ظَهَرْنَا كَانَ لَنَا كَذًا وَكَذَا وَإِنْ ظَهَرْتُمْ كَانَ لَكُمْ كَذًا وَكَذَا فَجَعَلَ اَجَلَ خَمْسَ سِنِينَ فَلَمْ يَظْهَرُوا فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا جَعَلْتَهُ اِلَى ذُوْنٍ قَالَ اَرَاهُ الْعَشْرَ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ وَالْبِضْعُ مَا ذُوْنَ الْعَشْرِ قَالَ ثُمَّ ظَهَرَتِ الرُّومُ بَعْدَ قَالَ فَلَيْلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى الْاَلَمَ غَلَبَتِ الرُّومُ اِلَى قَوْلِهِ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللّٰهِ قَالَ سَفِيَانٌ سَمِعْتُ اَنَّهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف سفیان کی روایت سے جانتے ہیں وہ حبیب بن ابی عمرو سے روایت کرتے ہیں۔

۲۹۸۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ابو بکرؓ سے فرمایا کہ ابو بکرؓ تم نے شرط لگانے میں ”التم غلبت الروم“ الآية کی احتیاط کیوں نہیں کی حالانکہ بضع تین سے نو تک کو کہتے ہیں۔

۲۹۸۴۔ حدثنا ابو موسى محمد بن المثنى نا محمد بن خالد بن عثمة ثنى عبد الله بن عبد الرحمن الحمحى ثنى ابن شهاب الزهرى عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا بى بكر فى مناحبة الـم غلبت الروم الا احتطت يا ابا بكر فان البضع ما بين ثلث الى تسع

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسے زہری عبید اللہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۹۸۵۔ حضرت نيار بن كرم اسلمیؓ کہتے ہیں کہ جب ”التم غلبت الروم“..... الآية نازل ہوئی تو اہل فارس، اہل روم پر غالب تھے اور مسلمان اہل فارس کو مغلوب دیکھنے کے خواہش مند تھے اس لئے کہ رومی اہل کتاب تھے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

۲۹۸۵۔ حدثنا محمد بن اسمعيل نا اسمعيل بن ابي اويس ثنى ابن ابي الزناد عن عروة بن زبير عن نيار بن كرم قال لـم نزلت الـم غلبت الروم فى اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ

سَيُعْلَمُونَ فِي بَضْعِ سِنِينَ فَكَانَتْ فَارِسُ يَوْمَ نَزَلَتْ
هَذِهِ الْآيَةُ قَاهِرِينَ لِلرُّومِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُجِبُونَ
ظُهُورَ الرُّومِ عَلَيْهِمْ لِأَنَّهُمْ وَإِبَاهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ وَفِي
ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَيَوْمَئِذٍ يُفْرِجُ الْمُؤْمِنُونَ
بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ وَكَانَتْ
فَرِيشُ تَحِبُّ ظُهُورَ فَارِسَ لِأَنَّهُمْ وَإِبَاهُمْ لَيْسُوا
بِأَهْلِ كِتَابٍ وَلَا إِيْمَانٍ يَبْعَثُ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ
الْآيَةَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ يَصِيحُ فِي نَوَاحِي مَكَّةَ
الَّتِي غَلِبَتِ الرُّومُ فِي أَذْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ
غَلِبِهِمْ سَيُعْلَمُونَ فِي بَضْعِ سِنِينَ قَالَ نَاسٌ مِنْ فَرِيشَ
لِأَبِي بَكْرٍ فَذَلِكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ رَعْمٌ صَاحِبُكَ أَنَّ
الرُّومَ سَتَغْلِبُ فَارِسًا فِي بَضْعِ سِنِينَ أَقْلًا نَرَاهُنكَ
عَلَى ذَلِكَ قَالَ بَلَى وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الرِّهَانِ
فَارْتَهَنَ أَبُو بَكْرٍ وَالْمُشْرِكُونَ وَتَوَاضَعُوا الرِّهَانِ وَقَالُوا
لِأَبِي بَكْرٍ كَمْ تَحْعَلُ الْبَضْعَ ثَلَاثَ سِنِينَ إِلَى تَسْعِ
سِنِينَ فَسَمِعَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَسَطًا تَنْتَهَى إِلَيْهِ قَالَ
فَسَمُّوا بَيْنَهُمْ سِتَّ سِنِينَ قَالَ فَمَضَتْ السِّتُّ سِنِينَ
قَبْلَ أَنْ يَظْهَرُوا فَأَخَذَ الْمُشْرِكُونَ رَهْنَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا
دَخَلَتِ السَّنَةُ السَّابِعَةُ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ
فَعَابَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْمِيَةَ سِتِّ سِنِينَ
قَالَ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ فِي بَضْعِ سِنِينَ قَالَ وَأَسْلَمَ
عِنْدَ ذَلِكَ نَاسٌ كَثِيرٌ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمن بن ابی زناد کی روایت سے جانتے ہیں۔

سورۃ لقمان ۱۵۷۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۹۸۶- حضرت ابوامامہؓ آنحضرتؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ فرمایا:
گانے والی باندیوں کی خرید و فروخت نہ کیا کرو، اور نہ انہیں گانا سکھایا
کرو۔ نیز (یہ بھی جان لو کہ) ان کی تجارت میں بہتری نہیں پھر ان کی

سُورَةُ لُقْمَانَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۹۸۶- حدثنا قتيبة بن بكر بن مضر عن عبيد الله بن
زحر عن علي بن يزيد عن القاسم بن عبد الرحمن
عن أبي أمامة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

قیمت بھی حرام ہے۔ اور یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے ”ومن الناس من يشتري“..... الآية (یعنی بعض ایسے بھی ہیں جو کھیل کی چیزوں کو خریدتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے گمراہ کریں۔)

قَالَ لَا تَتَّبِعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوا هُنَّ وَلَا تَعْلَمُوهُنَّ وَلَا حَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ وَتَمْتَنَهُنَّ حَرَامٌ وَفِي مِثْلِ هَذَا أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لِهَوَا الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

یہ حدیث غریب ہے اور اسے قاسم، ابوامامہ سے نقل کرتے ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ قاسم ثقفی اور علی بن یزید ضعیف ہیں۔

سُورَةُ السَّجْدَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة السجدة ۲۵۷-۲۵۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۹۸۷۔ حدثنا عبد الله بن أبي زياد نا عبد العزيز بن عبد الله الاويسى عن سليمان بن بلال يحيى بن سعيد عن أنس بن مالك إن هذه الآية تتجافى جنوبهم عن المضاجع نزلت في انتظار الصلوة التي تدعى العتمة

۲۹۸۷۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ”تتجافى جنوبهم“..... الآية (یعنی ان کے پہلو خواب گاہوں سے جدا رہتے ہیں) اس نماز کے انتظار کے بارے میں نازل ہوئی جسے عتمة کہا جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۹۸۸۔ حدثنا ابن ابى عمر نا سفيان عن ابى الزناد عن الأعرج عن أبى هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال قال الله تعالى أعذدت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا أذن سمعت ولا خطر على قلب بشر وتصديق ذلك في كتاب الله فلا تعلم نفس ما أخفى لهم من قرة أعين جزاء بما كانوا يعملون

۲۹۸۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ رسول اکرم ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسا انعام (جنت) تیار کیا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی، نہ کسی کان نے ان نعمتوں کے متعلق سنا اور نہ کسی کے دل میں ان چیزوں کا خیال آیا۔ اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ ارشاد ہے ”فلا تعلم نفس“..... الآية (کوئی شخص نہیں جانتا جو ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک کے لئے چھپا کر رکھا گیا ہے اور یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۸۹۔ حدثنا ابن ابى عمر نا سفيان عن مطرف بن طريف وعبد الملك هو ابن أبجر سمعا الشعبي يقول سمعت المغيرة بن شعبه على المنبر يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم يقول إن موسى سأل ربه فقال أى رب أى أهل الجنة أدنى منزلة قال رجلاً يأتى بعد ما يدخل أهل الجنة الجنة فيقال

۲۹۸۹۔ شعبی کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن شعبہؓ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ اے رب جنتیوں میں سے سب سے کم درجے والا کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ شخص جو جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ داخل ہو جاؤ۔ وہ کہے گا کہ کیسے داخل ہو جاؤں۔ سب لوگوں نے اپنے لئے گھر اور اپنی اپنی لینے کی چیزیں لے لی ہیں۔

• اس سے مراد عشاء کی نماز ہے۔ (مترجم)

اس سے کہا جائے گا کہ کیا تم اس پر راضی ہو کہ تمہیں وہ کچھ عطا کر دیا جائے جو دنیا میں ایک بادشاہ کے پاس ہوا کرتا تھا؟ وہ کہے گا۔ ہاں میں راضی ہوں پھر اس سے کہا جائے گا کہ تمہارے لئے یہ اور اس کے مثل اور اس کے مثل اور اس کے مثل ہے۔ وہ کہے گا اے ربّاً میں راضی ہو گیا پھر اس سے کہا جائے گا کہ تمہارے لئے یہ سب کچھ اور اس سے دس گنا زیادہ ہے وہ عرض کرے گا اے اللہ میں راضی ہوں۔ پھر کہا جائے گا کہ اس ساتھ ساتھ ہر وہ چیز بھی جو تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھوں کو لذت حاصل ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض یہ حدیث شعی سے اور وہ مغیرہ بن شعبہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

سورۃ الاحزاب ۱۵۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۹۹۰۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ہم نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے؟ ”ما جعل اللہ لرجل“..... (یعنی اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے سینے میں دودل نہیں بنائے) انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے کہ کوئی چیز بھول گئے چنانچہ منافقین جو آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہنے لگے تم لوگ دیکھ رہے ہو کہ ان کے دودل ہیں۔ ایک تمہارے ساتھ اور ایک کسی اور کے ساتھ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ”ما جعل اللہ“.....

عبد بن حمید بھی احمد بن یونس سے اور وہ زہیر سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۹۱۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضر جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا وہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے اور یہ بات ان پر بہت گراں گزری۔ کہنے لگے کہ پہلی جنگ جس میں آنحضرت ﷺ تشریف لے گئے میں نہ جاسکا۔ اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ آئندہ مجھے کسی جنگ میں شریک کریں تو دیکھیں کہ میں کیا کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں وہ اس سے زیادہ کہنے سے ڈر گئے۔ پھر آنحضرت ﷺ کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہوئے جو ایک سال بعد ہوئی۔ وہاں راستے میں انہیں

لہ، اُدْخُلْ فَيَقُولُ كَيْفَ اَدْخُلُ الْحَنَّةَ وَقَدْ نَزَلُوا مِنْ اَرْضِهِمْ وَاَحَدُوا اَحَدًا تَهُمُ قَالَ فَيَقَالَ لَه اَتَرْضٰى اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ مَا كَانَ لِلْمَلِكِ مِنْ مَّلُوْكَ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيُّ رَبِّ رَضِيتُ فَيَقَالَ لَه فَاِنْ لَكَ هَذَا وَمِثْلُهٗ وَمِثْلُهٗ وَمِثْلُهٗ فَيَقُوْلُ رَضِيتُ اَيُّ رَبِّ فَيَقَالَ لَه فَاِنْ لَكَ هَذَا وَعَشْرَةٌ اَمْثَالِهٖ فَيَقُوْلُ رَضِيتُ بِاللّٰهِ يَارَبِّ فَيَقَالَ لَه فَاِنْ لَكَ مَعَ هَذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ

سُورَةُ الْاَحْزَابِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۹۹۰۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن بن صاعد الحراني نا زهير نا قابوس بن ابي ظبيان نا اباہ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ اَرَاَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ حَوْفِهِ مَا عَنِىْ بِذٰلِكَ قَالَ قَامَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يُصَلِّیْ فَخَطَرَ حَظْرَةً فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ يُصَلُّونَ مَعَهُ اَلَا تَرٰى اَنْ لَّهٗ قَلْبَيْنِ قَلْبًا مَّعَكُمْ وَقَلْبًا مَّعَهُمْ فَانْزَلَ اللّٰهُ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ حَوْفِهِ

۲۹۹۱۔ حدثنا احمد بن محمد نا عبد الله بن المبارك نا سليمان بن المغيرة عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عَمِّيْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ سَمِيتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَوَّلُ مَشْهَدٍ قَدْ شَهِدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُبْتُ عَنْهُ اَمَّا وَاللّٰهِ لَئِنْ اَرَانِیَ اللّٰهُ مَشْهَدًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيْنَ اللّٰهُ

مَا أَصْنَعُ قَالَ فَهَابْ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍ وَأَيْنَ قَالَ وَأَهْلُ الرِّبْعِ الْحَنَّةِ أَجَدَهَا دُونَ أُحُدٍ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَوُجِدَ فِي حَسَدِهِ بَضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمِيَةٍ قَالَتْ عَمَّتِي الرِّبْعُ بِنْتُ نَضْرٍ فَمَا عَرَفْتُ أَحْيًى إِلَّا بَيْنَانِهِ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۹۲۔ حدثنا عبد بن حميد نا يزيد بن هارون نا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ لِأَنَّ اللَّهَ أَشْهَدَنِي قِتَالًا لِلْمُشْرِكِينَ لِيرَيَنَّ اللَّهُ كَيْفَ أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ وَأَبِهَ هَؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ وَاعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ يَعْنِي أَصْحَابَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَلَقِيَهُ سَعْدُ قَالَ يَا أَحْيَى مَا فَعَلْتَ أَنَا مَعَكَ فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَصْنَعَ مَا صَنَعَ فَوُجِدَ فِيهِ بَضْعًا وَثَمَانِينَ بَيْنَ ضَرْبَةٍ بِسَيْفٍ وَطَعْنَةٍ بِرُمَحٍ وَرَمِيَةٍ بِسَهْمٍ وَكُنَّا نَقُولُ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ نَزَلَتْ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ قَالَ يَزِيدُ يَعْنِي الْآيَةَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے انس بن مالک کے چچا کا نام انس بن نضر ہے۔

۲۹۹۳۔ حدثنا عبد القدوس بن محمد العطار البصري نا عمرو بن عاصم عن اسحاق بن يحيى بن طلحة عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَلَا أَبَشْرُكَ قُلْتُ بَلَى قَالَ سَمِعْتُ

سعد بن معاذؓ ملے تو فرمایا: اے ابو عمرو (انس) کہاں جا رہے ہو؟ فرمایا: واہ واہ میں احد میں جنت کی خوشبو پارہا ہوں۔ پھر انہوں نے جنگ کی اور قتل کر دیے گئے ان کے جسم پر چوٹ، نیزے اور تیروں کے اسی سے زیادہ زخم تھے۔ میری پھوپھی ربیع بنت نضر کہتی ہیں کہ میں اپنے بھائی کی لاش صرف پوروں کی وجہ سے پہچان سکی اور پھر یہ آیت نازل ہوئی ”رجال صدقوا“..... الآية (ترجمہ: یعنی ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے ہیں اور بعض انتظار میں ہیں۔ نیز انہوں نے اپنے اقرار کو بدلائیں۔

۲۹۹۲۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میرے چچا جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تو کہنے لگے کہ پہلی جنگ جو آنحضرت ﷺ نے کی میں اس میں شامل نہیں ہوا۔ اگر اللہ تعالیٰ مجھے کسی جنگ میں شریک ہونے کا موقع دیں تو دیکھیں کہ میں کیا کرتا ہوں۔ چنانچہ جنگ احد ہوئی تو مسلمان شکست کھا گئے اور اس موقع پر انہوں نے کہا: اے اللہ میں تجھ سے اس بلا سے پناہ مانگتا ہوں جسے یہ مشرک لائے ہیں اور صحابہ کے فعل پر معذرت چاہتا ہوں پھر آگے بڑھے تو سعد سے ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا: بھائی آپ نے کیا کیا؟ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں لیکن (سعد کہتے ہیں) میں وہ نہ کر سکا جو انہوں نے کیا۔ ان کے جسم پر اسی سے زیادہ زخم تھے۔ جن میں تلوار کی مار، نیزے کے کچوکے اور تیر کے لگنے کے نشانات شامل ہیں ہم کہا کرتے تھے ان کے اور ان کے ساتھیوں کے متعلق ہی یہ آیت نازل ہوئی ”فمنهم من قضی نحبہ“..... الآية یزید کہتے ہیں کہ اس سے مراد پوری آیت ہے۔

۲۹۹۳۔ حضرت موسیٰ بن طلحہؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہؓ کے ہاں گیا تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہے جو اپنا کام کر چکے ہیں۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے معاویہ سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اسے موسیٰ بن طلحہ بھی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔

۲۹۹۴۔ حضرت ابو کریب نا یونس بن بکیر عن طلحة بن يحيى عن موسى وعيسى ابني طلحة عن أبيهما طلحة أن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا لأعرابي جاهل سله عن من قضى نحبه من هو وكانوا لا يجترءون على مسئلته يوقرونه ويهابونه، فسأله الأعرابي فأعرض عنه ثم سأله فأعرض عنه ثم إنني إطلعت من باب المسجد وعلى ثياب خضر فلما رأيته النبي صلى الله عليه وسلم قال أين السائل عمن قضى نحبه قال الأعرابي أنا يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا مِمَّنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ

۲۹۹۳۔ حضرت طلحہ عفرماتے ہیں کہ صحابہ نے ایک اعرابی سے کہا کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھو کہ جو لوگ اپنا کام کر چکے ہیں وہ کون ہیں؟ صحابہ یہ سوال پوچھنے کی جرأت نہیں رکھتے تھے۔ وہ حضرات آپ ﷺ کی توقیر کرتے اور آپ ﷺ سے ڈرتے تھے جب اعرابی نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے اس کی طرف التفات نہیں کیا۔ اس نے دوبارہ یہی سوال کیا تو آپ ﷺ نے پھر چہرہ دوسری طرف پھیر لیا اس نے تیسری مرتبہ یہی پوچھا تو بھی آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ پھر میں مسجد کے دروازے سے داخل ہوا میرے بدن پر سبز کپڑے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوال کرنے والا کون ہے؟ اس نے عرض کیا میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہے جو اپنا کام کر چکے ہیں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف یونس بن بکیر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۹۵۔ حضرت عائشہ عفرماتی ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ کو اپنی بیویوں کو اختیار دینے کا حکم دیا گیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے ابتداء کی اور فرمایا: عائشہ میں تم سے ایک بات کہتا ہوں تم اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا یہاں تک کہ اپنے والدین سے مشورہ نہ کرو۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جانتے تھے کہ میرے ماں باپ کبھی مجھے آپ ﷺ سے علیحدگی کا حکم نہیں دیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ“..... الآية ترجمہ: اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم لوگ دنیاوی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں (طلاق دے کر) اچھی طرح رخصت کروں اور اگر اللہ، اس کا رسول اور دار آخرت چاہتی ہو تو اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکوں کے لئے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس میں کس چیز کے متعلق اپنے والدین سے مشورہ کروں میں اللہ، اس کے رسول اور دار آخرت کو اختیار کرتی ہوں۔ پھر دوسری ازواج نے

۲۹۹۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا عثمان بن عمر عن يونس بن يزيد عن الزهري عن أبي سلمة عن عائشة قالت لما أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بتخيير أزواجه بدأيي فقال يا عائشة أني ذاكر لك أمرا فلا عليك أن لا تستعجلي حتى تستأمرى أبويك قالت وقد علم أن أبواي لم يكونا ليأمراني بفراقه قالت ثم قال إن الله يقول يَأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ حَتَّىٰ بَلِّغَ لِّلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا قُلْتُ فَيَأْتِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَالْدارَ الْآخِرَةَ وَفَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ

بھی اسی طرح کیا جس طرح میں نے کیا تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری بھی اسے عروہ سے اور وہ ام المومنینؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۹۹۶۔ حضرت عمر بن ابوسلمہ جو آنحضرت ﷺ کے ریب ہیں فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”انما يريد الله ليذهب“..... الآية (ترجمہ: اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ اے اہل بیت تم لوگوں سے نجاست کو دور کر دیں) تو آپ ﷺ ام سلمہؓ کے گھر میں تھے۔ آپ ﷺ نے فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلوایا اور ان سب پر ایک چادر ڈال دی۔ علیؓ آپ ﷺ کے پیچھے تھے پھر ان پر بھی چادر ڈال دی اور عرض کیا یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے گناہ کی نجاست دور کر دے اور ان کو بخوبی پاک کر دے۔ ام سلمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ (یعنی چادر میں آنے کا ارادہ کیا) آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنی جگہ رہو تو خیر پر ہو۔

۲۹۹۶۔ حدثنا قتيبة بن محمد بن سليمان بن الاصبهاني عن يحيى بن عبيد عن عطاء بن أبي رباح عن عمر بن أبي سلمة ربيب النبي صلى الله عليه وسلم قال لما نزلت هذه الآية على النبي صلى الله عليه وسلم انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا في بيت أم سلمة فدعا فاطمة وحسنا وحسينا فجللهم بكساء وعلى خلف ظهره فجلله بكساء ثم قال اللهم هؤلاء اهل بيتي فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا قالت أم سلمة وأنا معهم يا نبي الله قال أنت على مكانك وأنت على خير

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ عطاء اے عمر بن ابی سلمہ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۹۹۷۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی چھ ما تک یہ عادت رہی کہ جب فجر کی نماز کے لئے نکلتے تو حضرت فاطمہؓ کے گھر کے دروازے سے گزرتے ہوئے فرماتے: اے اہل بیت اللہ تعالیٰ تم سے گناہ کی نجاست کو دور کرنا چاہتے ہیں اور تمہیں اچھی طرح پاک کرنا چاہتے ہیں۔

۲۹۹۷۔ حدثنا عبد بن حميد نا عفان بن مسلم نا حماد بن سلمة نا علي بن زيد عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمر بباب فاطمة ستة أشهر إذا خرج لصلوة الفجر يقول يا أهل البيت انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی حضرت عائشہؓ سے روایت سے جانتے ہیں وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں اس باب میں ابوہریرہؓ، معقل بن یسارؓ اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۹۹۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ وحی میں سے کچھ چھپاتے ہوتے تو یہ آیت ضرور چھپاتے ”واذنقول للذي... الخ.“ (یعنی اور جب آپ اس شخص سے فرما رہے تھے جس پر اللہ بھی انعام کیا اور آپ نے بھی کہ اپنی بیوی کو اپنی زوجیت میں رہ دے اور اللہ سے ڈرے۔ آپ اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے۔ جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا۔ اور آپ لوگوں سے ڈرتے تھے جسے

۲۹۹۸۔ حدثنا علي بن حجر نا داود بن الزبرقان عن داود بن ابی هند عن الشعبي عن عائشة قالت لو كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كاتما شيئا من الوحي لكانت هذه الآية واذا تقول للذي انعم الله يعني عليه بالاسلام وانعمت عليه يعني بالعتق فاعتقته امسك عليك زوجك واتق الله وتحفي

ظاہر کرنے والا تھا۔ اور آپ لوگوں سے ڈرتے تھے جب کہ خدا ہی سے ڈرنے کا زیادہ حق ہے۔ پھر جب زید کا اس سے جی بھر گیا تو ہم نے اس کا آپ ﷺ سے نکاح کر دیا تاکہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے متعلق کوئی تنگی نہ رہے جب وہ ان سے اپنا جی بھر چکیں اور خدا کا یہ حکم تو ہونے ہی والا تھا (اللہ کے انعام سے مراد اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے انعام سے مراد نہیں آزاد کرنا ہے۔ جب آنحضرت ﷺ نے زید کی بیوی سے (ان کی طلاق کے بعد) نکاح کیا تو لوگ کہنے لگے دیکھو اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”ماکان محمد اباً احد من رجالکم“.....

الایۃ (یعنی محمد ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں) جب زید چھوٹے تھے تو آنحضرت ﷺ نے انہیں متبہی بنایا تھا پھر وہ آپ ہی کے پاس رہے۔ یہاں تک کہ جو ان ہو گئے اور لوگ انہیں زید بن محمد کہہ کر پکارنے لگے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”ادعوہم لابائہم“..... (یعنی متبہی (منہ بولے بیٹے کو) ان کے باپ کی طرف منسوب کیا کرو کیونکہ اللہ کے نزدیک یہی عدل کی بات ہے۔ اگر تمہیں ان کے باپ کا علم نہ ہو تو یہ تمہارے دینی بھائی اور تمہارے دوست ہیں) یعنی انہیں اس طرح پکارا کرو فلاں شخص فلاں کا دوست ہے اور فلاں، فلاں کا بھائی ہے اور اقط عند اللہ سے مراد یہی ہے کہ اللہ کے نزدیک یہی عدل کی بات ہے۔

یہ حدیث داؤد بن ابی ہند سے منقول ہے وہ شعبی سے وہ مسروق سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمایا: اگر رسول اکرم ﷺ وحی سے کچھ چھپاتے تو یقیناً یہ آیت چھپاتے ”و اذ نقول للذی“..... الایۃ۔ وہ اس حدیث کو طول کے ساتھ بیان نہیں کرتے۔ حدیث مذکور عبد اللہ بن وضاح کوئی بھی عبد اللہ بن ادریس سے وہ داؤد بن ابی ہند سے وہ شعبی سے وہ مسروق سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ وحی سے کچھ چھپاتے تو یہ آیت ہی چھپاتے ”و اذ نقول للذی“..... الایۃ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۹۹۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم زید بن حارثہؓ کو زید بن محمد (ﷺ) ہی کہہ کر پکارا کرتے تھے یہاں تک کہ قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی ”ادعوہم لابائہم“ (یعنی انہیں

فِی نَفْسِکَ مَا لِلّٰہِ مُبْدِیْہِ وَتَخْشِی النَّاسَ وَاللّٰہَ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰہُ اِلٰی قَوْلِہِ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لَّمَّا تَزَوَّجَہَا قَالُوْا تَزَوَّجَ حَلِیْلَۃً اٰتٰیہُ فَانْزَلَ اللّٰہُ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبًا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیْنَ وَکَانَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تَبْنٰہُ وَہُوَ صَغِیْرٌ فَلَبِثْتُ حَتّٰی صَارَ رَجُلًا یُقَالُ لَہُ زَیْدٌ بَنُ مُحَمَّدٍ فَانْزَلَ اللّٰہُ اَدْعُوْہُمْ لِاَبَائِہُمْ ہُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰہِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اَبَآءَہُمْ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِیْکُمْ فُلَانٌ مَّوْلِی فُلَانٍ وَفُلَانٌ اَخُو فُلَانٍ ہُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰہِ یَعْنِیْ اَعْدَلُ عِنْدَ اللّٰہِ

۲۹۹۹۔ حدثنا قتیبۃ نا یعقوب بن عبدالرحمن عن موسی بن عقیبۃ عن سلیم عن ابی عمر قال ما کُنَّا نَدْعُو زَیْدَ بْنَ حَارِثَۃَ اِلَّا زَیْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰی نَزَلَ

الْقُرْآنُ أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ

۳۰۰۰۔ حدثنا الحسن بن قزعة البصري نا مسلمة بن علقمة عن داود بن أبي هند عن عامر الشعبي في قول الله تعالى مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ قَالَ مَا كَانَ..... لِيَعِيشَ لَهُ، فِيكُمْ وَلَدٌ ذَكَرَ

۳۰۰۱۔ حدثنا عبد بن حميد ثنا محمد بن كثير عن حصين عن عكرمة عن أم عمارة الأنصارية أنها أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت ما أرى كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا لِلرِّجَالِ وَمَا أَرَى النِّسَاءَ يَذْكُرْنَ بِشَيْءٍ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْآيَةَ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۰۰۲۔ حدثنا عبد بن حميد نا محمد بن الفضل نا حماد بن زيد عن ثابت عن أنس قال لما نزلت هذه الآية في زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَمَّا قُضِيَ زَيْنَبُ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاهَا قَالَ فَكَانَتْ تَفْتَحِرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ زَوَّجْنَاهُنَّ أَهْلُو كُنَّ وَزَوَّجَنِي اللَّهُ مِنْ قَوْقٍ سَبْعِ سَمَوَاتٍ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۰۳۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبيد الله بن موسى عن اسراويل عن السدي عن أبي صالح عن أم هانئ بنت أبي طالب قالت خطبني رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعتذرت إليه فَعَدَّرَنِي ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّتِي آتَيْتِ أَجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عِمَّاكِ وَبَنَاتِ عَمَاتِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ الْآيَةَ قَالَتْ فَلَمْ أَكُنْ أَجِلْ لَهُ، لِأَنِّي لَمْ

ان کے اصلی باپ ہی کی طرف منسوب کر کے پکارا کرو اللہ کے نزدیک یہی انصاف کی بات ہے۔)

۳۰۰۰۔ حضرت عامر شعبیؓ ”ماکان محمد“..... الآية کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کا کوئی بیٹا تم لوگوں میں زندہ نہیں رہا۔

۳۰۰۱۔ حضرت ام عمارہ انصاریؓ، آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ سب سے چیزیں مردوں کے لئے ہیں اور قرآن میں عورتوں کا کہیں ذکر نہیں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”ان المسلمین والمسلمات“..... الآية۔

۳۰۰۲۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”فلما قضی زینب منها“..... الآية (یعنی پھر جب زینب کا اس سے جی بھر گیا تو ہم نے آپ ﷺ سے اس کا نکاح کر دیا) نازل ہوئی تو زینب دوسری ازواج پر غرر کرتے ہوئے کہا کرتی تھیں کہ تم لوگوں کا نکاح تو تمہارے عزیزوں نے کیا جب کہ میرا نکاح اللہ تبارک و تعالیٰ نے سا تویر آسمان سے کیا ہے۔

۳۰۰۳۔ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے پیغام نکاح بھیجا تو میں نے معذوری ظاہر کر دی۔ آپ ﷺ نے میرا عذر قبول کر لیا اور پھر یہ آیت نازل ہوئی ”انا احللناک ازواجک“..... الآية (ترجمہ: اے نبی ہم نے آپ کے لئے آپ ﷺ کی وہ بیویاں حلال کی ہیں جن کے مہر آپ دے چکے ہیں اور عورتیں بھی جو آپ کی مملوکہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنیمت میں دلا دی ہیں۔ نیز آپ کے چچا، پھوپھیوں، ماموں اور خالائوں کا بیٹیاں بھی جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی ہو۔) ام ہانیؓ کہتے

أَهْجَرُ كُنْتُ مِنَ الطَّلَقَاءِ

ہیں کہ اس طرح میں آپ ﷺ کے لئے حلال نہیں رہی کیونکہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ ہجرت نہیں کی تھی اور ان لوگوں میں سے تھی جو فحش مکہ کے بعد اسلام لائے تھے۔

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے سدی کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۰۰۴۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ”وَتُخْفَى فِي نَفْسِكَ“ لایہ۔ زینب بنت جحش کے بارے میں نازل ہوئی۔ ① زید (ان کے شوہر) آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور ان کی شکایت کی اور طلاق کا ارادہ ظاہر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی بیوی کو پاس رکھو اور اللہ سے ڈرو۔

۳۰۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصُّبَّيْ نَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَتُخْفَى فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ فِي شَانِ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ جَاءَ زَيْدٌ يَشْكُو فَهُمْ يَطْلُقُوهَا فَاسْتَأْمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۰۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو ہجرت کرنے والی اور مومن عورتوں کے علاوہ دوسری عورتوں سے نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدِ“ لایہ (یعنی اس کے بعد آپ کے لئے حلال نہیں اور نہ ہی یہ درست ہے کہ آپ ان کی جگہ دوسری بیویاں کر لیں اگرچہ ان کا حسن آپ ﷺ کو اچھا معلوم ہو مگر جو آپ ﷺ کو ملو کہ ہو) نیز مومن جوان عورتیں حلال کیں اور وہ ایمان والی عورت جس نے خود کو آپ ﷺ کے سپرد کر دیا۔ پھر اسلام کے علاوہ کسی بھی دین سے تعلق رکھنے والی عورت کو حرام کیا اور پھر فرمایا: (جو شخص ایمان لانے سے) انکار کرے گا اس کا عمل برباد ہو گیا اور آخرت میں وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہے) نیز فرمایا: ”يَأْيَاهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا“ لایہ (یعنی اے نبی ﷺ ہم نے آپ کے لئے وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جن کے مہر آپ ادا کر چکے ہیں نیز وہ عورتیں بھی جو آپ کی ملکیت میں (بطور باندیاں) ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنیمت

۳۰۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ نَا رُوحُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْنَافِ النِّسَاءِ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدِ وَلَئِنْ تَبَدَّلَ بَيْنَ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَأَحْلَلَّ اللَّهُ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَأَمْرًا مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتِ دِينٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْأَخِرَةِ مِنَ الْخَسِرِينَ وَقَالَ يَأْيَاهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِيَّاتِ أَتَيْتَ أَجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَحَرَّمَ مَا سِوَايَ ذَلِكَ مِنْ أَصْنَافِ النِّسَاءِ

① اس آیت کا معنی یہ ہے کہ (آپ جو بات اپنے دل میں چھپا رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ ظاہر کرنا چاہتے ہیں) اور وہ بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دل میں تھا کہ اگر زید نے انہیں طلاق دے دی تو آپ ان کی دلجوئی کے لئے ان سے نکاح کر لیں گے۔ لیکن چونکہ زید آپ ﷺ کے حشمتی تھے، لہذا شرم کی وجہ سے یہ بات زبان مبارک پر نہ لائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بات ظاہر کر دی کیونکہ وہ حق بات سے نہیں شرمتا۔

میں دلویا ہے پھر آپ کے چچا، پھوپھیوں، ماموں اور خالادوں کی وہ بیٹیاں بھی حلال ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی۔ نیز وہ مسلمان عورت بھی جس نے خود کو بلا عوض پیغمبر کے سپرد کر دیا بشرط یہ کہ پیغمبر اس سے نکاح کرنا چاہیں۔ یہ سب (احکام) آپ ﷺ کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں دوسرے مومنوں کے لئے نہیں) اور اس کے علاوہ عورتوں کی تمام اقسام حرام کر دیں۔

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف عبدالحمید بن بہرام ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ احمد بن حسن، احمد بن حنبل کا قول نقل کرتے ہیں کہ عبدالحمید بن بہرام کی حوشب سے منقول احادیث میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۰۰۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وفات تک آپ کے لئے تمام عورتیں حلال ہو گئی تھیں۔

۳۰۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسَفِيَانُ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أُجِلَّ لَهُ النِّسَاءُ۔

۳۰۰۷۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی بیویوں میں سے کسی کے ساتھ سہاگ رات گزاری اور مجھے کچھ لوگوں کو کھانے کی دعوت دینے کے لئے بھیجا۔ جب وہ لوگ کھا چکے اور جانے کے لئے نکل گئے تو آنحضرت ﷺ اٹھ کر حضرت عائشہؓ کے گھر کی طرف چل دیے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دیکھا کہ دروازہ بند ہوئے ہیں لہذا واپس ہوئے۔ اس پر وہ دونوں اٹھ کر چلے گئے۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ...“ (اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک آپ ﷺ تم لوگوں کو کھانے کی دعوت نہ دیں نہ یہ کہ تم اس کے پکینے کا انتظار کرتے رہو۔)

۳۰۰۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَجَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ قَوْمًا إِلَى الطَّعَامِ فَلَمَّا أَكَلُوا وَخَرَجُوا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْطَلِقًا قَبْلَ بَيْتِ عَائِشَةَ فَرَأَى رَجُلَانِ جَالِسَيْنِ فَأَنْصَرَفَ رَاجِعًا فَقَامَ الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ نَارًا يَهْدِيهِمَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرِ نَاطِرٍ مِنْهُ إِنَّهُ

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس میں ایک قصہ ہے۔ ثابت یہی حدیث انس سے طوالت کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔

۳۰۰۸۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ ایک بیوی کے دروازے پر تشریف لے گئے جس کے ساتھ سہاگ رات منائی تھی۔ آپ ﷺ نے ان کے پاس ایک گروہ کو پایا تو واپس تشریف لے گئے اپنا کوئی کام کیا پھر واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ لوگ ابھی تک موجود ہیں۔ لہذا پھر چلے گئے اور اپنا کوئی کام کر کے دوبارہ تشریف لائے اس مرتبہ لوگ جا چکے تھے۔ انسؓ

۳۰۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَاسَهْلُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بَابَ أَمْرَةٍ عَرَّسَ بِهَا فَاذًا عِنْدَهَا قَوْمٌ فَأَنْطَلَقَ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَأَحْتَسِسَ ثُمَّ رَجَعَ وَعِنْدَهَا قَوْمٌ فَأَنْطَلَقَ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَرَجَعَ وَقَدْ خَرَجُوا قَالَ

فرماتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ داخل ہوئے اور میرے اور اپنے درمیان ایک پردہ ڈال دیا۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس کا ذکر ابوطحہ سے کیا تو وہ فرمانے لگے کہ اگر ایسا ہی ہے تو پھر اس بارے میں کچھ نازل ہوا ہوگا انس کہتے ہیں کہ پھر پردے کے متعلق آیت نازل ہوئی۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور عمرو بن سعید کو اصلح کہتے ہیں۔

۳۰۰۹۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی ایک بیوی سے نکاح کیا اور ان کے پاس تشریف لے گئے تو میری والدہ نے صیص بنایا اور اسے کسی پتھر کے پیالہ میں ڈال کر مجھے دیا اور کہا کہ اسے آنحضرت ﷺ کے پاس لے جاؤ اور کہو کہ یہ میری ماں نے بھیجا ہے۔ وہ آپ کو سلام کہتی اور عرض کرتی ہیں کہ ہماری طرف سے یہ آپ ﷺ کے لئے بہت تھوڑا ہے یا رسول اللہ! انس فرماتے ہیں کہ میں اسے لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور والدہ کا سلام پہنچایا اور وہ بات بھی عرض کر دی جو انہوں نے کہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے رکھ دو پھر مجھے حکم دیا کہ جاؤ اور فلاں فلاں کو بلا کر لاؤ اور جو جو تمہیں ملے ان کو بھی بلاؤ۔ میں گیا اور جن جن کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا انہیں بھی اور جو مجھے مل گئے انہیں بھی بلا کر لے آیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے انس سے پوچھا کہ کتنے آدمی ہوں گے۔ فرمایا: تین سو کے قریب ہوں گے۔ انس فرماتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ وہ برتن لاؤ۔ اتنے میں وہ سب لوگ داخل ہو گئے یہاں تک کہ والان اور کمرہ بھر گیا۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ دس دس آدمیوں کا حلقہ بنالیں اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ انس فرماتے ہیں کہ ان سب نے کھایا اور سیر ہو گئے۔ پھر ایک جماعت نکل گئی اور دوسری آگئی یہاں تک کہ سب نے کھالیا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ انس (برتن) اٹھاؤ۔ میں نے اٹھایا تو معلوم نہیں اب زیادہ بھاری تھا یا جب میں نے لا کر رکھا تھا تب۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر کئی لوگ وہیں بیٹھے باتیں کرتے رہے آنحضرت ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔ اور آپ ﷺ کی بیوی بھی دیوار کی طرف رخ کئے ہوئے بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ پر ان کا اس طرح بیٹھے رہنا گراں گزر رہا تھا آپ ﷺ نے اٹھ کر تمام

فَدَخَلَ وَأَرْخَى بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ فَقَالَ لَئِنْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَيَنْزِلَنَّ فِي هَذَا شَيْءٌ قَالَ فَتَزَلَّتْ آيَةُ الْحَجَابِ

۳۰۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضَّبْعِيُّ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ سَمْعَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ فَصَنَعَتْ أُمِّي حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَهُ بَعَثْتُ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقَرِّئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنْ قَلِيلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي تُقَرِّئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا مِنْ لَدُنِّي قَلِيلٌ قَالَ ضَعُوهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فَلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ فَمَسِّحِي رِجَالًا قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمِئْتُ وَمَنْ لَقِيتُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ عَدَدَكُمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءٌ ثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ هَاتِ بِالتَّوْرِ قَالَ فَدَخَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقَ عَشْرَةُ عَشْرَةٍ وَلِيَأْكُلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرُ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُوَلِّيًا وَجْهَهَا إِلَى الْحَائِطِ فَتَقَلَّبُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلَّمَ عَلَى نِسَاءِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ ثَقَلُوا
عَلَيْهِ فَاِبْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَرَحَى السِّتْرَ وَدَخَلَ
وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا بَسِيرًا حَتَّى
خَرَجَ عَلَيَّ وَأَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَاتُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ
إِلَى طَعَامٍ غَيْرِ نَاطِرٍ إِنَّهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا
فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ
ذَلِكَ كَانَ يُؤْذَى النَّبِيَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ الْحَعْدُ
قَالَ أَنَسٌ أَنَا أَحَدْتُ النَّاسَ عَهْدًا بِهَذِهِ الْآيَةِ وَحُجِبَ
نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ازواج مطہرات کے حجروں پر گئے اور سلام کر کے واپس تشریف لے
آئے۔ جب انہوں نے آنحضرت ﷺ کو واپس آتے ہوئے دیکھا تو
سمجھ گئے کہ آپ ﷺ پر ان کا بیٹھنا گراں گزرا ہے۔ لہذا جلدی سے
سب دروازے سے باہر چلے گئے پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور پردہ
ڈال کر اندر داخل ہو گئے۔ میں بھی حجرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر
گزری تھی کہ آپ ﷺ واپس میرے پاس آئے اور یہ آیات نازل
ہوئیں اور آپ ﷺ نے باہر جا کر لوگوں کو یہ آیات سنائیں ”يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ..... الآية (ترجمہ: اے
ایمان والو نبی کے گھروں میں اس وقت تک مت جایا کرو جب تک
تمہیں کھانے کی دعوت نہ دی جائے (وہ بھی) اس طرح کہ اس کی
تیاری کے منتظر نہ رہو۔ لیکن جب تمہیں بلایا جائے تب جاؤ اور کھالینے
کے بعد اٹھ کر چلے جاؤ۔ اور باتوں میں دل لگا کر بیٹھنے نہ رہا کرو کیونکہ یہ
نبی ﷺ) کو ناگوار گزرتا ہے وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ صاف
بات کہنے سے لحاظ نہیں کرتے اور جب تم ان (ازواج مطہرات) سے
کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو یہ تمہارے اور ان کے
دلوں کو پاک رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ پھر تمہارے لئے جائز نہیں کہ
رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچاؤ۔ نہ ہی یہ جائز ہے کہ آپ ﷺ کے بعد
آپ ﷺ کی بیویوں سے کبھی بھی نکاح کرو۔ یہ اللہ کے نزدیک بہت
بڑی بات ہے بعد کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے فرمایا یہ آیات سب سے
پہلے مجھے پہنچیں اور ازواج مطہرات اسی دن سے پردہ کرنے لگیں۔

یہ حدیث حسن صحیح اور جعد، عثمان کے صاحبزادے ہیں۔ انہیں ابن دینار بھی کہتے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عثمان بصری ہے۔ محدثین
کے نزدیک ثقہ ہیں۔ یونس بن عبید اور حماد بن زید ان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

۳۰۱۰۔ حضرت ابو سعید انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ہم سعد بن عبادہ کی
مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آنحضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف
لائے۔ بشیر بن سعد نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ
ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے ہم کس طرح درود بھیجا کریں؟ آپ ﷺ
خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کہ کاش یہ سوال نہ پوچھا ہوتا۔
پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح پڑھا کرو۔ اللہم سے حمید

۳۰۱۰۔ حدثنا اسحق بن موسى الانصاري نا
معن نا مالك بن انس عن نعيم بن عبد الله
المجمران محمد بن عبد الله بن زيد الانصاري
هو عبد الله بن زيد الذي كان ارى النداء بالصلوة
اخبره ابي مسعود الانصاري انه قال اتانا رسول
الله صلى الله عليه وسلم ونحن في مجلس سعد

مجید تک۔ پھر فرمایا: کہ سلام اسی طرح ہے جس طرح تم (التحیات میں) جان ہی چکے ہو۔

بُنْ عِبَادَةَ فَقَالَ لَهُ، بِشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللَّهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَّنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي الْعِلْمَيْنِ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ

اس باب میں علی بن حمید، کعب بن عجرہ، طلحہ بن عبید اللہ، ابوسعید، زید بن خارجہ، اور بریدہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ زید بن خارجہ کو ابن جاریہ بھی کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۱۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: موسیٰ بہت حیادالے اور پردہ پوش تھے۔ ان کی شرم کی وجہ سے ان کے بدن کا کوئی حصہ نظر نہیں آتا تھا۔ انہیں بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے تکلیف پہنچائی وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ اپنے بدن کو اس لئے ڈھانپے رکھتے ہیں کہ ان کی جلد میں کوئی عیب ہے۔ یا تو برص یا نصیبے بڑے ہیں یا پھر کوئی اور آفت ہے۔ اللہ نے چاہا کہ وہ حضرت موسیٰ کو اس عیب سے بری کریں چنانچہ موسیٰ ایک مرتبہ کیلے غسل کے لئے گئے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ کر غسل کرنے لگے۔ جب نہا کر فارغ ہوئے تو کپڑے لینے کے لئے پتھر کی طرف آئے لیکن پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا۔ موسیٰ نے اپنا عصا لیا اور اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے کہنے لگے اے پتھر میرے کپڑے یہاں تک کہ وہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ کے پاس پہنچ گیا اور انہوں نے حضرت موسیٰ کو نکاد کھینچا کہ وہ صورت شکل میں سب سے خوبصورت ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا اور پتھر بھی رک گیا۔ پھر انہوں نے اپنے کپڑے لے لئے اور پہن کر عصا سے اسے مارنے لگے۔ اللہ کی قسم ان کی مار سے پتھر پر تین یا چار نشان پڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ“ (یعنی اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ کو اذیت پہنچائی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں

۳۰۱۱۔ حدثنا عبد بن حميد نا روح بن عباد عن عوف عن الحسن و محمد و خلاص عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان موسى عليه السلام كان رجلا حيا سيرا ما يرى من جلده شيء استحياء منه فاذاه من اذاه من بنى اسرائيل فقالوا ما يستير هذا التستر الا من عيب بجلده اما برص واما اورة واما افة وان الله اراد ان يبرقه مما قالوا وان موسى خلا يوما وحده فوضع ثيابه على حجر ثم اغتسل فلما فرغ اقبل على ثيابه ليأخذها وان الحجر عدا بثوبه فاخذ موسى عصاه فطلب الحجر فجعل يقول ثوبي حجر ثوبي حجر حتى انتهى الى ملا من بنى اسرائيل فراوه غريانا احسن الناس خلقا وابراه مما كانوا يقولون قال وقام الحجر فاخذ ثوبه فلبسه وطفق بالحجر لندبا من اثر عصاه ثلاثا اواربعاً او خمساً فذلك قوله يا ايها الذين امنوا لا تكونوا كالذين اذوا موسى فبراه الله مما قالوا وكان عند الله وجهها

اس سے بری کر دیا اور وہ اللہ کے نزدیک بڑے معزز تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہؓ ہی کے واسطے سے منقول ہے۔

سُورَةُ السَّبَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ وَعَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَا نَا

ابو اسامة عن الحسن بن الحكم النخعي قال ثنى
أَبُو سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ بِالْمُرَادِيِّ قَالَ
أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَلَا أَقَاتِلُ مَنْ أَذْبَرَ مِنْ قَوْمِي بِمَنْ أَقْبَلَ مِنْهُمْ فَأَذِنَ لِي
فِي قِتَالِهِمْ وَأَمَرَنِي فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ سَأَلَ عَنِّي
مَافَعَلَ الْغَطَفِيِّ فَأُخْبِرْتُ أَنِّي قَدَسَرْتُ قَالَ فَأَرْسَلَ فِي
أَثَرِي فَرَدَّنِي فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ
ادْعُ الْقَوْمَ فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ فَأَقْبَلْ مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يُسْلِمْ
فَلَا تَعْجَلْ حَتَّى أُحْدِثَ إِلَيْكَ قَالَ وَأَنْزَلَ فِي سَبَا
مَا أَنْزَلَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا سَبَا أَرْضٌ
أَوْ امْرَأَةٌ قَالَ لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٍ وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلِدَ
عَشْرَةً مِنَ الْعَرَبِ فَنِيَمَنْ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَتَشَاءُ مِ مِنْهُمْ
أَرْبَعَةً فَأَمَّا الَّذِينَ تَشَاءُ مَوًّا فَلَحْمٌ وَجَذَامٌ وَغَسَّاقٌ
وَعَامِلَةٌ وَأَمَّا الَّذِينَ يَتَأَمَّنُونَ فَلَا زُدُوا الْأَشْعَرُونَ
وَحَمِيمٌ وَكِنْدَةٌ وَمَذْجَحٌ وَأَنْمَارٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَمَا أَنْمَارٌ قَالَ الَّذِينَ مِنْهُمْ خَنَعٌ وَبُحَيْلَةٌ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۰۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍا سَفِيَانٌ عَنْ عَمْرِو
عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ فِي السَّمَاءِ أَمْرًا ضَرَبَتْ

۱۵۷۵۔ سورہ سبا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۱۲۔ حضرت عروہ بن مسیک مرادیؓ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ کیا میں اپنی قوم کے اسلام قبول کرنے والے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ان لوگوں سے جنگ نہ کروں جو اسلام سے منہ موڑیں؟ آپ ﷺ نے مجھے اس کی اجازت دے دی اور مجھے اپنی قوم کا امیر بنا دیا۔ پھر جب میں آپ ﷺ کے پاس سے نکلا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ غطفی نے کیا کیا؟ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ وہ چلا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے مجھے واپس بلوایا۔ جب میں آپ ﷺ کے پاس پہنچا تو کچھ صحابہ بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے حکم دیا کہ لوگوں کو اسلام کی دعوت دو جو لوگ اسلام لے آئیں انہیں قبول کرلو اور جو نہ لائیں ان کے متعلق جلدی نہ کرو یہاں تک کہ میں دوسرا حکم دوں۔ راوی کہتے ہیں کہ سب کی کیفیت اس وقت تک نازل ہو چکی تھی۔ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! یہ سب کیا ہے؟ کوئی عورت ہے یا کوئی زمین؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہ زمین اور نہ عورت بلکہ یہ عرب کا ایک آدمی ہے جس کے دس بیٹے تھے جن میں سے چھ کو (اس نے) مبارک جانا اور چار کو منحوس، جنہیں منحوس جانا وہ یہ ہیں۔ لحم، جذام، غسان اور عاملہ اور جنہیں مبارک جانا وہ یہ ہیں۔ ازد، اشعری، حمیم، کندہ مذحج اور انمار۔ ایک شخص نے پوچھا: انمار کون سا قبیلہ ہے؟ فرمایا: جس سے خنعم اور بحیلہ ہیں۔

۳۰۱۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمانوں میں کوئی حکم سناتے ہیں تو فرشتے گھبراہٹ کی وجہ سے اپنے پر مارتے ہیں۔ جس سے ایک زنجیر پتھر پر کھڑکانے کی سی آواز

۱۔ سبکی اولاد یمن کے علاقے میں آباد تھی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کے پاس تیرہ نبی بھیجے اور بہت نعمتیں دیں۔ لیکن ان لوگوں نے اپنے پیغمبروں کی دعوت قبول نہیں کی۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

پیدا ہوتی ہے پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے، تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا حکم فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا اور سب سے بڑا اور عالی شان ہے اور شیطان اوپر تلے جمع ہو جاتے ہیں (تا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم سن سکیں۔)

الْمَلَكَةُ بِأَجْنَحَتِهَا خُضْعَانًا لِّقَوْلِهِ كَانَتْهَا سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ قَالَ وَالشَّيْطَانُ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۱۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک تارہ ٹوٹا جس سے روشنی ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ زمانہ جاہلیت میں اگر ایسا ہوتا تھا تو کیا کہا کرتے تھے؟ عرض کیا گیا: ہم کہتے تھے کہ یا تو کوئی بڑا آدمی مرے گا یا کوئی بڑا آدمی پیدا ہوگا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں ٹوٹا بلکہ ہمارے رب اگر کوئی حکم دیتے ہیں تو حاملین عرش تسبیح کرتے ہیں پھر اس آسمان والے فرشتے جو اس کے قریب ہیں۔ پھر جو اس کے قریب ہیں۔ یہاں تک کہ تسبیح کا شور اس آسمان تک پہنچتا ہے پھر چھٹے آسمان والے فرشتے ساتویں آسمان والوں سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ انہیں بتاتے ہیں اور پھر ہر چھٹے والے اوپر والوں سے پوچھتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر دنیا کے آسمان والوں تک پہنچتی ہے اور شیاطین اچک کر یہ خبر سنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہیں مارا جاتا ہے اور وہ اپنے دوستوں (غیب کی خبروں کے دعویداروں) کو آ کر بتاتے ہیں۔ پھر وہ جو بات اسی طرح بتاتے ہیں تو وہ صحیح ہوتی ہے لیکن وہ تحریف بھی کرتے ہیں اور اس میں اضافہ بھی۔

۳۰۱۴۔ حدثنا نصر بن علي الجهضمي نا عبد الاعلى نا معمر عن الزهري عن علي بن حسين عن ابن عباس قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس في نفر من أصحابه إذ رمى بنجم فاستنار فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كنتم تقولون ليمثل هذا في الجاهلية إذ رأيتموه قالوا كنا نقول يموت عظيم أو يولد عظيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإنه لا يرمي به لموت أحد ولا لحياته ولكن ربنا تبارك اسمه ونعالي إذا قضى أمرا سبح حملة العرش ثم سبح أهل السماء الذين يلونهم ثم الذين يلونهم حتى يبلغ التسبيح إلى هذه السماء ثم سأل أهل السماء السادسة أهل السماء السابعة ماذا قال ربكم قال فيخبرونهم ثم يستخبر أهل سماء حتى يبلغ الخبر إلى أهل السماء الدنيا وتختطف الشياطين السمع فيرمون فيقذفونه إلى أولياءهم فما جاءوا به على وجهه فهو حق لكنهم يحرقون ويزيدون

ابن عباسؓ سے اور وہ کئی انصاری

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور زہری سے بھی منقول ہے وہ علی بن حسین سے

حضراتؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۵۷۶۔ سورہ فاطر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة فاطر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۱۵۔ حضرت ابوسعید خدریؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں 'ثم

۳۰۱۵۔ حدثنا ابو موسى محمد بن المثنى

اور ثنا الكتاب..... الآية (یعنی پھر ہم نے کتاب کا ان لوگوں کو وارث کیا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے اختیار کیا چنانچہ ان میں سے بعض اپنے لئے ظالم بھی ہیں اور ان میں ایسے بھی ہیں جو متوسط ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے حکم سے نیکوں کے ساتھ آگے بڑھنے والے ہیں) کہ یہ سب برابر ہیں اور سب جنتی ہیں۔

ومحمد بن بشار قالنا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن الوليد بن العيزارانه سَمِعَ رَجُلًا مِنْ كَنَانَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِالْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ يُاذِنُ اللَّهُ قَالَ هَؤُلَاءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكُلُّهُمْ فِي الْحَنَّةِ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

سورة يس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۱۶۔ حدثنا محمد بن وزير الواسطی نا اسحق ابن يوسف الازرق عن سفيان الثوري عن ابي سفيان عن ابي نصره عن ابي سعيده بالخدری قال كانت بنو سلمة في ناحية المدينة فارادوا النقلة الى قرب المسجد فنزلت هذه الآية انا نحن نحي الموتى ونكتب ما قدموا واثارهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اثاركم تكتب فلا تتفلقوا

یہ حدیث ثوری کی روایت سے حسن غریب ہے اور ابوسفیان: طریف سعدی ہیں۔

۳۰۱۷۔ حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ غروب آفتاب کے وقت مسجد میں داخل ہوا۔ نبی علیہ السلام مسجد میں بیٹھے تھے۔ تو فرمایا کہ اے ابوذرؓ تو جانتا ہے کہ یہ آفتاب کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جا کر سجدے کی اجازت مانگتا ہے جو اسے دے دی جاتی ہے اور گویا کہ اس سے کہا جائے گا کہ جہاں سے آئے ہو وہیں سے طلوع ہو اس طرح وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ ذلک مستقر لها..... الآية (یعنی وہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ ہے) اور یہ عبد اللہ کی قرأت ہے۔

۳۰۱۷۔ حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن ابيه عن ابي ذر قال دخلت المسجد حين غابت الشمس والنبي صلى الله عليه وسلم جالس فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا اباذر اتدرى اين تذهب هذه قال قلت الله ورسوله اعلم قال فانها تذهب فتستأذن في السجود فيؤذن لها وكانها قد قيل لها اطلعي من حيث جئت فتطلع من مغربها قال ثم قرء وذلك مستقر لها قال وذلك في قراءة عبد الله

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُورَةُ الصَّافَاتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۱۸۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبي نا المعتمر بن سليمان نا ليث بن ابی سليم عن بشر عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من دافع دعا إلى شيء إلا كان موقوفاً يوم القيامة لازماً له لا يفارقه وإن دعا رجلاً رجلاً ثم قرأ قول الله عز وجل وفقوهم إنهم مسئولون مالكم لاتنصرون

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۰۱۹۔ حدثنا علی بن حجر نا الولید بن مسلم عن زهير بن محمد عن رجل عن أبي العالیة عن أبي بن كعب قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قول الله تعالى وأرسلناه إلى مائة ألف أو يزيدون قال عشرون ألفاً

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۰۲۰۔ حدثنا محمد بن المثنی نا محمد بن خالد بن عثمة نا سعيد بن بشير عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في قول الله تعالى وجعلنا ذريته هم الباقين قال حام وسام ويافئ بالفاء

۱۵۷۸۔ سورۃ صافات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۱۸۔ حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شرک یا فحور وغیرہ کی دعوت دینے والا ایسا نہیں کہ قیامت کے دن اسے روکا نہ جائے اور اس پر اس کا وبال نہ پڑے وہ (جسے دعوت دی گئی) کسی قیمت پر اس سے الگ نہیں ہوگا۔ اگرچہ کسی ایک شخص نے دوسرے ایک ہی شخص کو دعوت دی ہو۔ پھر آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”وقفوهم“..... (الایہ) (یعنی انہیں کھڑا کرو ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا وجہ سے تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔

۳۰۱۹۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے آنحضرت ﷺ سے ”وارسلناه الی مائة الف“..... (الایہ) (یعنی ہم نے انہیں (یونس کو) ایک لاکھ آدمیوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا بلکہ اس سے بھی زیادہ) کی تفسیر پوچھی کہ زیادہ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بیس ہزار۔

۳۰۲۰۔ حضرت سمرةؓ، ”وجعلنا ذريته هم“..... (الایہ) (یعنی ہم نے نوحؑ ہی کی اولاد کو باقی رکھا) کی تفسیر میں آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نوحؑ کے تین بیٹے تھے حام، سام اور یافئ۔

امام ترمذی کہتے ہیں یافئ بھی کہا جاتا ہے یافئ بھی اور یغث بھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف سعید بن بشر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۰۲۱۔ حضرت سمرةؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ سام عرب کا باپ، حام حبشیوں کا اور یافئ رومیوں کا باپ ہے۔

۳۰۲۱۔ حدثنا بشر بن معاذ العقدي نا يزيد بن زريع عن سعيد بن ابی عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال سام

أَبُو الْعَرَبِ وَحَامُ أَبُو الْحَبَشِ وَيَافِثُ أَبُو الرُّومِ

سُورَةُ ص

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۵۷۹۔ سورہ ص

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۲۲۔ حدثنا محمود بن غيلان وعبد بن حميد
المعنى واحد قالنا ابو احمد نا سفيان عن
الاعمش عن يحيى قال عبدهو ابن عباد عن سعيد
بن جبير عن ابن عباس قال مَرَضَ أَبُو طَالِبٍ فَجَاءَهُ
قُرَيْشٌ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ أَبِي
طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ فَقَامَ أَبُو جَهْلٍ كَيْ يَمْنَعَهُ قَالَ
وَشَكُوهُ إِلَى أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا تَرِيدُ مِنْ
قَوْمِكَ قَالَ أُرِيدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً تَدِينُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ
وَتُؤَدِّي إِلَيْهِمُ الْعَجَمَ الْحِزْبَةَ قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً قَالَ
كَلِمَةً وَاحِدَةً فَقَالَ يَاعَمِّ قَوْلُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالُوا
إِلَٰهَا وَاحِدًا مَاسَمِعْنَا بِهِذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَذَا
إِلَّا اخْتِلَافٌ قَالَ فَتَنَزَّلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ ص وَالْقُرْآنُ ذِي
الذِّكْرِ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ إِلَى قَوْلِهِ
مَاسَمِعْنَا بِهِذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَذَا إِلَّا اخْتِلَافٌ

۳۰۲۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب ابوطالب بیمار ہوئے تو قریش اور آنحضرتؐ ان کے پاس گئے۔ ابوطالب کے پاس ایک ہی آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ ابو جہل، آنحضرتؐ کو وہاں بیٹھنے سے منع کرنے کے لئے اٹھا اور لوگوں نے ابوطالب سے رسول اللہؐ کی شکایت کی۔ انہوں نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ بھتیجے اپنی قوم سے کیا چاہتے ہو؟ آپؐ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ یہ لوگ ایک کلمہ کہنے لگیں اگر یہ لوگ میری اس دعوت کو قبول کر لیں گے تو عرب پر حاکم ہو جائیں گے اور عجمیوں سے جزیہ وصول کریں گے۔ ابوطالب نے پوچھا: ایک ہی کلمہ؟ فرمایا: ہاں ایک ہی کلمہ۔ چچا لا الہ الا اللہ کہہ لیجئے وہ سب کہنے لگے کیا ہم ایک ہی خدا کی عبادت کرنے لگیں ہم نے تو کسی پچھلے مذہب میں یہ بات نہیں سنی، بس یہ من گھڑت ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ان کے متعلق یہ آیات نازل ہوئی ”ص وَالْقُرْآنُ ذِي الذِّكْرِ“..... ”ان هذا الاختلاف“ تک (ترجمہ: قرآن کی قسم ہے جو نصیحت سے پر ہے بلکہ یہ کفار تعصب اور مخالفت میں ہیں۔ ہم ان سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ جنہوں نے بڑی ہائے پکاری لیکن وہ وقت خلاصی کا نہیں تھا۔ اور ان کفار نے اس بات پر تعجب کیا کہ ان کے پاس ایک ڈرانے والا آگیا وہ کہنے لگے یہ شخص جھوٹا جادوگر ہے کیا اس نے اتنے معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود رہنے دیا؟ واقعی یہ بڑی عجیب بات ہے پھر ان کفار کے سردار کہتے ہیں کہ اپنے معبودوں پر قائم رہو اور (اسی طرح) چلتے رہو یہ کوئی مطلب کی بات ہے ہم نے تو یہ بات کسی پچھلے مذہب میں نہیں سنی، ہونہ ہو یہ گھڑی ہوئی بات ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۲۳۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: آج رات (خواب میں) میرا رب میرے پاس اپنی بہترین صورت میں

۳۰۲۳۔ حدثنا بندارنا يحيى بن سعيد عن سفيان
عن الاعمش نحوهذا لحدیث وقال يحيى بن

آیا۔ (راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خواب کا لفظ بھی فرمایا) اور پوچھا کہ محمد ﷺ کیا تم جانتے ہو مقرب فرشتے کس بات پر جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتی یا فرمایا اپنی ہنسی میں محسوس کی چنانچہ میں جان گیا کہ آسمان و زمین میں کیا ہے۔ پھر پوچھا محمد ﷺ کیا جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس بات پر جھگڑتے ہیں؟ عرض کیا: جی ہاں۔ کفاروں میں اور کفارہ مسجد میں نماز کے بعد ٹھہرنا، جماعت کے لئے پیدل چلنا اور تکلیف میں بھی اچھی طرح وضو کرنا ہے۔ جس نے یہ عمل کئے وہ خیر ہی کے ساتھ زندہ رہا اور خیر کے ساتھ مرانیز وہ گناہوں سے اس طرح پاک رہا گویا کہ اسی دن اس کی ماں نے جنا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ محمد ﷺ جب تم نماز پڑھ چکو تو یہ دعا پڑھا کرو ”اللهم انی اسئلك“..... سے غیر مفتون تک (یعنی اے اللہ میں تجھ سے نیک کام (کی توفیق) مانگتا ہوں اور یہ کہ (مجھے) برے کام سے دور رکھ، مسکینوں کی محبت (میرے دل میں) پیدا کر اور اگر تو اپنے بندوں کو کسی فتنے میں مبتلا کرے تو مجھے اس سے بچا کر اپنے پاس بلا لے) پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اور درجہ جات یہ ہیں۔ سلام کو رواج دینا، لوگوں کو کھانا کھانا اور رات کو جب لوگ سو جائیں تو نمازیں پڑھنا۔

عمارة حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن ايوب عن أبي قلابة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاني الليلة ربي تبارك وتعالى في أحسن صورة قال أحسبه قال في منام فقال يا محمد هل تدري فيما يختصم الملائكة الأعلى قال قلت لا قال فوضع يده بين كفتي حتى وجدت بردها بين ثديي أو قال في نحرى فعلمت مافي السموات وما في الأرض قال يا محمد هل تدري فيما يختصم الملائكة الأعلى قلت نعم في الكفارات والكفارات المكث في المسجد بعد الصلوة والمشي على الأقدام إلى الجماعات وأسباغ الوضوء في المكاره ومن فعل ذلك عاش بخير ومات بخير وكان من خطيبته كيوم ولدته أمه وقال يا محمد إذا صليت فقل اللهم إني أسئلك ففعل الخيرات وترك المنكرات وحب المساكين وإذا أردت بعبادتك فتنة فأقبضني إليك غير مفتون قال والدراجات إفشاء السلام وإطعام الطعام والصلوة بالليل والناس نيام

کچھ راوی ابوقلابہ اور ابن عباس کے درمیان ایک شخص کا اضافہ کرتے ہیں۔ قلابہ، ابوقلابہ سے وہ خالد سے وہ ابن عباس سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ میرے پاس میرا پرودگار بہترین صورت میں آیا اور فرمایا کہ اے محمد ﷺ میں نے عرض کیا: حاضر ہوں یا رب اور تیری فرمانبرداری کے لئے مستعد ہوں۔ فرمایا: مقرب فرشتے کس چیز کے متعلق جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اے رب مجھے علم نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی اور مشرق و مغرب کے متعلق جان گیا۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کس میں جھگڑتے ہیں؟ عرض کیا درجہ جات اور کفارات میں، جماعتوں کی طرف پیدل چلنے میں، تکلیف کے باوجود اچھی طرح وضو کرنے میں اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنے۔ جو ان چیزوں کی حفاظت کرے گا خیریت سے زندہ رہے گا۔ اور خیر پر مرے گا نیز اپنے گناہوں سے اس طرح پاک رہے گا گویا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ معاذ بن جبل بھی آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند طویل حدیث نقل کرتے ہیں اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں سو گیا اور گہری نیند میں ڈوب گیا تو میں نے رب کو بہترین صورت میں دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا: الحمدیث۔

سُورَةُ زُمر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۲۴۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان عن محمد بن عمرو بن علقمة عن یحیی بن عبدالرحمن بن حاطب عن عبد الله بن الزبیر قال لما نزلت ثم انکم يوم القيامة عند ربکم تختصمون قال الزبیر یارسول الله اکرر علینا الخصومة بعد الذی کان ینننا فی الدنيا قال نعم فقال ان الامر اذا لشدید یرید حسن صحیح ہے۔

۳۰۲۵۔ حدثنا عبد بن حمید نا جان بن هلال وسليمان بن حرب وحجاج بن منهال قالوا نا حماد بن سلمة عن ثابت عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت يزيد قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ يا عبادي الذين أسرفوا على أنفسهم لا تقنطوا من رحمة الله إن الله بغفر الذنوب جميعا ولا يئالي

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ثابت کی روایت سے جانتے ہیں وہ شہر بن حوشب سے روایت کرتے ہیں۔

۳۰۲۶۔ حدثنا بندار نا یحیی بن سعید نا سفیان قال ثنی منصور وسليمان الاعمش عن ابراهيم عن عبيدة عن عبد الله قال جاء يهودي إلى النبي صلى الله عليه وسلم قال يا محمد إن الله يمسك السموات على إصبع والحبال على إصبع والارضين على إصبع والخلائق على إصبع ثم يقول أنا الملك قال فضحك النبي صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه قال وما قدر والله حق قدره

یہ حدیث حسن صحیح ہے بندار سے یحییٰ سے وہ فضیل بن عیاض سے وہ منصور سے وہ ابراہیم سے وہ عبیدہ سے اور وہ عبد اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا ہنسنا تعجب اور تعذیق کی وجہ سے تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۸۰۔ سورہ زمر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۲۳۔ حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں کہ جب ”انکم يوم القيامة عند ربکم“..... (یعنی پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے) نازل ہوئی تو میں نے پوچھا کہ کیا دنیا میں جھگڑنے کے بعد دوبارہ آخرت میں بھی ہم لوگ جھگڑیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ زبیر کہنے لگے: پھر تو کام بہت مشکل ہے۔

۳۰۲۵۔ حضرت اسماء بن یزید فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنا۔ ”یا عبادي الذين“..... آخر حدیث تک (یعنی اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی) گناہ کئے وہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں کیونکہ وہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور پرواہ نہیں کرتا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ثابت کی روایت سے جانتے ہیں وہ شہر بن حوشب سے روایت کرتے ہیں۔

۳۰۲۶۔ حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر دیگر مخلوق کو ایک انگلی پر اٹھانے کے بعد کہتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس بات پر آنحضرت ﷺ ہنسنے یہاں تک کہ کلیاں تک ظاہر ہو گئیں پھر فرمایا: ”وما قدر والله حق قدره“ (یعنی ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں پہچانی جیسے کہ اس کا حق ہے۔)

۳۰۲۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک یہودی کے پاس سے گزرے تو اس سے کہا: اے یہودی کوئی بات کرو۔ اس نے کہا: اے ابوقاسم آپ کیسے یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اس (انگلی) پر، زمین کو اس پر، پانی کو اس پر، پہاڑوں کو اس پر اور ساری مخلوق کو اس پر رکھتا ہے اور محمد بن صلت ابو جعفر نے پہلے اپنی چھنگلیا سے بالترتیب اشارہ کیا یہاں تک کہ انگوٹھے تک پہنچ گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ”وما قدر واللہ حق قدرہ“..... الآية۔

۳۰۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ نَا أَبُو كَدِينَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الصُّخْطِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ يَهُودِيٌّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُودِيُّ حَدِّثْنَا فَقَالَ كَيْفَ تَقُولُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِذَا وَضَعَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ عَلَى ذِهِ وَالْأَرْضِصِينَ عَلَى ذِهِ وَالْمَاءَ عَلَى ذِهِ وَالْجِبَالَ عَلَى ذِهِ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى ذِهِ وَأَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو جَعْفَرٍ بِخُنْصَرِهِ أَوَّلًا ثُمَّ تَابَعَ حَتَّى بَلَغَ الْإِبْهَامَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں ابودکینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے۔ میں نے امام بخاری کو یہ حدیث حسن بن شجاع سے محمد بن صلت کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے سنا۔

۳۰۲۸۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کس طرح آرام کروں جب کہ صور پونکتے والے نے صور منہ کو لگا لیا ہے۔ وہ اپنی پیشانی جھکائے اور کان لگائے انتظار کر رہا ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم دیا جائے اور وہ پھونکے۔ مسلمانوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کیا کہیں (اس وقت) آپ ﷺ نے فرمایا: کہو ”حسبنا اللہ ونعم الوکیل تو کلنا علی اللہ ربنا“ یعنی اللہ ہمیں کافی ہے وہ بہترین وکیل ہے ہم اپنے رب اللہ ہی پر توکل کرتے ہیں کبھی آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔

۳۰۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍا سَفِيَانُ عَنْ مَطْرِفٍ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْعَمَ وَقَدْ التَّقَمَ صَاحِبُ الْقُرْنِ الْقُرْنِ وَحَنَى جَهَنَّمَ وَأَضْعَى سَمْعَهُ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْمَرَ أَنْ يَنْفُخَ فَيَنْفُخُ قَالَ الْمُسْلِمُونَ فَكَيْفَ نَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ رَبِّنَا وَرَبَّنَا قَالَ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۰۲۹۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے پوچھا: یا رسول اللہ! صور کیا ہے؟ فرمایا: ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔

۳۰۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ إِسْلَمَ الْعَجَلِيُّ عَنْ بَشْرِ بْنِ شَغَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الصُّورُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف سلیمان تمیمی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۰۳۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ کے بازار میں ایک یہودی نے کہا: اللہ اس کی قسم جس نے موسیٰ کو تمام انسانوں میں سے

۳۰۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

يَهُودِيٍّ فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى
عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَهُ فَصَلَّكَ
بِهَا وَجْهَهُ، قَالَ تَقُولُ هَذَا وَفِينَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي
الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ
قِيَامٌ يَنْظُرُونَ فَأَكْبَدُوا أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَإِذَا مُوسَى
أَخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَرْفَعُ رَأْسَهُ
قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَنَى اللَّهُ وَمَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ
يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ

پسند کر لیا اس پر ایک انصاری نے ہاتھ اٹھایا اور اس کے منہ پر طمانچہ مار
دیا اور کہا کہ تم آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں یہ بات کہتے ہو۔ (پھر وہ
دونوں آنحضرت ﷺ کے پاس آئے) تو آپ ﷺ نے یہ آیت
پڑھی ”ونفخ في الصور“..... الآية (یعنی جب صور پھونکا جائے گا
تو آسمانوں اور زمین کے تمام لوگ ہوش کھو بیٹھیں گے مگر جس کو خدا
چاہے۔ پھر اس میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو دفعہ سب کے
سب کھڑے ہو جائیں گے اور دیکھنے لگیں گے) اس موقع پر سب سے
پہلے سر اٹھانے والا میں ہوں گا اور دیکھوں گا کہ موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے
ہوئے ہیں۔ مجھے علم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے اٹھے یا وہ مستثنیٰ لوگوں میں
سے تھے۔ ۱ اور جو شخص یہ کہے کہ میں یونس بن متی سے افضل ہوں وہ
جھوٹ بولتا ہے۔ ۲

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۳۱۔ حدثنا محمود بن غيلان وغير واحد
قالوا نا عبدالرزاق نا الثوري نا ابواسحاق ان الاعرج
حدثه عن ابي سعيد وابي هريرة عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال ينادي مناد ان لكم ان تحبوا
فلا تموتوا ابدا وان لكم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا
وان لكم ان تشبوا فلا تهرموا ابدا وان لكم ان
تتعلموا فلا تباسوا ابدا فذلك قوله تعالى وتلك
الجنة التي اوردتموها بما كنتم تعملون

۳۰۳۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور ابوسعیدؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں
کہ (جنت میں) ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ تمہارے
لئے زندگی ہے تم کبھی نہیں مرو گے، تمہارے لئے تندرستی ہے تم کبھی بیمار
نہیں ہو گے، تمہارے لئے جوانی ہے تم کبھی بوڑھے نہیں ہو گے، اور تم
لوگوں کے لئے نعمتیں ہیں تم کبھی تکلیف نہ پاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے اس
ارشاد سے یہی مراد ہے ”وتلك الجنة التي“..... الآية (یعنی
وہی جنت جس کے تم اپنے اعمال کے بدلے وارث ہوئے)

ابن مبارک وغیرہ یہ حدیث زہری سے روایت کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے۔

۳۰۳۲۔ حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن
المبارك عن عنبسة بن سعيد عن حبيب بن ابي
عمرة عن مجاهد قال قال..... ابن عباس انه قال

۳۰۳۲۔ حضرت ابن عباسؓ نے مجاہد سے پوچھا کہ جانتے ہو جہنم کتنی
وسیع ہے؟ مجاہد کہتے ہیں: میں نے کہا: نہیں۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: اللہ
کی قسم تم نہیں جانتے۔ مجھے حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ انہوں نے

۱ وہ اس بے ہوشی سے مستثنیٰ ہوں گے، سے مراد یہ ہے کہ چونکہ موسیٰ دنیا میں ایک مرتبہ بے ہوش ہو چکے ہیں، لہذا آخرت میں بے ہوش نہیں ہوں گے اس سے
حضرت موسیٰ کی آنحضرت ﷺ پر فضیلت لازم نہیں آتی کیونکہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے۔ جبکہ آنحضرت ﷺ کے فضائل کہیں زیادہ ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم) ۲
اس سے دو چیزیں مراد ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ آنحضرت ﷺ کو حضرت یونسؑ سے افضل جانے۔ تو یہ غلط ہے۔ اس لئے نبوت میں سب انبیاء برابر ہیں۔ دوسرے
صورت یہ ہو سکتی ہے کہ وہ خود کو حضرت یونسؑ سے افضل جانے۔ ظاہر ہے کہ کسی شخص کا کسی نبی سے افضل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم (مترجم)

آنحضرت ﷺ سے ”والارض جميعا“..... (الایہ) یعنی ساری زمین قیامت کے دن اس پر وردگار کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان لپٹے ہوئے دائیں ہاتھ میں) فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس روز لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہنم کے بل پر۔

أَتَدْرِي مَا سِعَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَأَقَالُ أَجَلَ وَاللَّهِ مَا تَدْرِي حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمُوتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ قَالَتْ قُلْتُ فَأَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَلَى حَسْرِ جَهَنَّمَ

اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۸۱۔ سورۃ مومن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۳۳۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دعائیں تو عبادت ہے پھر یہ آیت پڑھی ”وقال ربکم ادعونی“..... (الایہ) یعنی تمہارے رب نے فرمایا: تم مجھ سے دعا کرو۔ میں تمہاری دعا قبول کروں۔ جو لوگ میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں عنقریب وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے) یعنی دعا مانگنے میں عار محسوس کرتے ہیں۔

سُورَةُ الْمُؤْمِنِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۳۳۔ حدثنا بندارنا عبد الرحمن بن مهدى نا سفین عن منصور والاعمش عن ذر عن يسيع الحضرمي عن النعمان بن بشير قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الدعاء هو العبادة ثم قال وقال ربكم ادعوني استجب لكم ان الذين يستكبرون عن عبادتي سيدخلون جهنم داخرين

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۸۲۔ سورۃ سجده

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۳۴۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کے پاس تین آدمیوں میں جھگڑا ہو گیا۔ دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی تھا۔ قریشی مولے اور کم سمجھ تھے۔ ان (تینوں) میں سے ایک نے کہا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے کہ جو باتیں ہم کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے؟ دوسرا کہنے لگا اگر زور سے بولیں تو سنتا ہے اور اگر آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا: اگر زور سے سنتا ہے تو آہستہ بھی سنتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”وما كنتم تستترون“..... (الایہ) یعنی اور تم اس بات سے تو خود کو چھپائی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے کان، آنکھیں اور کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں لیکن تم اس خیال میں رہے کہ اللہ کو تمہارے بہت سے اعمال کی خبر بھی نہیں اور تمہارے اس

سُورَةُ السَّجْدَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۳۴۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن منصور عن مجاهد عن ابی معمر عن ابن مسعود قال احتصم عند البيت ثلاثة نفر قرشيان وثقفی او ثقفیان وقرشی قلیل ففقه قلوبهم كثير شحم بطونهم فقال احدهم اترون الله يسمع ما نقول فقال الآخر يسمع ان جهرنا ولا يسمع ان اخفينا وقال الآخر ان كان يسمع اذا جهرنا فهو يسمع اذا اخفينا فانزل الله عز وجل وما كنتم تستترون ان يشهد عليكم سمعكم ولا ابصاركم

گمان نے جو کہ تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا تھا تمہیں برباد کر دیا پھر تم خسارے میں پڑ گئے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۳۵۔ حضرت عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا کہ تین شخص آئے جن کے پیٹ زیادہ چربی والے اور دل کم سمجھ والے تھے۔ ایک قریشی اور دوس کے داماد ثقفی تھے یا ایک ثقفی اور دوس کے داماد قریشی تھے۔ ان لوگوں نے آپس میں کچھ بات کی جسے میں سمجھ نہیں سکا۔ پھر ایک کہنے لگا کیا خیال ہے کیا اللہ تعالیٰ ہماری یہ بات سن رہا ہے؟ دوسرا کہنے لگا اگر ہم اپنی آواز بلند کریں تو سنتا ہے اور اگر پست کریں تو نہیں سنتا تیسرا کہنے لگا اگر وہ تھوڑا سن سکتا ہے تو پورا سنتا ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ آنحضرت ﷺ کے سامنے بیان کیا تو یہ آیت نازل ہوئی ”وما کنتم تستترون ان یشهد“..... سے ”خاسرین“ تک۔

۳۰۳۵۔ حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن عماره بن عمير عن عبد الرحمن بن يزيد قال قال عبد الله كنت مستترا باستار الكعبة فجاء ثلثة نفر كثير شحوم بطونهم قليل فقه قلوبهم قریشی وختناه ثقفیان او ثقفی وختناه قرشیان فتكلموا بكلام لم افهمه فقال احدهم اترون ان الله يسمع كلامنا هذا فقال الآخرنا اذا رفعنا اصواتنا سمعه واذا لم نرفع اصواتنا لم يسمعه فقال الآخر ان سمع منه شيئا سمعه كله قال عبد الله فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فانزل الله وما كنتم تستترون ان يشهد عليكم سمعكم ولا ابصاركم ولا جلودكم الى قوله فاصبحتم من الخاسرين

یہ حدیث حسن ہے۔ اسے محمود بن غیلان نے کعب سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے وہب بن ربیعہ سے اور انہوں نے عبداللہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

۳۰۳۶۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”ان الذين قالوا ربنا الله“..... الآية (یعنی جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا معبود اللہ ہی ہے اور پھر اس پر قائم رہے) اور فرمایا: بہت سے لوگوں نے یہ بات کہی اور پھر منکر ہو گئے چنانچہ جو شخص اسی پر مراہہ قائم رہا۔)

۳۰۳۶۔ حدثنا ابو جعفر عمر بن علي بن الفلاس ثنا ابو قتيبة سلم بن قتيبة نا سهيل بن ابي حزم القطعي نا ثابت البناني عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا قال قد قال الناس ثم كفر اكثرهم فمن مات عليها فهو ممن استقام

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو زرہ کہتے ہیں کہ عفان نے عمرو بن علی سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔

۱۵۸۳۔ سورہ شوریٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۰۳۷۔ طاؤس کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ ”قل“

سُورَةُ الشُّورَى

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۳۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن

لا استلکم“..... لایۃ (یعنی آپ کہہ دیجئے کہ میں تم لوگوں سے دعوت اسلام پر کوئی اجرت طلب نہیں کرتا مگر حق قرابت) کی تفسیر کیا ہے؟ سعید بن جبیر نے فرمایا: اہل قرابت سے مراد آل محمد (ﷺ) ہے۔ ابن عباس کہنے لگے کہ کیا تم نہیں جانتے کہ عرب کا کوئی گھر ان ایسا نہ تھا جس میں رسول اللہ ﷺ کی قرابت نہ ہو۔ چنانچہ اس سے مراد یہ ہے کہ میں تم لوگوں سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا۔ ہاں البتہ تم لوگ اس قرابت کی وجہ سے جو میرے اور تمہارے درمیان ہے۔ (آپس میں) حسن سلوک کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

۳۰۳۸۔ قبیلہ بنو مرہ کے ایک شخص بیان کرتے ہیں کہ میں کوفہ گیا تو مجھے بلال بن ابو بردہ کے حال کے متعلق بتایا گیا میں نے کہا کہ اس میں عبرت ہے۔ میں ان کے پاس گیا وہ اپنے اسی گھر میں قید تھے جو انہوں نے بنوایا تھا۔ اذیتیں پہنچانے اور مار پیٹ کی وجہ سے ان کی شکل و صورت بدل گئی تھی اور ان کے بدن پر ایک پرانا چھتھرا (کپڑا) تھا۔ میں نے کہا: الحمد للہ اے بلال میں نے تمہیں دیکھا کہ تم ہمارے پاس سے گزرتے ہوئے غبار نہ ہوتے ہوئے بھی ناک پکڑ کر گزرا کرتے تھے اور آج اس حال میں ہو۔ کہنے لگے تم کون ہو؟ میں نے کہا: ابن عباد ہوں اور بنو مرہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ فرمایا: کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں شاید اللہ تعالیٰ اس سے تمہیں نفع پہنچائیں۔ میں نے کہا: سنائیے۔ فرمایا: ابو بردہ اپنے والد ابو موسیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کو کوئی تکلیف یا چوٹ اس کے گناہوں کی وجہ سے ہی پہنچتی ہے خواہ کم ہو یا زیادہ۔ اور جو (گناہ) اللہ تعالیٰ معاف کر دیتے ہیں وہ اس سے زیادہ ہوتے ہیں۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ ”وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ“..... لایۃ (یعنی تمہیں جو مصیبت بھی پہنچتی ہے وہ تمہارے کئے ہوئے اعمال کا نتیجہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہت گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

جعفرنا شعبة عن عبد الملك بن ميسرة قال سمعت طائوسا قال قال سئل ابن عباس عن هذه الآية قل لا استلکم علیہ آخرًا إلا المودة فی القربی فقال سعید بن جبیر قریبی ال محمد فقال ابن عباس اعلمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم یکن یطن من قریش إلا کان له فیهم قرابة فقال إلا ان تصلوا ما بینی و بینکم من القرابة

۳۰۳۸۔ حدثنا عبد بن حمید نا عمرو بن عاصم نا عبید اللہ بن الواع قال ثنی شیخ من بنی مرہ قال قد مت الکوفة فاحبرت عن بلال بن ابی بردہ فقلت ان فیہ لمعترا فاتیته وهو محبوب فی دارہ لثی قد کان بنی قال و اذا کل شیء منه قد تغیر من العذاب والضرب و اذا هو فی قشاش فقلت الحمد لله یا بلال لقد رأیتک وانت تمر بنا تمسک بانفک من غیر غبار وانت فی حالک هذه الیوم فقال من انت فقلت من بنی مرہ ابن عباد فقال الا احذنتک حدیثا عسی الله ان ینفعک به قلت هات قال ثنا ایوب برده عن ابیه ابی موسی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تصیب عبدا نكبة فما فوقها اودونها الا بذنب وما یعفو الله عنه اکثر قال وقرأ وما أصابکم من مصیبة فبما کسبت أیدیکم و یعفو عن کثیر

سُورَةُ الزُّحْرِفِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۳۹۔ حدثنا عبد بن حميد نا محمد بن بشر العبدی و يعلى بن عبيد عن حجاج بن دينار عن ابي غالب عن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ضل قوم بعد هدى كانوا عليه الا اوتوا الجدال ثم تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الآية ماضربوه لك الا جدلا بل هم قوم خصمون

۱۵۸۴۔ سورہ زخرف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۳۹۔ حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک ان میں جھگڑا نہیں شروع ہو جاتا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”ما ضربوه لك الا جدلا۔“ (یعنی ان لوگوں نے جو یہ آپ ﷺ سے بیان کیا ہے محض جھگڑنے کی غرض سے بلکہ یہ ہی جھگڑا لو)۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف حجاج بن دینار کی روایت سے جانتے ہیں اور حجاج ثقہ اور مقارب الحدیث ہیں نیز ابوغالب کا نام ضرور ہے۔

سُورَةُ الدُّخَانِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۴۰۔ حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الملك بن ابراهيم الجندی نا شعبة عن الاعمش ومنصور سمعا ابا الضحیٰ یحدث عن مسروق قال جاء رجل الى عبد الله فقال ان قاصا يقض يقول انه يخرج من الارض الدخان فيأخذ بمسامع الكفار و يأخذ المؤمن كهيئة الزكام قال فغضب وكان متكئا فجلس ثم قال اذا سئل احدكم عما يعلم فليقل به قال منصور فليخبر به واذا سئل عما لا يعلم فليقل الله اعلم فان من علم الرجل اذا سئل عما لا يعلم ان يقول الله اعلم فان الله قال لنبیه قل ما اسئلكم عليه من اجر و ما انا من المتكلمين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما رای قريشا استعصوا عليه قال اللهم اعني عليهم بسبع كسيع يوسف فاخذتهم سنة فاحصت كل شيء حتى

۱۵۸۵۔ سورہ دخان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۴۰۔ مسروق کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبد اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ایک واعظ بیان کر رہا تھا کہ قیامت کے قریب زمین میں سے ایسا دھواں نکلے گا کہ اس سے کافروں کے کان بند ہو جائیں گے اور مومنوں کو زکام سا ہو جائے گا۔ مسروق کہتے ہیں کہ میں پر عبد اللہ غصے ہو گئے اور اٹھ کر بیٹھ گئے (پہلے تکیہ لگائے بیٹھے تھے) اور فرمایا: اگر کسی سے ایسی بات پوچھی جائے جس کا اس کے پاس علم ہو تو بیان کرے یا فرمایا بتا دے اور اگر نہ جانتا ہو تو کہہ دے اللہ جانتا ہے۔ یہ بھی انسان کا علم ہے کہ جو چیز نہیں جانتا۔ اس کے بارے میں کہے کہ ”اللہ اعلم“ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو حکم دیا کہ کہہ دیجئے میں تم لوگوں سے اجرت نہیں مانگتا اور میں اپنے پاس سے بات بتانے والا نہیں۔ اس دھوکے کی حقیقت یہ ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے دیکھا کہ قریش میرا کہنا نہیں مانتے تو دعا کی کہ یا اللہ ان پر یوسف کے زمانے کی طرح سات سال کا قحط نازل کر۔ چنانچہ قحط آیا، اور سب چیزیں ختم ہو گئیں۔ یہاں تک کہ کھالیں اور مردار کھانے لگے

اعمش یا منصور کہتے ہیں کہ ہڈیاں بھی کھانے لگے۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ پھر زمین سے ایک دھواں نکلنے لگا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ابوسفیان آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی کہ آپ ﷺ کی قوم ہلاک ہوگئی ہے۔ ”یوم تاتی السماء بدخان مبین“..... الآیۃ (یعنی جس دن آسمان کھلا دھواں لائے گا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ دردناک عذاب ہے) منصور کہتے ہیں یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (وہ لوگ دعا کریں گے) ”ربنا اکشف عنا العذاب“..... الآیۃ (یعنی اے ہمارے رب ہم سے اس عذاب کو دور کر دے) کیونکہ قیامت کا عذاب تو دور نہیں کیا جائے گا۔ (یعنی یہ آیت بھی عبداللہؓ کے قول کی تائید کرتی ہے) عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ بطشہ، لزام اور دخان کے عذاب گزر چکے ہیں۔ اعمش یا منصور کہتے ہیں کہ چاند کا پھٹنا بھی گزر گیا۔ اور پھر ان دونوں میں سے ایک یہ بھی کہتے ہیں کہ روم کا غالب ہونا بھی گزر گیا۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ لزام سے مراد جنگ بدر کے موقع پر جو لوگ قتل ہوئے، وہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۴۱۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مومن کے لئے آسمان میں دو دروازے ہیں ایک سے اس کے نیک عمل اوپر چڑھتے ہیں اور دوسرے سے اس کا رزق اترتا ہے۔ جب وہ مرجاتا ہے تو دونوں اس کی موت پر روتے ہیں۔ چنانچہ کفار کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ”فما بکت علیہم السماء“..... الآیۃ (یعنی نہ ان پر آسمان رو دیا نہ زمین اور نہ ہی وہ مہلت پانے والے تھے۔)

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید رقاشی ضعیف ہیں۔

۱۵۸۶۔ سورۃ احقاف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۰۴۲۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے بھتیجے بیان کرتے ہیں کہ جب لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے قتل کا ارادہ کیا تو عبداللہ بن سلامؓ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ کیوں آئے ہیں؟ عبداللہ کہنے لگے آپ کی مدد کے لئے۔ حضرت عثمانؓ نے حکم دیا کہ

اس سے مراد غزوہ بدر ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے ”یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ“ (ترجمہ: جس دن ہم ان کی سخت پکڑ کریں گے)۔ واللہ اعلم (مترجم)

اَكْلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَقَالَ اَحَدُهُمَا الْعِظَامَ قَالَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ قَالَ فَاتَاهُ اَبُو سَفْيَانَ فَقَالَ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ قَالَ فَهَذَا لِقَوْلِهِ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ اَلِيمٌ قَالَ مَنْصُورٌ هَذَا لِقَوْلِهِ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ فَهَلْ يُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ قَالَ مَضَى الْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَالْدُّخَانُ وَقَالَ اَحَدُهُمُ الْقَمَرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الرُّومُ

۳۰۴۱۔ حدثنا الحسين بن حريث ناوكيع عن موسى بن عبيدة عن يزيد بن ابان عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مؤمن الا وله بابان باب يصعد منه عمله وباب ينزل منه رزقه فاذا مات بكيا عليه فذلك قوله فما بكت عليهم السماء والارض وما كانوا منظرين

سُورَةُ الْاَحْقَافِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۰۴۲۔ حدثنا علی بن سعید الکندی نا ابو محیة عن عبد الملك بن عمیر عن ابن اخی عبد الله بن سلام قال لما ارید عثمان جاء عبد الله بن سلام فقال له عثمان ما جاء بك قال جئت فی نصرتك

آپ جائیں اور لوگوں کو مجھ سے دور رکھیں کیونکہ آپ کا باہر رہنا میرے لئے اندر رہنے سے زیادہ فائدہ مند ہے۔ عبد اللہ بن سلام باہر نکلے اور لوگوں سے کہنے لگے کہ لوگوں زمانہ جاہلیت میں میرا یہ نام تھا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے میرا نام عبد اللہ رکھا اور میرے بارے میں کئی آیات نازل ہوئیں چنانچہ ”وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ“..... الآية (یعنی بنی اسرائیل میں سے ایک گواہی دینے والے نے اسی کے مثل گواہی دی اور ایمان لایا) (لیکن) تم لوگوں نے تکبر کیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتے) اور ”كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ“ (یعنی اللہ ہی میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لئے کافی ہے اور وہ شخص بھی جس کے پاس کتاب کا علم ہے) یہ دونوں آیتیں میرے ہی بارے میں نازل ہوئیں۔ (اور جان لو) کہ تم سے اللہ کی ایک تلوار چھپی ہوئی ہے اور فرشتے تمہارے اس شہر میں جس میں تمہارے نبی رہے پڑوسی ہیں۔ لہذا تم لوگ اس شخص (عثمان) کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ اللہ کی قسم اگر تم لوگوں نے اسے قتل کر دیا تو فرشتے تمہارا پڑوس چھوڑ دیں گے اور تم لوگوں پر اللہ کی وہ تلوار نکل آئے گی جو چھپی ہوئی تھی اور پھر اس کے بعد قیامت تک میان میں نہیں ڈالی جائے گی راوی کہتے ہیں کہ اس پر لوگ کہنے لگے کہ اس یہودی ۱ اور عثمان دونوں کو قتل کر دو۔

قَالَ اخْرُجْ إِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّي فَإِنَّكَ حَارِجٌ خَيْرٌ لِّي مِنْكَ دَاجِلٌ قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَانٌ فَسَمَّا نِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اللَّهِ فَتَزَلَّتْ فِيَّ آيَاتٌ مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ نَزَلَتْ فِيَّ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَأَمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَنَزَلَتْ فِيَّ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ إِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَّعْمُودًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ نَبِيُّكُمْ فَاللّٰهُ فِي هَذَا الرَّجُلِ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَوَاللّٰهِ إِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَتَطْرُدَنَّ جِيْرَانَكُمْ الْمَلٰٓئِكَةُ وَلَتُسَلَّيَنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَعْمُودَ عَنْكُمْ فَلَا يَغْمَدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالُوا اقْتُلُوا الْيَهُودِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ

یہ حدیث غریب ہے اسے شعیب بن صفوان بھی عبد الملک بن عمیر سے وہ ابن محمد بن عبد اللہ بن سلام سے اور وہ اپنے دادا عبد اللہ بن سلام سے نقل کرتے ہیں۔

۳۰۴۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ ﷺ جب بادل دیکھتے تو اندر آتے اور باہر جاتے پھر جب بارش ہونے لگتی تو خوش ہو جاتے۔ میں نے آپ ﷺ سے اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا: معلوم نہیں شاید یہ اسی طرح ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”فَلَمَّا رَآوْهُ عَارِضٌ مُّسْتَقْبِلٌ“..... الآية (یعنی جب ان لوگوں (قوم عاد) نے ابر کو اپنے کھیتوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ بادل ہیں جو ہم پر برسنے والے ہیں) ۵۔

۳۰۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ جَرِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَحِيلَةً أَقْبَلَ وَأَذْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّي عَنْهُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ وَمَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَمَّا رَآوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُّمِطِرُنَا

۱ حضرت عبد اللہ بن سلام یہودیوں کے بڑے عالم تھے جو سب یہودیوں سے پہلے ایمان لائے۔ (مترجم) ۵ یعنی آنحضرت ﷺ خوف میں جلا پاتے تھے کہیں یہودی بھی عذاب نہ ہو جیسا کہ قوم عاد پر آیا تھا۔ (مترجم)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۴۴۔ حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن مسعودؓ سے پوچھا کہ جس رات جن آئے تھے کیا آپ لوگوں میں سے کوئی آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ لیکن ایک مرتبہ مکہ میں آنحضرت ﷺ گم ہو گئے ہم لوگ سمجھے کہ شاید کسی نے آپ ﷺ کو پکڑ لیا ہے یا کوئی انہیں لے گیا ہے وہ رات بہت بری گزری جب صبح ہوئی تو آنحضرت ﷺ صبح ہی صبح غار حراء کی طرف سے آرہے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے اپنی گھبراہٹ بیان کی تو فرمایا کہ میرے پاس ایک جن مجھے بلانے کے لئے آیا تھا۔ میں وہاں چلا گیا اور ان کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ پھر آپ ﷺ ہمیں لے گئے اور ان کے اور ان کی آگ کے نشانات دکھائے پھر جنوں نے آنحضرت ﷺ سے توشہ مانگا وہ کسی جزیرے کے رہنے والے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا نام نہیں لیا جائے گا۔ تمہارے لئے ہوگی اور خوب گوشت لگا ہوا ہوگا۔ اور ہر اونٹ کی مینکیاں اور گوبر تمہارے جانوروں کا چارہ ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی غذا ہے۔ ❶

۱۵۸۷۔ سورہ محمد (ﷺ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۰۴۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ، ”وَأَسْتَغْفِرُ لَذَنْبِكَ“..... الآية (یعنی اپنے گناہوں اور مومن مردوں و عورتوں کے لئے مغفرت مانگئے) کے متعلق آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میں دن میں ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ بھی منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے دن میں سو۱۰۰ مرتبہ مغفرت مانگتا ہوں۔ محمد بن عمر بھی یہ حدیث ابوسلمہ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

❶ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے اس رات کے متعلق متعارض احادیث منقول ہیں۔ جن کا مفہوم یہ ہے کہ جن میں ان کے موجود ہونے کا ذکر ہے وہ صرف باعتبار آپ ﷺ کے ساتھ جانے کے ہیں کیونکہ وہ مجمع جن میں حاضر نہیں ہوئے تھے لہذا کئی روایات میں کہتے ہیں کہ وہ ساتھ نہیں تھے کیونکہ وہ تو دور ہی بیٹھے رہے۔ یعنی جانا نہ جانا برابر تھا۔ پھر یہ بھی احتمال ہے کہ یہ واقعہ دو مرتبہ ہوا ہے کہ ایک میں وہ موجود ہوں اور دوسرے میں نہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)۔

۳۰۴۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ نَا اسْمَعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لَا بَنَ مَسْعُودٍ هَلْ صَحِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجَنِّ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَالَ مَا صَحِبَهُ مِنَّا أَحَدٌ وَلَكِنْ افْتَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَقُلْنَا اغْتَبِلْ اسْتَطِيرَ مَا فَعَلَ بِهِ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ حَتَّى إِذَا أَصْبَحْنَا وَكَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ إِذَا نَحْنُ بِهِ يُحْيِي مِنْ قَبْلِ جِرَاءٍ قَالَ فَذَكَرُوا إِلَهُ الَّذِي كَانُوا فِيهِ قَالَ فَقَالَ أَنَا نَبِيُّ دَاعِيِ الْجَنِّ فَأَتَيْتُهُمْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ فَاَنْطَلَقَ فَأَرَانَا أَثَارَهُمْ وَ أَثَارَ نِيرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَ سَأَلُوهُ الرَّادَّ وَكَانُوا مِنْ جِنِّ الْحَزِيرَةِ فَقَالَ كُلُّ عَظِيمٍ لَمْ يُذَكِّرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْ فَرَمَا كَانَ لَحْمًا وَ كُلُّ بَعْرَةٍ أَوْ رَوْنَةٍ عُلِفَتْ لَدَوَائِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا زَادَا إِخْوَانَكُمْ مِنَ الْجِنِّ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُورَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۰۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرُ عَنْ الزَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسْتَغْفِرُ لَذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً

۳۰۴۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”وَان تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا..... الْآیَةِ (یعنی اگر تم لوگ روگردانی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کر دے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری جگہ کون لوگ آئیں گے؟ آپ ﷺ نے سلمانؓ کے شانے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا یہ اور اس کی قوم یہ اور اس کی قوم۔

۳۰۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بَن حَمِيدٌ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ نَا شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ يَوْمًا وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ قَالُوا وَمَنْ يُسْتَبْدَلُ بِنَا قَالَ فَضْرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَقَوْمُهُ هَذَا وَقَوْمُهُ

یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں کلام ہے۔ عبدالرحمن بن جعفر بھی یہ حدیث علاء بن عبدالرحمن سے روایت کرتے ہیں۔

۳۰۴۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر ہم لوگ روگردانی کریں گے تو وہ ہماری جگہ دوسرے لوگوں کو لے آئے گا وہ کون لوگ ہیں جو ہماری طرح نہیں ہوں گے؟ راوی کہتے ہیں کہ سلمانؓ آنحضرت ﷺ کے برابر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے سلمانؓ کی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ اور اس کے ساتھی۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا (بلند ستارہ) میں بھی لگتا ہوتا تو اہل فارس میں سے چند لوگ اسے لے آتے۔

۳۰۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ نَا اسْمَعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ نَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَارَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا أُسْتَبْدِلُوا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَنَا قَالَ وَكَانَ سَلْمَانُ بِحَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّ سَلْمَانَ وَقَالَ هَذَا وَأَصْحَابُهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مَنْوُطًا بِالْثُرَيَّا لَتَنَا وَلَهُ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ

عبداللہ بن جعفر بن نجیح، علی بن مدنی کے والد ہیں۔ علی بن حجر، عبداللہ بن جعفر سے بہت کچھ روایت کرتے ہیں پھر علی یہی حدیث اسماعیل بن جعفر سے اور وہ عبداللہ بن جعفر بن نجیح سے نقل کرتے ہیں۔

سورۃ الفتح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۴۸۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے کچھ کہا۔ آپ ﷺ چپ رہے۔ میں نے دوبارہ عرض کیا تو اس مرتبہ بھی آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تو میں نے اپنے اونٹ کو چلایا اور ایک کنارے ہو گیا۔ پھر (اپنے آپ سے) کہنے لگے اے ابن خطاب تیری ماں تجھ پر روئے تو نے آنحضرت ﷺ (کو) تین مرتبہ سوال

سُورَةُ الْفَتْحِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ نَا عِثْمَةَ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ فَكَلَّمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَسَكَتَ فَحَرَّكْتُ رَاجِلَتِي فَتَسَحَّيْتُ فَقُلْتُ نَكَلْتَكَ

أُمِّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يُكَلِّمُكَ مَا أَخْلَقَكَ بِأَنْ يُنْزَلَ فِيكَ الْقُرْآنُ قَالَ فَمَا نُثَبِّتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِحًا يَصْرُخُ بِي قَالَ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ أَنْزَلَ عَلَيَّ هَذِهِ اللَّيْلَةَ سُورَةً مَا أُحِبُّ أَنْ لِي بِهَا مَا طَلَعْتُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ إِنَّا فَتَحْنَاكَ فَتَحًا مُبِينًا

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۰۴۹۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة عن أنس قال أنزلت على النبي صلى الله عليه وسلم ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر مرجعه من الحديث فقال النبي صلى الله عليه وسلم لقد نزلت علي آية أحب إلي مما على الأرض ثم قرأها النبي صلى الله عليه وسلم عليهم فقالوا هنيئًا مريئًا يا رسول الله لقد بين لك الله ماذا يفعل بنا فنزلت عليه ليدخل المؤمنين والمؤمنات جنات تجري من تحتها الأنهار حتى يبلغ فوزًا عظيمًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے۔

۳۰۵۰۔ حدثنا عبد بن حميد قال ثنى سليمان بن حرب نا حماد بن سلمة عن ثابت عن أنس أن ثمانين هبطوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه من جبل التنعيم عند صلوة الصبح وهم يريدون أن يقتلوه فأخذوا أخذًا فأعققتهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فانزل الله وهو الذي كف أيديهم عنكم وأيديكم عنهم الآية

کر کے تنگ کیا اور کسی مرتبہ بھی آپ ﷺ نے جواب نہ دیا تو اسی لائق ہے کہ تیرے متعلق قرآن نازل ہو۔ کہتے ہیں کہ میں ابھی ٹھہرا بھی نہیں تھا۔ کہ کسی پکارنے والے کی آواز سنی جو مجھے بلارہا تھا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی جو میرے نزدیک ان سب چیزوں سے پیاری ہے جن پر سورج نکلتا ہے اور وہ یہ ہے۔ ”انا فتحنا لك فتحا مبيناً“ (یعنی بے شک ہم نے آپ ﷺ کو ایک کھلم کھلا فتح دی۔)

۳۰۴۹۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی ”ليغفر لك الله“..... الآية (ترجمہ: تاکہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے) تو آپ ﷺ حدیبیہ سے لوٹ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے کہ مجھے زمین پر موجود ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی تو صحابہ نے عرض کیا یہ خوشگوار بات مبارک ہو یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے متعلق تو بتا دیا لیکن معلوم نہیں ہمارے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ”ليدخل المؤمنون والمؤمنات“..... سے فوزاً عظیماً“ تک۔ (تاکہ اللہ تعالیٰ مسلمان مردوں اور عورتوں کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہرین جاری ہوں گی اور وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور تاکہ ان کے گناہ دور کر دے اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔)

۳۰۵۰۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ تنعیم کے پہاڑ سے آنحضرت ﷺ اور صحابہ کی طرف اسی کافر نکلے۔ صبح کی نماز کا وقت تھا وہ لوگ چاہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ کو قتل کر دیں لیکن سب کے سب پکڑے گئے اور آنحضرت ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”و هو الذي كف ايديهم“..... الآية (یعنی وہ ایسا ہے کہ اس نے ان کے تم سے اور تمہارے ان سے ہاتھ روک دیئے۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۵۱۔ حدثنا الحسن بن فرعة البصري نا سفیان بن حبيب عن شعبة عن ثوير عن ابيه عن الطفيل بن أبي كعب عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَذَمَهُمْ كَلِمَةُ التَّقْوَى قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۳۰۵۱۔ حضرت ابی بن کعبؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ "وَالزَّمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى" (ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تقویٰ کی بات پر جمائے رکھا) میں کلمۃ تقویٰ سے مراد لا الہ الا اللہ ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسن بن قزح کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ میں نے ابو زرہ سے اسی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بھی اسے اسی سند سے مرفوع جانا۔

سُورَةُ الْحُجُرَاتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۵۲۔ حدثنا محمد بن المثنى نا مؤمل بن اسماعيل نانا فع بن عمر بن جميل الجمحي قال ثنا ابن أبي مليكة قال ثنى عبد الله بن الزبير أن الأقرع بن حابس قدم على النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعْمِلْهُ عَلَى قَوْمِهِ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَسْتَعْمِلْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَكَلَّمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا أَرَدْتُ إِلَّا خِلَافِي فَقَالَ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ قَالَ فَتَرَكْتُ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا تَكَلَّمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْمَعْ كَلَامَهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ

۳۰۵۲۔ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ اقرع بن حابس آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انہیں ان کی قوم پر عامل مقرر کر دیجئے اور عمرؓ کہنے لگے کہ انہیں عامل نہ بنائیے۔ چنانچہ دونوں میں تکرار ہو گئی یہاں تک کہ ان کی آواز بلند ہو گئیں۔ ابوبکرؓ عمرؓ سے کہنے لگے کہ تمہارا مقصد صرف مجھ سے اختلاف کرنا ہے وہ کہنے لگے نہیں میری قطعاً یہ نیت نہیں تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ"..... (یعنی اے ایمان والو اپنی آوازیں رسول اللہ ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو) راوی کہتے ہیں کہ پھر عمرؓ کا یہ حال تھا کہ اگر آنحضرت ﷺ سے کوئی بات کرتے تو ان کی آواز اس وقت سنائی نہ دیتی جب تک سمجھا کر بات نہ کرتے۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ زبیر نے اپنے دادا ابوبکرؓ کا اس حدیث میں ذکر نہیں کیا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض راوی اسے ابن ابی ملیک سے مرسل نقل کرتے ہوئے عبد اللہ بن زبیر کا ذکر نہیں کرتے۔

۳۰۵۳۔ حدثنا ابوعمار الحسين ابن جرير نا الفضل بن موسى عن الحسين بن واقد عن أبي إسحاق عني البراء بن عازب في قوله إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ

۳۰۵۳۔ حضرت براء بن عازبؓ "إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ" (یعنی جو لوگ آپ ﷺ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں) کا سبب نزول بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میری تعریف عزت اور میری

ذمت ذلت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شان تو اللہ کی ہے۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ حَمْدِي زَيْنٌ وَإِنْ دَمِي شَيْنٌ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۵۴۔ حضرت ابو جہیرہ بن ضحاک فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص
کے دو دو تین تین نام ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ بعض ناموں سے پکارا جاتا
وہ اچھا نہیں سمجھتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”ولا تَنَابَزُوا
بِالْألقاب“ (یعنی ایک دوسرے کو برے لقب سے نہ پکارو۔)

۳۰۵۴۔ حدثنا ابوسلمة يحيى بن خلف نا بشر
بن المفضل عن داود بن ابی هند عن الشَّعْبِيِّ عَنْ
أَبِي جَبْرِ عَنْ بَنِي الصَّحَّاحِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ
لَهُ الْإِسْمَانِ وَالثَّلَاثَةُ فَيُدْعَى بِبَعْضِهَا فَعَسَى أَنْ
يُكْرَهُ قَالَ فَتَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْألقاب

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے ابو سلمہ، بشر بن مفضل سے وہ داؤد بن ابی ہند سے وہ اشعثی سے وہ ابو جہیرہ بن ضحاک سے اسی کی مانند
نقل کرتے ہیں۔ ابو جہیرہ، ثابت بن ضحاک انصاری کے بھائی ہیں۔

۳۰۵۵۔ حضرت ابو نضرہ فرماتے ہیں کہ ابو سعید خدریؓ نے یہ آیت
پڑھی۔ ”واعلموا ان فيكم رسول الله“..... الآية (یعنی جان لو
کہ تمہارے درمیان اللہ کے رسول ہیں بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ اگر
آپ ﷺ ان میں تمہارا کہنا نامیں تو تم لوگوں کو بڑا ضرر پہنچے۔ اور فرمایا:
یہ آیت تمہارے نبی ﷺ پر اس وقت نازل کی گئی۔ جب کہ تمہارے
ائمہ اور اس امت کے بہترین لوگ صحابہ کرام آپ ﷺ کے ساتھ تھے
کہ اگر آنحضرت ﷺ بہت سی چیزوں میں تمہاری اطاعت کرنے لگیں
تو تم لوگ مضرت میں پڑ جاؤ گے تو آج تم لوگوں کا کیا حال ہوگا۔

۳۰۵۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا عثمان بن عمر
عن المستمر بن الريان عن أبي نصره قال قرأ
أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَأَعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ
لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُمْ قَالَ هَذَا نَبِيُّكُمْ
يُؤْخَى إِلَيْهِ وَخِيَارُ أَيْمَتِكُمْ لَوْ أَطَاعَهُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ
الْأَمْرِ لَعَنِتُوا فَكَيْفَ بِكُمْ الْيَوْمَ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے مستمر بن ریان کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ وہ ثقہ ہیں۔

۳۰۵۶۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر
آنحضرت ﷺ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو!
اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے زمانہ جاہلیت کا فخر اور اپنے آباؤ اجداد کی وجہ
سے تکبر کرنا دور کر دیا ہے۔ اب لوگ دو طرح کے ہیں۔ ایک وہ جو اللہ
کے نزدیک نیک، متقی اور کریم ہے۔ دوسرا وہ جو اللہ کے نزدیک بدکار،
بد بخت اور ذلیل ہے۔ تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے
آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ“..... الآية (یعنی اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک
مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور خاندان بنایا

۳۰۵۶۔ حدثنا علي بن حجر نا عبد الله بن
جعفر نا عبد الله بن دينار عن ابن عمر أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم خطب الناس يوم فتح مكة
فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبْيَةَ
الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَظَّمَهَا بِأَبَائِهَا فَالنَّاسُ رَحَلَانِ رَجُلٌ
بَرُّنَقِيٌّ كَرِيمٌ عَلَى اللَّهِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيْنَ عَلَى اللَّهِ
وَالنَّاسُ بَنُو آدَمَ وَخَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مِنْ تُرَابٍ قَالَ اللَّهُ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ
شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ

اتَّقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ شریف وہی ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتے والے اور خبر رکھنے والے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے عبد اللہ بن دینار کی ابن عمرؓ سے روایت کے متعلق صرف اسی سند سے جانتے ہیں عبد اللہ بن جعفر ضعیف ہیں۔ یحییٰ بن معین اور کئی راوی انہیں ضعیف کہتے ہیں۔ یعلیٰ بن مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۰۵۷۔ حدثنا الفضل بن سهل البغدادي الاعرج وغير واحد قالوا نا يونس بن محمد عن سلام بن ابی مطيع عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الحسب المال والكرم التقوى

۳۰۵۷۔ حدثنا الفضل بن سهل البغدادي الاعرج وغير واحد قالوا نا يونس بن محمد عن سلام بن ابی مطيع عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الحسب المال والكرم التقوى

یہ حدیث سمرہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف سلام بن ابی مطیع کی روایت سے جانتے ہیں۔

سُورَةُ ق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۵۸۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟ (یعنی اور ہے تو لاؤ) اور اس وقت تک اسی طرح (ہل من مزید) کہتی رہے گی جب تک اللہ رب العزت اس میں اپنا قدم نہیں رکھیں گے قدم رکھتے ہی وہ کہنے لگے گی۔ تیری عزت کی قسم ہرگز نہیں ہرگز نہیں اور پھر ایک دوسرے میں گھس جائے گی۔

۳۰۵۸۔ حدثنا عبد بن حميد نا يونس بن حميد نا يونس بن حميد نا شيان عن قتادة نا انس بن مالك ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقول جهنم تقول هل من مزيد حتى يضع فيها رب العزة قدمه فتقول قط قط وعزتك ويروى بعضها الى بعض

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

سُورَةُ الدَّارِيتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُورَةُ ذَارِيَاتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۵۹۔ حضرت ابوہریرہؓ قبیلہ ربیعہ کے ایک شخص سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میں مدینہ آیا تو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہاں قوم عاد کے قاصد کا ذکر آیا تو میں نے کہا کہ میں اس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں بھی اس کی طرح ہو جاؤں۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ قوم عاد کا قاصد کیسا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ اچھے واقف کار سے آپ کا واسطہ پڑا ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ جب قوم عاد پر قحط پڑا تو

۳۰۵۹۔ حدثنا ابن ابی عمر نا سفيان عن سلام عن عاصم بن ابی النجود عن ابی وايل عن رجل من ربيعة قال قدمت المدينة فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت عنده وافد عاد فقلت اعود بالله ان اكون مثل وافد عاد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما وافد عاد قال

قیل (ایک شخص کا نام) کو بھیجا گیا وہ بکر بن معاویہ کے یہاں ٹھہرا۔ اس نے اسے شراب پلائی اور دو (مشہور) باندیاں اس کے سامنے گانے لگیں پھر وہ مہرہ کے پہاڑوں کا ارادہ کر کے نکلا اور چل دیا۔ پھر دعا کی کہ یا اللہ میں کسی بیماری کے علاج یا کسی قیدی کو چھڑانے کے لئے نہیں آیا کہ میں فدیہ دوں۔ لہذا تو اپنے بندے کو جو پلانا ہو پلا۔ ساتھ ہی ساتھ بکر بن معاویہ کو بھی پلا اس طرح وہ بکر بن معاویہ کے شراب پلانے کا شکریہ ادا کرتا تھا۔ پھر اس کے لئے کئی بدلیاں آئیں جن میں سے اس نے ایک کالی بدلی پسند کی پھر کہا گیا کہ جلی ہوئی را کھ لے لوجو قوم عاد کے کسی فرد کو نہ چھوڑے گی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قوم عاد پر صرف اس انگٹھی کے حلقے کے برابر ہوا چھوڑی گئی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ اِذَا رَسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ..... (آیت) اور جب ہم نے ان پر نامبارک آندھی بھیجی وہ جس چیز پر سے گزرتی اسے اس طرح کر دیتی جیسے گل کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔)

یہ حدیث کئی راوی سلام ابو منذر سے وہ عاصم بن ابی الجود سے وہ ابوداؤد سے اور وہ حارث بن حسان سے نقل کرتے ہیں۔ انہیں حارث بن یزید بھی کہتے ہیں۔

- ۳۰۶۰۔ حضرت حارث بن یزید بکری کہتے ہیں کہ میں مدینہ آیا اور مسجد میں گیا وہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی اور کالے جھنڈے لہرا رہے تھے اور بلال تلوار لٹکائے آنحضرت ﷺ کے سامنے کھڑے تھے۔ میں نے پوچھا: لوگ کیوں اکٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ، عمرو بن عاص کو کسی علاقے میں بھیجے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ پھر سفیان بن عیینہ کی حدیث کے ہم معنی طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔ حارث بن یزید کو حارث بن حسان بھی کہتے ہیں۔

۱۵۹۲۔ سورہ طور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۰۶۱۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستاروں کے بعد (یعنی فجر سے پہلے) دو سنتیں اور سجود (مغرب) کے

فَقُلْتُ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتُ اِنْ عَادَ لَمَّا اُفْجِطْتُ بَعَثْتُ قَيْلًا فَتَزَلَّ عَلَى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَقَاهُ الْحَمْرَ وَغَنَّتْهُ الْجَرَادُ تَانُ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيدُ جِبَالَ مِهْرَةَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَمْ اَتِكَ لِمَرِيضٍ فَاَدَاوِيْهِ وَلَا لِاسِيْرٍ فَاَدِيْهِ فَاَسْقِ عَبْدَكَ مَا كُنْتَ مُسْقِيْهِ وَاَسْقِ مَعَهُ بَكْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ يَشْكُرُكَ الْخَمْرُ الَّذِي سَقَاهُ فَرَفَعَ لَهُ سَحَابَاتٍ فَقِيلَ لَهُ: اَخْتَرَا احْلُذْهُنَّ فَاخْتَارَ السُّودَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيلَ لَهُ: خُذْهَا رَمَادًا رَمْدًا لَا تَذَرُ مِنْ عَادٍ اَحَدًا وَذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يُرْسَلْ عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيحِ اِلَّا قَدْرُ هَذِهِ الْحَلَقَةِ يَغْنِيْ حَلَقَةَ الْحَاثِمِ ثُمَّ قَرَأَ اِذَا رَسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيْمَ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ الْاَيَةُ

۳۰۶۰۔ حدثنا عبد بن حميد نا زيد بن حباب نا سلام بن سليمان النحوي ابو المنذر نا عاصم بن ابي النجود عن ابي وايل عن الحارث بن يزيد البكري قال قُبِلْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ غَاصُّ بِالنَّاسِ وَاِذَا رَايَاتُ سُودٍ تَخْفِقُ وَاِذَا بِلَالٌ مُّقْتَلِدُ السَّيْفِ بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَالُوْا يُرِيدُوْنَ اَنْ يَّبْعَتْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَجُهَاً فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطَوْلِهِ نَحْوًا مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ بِمَعْنَاهُ وَيَقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَسَّانَ

سُوْرَةُ الطُّوْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۰۶۱۔ حدثنا ابو هشام الرفاعي نا ابو فضيل عن شدین بن کرب بن کریم عن ابيه عن ابی عباس ان النبی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بَارَأَ النُّجُومَ الرَّكْعَتَيْنِ
قَبْلَ الْفَجْرِ وَأَذْبَارَ السُّجُودِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ
بعد بھی دو رکعت سنتیں ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف محمد بن فضل کی روایت سے اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ وہ رشد بن کریم سے نقل کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے پوچھا کہ محمد اور رشد بن کریم میں سے کون زیادہ ثقہ ہے؟ تو فرمایا: دونوں ایک جیسے ہی ہیں لیکن محمد میرے نزدیک زیادہ راجح ہیں۔ پھر میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے بھی یہی سوال کیا تو انہوں نے بھی فرمایا کہ دونوں ایک جیسے ہیں لیکن رشد بن میرے نزدیک زیادہ راجح ہیں۔

سورۃ النجم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورۃ النجم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۶۲۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے (یعنی شب معراج میں) اور منتہیٰ سے مراد وہ چیز ہے جس کی طرف زمین سے چڑھا اور اس سے زمین کی طرف اتر جائے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تین ایسی چیزیں عطا کیں جو کسی اور نبی کو نہیں دیں۔ آپ ﷺ پر پانچ نمازیں فرض کی گئیں۔ سورۃ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئیں اور آپ کی امت کے سارے کبیرہ گناہ بخش دیئے گئے بشرط یہ کہ وہ لوگ اللہ کے ساتھ شرک نہ کریں پھر ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی ”اذ یغشی السدرۃ ما یغشی“ (جب اس سدرۃ المنتہیٰ کو لپٹ رہی تھیں جو چیزیں لپٹ رہی تھیں) اور فرمایا کہ سدرہ چھٹے آسمان پر ہے سفیان کہتے ہیں کہ وہ لپٹنے والی چیز سونے کے پروانے تھے اور پھر ہاتھ ہلا کر بتایا کہ اس طرح اڑ رہے تھے۔ مالک بن مغول کے علاوہ دوسرے علماء کا کہنا ہے کہ وہ مخلوق کے علم کی انتہاء ہے اس کے بعد کوئی کسی چیز کے متعلق نہیں جانتا۔

۳۰۶۲۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن مالک بن مغول عن طلحة بن مصرف عن مرة عن ابن مسعود قال لما بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم سدرة المنتهى قال انتهى إليها ما يخرج من الأرض وما ينزل من فوق فأعطاه الله عندها ثلاثاً لم يعطهن نبياً كان قبله فُرِضَتْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ حُمْسًا وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لَأَمْنِهِ الْمُفْجَحَاتِ مَا لَمْ يُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى قَالَ السِّدْرَةُ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ سُفْيَانُ فَرَأَشُ مِنْ ذَهَبٍ وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ فَأَرَعَدَهَا وَ قَالَ غَيْرُ مَالِكِ بْنِ مَغُولٍ إِلَيْهَا يَنْتَهِي عِلْمُ الْخَلْقِ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِمَا فَوْقَ ذَلِكَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۶۳۔ شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے زر بن حبیش سے ”فكان قاب“..... الآية (یعنی پھر اور نزدیک آیا اور دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم) کی تفسیر پوچھی تو فرمایا: ابن مسعود نے مجھے

۳۰۶۳۔ حدثنا احمد بن منيع نا عبّاد بن العوام نا الشيباني قال سألت زر بن حبيش عن قوله عز وجل فكان قاب قوسين أو أدنى فقال أخبر ابن مسعود

۱۔ سدرۃ: بیری کے درخت کو کہتے ہیں اور منتہیٰ کے معنی انتہاء کی جگہ کے ہیں۔ احادیث میں آتا ہے کہ یہ ایک بیری کا درخت ہے۔ چنانچہ جو بھی احکام و ارازاں آتے ہیں وہ پہلے اس تک پہنچتے ہیں اور پھر زمین پر آتے ہیں۔ اسی طرح جو اعمال اوپر جاتے ہیں وہ بھی پہلے سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچتے ہیں، پھر وہاں سے اوپر اٹھالے جاتے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے جبرائیلؑ کو دیکھا اور ان کے چھ سو پر ہیں۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرَائِيلَ وَلَهُ
سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۰۶۴۔ شعی کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی عرفات میں کعبؓ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے (ابن عباس) کعب سے کوئی بات پوچھی تو وہ بکیر کہنے لگے یہاں تک کہ ان کی آواز پہاڑوں میں گونجنے لگی۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: ہم بنو ہاشم ہیں۔ کعبؓ فرمانے لگے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام اور دیدار کو محمد ﷺ اور موسیٰؑ پر تقسیم کیا۔ چنانچہ موسیٰؑ سے اللہ نے دومرتبہ کلام کیا اور محمد ﷺ نے اللہ کا دومرتبہ دیدار کیا۔ مسروق کہتے ہیں میں ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ کیا آنحضرت ﷺ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے؟ فرمانے لگیں کہ تم نے ایسی بات کی ہے جس پر میرا (جسم کا) رواں کھڑا ہو گیا ہے۔ میں نے عرض کیا: تامل کیجئے اور پھر یہ آیت پڑھی۔ ”لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ“..... الآية (یعنی آنحضرت ﷺ نے اپنے پروردگار کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے) فرمانے لگیں: تمہاری عقل کہاں چلی گئی ہے وہ تو جبرائیلؑ ہیں۔ تمہیں کس نے بتایا کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے، یا آپ ﷺ نے کوئی ایسی چیز (امت سے) چھپائی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے یا یہ کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ان پانچ چیزوں کا علم ہے جن کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے ”إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ“..... الآية (یعنی بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی بارش برساتا اور وہی جانتا ہے کہ رحم میں کیا ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کمائے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین پر مرے گا“.....) تو وہ شخص جھوٹ باندھتا ہے۔ ہاں البتہ آنحضرت ﷺ نے جبرائیلؑ کو دیکھا ہے اور انہیں بھی ان کی اصلی صورت میں صرف دومرتبہ دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ سدرۃ المنتہی کے پاس اور ایک مرتبہ جیاد کے مقام پر کہ ان کے چھ سو پر ہیں جنہوں نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ لیا ہے۔

۳۰۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ
عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ
عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتَّى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ رُؤْيَاهُ
وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى وَكَلَّمَ مُوسَى مَرَّتَيْنِ
وَرَأَاهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ مَسْرُوقٌ فَدَخَلْتُ عَلَى
عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَ لَقَدْ
تَكَلَّمْتُ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِي قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَأْتُ
لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَةِ رَبِّهِ الْكُبْرَى فَقَالَ ابْنُ يَذْهَبُ بِكَ
إِنَّمَا هُوَ جِبْرَائِيلُ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ أَوْ
كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أَمَرَ بِهِ أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَنَقْذُ
أَعْظَمَ الْفُرْيَةِ وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرَائِيلَ لَمْ يَرَهُ فِي صُورَتِهِ
إِلَّا مَرَّتَيْنِ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَمَرَّةً فِي جِيَادٍ لَهُ
سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأَفْقَ

داؤد بن ابی نہد بھی ابوہند سے وہ شعی سے وہ مسروق سے وہ عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی حدیث کی مانند نقل کرتے

ہیں۔ یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث سے چھوٹی ہے۔

۳۰۶۵۔ حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے مجھے کہا کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے میں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتے ”لا تدرکہ آیت“ (یعنی نظر اس کا ادراک نہیں کر سکتی.....) ابن عباسؓ کہنے لگے تیرا استیلا اس ہو یہ تو جب ہے کہ وہ اپنے نور کے ساتھ تجلی فرمائے بلکہ محمد ﷺ نے تو اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا ہے۔

۳۰۶۵۔ حدثنا محمد بن عمرو بن نبهان بن صفوان الثقفی نا یحییٰ کثیر العنبری نا سالم بن جعفر عن الحكم بن ابان عن عکرمہ عن ابن عباس قال رآی مُحَمَّدَ رَبِّهِ، قُلْتُ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ لَا تَدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَيَحْكُ ذَاكَ اِذَا تَحَلَّى بِنُورِهِ الَّذِي هُوَ نُورُهُ وَقَدْ رَأَى مُحَمَّدَ رَبِّهِ مَرَّتَيْنِ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۰۶۶۔ حضرت ابن عباسؓ ”ولقد رآه نزلة“..... الخ (یعنی انہوں نے اسے ایک اور مرتبہ بھی سدرۃ المنتہی کے پاس دیکھا پھر اس نے اپنے بندے کی طرف وحی کی پھر دونوں کے درمیان دو کمانوں کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا) ان آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے۔

۳۰۶۶۔ حدثنا سعید بن یحییٰ بن سعید الاموی نا ابی نا محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابن عباس فی قولِ اللَّهِ وَلَقَدْ رَآهُ أُخْرَىٰ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ فَأَوْحَىٰ اِلَیْهِ عَبْدُهُ مَا أَوْحَىٰ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۰۶۷۔ حضرت ابن عباسؓ ”ما کذب الفؤاد ما رأى“ (یعنی دل نے دیکھی ہوئی چیز میں کوئی غلطی نہیں کی) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل سے دیکھا ہے۔

۳۰۶۷۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبد الرزاق و ابن ابی رزمة و ابونعیم عن اسرائیل عن سماک بن حرب عن عکرمہ عن ابن عباس قال مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى قَالَ رَأَاهُ بِقَلْبِهِ

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۰۶۸۔ حضرت عبد اللہ بن شقینؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو ذرؓ سے عرض کیا کہ اگر میں آنحضرت ﷺ کو پاتا تو آپ ﷺ سے ایک سوال پوچھتا۔ ابو ذرؓ نے پوچھا کہ کیا پوچھتے؟ کہنے لگے: پوچھتا کہ کیا محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ سے پوچھا تھا آپ ﷺ نے جواب دیا: وہ نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔

۳۰۶۸۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع و یزید بن ہارون عن یزید بن ابراہیم التستری عن قتادة عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ دُرٍّ لَوْ اَدْرَكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ فَقَالَ عَمَّا كُنْتُ نَسْأَلُهُ قُلْتُ اَسْأَلُهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَ قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ نُورٌ اَنَّى اُرَاهُ

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۰۶۹۔ حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ ”ما کذب الفؤاد“.....

۳۰۶۹۔ حدثنا عبد بن حمید نا عبید اللہ بن ابی

الایۃ کی تفسیر یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل کو ریشی جوڑا اپنے ہوئے دیکھا تو ان کے وجود نے آسمان و زمین کا احاطہ کر لیا تھا۔

رزمة عن اسرائيل عن ابى اسحاق عن عمرو بن دينار عن عطاء عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله ما كذب الفؤاد ما رأى فقال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم جبرئيل في حلة من رفرف قدملا مابين السماء والأرض
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۷۰۔ حضرت ابن عباسؓ "الذين يجتنبون كبائر الاثم"..... الایۃ (یعنی وہ لوگ ایسے ہیں جو کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں مگر ہلکے ہلکے گناہ) ۱۰ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ اگر تو بخشا ہے تو سب گناہ بخش دے تیرا کون سا ایسا بندہ ہے جو گناہوں سے آلودہ نہ ہو۔

۳۰۷۰۔ حدثنا احمد بن عثمان ابو عثمان البصري نا ابو عاصم عن زكريا بن اسحاق عن عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس الذين يجتنبون كبائر الاثم والفواحش الا اللثم قال النبي صلى الله عليه وسلم ان تغفر اللهم تغفر حماد ابي عبد لك لا العا

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف زکریا بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۵۹۳۔ سورہ قمر

بسم الله الرحمن الرحيم

۳۰۷۱۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم منیٰ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے کہ (آپ ﷺ کے معجزے سے) چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس پار اور دوسرا اس پار۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ہم سے فرمایا: گواہ رہنا۔ یعنی آنحضرت ﷺ اس سے یہ مراد لیا کرتے تھے "اقتربت الساعة"..... الایۃ (ترجمہ: قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔)

سُورَةُ الْقَمَرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۷۱۔ حدثنا علي بن حجرنا علي بن مسهر عن الاعمش عن ابراهيم عن ابي معمر عن ابي مسعود قال بينما نحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى فانشق القمر فلقين فلقة من وراء الحبل وفلقة دونه فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهدوا يعني اقتربت الساعة وانشق القمر
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۷۲۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اہل مکہ نے رسول اکرم ﷺ سے معجزہ طلب کیا تو چاند مکہ میں دو مرتبہ پھٹا (دو ٹکڑے ہوا) پھر یہ آیات "اقتربت الساعة" سے "محر مستمر" تک نازل ہوئیں (یعنی قیامت نزدیک آگئی اور چاند شق ہو گیا اور یہ لوگ اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو ٹال دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو ابھی ختم ہوا

۳۰۷۲۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة عن انس قال قال اهل مكة النبي صلى الله عليه وسلم اية فانشق القمر بمكة مرتين فنزلت اية اقتربت الساعة وانشق القمر الى قوله سحر مستمر

• کبیرہ گناہوں سے بچنے والوں کے لئے اس آیت میں بشارت ہے کہ اس کے مغائر معاف کر دیئے جائیں گے۔ واللہ اعلم (مترجم)

جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۷۳۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: گواہ رہنا۔

۳۰۷۳۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفین عن ابن ابی نجیح عن مجاہد عن ابی معمر عن ابن مسعود قال انشق القمر علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشہدوا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۷۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ عہد نبوی ﷺ میں چاند پھٹا تو آپ ﷺ نے ہمیں گواہ ٹھہرایا۔

۳۰۷۴۔ حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد عن شعبۃ عن الاعمش عن مجاہد عن ابن عمر قال انفلق القمر علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشہدوا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۷۵۔ حضرت جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں کہ عہد نبوی ﷺ میں چاند شق ہوا اور اس کے دو ٹکڑے ہو گئے ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر اور دوسرا اس پہاڑ پر۔ اس پر کفار کہنے لگے کہ محمد (ﷺ) نے ہم پر جادو کر دیا ہے۔ بعض کہنے لگے کہ اگر ہم پر جادو کر دیا ہے تو سب لوگوں پر تھوڑی جادو کر سکے گا۔ ❶

۳۰۷۵۔ حدثنا عبد بن حمید نا محمد بن کثیر نا سلیمان بن کثیر عن حصین عن محمد بن جبیر بن مطعم قال انشق القمر علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی صار فرقتین علی هذا الجبل وعلی هذا الجبل فقالوا سحرنا محمد فقال بعضهم لئن سحرنا فما یستطیع ان یسحر الناس کلهم

یہ حدیث بعض حضرات حصین سے وہ جبیر سے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا جبیر بن مطعم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۰۷۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مشرکین تقدیر کے متعلق جھگڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی ”یوم یسحبون“..... الایہ (یعنی جس دن یہ لوگ اپنے منہ کے بل جہنم میں گھسیٹے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ دوزخ کے عذاب کا مزا چکھو ہم نے ہر چیز تقدیر کے مطابق پیدا کی ہے۔

۳۰۷۶۔ حدثنا ابو کریب و ابو بکر بندار قالا ثنا وکیع عن سفیان عن زیاد بن اسمعیل عن محمد بن عباد بن جعفر المخزومی عن ابی ہریرۃ قال جاء مشرکوا قریش یخاصمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القدر فنزلت یوم یسحبون فی النار علی وجوہهم ذوقوا مس سقر انا کل شیء خلقناه بقدر

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❶ پھر کفار نے ان لوگوں سے بھی پوچھا جو ان دنوں سفر میں گئے ہوئے تھے کہ کیا چاند شق ہوا تھا۔ انہوں نے بھی اس معجزے کی گواہی دی۔ (مترجم)

۱۵۹۵۔ سورہ الرحمن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۰۷۷۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ صحابہؓ کی طرف آئے اور سورہ الرحمن شروع سے آخر تک تلاوت فرمائی صحابہؓ چپ رہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ سورت جنوں کے ساتھ پڑھی تھی تو ان لوگوں نے تم سے بہتر جواب دیا چنانچہ جب میں ”فبای آلاء“..... الایہ پڑھتا تو وہ کہتے اے ہمارے پروردگار ہم تیری نعمتوں میں سے کسی چیز کو نہیں جھٹلاتے اور تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ زبیر بن محمد سے نقل کرتے ہیں۔ احمد بن زبیر کا خیال ہے کہ زبیر بن محمد وہ نہیں ہیں جو شام کی طرف گئے ہیں اور اہل عراق ان سے روایت کرتے ہیں بلکہ شاید یہ کوئی اور ہیں۔ اور لوگوں نے ان کا نام بدل دیا ہے کیونکہ لوگ ان سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ شام کے لوگ زبیر بن محمد سے منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور اہل عراق ان میں سے ایسی احادیث نقل کرتے ہیں جو صحت کے قریب ہوتی ہیں۔

۱۵۹۶۔ سورہ واقعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۰۷۸۔ حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیز (جنت) تیار کی ہے۔ جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہے نہ کسی کان نے (اس کے متعلق) سنا ہے اور نہ کسی انسان کے ذل میں اس کا خیال آیا ہے۔ اگر جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو ”فلا تعلم نفس“..... الایہ (یعنی کوئی نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیا چیز تیار کی گئی ہے جو ان کی آنکھوں کی مشدک ہے اور یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے) اور جنت میں ایک درخت ہے اگر کوئی سوار اس کے سائے میں چلے لگے تو سو سال تک چلنے کے باوجود بھی اسے طے نہ کر سکے۔ اگر چاہے تو یہ آیت پڑھ لو ”وظل ممدود“ (یعنی طویل سایہ ہے) اور جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور انیس موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے لہذا

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۰۷۷۔ حدثنا عبد الرحمن بن واقد ابو مسلم نا الوليد بن مسلم عن زهير بن محمد عن محمد بن المنكدر عن جابر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم على أصحابه فقرأ عليهم سورة الرحمن من أولها إلى آخرها فسكتوا فقال لقد قرأتها على الجن ليلة الجن فكانوا أحسن مردوداً منكم كنت كلما أتيت على قوله فبای آلاء ربكما تكذبان قالوا لا بشيء من نعمك ربنا نكذب فلك الحمد

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۰۷۸۔ حدثنا ابو كريب نا عبدة بن سليمان وعبد الرحيم بن سليمان عن محمد بن عمرو قال نا ابوسلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله أعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا أذن سمعت ولا خطر على قلب بشر فاقروا وإن شئتم فلا تعلم نفس ما أخفى لهم من قرة أعين جزاء بما كانوا يعملون وفي الجنة شجر يسير الراكب في ظلها مائة عام لا يقطعها وأقروا وإن شئتم وظل ممدود وموضع سوط في الجنة خير من الدنيا وما فيها وأقروا وإن شئتم فمن رُحِزَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْحَنَّةَ فَقَدْ فَازَ

وَمَا الْحَيَوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو ”فَمَنْ زَحْزَحَ عَنِ النَّارِ“..... الآية۔ یعنی جو شخص دوزخ سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سودا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۸۹۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن في الجنة لشجرة يسير الراكب في ظلها مائة عام لا يقطعها وأفقرء وإن شئتم وظل ممدود وماء مسكوب

۳۰۸۹۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار اس کے سائے میں سو سال تک بھی چلتا رہے تو طے نہ کر سکے۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو ”وَوَظِلُّوا مِمَّا مَسْكُوبٌ“ (یعنی اور ان کے لئے لمبا لمبا سایہ اور چلتا ہوا پانی ہوگا۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۳۰۸۰۔ حدثنا ابو كريب نا رشيد بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج عن أبي الهيثم عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله وفقرش مرفوعة قال ارتفاعها كما بين السماء والأرض ومسيرة ما بينهما خمس مائة عام

۳۰۸۰۔ حضرت ابوسعیدؓ آنحضرت ﷺ سے ”وفقرش مرفوعة“ (یعنی جنتیوں کے لئے اونچے بچھو۔ نے ہوں گے) کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ ان کی بلندی ایسی ہوگی جیسے زمین سے آسمان اور دونوں کے درمیان کا فاصلہ پانچ سو برس کا ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف رشیدین کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض علماء اس بلندی کے متعلق کہتے ہیں کہ اس سے مراد درجات ہیں۔ یعنی ہر درودرجوں کے درمیان آسمان و زمین کے مابین سا فاصلہ ہے۔

۳۰۸۱۔ حدثنا احمد بن منيع نا الحسين بن محمد نا اسرائيل عن عبدالا علي عن ابي عبد الرحمن عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وتجعلون رزقكم انكم تكذبون قال شكركم تقولون مطرنا بنوء كذا وكذا بنجم كذا وكذا

۳۰۸۱۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ”وتجعلون رزقكم“..... الآية (یعنی تم تکذیب کو اپنی غذا بنا رہے ہو) پھر فرمایا: یعنی اپنے رزق کا شکر تکذیب کے ساتھ کرتے ہو کہ فلاں ستارے وغیرہ کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ سفیان بھی عبد اللہ اعلیٰ سے یہی حدیث اسی سند سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

۳۰۸۲۔ حدثنا ابوعمار الحسين بن حريث الخزازي المروزي نا وكيع عن موسى بن عبيدة عن يزيد بن أبان عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في قوله إنا أنشأناهم إنشاء قال إن من

۳۰۸۲۔ حضرت انسؓ ”إنا أنشأناهم“..... الآية (یعنی ہم نے ان عورتوں کو خاص طور پر بتایا ہے) کی تفسیر میں رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ خاص طور پر بنائی جانے والی عورتیں وہ ہیں جو دنیا میں بوڑھی، عمش، اور رمص تھیں۔

● عمش کے معنی چندھا ہونے کے آتے ہیں۔ (مترجم) ● رمص سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کی آنکھوں سے کچھ بہتا رہتا ہے۔ (مترجم)

الْمُنَشَّاتِ اللَّائِي كُنَّ فِي الدُّنْيَا عَجَائِرَ عُمْشَارٍ مُضَا

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی دونوں محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

۳۰۸۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ فرمایا: مجھے سورہ ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا ہے۔

۳۰۸۳۔ حدثنا ابو كريب نا معاوية بن هشام عن شيبان عن ابى اسحق عن عكرمة عن ابن عباس قال قال ابو بكر يا رسول الله قد شبت قال شيتني هوذ والواقعة والمرسلات وعم يتساءلون واذا الشمس كورت

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے ابن عباس کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ علی بن صالحؒ بھی یہ حدیث ابواسحاق سے اور وہ ابو حنیفہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ پھر کوئی راوی ابواسحاق سے ابو میسرہ کے حوالے سے تھوڑی سی حدیث مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

سورۃ الحدید ۱۵۹۷۔ سورۃ حدید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۰۸۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ بیٹھے ہوئے تھے کہ بادل آ گئے۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا: جانتے ہو یہ کیا ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بادل زمین کو سیراب کرنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان لوگوں کی طرف ہانکتے ہیں جو اس کا شکر ادا نہیں کرتے اور اسے پکارتے نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ رقیع یعنی اونچی چھت ہے جس سے حفاظت کی گئی ہے اور یہ موج کی طرح ہے جو بغیر ستون کے ہے۔ پھر پوچھا: کیا جانتے ہو کہ تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ پھر پوچھا: کیا جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ رقیع یعنی اونچی چھت ہے جس سے حفاظت کی گئی ہے اور یہ موج کی طرح ہے جو بغیر ستون کے ہے۔ پھر پوچھا: کیا جانتے ہو کہ تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟

سُورَةُ الْحَدِيدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۰۸۴۔ حدثنا عبد بن حميد و غير واحد المعنى و احد قالوا نا يونس بن محمد نا شيبان بن عبد الرحمن عن قتادة قال حدث الحسن عن ابى هريرة قال بينما نبي الله صلى الله عليه وسلم جالس واصحابه اذ اتى عليهم سحاب فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم هل تدرون ما هذا قالوا الله ورسوله اعلم قال هذا العنان هذيم روايا الارض يسوقه الله الى قوم لا يشكرونه ولا يدعونه ثم قال هل تدرون ما فوقكم قالوا الله ورسوله اعلم قال فانها الرقيع سقف محفوظ وموج مكفوف ثم قال هل تدرون كم بينكم وبينها قالوا الله ورسوله اعلم قال بينكم وبينها خمس مائة سنة ثم قال هل تدرون ما فوق ذلك قالوا الله ورسوله اعلم قال فان فوق ذلك سمائين مائتاهما مسيرة خمس مائة عام حتى عد سبع سموات ما بين كل سمائين مائتين السماء والارض ثم قال هل تدرون ما فوق ذلك

قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ فَوْقَ ذَلِكَ الْعَرْشِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدٌ مَبِينٌ السَّمَاوَاتِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَا لَدَى تَحْتَكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا إِلَّا رِضٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَا لَدَى تَحْتَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرَى بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ أَرْضِينَ بَيْنَ كُلِّ أَرْضَيْنِ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَيْتُمْ بِحَبْلِ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلَى لَهَبَطَ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ پھر پوچھا: کیا جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اس سے اوپر دو آسمان ہیں جن کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی طرح سات آسمان گنائے اور بتایا کہ ہر دو آسمانوں کے درمیان آسمان وزمین کے درمیان کے فاصلے کے برابر فاصلہ ہے۔ پھر پوچھا: کیا جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: اس کے اوپر عرش ہے اور وہ آسمان سے اتنا دور ہے جتنا زمین سے آسمان۔ پھر پوچھا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے نیچے کیا ہے؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ اچھی طرح جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ زمین ہے۔ پھر پوچھا: معلوم ہے کہ اس کے نیچے کیا ہے؟ عرض کیا اللہ اور رسول ﷺ اچھی طرح جانتے ہیں۔ فرمایا: اس کے نیچے دوسری زمین ہے اس کے اور اس کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے سات زمینیں گوائیں۔ اور بتایا کہ ہر دو کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے۔ پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر تم لوگ نیچے کی زمین کی طرف رسی پھینکو گے تو وہ اللہ تک پہنچے گی۔ اور یہ آیت پڑھی ”ہو الاول والآخر والظاہر والباطن“..... الایة (یعنی وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے ہے اور وہی ظاہر بھی ہے اور مخفی بھی اور وہ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔)

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور ایوب، یونس بن عبید اور علی بن یزید سے منقول ہے کہ حسن نے ابو ہریرہؓ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ بعض علماء اس حدیث کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد اس رسی کا اللہ کا علم، اس کی قدرت اور حکومت تک پہنچے گی۔ کیونکہ اللہ کا علم اس کی قدرت اور حکومت ہر جگہ ہے اور وہ عرش پر ہے جیسا کہ اس نے خود اپنی کتاب میں بتایا ہے۔

سُورَةُ الْمُجَادَلَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۵۹۸۔ سورۃ مجادلہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۸۵۔ حضرت سلمہ بن صحز انصاریؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک ایسا مرد ہوں جسے عورتوں سے جماع کی (وہ طاقت) عطا کی گئی ہے جو کسی اور کو نہیں دی گئی۔ چنانچہ جب رمضان آیا تو میں نے اپنی بیوی سے ظہار کر

۳۰۸۵۔ حدثنا عبد بن حميد والحسن بن علي الحلواني المعنى واحد قالانا يزيد بن هارون انا محمد بن اسحاق عن محمد بن عمرو بن عطاء

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةِ وَالْبَرَكَةِ أَمْرِي
بِصَدَقَتِكُمْ فَأَذْ فَعُوها إِلَيَّ فَذْ فَعُوها إِلَيَّ

یہ حدیث حسن ہے۔ امام بخاری کے نزدیک سلیمان بن یسار نے سلمہ بن صحر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ ان کا کہنا ہے کہ سلمہ بن صحر کو سلمان بن صحر بھی کہتے ہیں۔ اس باب میں خولہ بن ثعلبہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۳۰۸۶۔ حدثنا عبد بن حميدنا يونس عن شيبان
عَنْ قَتَادَةَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا أَتَى عَلَى نَبِيِّ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَقَالَ السَّامُ
عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلْ تَذَرُونَ مَا قَالَ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ سَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ قَالَ كَذًا وَكَذَا
رُدُّوهُ عَلَيَّ فَرُدُّوهُ فَقَالَ قُلْتُ السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَ نَعَمْ
قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِذَا سَلَّمَ
عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُولُوا عَلَيْكَ مَا قُلْتُ
قَالَ وَإِذَا جَاءَ وَكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحْيِكَ بِهِ اللَّهُ

۳۰۸۶۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک یہودی
آنحضرت ﷺ اور صحابہ کے پاس آیا اور کہا: السام علیکم (یعنی تم پر موت
آئے) صحابہ نے اسے جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم لوگوں
کو معلوم ہے کہ اس نے کیا کہا؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ
جانتے ہیں یا رسول اللہ! اس نے سلام کیا ہے۔ فرمایا: نہیں بلکہ اس نے
ایسی ایسی بات کہی ہے اسے میرے پاس لاؤ۔ جب اسے لائے تو آپ
ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تم نے السام علیکم کہا اس نے بتایا کہ ہاں
السام علیکم کہا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اہل کتاب میں
سے جو بھی سلام کرے اسے یہ جواب دیا کرو کہ ”علیک ما قلت“ (یعنی
جو تو نے کہا تجھ ہی پر ہو) پھر یہ آیت پڑھی ”واذا جاء وک
حیو ک“..... الایہ۔ (یعنی جب وہ لوگ اہل کتاب آپ ﷺ کے
پاس آتے ہیں تو آپ ﷺ کو ایسے لفظ سے سلام کرتے ہیں جس سے
اللہ نے آپ ﷺ کو سلام نہیں کیا اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ اللہ
ہمارے اس طرح کہنے پر ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۸۷۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا يحيى بن ادم نا
عبيد الله الاشجعي عن سفيان الثوري عن عثمان
بن المغيرة الثقفي عن سالم بن ابى الجعد عن علي
ابن علقمة الأنماري عن علي بن أبي طالب قال لما
نزلت يائها الذين آمنوا اذا ناجيتم الرسول فقدموا
بين يدي نجولكم صدقة قال لى النبي صلى الله
عليه وسلم ماتراى دينار قل لا يطيقونه قال
فبصفت دينار قل لا يطيقونه قال فكم قل
شعيرة قال انك لرهيد قال فنزلت اشفقتم ان

۳۰۸۷۔ حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت
”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ“..... الایہ (یعنی اے
ایمان والو! جب تم رسول ﷺ سے سرگوشی کیا کرو تو اپنی سرگوشی سے
پہلے کچھ خیرات دے دیا کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے) نازل ہوئی
رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے مشورہ لیا کہ صدقہ کی کتنی مقدار مقرر کر
جائے۔ ایک دینار؟ میں نے عرض کیا: لوگ ایک دینار نہیں دے سکیں
گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نصف دینار۔ عرض کیا: آدھا بھی نہیں دے
سکیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کتنا مقرر کیا جائے؟ میں نے عرض
کیا: ایک جو۔ فرمایا: تم تو بہت کمی کرنے والے ہو۔ اس پر یہ آیت

نازل ہوئی "ا ا شفقتم ان تقدموا"..... الآية (یعنی کیا تم اپنی سرگوشی سے پہلے خیرات دینے سے ڈر گئے۔ چنانچہ جب تم نہ کر سکتے تو اللہ نے تمہارے حال پر عنایت فرمائی لہذا تم نماز کے پابند رہو..... الخ) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے اس امت پر تخفیف کر دی (یعنی یہ منسوخ ہو گیا۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور ایک جو سے مراد جو کے برابر سونا ہے۔

سورۃ الحشر ۱۵۹۹۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۰۸۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو نضیر کے کھجور کے درختوں کو کاٹ کر جلا دیا۔ اس مقام کا نام بوریہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "ما قطعتم من لينة او ترکتموها"..... الآية (یعنی جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹ ڈالے یا ان کو ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا یہ خدا ہی کے حکم کے موافق ہے اور تاکہ وہ کافروں کو ذلیل کرے۔)

سُورَةُ الْحَشْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۸۸۔ حدثنا قتيبة بن الليث عن نافع عن ابن عمر قال حرق رسول الله صلى الله عليه وسلم نخل بني النضير وقطع وهي البويرة فأنزل الله ما قطعتم من لينة أو تركتموها قائمة على أصولها فبإذن الله وليخزي الفاسقين

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۸۹۔ حضرت ابن عباسؓ "ما قطعتم من لينة او ترکتموها"..... الآية کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ لينة: کھجور کا درخت ہے اور "ولیکزى الفاسقين" سے مراد یہ ہے کہ مسلمانوں نے ان (یہودیوں) کو ان کے قلعوں سے اتار دیا پھر جب ان کے درختوں کے کاٹنے کا حکم ہوا تو ان کے دلوں میں خیال آیا کہ ہم نے کچھ درخت کاٹے ہیں اور کچھ چھوڑ دیئے ہیں۔ لہذا مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا جو درخت ہم نے کاٹے ہیں ان کا کاٹنا باعث ثواب اور جو چھوڑ دیئے ہیں ان پر عذاب ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "ما قطعتم من لينة"..... الآية.

۳۰۸۹۔ حدثنا الحسن بن محمد الزعفراني نا عفان نا حفص بن غياث نا حبيب بن ابي عمرة عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس في قول الله عز وجل ما قطعتم من لينة أو تركتموها قائمة على أصولها قال الليث النخلة وليخزي الفاسقين قال استزروهم من حصونهم قال و أمروا بقطع النخل فحلف في صدورهم فقال المسلمون قد قطعنا بعضا وتركنا بعضا فلنسا لن رسول الله صلى الله عليه وسلم هل لنا فيما قطعنا من أجر وهل علينا فيما تركنا من وزر فأنزل الله ما قطعتم من لينة أو تركتموها قائمة على أصولها الآية

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض اسے حفص بن غیاث سے اور وہ سعید بن جبیر سے مرسل نقل کرتے ہوئے ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ ہم سے اسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے ہارون بن معاویہ کے حوالے سے انہوں نے حفص سے انہوں نے حبیب بن ابو عمرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے مرسل نقل کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ امام بخاری نے یہ حدیث مجھ ہی سے سنی ہے۔

۳۰۹۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کے پاس ایک مہمان آیا تو اس کے پاس صرف اتنا ہی کھانا تھا کہ خود کھا سکے اور بچوں کو کھلا سکے۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ بچوں کو سلا دو اور چراغ گل کر کے جو کچھ ہے مہمان کے آگے رکھ دو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ“..... (ترجمہ: اور وہ اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو۔)

۳۰۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَاوْكِيعٌ عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَرْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِيَّاتِ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوْتُهُ وَقُوْتُ صَبِيَّانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ نَوْمِي الصَّبِيَّةَ وَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَقَرَّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكَ فَتَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُورَةُ الْمُمتَحِنَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة مُمتَحَنَة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۹۱۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، زبیرؓ اور مقداد بن اسودؓ کو حکم دیا کہ روضہ خاخ کے مقام پر جاؤ وہاں ایک عورت ہے جو اونٹ پر سوار ہے اس کے پاس ایک خط ہے وہ خط اس سے لے کر میرے پاس لاؤ۔ ہم لوگ نکلے۔ ہمارے گھوڑے دوڑ لگاتے ہوئے روضہ خاخ کے مقام پر پہنچے تو ہمیں وہ عورت مل گئی ہم نے کہا کہ خط دو۔ وہ کہنے لگی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہم نے کہا: تم خط نکالو ورنہ کپڑے اتار دو۔ اس پر اس نے اپنی چوٹی سے خط نکالا اور ہم وہ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کو کھانا گیا تھا۔ جس میں اس نے آنحضرت ﷺ کے کسی راز کا ذکر کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا حاطب یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے متعلق جلدی نہ کریں۔ میں ایسا شخص ہوں کہ قریش سے ملا ہوا ہوں اور ان میں سے نہیں ہوں۔ آپ ﷺ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کے اقارب مکہ میں ہیں جو ان کے اہل و مال کی حفاظت کرتے ہیں۔ چونکہ میرا ان سے کوئی نسب کا تعلق نہیں لہذا میں نے سوچا کہ ان پر احسان کروں تاکہ وہ میرے اقارب کی حمایت کریں۔ اور یہ کام میں نے کفر و ارتداد کی وجہ سے نہیں کیا۔ اور نہ ہی کفر سے راضی ہو کر کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے حضرت عمرؓ نے عرض کر

۳۰۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍا سَفِيَّانٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ هُوَابِنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخَ فَإِنَّ بِهَا ضَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَاتَّوْنُوْا بِهِ فَخَرَجْنَا تَتَعَادَى بَنَا حَيْلَنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالطَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا أَخْرَجِنَا الْكِتَابَ أَوْ لَتَلْفَيْنَ الثَّيَابَ قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عَقَاصِهَا قَالَ فَاتَيْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَتَعَجَّلْ عَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأًا مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مِنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قُرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيْهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنْ نَسَبٍ فِيْهِمْ أَنْ اتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قُرَابَتِي وَمَا

یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اتار دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف دیکھا اور فرمایا: کہ تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے اسی موقع پر یہ آیت نازل ہوئی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي“..... (الایہ) (یعنی اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ۔ راوی عمرو کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی رافع کو دیکھا ہے وہ حضرت علیؓ کے کاتب تھے۔

فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا وَارْتَدَّادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضَىٰ بِالْكَفْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبُ عَنْقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَىٰ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ إِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ وَفِيهِ أَنْزَلْتُ هَذِهِ السُّورَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ السُّورَةُ قَالَ عُمَرُ وَقَدْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيِّ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور جابر بن عبد اللہ سے بھی حدیثیں نقل کی گئی ہیں۔ کئی حضرات یہ حدیث سفیان بن عیینہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ پھر ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے بھی حضرت علی بن ابی طالبؓ کے حوالے سے اسی کے مثل منقول ہے۔ بعض حضرات یہ الفاظ بیان کرتے ہیں کہ اس عورت سے کہا کہ خط نکال ورنہ ہم تجھے بنگا کریں گے۔

۳۰۹۲۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ اس آیت کی وجہ سے امتحان لیا کرتے تھے ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ“..... (الایہ) (یعنی اے پیغمبر جب مسلمان عورتیں آپ ﷺ کے پاس آئیں کہ ان چیزوں پر آپ سے بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گی اور نہ چوری کریں گی، نہ بدکاری کریں گی، نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہ بہتان کی اولاد دلائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پیروں کے درمیان بنا لیں اور مشروع باتوں میں آپ ﷺ کے خلاف نہیں کریں گی تو آپ ان کو بیعت کر لیا کیجئے اور ان کے لئے استغفار کیجئے بے شک اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے) (معمر کہتے ہیں کہ ابن طاووس نے مجھے اپنے والد کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک نے ان عورتوں کے علاوہ جو آپ کی ملکیت میں تھیں کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔

۳۰۹۲۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرحمن عن معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمتحن إلا بالآية التي قال الله إذا جاءك المؤمنات يبایعنك الآية قال معمر فأتخبرني ابن طاووس عن أبيه قال ما مسست يد رسول الله صلى الله عليه وسلم يد امرأة إلا امرأة يملكها

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۹۳۔ حضرت ام سلمہؓ انصاریہؓ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ وہ معروف کیا چیز ہے جس میں ہمارے

۳۰۹۳۔ حدثنا عبد بن حميد نا ابو نعیم نا یزید بن عبد الله الشيباني قال سمعت شهر بن حوشب قال

لئے آپ ﷺ کی نافرمانی کرنا جائز نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہی ہے کہ تم نوحہ مت کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں قبیلے کی عورتیں میرے چچا کی وفات پر میرے ساتھ نوحہ میں شریک تھیں لہذا ان کا بدلہ دینا ضروری ہے۔ آپ ﷺ نے اجازت دینے سے انکار کر دیا پھر میں نے کئی مرتبہ عرض کیا تو اجازت دے دی کہ ان کے احسان کا بدلہ دے دوں۔ اس کے بعد میں نے کبھی کسی پر نوحہ نہیں کیا اور عورتوں میں سے میرے علاوہ ایسی کوئی عورت باقی نہ رہی جس نے بیعت کی ہو اور پھر نوحہ بھی کیا ہو۔

حَدَّثَنَا أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ قَالَتْ قَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ مَا هَذَا الْمَعْرُوفُ الَّذِي لَا يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَعْصِيكَ فِيهِ قَالَ لَا تَنْحَن قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَنِي فُلَانٍ قَدْ أَسْعَدُونِي عَلَى عَمِي وَلَا يَدْلِي مِنْ قَضَائِهِمْ فَأَبَى عَلَيَّ فَعَاتَبْتُهُ مِرَارًا فَأَذِنَ لِي فِي قَضَائِهِمْ فَلَمْ أَنْحَ بَعْدَ قَضَائِهِمْ وَلَا غَيْرَهُ حَتَّى السَّاعَةِ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ النِّسْوَةِ امْرَأَةٌ إِلَّا وَقَدْ نَاحَتْ غَيْرِي

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں ام عطیہ سے بھی روایت ہے۔ عبد اللہ بن حمید کہتے ہیں کہ ام سلمہ انصاریہ کا نام اسماء بنت یزید بن سکن ہے۔

۱۶۰۱۔ سورۃ الصف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۹۴۔ حضرت عبد اللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ ہم چند صحابہ رسول بیٹھے ہوئے تھے کہ آپس میں کہنے لگے کہ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ اللہ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے تو وہی کرتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں ”سبح لله ما في السموات وما في الارض وهو العزيز الحكيم يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ..... (آسمانوں اور زمین میں موجود تمام چیزیں اللہ کی تسبیح کرتی ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔) عبد اللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہ سورت پڑھ کر سنائی اور ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے عبد اللہ بن سلامؓ نے یہ سورت پڑھی۔ یحییٰ کہتے ہیں پھر ابوسلمہ نے ہمارے سامنے تلاوت کی، ابن کثیر کے سامنے اوزاعی نے اور عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے ابن کثیر نے پڑھ کر سنائی۔

وَمِنْ سُورَةِ الصَّفِّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۹۴۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا محمد بن كثير عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن عبد الله بن سلام قال فَعَدْنَا فَرَأَيْنَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَكَّرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ لَعَمَلْنَاهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَبْحَ اللَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ يَحْيَى فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ كَثِيرٍ

محمد بن کثیر میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ابن مبارک، اوزاعی سے وہ یحییٰ بن کثیر سے وہ ہلال بن ابی میمونہ سے وہ عطاء سے اور وہ عبد اللہ بن سلام سے یا ابوسلمہ کے واسطے سے عبد اللہ بن سلام سے روایت کرتے ہیں ولید بن مسلم بھی یہ حدیث اوزاعی سے محمد بن کثیر کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

سُورَةُ الْجُمُعَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۹۵۔ حدثنا علي بن حجرنا عبد الله بن جعفر ثنی (قال) ثور بن يزيد الذبلی عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَّاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِنَا فَلَمْ يُكَلِّمَهُ قَالَ وَسَلِّمَانُ فِينَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ بِالثُّرَيَّا لَنَا وَلَهُ رَجُلٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ

۱۶۰۲۔ سورہ جمعہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۹۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب سورہ جمعہ نازل ہوئی تو ہم آنحضرتؐ کے پاس تھے۔ آپؐ نے اس کی تلاوت کی۔ جب اس آیت پر پہنچے ”وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ“ (یعنی اور دوسروں کے لئے بھی جو ان میں سے ہونے والے ہیں اور ابھی تک ان میں شامل نہیں ہوئے) تو ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جواب تک ہم میں شامل نہیں ہوئے؟ آپؐ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ مسلمان بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ پھر رسول اللہؐ نے اپنا دست مبارک سلمان پر رکھا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ ایمان ثریا (ستارہ) میں بھی ہوتا تو ان میں سے چند لوگ اسے حاصل کر لیتے۔

یہ حدیث غریب ہے اور عبد اللہ بن جعفر، علی بن مدینی کے والد ہیں۔ یحییٰ بن معین انہیں ضعیف کہتے ہیں۔ یہ حدیث اور سند سے بھی رسول اللہؐ سے منقول ہے نیز ابو غیث کا نام سالم ہے وہ عبد اللہ بن مطیع کے مولیٰ ہیں۔ ثور بن زید مدنی اور ثور بن یزید شامی ہیں۔

۳۰۹۶۔ حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا حصين عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا إِذْ قَدِمَتْ عِمْرُ الْمَدِينَةِ فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَتَزَلَّتْ لَهُذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوُا تِجَارَةً أَوَّلَهُو دَانَفَضُوا إِلَيْهَا

۳۰۹۶۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ کھڑے ہو کر جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ مدینہ کا ایک قافلہ آیا۔ صحابہ اس کی طرف دوڑ پڑے یہاں تک کہ آپؐ کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے جن میں ابو بکرؓ و عمرؓ بھی تھے اور یہ آیت نازل ہوئی ”وَإِذَا رَأَوُا تِجَارَةً“ (یعنی اور اگر وہ لوگ کسی تجارت یا مشغولی کی چیز کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑنے کے لئے بکھر جاتے ہیں اور آپؐ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔ آپؐ فرما دیجئے کہ جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ ایسے مشغلہ اور تجارت سے بدرجہا بہتر ہے اور اللہ سب سے اچھا روزی دینے والا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ احمد بن مطیع اسے ہشیم سے وہ حصین سے وہ سالم بن ابی جعد سے وہ جابر سے اور وہ رسول اللہؐ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۹۷۔ حدثنا عبد نا حميد نا عبيد الله بن

۱۶۰۳۔ سورہ منافقون

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۰۹۷۔ حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا

موسى عن اسرائيل عن ابي اسحاق عن زيد بن ارقم قال كنت مع عمي فسمعت عبد الله بن ابي بن سلول يقول لاصحابه لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا ولئن رجعنا إلى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل فذكرت ذلك لعمي فذكر ذلك عمي للنبي صلى الله عليه وسلم فذكرني النبي صلى الله عليه وسلم فحدثته فارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى عبد الله بن ابي واصحابه فحللوا ما قالوا فكدبني رسول الله صلى الله عليه وسلم وصدقته فاصابني شيء لم يصيبني شيء قط مثله فجلست في البيت فقال عمي ما اردت الا ان كذبك رسول الله صلى الله عليه وسلم ومقتك فانزل الله اذا جاءك المنافقون فبعث إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأها ثم قال ان الله قد صدقك

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۹۸۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبيد الله بن موسى عن اسرائيل عن ابي سعيد الا زدي عن زيد بن ارقم قال غزونا مع النبي صلى الله عليه وسلم وكان معنا أناس من الأعراب فكننا نبتدر الماء وكان الأعراب يسبقونا إليه فسبق أعرابي أصحابه فيسبق الأعرابي فيملا الحوض ويجعل حوله حجارة ويجعل النطح عليه حتى يحيى أصحابه فأتى رجل من الأنصار أعرابياً فارخى زمام ناقته لتشرب فأتى أن يدعه فانتزع قباض الماء فرفع الأعرابي خشبة فضر بها رأس الأنصاري فشجّه فأتى عبد الله بن ابي رأس المنافقين فأخبره وكان من أصحابه فغضب عبد الله بن ابي ثم قال لا تنفقوا

کہ عبد اللہ بن ابی بن سلول کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں ان پر خرچ مت کرو۔ یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کے پاس سے ہٹ جائیں۔ اور اگر ہم مدینہ واپس آئے تو عزت دار لوگ ذلیل لوگوں (یعنی صحابہ و مہاجرین) کو نکال دیں گے۔ میں نے اس بات کا ذکر اپنے چچا سے کیا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ تک یہ بات پہنچادی۔ اس پر آپ نے مجھے بلوا کر پوچھا۔ میں نے پوری بات بیان کی تو عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلوایا انہوں نے آ کر قسم کھائی کہ ہم نے یہ بات نہیں کی۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے مجھے جھٹلایا اور ان کو سچا تسلیم کر لیا۔ مجھے اس کا اتنا دکھ ہوا کہ زندگی میں کبھی اتنا دکھ نہیں ہوا۔ میں گھر میں بیٹھ گیا تو چچا کہنے لگے کہ تم یہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں جھٹلا دیں اور تجھ سے خفا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی: ”اذ جاءك المنافقون“..... الخ پھر آپ ﷺ نے مجھے بلوایا اور یہ سورت پڑھنے کے بعد فرمایا کہ اللہ نے تمہاری تصدیق کی ہے۔

۳۰۹۸۔ حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ جنگ کے لئے گئے ہمارے ساتھ کچھ دیہاتی بھی تھے۔ ہم لوگ تیزی سے پانی کی طرف دوڑے دیہاتی ہم سے پہلے وہاں پہنچ گئے اور ایک دیہاتی نے پہنچ کر حوض بھرا اور اس کے گرد پتھر لگا کر اس پر چڑا ڈال دیا۔ (تاکہ کوئی اور پانی نہ لے سکے) صرف اس کے ساتھی ہی وہاں آئیں۔ ایک انصاری اس کے پاس گیا اور اپنی اونٹنی کی مہار ڈھیلی کر دی تاکہ وہ پانی پی لے۔ لیکن دیہاتی نے انکار کر دیا۔ اس پر انصاری نے پانی کی روک ہٹادی (تاکہ پانی بہہ جائے) اس دیہاتی نے ایک لکڑی اٹھائی اور انصاری کے سر پر مار دی جس سے اس کا سر پھٹ گیا اور وہ رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی کے پاس آیا یہ قصہ سن کر عبد اللہ بن ابی نے کہا کہ ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ وہ ان کے پاس سے چلے جائیں۔ یعنی دیہاتی

لوگ۔ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھانے کے وقت حاضر ہو کر رہے تھے۔ عبد اللہ بن ابی کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ کھانا اس وقت لے کر جایا کرو جب یہ لوگ جا چکیں۔ تاکہ صرف وہ اور ان کے ساتھی ہی کھا سکیں پھر کہنے لگا کہ جب ہم مدینہ واپس جائیں گے تو وہاں کے عزت دار لوگوں کو چاہئے کہ ذلیل لوگوں (یعنی اعراب) کو وہاں سے نکال دیں زید کہتے ہیں کہ میں اس وقت آنحضرت ﷺ کے پیچھے سوار تھا میں نے عبد اللہ کی بات سن لی اور پھر پیچھا کو بتادی۔ چچا نے رسول اللہ ﷺ کو۔ اور آپ ﷺ نے عبد اللہ کو بلوایا تو اس نے آ کر قسم کھا کر اس بات سے انکار کر دیا کہ اس نے یہ نہیں کہا۔ زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے سچا سمجھ کر مجھے جھٹلادیا۔ پھر میرے چچا میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم یہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تم سے ناراض ہوں اور آپ ﷺ اور مسلمان تمہیں جھٹلادیں۔ کہتے ہیں مجھ پر اس کا اتنا رنج طاری ہوا کہ کسی اور کو نہ ہوا ہوگا۔ پھر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ سر جھکائے چل رہا تھا کہ آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرا کان کھینچ کر میرے سامنے ہنسنے لگے۔ مجھے اگر دنیا میں ہمیشہ رہنے کی خوشخبری بھی ملتی تو بھی میں اتنا خوش نہیں ہوتا جتنا اس وقت ہوا پھر ابو بکرؓ مجھے ملے اور پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے تم سے کیا کہا؟ میں نے کہا: کچھ فرمایا تو نہیں بس میرا کان ملا اور ہنسنے لگے۔ ابو بکرؓ نے فرمایا: تمہیں بشارت ہو۔ پھر عمرؓ مجھ سے ملے انہوں نے بھی اسی طرح پوچھا اور میں نے بھی وہی جواب دیا۔ چنانچہ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے سورہ منافقون پڑھی۔

عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا مِنْ حَوْلِهِ يُعْنَى الْأَعْرَابَ وَكَانُوا يَحْضُرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا انْفَضُّوا مِنْ عِنْدِ مُحَمَّدٍ فَأَتُوا مُحَمَّدًا بِالطَّعَامِ فَلْيَاكُلْ هُوَ وَمَنْ عِنْدَهُ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَا نَخْرِجُ الْأَعْرَابَ مِنْكُمْ الْآذِلُ قَالَ زَيْدٌ وَأَنَا رِذْفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عُمَى فَأَنْطَلَقَ فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ وَجَحَدَ قَالَ فَصَلَّيْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِي قَالَ فَجَاءَ عُمَى إِلَيَّ فَقَالَ مَا أَرَدْتُ إِلَيَّ أَنْ مَقْتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَكَ وَالْمُسْلِمُونَ قَالَ فَوَقَعَ عَلَيَّ مِنَ الْهَمِّ مَا لَمْ يَقَعْ عَلَيَّ أَحَدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَدْ خَفَضْتُ بِرَأْسِي مِنَ الْهَمِّ إِذْ أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَّكَ أُذُنِي وَضَحِكَ فِي وَجْهِهِ فَمَا كَانَ يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الْخُلْدُ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَحِقَنِي فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا قَالَ لِي شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُ عَرَّكَ أُذُنِي وَضَحِكَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ أَبَشِّرْ ثُمَّ لَحِقَنِي عُمَرُ فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ قَوْلِي لِأَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةَ الْمُنَافِقِينَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۹۹۔ حکم بن حنیہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن کعب قرظی سے چالیس سال پہلے زید بن ارقم کے حوالے سے یہ حدیث سنی کہ عبد اللہ بن ابی نے غزوہ تبوک کے موقع پر کہا کہ جب ہم مدینہ جائیں گے تو وہاں کے عزت دار لوگ ذلیل لوگوں کو نکال باہر کریں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں

۳۰۹۹۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن ابی عدی قال انبانا شعبة عن الحكم بن حنيفة قال سمعت محمد بن كعب بن القرظي منذ أربعين سنة يحدث عن زيد بن ارقم ان عبد الله بن ابي قال

رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یہ بات بتائی تو عبد اللہ نے قسم کھائی کہ میں نے یہ بات نہیں کی۔ اس پر میری قوم کے لوگ مجھے ملامت کرتے ہوئے کہنے لگے کہ اس جھوٹ بولنے سے تمہارا کیا مقصد تھا؟ میں گھر آیا اور غمگین و حزين ہو کر سو گیا۔ پھر آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے یا میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا: اللہ نے تمہاری بات کی تصدیق کی ہے پھر یہ آیت نازل ہوئی: ”ہم الذین یقولون لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ“..... (یعنی ان لوگوں پر خرچ مت کرو..... الخ)

فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ لَمَّا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنَ الدَّرِّ قَالَتْ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَحَلَفَ مَا قَالَهُ، فَلَا مَنِي قَوْمِي فَقَالُوا مَا أَرَدْتَ إِلَى هَذِهِ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ وَنَمْتُ كَيْبًا حَزِينًا فَاتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَتَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَ فَتَرَكْتُ هَذِهِ الْآيَةَ هُمْ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۰۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ سفیان کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ غزوہ بنی مصطلق کا واقعہ ہے۔ اس میں ایک مہاجر نے ایک انصاری کو دھتکار دیا۔ اس پر مہاجر کہنے لگے اے مہاجر وادرا انصاری انصار کو پکارنے لگے۔ آنحضرت ﷺ نے جب یہ سنا تو فرمایا۔ کیا بات ہے یہ جاہلیت کی پکار کی کیا وجہ ہے؟ عرض کیا گیا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو دھتکار دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: (زمانہ جاہلیت کی اس عادت) کو چھوڑ دو یہ بری چیز ہے یہ بات عبد اللہ بن ابی نے سنی تو کہنے لگا کہ ان لوگوں نے اس طرح کیا ہے؟ جب ہم مدینہ جا آئیں گے تو وہاں کے معززین، ذلیل لوگوں کو وہاں سے نکال دیں گے۔ عمرؓ فرمانے لگے: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اتار دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جانے دو ورنہ لوگ کہیں گے کہ محمد ﷺ (اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔ عبد اللہ بن عمروؓ کے علاوہ دوسرے راوی کہتے ہیں کہ اس پر عبد اللہ بن ابی کے بیٹے نے اپنے باپ سے کہا کہ اللہ کی قسم ہم اس وقت تک یہاں سے نہیں جائیں گے جب تک تم اس بات کا اقرار نہ کرو کہ تم ذلیل اور رسول اللہ ﷺ معزز ہیں پھر اس نے اقرار کیا۔

۳۱۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَفِيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا فِي غَزَاةٍ قَالَتْ سَفِيْنٌ يَرَوْنَ أَنَّهَا غَزْوَةُ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يَا لِلْأَنْصَارِ فَسَمِعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَسَعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَاهَا فَإِنَّهَا مُنْتَبِيَةٌ فَسَمِعَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرْسَةَ سَلُّوْا فَقَالَ أَوْقَدْ فَعَلُوْهَا وَاللَّهِ لَمَّا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبُ عَنْقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ وَقَالَ غَيْرُ عُمَرُو فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّهِ لَا نَنْقَلِبُ حَتَّى تُقَرَّاتَكَ الدَّلِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَزِيزُ فَعَلَّ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنٍ حَمِيدٌ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنَا أَبُو خَبَابٍ الْكَلْبِيُّ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ مَرْجَانٍ عَنِ ابْنِ

۳۱۰۱۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ حج بیت اللہ کے لئے جاسکے یا اس مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو لیکن وہ

نہج کرے اور نہ زکوٰۃ دے تو موت کے وقت اس کی تمنا ہوگی کہ کاش میں واپس دنیا میں چلا جاؤں۔ ایک شخص نے عرض کیا: ابن عباس اللہ سے ڈرو۔ لوٹنے کی تمنا تو کفار کریں گے۔ فرمایا میں تمہارے سامنے قرآن کریم پڑھتا ہوں پھر انہوں نے یہ آیت پڑھیں ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَلْهَكُم مَّاوَالِكُمْ“..... سے آخر سورت تک (یعنی اے ایمان والو! تمہیں تمہارے مال و اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پائیں اور جو ایسا کرے گا ایسے لوگ ناکام رہنے والے ہیں اور ہم نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں سے اس سے پہلے خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے۔ اور پھر وہ کہنے لگے کہ اے رب تو نے مجھے کچھ اور دنوں کی مہلت کیوں نہیں دے دی کہ میں خیرات وغیرہ دے دیتا اور نیک کام کرنے والوں میں شامل ہو جاتا اور جب کسی کی (مدت ختم ہو جاتی ہے) اور اس کی موت آ جاتی ہے تو اللہ ہرگز اسے مہلت نہیں دیتے اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب کاموں کی اچھی طرح خبر ہے) اس شخص نے پوچھا کہ زکوٰۃ کتنے مال پر واجب ہوتی ہے؟ فرمایا: اگر دو سو درہم یا اس سے زیادہ ہو۔ پھر اس نے پوچھا کہ حج کب فرض ہوتا ہے؟ فرمایا: تو شہ اور سواری ہونے پر۔

عبد بن حمدا سے عبد الرزاق سے وہ ثوری سے وہ یحییٰ بن ابی جہ سے وہ شاک سے وہ ابن عباس سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ ابن عیینہ اور کئی راوی بھی یہ حدیث ابو خباب سے وہ شاک سے اور وہ ابن عباس سے اسی طرح انہی کا قول نقل کرتے ہیں اور عبد الرزاق کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے اور ابو خباب کا نام یحییٰ ہے وہ حدیث میں قوی نہیں۔

۱۶۰۴۔ سورہ تغابن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۱۰۲۔ حضرت ابن عباس سے کسی نے اس آیت کی تفسیر پوچھی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن مِّنْ أَرْوَاحِكُمْ“ (یعنی اے ایمان والو! تمہاری اولاد اور بیویوں میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں) فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو مکہ میں اسلام لائے تھے اور چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوں لیکن انہیں ان کی بیویوں اور اولاد نے روک دیا۔ چنانچہ جب وہ لوگ مدینہ آئے تو دیکھا کہ لوگ دین کو کافی سمجھنے لگے ہیں تو چاہا کہ ان کو سزا دیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل

عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يُبْلَغُهُ حَجَّ بَيْتِ رَبِّهِ أَوْ يَجِبُ عَلَيْهِ فِيهِ زَكَاةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ يَسْأَلِ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ الرَّجْعَةَ الْكُفَّارُ فَقَالَ سَأَلُوا عَلَيْكَ قُرْآنًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَلْهَكُم مَّاوَالِكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصْدَقَ إِلَىٰ قَوْلِهِ وَاللَّهُ خَبِيرٌ ۚ بِمَا تَعْمَلُونَ قَالَ فَمَا يُوجِبُ الزَّكَاةَ قَالَ إِذَا بَلَغَ الْمَالُ مِائَتِينَ فَصَاعِدًا فَمَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالْبَيْعُ

سُورَةُ التَّغَابُنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۳۰۲۔ حدثنا محمد بن یحییٰ نا محمد بن یوسف نا اسرائیل نا سماک بن حرب عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَالَهُ رَجُلٌ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن مِّنْ أَرْوَاحِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ قَالَ هَؤُلَاءِ رَجَالٌ اسْلَمُوا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَارَادُوا أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَىٰ أَرْوَاحُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ أَنْ يَدْعُوهُمْ أَنْ يَأْتُوا رَسُولَ

فرمائی اور حکم دیا کہ ان سے ہوشیار رہو۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا آتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَوْ النَّاسَ قَدْ فَفَهُوا فِي الدِّينِ هُمُ أَوْ يَمَّا قَبْلَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَأْتِيهَا الدِّينَ أَمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ الْآيَةَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۰۵۔ سورہ تحریم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۳۰۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ عمرؓ سے ان دو عورتوں کے متعلق پوچھوں کہ ازواجِ مطہرات میں سے وہ کون ہیں جن کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی کہ ”ان تتوبا الى الله“..... الْآيَةَ (یعنی اے دونوں بیویو! اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کر لو تو تمہارے دل مائل ہو رہے ہیں) یہاں تک کہ عمرؓ نے حج کیا میں ان کے ساتھ ہی تھا۔ پھر میں نے برتن سے ان کو وضو کرانے کے لئے پانی ڈالنا شروع کیا اور اسی دوران ان سے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنینؓ وہ دو بیویاں کون سی ہیں جن کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ فرمانے لگے تعجب ہے ابن عباسؓ کہ تمہیں یہ بھی معلوم نہیں۔ زہری کہتے ہیں کہ عمرؓ کو یہ برا لگا لیکن انہوں نے چھپایا نہیں اور فرمایا: وہ عائشہؓ اور حفصہؓ ہیں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ پھر قصہ سنانے لگے کہ ہم قریش والے عورتوں کو دبا کر رکھتے تھے جب ہم لوگ مدینہ آئے تو ایسے لوگوں سے ملے جن کی عورتیں ان پر غالب رہتی تھیں۔ اس وجہ سے ہماری عورتیں بھی ان سے عادتیں سیکھنے لگیں۔ میں ایک دن اپنی بیوی کو غصہ ہوا تو وہ مجھے جواب دینے لگی مجھے یہ بہت ناگوار گزارا وہ کہنے لگی تمہیں کیوں ناگوار گزارا ہے اللہ کی قسم ازواجِ مطہرات بھی رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہیں اور دن سے رات تک آپ ﷺ سے (بات کرنا) ترک کر دیتی ہیں۔ میں نے دل میں سوچا کہ جس نے ایسا کیا وہ تو نقصان میں رہ گئی۔ میں قبیلہ بنو امیہ کے ساتھ عوالی کے مقام پر رہائش پذیر تھا۔ میرا ایک انصاری پڑوسی تھا۔ میں اور وہ باری باری آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر رہا کرتے تھے۔ ایک دن وہ اور ایک دن میں اور دونوں ایک دوسرے کو

سُورَةُ التَّحْرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۰۳۔ حدثنا عبد بن حميد انا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن ابي ثور قال سمعت ابا عباس قال لم ازل حريصا ان اسأل عمر عن المرأة من أزواج النبي صلى الله عليه وسلم اللتين قال الله ان تتوبا الى الله فقد صغت قلوبكما حتى حج عمر وحججت معه فصبت عليه من الإداوة فتوضأ فقلت يا امير المؤمنين من المرأة من أزواج النبي صلى الله عليه وسلم اللتان قال الله ان تتوبا الى الله فقد صغت قلوبكما فقال لي واعجبا لك يا ابن عباس قال الزهري وكرة والله ما سألته عنه ولم يحكمه فقال لي هي عائشة وحفصة قال ثم أنشأ يحدثني الحديث فقال كنا معشر قریش تغلب النساء فلما قدمنا المدينة وجدنا قوما تغلبهم نساء هم فطفق نساء نا يتعلمن من نساء هم فتغضبت يوما على امرأتي فإذا هي تراجعني فأنكرت أن تراجعني فقالت ما تنكر من ذلك فوالله إن أزواج النبي صلى الله عليه وسلم لا يرابعنه وتهجره إحداهن اليوم إلى الليل قال فقلت في نفسي قد خابت من فعل ذلك منهن وخسرت قال وكان منزلي بالعوالي في بني أمية وكان لي جار من الأنصار كنا نتناوب

وجی وغیرہ کے متعلق بتایا کرتے تھے ہم لوگوں میں (ان دنوں) اس بات کا چرچا تھا کہ غسان ہم لوگوں سے جنگ کی تیاری کر رہا ہے۔ ایک دن میرا بڑا دوسرا آیا اور رات کے وقت میرا دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نکلا تو کہنے لگا کہ ایک بڑی بات ہو گئی ہے میں نے کہا کیا ہوا، کیا غسان آ گیا ہے؟ کہنے لگا: نہیں اس سے بھی بڑا حادثہ ہوا ہے اور وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ حفصہ ناکام اور محروم ہو گئی۔ میں پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ یہ ہونے والا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے صبح کی نماز پڑھی اور کپڑے وغیرہ لے کر نکل کھڑا ہوا۔ جب حفصہ کے ہاں پہنچا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ کہنے لگی۔ مجھے نہیں معلوم۔ آنحضرت ﷺ اس جھروکے میں الگ تھلگ ہو کر بیٹھ گئے ہیں۔ پھر میں ایک کالے لڑکے کے پاس گیا اور اسے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے عمر کے لئے اجازت مانگو وہ اندر گیا اور واپس آ کر بتایا کہ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر میں مسجد میں گیا تو دیکھا کہ منبر کے گرد چند آدمی بیٹھے رو رہے ہیں۔ میں بھی ان کے قریب بیٹھ گیا لیکن وہی سوچ غالب ہوئی تو دوبارہ اس لڑکے کو اجازت لینے کے لئے بھیجا۔ اس نے واپس آ کر وہی جواب دیا۔ میں دوبارہ مسجد کی طرف آ گیا۔ لیکن اس مرتبہ اور شدت سے اس فکر کا غلبہ ہوا اور میں پھر لڑکے کے پاس آیا اور اسے اجازت لینے کے لئے بھیجا۔ اس مرتبہ بھی اس نے واپس آ کر وہی جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں جانے کے لئے مڑا تو دفعۃً اس لڑکے نے مجھے پکارا اور کہا کہ اندر چلے جاؤ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں اجازت دے دی ہے۔ میں داخل ہوا تو رسول اکرم ﷺ ایک چٹائی پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ جس کے نشانات آنحضرت ﷺ کے دونوں جانب واضح تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی؟ فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! دیکھئے ہم قریش والے عورتوں پر غالب رہتے تھے پھر جب ہم مدینہ آ گئے تو ہم ایسی قوم سے ملے جن کی عورتیں ان پر حاوی ہوتی ہیں اور ان کی عادتیں ہماری عورتیں بھی سیکھ لگیں چنانچہ میں ایک مرتبہ اپنی بیوی پر غصہ ہوا تو وہ مجھے جواب دینے لگی۔ مجھے بہت

النُّزُولَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَيَأْتِيَنِي بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَأَنْزَلَ يَوْمًا فَأَتَيْتُهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ كُنَّا نَحْدِثُ أَنَّ غَسَّانَ تَنْعِلُ الْحِجْلَ لَتَغْزُونَا قَالَ فَجَاءَ نَبِيٌّ يَوْمًا عِشَاءً فَضْرَبَ عَلَى الْبَابِ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَّثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ أَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ قُلْتُ فِي نَفْسِي قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ وَكُنْتُ أَظُنُّ هَذَا كَاثِبًا قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَّدْتُ عَلَى نِيَابِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَطْلَقَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَذْرِي هُوَ ذَا مُعْزِلٍ فِي هَذِهِ الْمَشْرُبَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَأَتَيْتُ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنُ لِعُمَرَ قَالَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا حَوْلَ الْمِنْبَرِ نَفَرٌ يَبْكُونَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ ثُمَّ عَلَيْنِي مَا أَحَدٌ فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنُ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ أَيْضًا فَجَلَسْتُ ثُمَّ عَلَيْنِي مَا أَحَدٌ فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنُ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَوَلَّيْتُ مُنْطَلِقًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ أَدِنَ لَكَ قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ عَلَى رَمْلٍ جَصِيرٍ فَرَأَيْتُ أَثَرَهُ فِي جَنْبِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطْلَقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكُنَّا مَعَشَرُ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَبَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاءُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاءُ نَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى أَمْرَائِي فَإِذَا هِيَ

تَرَا جَعْنِي فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ
أَرْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْنَهُ
وَتَهَجَّرُهُ إِحْدَهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ قُلْتُ لِحَفْصَةَ
أَتَرَا جَعِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
نَعَمْ وَتَهَجَّرُهُ إِحْدَانَا الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ قَدْ
خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذَلِكَ مِنْكُمْ وَخَسِرَتْ أَنَا مَنْ
إِحْدَلَكُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِيَغْضَبَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكْتَ فَتَبَسَّمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ
لَا تَرَا جَعِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا
تَسْأَلِيهِ شَيْئًا وَسَلِّبِي مَا بَدَا لَكَ وَلَا يَغْرَنَكَ إِنْ
كَانَتْ صَاحِبَتِكَ أَوْسَمَ مِنْكَ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَأْنِسْ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي
فَمَا رَأَيْتُ فِي الْبَيْتِ إِلَّا أَهْبَةَ ثَلَاثَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَوْسَعَ عَلَيَّ أَمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَيَّ
فَارِسَ وَالرُّومَ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَهُ فَاسْتَوَى جَالِسًا قَالَ
فِي شَلِّكَ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عَجَلَتْ
لَهُمْ طَبِيبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ وَكَانَ أَقْسَمُ أَنْ
لَا يَدْخُلَ عَلَى نِسَائِهِ شَهْرًا فَعَاتَبَهُ اللَّهُ فِي ذَلِكَ
فَحَلَّلَ لَهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ دَخَلَ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَائِبِي قَالَ يَا
عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ شَيْئًا فَلَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْ
مِرِّي أَبُوبِيكَ قَالَتْ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ
لِأَزْوَاجِكَ الْآيَةَ قَالَتْ عَلِمَ وَاللَّهِ أَنَّ أَبُوبِي لَمْ يَكُونَا
يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ أَفِي هَذَا اسْتَأْمَرُ أَبُوبِي
فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَ مَعَمَّرٌ
فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

براگتا تو کہنے لگی کہ تمہیں کیوں برا لگتا ہے اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی
بیویاں بھی آپ ﷺ کو جواب دیتی ہیں۔ اور ایسی بھی ہیں جو پورا پورا
دن آنحضرت ﷺ سے خوار رہتی ہیں۔ عمر نے عرض کیا کہ پھر میں نے
حفصہؓ سے پوچھا کہ کیا تم رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہو؟ اس نے کہا
ہاں اور ہم میں سے ایسی بھی ہیں جو دن سے رات تک آپ ﷺ سے خفا
رہتی ہیں میں نے کہا بے شک تم میں سے جس نے ایسا کیا وہ برباد
ہوگئی۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتی کہ رسول اللہ ﷺ کی
ناراضگی کی وجہ سے اللہ اس سے ناراض نہ ہو جائیں اور وہ ہلاک
ہو جائے اس پر رسول اکرم ﷺ مسکرائے۔ عمر نے عرض کیا کہ میں نے
حفصہؓ سے کہا کہ تم آنحضرت ﷺ کے سامنے کبھی مت بولنا، ان سے
کوئی چیز مت مانگنا۔ تمہیں جو چیز چاہئے ہو مجھ سے طلب کر لیا کرو اور
اس خیال میں مت رہو کہ تمہاری سوکن تم سے زیادہ خوبصورت اور
رسول اکرم ﷺ کو زیادہ محبوب ہے (یعنی اس کی برابری نہ کر) اس مرتبہ
رسول اکرم ﷺ دوبارہ مسکرائے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا
میں بیٹھا رہوں فرمایا: ہاں۔ کہتے ہیں پھر میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو گھر
میں تین کھالوں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول
اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ آپ ﷺ کی امت پر کشادگی (وعمت رزق)
کرے۔ اس نے فارس اور روم کو اس کی عبادت نہ کرنے کے باوجود
خوب مال دیا ہے۔ اس مرتبہ آنحضرت ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا:
اے ابن خطاب کیا تم ابھی تک شک میں ہو وہ لوگ تو ایسے ہیں کہ اللہ
تعالیٰ نے ان کی نیکیوں کا بدلہ انہیں دنیا میں ہی دے دیا ہے۔ حضرت
عمرؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک اپنی
بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے عتاب کیا اور
آپ ﷺ کو قسم کا کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ زہری کہتے ہیں کہ مجھے عروہ
نے حضرت عائشہؓ کے حوالے سے بتایا کہ جب انیس ۲۹ دن گزرے تو
رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور مجھ ہی سے ابتداء کی اور
فرمایا: عائشہؓ میں تمہارے سامنے ایک بات ذکر کرتا ہوں تم جواب
دینے میں جلدی نہ کرنا اور اپنے والدین سے مشورہ کر کے جواب دینا۔
پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ الْآيَةَ“

تکمن“..... الآية (یعنی اے نبی اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی بہار چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ متاع دے کر بخوبی رخصت کر دوں اور اگر اللہ، اس کے رسول ﷺ اور عالم آخرت کو چاہتی ہو تو اللہ تعالیٰ نے نیک کرداروں کے لئے اجر عظیم مہیا کر رکھا ہے) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ (اچھی طرح جانتے تھے کہ میرے ماں باپ مجھے رسول اللہ ﷺ) کو چھوڑنے کا حکم نہیں دیں گے چنانچہ میں نے عرض کیا کہ اس میں والدین سے مشورہ لینے کی کیا ضرورت ہے۔ میں اللہ، اس کے رسول ﷺ اور عالم آخرت کو ترجیح دیتی ہوں۔ عمر کہتے ہیں کہ مجھے ایوب نے بتایا کہ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ دوسری بیویوں کو نہ بتائیے گا کہ میں نے آپ ﷺ کو اختیار کیا ہے آپ ﷺ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیغام پہنچانے کے لئے بھیجا ہے نہ کہ مشقت میں ڈالنے کے لئے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

۱۶۰۶۔ سورہ قلم کی تفسیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۱۰۴۔ عبد الواحد بن سلیم کہتے ہیں کہ میں مکہ آیا تو عطاء بن ابی رباح سے ملاقات کی تو عرض کیا: اے ابو محمد! ہمارے ہاں کچھ لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہیں۔ فرمایا: میری ایک مرتبہ ولید بن عبادہ بن صامت سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا کہ: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اسے حکم دیا کہ لکھو۔ اس نے ہمیشہ ہمیشہ ہونے والی ہر چیز لکھ دی۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

۱۶۰۷۔ سورہ حاقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۱۰۵۔ حضرت عباس بن عبد المطلبؓ فرماتے ہیں کہ میں اور صحابہ کی

لَا تُخْبِرُ أَزْوَاجَكَ أَنِّي اخْتَرْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَعَثَنِي اللَّهُ مُبَلِّغًا وَلَمْ يَبْعَثْنِي مُتَعَبِّتًا

وَمِنْ سُورَةِ ن وَالْقَلَمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۰۴۔ حدثنا يحيى بن موسى نا أبو داود الطيالسي نا عبد الواحد بن سليم قال قدمت مكة فلقيت عطاء بن أبي رباح فقلت له يا أبا محمد إننا ساء عندنا يقولون في القدر فقال عطاء لقيت الوليد بن عباد بن الصامت فقال ثني أبي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن أول ما خلق الله القلم فقال له اكتب فجرى بما هو كائن إلى الأبد وفي الحديث قصة

یہ حدیث ابن عباسؓ کی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

سُورَةُ الْحَاقَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۰۵۔ حدثنا عبد بن حميدنا عبد الرحمن بن

سعد عن عمرو بن ابی قیس عن سماک بن حرب عن عبد اللہ بن عمیرہ عن الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ زَعَمَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عَصَابَةٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيهِمْ أَذْمَرْتُ عَلَيْهِمْ سَحَابَةً فَنَظَرُوا إِلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا اسْمُ هَذِهِ قَالُوا نَعَمْ هَذَا السَّحَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَزْنُ قَالُوا وَالْمَزْنُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَنَانُ قَالُوا وَالْعَنَانُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ كَمْ بَعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا نَدْرِي قَالَ فَإِنَّ بَعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمًّا وَاحِدَةً وَإِمًّا اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِي فَوْقَهَا كَذَلِكَ عَدَدُ هُنَّ سَبْعُ سَمَوَاتٍ كَذَلِكَ ثُمَّ قَالَ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى السَّمَاءِ وَفَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَّةٌ أَوْ عَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ وَرُكْبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ظُهُورِ هُنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى السَّمَاءِ وَاللَّهُ فَوْقَ ذَلِكَ

ایک جماعت بطحاء کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بدلی گزری لوگ اس کی طرف دیکھنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ کیا جانتے ہو کہ اس کا نام کیا ہے؟ عرض کیا جی ہاں یہ بادل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور مزین عرض کیا جی ہاں مزین۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور عنان بھی۔ عرض کیا جی ہاں عنان بھی۔ پھر پوچھا کہ کیا تم لوگوں کو معلوم ہے کہ آسمان وزمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ اللہ کی قسم ہم نہیں جانتے۔ فرمایا: ان دونوں میں اکہتر ۷۱، بہتر ۷۲ یا بہتر ۷۳ برس کا فرق ہے۔ پھر اس سے اوپر کا آسمان بھی اتنا ہی دور ہے۔ اور اسی طرح سائتوں آسمان گنوائے پھر فرمایا: ساتویں آسمان پر ایک سمندر ہے اس کے نیچے اور اوپر کے کناروں کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا۔ اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جو پہاڑی مکروں کی طرح ہیں۔ ان کے کھروں اور ٹخنوں کا درمیانی فاصلہ بھی ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا ہے اور ان کی پیٹھ پر عرش ہے اس کے نیچے اور اوپر کی کنارے کے درمیان بھی ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا فاصلہ ہے اور اس کے اوپر اللہ ہے۔

عبد بن حمید، یحییٰ بن معین کا قول نقل کرتے ہیں کہ عبد الرحمن بن سعد حج کے لئے کیوں نہیں جاتے تاکہ لوگ ان سے یہ حدیث سن سکیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ولید بن ابی ثور بھی سماک سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں یہ مرفوع ہے پھر شریک بھی سلمک سے اس کا کچھ حصہ موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد رازی سے یحییٰ بن موسیٰ عبد الرحمن بن سعد رازی سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بخارا میں ایک شخص کو دیکھا جو خنجر پر سوار تھا اور اس کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ یہ رسول اللہ ﷺ نے اسے پہنایا ہے۔

۱۶۰۸۔ سورۃ معارج

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۰۶۔ حضرت ابوسعیدؓ اس آیت ”یوم تكون السماء کالمهل“ (یعنی جس دن آسمان مہل کی طرح ہو جائے گا) کی تفسیر

وَمِنْ سُورَةِ سَالٍ سَائِلٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۰۶۔ حدیث ابو کریب نارشدین بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج ابی السمع عن ابی

آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بھل ۱ سے مراد تیل کی تلچھٹ ہے۔ پھر جب وہ اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو اس کے منہ کی کھال اس میں گر جائے گی۔

۱۶۰۹۔ سورہ الجن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۱۰۷۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ جنوں کو دیکھا اور نہ ان کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ عکاظ کے بازار جانے کے لئے نکلے تو شیطانوں اور وحی کے درمیان پردہ حائل کر دیا گیا اور ان پر شعلے برسنے لگے۔ اس پر شیاطین اپنی قوم کے پاس واپس آئے تو انہوں نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ کہنے لگے ہم سے آسمان کی خبریں روک دی گئی ہیں اور شعلے برسائے جا رہے ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ یہ کسی نئے حکم کی وجہ سے ہے لہذا تم لوگ مشرق و مغرب میں گھوم پھر کر دیکھو کہ وہ کیا چیز ہے جس کی وجہ سے ہم سے خبریں روک دی گئی ہیں وہ نکلے تو جو لوگ تہامہ کی طرف جا رہے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نخلہ کے مقام پر پہنچے۔ آپ ﷺ عکاظ کے بازار کی طرف جا رہے تھے کہ اس جگہ فجر کی نماز پڑھنے لگے۔ جب جنوں نے قرآن سنا تو کان لگا کر سننے لگے اور کہنے لگے کہ اللہ کی قسم یہی چیز ہے جو تم لوگوں تک خبریں پہنچنے سے روک رہی ہے پھر وہ واپس اپنی قوم کی طرف چلے گئے اور کہنے لگے۔ اے قوم ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی ”قل اوحی الی انہ استمع“ (یعنی آپ ﷺ کہئے کہ میرے پاس اس بات کی وحی آئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے قرآن سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو راہ راست بتاتا ہے۔ ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور

الْهَيْثُمْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْل قَالَ كَعَكْرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلَى وَجْهِهِ سَقَطَتْ قَرُورُهُ وَجْهِهِ فِيهِ

سُورَةُ الْجِنِّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۰۷۔ حدثنا عبد بن حميد ثنا ابوالوليد نا ابو عوانة عن ابی بشر عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال ما قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم على الجن ولا رآهم انطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم في طائفة من أصحابه عامدين إلى سوق عكاظ وقد حيل بين الشيطان وبين خبر السماء وأرسلت عليهم الشهب فرجعت الشياطين إلى قومهم فقالوا مالكم قالوا حيل بيننا وبين خبر السماء وأرسلت علينا الشهب فقالوا ما حال بيننا وبين خبر السماء إلا من حدث فاضربوا مشارق الأرض ومغاربها فانظروا ما هذا الذي حال بينكم وبين خبر السماء قال فانطلقوا يضربون مشارق الأرض ومغاربها يبتغون ما هذا الذي حال بينهم وبين خبر السماء فانصرف أولئك نفر الذي توجهوا نحو تهامة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بنخله عامدا إلى سوق عكاظ وهو يصلي بأصحابه صلوة الفجر فلما سمعوا القرآن استمعوا له فقالوا هذا والله الذي حال بينكم وبين خبر السماء قال فهنا لك رجعوا إلى قومهم فقالوا يا قومنا إنا سمعنا قرآنا

۱ امام ترمذی سے اس حدیث کو اس سورت کی تفسیر میں ذکر کرنے میں تارح ہوا ہے۔ کیونکہ اس میں بھل کا لفظ آسمان کی صفت بیان کرنے کے لئے مذکور ہے۔ جبکہ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اس بھل کی کیفیت بیان فرمائی ہے جو جہنم میں کفار کو پلائی جائے گی۔ اس کا ذکر اس آیت میں ہے۔ ”کالمهل

يشوى الوجوه“ (سورہ کہف: ۲۹)

اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے، یعنی اللہ تعالیٰ نے جنوں کا قول ہی نازل کر دیا۔ پھر اسی سند سے ابن عباس ہی سے منقول ہے کہ یہ بھی جنوں کا ہی قول تھا ”وانہ لما قام عبد اللہ يدعوه“..... الاية کہتے ہیں جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے لگے تو صحابہ بھی پڑھنے لگے پھر جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو صحابہ بھی سجدہ کرتے اور جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو صحابہ بھی کرتے۔ تو ان لوگوں کو صحابہ کی اطاعت پر تعجب ہوا اور اپنی قوم سے کہنے لگے۔ ”لما قام عبد اللہ“..... الاية (یعنی جب خدا کا خاص بندہ اس کی عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو یہ لوگ اس بندے پر بھیڑ لگانے لگتے ہیں۔)

عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوْحِي إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ وَإِنَّمَا أُوْحِي إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَوْلُ الْجِنِّ لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا قَالُوا لَمَّا رَأَوْهُ يُصَلِّي وَأَصْحَابُهُ يُصَلُّونَ بِصَلَوَاتِهِ وَيَسْجُدُونَ بِسُجُودِهِ قَالُوا تَعَجَّبُوا مِنْ طَوَاعِيَةِ أَصْحَابِهِ لَهُ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۰۸۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ جن آسمان کی طرف چڑھا کرتے تھے تاکہ وحی کی باتیں سن سکیں چنانچہ ایک کلمہ سن کر نوبڑا ہادیے۔ لہذا جو بات سنی ہوتی وہ تو بچ ہو جاتی اور جو زیادہ کرتے جھوٹی ہو جاتی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ بیعت ہوئے تو ان کی بیعت چھن گئی۔ انہوں نے ابلیس سے اس کا تذکرہ کیا۔ اس سے پہلے انہیں تاروں سے بھی نہیں مارا جاتا تھا۔ ابلیس کہنے لگا کہ یہ کسی نئے حادثے کی وجہ سے ہوا ہے جو زمین پر وقوع پذیر ہوا ہے۔ پھر اس نے اپنے لشکر بھیجے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو شاید مکہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کھڑے ہو کر قرآن پڑھتے ہوئے پایا۔ چنانچہ واپس آئے اور اس سے ملاقات کر کے بتایا۔ وہ کہنے لگا یہی نیا واقعہ ہے جو زمین پر ہوا ہے۔

۳۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ نَا إِسْرَائِيلَ نَا ابُو اسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْجِنُّ يَصْعَدُونَ إِلَى السَّمَاءِ يَسْمَعُونَ الْوَحْيَ فَإِذَا سَمِعُوا الْكَلِمَةَ زَادُوا فِيهَا تَسْعًا فَأَمَّا الْكَلِمَةُ فَتَكُونُ حَقًّا وَأَمَّا مَا زَادُوهُ فَيَكُونُ بَاطِلًا فَلَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبْعَا مَقَاعِدَهُمْ فَذَكَّرُوا ذَلِكَ لِإِبْلِيسَ وَلَمْ تَكُنِ النُّجُومُ يُرْمَى بِهَا قَبْلَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُمْ إِبْلِيسُ مَا هَذَا إِلَّا مِنْ أَمْرِ قَدْ حَدَثَ فِي الْأَرْضِ فَبَعَثَ جُنُودَهُ فَوَجَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُصَلِّي بَيْنَ حَبْلَيْنِ أَرَاهُ قَالَ بِمَكَّةَ فَلَقَوْهُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَثَ فِي الْأَرْضِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۱۰۔ سورہ مدثر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمِنْ سُورَةِ الْمَدَّثِرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۰۹۔ حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو وحی کے متعلق بتاتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں چلا جا رہا

۳۱۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمِيدٍ نَا ابُو عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ

تھا کہ آسمان سے ایک آواز آتی سنا دی میں نے سراٹھایا تو دیکھا کہ وہی فرشتہ ہے جو میرے پاس غار حراء میں آیا تھا۔ وہ آسمان وزمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس سے ڈر گیا اور لوٹ آیا پھر میں نے کہا کہ مجھے کبل اوڑھاؤ۔ پھر مجھے کبل اوڑھا دیا گیا اور یہ آیات نازل ہوئیں ”يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ“ سے ”وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ“ تک (ترجمہ: اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھو اور ڈراؤ۔ اپنے رب کی بڑائی بیان کرو، اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور بتوں سے الگ رہو۔)

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فِتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلِكُ الَّذِي جَاءَ نَبِيَّ بَجَرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجِئْتُ مِنْهُ رُغْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمَلُونِي فَدَثَرُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فَمُ فَانْزِلْ إِلَى قَوْلِهِ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسعید بن عبد الرحمن سے بھی نقل کرتے ہیں۔

۳۱۱۰۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صعود جہنم میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ دوزخی کو اس پر ستر برس میں چڑھایا جائے گا اور پھر دھکیل دیا جائے گا اور پھر ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا۔

۳۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّعُودُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ يُصْعَدُ فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا ثُمَّ يُهَوَّى بِهِ كَذَلِكَ أَبَدًا

یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف ابن ابیہیہ کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ اس کا کچھ حصہ عطیہ نے بھی ابوسعیدؓ سے موقوفاً

نقل کیا ہے۔

۳۱۱۱۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ چند یہودیوں نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ کیا تمہارے نبی کو معلوم ہے کہ جہنم کے کتنے خزانچی ہیں؟ صحابہؓ نے فرمایا: ہمیں علم نہیں لیکن ہم پوچھیں گے پھر ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اور عرض کیا: اے محمد (ﷺ) آپ ﷺ کے صحابہ آج بار گئے فرمایا: کس طرح؟ کہنے لگا کہ یہودیوں نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا تمہارا نبی جانتا ہے کہ جہنم کے کتنے خزانچی ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ صحابہؓ نے کیا جواب دیا؟ کہنے لگا کہ انہوں نے کہا کہ ہم آنحضرت ﷺ سے پوچھے بغیر نہیں بتا سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ قوم ہار گئی جس سے ایسی چیز کے متعلق سوال کیا گیا جو وہ نہیں جانتے؟ (اس میں تو ہار نے والی کوئی بات نہیں) بلکہ یہودیوں نے تو اپنے نبی سے کہا تھا کہ ہمیں اعلانِ اللہ کا دیدار کرایئے۔ اللہ کے ان دشمنوں کو میرے پاس لاؤ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جنت کی مٹی کس چیز کی ہے؟ اور وہ میدہ ہے۔ پھر جب وہ لوگ آئے تو آپ ﷺ سے پوچھنے لگے کہ جہنم

۳۱۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ ابْنِ عَمْرٍو نَا سَفِيَّانُ عَنْ مَجَالِدٍ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِّنَ الْيَهُودِ لِأَنَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالُوا لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ غَلِبَ أَصْحَابُكَ الْيَوْمَ قَالَ وَيَمَا غَلِبُوا قَالَ سَأَلَهُمْ يَهُودُ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالُوا قَالُوا قَالُوا لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا قَالَ أَغْلِبَ قَوْمٌ سَأَلُوا عَمَّا لَا يَعْلَمُونَ فَقَالُوا لَا نَعْلَمُ حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا لَكِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالُوا أَرَنَا اللَّهُ جَهْرَةً عَلَى بَاغِدَاءِ اللَّهِ إِنِّي سَأَلْتُهُمْ عَنْ تَرْبَةِ الْحَنَةِ وَهِيَ الدَّرْمُكَ فَلَمَّا جَاءُوا قَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ

کے کتنے خزانچی ہیں۔ آپ ﷺ نے ہاتھوں سے دوسرے اشارہ کیا ایک مرتبہ دس انگلیوں سے اور ایک مرتبہ نو انگلیوں سے (یعنی ۱۹) کہنے لگے ہاں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ جنت کی مٹی کا ہے کی ہے؟ وہ چند لمحے چپ رہے اور پھر کہنے لگے کہ اے ابوقاسم روٹی کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میدے کی روٹی ہے۔

اس حدیث کی ہم صرف مجالد کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۱۱۲۔ حضرت انس بن مالکؓ رسول اکرم ﷺ سے اس آیت ”ہو اهل التقویٰ“..... الایۃ کی تفسیر نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس لائق ہوں کہ بندہ مجھ سے ڈریں چنانچہ جو مجھ سے ڈرا اور میرے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ ٹھہرایا تو میں اس کا اہل ہوں کہ اسے معاف کر دوں۔

هَكَذَا فِي مَرَّةٍ عَشْرَةً وَفِي مَرَّةٍ تِسْعٍ قَالُوا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَبُّهُ الْجَنَّةُ قَالَ فَسَكَنُوا هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالُوا خُبْرَةٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُبْرُ مِنَ الدَّرَمِ

۳۱۱۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبِزْرَانِيُّ زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ أَنَا سَهِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُطَيْبِيُّ وَهُوَ أَحْوَزَمُ بْنُ أَبِي حَزْمٍ الْقُطَيْبِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمِمْ هَذِهِ الْآيَةُ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا أَهْلُ أَنْ اتَّقَى فَمَنْ اتَّقَانِي فَلَمْ يَجْعَلْ مَعِيَ إِلَهًا فَإِنَّا أَهْلُ

یہ حدیث حسن غریب ہے سہیل محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور انہوں نے یہ حدیث ثابت سے نقل کی ہے۔

۱۶۱۱۔ سورۃ قیامہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۱۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تو اپنی زبان ہلاتے تاکہ اسے یاد کر لیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”لَا تَحْرُكْ بِهِ“..... الایۃ (اے پیغمبر آپ قرآن پر اپنی زبان نہ ہلایا کیجئے۔ تاکہ اسے جلدی جلدی لیں اس کا جمع کرنا اور پڑھوانا ہمارے ذمے ہے) چنانچہ راوی اپنے ہونٹ ہلا کر بتاتے اور سفیان نے بھی اپنے ہونٹ ہلا کر بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح ہلایا کرتے تھے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْقِيَامَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۱۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍَا سَفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تَحْرُكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَجْعَلَ بِهِ قَالَ فَكَانَ يُحَرِّكُ بِهِ شَفْتَيْهِ وَحَرَّكَ سَفْيَانُ شَفْتَيْهِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن مدنی، یحییٰ بن سعید قطان سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری موسیٰ بن ابی عائشہؓ کی تعریف کیا کرتے تھے۔

۳۱۱۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ادنیٰ درجے کا جنتی بھی اپنے بانگوں، بیویوں، خادموں اور تختوں کو ایک برس کی مسافت سے دیکھ سکے گا۔ اور ان میں سب سے زیادہ بلند مرتبہ

۳۱۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمِيدٍ قَالَ ثَنِي شَبَابَةً عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ

والادہ ہوگا جو اللہ رب العزت کا صبح و شام دیدار کرے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیات پڑھیں۔ ”وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ“..... (یعنی اس روز سب چہرے بارونق ہوں گے اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔)

مَنْزِلَةٌ لِّمَنْ يَنْظُرُ إِلَىٰ جَنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرَرِهِ مَسِيرَةً أَلْفَ سَنَةٍ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مَنْ يَنْظُرُ إِلَىٰ وَجْهِهِ عُذُوَّةَ عَشِيَّةٍ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوهُ يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاطِرَةٌ

یہ حدیث غریب ہے اسے کئی لوگ اسرائیل سے اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ عبد الملک بن جبر نے اسے ثور کے حوالے سے بن عمر کا قول نقل کیا ہے۔ پھر انجلی نے بھی اسے سفیان سے انہوں نے ثور سے انہوں نے مجاہد سے اور انہوں نے ابن عمر سے انہی کا قول نقل کیا ہے اور اس سند میں ثوری کے علاوہ کسی نے مجاہد کا ذکر نہیں کیا۔

۱۶۱۲۔ سورۃ عبس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۱۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سورۃ عبس عبد اللہ بن ام مکتوم (ناپیدا صحابی) کے متعلق نازل ہوئی۔ ایک مرتبہ وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے دین کا راستہ بتائیے۔ آپ ﷺ کے پاس اس وقت زعماء مشرکین میں سے ایک شخص بیٹھا ہوا تھا آپ ﷺ اس سے باتیں کرتے رہے اور عبد اللہ سے اعراض کیا۔ انہوں نے عرض کیا: کیا میری بات میں کوئی مضائقہ ہے؟ فرمایا: نہیں اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔

وَمِنْ سُورَةِ عَبَسَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۱۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ قَالَ ثَنَى أَبِي قَالَ هَذَا مَا عَرَضْنَا عَلَىٰ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُنْزِلَ عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ ذَا الْأَعْمَىٰ أَتَىٰ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرِشِدْنِي وَعِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ عِظَمَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيَقْبِلُ عَلَى الْآخِرِ وَيَقُولُ أَتَرَىٰ مِمَّا أَقُولُ بَأْسًا فَيَقُولُ لَا فَفِي هَذَا أُنْزِلَ

یہ حدیث غریب ہے بعض اسے ہشام بن عروہ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ سورۃ عبس عبد اللہ بن ام مکتوم کے متعلق نازل ہوئی۔ اس سند میں حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں۔

۳۱۱۶۔ حضرت ابن عباسؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن تم لوگوں کو ننگے سر، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھایا جائے گا۔ ایک عورت نے پوچھا کہ کیا سب ایک دوسرے کا ستر دیکھیں گے؟ فرمایا: اے فلاں عورت ”لکل امرئ منهم يومئذ شأن يغنيه“..... (یعنی اس روز) ان میں سے ہر ایک ایسا مشغول ہوگا کہ کسی اور طرف متوجہ ہی نہیں ہو سکے گا۔)

۳۱۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٌ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ نَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَابٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُحْشَرُونَ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرْلًا فَقَالَتْ امْرَأَةٌ أَيْبُصَرُ أَوْ يَرَى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ يَا فُلَانَةُ لِكُلِّ امْرَأٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

۱۶۱۳۔ سورہ تکویر کی تفسیر بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۱۱۷۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قیامت کا حال اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے وہ یہ تین سورتیں پڑھ لے۔ سورہ تکویر، سورہ انفطار اور سورہ انشقاق۔

۱۶۱۴۔ سورہ مطففین بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۱۱۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جب کوئی بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے۔ پھر وہ اگر اسے ترک کر دے، استغفار کرے اور توبہ کر لے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر دوبارہ گناہ کرے تو سیاہی بڑھادی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ سیاہی اس کے دل پر چھا جاتی ہے اور یہی وہ ”ران“ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ”کلا بل ران“..... الایۃ (یعنی ہرگز ایسا نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا رنگ بیٹھ گیا ہے) میں کیا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۱۹۔ حضرت ابن عمرؓ ”یوم یقوم الناس“..... الایۃ (یعنی جس دن تمام آدمی رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس روز لوگ اس حالت میں کھڑے ہوں گے کہ ان کے آدھے کان تک پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔

ہنا دیہ حدیث یحییٰ بن یونس سے وہ ابن عون سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے آنحضرت ﷺ کے حوالے سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ إِذَا الشَّمْسُ كُورَتْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۱۷۔ حدثنا عباس بن عبد العظيم العنبری نا عبد الرزاق نا عبد الله بن بحير عن عبد الرحمن وهو ابن يزيد الصنعاني قال سمعت ابن عمر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سره أن ينظر إلى يوم القيامة كأنه رأى عين فليقرأ إذا الشمس كورت وإذا السماء انفطرت وإذا السماء انشقت

وَمِنْ سُورَةِ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۱۸۔ حدثنا قتبية نا الليث عن ابن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن أبي صالح عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن العبد إذا أخطأ خطيئة نكتت في قلبه نكتة سوداء فإذا هو نزع واستغفر وتاب صقل قلبه وإن عاد زيد فيها حتى يعلو قلبه وهو الرآن الذي ذكر الله كلاً بل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۱۹۔ حدثنا يحيى بن درست البصري نا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر يقول الناس لرب العالمين قال يقومون في الرشح إلى انصاف اذا نههم

۱۶۱۵۔ سورۃ انشقاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۱۲۰۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے حساب کتاب میں پوچھ گچھ کر لی گئی وہ برباد ہو گیا۔ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ تو ارشاد فرماتے ہیں کہ ”فَأَمَّا مَنْ أَوْتِيَ كِتَابَهُ“..... (یعنی جس شخص کا نام اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔) آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو صرف نیکوں کا پیش ہونا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن ابان اور کئی راوی بھی عبد الوہاب ثقفی سے وہ ایوب سے وہ ابن ابی ملیکہ سے وہ عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتی ہیں۔

۳۱۲۱۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا حساب کیا گیا وہ عذاب میں پڑ گیا۔

وَمِنْ سُورَةِ إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۲۰۔ حدثنا عبد بن حميد انا عبيد الله بن موسى عن عثمان بن الاسود عن ابن أبي مليكة عن عائشة قالت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من نُوقِشَ الحِسابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ فَأَمَّا مَنْ أَوْتِيَ كِتَابَهُ يَمِينُهُ إِلَى قَوْلِهِ يَسِيرًا قَالَ ذَلِكَ الْعَرُضُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن ابان اور کئی راوی بھی عبد الوہاب ثقفی سے وہ ایوب سے وہ ابن ابی ملیکہ سے وہ عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتی ہیں۔

۳۱۲۱۔ حدثنا محمد بن عبيد الهمداني نا علي ابن ابي بكر عن همام عن قتادة عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حُوسِبَ عَذِبَ

یہ حدیث قنادہ کی روایت سے غریب ہے وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں ہم اسے صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔

۱۶۱۶۔ سورۃ بروج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۱۲۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوم موعود قیامت کا دن، یوم مشہور و معروف کا دن اور شاہد جمعہ کا دن ہے۔ سورج اس سے افضل (جمعہ سے) کسی دن میں نہ طلوع ہوا اور نہ غروب۔ اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اگر کوئی مؤمن اس وقت اللہ تعالیٰ سے اچھی دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرتے ہیں اور اگر کسی چیز سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دیتے ہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ الْبُرُوجِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۲۲۔ حدثنا عبد بن حميدنا روح بن عباد و عبيد الله بن موسى عن موسى بن عبيدة عن ايوب بن خالد عن عبد الله بن رافع عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اليوم الموعود يوم القيامة واليوم المشهود يوم عرفة والشاهد يوم الجمعة وما طلعت الشمس ولا غربت على يوم أفضل منه فيه ساعة لا يوافقها عبد مؤمن يدعو الله بخير إلا استجاب الله له ولا يستعبد من شيء إلا أعاده الله منه

اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ یحییٰ بن سعید وغیرہ کے نزدیک حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں جب کہ شعبہ، سفیان، ثوری اور کئی ائمہ موسیٰ بن عبیدہ سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ علی بن حجر بھی قرآن بن تمام اسدی سے اور وہ موسیٰ بن عبیدہ سے اسی سند سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ زیدی کی کنیت ابو عبد الرزاق ہے۔ ان پر یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے حافظے کی وجہ سے اعتراض کیا ہے۔

۳۱۲۳۔ حدثنا محمود بن غیلان وعبد بن حمید المعنی واحد قالنا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت البنانی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ضہیب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی العصر همس والهمس فی قول بعضهم تحرك شفطیه کانه یتکلم فقیل له انک یارسول اللہ اذا صلیت العصر همست قال ان نبیا من الانبیاء کان اعجب بامته فقام من یقوم لیلولاء فواوحی اللہ الیه ان خیرهم بین ان انتقم منهم و بین ان اسلط علیهم علوهم فاختاروا النقمه فسلط علیهم الموت فمات منهم فی یوم سبعون الفا قال وکان اذا حدث بهذا الحدیث حدث بهذا الحدیث الا حیر قال کان ملک من الملوک وکان لذلك الملک کاهن یکهن له فقال الکاهن انظروا لی غلاما فهما او قال فطینا لقنا فا علمه علمی هذا فانی انا ان اموت فینقطع منکم هذا العلم ولا ینکون فیکم من یعلمه قال فنظروا له علی ما وصف فامرؤه ان یحضر ذلک الکاهن و ان یختلف الیه فجعل یختلف الیه وکان علی طریق الغلام راهب فی صومعه قال معمر احسب ان اصحاب الصوامع کانوا یومئذ مسلمین قال فجعل الغلام یسأل ذلک الراهب کلما مر به فلم یزل به حتی اخبره فقال انما اعبد الله قال فجعل الغلام یمکث عند الراهب ویطی علی الکاهن فارسل الکاهن الی اهل الغلام انه یکاد یحضرنی فاخبر الغلام الراهب بذلک فقال له الراهب اذا قال لک الکاهن این کنت فاخبرهم انک کنت عند الکاهن قال فبینما الغلام علی ذلک اذ مر بجماعة من الناس کثیر قد حبستهم دابة فقال بعضهم ان تلك الدابة

۳۱۲۳۔ حضرت صہیبؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ عصر کی نماز سے فراغت کے بعد آہستہ آہستہ کچھ پڑھا کرتے تھے (ہمس کے معنی بعض کے نزدیک اس طرح ہونٹ ہلانا ہے کہ ایسا معلوم ہو کہ کوئی بات کر رہے ہیں) آپ ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: ایک نبی کو اپنی امت کی کثرت کا عجب ہوا تو انہوں نے دل ہی دل میں کہا کہ ان کا کون مقابلہ کر سکتا ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ انہیں اختیار دے دیں کہ یا تو خود پر کسی دشمن کا مسلط ہونا اختیار کریں یا پھر ہلاکت۔ انہوں نے ہلاکت اختیار کی اور ان میں سے ایک ہی دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب یہ حدیث بیان کرتے تو یہ بھی بیان کیا کرتے تھے کہ ایک بادشاہ ہوا کرتا تھا جس کا ایک کاہن تھا وہ اس کا غیب کی خبریں بتایا کرتا تھا۔ اس کاہن نے کہا کہ میرے لئے ایک سمجھ دار لڑکا تلاش کرو یا کہا کہ ذہین و فطین لڑکا تلاش کرو جسے میں اپنا یہ علم سکھاسکوں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ اگر میں مر جاؤں تو تم لوگوں میں سے یہ علم اٹھ جائے اور اس کا جاننے والا کوئی نہ رہے لوگوں نے اس کے بتائے ہوئے اوصاف کے مطابق لڑکا تلاش کیا اور اسے کہا کہ روزانہ اس کاہن کے پاس حاضر ہوا کرو۔ اور اس کے پاس آتے جاتے رہا کرو۔ اس نے آنا جانا شروع کر دیا اس کے راستے میں ایک عبادت خانہ تھا جس میں ایک راہب ہوتا تھا عمر کہتے ہیں کہ میرے خیال میں ان دنوں عبادت خانوں کے لوگ مسلمان ہو کر رہے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا جب بھی وہاں سے گزرتا تو اس راہب سے دین کے متعلق باتیں سیکھتا۔ یہاں تک کہ اس راہب نے اسے بتایا کہ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں اس پر اس لڑکے نے راہب کے پاس زیادہ ٹھہرنا شروع کر دیا اور کاہن کے پاس کم۔ کاہن نے اس کے گہ والوں کو پیغام بھیجا کہ مجھے نہیں لگتا کہ اب یہ لڑکا میرے پاس آئے اس نے راہب کو یہ بات بتائی تو اس نے اسے کہا کہ ایسا کرو کہ آگ تمہارے گھر والے پوچھیں کہ کہاں تھے تو تم کہو کہ کاہن کے پاس پوچھتے تو کہو کہ گھر تھا۔ وہ اسی طرح کرتا رہا کہ ایک دن اس کا ایک ایہ جماعت پر گزر رہا تھا جنہیں کسی جانور نے روک رکھا تھا بعض کا خیال۔ کہ وہ جانور شیر تھا۔ اس لڑکے نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا کہ یا اللہ!

راہب کی بات سچ ہے تو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میں اسے قتل کر سکوں۔ پھر اس نے پتھر مار دیا جس سے وہ جانور مر گیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ اسے کس نے قتل کیا۔ کہنے لگے کہ اس لڑکے نے۔ لوگ حیران ہو گئے اور کہنے لگے کہ اس نے ایسا علم سیکھ لیا ہے جو کسی نے نہیں سیکھا یہ بات ایک اندھے نے سنی تو ان سے کہنے لگا کہ اگر تم میری بیٹائی لوٹا دو تو میں تمہیں اتنا اتنا مال دوں گا لڑکا کہنے لگا میں تم سے اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہتا کہ اگر تمہاری آنکھیں تمہیں مل جائیں تو تم اس پر ایمان لے آؤ جس نے تمہاری بیٹائی لوٹائی ہو اس نے حامی بھری تو لڑکے نے دعا کی اور اس کی آنکھوں میں بیٹائی آ گئی اس پر وہ ایمان لے آیا۔ جب یہ خبر بادشاہ تک پہنچی تو اس نے سب کو بلوایا اور کہنے لگا کہ میں تم سب کو مختلف طریقوں سے قتل کر دوں گا۔ چنانچہ اس نے راہب اور اس سابق نابینا شخص میں سے ایک کو آرے سے چروادیا اور دوسرے کو کسی اور طریقے سے قتل کروادیا۔ پھر لڑکے کے متعلق حکم دیا کہ اسے پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر گردودہ لوگ اسے اس پہاڑ پر لے گئے اور جب اس جگہ پہنچے جہاں سے اسے گرانا چاہتے تھے تو خود گرنے لگے یہاں تک کہ لڑکے کے علاوہ سب مر گئے۔ وہ لڑکا بادشاہ کے پاس واپس گیا تو اس نے حکم دیا کہ اسے سمندر میں ڈبو دیا جائے۔ وہ لوگ اسے لے کر سمندر کی طرف چل پڑے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب کو غرق کر دیا اور اس لڑکے کو بچالیا۔ پھر وہ لڑکا بادشاہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تم مجھے اس وقت قتل نہیں کر سکتے جب تک مجھے باندھ کر تیر نہ چلاؤ اور تیر چلاتے وقت یہ نہ پڑھو ”بسم اللہ رب هذا الغلام“ (یعنی اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے۔) چنانچہ بادشاہ نے اسے باندھنے کا حکم دیا اور تیر چلاتے وقت اسی طرح کہا جس طرح لڑکے نے بتایا تھا۔ جب تیر مارا گیا تو اس نے اپنی کٹیٹی پر ہاتھ رکھا اور مر گیا لوگ کہنے لگے کہ اس لڑکے نے ایسا علم حاصل کیا جو کسی کے پاس نہیں تھا۔ لہذا ہم سب بھی اسی کے معبود پر ایمان لاتے ہیں۔ (بادشاہ سے کہا گیا) تم تو تین آدمیوں کی مخالفت سے گھبرا رہے تھے۔ لویہ سارا عالم تمہارا مخالف ہو گیا ہے۔ اس پر بادشاہ نے خندق کھدوائی اور اس میں لکڑیاں جمع کر کے آگ لگوادی۔ پھر لوگوں کو جمع کیا اور کہنے لگا کہ

أَسَدٌ قَالَ فَأَخَذَ الْغُلَامُ حَجَرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مَا يَقُولُ الرَّاهِبُ حَقًّا فَاسْئَلْكَ أَنْ أَقْتُلَهُ، ثُمَّ رَمَى فَقَتَلَ الدَّابَّةَ فَقَالَ النَّاسُ مَنْ قَتَلَهَا قَالُوا الْغُلَامُ فَقَرَعَ النَّاسُ فَقَالُوا قَدْ عَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ عِلْمًا لَمْ يَعْلَمْهُ أَحَدٌ قَالَ فَسَمِعَ بِهِ أَعْمَى فَقَالَ لَهُ إِنْ أَنْتَ رَدَدْتَ بَصَرِي فَلَكَ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَا أُرِيدُ مِنْكَ هَذَا وَلَكِنْ أَرَأَيْتَ إِنْ رَجَعَ إِلَيْكَ بَصْرُكَ أَتَوْتُمُنِي بِالَّذِي رَدَّهِ عَلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ فَرَدَّ عَلَيْهِ بَصَرَهُ، فَاَمَّنَ الْأَعْمَى فَبَلَغَ الْمَلِكُ أَمْرَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ فَاتَيْنِي بِهِمْ فَقَالَ لَا قَتْلَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ قَتْلَهُ لَا أَقْتُلُ بِهَا صَاحِبَهُ، فَأَمَرَ بِالرَّاهِبِ وَالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ أَعْمَى فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ عَلَى مَغْرَقٍ أَحَدِهِمَا فَقَتَلَهُ، وَقَتَلَ الْأُخْرَى بِقَتْلِهِ أُخْرَى ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا فَالْقُوهُ مِنْ رَأْسِهِ فَانْطَلَقُوا بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْجَبَلِ فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى ذَلِكَ الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادُوا أَنْ يُلْقُوهُ مِنْهُ جَعَلُوا يَتَهَا فُتُونٍ مِنْ ذَلِكَ الْجَبَلِ وَيَتَرَدَّدُونَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا الْغُلَامُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَرَ بِهِ الْمَلِكُ أَنْ يَنْطَلِقُوا بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَيُلْقُوهُ، فِيهِ فَانْطَلَقُوا بِهِ، إِلَى الْبَحْرِ فَغَرِقَ اللَّهُ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ، وَأَنْجَاهُ فَقَالَ الْغُلَامُ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَا تَقْتُلْنِي حَتَّى تَصْلُبْنِي وَتَرْمِيَنِي وَتَقُولَ إِذْ رَمَيْتَنِي بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ فَصُلِبَ ثُمَّ رَمَاهُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهُ عَلَى صُدْغِهِ حِينَ رُمِيَ ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ أَنَسٌ لَقَدْ عَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ عِلْمًا مَا عَلِمَهُ أَحَدٌ فَإِنَّا نُوْمِنُ بِرَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقِيلَ لِلْمَلِكِ أَحْرِغَتْ أَنْ خَالَفَكَ ثَلَاثَةٌ فَهَذَا الْعَالَمُ كُلُّهُمْ قَدْ خَالَفُوكَ قَالَ فَخَذَّ أَخَذُوا ثُمَّ أَلْقَى فِيهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ ثُمَّ جَمَعَ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ تَرَكْنَاهُ وَمَنْ لَمْ يَرْجَعْ الْفَيْنَاهُ فِي هَذِهِ

النَّارِ فَجَعَلَ يُلْقِيهِمْ فِي تِلْكَ الْأُخْدُودِ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهِ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ النَّارِذَاتِ الْوُقُودِ حَتَّى بَلَغَ الْعَزِيزُ الْحَمِيدُ قَالَ فَأَمَّا الْغُلَامُ فَإِنَّهُ دُفِنَ قَالَ فَيَذْكُرُ أَنَّهُ أُخْرِجَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاصْبَعُهُ عَلَى صُدْغِهِ كَمَا وَضَعَهَا حِينَ قُتِلَ

جو اپنے نئے دین کو چھوڑ دے گا ہم بھی اسے چھوڑ دیں گے اور جو اس پر قائم رہے گا ہم اسے آگ میں پھینک دیں گے۔ اس طرح وہ انہیں اس خندق میں ڈالنے لگا (اسی کے متعلق) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ”قتل اصحاب الاخدود..... سے العزیز الحمید، تک (ترجمہ: یعنی خندق والے ملعون ہوئے یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے۔ جس وقت وہ لوگ اس کے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اور وہ جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے اسے دیکھ رہے تھے۔ اور ان کافروں نے مسلمانوں میں اس کے علاوہ کوئی عیب نہیں پایا تھا کہ وہ اس خدا پر ایمان لائے تھے جو بر دست اور حمد کے لائق ہے) راوی کہتے ہیں کہ لڑکا تو دفن کر دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی نعش حضرت عمرؓ کے زمانے میں نکلی تھی اور اس کی انگلی اس وقت بھی اسی طرح اس کی کپٹی پر رکھی ہوئی تھی جس طرح اس نے قتل ہوتے وقت رکھی تھی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۶۱۷۔ سورہ غاشیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۲۳۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ کہنے لگیں۔ اگر ان لوگوں نے اس کا اقرار کر لیا تو مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا اور ان کا حساب اللہ پر ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ ”انما انت مذکور لست“..... الایہ (یعنی آپ ﷺ تو صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔ ان پر مسلط نہیں ہیں۔)

۱۶۱۸۔ سورہ فجر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۲۵۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ”والشفع والوتر“ (یعنی جفت اور طاق) کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اس سے مراد نمازیں ہیں بعض جفت ہیں اور بعض طاق۔

وَمِنْ سُورَةِ الْغَاشِيَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۲۴۔ حدثنا محمد بن بشارنا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله فإذا قالوها عصموا مني دماءهم وأموالهم إلا بحقها وحسابهم على الله ثم قرأ إنما أنت مذكر لست عليهم بمصيطر

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْفَجْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۲۵۔ حدثنا ابو جعفر و بن علی نا عبد الرحمن بن مهدی و ابو داود قال نا همام نا قتادة عن عمران بن عصام عن رجل من أهل البصرة عن

عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ قَالَ هِيَ الصَّلَاةُ بَعْضُهَا
شَفْعٌ وَبَعْضُهَا وَتْرٌ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف قتادہ کی روایت سے جانتے ہیں خالد بن قیس بھی اسے قتادہ ہی سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۱۹۔ سورۃ الشمس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۲۶۔ حضرت عبداللہ بن زمرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو حضرت صالح کی اونٹنی اور اسے ذبح کرنے والے کے متعلق بیان کرتے ہوئے سنا پھر آپ ﷺ نے ”اذا نبعت اشقاھا“ پڑھا (یعنی جب اس قوم کا سب سے زیادہ بد بخت آدمی اٹھ کھڑا ہوا) اور فرمایا: ایک بد بخت، شریر اور اپنی قوم کا طاقتور ترین شخص (جو ابو زمرہ کی طرح تھا) اٹھا۔ پھر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی کیوں اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح کوڑے مارے اور پھر دوسرے دن اس کے ساتھ سوئے بھی۔ پھر آنحضرت ﷺ نے نصیحت فرمائی کہ ٹھٹھ مار کر مت ہنسا کرو۔ اور فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے ہی کئے پر کیوں ہنستا ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۲۶۔ حدثنا هارون بن اسحاق الهمداني نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن أبيه عن عبد الله بن زمرة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يوماً يذكر الناقة والذی عقرها إذا انبعت أشقها انبعت لها رجل عارم عزيز منيع في رهطه مثل أبي زمرة ثم سمعته يذكر النساء فقال إلى ما يعمد أحدكم فيجلد امرأته جلد العبد ولعله أن يضاجعها من آخر يومه قال ثم وعظهم في ضحكهم من الضربة فقال إلى ما يضحك أحدكم من ما يفعل

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۲۰۔ سورۃ واللیل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۲۷۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنازے کے ساتھ بیچ میں تھے کہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے ہم بھی بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے زمین کو کرید رہے تھے۔ پھر سر آسان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کوئی جان ایسی نہیں جس کا ٹھکانہ لکھا جا چکا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! تو کیا پھر ہم لوگ اپنے متعلق لکھے گئے پر پھر وہ کیوں نہ کر بیٹھیں؟ جو نیکی والا ہو گا وہ نیک عمل ہی کرے گا اور جو بد بخت ہو گا وہ اسی طرح کے عمل کرے گا۔ فرمایا: نہیں بلکہ عمل کرو۔ ہر ایک کے لئے وہی آسان کر دیا گیا ہے جس کے لئے وہ

وَمِنْ سُورَةِ وَاللَّيْلِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۲۷۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدى نا زائدة بن قدامة عن منصور بن المعتمر عن سعد بن عبيدة عن أبي عبد الرحمن أسلمی عن علي قال كنا في جنازة في البقيع فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فجلس وجلسنا معه ومعه غود ينكت به في الأرض فرقع رأسه إلى السماء فقال ما من نفس منقوسة إلا قد كتبت مذخلها فقال القوم يا رسول الله أفلا نتكىل على كتابنا فمن

بنا ہے۔ جو نیک بخت ہے اس کے لئے بھلائی کے کام آسان کر دیئے گئے اور جو بد بخت ہے اس کے لئے بُرائی کے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیات پڑھیں ”فاما من اعطی“ سے آخر حدیث تک (یعنی جس نے دیا اور اچھی بات کو سچا سمجھا ہم اسے راحت کی چیز کے لئے سامان مہیا کر دیں گے اور جس نے بخل کیا اور لا پرواہی برتی اور اچھی بات کو جھٹلایا اسے تکلیف کی چیز کے لئے سامان دے دیں گے۔)

كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَهُوَ يَعْمَلُ لِلْسَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ قَالَ بَلْ اْعْمَلُوا فِكُلُّ مُيَسَّرٍ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ فَمَّا مَنْ أُعْطِيَ وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنِيْسِرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَعْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنِيْسِرُهُ لِلْعُسْرَى

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۲۱۔ سورہ ضحیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۱۲۸۔ حضرت جندب بکلی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک غار میں تھا کہ آپ ﷺ کی انگلی سے خون نکل آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ایک انگلی ہے۔ تجھ سے اللہ کی راہ میں اس تکلیف کی وجہ سے خون نکل آیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ کچھ عرصے تک آپ ﷺ کے پاس جبرائیل نہ آئے تو مشرکین کہنے لگے کہ محمد (ﷺ) کو چھوڑ دیا گیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”ماودعک ربک“..... (یعنی آپ ﷺ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا اور نہ دشمنی کی۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری اسے اسود بن قیس سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۲۲۔ سورہ الم نشرح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۱۲۹۔ حضرت انس بن مالکؓ اپنی ہی قوم کے ایک شخص مالک بن صعصعہؓ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں بیت اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ میں نہ سو رہا تھا اور نہ ہی جاگ رہا تھا کہ ایک شخص کی آواز سنی۔ اس کے ساتھ دو اور بھی تھے وہ لوگ ایک ٹشت لائے جس میں زمرم تھا۔ اس نے میرے سینے کو چاک کیا یہاں تک کہ۔ قہادہ کہتے ہیں: میں نے انس سے پوچھا کہ کیا مطلب؟ تو فرمایا: پیٹ کے بیچے تک۔ پھر میرے دل کو نکالا اور آب زمرم سے دھونے

وَمِنْ سُورَةِ الضُّحَى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۱۲۸۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفین بن عیینة عن الاسود بن قیس عن جندب بن جندب قال کُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَلَدِمْتُ أَصْبَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتَ إِلَّا إِصْبَعٌ دَعِمْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتُ قَالَ وَأَبْطَأَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ فَقَالَ الْمَشْرُكُونَ قَدْ وُذِعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى

وَمِنْ سُورَةِ الْمَنْشَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۱۲۹۔ حدثنا محمد بن بشارنا محمد بن جعفر وابن ابی عدی عن سعید عن قتادة عن أنس بن مالك عن مالك بن صعصعة رجل من قومه أن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما أنا عند البیت بین النائم والیقظان إذ سمعت قائلاً یقول أحد بین الثلاثة فأتیت بطسب من ذهب فیها ماء زمزم فشرح صدری الی کذا وکذا قال قتادة قلت

کے بعد واپس اسی جگہ لگا دیا پھر اس میں ایمان اور حکمت بھر دیا گیا اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔

لَأَنسَ مَا يَنْعِي قَالَ إِلَى أَسْفَلِ بَطْنِي قَالَ فَاسْتَخَرَجَ قَلْبِي فَعَسَلَ قَلْبِي بِمَاءٍ زَمَزَمَ ثُمَّ أُعِيدَ مَكَانَهُ ثُمَّ حُشِيَ إِيمَانًا وَحِكْمَةً وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابو ذرؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۶۲۳۔ سورہ والتین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۳۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص سورہ والتین پڑھے ”ایس اللہ باحکم الحاکمین“ تک پہنچے تو یہ کہے ”بلی وانا علی ذلک من الشاہدین“ (یعنی میں بھی اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں)۔

وَمِنْ سُورَةِ وَالتِّينِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۳۰۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن اسمعيل بن امية قال سمعت رجلا بدويا اعرابيا يقول سمعت ابا هريرة يقول من قرأ سورة والتين والزيتون فقرأ اليس الله باحكم الحاكمين فليقل بلى وانا على ذلك من الشاهدين

۱۶۲۴۔ سورہ علق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۳۱۔ حضرت ابن عباسؓ ”سندع الزبانية“ (یعنی ہم بھی، دوزخ کے پیادوں کو بلا لیں گے) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ابو جہل نے کہا اگر میں نے محمدؐ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو ان کی گردن روند دوں گا۔ آپؐ نے فرمایا: اگر اس نے ایسا کیا تو فرشتے اسے دیکھتے ہی پکڑ لیں گے۔

سُورَةُ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۳۱۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن عبد الكريم الجزري عن عكرمة عن ابن عباس سندع الزبانية قال قال أبو جهل لئن رأيت محمداً يصلي لأطأن على عنقه فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو فعل لأخذته الملائكة عياناً

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۱۳۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ نماز پڑھ رہے تھے کہ ابو جہل آیا اور کہنے لگا: کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا۔ (تمیں مرتبہ یہی جملہ دہرایا) آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو اسے ڈانٹا۔ وہ کہنے لگا: تم جانتے ہو کہ مجھ سے زیادہ کسی کے ہم نشین نہیں ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں ”فلیدع نادیه سندع الزبانية“ (یعنی وہ اپنے ہم نشینوں کو بلائے ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلا لیں گے) ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم اگر وہ اپنے دوستوں کو بلا لیتا تو اللہ کے فرشتے اسے پکڑ لیتے۔

۳۱۳۲۔ حدثنا عبد الله بن سعيد الاشج نا ابو خالد الاحمر عن داود بن ابی هند عن عكرمة عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي فجاء أبو جهل فقال ألم أنهك عن هذا ألم أنهك عن هذا ألم أنهك عن هذا فأنصرف النبي صلى الله عليه وسلم فزجره فقال أبو جهل إنك لتعلم ما بها نادٍ أكثر مني فأنزل الله تبارك وتعالى فلیدع نادیه، سندع الزبانية قال ابن عباس والله

لَوْ دَعَا نَادِيَهُ، لَا تَخَذْتُهُ زَبَانِيَّةُ اللَّهِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

سُورَةُ الْقَدْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۳۳۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود الطيالسي نا القاسم بن الفضل الحداني عن يوسف بن سعيد قال قام رجل الى الحسن بن علي بعد ما بايع معاوية فقال سودت وجوه المؤمنين فقال لا تؤنبني رحمك الله فان النبي صلى الله عليه وسلم اري بنى امية على منبره فسأله ذلك فنزلت انا اعطيتك الكوفة يا محمد يعني نهرا في الحنة ونزلت انا انزلنا في ليلة القدر وما أدراك ما ليلة القدر ليلة القدر خير من ألف شهر يملكها بعدك بنو أمية يا محمد قال القاسم فعددناها فإذا هي ألف شهر لا تزيد يوما ولا تنقص

۱۶۲۵۔ سورہ قدر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۳۳۔ حضرت یوسف بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت حسن بن علیؓ سے معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لینے کے بعد کہا کہ آپ نے مسلمانوں کے منہ پر کالک مل دی ہے۔ انہوں نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے مجھے الزام مت دو پھر فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے منبر پر بنو امیہ کے لوگ نظر آئے تو آپ ﷺ نے اس کے متعلق پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”انا اعطيتك الكوفة“ یعنی اے محمد (ﷺ) ہم نے آپ ﷺ کو جنت میں نہر عطا کی ہے پھر یہ سورت نازل ہوئی ”انا انزلناه في ليلة القدر“..... الخ (یعنی ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے اور آپ ﷺ کو کچھ معلوم ہے کہ شب قدر کیا چیز ہے؟ سب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے) کہ اس میں آپ ﷺ کے بعد بنو امیہ حکومت کریں گے۔ قاسم کہتے ہیں کہ ہم نے ان کی حکومت کے دن گنے تو انہیں پورے کے پورے ایک ہزار ماہ پایا۔ نہ ایک دن کم نہ زیادہ۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے قاسم بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں بعض اسے قاسم بن فضل سے اور وہ یوسف بن مازن سے نقل کرتے ہیں۔ قاسم بن حدانی کو یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن ثقفیؓ اردیتے ہیں۔ اس سند میں یوسف بن سعد مجہول ہیں۔ ہم اسے ان الفاظ سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۱۳۴۔ حضرت زبیر بن حبیشؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب سے کہا کہ تمہارے بھائی عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو شخص سال بھر جاگے گا۔ وہ شب قدر کو پا لے گا۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن مسعودؓ) کی مغفرت کرے وہ جانتے تھے کہ یہ رات رمضان کے آخری عشرے میں ہے اور یہ کہ یہ ستائیسویں رات ہے لیکن انہوں نے چاہا کہ لوگ اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں پھر انہوں نے قسم کھائی کہ یہ وہی ستائیسویں شب ہے۔ میں نے عرض کیا اے ابومنذر (ابی بن کعبؓ) تم کس طرح کہہ سکتے ہو؟ فرمایا: اس نشانی یا فرمایا: اس علامت کی وجہ سے جو آنحضرت ﷺ نے ہمیں بتائی کہ اس

۳۱۳۴۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن عبدة بن ابی لبابة وعاصم سمعا زبیر بن حبیش يقول قلت لأبي وأبي كعب إن أخاك عبد الله بن مسعود يقول من يقم الحول يصيب ليلة القدر قال يغفر الله لأبي عبد الرحمن لقد علم أنها في العشر الآخري من رمضان وإنها ليلة سبع وعشرين ولكنه أراد أن لا يتكل الناس ثم حلف لا يستثنى أنها ليلة سبع وعشرين قال قلت له بأي شيء تقول ذلك يا أبا المنذر قال بالآية التي أخبرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أو بالعلامة إن الشمس تطلع

يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا

دن سورج اس طرح نکلتا ہے کہ اس میں شعاع نہیں ہوتی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُورَةُ لَمْ يَكُنْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۳۵۔ حدثنا محمد بن بشارنا عبد الرحمن بن مهدى ناسفیان عن المختار بن قلفل قال سمعت أنس بن مالك يقول قال رجل للنبي صلى الله عليه وسلم يا خير البرية قال ذاك إبراهيم

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۲۶۔ سورۃ بینہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۳۵۔ حضرت مختار بن قلفل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح پکارا ”یا خیر البریۃ“ (اے تمام مخلوق سے بہتر) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

۱۶۲۷۔ سورۃ زلزالت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۳۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”یومئذ تحدث اخبارها“ (یعنی اس روز زمین اپنی سب خبریں بیان کرنے لگے گی) اور فرمایا: جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: اس کی خبریں یہ ہیں کہ یہ ہر مرد و عورت کے متعلق بتائے گی کہ اس نے اس پر کیا کیا اور کہے گی کہ اس نے اس طرح کیا۔ اس طرح کیا۔

سورة اذا زلزلت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۳۶۔ حدثنا سويد بن نصرانا عبد الله بن المبارك نا سعيد بن ابى ايوب عن يحيى بن ابى سليمان عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الآية يومئذ تحدث أخبارها قال أتدرون ما أخبارها قالوا الله ورسوله أعلم قال فإن أخبارها أن تشهد على كل عبد أو امرأة بما عمل على ظهرها تقول عمل كذا وكذا فهذه أخبارها

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۲۸۔ سورۃ تکاثر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۳۷۔ حضرت عبد اللہ بن ثخیر فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ سورۃ تکاثر پڑھ رہے تھے پھر فرمایا: ابن آدم کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے۔ حالانکہ (اے ابن آدم) خیر مال تو صرف وہی ہے۔ جو تو نے صدقے کے طور پر دے دیا

وَمِنْ سُورَةِ الْهٰكُمِ التَّكَاثُرُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۳۷۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وهب بن جريزنا شعبة عن قتادة عن مطرف بن عبد الله بن الشخير أنه انتهى إلى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقرأ الهكُم التكاثر قال يقول ابن آدم مالي

یا کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا۔

مَالِي وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَلَّفْتَ فَأَمْضَيْتَ
أَوْ أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَيْسَتْ فَأَكَلَيْتَ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۳۸۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم عذاب قبر کے متعلق شک ہی میں تھے یہاں تک کہ یہ سورت نازل ہوئی ”الہکم التکاثر“۔

۳۱۳۸۔ حدثنا ابو کریب نا حکام بن سلم الرازی
عن عمرو بن قیس عن الحجاج عن المنهال بن
عمرو عن زربین حبیب عن علی قال مَا زِلْنَا نَشْكُ
فِي عَذَابِ الْقَبْرِ حَتَّى نَزَلَتْ الْهَكْمُ التَّكَاثُرُ
یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۱۳۹۔ حضرت زبیر بن عوامؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”ثم لتسئلن“..... (یعنی پھر تم سے اس دن نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا) تو زبیرؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کون سی نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ ہمارے پاس کھجور اور پانی کے علاوہ ہے کیا؟ فرمایا: یہ نعمتیں عنقریب تمہیں ملیں گی۔

۳۱۳۹۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن محمد بن عمرو بن علقمة عن یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب عن عبد اللہ بن زبیر بن العوام قال لَمَّا نَزَلَتْ
ثُمَّ لَتَسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَإِي النَّعِيمِ نُسْأَلُ عَنْهُ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ
وَالْمَاءُ قَالَ أَمَّا إِنَّهُ سَيَكُونُ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۴۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”ثم لتسئلن يومئذ عن النعيم“ تو صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے دو ہی تو چیزیں ہیں پانی اور کھجور۔ پھر ہم سے کن نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نعمتیں عنقریب تمہیں ملیں گی۔

۳۱۴۰۔ حدثنا عبد بن حميد نا احمد بن يونس عن ابی بکر بن عیاش عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هريرة قال لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ثُمَّ
لَتَسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
عَنْ أَيِّ النَّعِيمِ نُسْأَلُ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ وَالْعَدُوُّ
حَاضِرٌ وَسَيُوفُنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا قَالَ إِنْ ذَلِكَ سَيَكُونُ

ابن عیینہ کی محمد بن عمرو سے منقول حدیث (حضرت زبیرؓ کی) میرے نزدیک اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے اس لئے کہ سفیان بن

عیبہ ابو بکر بن عیاش سے احفظ اور زیادہ صحیح ہیں۔

۳۱۴۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا کہ کیا ہم نے تجھے جسم کی صحت عطا نہیں کی کیا ہم نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیر نہیں کیا۔

۳۱۴۱۔ حدثنا عبد بن حميد نا شابة عن عبد الله بن العلاء عن الضحاك بن عبد الرحمن بن عزم الأشعري قال سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي الْعَبْدُ مِنَ النَّعِيمِ أَنْ يُقَالَ لَهُ أَلَمْ نُصَحِّ

لَكَ جَسْمَكَ وَتَوُ وِيكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

یہ حدیث غریب ہے۔ ضحاک: ضحاک بن عبدالرحمن بن عزرہ ہیں انہیں ابن عزم بھی کہتے ہیں۔

سُورَةُ الْكَوْثَرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۶۲۹۔ سورہ کوثر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۴۲۔ حضرت انسؓ سورہ کوثر کی تفسیر میں آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ کوثر جنت کی ایک نہر ہے۔ پھر فرمایا میں نے جنت میں ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے تھے۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا کی ہے۔

۳۱۴۲۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة عن أنس إنا أعطيناك الكوثر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال هو نهر في الجنة قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم رأيت نهرًا في الجنة حافتاه قباب اللؤلؤ قلت ما هذا يا جبريل قال هذا الكوثر الذي أعطاكاه الله

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۴۳۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں نے ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے تھے میں نے فرشتے سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا کی ہے۔ پھر انہوں نے ہاتھ مارا اور اس کی مٹی نکالی، تو وہ مشک تھی۔ پھر میرے سامنے سدرة المنتہی آگئی اور میں نے اس کے قریب عظیم نور دیکھا۔

۳۱۴۳۔ حدثنا احمد بن منيع نا سريح بن النعمان انا الحكم بن عبد الملك عن قتادة عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا أنا أسير في الجنة إذ عرض لي نهر حافتاه قباب اللؤلؤ قلت للملك ما هذا قال هذا الكوثر الذي أعطاكاه الله قال ثم ضرب بيده إلى طينه فاستخرج مسكًا ثم رفعت لي سدرته المنتهى فرأيت عندها نورًا عظيمًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے انسؓ سے منقول ہے۔

۳۱۴۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوثر جنت کی ایک نہر کا نام ہے جس کے دونوں جانب سونے کے خیمے ہیں اس کا پانی موتی اور یاقوت پر بہتا ہے۔ اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔

۳۱۴۴۔ حدثنا هناد نا محمد بن فضيل عن عطاء بن السائب عن مجارب بن دينار عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكوثر نهر في الجنة حافتاه من ذهب ومجره على الدرّو الباقوت تربته أطيب من المسك وماؤه أحلى من العسل وأبيض من الثلج

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۳۰۔ سورۃ فتح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۱۴۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ صحابہ کی موجودگی میں مجھ سے مسائل پوچھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ عبدالرحمن بن عوفؓ نے فرمایا: آپ ان سے مسائل پوچھتے ہیں جب کہ یہ ہماری اولاد کے برابر ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کیوں اس سے پوچھتا ہوں۔ ❶ پھر ابن عباسؓ سے ”اذا جاء نصر الله والفتح“ (یعنی جب خدا کی مدد اور فتح آپؐ پہنچے) کی تفسیر پوچھی تو فرمایا: اس میں رسول اللہ ﷺ کو اللہ کی طرف سے وفات کی خبر دی گئی ہے۔ پھر پوری سورت پڑھی۔ اس پر حضرت عمرؓ فرمانے لگے کہ میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ ابو بشر سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس کے یہ الفاظ ہیں ”اتسئلہ ولنا ابن مثله“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۳۱۔ سورۃ لہب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۱۴۶۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ صفا پر چڑھے اور پکارنے لگے ”یا صباحا“ اس پر قریش آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو سخت عذاب سے ڈراتا ہوں۔ دیکھو اگر میں تم سے یہ کہوں کہ دشمن صبح یا شام کو تم تک پہنچنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ ابولہب کہنے لگا۔ کیا تم نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں اس پر اللہ تعالیٰ نے ”تبت“ یاد آ ابی لہب وتب“ نازل فرمائی (یعنی ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے۔)

سُورَةُ الْفَتْحِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۴۵۔ حدثنا عبد بن حميد نا سليمان بن داود، عن شعبه عن ابی بشر عن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُسْأَلُنِي مَعَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَسْأَلُهُ وَلَنَا بَنُونَ مِثْلُهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقُلْتُ إِنَّمَا هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمُهُ، إِنِّي أَهْ وَأَقْرَأُ السُّورَةَ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ

سُورَةُ تَبَّتْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۱۴۶۔ حدثنا هناد واحمد بن منيع قالنا نا ابو معاوية نا الاعمش عن عمرو بن مرة عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس قال صعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم على الصفا فنادى يا صباحاه فاجتمعت اليه قریش فقال اني نذير لكم بين يدي عذاب شديد ارايتم لو اني اخبرتكم ان العدو ممسيككم او مصيحكم اكنتم تصدقوني فقال ابو لهب لهذا جمعتنا تبالك فانزل الله تبارك وتعالى تبت تبت يدا ابي لهب وتب

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❶ اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن عباسؓ کے لئے دعا کی تھی کہ یا اللہ انہیں دین کی سمجھ عطا فرما۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

۱۶۳۲۔ سورۃ اخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۱۴۷۔ حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ مشرکین رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگے کہ اپنے رب کا نسب بیان کیجئے اس پر اللہ تعالیٰ نے ”قل هو اللہ احد“ نازل فرمائی (یعنی کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس کی اولاد نہیں اور نہ ہی وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر ہے) صمد وہ ہے جو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس سے کوئی اس لئے کہ ہر پیدا ہونے والی چیز یقیناً مرے گی۔ اور جو مرے گا اس کا وارث بھی ہوگا۔ لیکن اللہ نہ مرے گا اور نہ ان کا کوئی وارث ہوگا۔ ”کفو“ کے معنی مشابہ اور برابری کے ہیں یعنی اس کے مثل کوئی چیز نہیں۔

۳۱۴۸۔ حضرت ابو عالیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے معبودوں کا ذکر کیا تو کہنے لگے کہ اپنے رب کا نسب بیان کیجئے۔ چنانچہ جبرائیل سورۃ اخلاص لے کر نازل ہوئے۔ پھر اسی کی مانند حدیث بیان کرتے ہوئے ابی بن کعبؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

یہ حدیث میرے نزدیک گزشتہ حدیث سے زیادہ صحیح ہے ابوسعید محمد بن میسر ہیں۔

۱۶۳۳۔ سورۃ فلق اور ناس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۱۴۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا: عائشہؓ اس کے شر سے اللہ سے پناہ مانگا کرو کیونکہ یہی اندھیرا کرنے والا ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْاِخْلَاصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۱۴۷۔ حدثنا احمد بن منيع نا ابوسعبد وهو الصنعاني عن ابي جعفر الرازي عن الربيع بن انس عن ابي العالیه عن ابي بن کعب ان المشرکین قالوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم انساب لنا ربك فانزل الله تبارك وتعالى قل هو الله احد الله الصمد والصمد الذي لم يلد ولم يولد لانه ليس شئ يولد الا سيموت وليس شئ يموت الا سيورث وان الله لا يموت ولا يورث ولم يكن له كفوا احد قال لم يكن له شبيه ولا عدل وليس كمثله شئ

۳۱۴۸۔ حدثنا عبد بن حميد نا عبيد الله بن موسى عن ابي جعفر الرازي عن الربيع بن ابي العالیه ان النبي صلى الله عليه وسلم ذكر الهتهم فقالوا انساب لنا ربك قال فاتاه جبرئيل عليه السلام بهذه السورة قل هو الله احد فذكر نحوه ولم يذكر فيه عن ابي بن کعب

سُورَةُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۱۴۹۔ حدثنا محمد بن المثنی نا عبد الملك بن عمرو عن ابن ابي ذئب عن الحارث بن عبد الرحمن عن ابي سلمة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم نظر الى القمر فقال يا عائشة استعیدی بالله من شر هذا فان هذا هو العاسق اذا وقب

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سے کہنے لگے کہ تم جلدی آ گئے میری عمر تو ہزار سال ہے فرمایا: کیوں نہیں۔ لیکن آپ نے ساٹھ سال اپنے بیٹے داؤد کو دے دیئے تھے۔ اس پر آدم نے انکار کر دیا۔ چنانچہ ان کی اولاد بھی منکر ہو گئی اور بھول گئے۔ چنانچہ ان کی اولاد بھی بھولنے لگی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس دن سے لکھنے اور گواہ مقرر کرنے کا حکم ہوا۔

لَهُ، اَدَمُ قَدْ عَجَلْتَ قَدْ كُتِبَ لِي اَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّينَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ، وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ، قَالَ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ اَمْرٌ بِالْكِتَابِ وَالشَّهَادَةِ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔

باب ۱۲۳۵۔

باب ۱۶۳۵۔

۳۱۵۲۔ حضرت انس بن مالکؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے زمین بنائی تو وہ حرکت کرنے لگی۔ چنانچہ پہاڑ بنائے اور انہیں حکم دیا کہ زمین کو تھامے رہو۔ فرشتوں کو پہاڑوں کی مضبوطی پر تعجب ہوا۔ تو انہوں نے عرض کیا: اے رب کیا آپ کی مخلوقات میں پہاڑوں سے زیادہ سخت بھی کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں: لوہا عرض کیا: اس سے سخت؟ فرمایا: پانی۔ عرض کیا: اس سے سخت۔ فرمایا: لوہا۔ عرض کیا: اس سے سخت۔ فرمایا: ہاں اس سے بھی سخت ہے اور وہ ابن آدم ہے جو دائیں ہاتھ سے صدقہ کرتا ہو اور اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خیر نہ ہوتی ہو۔

۳۱۵۳۔ حدثنا محمد بن بشار نا يزيد بن هارون انا العوام بن حوشب عن سليمان بن أبي سلميان عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لما خلق الله الأرض جعلت تميد فخلق الجبال فقال بها عليها فاستقرت فعجبت الملائكة من شدة الجبال فقالوا يا رب هل من خلقك شيء أشد من الجبال قال نعم الحديد فقالوا يا رب فهل من خلقك شيء أشد من الحديد قال نعم النار قالوا يا رب فهل من خلقك شيء أشد من النار قال نعم الماء قالوا يا رب فهل من خلقك شيء أشد من الماء قال نعم الريح قالوا يا رب فهل من خلقك شيء أشد من الريح قال نعم ابن آدم تصدق بصدقته يمينه يخفيها من شماليه

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

دعاؤں کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے

أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

منقول احادیث کے ابواب

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۱۶۳۶۔ دعا کی فضیلت۔

باب ۱۶۳۶۔ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ

۳۱۵۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ عزیز کوئی چیز نہیں۔

۳۱۵۳۔ حدثنا عباس بن عبد العظيم العنبري نا ابو داود الطيالسي نا عمران القطان عن قتادة عن سعيد

ابن ابی الحسن عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عمران قطان کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ محمد بن بشار اسے عبدالرحمن بن مہدی سے اور وہ عمران قطان سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۶۳۷۔ اسی سے متعلق۔

باب ۱۶۳۷۔ مِنْهُ

۳۱۵۴۔ حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز ہے۔

۳۱۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرَانَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ بِنِ صَالِحٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ مَغْزُ الْعِبَادَةِ

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۱۵۵۔ حضرت نعمان بن بشیر رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ دعائی تو عبادت ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”وَقَالَ رَبِّكُمْ ادْعُونِي“..... (الایۃ) یعنی تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں۔ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

۳۱۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ مَعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ يُسَيْعٍ عَنِ التُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ منصور اور اعمش اسے زر سے نقل کرتے ہیں۔ ہم اسے صرف ذریعی کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۶۳۸۔ اسی کے متعلق۔

باب ۱۶۳۸۔ مِنْهُ

۳۱۵۶۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔

۳۱۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ حَاتِمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ

وکیع اور کئی راوی یہ حدیث ابویع سے روایت کرتے ہیں ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں ہم اسے اسحاق بن منصور نے ابوعاصم کے حوالے سے انہوں نے حمید سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

باب ۱۶۳۹۔ ذکر کی فضیلت۔

باب ۱۶۳۹۔ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ

۳۱۵۷۔ حضرت عبداللہ بن بسر فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کے احکام بہت زیادہ ہو گئے ہیں مجھے ایسی چیز بتائیے کہ میں اس سے متعلق رہوں۔ فرمایا: تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے

۳۱۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ

قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّهْتُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ
لِسَانَكَ رَطْبًا مَنِ ذَكَرَ اللَّهَ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۶۴۰ - مِنْهُ

باب ۱۶۴۰ - اسی کے متعلق۔

۳۱۵۸ - حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک کس کا درجہ سب سے افضل ہوگا؟ فرمایا: اللہ کا ذکر بکثرت کرنے والوں کا۔ میں نے پوچھا کہ کیا وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے؟ فرمایا: اگر غازی اپنی تلوار سے کفار اور مشرکین کو قتل کرے یہاں تک کہ اس کی تلوار ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والوں کا درجہ اس سے افضل ہے۔

۳۱۵۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَهْيَةَ عَنْ دِرَاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِئِلَ أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِنَ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا أَفْضَلَ مِنْهُ دَرَجَةً

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف دراج کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۶۴۱ - مِنْهُ

باب ۱۶۴۱ - اسی کے متعلق۔

۳۱۵۹ - حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ کے نزدیک تمہارے بہترین اور پاکیزہ ترین اعمال کے متعلق نہ بتاؤں جن سے تمہارے درجات بلند ترین ہوں گے اور جو تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بھی بہتر ہیں نیز وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے تمہارے کفار کی گردنیں مارنے اور ان کے تمہاری گردنیں مارنے سے بھی افضل ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمایا: اللہ کا ذکر۔ معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں اللہ کے عذاب سے نجات دینے والے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

۳۱۵۹ - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زِيَادِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَحْرَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَ أَرْكَهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرَ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَخَيْرَ لَكُمْ مَنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ ذَكَرَ اللَّهُ قَالَ مَعَاذُ بَنِي حَبِيلَ مَا شَيْءٌ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذَكَرَ اللَّهَ

بعض حضرات یہ حدیث عبد اللہ بن سعید سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں بعض اسے انہی سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۶۴۲ - مجلس ذکر کی فضیلت۔

باب ۱۶۴۲ - مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ فَيَذْكُرُونَ

اللَّهُ مَا لَهُمْ مِنَ الْفَضْلِ

۳۱۶۰ - حضرت ابوسعید خدریؓ اور ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی جماعت اللہ کا ذکر کرتی ہے تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے نیز ان پر تسکین (تسلی) نازل کر دی

۳۱۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ نَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدَى نَا سَفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْأَعْرَابِيِّ مُسْلِمٌ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي

جاتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی فرشتوں کے پاس یاد کرتے ہیں۔

هُرَيْرَةُ أَنَّهَا شَهِدَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۶۱۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ مسجد آئے تو لوگوں سے پوچھا کہ کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ کہنے لگے اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ پوچھا: کیا اسی لئے بیٹھے ہو؟ عرض کیا: اللہ کی قسم اسی لئے بیٹھے ہیں۔ کہنے لگے: میں نے تمہیں اس لئے قسم نہیں دی کہ میں تمہیں جھوٹا سمجھ رہا ہوں (تم لوگ تو) جانتے ہو کہ میں شدت احتیاط کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ سے بہت کم احادیث نقل کرتا ہوں۔ آپ ﷺ ایک مرتبہ صحابہ کے ایک حلقے کی طرف تشریف لائے اور ان سے بیٹھنے کی وجہ پوچھی تو بتایا کہ ہم لوگ اللہ کا ذکر اور اس کی تعریف کر رہے ہیں جس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان کیا کہ ہمیں اس دولت سے نوازا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم کیا تم اسی لئے بیٹھے ہو؟ عرض کیا: اللہ کی قسم یہی وجہ ہے۔ فرمایا: میں نے تمہیں جھوٹ کے گمان کی وجہ سے قسم نہیں دی جان لو کہ میرے پاس جبرائیل آئے اور فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کر رہے ہیں۔

۳۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ نَا ابْنُ نَعْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ أَلَا اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجْلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَّا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ لِمَا هَدَيْنَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ عَلَيْنَا بِهِ فَقَالَ اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا اللَّهُ مَا أَجْلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَّا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ لَتَهْمَةٍ لَكُمْ إِنَّهُ أَنَانِي جِبْرِيلُ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابونعامة سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ اور ابوعثمان نہدی

کا عبدالرحمن بن مل ہے۔

باب ۱۶۴۳۔ جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ ہو اس کے متعلق۔

باب ۱۶۴۳۔ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ

۳۱۶۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اگر کسی مجلس میں اللہ کا ذکر اور رسول کریم ﷺ پر درود نہ بھیجا جائے تو اس مجلس والے نقصان میں ہیں لہذا اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو معاف کر دے۔

۳۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سَفِيَّانُ عَنْ صَالِحِ مَوْلَى التَّوَّامَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تَرَةٌ فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ

غَفَرْلَهُمْ

یہ حدیث حسن ہے اور ابو ہریرہؓ سے رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

باب ۱۶۴۴۔ مَا جَاءَ أَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ

باب ۱۶۴۴۔ مسلمان کی دعا کی قبولیت۔

۳۱۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَكَيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِلَهِمْ أَوْ قَطِيعَةٍ رَجِمَ

۳۱۶۳۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا کہ اگر کوئی شخص کوئی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ یا تو اسے وہی چیز عطا کر دیتے ہیں یا اس کے برابر کسی برائی کو اس سے دور کر دیتے ہیں بشرط یہ کہ اس نے کسی گناہ یا قطع رحم کے لئے دعا نہ کی ہو۔

اس باب میں ابوسعید اور عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۱۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ تَابِعِيٌّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَطِيَّةِ اللَّيْثِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّجَاءِ

۳۱۶۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ مصیبت اور سختی کے وقت اس کی دعا قبول کرے تو اسے چاہئے کہ راحت کے وقت بکثرت دعا کرے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۱۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَرَبِيِّ نَافِلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

۳۱۶۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا: افضل ترین ذکر لا الہ الا اللہ اور افضل ترین دعا الحمد للہ ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی حضرات یہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم ہی سے نقل کرتے ہیں۔

۳۱۶۶۔ حَدَّثَنَا ابُو كَرِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْبُهَيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ

۳۱۶۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں اور یہی کا نام عبد اللہ ہے۔

باب ۱۶۴۵۔ مَا جَاءَ الْالدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ

باب ۱۶۴۵۔ دعا کرنے والا پہلے اپنے لئے دعا کرے۔

۳۱۶۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو قُطَيْنٍ عَنْ حَمْزَةَ الزِّيَّاتِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَنْيُنٍ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا قَدَعَالَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ

۳۱۶۷۔ حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اگر کسی کو یاد کر کے اس کے لئے دعا کرنے لگتے تو پہلے اپنے لئے دعا کر لیتے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابوقطن کا نام عمرو بن یثیم ہے۔

باب ۱۶۴۶۔ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ الدُّعَاءِ

باب ۱۶۴۶۔ دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا۔

۳۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا حَمَادُ بْنُ عَيْسَى الْجَهَنِّي عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحْطِطْهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ

۳۱۶۸۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اگر دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو انہیں اپنے چہرے پر پھیرے بغیر واپس نہ لوٹاتے۔ محمد بن شعیبؓ بھی اپنی حدیث میں اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حماد بن موسیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں جب کہ وہ قلیل الحدیث ہیں۔ ان سے کئی راوی روایت کرتے ہیں۔ حنظلہ بن ابوسفیانؓ صحیح ثقہ ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطانؓ انہیں ثقہ قرار دیتے ہیں۔

باب ۱۶۴۷۔ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَسْتَعْجِلُ فِي دُعَائِهِ

باب ۱۶۴۷۔ دعا میں جلدی کرنے والے کے متعلق۔

۳۱۶۹۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعْوَتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ

۳۱۶۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میرے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے بشرط یہ کہ وہ جلدی نہ کرے۔ اور یہ نہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی لیکن قبول نہیں ہوئی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عبید کا نام سعد ہے۔ وہ عبد الرحمن بن ازہر کے مولیٰ ہیں نیز انہیں عبد الرحمن بن عوف کا مولیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۶۴۸۔ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَأَمْسَى

باب ۱۶۴۸۔ صبح اور شام کی دعائیں۔

۳۱۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۳۱۷۰۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص روزانہ صبح و شام یہ دعا پڑھے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں

پہنچا سکتی۔ ”بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ..... السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ“ تک (یعنی اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ آسمان و زمین کی کوئی چیز ضرور نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے) راوی حدیث ابان کو فاج تھا چنانچہ جو شخص ان سے یہ حدیث سن رہا تھا تعجب سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ کہنے لگے کیا دیکھتے ہو حدیث وہی ہے جیسے کہ میں نے بیان کی ہے اور اس (فاج) کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اس دن یہ دعا نہیں پڑھی تھی جس دن یہ ہوا تھا تاکہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر کا حکم جاری کریں۔

ابان بن عثمان قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحٍ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءٍ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرُّهُ شَيْءٌ وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفٌ فَالَجَّ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيَمْضِيَ اللّٰهُ عَلَى قَدَرِهِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۱۷۱۔ حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزانہ شام کو یہ دعا پڑھے ”رَضِیتُ..... سے نبیاً“ تک تو اللہ پر یہ حق ہے کہ اسے راضی کر دے۔ (ترجمہ: میں اللہ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوں۔)

۳۱۷۱۔ حَدَّثَنَا ابُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ نا عَقِیْمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابِی سَعْدٍ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ الْمَرْزَبَانِ عَنْ ابِی سَلَمَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُمَسِّي رَضِیتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُرَضِّیْهِ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۱۷۲۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ شام کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے ”امسینا“ سے ”عذاب القبر“ تک (یعنی ہم نے اور کائنات نے اللہ کے حکم سے شام کی تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ بھی فرمایا کہ بادشاہت اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (اے اللہ) میں تجھ سے اس رات اور اس کے بعد بہتری کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے اس رات کے شر اور اس کے بعد آنے والے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ نیز میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں پھر جہنم اور قبر کے عذاب سے بھی پناہ مانگتا ہوں) پھر صبح کے وقت بھی اسی طرح دعا کرتے اور امسینا کی جگہ ”اصبحنا“ فرماتے۔

۳۱۷۲۔ حَدَّثَنَا سَفِیَانُ بْنُ وَكَيْعٍ نا جَرِیرٌ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَوَیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ یَزِیدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ أَرَاهُ قَالَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ أَسْأَلُكَ خَیْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّیْلَةِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّیْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَسَوْءِ الْكِبَرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

شعبہ بھی یہ حدیث ابن مسعود سے اسی سند سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔

۳۱۷۳۔ حدثنا علي بن حجر نا عبد الله بن جعفرانا سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلم أصحابه يقول إذا أصبح أحدكم فليقل اللهم بك أصبحنا وبك أمسينا وبك نحيا وبك نموت وإليك المصير وإذا أمسى فليقل اللهم بك أمسينا وبك أصبحنا وبك نحيا وبك نموت وإليك النشور

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۶۴۹۔ مِنْهُ

۳۱۷۴۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود قال انبانا شعبة عن يعلى بن عطاء قال سمعت عمرو بن عاصم الثقفي يحدث عن ابي هريرة قال قال أبو بكر يا رسول الله مرنى بشي أقوله إذا أصبحت وإذا أمسيت قل اللهم عالم الغيب والشهادة فاطر السموات والأرض رب كل شيء ومليكه أشهد أن لا إله إلا أنت أعوذ بك من شر نفسي ومن شر الشيطان وشركه قال قلله إذا أصبحت وإذا أمسيت وإذا أخذت مضجعك

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۶۵۰۔ مِنْهُ

۳۱۷۵۔ حدثنا الحسين بن حريث نا عبد العزيز بن ابي حازم عن كثير بن زيد عن عثمان بن ربيعة عن شداد بن اوس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له ألا أدلك على سيد الاستغفار اللهم أنت ربي لا إله إلا أنت خلقتني وأنا عبدك وأنا على عهدك ووعدك ما استطعت أعوذ بك من شر ما صنعت وأبوء لك بنعمتك على وأعترف بذنوبي فاغفر لي

۳۱۷۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کو سکھایا کرتے تھے کہ صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرو ”اللهم بك أصبحنا“ سے ”إليك المصير“ تک (یعنی یا اللہ ہم نے تیرے ہی حکم کے ساتھ صبح کی اور تیرے ہی حکم سے شام کی اور تیرے ہی حکم سے جیتے ہیں اور تیرے ہی حکم سے مریں گے پھر تیری ہی طرف لوٹیں گے) اور جب شام ہو تو یہ دعا پڑھا کرو ”اللهم بك أمسينا“ سے آخر تک (یعنی اے اللہ تیرے ہی حکم شام کی ہے اسی سے صبح کی تھی۔ اسی سے جیتے اور اسی سے مریں گے پھر تیری طرف ہی اکٹھے ہو کر آئیں گے۔)

۱۶۴۹۔ اسی سے متعلق۔

۳۱۷۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے صبح و شام کوئی دعا پڑھنے کا حکم دیجئے فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو ”اللهم عالم الغيب.....“ ”شركه“ تک (یعنی اے اللہ اے غیب اور کھلی باتوں کے جاننے والے۔ آسمان و زمین کے پالنے والے، ہر چیز کے مالک اور پروردگار میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں تجھ سے اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور شرک سے پناہ مانگتا ہوں۔) آپ ﷺ نے فرمایا: اے صبح و شام اور سوتے وقت پڑھ لیا کرو۔

باب ۱۶۵۰۔ اسی کے متعلق۔

۳۱۷۵۔ حضرت شداد بن اوس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں استغفار کے سردار کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ یہ دعا ہے ”اللهم“ سے ”لا انت“ تک (یعنی اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے۔ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا۔ میں تیرا بندہ ہوں اور جہاں تک میری استطاعت ہے تیرے عہد و پیمان پر قائم ہوں۔ تجھ سے اپنے کاموں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اپنے اوپر تیرے احسانوں کا اقرار کرتا ہوں نیز اپنے گناہوں کا بھی اعتراف

کرتے ہوئے تجھ سے مغفرت کا طلب گار ہوں کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں) پھر فرمایا کہ اگر کوئی شخص شام کو یہ دعا پڑھے گا اور صبح ہونے سے پہلے مرجائے گا تو جنت اس کے لئے واجب ہو جائے گی۔ اسی طرح صبح کے وقت پڑھنے والے کے لئے شام تک۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ، ابن مسعودؓ، ابن ابی اور ابن بريدةؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور

عبدالعزیز بن ابی حازم: زاہد کے بیٹے ہیں۔

باب ۱۶۵۱۔ سوتے وقت پڑھنے والی دعائیں۔

۳۱۷۶۔ حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو اگر تم سوتے وقت پڑھ لو تو اگر تم اس رات مر جاؤ گے تو اسلام پر مرو گے اور اگر صبح ہوگی تو وہ بھی خیر پر ہوگی ”اللہم“ سے ”ارسلت“ تک (یعنی اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی، تیری ہی طرف متوجہ ہوا اور اپنا کام بھی تجھ ہی کو سونپا۔ رغبت کی وجہ سے بھی اور تیرے ڈر سے بھی۔ نیز میں نے اپنی پیٹھ کو تیری ہی پناہ دی کیونکہ تجھ سے بھاگ کر نہ کہیں پناہ ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ۔ میں تیری بھیجی ہوئی کتاب پر ایمان لایا اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر بھی ایمان لایا) براء کہتے ہیں کہ میں نے کہا تیرے بھیجے ہوئے رسول پر تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: تیرے بھیجے ہوئے نبی پر۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں رافع بن خدیجؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث براء سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ منصور بن معتمر اے سعد سے وہ براء سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ جب تم سونے کے لئے آؤ اور با وضو ہو تو یہ دعا پڑھو۔

۳۱۷۷۔ حضرت رافع بن خدیجؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھے اور پھر اسی رات میں مرجائے تو جنت میں داخل ہوگا۔ اللہم ”برسولک“ (یعنی اے اللہ میں نے خود کو تیرے سپرد کر دیا اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر لیا، اپنی پیٹھ کو تیری پناہ میں دے دیا، اپنے کام تجھے سونپ دیئے کیونکہ تیرے عذاب سے بچنے کا تیرے علاوہ کوئی ٹھکانہ نہیں (دے

ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ لَا يَقُولُهَا أَحَدٌ كُمْ حِينَ يُمَسِّي فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدْرٌ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَقُولُهَا حِينَ يُصْبِحُ فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدْرٌ قَبْلَ أَنْ يُمَسِّي إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

باب ۱۶۵۱۔ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ

۳۱۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍَا سَفِيَانُ بْنُ عَيِّنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُولُهَا إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَإِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ وَقَدْ أَصَبْتَ خَيْرًا تَقُولُ اللَّهُمَّ أَسَلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ وَاللَّحَاتُ ظَهَرِي إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِّنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ الْبَرَاءُ فَقُلْتُ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ فَطَعَنَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي ثُمَّ قَالَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ

۳۱۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَثْمَانُ بْنُ عَمْرٍَا

عَلَى بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ خَدِيجِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اضْطَجَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَسَلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ

وَالْحَاجَاتُ ظَهَرِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ
لَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَوْ مِنْ بَيْتِكَ وَبِرَسُولِكَ فَإِنْ
مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْحَنَّةَ

یہ حدیث رافع بن خدیج کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۳۱۷۸۔ حدثنا اسحق بن منصورنا عفان بن مسلم نا حماد عن ثابت عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا أوى إلى فراشه قال الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا فكم ممن لا كافي له ولا مؤدي

۳۱۷۸۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے ”الحمد لله“ سے آخر تک (یعنی تمام تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا، ہمیں (مخلوق کے شر) سے بچایا اور ہمیں ٹھکانہ دیا۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو نہ کوئی بچانے والا ہے اور نہ ان کا ٹھکانہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۶۵۲۔ اسی سے متعلق۔

باب ۱۶۵۲۔ مِنْهُ

۳۱۷۹۔ حدثنا صالح بن عبد الله نا ابو معاوية عن الوصافي عن عطية عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يأوي إلى فراشه استغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه ثلاث مرات غفر الله له ذنوبه وإن كانت مثل زبد البحر وإن كانت عدد عدد ورق الشجرة وإن كانت عدد رمل عالج وإن كانت عدد أيام الدنيا

۳۱۷۹۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو سوتے وقت یہ دعائیں مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں یا درخت کے پتوں کے برابر یا (صحراء) عالج کی ریت کے برابر یا دنیا کے ایام کے برابر ہی ہوں ”استغفر الله“ سے ”أتوب اليه“ (یعنی میں اللہ کی مغفرت کا طلب گار ہوں جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں جو زندہ ہے اور سنبھالنے والا ہے میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبد اللہ بن ولید و صانی ہی کی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۶۵۳۔ اسی کے متعلق۔

باب ۱۶۵۳۔ مِنْهُ

۳۱۸۰۔ حضرت حذیفہ بن یمان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا ہاتھ سر کے نیچے رکھ لیتے اور یہ دعا پڑھتے ”اللهم“ سے آخر تک (یعنی یا اللہ مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا یا اٹھائے گا۔)

۳۱۸۰۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفيان عن عبد الملك بن عمير عن ربيع بن خراش عن حذيفة بن اليمان أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد أن ينام وضع يده تحت رأسه ثم قال اللهم فني عذابك يوم تجمع أو تبعث عبادك

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۸۱۔ حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوتے وقت اپنے دائیں ہاتھ کو نکیہ بناتے اور یہ دعا کرتے ”رب فني“ سے

۳۱۸۱۔ حدثنا ابو كريب نا اسحاق بن منصور عن ابراهيم بن يوسف بن ابی اسحاق عن ابيه عن ابی

اسحاق عن أبي بريدة عن البراء بن عازب قال كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَسَّدُ يَمِينَهُ عِنْدَ الْمَنَامِ ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ثوری اسے ابواسحاق سے وہ براء سے نقل کرتے ہوئے ابواسحاق اور براء کے درمیان کسی راوی کا ذکر نہیں کرتے۔ شعبہ اسے ابواسحاق سے نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ ابواسحاق سے ابوعبیدہ کے واسطے سے بھی مرفوعاً منقول ہے۔

باب ۱۶۵۴۔ اسی کے متعلق۔

باب ۱۶۵۴۔ مِنْهُ

۳۱۸۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ اگر کوئی سونے لگے تو یہ دعا پڑھا کرے ”اللہم“ سے آخر تک (یعنی اے اللہ! اے آسمانوں اور زمینوں کے پروردگار، اے ہمارے رب، اے ہر چیز کے رب، اے دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے اور اے توراۃ، انجیل اور قرآن نازل کرنے والے۔ میں تجھ سے ہر شر پہنچانے والی چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں تو اسے اس کے بالوں سے پکڑنے والا ہے تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں۔ تو سب سے اوپر ہے تجھ سے۔ اور کچھ نہیں اور تو ہی باطن میں ہے تجھ سے اور اے کوئی چیز نہیں (اے اللہ) میرا قرض ادا کر دے اور مجھے فقر سے غنی کر دے۔)

باب ۱۶۵۵۔ اسی کے متعلق۔

باب ۱۶۵۵۔ مِنْهُ

۳۱۸۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی بستر پر سے اٹھ کر جائے اور پھر دوبارہ لیٹنے لگے تو اسے اپنے تہ بند کے کونے سے (کپڑے سے) جھاڑے کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ اس کے جانے کے بعد وہاں کون سی چیز آئی۔ اور پھر جب لیٹے تو یہ دعا پڑھے ”باسمک ربی“ سے ”صالحین“ تک۔ (اے میرے رب! میں نے تیرے نام سے کروٹ رکھی اور تیرے ہی نام سے اے اٹھاتا ہوں لہذا اگر تو میری جان لے لے تو اس پر رحم کرنا اور اگر چھوڑ دے تو اس کی اس طرح نگہبانی کرنا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی نگہبانی کرتا ہے) اور جب جاگے تو یہ دعا پڑھے ”الحمد للہ“ سے آخر تک (یعنی تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے)

۳۶۸۳۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفیان عن ابن عجلان عن سعيد المقبري عن أبي هريرة أن رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةٍ إِرَارَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ بَعْدَهُ فَإِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتَ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنْ أَرْسَلَتْهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي فِي حَسَدِي وَرَدَّ عَلَيَّ رَوْحِي وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ

ہیں جس نے میرے بدن کو عافیت بخشی، مجھ میں میری روح لوٹادی اور اپنے ذکر کی توفیق عطا فرمائی۔

باب ۱۶۵۶۔ جو شخص سوتے وقت قرآن کریم کی تلاوت کرے۔

۳۱۸۳۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر تشریف لاتے تو دونوں ہتھیلیاں جمع کرتے پھر سورۃ اخلاص، الفلق اور الناس تینوں سورتیں پڑھ کر ان میں پھونکتے اور اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو جہاں تک ہو سکتا بدن پر مل لیتے۔ پہلے سر اور چہرے پر پھر جسم کے اگلے حصے پر اور یہ عمل تین مرتبہ کرتے۔

باب ۱۶۵۶۔ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ عِنْدَ الْمَنَامِ ۳۱۸۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْمَوْضِلِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفْيَيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۶۵۷۔ اسی کے متعلق۔

باب ۱۶۵۷۔ مِنْهُ

۳۱۸۵۔ حضرت فروہ بن نوفل فرماتے ہیں کہ نوفل خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسی چیز سکھائیے کہ میں سوتے وقت پڑھا کروں۔ فرمایا: سورۃ کافرون پڑھا کرو۔ کیونکہ اس میں شرک سے براءت ہے۔ شعبہ کبھی ایک مرتبہ پڑھنے کا کہتے اور کبھی نہیں۔

۳۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نا ابوداؤد قال انبانا شعبه عن ابی اسحاق عن رجل عن فروة بن نوفل انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله علمني شيئا اقولهُ اذا اويت الى فراشي فقال اقرأ قل يا ايها الكفرون فانها براءة من الشرك قال شعبه احيانا يقول مرة واحيانا لا يقولها

موسیٰ بن حزام بھی یہی سے وہ اسرائیل سے وہ ابواسحاق سے وہ فروہ سے اور وہ اپنے والد نوفل سے نقل کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور پھر اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث مذکورہ بالا سے زیادہ صحیح ہے۔ زہیر اسے ابواسحاق سے وہ فروہ سے وہ نوفل سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں یہ روایت شعبہ کی روایت سے شبہ اور واضح ہے۔ ابواسحاق کے ساتھیوں نے اس میں اضطراب کیا ہے۔ اور یہ اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔ عبدالرحمن بن نوفل (فروہ کے بھائی) بھی اسے اپنے والد سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

۳۱۸۶۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سورۃ المجدہ اور سورۃ ملک نہ پڑھ لیتے اس وقت تک نہ سوتے۔

۳۱۸۶۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ الْمُحَارَبِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ تَنْزِيلَ السَّحْدَةِ وَتَبَارَكَ

ثوری اور کئی راوی اسے اسی طرح ابو زبیر سے وہ جابر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ زہیر نے ابو زبیر سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ حدیث جابر سے سنی ہے تو جواب دیا نہیں۔ بلکہ صفوان یا ابن صفوان سے سنی ہے۔ شابہ بھی مغیرہ سے وہ ابو زبیر سے اور وہ جابر سے لیث بن عقیل کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۱۸۷۔ حدثنا صالح بن عبد الله نا حماد بن زيد عن ابى لبابة قال قالَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الزُّمَرَّ وَيَبْنِي إِسْرَائِيلَ ۳۱۸۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورہ زمر اور سورہ اسراء پڑھنے سے پہلے نہیں سوتے تھے۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ ابولبابہ کا نام مروان ہے اور وہ عبدالرحمن بن زیاد کے مولیٰ ہیں انہوں نے حضرت عائشہؓ سے احادیث سنی ہیں اور ان سے حماد بن زید کا سماع ثابت نہیں ہے۔

۳۱۸۸۔ حدثنا علي بن حجر نا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن عبد الرحمن بن أبي بلال عن العرياض بن سارية أن النبي الله صلى الله عليه وسلم كان لا ينام حتى يقرأ المسبحات و يقول فيها آية خير من ألف آية ۳۱۸۸۔ حضرت عریاض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اس وقت تک نہ سوتے جب تک سج، لیٹ اور سحان سے شروع ہونے والی سورتیں نہ پڑھ لیتے اور فرماتے کہ ان سورتوں میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۱۸۹۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو احمد الزبيري نا سفيان عن الجريري عن ابى العلاء بن الشخير عن رجل من بني حنظلة قال صحبت شذاد بن اوس في سفر فقال ألا أعلمك ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا أن نقول اللهم اني أسألك الثبات في الأمر وأسألك عزيمة الرشد وأسألك شكر نعمتك وحسن عبادتك وأسألك لسانا صادقا و قلبا سليما وأعوذ بك من شر ما تعلم وأسألك من خير ما تعلم وأستغفرك مما تعلم انك انت علام الغيوب قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يأخذ مضجعه يقرأ سورة من كتاب الله إلا وكل الله به ملكا فلا يفربه شيء يؤذيه حتى يهب متى هب ۳۱۸۹۔ قبیلہ بنو حنظلہ کے ایک شخص کہتے ہیں کہ میں شذاد بن اوسؓ کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ فرمانے لگے میں تمہیں ایسی چیز سکھاتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ ہمیں سکھایا کرتے تھے۔ ”اللہم“ سے ”علام الغیوب“ تک (یعنی اے اللہ میں تجھ سے کام کی مضبوطی، ہدایت کی چٹنگی، تیری نعمت کا شکر ادا کرنے کی توفیق اور اچھی طرح عبادت کرنے کی توفیق کا طلب گار ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے سچی زبان اور قلب سلیم مانگتا ہوں۔ اور تجھ سے ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور تجھ سے ہر وہ خیر مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے پھر میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں تو ہی غیب کی چیزوں کا جاننے والا ہے) اور کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی مسلمان سوتے وقت قرآن کریم کی کوئی سورت پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں چنانچہ اسے تکلیف دینے والی کوئی چیز اس کے بیدار ہونے تک اس کے قریب نہیں آتی۔

اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوعلاء کا نام یزید بن عبد اللہ بن خثیر ہے۔

باب ۱۶۵۸۔ سوتے وقت سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر پڑھنا۔

باب ۱۶۵۸۔ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ الْمَنَامِ

۳۱۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا أَزْهَرَ السَّمَانَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَكْتُ إِلَى فَاطِمَةَ مَجْلٍ يَدِيهَا مِنَ الطَّحِينِ فَقُلْتُ لَوَأَيْتَ أَبَاكَ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أَذْلَكُكُمْ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنَ الْخَادِمِ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُولَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَآرَبَعًا وَثَلَاثِينَ مِنْ تَحْمِيدٍ وَتَسْبِيحٍ وَتَكْبِيرٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

۳۱۹۰۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ فاطمہؑ نے مجھ سے اپنے ہاتھوں میں چکی پسینے کی وجہ سے گھنے پڑ جانے کی شکایت کی تو میں نے کہا: اگر تم اپنے والد سے کوئی خادم مانگ لیتیں تو اچھا ہوتا (وہ گئیں اور غلام مانگا) آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جو تم دونوں کے لئے خادم سے بہتر ہے کہ جب تم سونے لگو، تو تینتیس مرتبہ الحمد للہ، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن عون کی روایت سے کئی سندوں سے حضرت علیؑ سے منقول ہے۔

۳۱۹۱۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہؑ آنحضرت ﷺ کے پاس آئیں اور اپنے ہاتھوں کے چھل جانے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے انہیں سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ پڑھنے کا حکم دیا۔

۳۱۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَزْهَرَ السَّمَانَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو مَجْلَ يَدَيْهَا فَأَمَرَهَا بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ

باب ۱۶۵۹۔ اسی سے متعلق۔

۳۱۹۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی مسلمان انہیں اختیار کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ دونوں آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے کم ہیں۔ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ انہی انگلیوں پر گنا کرتے تھے پھر فرمایا کہ وہ زبان پر ڈیڑھ سوا درمیان پر ڈیڑھ ہزار ہیں (دوسری خصلت یہ بیان فرمائی) کہ جب تم سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھو۔ یہ زبان کے لئے سوا درمیان کے لئے ایک ہزار کلمات ہیں تم میں سے کون ہے جو رات و دن میں ڈھائی ہزار برائیاں کرتا ہے۔ ① صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ان پر مداومت کیوں

۳۱۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا اسْمَعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عطاء بن السائب عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهَمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلْ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحِ اللَّهَ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَإِنَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسٌ وَمِائَةٌ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ تُسَبِّحُهُ وَتُكَبِّرُهُ وَتَحْمَدُهُ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَإِيَّكُمْ يَعْمَلُ فِي

① یعنی اگر اتنی برائیاں بھی ہوں تو بھی وہ معاف ہو جاتی ہیں۔ (مترجم)

نہیں کر سکتے؟ فرمایا: جب تم نماز میں ہوتے ہو تو شیطان تمہارے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں چیز یاد کرو فلاں چیز یاد کرو۔ یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو جاتا ہے اور اکثر وہ کام نہیں کرتا (جو شیطان نے نماز میں یاد دلایا تھا۔ پھر جب وہ سونے کے لئے بستر کی طرف جاتا ہے تو اسے تھکنے لگتا ہے یہاں تک کہ وہ سو جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے شعبہ اور ثوری، عطاء بن ابی سائب سے مختصراً نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں زید بن ثابتؓ، انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۱۹۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سجان اللہ انگلیوں پر گنتے ہوئے دیکھا۔

۳۱۹۳۔ حدثنا محمد بن عبد الاعلیٰ الصنعانی نا عثام بن علی عن الاعمش عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يعقد التسبيح
یہ حدیث اعمش کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۳۱۹۴۔ حضرت کعب بن عجرہؓ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: کچھ چیزیں ایسی ہیں جو اگر نماز کے بعد پڑھی جائیں تو ان کا پڑھنے والا محروم نہیں ہوتا۔ وہ یہ کہ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔

۳۱۹۴۔ حدثنا محمد بن اسمعيل بن سمره الاحمسي الكوفي نا اسباط محمدنا عمرو بن قيس الملائي عن الحكم بن عتيبة بن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن عجرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مَعْقِبَاتُ لَا يَحِيبُ قَائِلُهُنَّ تَسْبِيحُ اللَّهِ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمِيدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَكْبِيرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ

یہ حدیث حسن ہے اور عمرو بن قیس ملائی ثقہ اور حافظ ہیں۔ شعبہ یہ حدیث حکم سے نقل کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے جب کہ منصور بن معمر اسے حکم سے مرفوع نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۶۶۰۔ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ
۳۱۹۵۔ حدثنا محمد بن عبدالعزيز بن أبي رزمة نا الوليد بن مسلم نا الاوزاعي ثني عمير بن هانئ قال ثني جنادة بن ابي امية قال ثني عبادة بن الصامت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مَنْ تَعَارَمَنَ اللَّيْلُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

باب ۱۶۶۰۔ رات کو آنکھ کھل جانے پر پڑھی جانے والی دعا۔
۳۱۹۵۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو بیدار ہوا اور یہ دعا پڑھے ”لا الہ الا اللہ“ سے ابواللہ، تک پھر کہے کہ یا اللہ مجھے بخش دے یا فرمایا کہ کوئی دعا بھی کرے تو قبول ہوتی ہے۔ اور اگر ہمت کر کے وضو کرے اور نماز پڑھے تو نماز قبول ہوتی ہے (ترجمہ: اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اسی کی ہے، تمام تعریفیں بھی اسی کے لئے ہیں۔

وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کی ذات پاک ہے۔ تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ بہت بڑا ہے اور گناہ سے بچنے یا نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔)

وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا أَسْتَجِيبَ لَهُ، فَإِنْ عَزَمَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قَبْلَكَ صَلَوَتُهُ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم سے اسے علی بن حجر نے مسلمہ بن عمرو کے حوالے نقل کیا ہے مسلمہ کہتے ہیں کہ عمیر بن ہانی روزانہ ایک ہزار سجدے کرتے اور ایک لاکھ مرتبہ سبحان اللہ پڑھا کرتے تھے۔

باب ۱۶۶۱۔ مِنْهُ

باب ۱۶۶۱۔ اسی سے متعلق۔

۳۱۹۶۔ حضرت ربیعہ بن کعب سلمیٰ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کے دروازے کے پاس سویا کرتا تھا اور آپ ﷺ کو وضو کا پانی دیا کرتا تھا۔ پھر بہت دیر تک ستر رہتا کہ آپ ﷺ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور الحمد للہ رب العالمین پڑھتے۔

۳۱۹۶۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا النَّضْرَ بْنَ شَمِيلٍ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَابُو عَامِرٍ الْعَقْدِيُّ وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالُوا نَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ ثَنَى رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ بِالْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَيْتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطِيَهُ وَضُوءَهُ فَأَسْمَعُهُ الْهُوَّى مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۶۶۲۔ مِنْهُ

باب ۱۶۶۲۔ اسی سے متعلق۔

۳۱۹۷۔ حضرت حذیفہ بن یمان کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔ "اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ امُوتْ وَاحْيِي" (یعنی اے اللہ میں تیرے نام سے مرتا اور جیتا ہوں)۔ پھر جب بیدار ہوتے تو "الحمد للہ" سے آخر تک پڑھتے (یعنی تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔ جس نے مجھے مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۳۱۹۷۔ حَدَّثَنَا عمرو بن اسمعيل بن مجالد بن سعيد الهمداني نا ابى عن عبد الملك بن عمير عن ربيع عن حذيفة بن اليمان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد ان ينام قال اللهم باسمك اموت واحيي واذا استيقظ قال الحمد لله الذي احيا نفسي بعد ما امانتها واليه النشور

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۶۶۳۔ تہجد کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں۔

۳۱۹۸۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے "اللّٰهُمَّ" سے آخر تک۔ (یعنی اے اللہ تو ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تو ہی آسمانوں اور زمین کا قائم کرنے والا ہے، تمام

باب ۱۶۶۳۔ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى الصَّلَاةِ ۳۱۹۸۔ حَدَّثَنَا الانصاري نا معن نا مالك بن انس عن ابى الزبير عن طاؤس اليماني عن عبد الله بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام إلى الصلوة من جوف الليل يقول اللهم لك

تعلیفیں تیرے ہی لئے ہیں تو ہی آسمان وزمین اور ان میں موجود چیزوں کا رب ہے۔ تو سچا ہے، تیرا وعدہ سچا ہے۔ تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ میں تیرے ہی لئے اسلام لایا، تجھ ہی پر ایمان لایا۔ تجھ ہی پر بھروسہ کیا، تیری ہی طرف رجوع کیا، تیرے ہی لئے لڑا اور تجھ کو حاکم تسلیم کیا تو میری مغفرت فرمادے میرے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے میرے اعلانیہ اور پوشیدہ تمام گناہ معاف فرمادے۔ تو ہی میرا معبود ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔)

الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَالْحِجَةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَتَيْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْفُ عَنِّي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ کے واسطے سے آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔

باب ۱۶۶۴۔ اسی سے متعلق۔

باب ۱۶۶۴۔ مِنْهُ

۳۱۹۹۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کو نماز تہجد سے فراغت کے بعد یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ”اللَّهُمَّ“ سے آخر تک۔ (ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ایسی رحمت کا طلبگار ہوں کہ جس سے میرے دل کو ہدایت دے۔ میرے کام کو جامع بنا دے، اس کی برکت سے میری پریشانی کو دور کر دے، میرے غیبی امور کو اس سے سنوا دے، میرے موجودہ درجات کو بلند کر دے، مجھے اس سے سیدھی راہ سکھا، میرے چہیتوں کو جمع کر دے، اور مجھے ہر بُرائی سے بچا۔ اے اللہ مجھے ایسا ایمان و یقین عطا فرما جس کے بعد کفر نہ ہو اور ایسی رحمت عطا کر کہ اس سے میں دنیا و آخرت میں تیری کرامت کے شرف کو پہنچوں۔ اے اللہ میں تجھ سے قضا میں کامیابی، شہداء کے مرتبے، نیک لوگوں کی زندگی اور دشمنوں پر تیری مدد کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! میں تیرے سامنے اپنی حاجت پیش کر رہا ہوں اگرچہ میری عقل کم اور عمل ضعیف ہے۔ میں تیری رحمت کا محتاج ہوں، اے امور کو درست کرنے والے، اے دلوں کو شفا عطا کرنے والے! میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ کے عذاب سے اسی طرح بچا جس طرح تو سمندروں کو آپس میں نلٹے سے بچاتا ہے۔ نیز ہلاک کرنے والی دعا اور قبر کے فتنے سے بھی اسی طرح بچا۔ اے اللہ جو خیر میری عقل

۳۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ ثَنَى ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْلَةً حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بَهَا قَلْبِي وَتَجْمَعُ بَهَا أَمْرِي وَتَلْهُمَّ بَهَا شَعْنِي وَتُصْلِحْ بَهَا غَائِبِي وَتَرْفَعْ بَهَا شَاهِدِي وَتَرْكِي بَهَا عَمَلِي وَتَلْهُمْنِي بَهَا رُشْدِي وَتَرُدْ بَهَا الْفِتْنَى وَتَعْصِمْنِي بَهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ اللَّهُمَّ أَعْطِنِي إِيْمَانًا وَيَقِينًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ وَرَحْمَةً أَنَا لِبَهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَاءِ وَنَزَلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصَرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْزِلْ بِكَ حَاجَتِي وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِي وَضَعَفَ عَمَلِي إِفْتَقَرْتُ إِلَى رَحْمَتِكَ فَاسْئَلْكَ يَا قَاضِيَ الْأُمُورِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُورِ كَمَا تُجِيرُ بَيْنَ الْبُحُورِ أَنْ تُجِيرَنِي مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ وَمِنْ دَعْوَةِ التَّبُورِ وَمِنْ

فَتَنَّةِ الْقُبُورِ اللَّهُمَّ مَا قَصَرَ عَنْهُ رَأْيِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ نَبِيَّتِي
وَلَمْ تَبْلُغْهُ مُسَلِّتِي مِنْ خَيْرٍ وَعَدَّتْهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ
أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيهِ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَإِنِّي أَرْغَبُ
إِلَيْكَ فِيهِ وَ أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ
ذَا الْجَبَلِ الشَّدِيدِ وَالْأَمْرِ الرَّشِيدِ أَسْأَلُكَ الْآمَنَ يَوْمَ
الْوَعْدِ وَالْحَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُودِ مَعَ الْمُقَرَّبِينَ الشُّهُودِ
الرُّسُوحِ السَّحُودِ الْمُؤَفِّينَ بِالْعَهْدِ إِنَّكَ رَحِيمٌ وَدُودٌ
وَإِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيدُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِينَ مُهْتَدِينَ
غَيْرَ ضَالِّينَ وَلَا مُضِلِّينَ سَلَامًا لِأَوْلِيَائِكَ وَعَدُوِّ
لِأَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ أَحَبَّكَ وَنُعَادِي
بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اللَّهُمَّ هَذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ
الْإِحَابَةُ وَهَذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التَّكْلَانِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ
لِي نُورًا فِي قَلْبِي وَنُورًا فِي قَبْرِي وَنُورًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ
وَنُورًا مِنْ خَلْفِي وَنُورًا عَنْ يَمِينِي وَنُورًا عَنْ شِمَالِي
وَنُورًا مِنْ فَوْقِي وَنُورًا مِنْ تَحْتِي وَنُورًا فِي سَمْعِي
وَنُورًا فِي بَصَرِي وَنُورًا فِي شَعْرِي وَنُورًا فِي
بَشَرِي وَنُورًا فِي لَحْمِي وَنُورًا فِي دَمِي وَنُورًا فِي
عِظَامِي اللَّهُمَّ اعْظُمْ لِي نُورًا وَاعْظُمْنِي نُورًا وَاجْعَلْ
لِي نُورًا سُبْحَانَ الَّذِي تَعَطَّفَ الْعَرْشُ قَالَ بِهِ سُبْحَانَ
الَّذِي لَيْسَ الْمَحْدُ وَتَكْرَمَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي
التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ
ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

میں نہ آئے، میری نیت اور سوال بھی اس وقت تک نہ پہنچا ہو لیکن تو نے
اس کا اپنی کسی مخلوق سے وعدہ کیا ہو یا اپنے کسی بندے کو دینے والا ہو تو
میں بھی تجھ سے اس خیر کو طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کے
ویسے سے مانگتا ہوں۔ اے تمام جہانوں کے پروردگار! اے اللہ! اے
سخت قوت والے اور اے اچھے کام والے میں تجھ سے قیامت کے دن
کے چین اور یوم غلود کو ان مقربین کے ساتھ جنت کا سوال کرتا ہوں۔
جو گواہی دینے والے رکوع و سجود کرنے والے اور وعدوں کو پورا کرنے
والے ہیں۔ بے شک تو بڑا مہربان اور محبت کرنے والا ہے۔ تو جو چاہتا
ہے وہی کرتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے کر دے
نہ کہ گمراہ اور گمراہ کرنے والوں میں سے، تیرے دوستوں سے صلح رکھنے
والوں اور تیرے دشمنوں سے دشمنی کرنے والوں میں سے کر دے۔ ہم
تیری ہی وجہ سے اسی سے محبت کریں جو تجھ سے محبت کریں اور تیری
مخالفت کرنے والوں سے تیری دشمنی کی وجہ سے دشمنی رکھیں۔ اے اللہ!
یہ دعا ہے اب تیرا کام ہے اور یہ تو میری کوشش ہے توکل تو تجھ ہی پر
ہے۔ یا اللہ! میرے دل میں، میری قبر میں، میرے سامنے، میرے
پچھے، میرے دائیں بائیں، میرے اوپر نیچے، میری سماعت میں، میری
نظر میں، میرے بالوں میں، میرے بدن میں، میرے گوشت میں،
میرے خون میں اور میری ہڈیوں میں میرے لئے نور ڈال دے۔ اے
اللہ میرا نور بڑھا دے، مجھے نور عطا فرما اور میرے لئے نور کو ٹھہرا
دے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے عزت کی چادر اوڑھی اور اسے اپنی
ذات سے مخصوص کر دیا، پاک ہے وہ ذات جس نے بزرگی کا جامہ پہنا
اور کریم ہوا۔ پاک ہے وہ ذات جس کے علاوہ کوئی تسبیح کے لائق نہیں،
پاک ہے وہ فضل اور نعمتوں والا، پاک ہے وہ بزرگی اور کریم والا اور
پاک ہے وہ جلال اور بزرگی والا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ شعبہ اور سفیان ثوری اسے سلمہ بن
کھیل سے وہ کریم سے وہ ابن عباس سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے اس حدیث کا ایک حصہ نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۶۶۵۔ تہجد کی نماز شروع کرتے وقت کی دعائیں۔

۳۲۰۰۔ حضرت ابوسلمہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال

باب ۱۶۶۵۔ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ اللَّيْلِ

۳۲۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا

کیا کہ رسول اللہ ﷺ تہجد کی نماز پڑھنی شروع کرتے تو کیا پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا: یہ دعا پڑھا کرتے تھے ”اللہم“ (سے) آخر تک (یعنی اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب، اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اور اے پوشیدہ اور غیر پوشیدہ چیزوں کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان چیزوں میں فیصلہ کرے گا جن کے متعلق ان میں اختلاف تھا۔ مجھے اپنے حکم سے وہ راستہ بتادے جس میں حق سے اختلاف کیا گیا ہے تو ہی صراطِ مستقیم پر ہے۔

نا عمر بن یونس نا عکرمہ بن عمار نا یحییٰ بن ابی کنیر قَالَ ثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بَاتِي شَيْءٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَوَتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَوَتَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۶۶۶۔ منہ

باب ۱۶۶۶۔ اسی سے متعلق۔

۳۲۰۱۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو فرماتے ”وجہت وجہی“ سے ”اتوب الیک“ تک (یعنی میں نے اپنے چہرے کو اسی کی طرف متوجہ کر لیا جو آسمانوں اور زمین کو پالنے والا ہے۔ میں کسی کجی کی طرف (ماں) نہیں ہوں اور نہ ہی میں مشرکین میں سے ہوں۔ بالیقین میری نماز، میرے ساری عبادات میرا جینا اور میرا امرنا سب خالصتاً اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں ماننے والوں میں سے پہلے ہوں اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ۔ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اعتراف کیا تو میرے تمام گناہ معاف فرما دے اس لئے کہ گناہوں کا بخشنے والا صرف تو ہی ہے اور مجھے بہترین اخلاق عطا فرما تیرے علاوہ یہ کسی کے بس کی بات نہیں مجھ سے برائیاں دور کر دے کیونکہ یہ بھی صرف تو ہی کر سکتا ہے میں تجھ پر ایمان لایا۔ تو بڑی برکت والا اور بلند ہے۔ میں تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں) پھر جب رکوع کرتے تو ”اللہم“ سے ”عصی“ تک پڑھتے (یعنی اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے

۳۲۰۱۔ حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب نا يوسف بن الماحشون قال اخبرني ابی عن عبد الرحمن الاعرج عن عبيد الله بن أبي رافع عن علي بن أبي طالب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا قام في الصلوة قال وجهت وجهي للذي فطر السموات والأرض خنيقا وما أنا من المشركين إن صلوتي ونسكي ومحياتي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك أمرت وأنا أول المسلمين اللهم أنت الملك لا إله إلا أنت ربّي وأنا عبدك ظلمت نفسي واعترفت بذنبي فاغفر لي ذنوبي جميعا إنه لا يغفر الذنوب إلا أنت واهدني لأحسن الأخلاق لا يهديني لأحسها إلا أنت واصرف عني سيئها لا بصرف عني سيئها إلا أنت أمنت بك تباركت وتعاليت استغفرك وأتوب إليك فإذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك أمنت ولك أسلمت خشع لك سمعي وبصري ومخي وعظمي وعصبي فإذا رفع رأسه قال اللهم

رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا اور تیرا تابع ہوا۔ میرے کان، میری آنکھ، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے تیرے لئے جھک گئے) پھر رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے ”اللہم“ سے ”من شئ“ تک (ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے رب آسمانوں وزمین اور جو کچھ ان میں ہے، کے برابر تو یقیناً تیرے ہی لئے ہیں اور مزید جتنی تو چاہے) پھر سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے ”اللہم“ سے ”الخالقین“ تک (یعنی اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے سجدہ کیا تجھ ہی پر ایمان لایا اور تیرا ہی تابع ہوا۔ میرے چہرے نے اس ذات کے لئے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اس کی صورت بنائی اور اس میں کان آنکھ پیدا کئے۔ چنانچہ وہ بڑا برکت والا ہے جو سب سے اچھا بنانے والا ہے پھر آخر میں التحیات کے بعد اور سلام سے پہلے یہ دعا پڑھتے ”اللہم اغفر لی“ سے آخر تک۔ (یعنی اے اللہ! میرے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما، نیز علانیہ اور پوشیدہ گناہ اور وہ بھی جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی مقدم اور مؤخر کرنے والا ہے۔ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۰۲۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے ”وجہت وجہی“ سے ”اتوب الیک“ تک ① (ترجمہ: لییک الخ اے اللہ! میں حاضر ہوں اور تیری ہی اطاعت کرتا ہوں۔ خیر پوری کی پوری تیرے ہاتھ میں ہے جب کہ شر سے تیری قربت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اے ہمارے رب! میں تجھ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں اور تو بابرکت اور بہت بلند ہے۔ میں تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں) پھر رکوع کرتے تو ”اللہم“ سے عصبی تک پڑھتے۔ پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اللہم ربنا سے ”من شئ“ ”بعد“ تک پڑھتے پھر سجدے میں جاتے تو ”اللہم لک سجدت سے احسن الخالقین“ تک پڑھتے پھر تشهد اور سلام کے درمیان اللہم

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلَأَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَيْنِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلَأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجْدَةٌ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ فَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَكُونُ آخِرَ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّسْهِدِ وَالسَّلَامِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

۳۲۰۲۔ حدثنا الحسن بن الخلال نا ابو الوليد الطيالسي نا عبدالعزيز بن ابی سلمة ويوسف بن الماجشون قال عبدالعزيز ثني عمي وقال يوسف اخبرني ابی قال ثني الاعرج عن عبيد الله بن أبي رافع عن علي بن أبي طالب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام الى الصلوة قال وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض خنيقا وما انا من المشركين ان صلوتي ونسكي ومحياتي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت وانا من المسلمين اللهم انت الملك لا اله الا انت انت ربي وانا عبدك ظلمت نفسي

① باقی دعا کے معنی گذشتہ حدیث میں گزر چکے ہیں۔ ”لیک“ سے ”اتوب الیک“ تک معنی یہاں مذکور ہیں۔ اس کے بعد کی دعا کے معنی بھی پیچھے گزر چکے ہیں۔ یعنی حدیث ۳۲۰۸ میں۔ (مترجم)

سے آخر تک پڑھتے۔

وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ
الدُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ
لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا
لَا يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبِّكَ وَسَعْدِيكَ
وَالْخَيْرُ كُلُّهُ، فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَابُكَ
وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ
إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ
وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظَامِي
وَعَصَبِي وَإِذَا رَفَعَ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلَأَ
السَّمَاءَ وَمِلَأَ الْأَرْضَ وَمِلَأَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلَأَ شَفْتُ
مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ
وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلذِّ
خَلْقِهِ وَصَوِّ رَهِ، وَشَقَّ سَمْعِهِ، وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللَّهُ
أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَقُولُ مَا بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ
وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ
الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۰۳۔ حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ جب
فرض نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قرأت سے فارغ ہونے کے بعد
رکوع میں جانے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ شانوں تک اٹھاتے اسی طرح
قراہت کے بعد کھڑے ہو کر بھی کرتے اس کے علاوہ تشهد اور سجدوں
وغیرہ کے دوران ہاتھ نہ اٹھاتے (رفع یدین نہ کرتے) پھر دو رکعتیں
پڑھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو بھی رفع یدین کرتے۔ اور جب نماز
شروع کرتے تو تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھتے ”وجہت وجہی“ سے
”اتوب الیک“ (ترجمہ:..... لا منجأ) سے آخر تک۔ یعنی تیرے
عذاب سے صرف تو ہی پناہ دے سکتا ہے اور اس سے بھاگ کر تیرے
علاوہ کوئی ٹھکانہ نہیں دے سکتا۔ میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور توبہ

۳۲۰۳۔ حدثنا الحسن بن علی الخلال نا سليمان
بن داود الهاشمي نا عبد الرحمن بن ابي الزناد عن
موسى بن عقبة عن عبد الله بن المفضل عن
عبد الرحمن بن الاعرج عن عبيد الله بن ابي رافع
عن علي بن ابي طالب عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم انه كان اذا قام الى الصلوة المكتوبة
رفع يديه حذو منكبيه ويصنع ذلك اذا قضى
قراءته واراد ان يركع ويصنعه اذا رفع رأسه من
الركوع ولا يرفع يديه في شيء من صلواته وهو
قاعد فاذا قام من سجدة تين رفع يديه كذلك فكبير

کرتا ہوں) پھر قرأت کرتے اور رکوع میں جا کر یہ دعا پڑھتے ”اللہم لک رکعت“ سے ”رب العالمین“ تک پھر رکوع سے سر اٹھاتے اور ”من شیء“ بعد تک دعا پڑھتے۔ پھر سجدے میں جاتے تو ”اللہم لک سجدت“ سے ”احسن الخالقین“ تک پڑھتے۔ پھر نماز ختم کرنے لگتے تو ”اللہم اغفر لی“ سے آخر تک دعا پڑھتے۔

وَيَقُولُ حِينَ يَفْتَحُ الصَّلَاةَ بَعْدَ التَّكْبِيرِ وَجْهَهُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ خَيْفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَعْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبِيكَ وَسَعْدَيْكَ وَأَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا مُنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ثُمَّ يَقْرَأُ فَإِذَا رَكَعَ كَانَ كَلَامُهُ فِي رُكُوعِهِ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمَخِيَ وَعَظَمِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ يَتَّبِعُهَا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلَأَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِثْلَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ، وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ وَيَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَأَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعی اور ہمارے بعض ساتھی اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اہل کوفہ میں سے بعض علماء کا کہنا ہے کہ یہ دعائیں نوافل میں پڑھی جائیں فرائض میں نہیں۔ ابواسامیل ترمذی، سلیمان بن داؤد ہاشمی سے نقل کرتے ہیں کہ یہ حدیث ہمارے نزدیک زہری کی سالم سے ان کے والد کے حوالے سے منقول حدیث کے مثل ہے۔

باب ۱۶۶۷۔ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ
باب ۱۶۶۷۔ سجدہ تلاوت کی دعائیں۔

۳۲۰۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں جب میں نے سجدہ کیا تو اس درخت نے بھی میرے ساتھ سجدہ کیا اور میں نے اسے یہ کہتے ہوئے بھی سنا۔ ”اللہم“ سے ”عبدک داؤد“ تک (یعنی یا اللہ! میرے لئے اس کا اجر لکھ دے اور اس کی وجہ سے مجھ سے (بوجھ) گناہ ہلکا کر پھر اسے مجھ سے اسی طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد سے قبول کیا تھا) ابن جریج، عبید اللہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ پھر رسول اکرم ﷺ نے سجدے کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا تو میں نے آپ ﷺ کو وہی دعا پڑھتے ہوئے سنا جو اس شخص نے درخت کے متعلق بیان کی تھی۔

۳۲۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَنْبَسٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي أَصَلِّيُ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِي جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهَا وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۲۰۵۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو سجدہ ثلاث کرتے تو یہ دعا پڑھتے ”سجد وجہی“ آخر تک (یعنی میرے چہرے نے اس ذات کے لئے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اس میں اپنی طاقت و قوت سے کان اور آنکھ بنائے۔

۳۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجْدَةً وَجَهِيَّ لِلَّيْلِ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۶۶۸۔ گھر سے نکلنے وقت پڑھنے کی دعائیں۔

باب ۱۶۶۸۔ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ

۳۲۰۶۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص گھر سے نکلے وقت ”بسم اللہ الا باللہ“ تک پڑھ لے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تو شر سے بچا لیا گیا تیرے لئے یہ کافی ہے اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے (ترجمہ: اللہ کے نام سے میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔)

۳۲۰۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ الْأَمَوِيِّ عَنْ أَبِي نَافِعٍ عَنْ جُرَيْجٍ عَنْ اسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ يَعْنِي إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُقَالُ لَهُ كُفِّيتَ وَوُفِّيتَ وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۶۶۹۔ اسی کے متعلق۔

باب ۱۶۶۹۔ مِنْهُ

۳۲۰۷۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے ”بسم اللہ“..... آخر تک۔ (یعنی اللہ کے نام سے، میں اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں، اے اللہ میں تجھ سے اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں پھسل جاؤں یا بھٹک جاؤں یا میں کسی پر یا کوئی مجھ پر ظلم کرے یا میں جہالت میں پڑ جاؤں یا کوئی مجھ پر جہالت کرے)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۶۷۰۔ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ

باب ۱۶۷۰۔ بازار میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی دعا۔
۳۲۰۸۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت ”لا الہ الا اللہ“ سے ”قدیر“ تک پڑھ لے اس کے لئے ہزار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ہزار ہزار برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور ہزار ہزار درجات بلند کئے جاتے ہیں۔ ① (ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اور تمام تعریفیں صرف اسی کے لئے ہیں وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی نہیں مرے گا۔ خیر اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔)

یہ حدیث غریب ہے اسے آل زبیر کے خزانچی عمرو بن دینار نے سالم بن عبد اللہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ احمد بن عبدہ ضعی، حماد بن زید اور معتمر بن سلیمان سے وہ دونوں عمرو بن دینار سے وہ سالم سے وہ عبد اللہ بن عمرؓ سے وہ اپنے والد سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جو بازار میں جائے اور یہ دعا پڑھے ”لا الہ الا اللہ“ سے ”قدیر“ تک تو اس کے لئے ہزار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ہزار ہزار برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنادیا جاتا ہے۔

باب ۱۶۷۱۔ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ الْعَبْدُ إِذَا مَرَضَ

باب ۱۶۷۱۔ اگر کسی کو کوئی مرض لاحق ہو جائے تو یہ دعا پڑھے۔
۳۲۰۹۔ حضرت ابوسعیدؓ اور ابو ہریرہؓ دونوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتے ہوئے جواب دیتا ہے کہ (وہاں) ”میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں بہت بڑا ہوں“ اور جو شخص ”لا الہ الا اللہ وحده“ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”(وہاں) میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں تنہا ہوں، میرا کوئی شریک نہیں“

۳۲۰۹۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا اسمعیل بن محمد بن جحادة نا عبد الجبار بن عباس عن ابی اسحق عن الاعز ابی مسلم قال أشهد علی ابی سعید و ابی ہریرۃ أنہما شہدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال لا الہ الا اللہ واللہ اکبر صدقہ وقال لا الہ الا أنا وانا اکبر وإذا قال لا الہ الا

① ہزار ہزار کا عدد ان چیزوں کی کثرت کے لئے بطور کنایہ استعمال کیا گیا ہے۔ (مترجم)

نیز جو شخص ”لا الہ الا اللہ له الملك وله الحمد“ کہتا ہے تو اللہ جواب میں کہتا ہے ”میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، بادشاہت اور تمام تعریفیں میرے ہی لئے ہیں“ پھر اگر کوئی ”لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوة الا باللہ“ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور گناہ سے بچنے یا نیکی کرنے کی طاقت صرف میری ہی طرف سے ہے۔“ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص بیماری میں یہ کلمات پڑھے اور پھر مر جائے تو اسے آگ نہیں کھائے گی۔

اللَّهُ وَحْدَهُ، قَالَ يَقُولُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ، الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لِي الْمُلْكُ وَلِي الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمَهُ النَّارُ

یہ حدیث حسن ہے اسے شعبہ بھی ابواسحاق سے وہ ایک اعرابی مسلم سے اور وہ ابو ہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ غیر مرفوع ہے اور اس کے ہم معنی ہے۔ محمد بن بشار نے یہ حدیث محمد بن جعفر سے اور انہوں نے شعبہ سے نقل کی ہے۔

باب ۱۶۷۲۔ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مُبْتَلًى

باب ۱۶۷۲۔ اگر کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے تو کیا پڑھے؟

۳۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ نَا عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى آلِ الزَّيْبِرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا إِلَّا عَفَى مِنَ الْبَلَاءِ كَانَتْ مَا كَانَ مَا عَاشَ

۳۲۱۰۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کو مصیبت و آزمائش میں گرفتار دیکھے کہ ”الحمد لله“ سے ”تفضیلاً“ تک پڑھے گا۔ وہ جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت میں گرفتار نہیں ہوگا۔ (ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھے اس مصیبت سے نجات دی جس میں تجھے گرفتار کیا اور مجھے اپنی اکثر مخلوقات پر فضیلت بخشی۔)

یہ حدیث غریب ہے اور اس باب میں ابو ہریرہؓ اور عمرو بن دینار سے بھی روایت ہے۔ یہ آل زبیر کے خزانچی ہیں، محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے اکثر ایسی احادیث نقل کرتے ہیں جن میں وہ مفرد ہیں یہ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ ابو جعفر محمد بن علی کہتے ہیں کہ اگر کوئی کسی کو سخت مصیبت یا بدنی تکلیف میں دیکھے تو دل میں اس سے پناہ مانگے اس کے سامنے نہیں۔ ابو جعفر سمنانی اور کئی حضرات مطرف بن عبد اللہ مدنی سے وہ عبد اللہ بن عمرؓ سے وہ بھل بن ابی صالح سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جو شخص کسی کو مصیبت میں گرفتار دیکھے تو یہ دعا پڑھے (جو اوپر مذکور ہے) چنانچہ اسے وہ مصیبت نہیں پہنچے گی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۱۶۷۳۔ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ

باب ۱۶۷۳۔ مجلس سے اٹھتے وقت پڑھنے کی دعا۔

۳۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ الْكُوفِيُّ وَاسْمُهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيُّ نَا الْحَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ

۳۲۱۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں بہت لغو باتیں ہوں اور پھر اٹھنے سے پہلے ”سبحانک“ سے ”اتوب الیک“ تک پڑھے تو

أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيهِ لَعَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ

اس نے جو باتیں اس مجلس میں کی ہوتی ہیں معاف کر دی جاتی ہیں۔ (ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اے اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور تجھ سے مغفرت مانگتا اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں)۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے ہم اسے سہیل کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۲۱۲۔ حدثنا نصر بن عبد الرحمن الكوفي نا المحاربي عن مالك بن مغول عن محمد بن سوقة عن نافع عن ابن عمر قال كان يعدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقُومَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ

۳۲۱۲۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر مجلس سے اٹھتے وقت سو مرتبہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے اور یہ گنا جاتا تھا۔ ”رب اغفر لی“ سے آخر تک (یعنی اے رب مجھے معاف فرما دے تو ہی معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۶۷۴۔ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ

۳۲۱۳۔ حدثنا محمد بن بشارنا معاذ بن هشام قال ثنی ابی عن قتادة عن أبي العالیة عن ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوا عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ

باب ۱۶۷۴۔ کرب کے وقت پڑھنے کی دعا۔ ۳۲۱۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کرب کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے ”لا الہ الا اللہ“ سے آخر تک (یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حلیم (بردار) اور حکیم ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ آسمانوں اور بڑے عرش کا مالک ہے۔)

محمد بن بشار بھی ابن عدی سے وہ قتادہ سے وہ ابو عالیہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے مرفوعاً اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں اس باب میں علیؓ سے بھی حدیث منقول ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۱۴۔ حدثنا ابوسلمة يحيى بن المغيرة المخزومي المدني وغير واحد قالوا انا ابن ابی فديك عن ابراهيم بن الفضل عن المَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَهَمَّهُ

۳۲۱۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی وجہ سے سخت فکر میں مبتلا ہوتے تو سر آسمان کی طرف اٹھا کر کہتے ”سبحان اللہ العظیم“ اور جب دعا کے لئے کوشش کرتے تو کہتے ”یا حی یا قیوم“۔

الْأَمْرُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ
الْعَظِيمِ وَإِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۶۷۵۔ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

۳۲۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي
حَبِيبٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بَسْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ
أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ الْحَكِيمِ السُّلَمِيَّةِ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا
ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ

باب ۱۶۷۵۔ کسی جگہ ٹھہرنے کی دعا۔
۳۲۱۵۔ حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہؓ، رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں
کہ فرمایا: جو شخص کسی جگہ ٹھہرے اور ”اعوذ بکلمات اللہ التامات
من شر ما خلق“ (یعنی میں مخلوق کے فساد سے اللہ کے تمام کلمات کی
پناہ مانگتا ہوں) پڑھ لے اسے وہاں سے روانہ ہونے تک کوئی چیز ضرر
نہیں پہنچا سکے گی۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ مالک بن انس بھی یعقوب انج سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ ابن عجلان سے بھی
یعقوب بن عبد اللہ بن انج کے حوالے سے منقول ہے۔ وہ اسے سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں اور وہ خولہ سے مذکورہ بالا حدیث ابن
عجلان کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۶۷۶۔ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

۳۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ الْمَقْدُمِيُّ
عَنْ أَبِي عَدَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشَرَ
الْخَثْعَمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ
رَاحِلَتَهُ قَالَ بِإِصْبَعِهِ وَمَدَّ شُعْبَةً إِصْبَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ
أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْآهْلِ اللَّهُمَّ
اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَأَقْلِبْنَا بِذِمَّةِ اللَّهِ أَزُولْنَا الْأَرْضَ
وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ
السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ

باب ۱۶۷۶۔ سفر کے لئے جاتے ہوئے پڑھنے کی دعا۔
۳۲۱۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کے
لئے اپنی سواری پر سوار ہوتے تو اپنی انگلی سے (آسمان کی طرف)
اشارہ کرتے۔ (شعبہ نے بھی انگلی دراز کر کے دکھائی) پھر فرماتے
”اللہم“ سے آخر تک۔ (یعنی اے اللہ تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر والوں
کا خلیفہ ہے۔ اے اللہ اپنی خیر خواہی سے میرے ساتھ رہو اور اپنے ہی
ذمے میں لوٹو۔ اے اللہ زمین کی (مسافت کو) ہمارے لئے چھوٹا کر
دے اور سفر کو آسان کر دے۔ اے اللہ میں تجھ سے سفر کی مشقت اور
غمگین اور نامراد لوٹنے سے پناہ مانگتا ہوں)

سوید بن نصر بھی عبد اللہ بن مبارک سے اور وہ شعبہ سے اسی سند سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت
ابو ہریرہؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن عدی کی شعبہ کے حوالے سے منقول حدیث سے پہچانتے ہیں۔

۳۲۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ نَا حَمَادُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ غَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسَ

۳۲۱۷۔ حضرت عبد اللہ بن سرجسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سفر کے
لئے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللہم سے آخر تک (یعنی اے اللہ تو ہی سفر

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَقُولُ
 اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ
 اللَّهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ مِنْ
 الْحَوَرِ بَعْدَ الْكُورِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَمِنْ سُوءِ
 الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حور بعد الکور کی جگہ بعد الکون بھی منقول ہے اس سے مراد خبر سے شر کی طرف لوٹنا ہے۔

باب ۱۶۷۷۔ سفر سے لوٹنے پر پڑھنے کی دعائیں۔

۳۲۱۸۔ حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے لوٹتے تو یہ دعا پڑھتے: آيُونُ سَے آخر تک (یعنی ہم سفر سے سلامتی کے ساتھ لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی تعریف بیان کرنے والے ہیں۔)

باب ۱۶۷۷۔ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهِ
 ۳۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ
 أَنبَانَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ
 الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ آيُونُ تَأْيُيُونُ
 عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ثوری یہی حدیث ابو اسحاق سے اور وہ براء سے نقل کرتے ہوئے ربیع بن براء کا ذکر نہیں کرتے۔ شعبہ کی روایت زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ اور جابر بن عبد اللہؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۶۷۸۔ اسی سے متعلق۔

باب ۱۶۷۸۔ مِنْهُ

۳۲۱۹۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر سے لوٹتے تو مدینہ کی دیواروں پر نظر پڑنے پر اپنی اونٹنی کو دوڑاتے۔ اور اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اسے بھی مدینہ کی محبت کی وجہ سے تیز چلاتے۔

۳۲۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرَانَ اسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ
 عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدْرَانِ الْمَدِينَةِ
 أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ، وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حَبِهَا
 یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۶۷۹۔ کسی کو رخصت کرتے وقت کے دعائیہ کلمات۔

باب ۱۶۷۹۔ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا وَدَّعَ إِنْسَانًا

۳۲۲۰۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ خود آ خضرؓ کا ہاتھ نہ چھوڑ دیتا۔ پھر فرماتے ”استودع“ سے آخر تک یعنی میں اللہ تعالیٰ کو تیرے دین و ایمان اور آخری اعمال کا امین بناتا ہوں۔

۳۲۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّلِيمِيُّ
 الْبَصْرِيُّ نَا ابُو قَتِيْبَةَ سَلَمُ بْنُ قَتِيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ
 قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا
 أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَّ عَنْهَا حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدُّ
 يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ

دِينِكَ وَأَمَّا نَتْلِكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس کے علاوہ دوسری سند سے بھی حضرت عمرؓ سے منقول ہے۔

۳۲۲۱۔ حضرت سالم فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ جب کسی کو رخصت کرتے تو اسے کہتے کہ قریب آؤ تاکہ میں تمہیں اسی طرح رخصت کروں جس طرح رسول اللہ ﷺ کسی کو رخصت کیا کرتے تھے پھر ”استودع“ سے آخر تک کہتے۔

۳۲۲۱۔ حدثنا اسمعيل بن موسى الفزاري نا سعيد بن حثيم عن حنظلة عن سالم بن عبد الله عن أبيه عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد سقراً أن أدن مني أو دُعِكَ كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤدعنا فيقول استودع الله دينك وأمانتك وخواتيم عملك

یہ حدیث سالم بن عبد اللہ کی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۶۸۰۔ اسی سے متعلق۔

باب ۱۶۸۰۔ مِنْهُ

۳۲۲۲۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسوا اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر کے لئے روانہ ہو رہا ہوں مجھے توشہ دیجئے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا توشہ دے۔ عرض کیا اور زیادہ دیجئے۔ فرمایا: اور تیرے گناہ معاف کرے۔ عرض کیا اور زیادہ دیجئے۔ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ فرمایا: اور تیرے لئے تو جہاں کہیں بھی ہو خیر کو آسان کر دے۔

۳۲۲۲۔ حدثنا عبد الله بن أبي زياد نا سيارنا جعفر بن سليمان عن ثابت عن أنس قال جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إني أريد سقراً فزوّدني قال زدك الله التقوى قال زدني قال وعفّر ذنبك قال زدني باني أنت وأمي قال ويسرّ لك الخير حيث ما كنت

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۶۸۱۔ اسی سے متعلق۔

باب ۱۶۸۱۔ مِنْهُ

۳۲۲۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ مجھے وصیت کیجئے۔ فرمایا: اللہ سے ڈرتے رہنا اور ہر بلندی پر اللہ اکبر کہنا اور جب وہ چلا تو دعا کی کہ یا اللہ اس کے لئے زمین کی مسافت کو کم کر دے اور اس پر سفر آسان کر۔

۳۲۲۳۔ حدثنا موسى بن عبد الرحمن الكندي الكوفي نا زيد بن حباب اخبرني اسامة بن زيد عن سعيد المقبري عن أبي هريرة أن رجلاً قال يا رسول الله إني أريد أن أسافر فأوصني قال عليك بتقوى الله والتكبير على كل شرف فلما أن ولى الرجل قال اللهم أطول له البعد وهون عليه السفر

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۶۸۲۔ مسافر کی دعا کی قبولیت۔

باب ۱۶۸۲۔ مَا ذَكَرَ فِي دَعْوَةِ الْمُسَافِرِ

۳۲۲۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں مظلوم، مسافر اور باپ کی بیٹے کے لئے۔

۳۲۲۴۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابو عاصم الحجاج الصواف عن يحيى بن ابي كثير عن أبي جعفر عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٍ دَعْوَةُ
الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ

علی نے یہ حدیث اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے ہشام دستوائی سے اور انہوں نے یحییٰ سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں ”مستجابات لا شک فیہن“ (یعنی تین دعائیں بلا شک و شبہ قبول ہوتی ہیں) یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابو جعفر وہی ہیں جن سے یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت کی ہے۔ انہیں ابو جعفر مؤذن کہتے ہیں ہمیں علم نہیں کہ ان کا نام کیا ہے۔

باب ۱۶۸۳۔ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ دَابَّةً

۳۲۲۵۔ حضرت علی بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ کے پاس ان کے

سوار ہونے کے لئے سواری لائی گئی۔ جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب

میں رکھا تو کہا ”بسم اللہ“ پھر جب اس پر بیٹھ گئے تو ”سبحان الذی“

سے ”لمنقلبون“ تک پڑھا۔ (یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اسے

ہمارے لئے مخر کر دیا۔ ہم تو اسے قابو میں کرنے کی طاقت نہیں رکھتے

تھے اور ہمیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے) پھر تین تین مرتبہ الحمد

للہ اور اللہ اکبر کہنے کے بعد یہ دعا پڑھی ”سبحانک“..... الا انت“

تک (یعنی تیری ذات پاک ہے میں نے ہی اپنے اوپر ظلم کیا لہذا تو مجھے

معاف کر دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہ نہیں بخش سکتا) پھر ہنسنے لگے تو

میں نے پوچھا کہ اے امیر المؤمنین آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ فرمایا:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے میں نے

کیا۔ پھر آپ ﷺ ہنسے۔ میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا: تمہارے رب کو

اپنے بندے کا یہ کہنا بہت پسند ہے کہ اے رب مجھے معاف کر دے

کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۲۶۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ جب کسی سفر کے

لئے جاتے اور سواری پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر

”سبحان الذی“ سے ”لمنقلبون“ تک دعا پڑھتے۔ پھر یہ دعا

کرتے ”اللہم“ سے ”فی اہل“ تک (اے اللہ مجھے اس سفر میں

نیکی تقویٰ اور ایسے عمل کی توفیق عطا فرما جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ

ہمارے لئے چلنا آسان کر اور زمین کی مسافت کو چھوٹا کر دے اے

اللہ تو ہی سفر کا ساتھی اور اہل و عیال کا خلیفہ ہے۔ اے اللہ ہمارے

۳۲۲۶۔ حدثنا سويد بن نصرانا عبد الله بن

المبارك انا حماد بن سلمة عن ابی الزبير عن علی

بن عبد الله البارقي عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ

علیہ وسلم کان اذا سافر فرکب راحلته کبر ثلاثاً

وقال سبحان الذی سخر لنا هذا وما کننا له مقرنین

وانا الی ربنا لمنقلبون ثم یقول اللہم انی اسألك

فی سفری هذا من البیر والتقوی ومن العمل

ساتھ رہ اور اہل و عیال کی نگہبانی فرما۔) پھر جب گھر واپس لوٹتے تو فرماتے ”آئبون..... الخ“ (یعنی انشاء اللہ ہم لوٹنے والے، تو یہ کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف بیان کرنے والے ہیں۔)

مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوْنٌ عَلَيْنَا الْمَسِيرَ وَأَطْوَعْنَا بَعْدَ الْأَرْضِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا وَكَانَ يَقُولُ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ آئِبُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۶۸۴۔ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَتْ الرِّيحُ

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو ابْصَرِي نَا مُحَمَّدُ بْنُ رِبْعَةَ عَنْ ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الرِّيحَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ

باب ۱۶۸۳۔ آندھی کے وقت پڑھنے کی دعا۔

۳۲۲۷۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آندھی دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللہم سے آخر تک (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے اس آندھی سے خیر اور اس میں موجود خیر کا سوال کرتا ہوں۔ نیز میں اس کے ساتھ بھیجی گئی خیر کا بھی طلبگار ہوں۔ پھر میں اس کے شر، اس میں موجود شر اور جس شر کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔)

یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں ابی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۶۸۵۔ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

۳۲۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ حِجَاجِ بْنِ ارطاة عَنْ ابْنِ مَطَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تَهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ

باب ۱۶۸۵۔ بادل کی گرج سننے پر پڑھنے کی دعا۔

۳۲۲۸۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بادل کی گرج اور گڑگڑاہٹ سننے تو یہ دعا پڑھتے۔ ”اللہم“ سے آخر تک (یعنی اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کر، ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر اور ہمیں اس (عذاب وغیرہ) سے پہلے معاف کر دے۔)

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۶۸۷۔ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ رُؤْيَا الْهَلَالِ

۳۲۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا سُلَيْمَانَ بْنِ سَفْيَانَ الْمَدِينِي قَالَ ثَنَى بِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ اللَّهُمَّ أَهْلُهُ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبَّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ

باب ۱۶۸۶۔ چاند دیکھنے کی دعا۔

۳۲۲۹۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔ ”اللہم“ سے آخر تک (یعنی اے اللہ! ہم پر اس چاند کو خیر، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۶۸۸۔ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْغَضَبِ

۳۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا سَفِيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عُرِفَ الْغَضَبُ فَبِي وَجْهِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

باب ۱۶۸۸۔ غصہ کے وقت پڑھنے کی دعا۔

۳۲۳۰۔ حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ دو شخص آتے تھے کہ ایک کی موجودگی میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے۔ یہاں تک کہ ایک کے چہرے پر غصے کے آثار ظاہر ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ وہ کہہ لے تو اس کا غصہ زائل ہو جائے گا۔ ”اعوذ باللہ“..... الخ۔

اس باب میں سلیمان بن صرد سے بھی روایت ہے۔ محمد بن بشار بھی عبد الرحمن سے اور وہ سفیان سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے اس لئے کہ معاذ سے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کا سماع ثابت نہیں کیونکہ معاذ کا انتقال حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ہوا اور اس وقت عبد الرحمن کی عمر چھ سال تھی۔ شعبہ بھی حکم سے اور عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے اچھی طرح روایت کرتے ہیں۔ عبد الرحمن نے عمر بن خطابؓ سے روایت بھی کی ہے اور انہیں دیکھا بھی ہے۔ ان کی کثیت۔ ابویسیٰ اور والد کا نام یہاں ہے۔ عبد الرحمن سے منقول ہے کہ انہوں نے انصار میں سے ایک سو بیس صحابہؓ کی زیارت کی ہے۔

باب ۱۶۸۸۔ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

۳۲۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا بَكْرُ بْنُ مِزَرٍ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيُحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِمَارَأَى وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ

باب ۱۶۸۸۔ برا خواب دیکھنے پر پڑھنے کی دعا۔

۳۲۳۱۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو یہ اللہ کی طرف سے ہے اسے چاہئے کہ اس پر اللہ کی تعریف بیان کرے اور خواب لوگوں کو سنائے اور اگر کوئی برا خواب دیکھے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے اسے چاہئے کہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور اسے کسی کے سامنے بیان نہ کرے تاکہ اسے کوئی ضرر نہ پہنچ سکے۔

اس باب میں ابوقادہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حدیث صحیح غریب ہے۔ ابن الہاد کا نام یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن ہارم بنی ہے یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں ان سے امام مالک اور بہت سے حضرات روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۶۸۹۔ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى الْبَاكُورَةَ مِنَ الثَّمَرِ

۳۲۳۲۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ

باب ۱۶۸۹۔ پہلا پھل دیکھنے پر پڑھنے کی دعا۔

۳۲۳۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو رسول خدا ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کرتے اور آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے۔ ”اللہم“ سے ”و مثله معه“ تک (یعنی اے اللہ ہمارے لئے ہمارے پھلوں، ہمارے شہر، ہمارے صاع اور ہمارے مد

میں برکت پیدا فرما۔ اے اللہ ابراہیم تیرے دوست، بندے اور نبی تھے انہوں نے تجھ سے مکہ کے لئے دعا کی تھی۔ میں بھی تیرا بندہ اور نبی ہوں میں تجھ سے مدینہ کے لئے وہی کچھ مانگتا ہوں جو انہوں نے مکہ کے لئے مانگا تھا۔ بلکہ اس سے دو گنا (پھر آپ ﷺ جس چھوٹے بچے کو دیکھتے اسے بلاتے اور وہ پھل عنایت کرتے۔

لَنَا فِي ثَمَارِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَ مَدِينَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَ خَلِيلُكَ وَ نَبِيَّكَ وَ إِنِّي عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ وَ أَنَا أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَ مِثْلَهُ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُوا صَغَرَ وَ لِيَدِّيرَاهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرُ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۶۹۰۔ کھانے کے بعد پڑھنے کی دعا۔

باب ۱۶۹۰۔ مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا

۳۲۳۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ خالد بن ولیدؓ اور میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت میمونہؓ کے ہاں داخل ہوئے وہ ایک برتن میں دودھ لے کر آئیں۔ آپ ﷺ نے دودھ پیا۔ میں آپ ﷺ کے دائیں اور خالد بائیں جانب تھے۔ چنانچہ مجھے پینے کے لئے دیا اور فرمایا کہ حق تو تمہارا ہے لیکن اگر تم چاہو تو خالد کو اپنے اوپر مقدم کر سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا: میں آپ ﷺ کے جوٹھے پر کسی کو مقدم نہیں کر سکتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کسی کو کچھ کھلائیں اسے چاہئے کہ یہ دعا پڑھے۔ ”اللہم بارک لنا فيه واطعمنا خيرا منه“ (یعنی اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت پیدا فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھلا) اور اگر کسی کو دودھ پلائیں تو یہ دعا پڑھے ”اللہم بارک لنا فيه وزدنا منه“ (یعنی اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت پیدا فرما اور یہ (دودھ) مزید عطا فرما۔) پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دودھ کے علاوہ کوئی چیز ایسی نہیں کہ کھانے اور پینے دونوں کے لئے کافی ہو۔

۳۲۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ هُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى مَيْمُونَةَ فَجَاءَ تَنَايَانَا مِنْ لَبِنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ أَثَرْتُ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أُوَثِّرُ عَلَى سُورِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَاطْعَمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبِنًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزَى مَكَانَ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ

یہ حدیث حسن ہے بعض اسے علی بن زید سے عمر بن حرمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ بعض انہیں عمرو بن حرمہ کہتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔

باب ۱۶۹۱۔ کھانے سے فراغت پر پڑھنے کی دعا۔

باب ۱۶۹۱۔ مَا يَقُولُ إِذَا قَرَعَ مِنَ الطَّعَامِ

۳۲۳۴۔ حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے دسترخوان اٹھایا جاتا تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ ”الحمد لله“ سے آخر تک (یعنی تمام تعریفیں، بہت زیادہ تعریف اور پاک تعریف اسی کے لئے ہے۔) (اے اللہ) اس میں برکت پیدا فرما۔ ہم اس سے بے پرواہ اور بے نیاز نہیں ہیں۔)

۳۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدٍ نَا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رُفِعَتْ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مُودَّعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبَّنَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۳۵۔ حدثنا ابوسعید الاشج نا حفص بن غیاث وابو خالد الاحمر عن حجاج بن ارطاة عن رباح بن عبیدة قال حفص عن ابن اخی ابی سعید وقال ابو خالد عن مولی لابی سعید عن ابی سعید قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل وشرب قال الحمد لله الذی اطعمنا وسفانا وجعلنا مسلمین

۳۲۳۵۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اگر کوئی چیز کھاتے پیتے تو یہ دعا پڑھتے ”الحمد لله“..... آخر تک یعنی تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

۳۲۳۶۔ حدثنا محمد بن اسمعیل نا عبد اللہ بن یزید المقرئ ثنا سعید بن ابی ایوب قال ثنی ابو مرحوم عن سہل بن معاذ بن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل طعاما فقال الحمد لله الذی اطعمنی هذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غیرک ما تقدم من ذنبہ

۳۲۳۶۔ حضرت معاذ بن انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے گا ”الحمد لله“ سے ”ولا قوۃ“ تک تو اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے (ترجمہ: تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے میری قدرت و طاقت نہ ہونے کے باوجود یہ عنایت فرمایا۔)

یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو مرحوم کا نام عبد الرحیم بن میمون ہے۔

باب ۱۶۹۲۔ گدھے کی آواز سنو یہ دعا پڑھے۔

باب ۱۶۹۲۔ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ نَهْيَ الْحِمَارِ ۳۲۳۷۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن جعفر بن ربيعة عن الأعرج عن أبي هريرة أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال إذا سمعتم صياح الديكة فاسألوا الله من فضله فإنها رأت ملكا وإذا سمعتم نهيق الحمار فتعوذوا بالله من الشيطان الرجيم فإنه رأى شيطانا

۳۲۳۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھ کر بولتا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو ”اعوذ بالله من الشيطان الرجيم“ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۶۹۳۔ تسبیح بکبیر، تہلیل اور الحمد لله کہنے کی فضیلت۔

باب ۱۶۹۳۔ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّحْمِيدِ ۳۲۳۸۔ حدثنا عبد الله بن ابی زیاد نا عبد الله بن بکر السهمی عن حاتم بن ابی صغیرة عن ابی بلج عن عمرو بن میمون عن عبد الله بن عمرو قال قال

۳۲۳۸۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین پر کوئی شخص ایسا نہیں جو ”لا الہ الا اللہ“ سے ”الا باللہ“ تک کہے اور اس کے تمام چھوٹے گناہ معاف نہ کر دیئے جائیں خواہ وہ

عن عمرو بن میمون عن عبد الله بن عمرو قال قال

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے شعبہ یہی حدیث ابولج سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن یہ روایت غیر مرفوع ہے۔ ابولج۔ یحییٰ بن ابی سلیم ہیں۔ بعض انہیں ابن سلیم کہتے ہیں۔ محمد بن بشار بھی بن عدی سے وہ حاتم سے وہ عمرو بن میمون سے وہ عبداللہ بن عمرو سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ پھر محمد بن بشار محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ ابولج سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ بھی غیر مرفوع ہے۔

۳۳۳۹۔ حدثنا محمد بن بشار نا مرحوم بن عبدالعزيز العطار نا ابونعامة السعدی عن ابی عثمان النهدي عن أبي موسى الأشعري قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزاة فلما قفلنا أشرفنا على المدينة فكبر الناس تكبيرة ورفعوا بها أصواتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن ربكم ليس بأصم ولا غائب هو بينكم وبين رؤس رجالكم ثم قال يا عبد الله بن قيس ألا أعلمك كنزا من كنوز الجنة لا حول ولا قوة إلا بالله

۳۳۳۹۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں گئے۔ جب ہم واپس آئے تو مدینہ کے قریب پہنچنے پر لوگوں نے بہت بلند آواز سے تکبیر کہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا رب بہرہ نہیں اور نہ ہی وہ غائب ہے بلکہ وہ تمہارے اور تمہاری سوار یوں کے درمیان ہے پھر فرمایا: اے عبداللہ بن قیس کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ لا حول ولا قوة الا باللہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن ملک اور ابونعامة کا عمرو بن عیسیٰ ہے۔ تمہارے اور تمہاری سوار یوں کے درمیان ہونے سے مراد اللہ کا علم اور اس کی قدرت ہے۔

باب ۱۶۹۳۔

باب ۱۶۹۴۔

۳۲۴۰۔ حدثنا عبد الله بن أبي زياد نا سيارنا عبد الواحد بن زياد عن عبد الرحمن بن اسحاق عن القاسم بن عبد الرحمن عن أبيه عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقيت إبراهيم ليلة أسري بي فقال يا محمد اقرأ أمّتك مني السلام وأخبرهم أنّ الجنة طيبة التربة عذبة الماء وإنها قيعان وأنّ غراسها سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر

۳۲۴۰۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: شب معراج میں میری ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ اپنی امت کو میرا سلام پہنچا دیجئے اور ان سے کہہ دیجئے کہ جنت کی مٹی بہت اچھی ہے۔ اس کا پانی میٹھا ہے اور وہ خالی ہے۔ اور اس کے درخت سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا إله الا اللہ واللہ اکبر ہیں۔

اس باب میں ابویوبؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے ابن مسعودؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۳۲۴۱۔ حدثنا محمد بن بشارنا يحيى بن سعيدنا موسى الجهنى قال ثنى مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحُلَسَائِهِ ايْعِجِرُوا أَخَذَكُمْ أَنْ يَكْسِبَ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِمَّنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ أَحَدُكُمْ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ تُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحِطُّ عَنْهُ أَلْفُ سَيِّئَةٍ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۴۱۔ حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے اپنے ہم نشینوں سے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک ہزار نیکیاں کمانے سے بھی عاجز ہے؟ کسی شخص نے سوال کیا کہ وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی سو مرتبہ سبحان اللہ کہے تو اس کے بدلے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے ہزار گناہ (صغیرہ) مٹا دیئے جاتے ہیں۔

باب ۱۶۹۵۔

باب ۱۶۹۵۔

۳۲۴۲۔ حدثنا احمد بن منيع وغير واحد قالوا ناروح بن عبادة عن حجاج الصواف عن أبي الزبير عن جابر عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ
یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابو زبیر کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ جابرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن رافع نے اسے مؤمل کے حوالے سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابو زبیر سے انہوں نے جابرؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۲۴۲۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سبحان اللہ العظیم و بحمدہ کہتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

۳۲۴۳۔ حدثنا نصر بن عبد الرحمن الكوفي نا المحاربي عن مالك بن انس عن سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۲۴۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سو مرتبہ ”سبحان اللہ و بحمدہ“ کہا اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔

۳۲۴۴۔ حدثنا يوسف بن عيسى نا محمد بن فضيل عن عمارة بن القعقاع عن أبي زرعة عن أبي هريرة قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ بِحَمْدِهِ
یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۲۴۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان کے لئے ہلکے، میزان پر بھاری، اور رحمن کو پسند ہیں۔ سبحان اللہ العظیم اور سبحان اللہ و بحمدہ۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۲۴۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ”لا الہ الا اللہ“ سے ”قدیر“ روزانہ سو مرتبہ پڑھے گا۔ اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔ اس کے لئے سونکیاں لکھ دی جائیں گی۔ اس کے سونگناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور یہ اس کے لئے اس روز شام تک شیطان سے پناہ کا کام دے گا اور قیامت کے دن اس سے اچھے اعمال صرف وہی شخص پیش کر سکے گا جو اس کو اس سے زیادہ پڑھتا رہا ہوگا اسی سند سے رسول اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ جس نے سو مرتبہ سبحان اللہ و بحمدہ پڑھا اس کے تمام گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔

۳۲۴۵۔ حدثنا اسحاق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك عن سمي عن ابي صالح عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو على كل شئ قدير في يوم مائة مرة كان له عدل عشر رقاب وكتبت له مائة حسنة ومحيت عنه مائة سيئة وكان له جزا من الشيطان يومه ذلك حتى يمسي ولم يأت أحد بأفضل مما جاء به إلا أحد عمل أكثر من ذلك وبهذا الإسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم من قال سبحان الله وبحمده مائة مرة حطت خطاياهُ وإن كانت أكثر من زبد البحر

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۴۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ، رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جو شخص صبح و شام ”سبحان اللہ و بحمدہ“ سو سو مرتبہ پڑھے گا۔ قیامت کے دن اس سے افضل عمل وہی شخص لا سکے گا جس سے زیادہ مرتبہ یا اتنی ہی مرتبہ پڑھے گا۔

۳۲۴۶۔ حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب نا عبدالعزيز بن المختار عن سهيل بن ابی صالح عن سمي عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يصبغ وحين يمسي سبحان الله وبحمده مائة مرة لم يأت أحد يوم القيامة بأفضل مما جاء به إلا أحد قال مثل ما قال أو زاد عليه

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۲۴۷۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا: سو مرتبہ ”سبحان اللہ و بحمدہ“ پڑھا کرو اس لئے کہ جو شخص اسے ایک مرتبہ پڑھتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ پھر جو دس مرتبہ پڑھتا ہے اس کے لئے سوا دس سو مرتبہ پڑھتا ہے اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ نیز جو اس سے زیادہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ بھی اسے حریہ عطا فرمائیں گے اور جو اللہ سے

۳۲۴۷۔ حدثنا اسمعيل بن موسى ناداو'د بن الزبرقان عن مطر الوراق عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم لأصحابه قولوا سبحان الله وبحمده مائة مرة من قال مرة كتبت له عشرًا ومن قالها عشرًا كتبت له مائة ومن قالها مائة كتبت له ألفًا ومن زاد زاد الله

وَمَنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ غَفَرْلَهُ،

مغفرت مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۲۳۸۔ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھا گویا کہ اس نے سو حج کئے اور جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ الحمد للہ کہا گویا کہ اس نے سو مجاہدوں کو گھوڑوں پر سوار کرایا یا فرمایا: گویا کہ اس نے سو جہاد کئے۔ اور جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ ”لا الہ الا اللہ“ کہا گویا کہ اس نے اولاد اسماعیل سے سونام آزاد کئے اور جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھا۔ قیامت کے دن اس سے بہتر اعمال دینی پیش کر سکے گا جس نے اس سے زیادہ مرتبہ یا اس کے برابر پڑھا ہوگا۔

۳۲۴۸۔ حدثنا محمد بن وزير الواسطی نا ابو سفیان الحمیری عن الضحاک بن حمزة عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سبح الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن حج مائة حجة ومن حمد الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن حمل على مائة فرس في سبيل الله أو قال غزا مائة غزوة ومن هلك الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن اغتق مائة رقبة من ولد اسماعيل ومن كبر الله مائة بالغداة ومائة بالعشي لم يأت في ذلك اليوم أحد باكثر مما أتى إلا من قال مثل مقال أوراد على مقال

یہ حدیث حسن غریب ہے اسے حسین بن اسود نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے حسن بن صالح سے انہوں نے ابو بشر سے اور انہوں نے زہری سے نقل کیا ہے۔ زہری کہتے ہیں کہ رمضان میں ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنا رمضان کے علاوہ ہزار مرتبہ کہنے سے افضل ہے۔

باب ۱۶۹۶۔

باب ۱۶۹۶۔

۳۲۳۹۔ حضرت تیم داری نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: جو شخص دس مرتبہ ”اشہد“ سے ”کفو احد“ تک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے چار کروڑ نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔

۳۲۴۹۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا الليث عن الخليل بن مرة عن ازره بن عبد الله عن تميم الداري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال من قال اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له، الها واحدا احدا صمدا لم يتخذ صاحبة ولا ولدا ولم يكن له كفوا احد عشر مرات كتب الله له اربعين الف الف حسنة

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ غلیل بن مرہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام بخاری انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔

۳۲۵۰۔ حضرت ابو ذر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فجر کی نماز کے بعد اسی طرح بیٹھ کر (جیسے نماز میں تشهد میں بیٹھتا ہے) کسی سے بات کئے بغیر دس مرتبہ ”لا الہ الا اللہ“ سے ”قدیر“ تک پڑھے گا

۳۲۵۰۔ حدثنا اسحق بن منصور نا علي بن معبدنا عبيد الله بن عمر الرقي عن زيد بن ابی انيسة عن شهر بن حوشب عن عبد الرحمن ابن غنم عن

اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی، اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اس کے دس درجات بلند کئے جائیں گے اور وہ اس دن ہر برائی سے محفوظ رہے گا۔ نیز اسے شیطان کی پہنچ سے دور کر دیا جائے گا اور اسے اس دن شرک کے علاوہ کوئی گناہ ہلاک نہیں کر سکے گا۔

أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانِ رَجُلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ لَأَلَةٍ إِلَّا اللَّهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِي عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمَهُ ذَلِكَ كَلَّهُ، فِي حِرْزٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَحَرَسٍ مِنَ الشَّيْطَانِ لَمْ يَنْبَغِ لِدُنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ، فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الشَّرُّكَ بِاللَّهِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۶۹۷۔ متفرق دعاؤں کے متعلق۔

باب ۱۶۹۷۔ مَا جَاءَ فِي جَامِعِ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۲۵۱۔ حضرت بریدہ سلمیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ان الفاظ سے دعا مانگتے ہوئے سنا "اللهم كفوا احدا" تک (یعنی اے اللہ میں تجھ سے اس وسیلے سے مانگتا ہوں کہ میں نے گواہی دی ہے کہ تو اللہ ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ تو تنہا اور بے نیاز ہے۔ جو نہ خود کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی اس کی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی اس کے برابر ہے) تو فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس نے اللہ سے اسم اعظم کے وسیلے سے دعا کی ہے۔ اگر اس کے وسیلے سے دعا کی جائے تو قبول کی جاتی ہے اور اگر کچھ مانگا جائے تو عطا کیا جاتا ہے۔ زید کہتے ہیں کہ میں نے کئی سال کے بعد یہ حدیث زہیر بن معاویہ کے سامنے بیان کی تو فرمایا کہ مجھے یہ حدیث ابواسحاق نے مالک بن مغول کے حوالے سے سنائی تھی۔ پھر میں نے سفیان کے سامنے بیان کی تو انہوں نے بھی مالک سے روایت کی۔

۳۲۵۱۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَلْبِيِّ الْكُوفِيِّ نَازِدِ بْنِ حَبَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَغُولٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ قَالَ زَيْدٌ فَذَكَرْتُهُ لِزُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَنَيْنٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَغُولٍ قَالَ زَيْدٌ ثُمَّ ذَكَرْتُهُ لِسُفْيَانَ فَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شریک اسے ابواسحاق سے وہ ابن بریدہ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ ابواسحاق نے یہ

حدیث مالک بن مغول سے روایت کی ہے۔

۳۲۵۲۔ حضرت اسماء بنت یزیدؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا اسم اعظم ان دواؤں میں ہے "واللہم اللہ واحد لا الہ الاہو"

۳۲۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَاعِيسِيٌّ عَنْ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَاحِ عَنْ شَهْرِ بْنِ

الرحمن الرحيم“ اور سورۃ آل عمران کی ابتدائی آیت ”الم الله لا اله الا هو الحي القيوم“

حَوْشِبَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَاللَّهُمَّ إِلَهًا وَاحِدًا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَفَاتِحَةُ آلِ عِمْرَانَ أَلَمْ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۵۳۔ حضرت فضالہ بن عبیدؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور نماز پڑھی پھر اللہ سے مغفرت مانگنے اور اس کی رحمت کا سوال کرنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے نمازی تو نے جلدی کی۔ جب نماز پڑھ چک تو اللہ کی اس طرح حمد و ثنا بیان کرو جیسا کہ اس کا حق ہے پھر مجھ پر درود بھیجو اور پھر اس سے دعا کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک اور شخص نے نماز پڑھی پھر اللہ کی تعریف بیان کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے نمازی دعا کرو قبول کی جائے گی۔

۳۲۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ شَعْبَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هَانٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي عَالِيَةَ الْجَنْبِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَى نَمِّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلِّ رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُحِبُّ

یہ حدیث حسن ہے اسے حیوۃ بن شریح، ابوبہانی سے روایت کرتے ہیں۔ ابوبہانی کا نام: حمید بن ہانی اور ابوعلی جنبی کا عمر و بن مالک ہے۔

۳۲۵۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے اس وقت دعا کرو کہ قولیت کا یقین ہو۔ اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور ابولعب میں مشغول دل کی دعا قبول نہیں کرتے۔

۳۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَأْوِيَةَ الْجَمَحِيُّ نَا صَالِحُ الْمَرِي عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلَبٌ غَافِلٌ لَاهِي

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۲۵۵۔ حضرت فضالہ بن عبیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا مانگتے ہوئے دیکھا۔ اس نے درود شریف نہیں پڑھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے جلدی کی ہے پھر اسے بلایا اور اسے یا کسی اور کو کہا کہ اگر تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہئے کہ پہلے اللہ کی حمد و ثنا بیان کرے، پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے اور اس کے بعد جو چاہے دعا کرے۔

۳۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا الْمَقْرِي نَا حِيوةُ قَالَ ثَنَى أَبُو هَانٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ مَالِكِ الْجَنْبِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلْتَ هَذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِعَمْرِهِ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدَكُمْ فَلْيُبْدِ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَالثَّنَاءِ

عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
لِيَدْعُ بَعْدَ مَا شَاءَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۶۹۸۔

باب ۱۶۹۸۔

۳۲۵۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا کیا کرتے تھے ”اللہم..... آخرتک (یعنی اے اللہ! میرے جسم کو تندرستی اور میری بصارت کو عافیت عطا فرما اور اسے میرا وارث بنا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حکمت اور کرم والا ہے۔ اللہ کی ذات پاک ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ ہی کے لئے ہے۔)

۳۲۵۶۔ حدثنا ابو کرب بن معاویة بن هشام عن حمزة الزيات عن حبيب بن ابي ثابت عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم عافيني في جسدي وعافيني في بصري واجعله الوارث مني لا اله الا الله الحكيم الكريم سبحانه الله رب العرش العظيم والحمد لله رب العالمين

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ حبیب بن ثابت نے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

باب ۱۶۹۹۔

باب ۱۶۹۹۔

۳۲۵۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور خادم مانگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہم رب..... آخرتک پڑھا کرو۔ (یعنی اے اللہ! اے سات آسمانوں اور عرش عظیم کے مالک! اے ہمارے اور ہر چیز کے رب۔ اے توحید، انجیل اور قرآن نازل کرنے والے، دانے کو اور گٹھلی کو اگانے والے ہیں ہر اس چیز کے فساد سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ جس کی پیشانی (باگ ڈور) تیرے دست قدرت میں ہے۔ تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں، تو ہی ظاہر ہے تجھ سے اوپر کچھ نہیں اور تو ہی باطن ہے تجھ سے زیادہ کوئی پوشیدہ نہیں میرا قرض ادا فرما اور مجھے فقر سے مستغنی کر دے۔)

۳۲۵۷۔ حدثنا ابو کرب بن معاویة عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال جاءت فاطمة الى النبي صلى الله عليه وسلم تسأله خادما فقال لها قولي اللهم رب السموات السبع ورب العرش العظيم ربنا ورب كل شيء من منزل التوراة والإنجيل والفرقان فالق الحب والنوى أعوذ بك من شر كل شيء أنت إحد بناصيته أنت الأول فليس قبلك شيء وأنت الآخر فليس بعدك شيء وأنت الظاهر فليس فوقك شيء وأنت الباطن فليس دونك شيء اقض عني الدين وأغنني من الفقر۔

یہ حدیث حسن غریب ہے اعمش کے بعض ساتھی بھی اسی اعمش سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ جب کہ بعض حضرات اعمش سے ابوصالح کے حوالے سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ یعنی اس میں ابو ہریرہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

باب ۱۷۰۰۔

باب ۱۷۰۰۔

۳۲۵۸۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے ”اللہم انی اعوذ بک..... آخرتک (یعنی اے اللہ

۳۲۵۸۔ حدثنا ابو کرب بن معاویة عن ابي بكر بن عياش عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن

میں تجھ سے ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں جس میں خوف خدا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہوتی ہے اور ایسا نفس جو سیر نہ ہوتا ہے اور ایسا علم جس سے کوئی فائدہ نہ ہو۔ میں ان چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ

اس باب میں جابر، ابو ہریرہ اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث اسی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۰۱۔

باب ۱۷۰۱۔

۳۲۵۹۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے پوچھا کہ اے حصین تم کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو؟ عرض کیا سات کی، چھ زمین پر اور ایک آسمان پر۔ پوچھا: پھر امید و خوف کس سے رکھتے ہو؟ عرض کیا: اس سے جو آسمان میں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حصین اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تمہیں دو ایسے کلمات سکھاؤں گا جو تجھے فائدہ پہنچائیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حصین مسلمان ہوئے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے وہ دو کلمات سکھائیے جن کا آپ ﷺ نے وعدہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللھم..... آخر تک۔ (یعنی اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا۔)

۳۲۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ أَبِي مَعَاوِيَةَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِيَّ يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ الْهَذَا قَالَ أَبِي سَبْعَةَ سِتَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَتَيْتُهُمْ تَعْدُ لِرَغَبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا لَوْ أَنَّكَ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ اللَّهُمَّ الْهَمْنِي رُشْدِي وَأَعِزَّنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي

یہ حدیث حسن غریب ہے اور عمران بن حصینؓ سے اس سند سے بھی منقول ہے۔

باب ۱۷۰۳۔

باب ۱۷۰۳۔

۳۲۶۰۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں اکثر رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا۔ اللھم..... آخر تک (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے فکر، غم، جھکن، سستی، بخل، قرض کی زیادتی اور مردوں کے غصے سے پناہ مانگتا ہوں۔)

۳۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ ابْنِ مَوْسَى عَنْ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلْعِ الدِّينِ وَفَقْرِ الرِّجَالِ

یہ حدیث عمرو بن عمرو کی روایت سے اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۲۶۱۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے "اللھم..... آخر تک" (یعنی اے اللہ! میں سستی، بڑھاپے، بزدلی،

۳۲۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

بخل، دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسْلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُحْلِ وَفِتْنَةِ
الْمَسِيحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۰۳۔ انگلیوں پر تسبیح گننے کے متعلق۔

۳۲۶۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو
اپنی انگلیوں پر تسبیح گننے ہوئے دیکھا۔

باب ۱۷۰۳۔ مَا جَاءَ فِي عَقْدِ التَّسْبِيحِ بِالْيَدِ

۳۲۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا عَثَامُ بْنُ
عَلِيٍّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ بِيَدِهِ

یہ حدیث حسن اس سند سے حسن غریب ہے یعنی اعمش کی عطاء سے روایت سے۔ شعبہ اور ثوری اسے عطاء بن سائب سے طول
کے ساتھ نقل کرتے ہیں اور اس باب میں سیرہ بنت یاسر سے بھی روایت ہے۔

۳۲۶۳۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک صحابی کی
عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ وہ پرندے کے بچے کی طرح لاغر
ہو گئے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم اللہ سے عافیت نہیں
مانگتے تھے؟ عرض کیا: میں اللہ سے دعا کیا کرتا تھا کہ مجھے تم عذاب
آخرت میں دینا ہے وہ دنیا ہی میں دے لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
سبحان اللہ! تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تم میں اتنی استطاعت ہی نہیں تم
یہ دعا کیوں نہیں کرتے تھے۔ اللَّهُمَّ إِنَّا فِي الدُّنْيَا
آخِرَتِكَ (یعنی اے اللہ! ہمارے ساتھ دنیا و آخرت میں بھلائی کا
معاملہ فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔)

۳۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا خَالِدُ بْنُ
الْحَارِثِ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ جُهِدَ حَتَّى صَارَ
مِثْلَ فَرْخٍ فَقَالَ لَهُ أَمَا كُنْتَ تَسْأَلُ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ قَالَ
كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مَعَافِيٍّ بِهِ فِي الْآخِرَةِ
فَعَجَّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّكَ لَا تُطِيقُهُ وَلَا تَسْتَطِيعُهُ
أَفَلَا كُنْتَ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے اور کئی سندوں سے حضرت انسؓ ہی سے منقول ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۰۴۔

باب ۱۷۰۴۔

۳۲۶۴۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
حضرت داؤدؑ یہ دعا کیا کرتے تھے ”اللَّهُمَّ.....“ ”الماء البارد“
تک۔ (یعنی یا اللہ! میں تجھ سے تیری اور ہر اس شخص کی محبت مانگتا ہوں
جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔ پھر ہر وہ عمل جو مجھے تیری محبت تک پہنچائے۔
اے اللہ! میرے لئے اپنی محبت کو میری جان و مال، اہل و عیال اور
ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ عزیز کر دے۔) راوی کہتے ہیں کہ جب

۳۲۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ
الْدِّمَشْقِيِّ قَالَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ
دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ
مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ

رسول اللہ ﷺ حضرت داؤد کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ وہ بندوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے۔

حُبُّكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنْ الْمَاءِ الْبَارِدِ
قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ
دَاوُدَ قَالَ وَكَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۰۵۔

۳۲۶۵۔ حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاریؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے ”اللہم.....“ آخر تک (یعنی اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور اس کی محبت بھی عطا فرما جس کی محبت تیری نزدیک فائدہ مند ہو۔ اے اللہ جو کچھ تو نے مجھے میری پسند کی چیز عطا کی ہے اسے اپنی پسند کی چیز کے لئے میری قوت بنا دے۔ اے اللہ تو نے میری پسندیدہ چیزوں میں سے جو مجھے عطا نہیں کیا اسے اپنی پسندیدہ چیز کے لئے میری فراغت کا سبب بنا دے۔

۳۲۶۵۔ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدَى
عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ
الْخَطْمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ
وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا
أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اللَّهُمَّ مَا رَزَوْتَنِي
عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قَرَارًا لِي فِيمَا تُحِبُّ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو جعفر کا نام عمیر بن یزید بن غمناشہ ہے۔

باب ۱۷۰۶۔

۳۲۶۶۔ حضرت شکل بن حمیدؒ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے کہ میں اسے پڑھ کر اللہ کی پناہ مانگا کروں۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ”اللہم..... منی“ تک پڑھا۔ (یعنی اے اللہ میں اپنے کانوں، آنکھوں، زبان، دل اور منی کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں) منی سے مراد شرم گاہ ہے۔

۳۲۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزَّيْبَرِيُّ
قَالَ ثَنِي سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ بَلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ
عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ شَكْلٍ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ
اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا تَعَوُّذُ بِهِ قَالَ فَاتَّخَذَ بِكَفِّي فَقَالَ قُلِ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ
شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيَّتِي يَعْنِي فَرْجَهُ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں یعنی سعد بن اوس، ہلال بن یحییٰ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۷۰۷۔

۳۲۶۷۔ حضرت عبداللہ بن عباسؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انہیں یہ دعائیں سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن کریم کی کوئی سورت یاد کراتے ہوں۔ ”اللہم“ سے آخر تک (یعنی یا اللہ میں دوزخ، قبر، دجال کے فتنے اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)

۳۲۶۷۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ عَنْ أَبِي
الزَّيْبَرِ الْمَكِّيِّ عَنْ طَاوُسِ الْيَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۲۶۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا کیا کرتے تھے۔ ”اللہم“ سے آخر تک یعنی اے اللہ! میں تجھ سے دوزخ کے فتنے، دوزخ کے عذاب، قبر کے فتنے، میری کے فتنے، فتنے کے فتنے اور دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اس طرح دوری فرما جیسے تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری کر دی۔ اے اللہ میں سستی، بڑھاپے، گناہ اور جرمانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۳۲۶۸۔ حدثنا هارون بن اسحاق الهمداني نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو بهذا الدعاء الكلمات اللهم اني اعوذ بك من فتنة النار وعذاب النار وفتنة القبر ومن شر فتنة الغنى ومن شر فتنة الفقر ومن شر المسيح الدجال اللهم اغسل خطايا بماء الثلج والبرد وانق قلبى من الخطايا كما انقبت الثوب الأبيض من الدنس وباعد بينى وبين خطاياى كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم اني اعوذ بك من الكسل والهزم والمائم والمغرم

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۶۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو وفات کے وقت یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔ ”اللہم“..... آخر تک (یعنی اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیقِ علیؑ سے ملا۔)

۳۲۶۹۔ حدثنا هارون نا عبدة عن هشام بن عروة عن عباد بن عبد الله بن الزبير عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عند وفاته اللهم اغفر لى وارحمنى والحفنى بالرفيق الاعلى

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۰۸۔

باب ۱۷۰۸۔

۳۲۷۰۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ آپ ﷺ کے ساتھ سورہی تھی کہ میں نے آپ ﷺ کو نہ پا کر ہاتھ سے ٹولا تو میرا ہاتھ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پر پڑا آپ ﷺ سجدے میں تھے۔ اور یہ دعا کر رہے تھے۔ ”اعوذ“ آخر تک (یعنی تیرے غصے سے تیری رضا کی

۳۲۷۰۔ حدثنا الانصاري نا معن نا مالك عن يحيى بن سعيد عن محمد بن ابراهيم التيمي عن عائشة قالت كنت نائمة الى جنب رسول الله صلى الله عليه وسلم ففقدته من الليل فلمسته

① رفیقِ علیؑ انبیاء کی ایک جماعت کو کہتے ہیں جو علیؑ میں رہتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سے مراد خود ذاتِ باری تعالیٰ ہے۔ کیونکہ اللہ رب العزت بندوں کے رفیق ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

فَوَقَعَ يَدِي عَلَى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُولُ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمَعْفَاتِكَ مِنْ عِقَابِكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

اور تیرے عذاب سے تیر غنوک پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری اس طرح تعریف نہیں کر سکتا جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے منقول ہے۔ قمیمہ بھی اسے یحییٰ بن سعید سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں ”اعوذ بک منک لا احصی“..... (یعنی میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور تیری اس طرح تعریف نہیں کر سکتا۔)

باب ۱۷۰۹۔

باب ۱۷۰۹۔

۳۲۷۱۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنِ نَامَالِكُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعِزَّ الْمَسْأَلَةُ فَإِنَّهُ لَا مُمْكِرَ لَهُ

۳۲۷۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس طرح دعا نہ کرے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما۔ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ بلکہ اسے چاہئے کہ سوال کو کسی چیز کے ساتھ متعلق نہ کرے کیونکہ اسے روکنے یا منع کرنے والا کوئی نہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۱۰۔

باب ۱۷۱۰۔

۳۲۷۲۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنِ نَامَالِكُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حَتَّى يَبْقَى تِلْكَ اللَّيْلُ الْأَخْرَى فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ

۳۲۷۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ روزانہ رات کو جب تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو دنیا کے آسمان پر آ جاتے ہیں اور پھر فرماتے ہیں کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اسے قبول کروں اور کون ہے جو مجھ سے مغفرت مانگے تاکہ میں اسے معاف کروں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عبد اللہ الاغر کا نام سلمان ہے اس باب میں علیؓ، عبد اللہ بن مسعودؓ، جبیر بن مطعمؓ، رفاعہ جہنیؓ، ابو درداءؓ اور عثمان بن ابی العاصؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۲۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّخْفِيُّ الْمَرْوَزِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْأَخْرَى وَذُبُرُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ

۲۲۷۳۔ حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ فرمایا: رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد مانگی جانے والی۔

یہ حدیث حسن ہے۔ ابو ذرؓ اور ابن عمرؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ رات کے آخری حصے میں مانگی جانے والی دعا افضل ہے اور اس کی قبولیت کی امید ہے اور اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۱۱۔

باب ۱۷۱۱۔

۳۲۷۴۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا حيوة بن شريح الحمصي عن بقیه بن ولید عن مسلم بن زیاد قال سمعت أنسا يقول إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح اللهم أصبحنا نشهدك ونشهد حملة عرشك وملائكتك وجميع خلقك بأنك الله لا إله إلا أنت وحده لا شريك لك وأن محمدا عبداً ورسولك إلا غفر الله له ما أصاب في يومه ذلك وإن قالها حين يمسي غفر الله له ما أصاب في تلك الليلة من ذنب

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۱۲۔

باب ۱۷۱۲۔

۲۱۷۵۔ حدثنا علی بن حجرنا عبد الحمید بن عمر الہلالی عن سعید بن ایاس الجری عن ابی السلیل عن ابی ہریرۃ أن رجلاً قال یا رسول الله سمعت دعاءك الليلة فكان الذي وصل إلى من أنك تقول اللهم اغفر لي ذنبي ووسع لي في داري وبارك لي فيما رزقتني قال صلى الله عليه وسلم فهل تراهن تركن شيئاً

ابو السلیل کا نام ضریب بن نفیر ہے۔ کوئی نفیر بھی کہتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۱۳۔

باب ۱۷۱۳۔

۳۲۷۶۔ حدثنا علی بن حجر انا ابن المبارک یحییٰ بن ایوب عن عبید اللہ بن زحر عن خالد بن ابی عمران إن ابن عمر قال قلما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم من مجلس حتى يدعو بهؤلاء الكلمات لأصحابه اللهم أفسم لنا من خشيتك ما يحول بيننا وبين معاصيك ومن طاعتك ما تبليغنا به جنتك ومن اليقين ما تهوون به

۳۲۷۴۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح یہ دعا پڑھے گا اس کے اس دن کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر شام کو پڑھے گا تو اس رات اس سے سرزد ہونے والے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں گے۔ ”اللہم..... رسولک“ تک (یعنی اے اللہ! ہم نے صبح کی ہم تجھے، تیرے عرش کے اٹھانے والوں، تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ کر کے کہتے ہیں کہ تو اللہ ہے۔ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو تنہا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ) تیرے بندے اور رسول ہیں۔

۳۲۷۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آج رات آپ کی دعا سنی چنانچہ جو میں سن سکا وہ یہ ہے ”اللہم..... رزقنی“ تک۔ (یعنی اے اللہ میرے گناہ معاف فرما۔ میرے گھر میں کسادگی پیدا کر اور جو کچھ مجھے یاد ہے اس میں برکت پیدا فرما) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس میں دیکھا کہ کوئی چیز چھوٹ گئی ہو۔

۳۲۷۶۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی مجلس سے یہ دعا کہے بغیر اٹھے ہوں ”اللہم اقسّم“..... آخر تک (یعنی اے اللہ! ہم میں اپنے خوف کو اتنا تقسیم کر دے کہ ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے، اور اپنی فرمانبرداری ہم میں اتنی تقسیم کر دے کہ وہ ہمیں جنت تک پہنچادے۔ نیز اتنا یقین تقسیم کر دے کہ ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان ہو جائیں اور جب تک ہم زندہ رہیں ہمیں ہماری سماعت، بصر اور قوت سے مستفید کر اور اسے

ہمارا وارث کر دے (اے اللہ) ہمارا انتقام اسی تک محدود کر دے جو ہم پر ظلم کرے، ❶ ہمیں دشمنوں پر غلبہ عطا فرما، ہمارے دین میں مصیبت نازل نہ فرما، ❷ نبی ہی کو ہمارا اصل مقصد نہ بنا اور نہ دنیا کو ہمارے علم کی انتہا بنا اور ہم پر ایسے شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔)

عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوتِنَا مَا أَحْيَيْنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَيَّ مَنْ ظَلَمْنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا تَبْلَغْ عَلَمَنَا وَلَا تَسْلُطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا

یہ حدیث حسن غریب ہے بعض حضرات اسے خالد بن ابی عمران سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمیر سے نقل کرتے ہیں۔

۳۲۷۷۔ حضرت مسلم بن ابی بکرؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے یہ دعا کرتے ہوئے سنا ”اللہم عذاب القبر“ تک۔ تو پوچھا کہ بیٹے یہ دعا تم نے کس سے سنی؟ میں نے عرض کیا کہ آپ سے۔ کہنے لگے: تو پھر ہمیشہ اسے پڑھتے رہا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ (ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے غم، سستی اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔)

۳۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا عِثْمَانَ الشَّحَامُ نَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ يَابُنِي مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُولُهُنَّ قَالَ الزَّمَنْتُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُنَّ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۱۴۔

باب ۱۷۱۴۔

۳۲۷۸۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ اگر تم انہیں پڑھو تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادیں اور اگر تمہیں بخش دیا ہو تو تمہارے درجات بلند کریں؟ وہ یہ ہیں ”لا الہ الا اللہ..... رب العرش العظیم“ تک۔ (یعنی اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ بلند اور عظیم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ حلیم و کریم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ کی ذات پاک ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔) علی بن خشرم کہتے ہیں کہ علی بن حسین بن واقد بھی اپنے والد سے اسی طرح حدیث نقل کرتے ہیں اس میں آخر میں ”الحمد لله رب العظیم“ کے الفاظ زیادہ ہیں۔

۳۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَعْلِمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَإِنْ كُنْتَ مَعْفُورًا لَكَ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهَا الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے ابواسحاق کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں۔

کرتے ہیں۔

- ❶ اس سے مراد یہ ہے کہ بے قصور سے انتقام نہ لیا جائے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں ہوا کرتا تھا کہ ایک کے بدلے دس کو قتل کر دیتے تھے۔ واللہ اعلم (مترجم)
- ❷ دین میں مصیبت سے مراد یہ ہے کہ مثلاً ہمیں فساق کی صحبت یا گناہوں میں گرفتار ہونے سے محفوظ رکھتا کہ ہماری عاقبت خراب نہ ہو جائے۔ (مترجم)

باب ۱۷۱۵۔

باب ۱۷۱۵۔

۳۲۷۹۔ حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف نا يونس بن ابى اسحق عن ابراهيم بن محمد بن سعد عن ابيه عن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوة ذى النون اذ دعا وهو فى بطن الحوت لا اله الا انت سبحانك انى كنت من الظالمين فانه لم يدع بها رجل مسلم فى شىء قط الا استجاب الله له

۳۲۷۹۔ حضرت سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذوالنون (حضرت یونسؑ) کی مچھلی کے پیٹ میں کی جانے والی دعا ایسی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے پڑھ کر دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ لازماً اس کی دعا قبول فرمائیں گے وہ یہ ہے ”لا اله الا انت سبحانک انی كنت من الظالمین“ تک (یعنی تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ تیری ذات پاک ہے۔ میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔)

ایک مرتبہ محمد بن یوسف نے یہ حدیث ابراہیم بن محمد بن سعد کے واسطے سے سعد سے نقل کی۔ نیز کئی راوی یہ حدیث یونس بن ابواسحاق سے وہ ابراہیم بن محمد بن سعد سے اور وہ سعد سے نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں یہ نہیں کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ پھر ابواحمد زبیری اسے یونس سے وہ ابراہیم بن محمد بن سعد سے وہ اپنے والد سے اور وہ سعد سے محمد بن یوسف ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۱۶۔

باب ۱۷۱۶۔

۳۲۸۰۔ حدثنا يوسف بن حماد البصرى نا عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن ابى رافع عن ابى هريرة عن النبى ﷺ قال ان لله تسعة وتسعين اسما مائة غير واحدة من احصاها دخل الجنة

۳۲۸۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سونام ہیں۔ جس نے انہیں یاد کر دیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

یوسف، عبدالاعلیٰ سے وہ ہشام سے وہ محمد بن حسان سے وہ محمد بن سیرین سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔

باب ۱۷۱۷۔

باب ۱۷۱۷۔

۳۲۸۱۔ حدثنا ابراهيم بن يعقوب نا صفوان بن صالح نا الوليد بن مسلم نا شعيب ابن ابى حمزة عن ابى الزناد عن الأعرج عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله تسعة

۳۲۸۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سونام ہیں جو انہیں یاد کرے گا جنت میں داخل ہو گا۔ ۱۔ ہواللہ الذی..... آخر تک۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی کے بارے میں ارشاد ربانی ہے۔ واللہ الاسماء الحسنی فادعوه بها (یعنی اللہ کے لئے بہترین نام ہیں تم انہی ناموں کے ذریعہ سے پکارا کرو) اس آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کو پکارو تو اس کے ناموں سے پکارو۔ انہی کے ذریعے دعا کرو اس کی تسبیح بھی انہی اسماء کے ذریعہ کرو، اس کا ذکر بھی انہی اسماء کے ذریعہ کرو اور انہی اسماء گرامی کے ذریعہ اس کی اطاعت اور عبادت کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں اسماء کی صفت حسنی بیان فرمائی، جس کے معنی حمد کی اور خوبصورتی کے ہیں۔ یعنی اللہ ہی کے نام ہیں جو حسنی کی صفت سے متصف ہو سکتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ حسن و جمال اور خوبصورتی کیا ہے جسے خود خدائے بزرگ و برتر نے ان اسماء کی صفت میں بیان کیا ہے۔ امام رازی نے اس کی مختلف وجوہات بیان کی ہیں۔ سب سے پہلی وجہ تو یہ ہے کہ اللہ کی ذات گرامی سب سے اعلیٰ، بلند، تمام صفات سے موصوف اور تمام نقائص سے پاک ہے۔ لہذا جو ذات ہمراہت موصوف ہو اس کے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَتَسْعِينَ اسْمًا مِّائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مِّنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ
الْحَنَّةَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهِمِّنُ الْعَزِيزُ
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْعَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ
الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُنْزِلُ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ
الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِيفُ
الْمُقِيتُ الْحَسِيبُ الْحَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ
الْمَجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ الْوَلِيُّ الْمُحْصِي الْمُبْدِي
الْمُعِيدُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاحِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ
الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالَى الْبَرُّ
التَّوَّابُ الْمُنتَقِمُ الْعَفْوُ الرَّؤُفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ
الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنَى الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّورُ الْهَادِي الْبَدِيعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ
الرَّشِيدُ الصَّبُورُ

(بقیہ خاشیہ گزشتہ صفحہ) اسماء بھی انہی صفات سے متصف ہوں گے۔ کیونکہ ذات اسماء ہی کے ذریعے پہچانی جاتی ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے مختلف اوصاف بیان کئے۔ مثلاً وحدانیت، جلال، عزت، تخلیق وغیرہ اور جب انسان خدا کو ان اسماء کے ساتھ پاتا ہے تو تمام صفات اس کے مجسم ہو کر آ جاتے ہیں تو اس کا ہر رنگا شہادت دیتا ہے کہ خدا ہی وہ ذات ہے جو تنہا بھی ہے، رحمن بھی ہے، خالق بھی ہے اور تمام عیوب سے پاک بھی ہے۔

(۳) ان اسماء کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے اوصاف کا اظہار فرمایا ہے، جن میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ جس طرح وہ اپنی ذات میں تنہا ہے اسی طرح اپنی صفات میں بھی یکتا ہے۔ حاصل یہ ہوا کہ جن اسماء میں یہ صفات پائی جائیں وہ بذریعہ اولیٰ حسن و جمال سے متصف ہوں گے۔

مذکورہ بالا حدیث کے بارے میں علماء کا یہ متفقہ موقف ہے کہ اس حدیث کا مفہوم ظاہری الفاظ نہیں کیونکہ جنت کا دار و مدار تو نیک اعمال پر ہے۔ اگر صرف ان کے یاد کرنے پر ہی جنت کا دار و مدار ہو تو نزول قرآن اور رسالت نبوی کا مقصد باقی نہیں رہتا۔ چنانچہ اس حدیث کے مقصد کے تعین میں مختلف اقوال ہیں۔

۱۔ اس سے مراد اسماء حسنیٰ کو یاد کرنا اور ان پر عمل کرنا، یعنی جس اسم سے جو حکم ظاہر ہوتا ہے اس کے مطابق عبادت کرنا۔ مثلاً رحمن و رحیم پر عمل کرتے ہوئے لوگوں کیساتھ رحم و کرم اور مہربانی سے پیش آنا۔ اگر بندے میں یہ صفات پیدا ہو جائیں گی تو اس کے جتنی ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

۲۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ ہر اسم کو قرآن میں تلاش کیا جائے اور اس آیت سے جو مفہوم ظاہر ہوتا ہے اس پر عمل کیا جائے۔

۳۔ جو صفات خداوندی اسماء کے ذریعے ظاہر ہوتی ہیں انہیں اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

۴۔ یاد کرنے سے مراد یہ ہے کہ ان کے معنی پر غور و فکر کیا جائے۔

۵۔ یہ کہ اپنے دل پر ان اسماء کا اثر قبول کیا جائے۔

ان اقوال کو اس طرح جمع کیا جاسکتا ہے کہ جن اسماء کا تعلق عمل سے ہے مثلاً حلیم وغیرہ تو بندے کا فرض ہے کہ اپنی ذات میں حلیم وغیرہ کا مادہ پیدا کرے۔ جبکہ جن اسماء کا تعلق عقیدے سے ہے مثلاً خالق وغیرہ تو اس میں ان اسماء کے مطابق اپنا عقیدہ درست رکھے اور کسی کو خالق تسلیم نہ کرے۔

٣٢٨٢ - حدثنا ابراهيم بن يعقوب نا زيد بن حباب ان حميد المكي مولى بن علقمة حدثه ان عطاء بن ابي رباح حدثه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مررتُم برياض الحنة فارتعوا قلت يا رسول الله وما رياض الحنة قال المساجد قلت وما الرتع يا رسول الله قال سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر .

٣٢٨٣- حدثنا عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث قال ثنى ابى قال ثنى محمد بن ثابت هو البُنَانِي ثَنَى أَبِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا قَالُوا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ خَلَقَ الذِّكْرُ

باب ۱۷۱۸ -

٢٣٨٤- حدثنا ابراهيم بن يعقوب نا عمرو بن
عاصم نا حماد بن سلمة عن ثابت عن عمر بن
أبي سلمة عن أمه أم سلمة عن أبي سلمة أنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ
أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
اللَّهُمَّ عِنْدَكَ أَحْسِبْ مُصِيبَتِي فَأَجْرُنِي فِيهَا
وَابْدِلْنِي مِنْهَا خَيْرًا فَلَمَّا احْتَضَرَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ
اللَّهُمَّ اخْلُفْ فِي أَهْلِي خَيْرًا مِنِّي فَلَمَّا قُبِضَ
قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ عِنْدَ اللَّهِ
أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأَجْرُنِي فِيهَا-

<http://fb.com/ranajabirabbas>

باب ۱۷۱۹۔

باب ۱۷۱۹۔

۳۲۸۵۔ حدثنا يوسف بن عيسى نا الفضل بن موسى نا سلمة بن وردان عن أنس بن مالك أن رجلاً جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يارسول الله أي الدعاء أفضل قال سل ربك العافية والمُعافاة في الدنيا والآخرة ثم أتاه في اليوم الثاني فقال يارسول الله أي الدعاء أفضل فقال له مثل ذلك ثم أتاه يوم الثالث فقال له مثل ذلك قال فإذا أعطيت العافية في الدنيا وأعطيتها في الآخرة فقد أفلحت

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے ہم اسے صرف سلمہ بن وردان ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۲۸۶۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا جعفر بن سليمان الضبعي عن كهشمس بن الحسن عن عبد الله بن بريدة عن عائشة قالت قلت يارسول الله إن علمت أي ليلة ليلة القدر ما أقول فيها قال قولي اللهم إنك عفو تحب العفو فاعف عني

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۸۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ شب قدر کون سی رات ہے تو کیا دعا کروں؟ فرمایا: ”اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عني“ یعنی اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو ہی پسند کرتا ہے لہذا مجھے معاف کر دے۔

۳۲۸۷۔ حدثنا احمد بن منيع نا عبيدة بن حميد عن يزيد بن ابى زياد عن عبد الله بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب قال قلت يارسول الله علمني شيئاً أسأله الله قال سل الله العافية فمكثت أياماً ثم جئت فقلت يارسول الله علمني شيئاً أسأله الله فقال لي يا عباس يا عم رسول الله سل الله العافية في الدنيا والآخرة

یہ حدیث صحیح ہے اور عبد اللہ بن حارث بن نوفل ہیں۔ ان کا عباسؓ سے سماع ثابت ہے۔

باب ۱۷۲۰۔

باب ۱۷۲۰۔

۳۲۸۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابراهيم بن عمر ابن ابى الوزير نا زنفل بن عبد الله ابو عبد الله عن ابن أبي مليكة عن عائشة عن أبي بكر الصديق أن

۳۲۸۸۔ حضرت عائشہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے نقل کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیا کرتے۔ ”اللهم“..... سے آخر تک (یعنی اے اللہ! میرے لئے خیر

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَمْرًا قَالَ
اللَّهُمَّ خِرْلِي وَاخْتَرْلِي

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف زُفَل کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ انہیں زُفَل بن عبد اللہ العرفی کہتے ہیں۔ یہ عرفات میں تمہارہا کرتے تھے ان کا اس حدیث کے بیان کرنے میں کوئی متابع نہیں۔

باب ۱۷۲۱۔

باب ۱۷۲۲۔

۳۲۸۹۔ حضرت ابو مالک اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو نصف ایمان ہے۔ الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے اور ”سبحان اللہ والحمد للہ“ آسمانوں اور زمین کو بھر دیتے ہیں، نماز نور ہے، صدقہ (ایمان کی دلیل ہے، صبر روشنی ہے، قرآن (تیری) نجات یا ہلاکت کی جھٹ ہے اور ہر شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنے نفس کو بچ رہا ہوتا ہے پھر یا تو وہ اسے (اطاعت و فرمانبرداری) کی وجہ سے آزاد کر لیتا ہے یا پھر (نافرمانی کر کے) خود کو برباد کر لیتا ہے۔

۳۲۸۹۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا حَبَابُ بْنُ هَلَالٍ نَا ابَانُ هُوَابِنْ يَزِيدَ الْعَطَارِ نَا يَحْيَى ابْنُ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي سَلَامٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَتُسَبِّحَانَ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأَانِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْلُو فَيَايَعُ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۲۲۔

باب ۱۷۲۲۔

۳۲۹۰۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ نصف میزان ہے، الحمد للہ اسے بھر دیتا ہے اور لا الہ الا اللہ اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں وہ بغیر کسی چیز کے حاکم ہوئے اللہ رب العزت کے پاس پہنچتا ہے۔

۳۲۹۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اسْمَعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَيْسَ لَهَا دُونَ اللَّهِ حِجَابٌ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَيْهِ

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور یہ سند قوی نہیں۔

۳۲۹۱۔ قبیلہ بنو سلیم کے ایک شخص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے یا میرے ہاتھ پر یہ چیزیں گن کر بتائیں کہ تسبیح (سبحان اللہ) نصف میزان، الحمد للہ کامل میزان اور اللہ اکبر آسمان و زمین کے مابین خلا کو بھر دیتا ہے نیز روزہ نصف صبر ہے، اور پاکی نصف ایمان ہے۔

۳۲۹۱۔ حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ جُرَيْجِ النَّهْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدَيْ أَوْيَدِهِ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ

نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُورِ نِصْفُ الْإِيمَانِ

یہ حدیث حسن ہے اسے شعبہ اور ثوری، ابواسحاق سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۲۳۔

باب ۱۷۲۳۔

۳۲۹۲۔ حدثنا محمد بن حاتم لمؤدب نا علی ابن ثابت ثنی قیس بن الربیع وکان من بنی اسد عن الاغر بن الصباح عن خلیفة بن حصین عن علی بن ابی طالب قال اکثر ما دعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم عشية عرفة في الموقف اللهم لك الحمد الذي تقول وخيرا مما نقول اللهم لك صلوتي ونسكبي ومحباتي ومماتي واليك ما بي ولك رب تراني اللهم اني اعوذ بك من عذاب القبر ووسوسة الصدر وشتات الامر اللهم اني اعوذ بك من شر ما تحي به الريح

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور یہ سند قوی نہیں۔

باب ۱۷۲۴۔

باب ۱۷۲۴۔

۳۲۹۳۔ حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا عمار بن محمد بن اخت سفیان الثوری نا الليث بن ابی سلیم عن عبد الرحمن بن سابط عن ابی امامة قال دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بدعاء كثير لم نحفظ منه شيئا قلنا يا رسول الله دعوت بدعاء كثير لم نحفظ منه شيئا قال ألا أدلكم على ما يجمع ذلك كله نقول اللهم إنا نسألك من خير ما سألَكَ مِنْهُ نبيك محمد صلى الله عليه وسلم وأنت المستعان وعليك البلاغ ولا حول ولا قوة إلا بالله

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۲۵۔

باب ۱۷۲۵۔

۳۲۹۴۔ حدثنا ابو موسى الانصاری نا معاذ بن معاذ عن ابی کعب صاحب الحریر قال ثنی.....

۳۲۹۲۔ حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ وقوف عرفات کے موقع پر زوال کے بعد اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اللهم..... آخر تک (یعنی اے اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں جس طرح تو خود بیان کرے اور ہمارے بیان کرنے سے بہتر۔ اے اللہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی، میری موت اور میرا لوٹنا تیری ہی طرف ہے۔ اے اللہ! میری میراث بھی تیرے ہی لئے ہے۔ یا الہی میں تجھ سے عذاب قبر، سینے کے دوسے اور (کسی) کام کی پریشانی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے اس شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو ہوا لاتی ہے۔

۳۲۹۳۔ حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے بہت سی دعائیں کیں جو ہمیں یاد نہ ہو سکیں تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے بہت سی دعائیں کیں ہم یاد نہ کر سکے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں کہ وہ تمام دعاؤں کو جمع کر دے وہ یہ ہے کہ یہ دعا کیا کرو "اللهم....." آخر تک (یعنی اے اللہ! ہم تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتے ہیں جس کا رسول اکرم ﷺ نے کیا اور ہر اس چیز سے پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی، تو ہی مددگار ہے، تو ہی خیر و شر کا پہنچانے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت بھی صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

۳۲۹۴۔ حضرت شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ میں نے ام سلمہؓ سے پوچھا کہ اے ام المؤمنین رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس اکثر کیا دعا کیا

کرتے تھے؟ فرمایا: ”یا مقلب القلوب“ علی دینک“ تک (یعنی اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ) پھر کہنے لگیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اکثر یہی دعا کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: ام سلمہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ اس کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو جسے چاہتا ہے (دین حق پر) قائم رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے نیز ہا کر دیتا ہے۔ پھر حدیث کے راوی معاویہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”ربنا لاتزعج.....“ الآية (یعنی اے اللہ! ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد کج نہ کیجے۔)

اس باب میں عائشہ، نواس بن سمان، انس، جابر عبد اللہ بن عمر و اور نعم بن تمار سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۲۶-۱۷

باب ۲۶-۱۷

۳۲۹۵- حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ خالد بن ولید مخزومی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! رات میں کسی دوسرے یا خوف کی وجہ سے سو نہیں سکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب سونے کے لئے اپنے بستر پر جاؤ تو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔ ”اللهم.....“ آخر تک۔ (یعنی اے اللہ اے سات آسمانوں اور ان کے سائے میں پلنے والوں کے رب، اے زمین والوں کو پالنے والے، اے شیاطین اور ان کے گمراہ کئے ہوئے لوگوں کے رب میرا اپنی پوری مخلوق کے شر سے ہمسایہ ہو جا، کہ کوئی مجھ پر زیادتی یا دشمنی نہ کر سکے۔ تیری ہمسائیگی زبردست ہے تیری ثواب تر ہے اور تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں معبود صرف تو ہی ہے۔)

۳۲۹۵- حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا الحكم بن ظهير نا علقمة بن مرشد عن سليمان بن بريدة قال شكى خالد بن الوليد المخزومي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما انا من الليل من الارق فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم اذا اويت الى فراشك فقل اللهم رب السموات السبع وما اظلت. ورب الارضين وما اقلت. ورب الشياطين وما اضلت. كن لي حاراً من شر خلقك كلهم جميعاً ان يفرطوا على احد منهم وان يتبعوا عزجارك. وجل ثناءك لا اله غيرك لا اله الا انت

اس حدیث کی سند قوی نہیں کیونکہ حکم بن ظہیر سے بعض محدثین نے احادیث نقل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ پھر اس کے علاوہ ایک اور سند

سے بھی یہ حدیث منقول ہے لیکن وہ مرسل ہے۔

۳۲۹۶- عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی نیند میں ڈر جائے تو یہ دعا پڑھے۔ ”اعوذ.....“ يحضرون“ تک (یعنی میں اللہ کے غضب، عقاب، اس کے بندوں کے فساد، شیطانی وساوس اور ان (شیطانوں) کے ہمارے پاس آنے سے اللہ کے پورے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں۔) (اگر وہ یہ دعا پڑھے گا) تو وہ خواب اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔

۳۲۹۶- حدثنا علي بن حجر نا اسماعيل بن عياش عن محمد بن إسحاق عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا فرغ أحدكم في النوم فليقل أعوذ بكلمات الله التامة من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وأن يحضرون فإنها لن

تَضَرُّهُ، فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو يُلْقِنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَلَاتِكَ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۲۷۔

۳۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ نَا مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ نَاشِئَةً عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ مَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۲۸۔

۳۲۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دَعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْعَفْوُ الرَّحِيمُ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۲۹۔

۳۲۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ نَا ابُو بَدْرٍ شِجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ الرَّجُلِ بْنِ مَعَاوِيَةَ أَخِي زُهَيْرِ بْنِ مَعَاوِيَةَ عَنْ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَرَّبَهُ أَمْرٌ قَالَ يَا أَحْيُ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ وَيَسْتَأْذِنُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّوَابِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

عبدالرحمن بن عمرو یہ دعا اپنے بالغ بچوں کو سکھایا کرتے تھے اور نابالغ بچوں کے لئے لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیا کرتے تھے۔

باب ۱۷۲۷۔

۳۲۹۷۔ عمرو بن مرہ، ابووائل سے اور وہ عبداللہ بن مسعود سے نقل کرتے ہیں (راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابووائل سے پوچھا کہ کیا تم نے خود ابن مسعود سے سنا؟ فرمایا: (ہاں) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں اسی لئے اس نے ظاہری اور چھپی ہوئی تمام فواحش کو حرام قرار دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف سب سے زیادہ پسند ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے خود اپنی تعریف بیان فرمائی ہے۔

باب ۱۷۲۸۔

۳۲۹۸۔ حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت ابوبکرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا بتائیے جو میں نماز میں مانگا کروں۔ فرمایا: ”اللہم انی ظلمت“..... آخر تک (یعنی اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا اور گناہوں کو معاف کرنے والا تیرے علاوہ کوئی نہیں۔ مجھے بھی معاف کر دے اور اپنی طرف سے مغفرت اور رحم فرما کیونکہ تو غفور اور رحیم ہے۔)

باب ۱۷۲۹۔

۳۲۹۹۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ پر کوئی سخت کام آن پڑتا تو یہ دعا کرتے ”یا حی..... استغیث“ تک (یعنی اے زندہ اور (زمین و آسمان کو) قائم رکھنے والے تیری رحمت کے وسیلے سے فریاد کرتا ہوں) اسی سند سے یہ ارشاد بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یا ذا الجلال والاكرام“ کو لازم پکڑو۔ (یعنی اے بڑائی اور بزرگی والے)۔

یہ حدیث غریب ہے اور انسؓ سے اور سند سے بھی منقول ہے۔ چنانچہ محمود بن غیلان اسے مؤمل سے وہ حماد بن سلمہ سے وہ انس بن مالکؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ تم لوگ ”یا ذوالجلال والاكرام“ پڑھتے رہا کرو۔“ یہ حدیث غریب اور غیر محفوظ ہے۔ حماد بن سلمہ سے بھی حمید کے حوالے سے حسن بصری سے مرفوعاً منقول ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ مؤمل نے اس میں غلطی کی ہے وہ حمید کے واسطے سے انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا کوئی متابع نہیں۔

۳۳۰۰۔ حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اس طرح دعا مانگتے ہوئے دیکھا ”اللهم انی ... النعمة“ تک (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے پوری نعمت مانگتا ہوں) تو پوچھا کہ پوری نعمت کیا ہے؟ عرض کیا: میں نے ایک بہتری کی دعا کی تھی (اس سے وہی مراد ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد دوزخ ہے نجات اور جنت میں داخل ہونا ہے پھر آپ ﷺ نے ایک اور شخص کو یا ذوالجلال والاكرام کہتے ہوئے سنا تو فرمایا: تمہاری دعا قبول کر لی گئی ہے لہذا سوال کرو (مانگو) پھر آپ ﷺ نے ایک اور شخص کو اللہ سے صبر مانگتے ہوئے سنا تو فرمایا: یہ تو بلا ہے اب اس سے عافیت مانگو۔

۳۳۰۰۔ حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن الجریری عن ابی الورد اللّٰحلاج عن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ تَمَامَ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةُ دَعَوْتُ بِهَا أَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَإِنْ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُولُ الْجَنَّةِ وَالْفُورُ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَدْ اسْتَجِيبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ سَأَلْتَ اللَّهَ الْبَلَاءَ فَاسْأَلْهُ الْعَافِيَةَ

احمد بن منیع بھی اسماعیل سے اور وہ جریری سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۱۷۳۰۔

باب ۱۷۳۰۔

۳۳۰۱۔ حضرت ابوامامہ باہلیؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے بستر پر سونے کے لئے پاک ہو کر جائے اور نیند آنے تک اللہ کا ذکر کرتا رہے وہ رات کے کسی بھی حصے میں اللہ سے دنیا اور آخرت کی جو بھلائی بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ ضرور اسے عطا فرمائیں گے۔

۳۳۰۱۔ حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابی حسين عن شهر بن حوشب عن أبي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى يُدْرِكَهُ النَّعَاسُ لَمْ يَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ

یہ حدیث حسن غریب ہے اور شهر بن حوشب سے منقول ہے وہ ابو یظیف سے وہ عمرو بن عتبہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۳۰۲۔ ابوراشد حمرانیؓ کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو خود آنحضرت ﷺ سے سنی ہو۔ انہوں نے مجھے ایک ورقہ دیا اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ

۳۳۰۲۔ حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش عن محمد بن زياد عن أبي رَاشِدٍ الْحُمْرَانِيِّ قَالَ أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهُ

حَدَّثَنَا مِمَّا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي صَحِيفَةٌ فَقَالَ هَذَا مَا كَتَبَ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَنْظَرْتُ فِيهَا فَإِذَا إِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَالصَّدِيقَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي مَا أَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَهٖ وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا إِذَا أَجَرَهُ إِلَى مُسْلِمٍ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۳۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ الرَّازِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَازَلَ الْوَرَقُ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَتَسَاقُطَ مِنْ ذُنُوبِ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقُطُ وَرَقُ الشَّجَرَةِ هَذِهِ

یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ اعمش نے انسؓ سے کوئی حدیث سنی یا نہیں ہاں انہیں دیکھا ضرور ہے۔

۳۳۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْحَلَّاحِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الشَّيْبِ السَّيِّئِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلَى أَثَرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللَّهُ لَهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُصْبِحَ وَكُتِبَ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ مُوجِبَاتٍ وَمُحِي عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ مُؤَبَّاتٍ وَكَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ مُؤَمِّنَاتٍ

ﷺ سے کچھ سنایا نہیں۔

ﷺ سے لکھوایا تھا میں نے اسے دیکھا تو اس میں یہ تحریر تھا: ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے صبح و شام پڑھنے کے لئے کوئی دعا بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پڑھا کرو ”اللھم“..... آخر تک (یعنی اے اللہ اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے، اے عالم الغیب اور عالم الحاضر تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو ہی ہر چیز کا رب اور مالک ہے۔ میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ نیز اس سے بھی تیری پناہ کا طلب گار ہوں کہ خود کوئی برائی کروں یا اسے کسی مسلمان سے کراؤں۔)

۳۳۰۳۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک ایسے درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے سوکھ چکے تھے۔ آپ ﷺ نے اس پر اپنی لالچی ماری تو اس کے پتے جھڑے۔ پھر فرمایا: الحمد للہ سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اسی طرح گناہ جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑے۔

۳۳۰۴۔ حضرت عمارہ بن شیبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ”لا الہ الا اللہ.....“ قدير“ تک مغرب کے بعد دس مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے فرشتے مقرر کر دیں گے جو اس کی صبح تک شیطان سے حفاظت کریں گے۔ اس کے لئے دس رحمت کی نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ اس کے دس برباد کر دینے والے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اسے دس مسلمان غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کیا جائے گا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف لیث بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں ہمیں علم نہیں کہ عمارہ بن شیبہؓ نے آنحضرت

باب ۱۷۳۱۔ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ
وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ لِعِبَادِهِ

۳۳۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفِيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ
أَبِي النَّحُودِ عَنْ زُرَّيْنِ جُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ
عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ أَسْأَلُهُ عَنْ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ
فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا زُرُّ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَقَالَ إِنَّ
الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا
يَطْلُبُ قُلْتُ إِنَّهُ حَكٌّ فِي صَلَاتِي الْمَسْحِ عَلَى
الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَايِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتُ أَمْرًا مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَسْأَلُكَ
هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي ذَلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ
يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَوْ مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَتَزَعَ خِفَافَنَا
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لَكِنْ مِنْ غَايِطٍ
وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوَى
شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ
بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٍّ يَامُحَمَّدُ فَاجَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَحْوِ مِنْ صَوْتِهِ هَاءٌ مُ
فَقُلْنَا لَهُ وَيْحَكَ أَغَضَضَ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نُهَيْتَ عَنْ هَذَا
فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَغَضَضُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ الْمَرْءُ يُحِبُّ
الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ
يُحَدِّثُنَا حَتَّى ذَكَرَ أَبَا بَابَا مِنْ قَبْلِ الْمَغْرِبِ مَسِيرَةً
عَرَضَهُ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ سَفِيَانُ قَبْلَ الشَّامِ
خَلَقَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوحًا
يَعْنِي لِلتَّوْبَةِ لَا يَغْلُقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۳۱۔ توبہ اور استغفار کی فضیلت اور اللہ کی اپنے بندوں پر
رحمت۔

۳۳۰۵۔ حضرت زُر بن حبیشؓ فرماتے ہیں کہ میں صفوان بن عسالؓ کے
پاس گیا تاکہ ان سے موزوں کے مسح کے بارے میں پوچھوں۔ کہنے
لگے: زُر کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا علم حاصل کرنے کے لئے: فرمایا:
فرشتے طالب علم کی طلب علم کی وجہ سے اس کے لئے اپنے پر بچھاتے
ہیں۔ میں نے کہا: میں ایک صحابی ہوں میرے دل میں قضائے حاجت
کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے متعلق تردد ہوا کہ کیا جاتا ہے یا نہیں؟
چنانچہ میں تم سے یہی پوچھنے کے لئے آیا تھا کہ کیا اس کے متعلق کچھ سنا
ہے؟ کہنے لگے: ہاں۔ آپ ﷺ میں سفر کے دوران تین دن ورات
تک موزے نہ اتارنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ البتہ غسل جنابت اس حکم
سے مستثنیٰ تھا۔ لیکن قضائے حاجت یا سونے کے بعد وضو کرنے پر یہی
حکم تھا۔ میں نے پوچھا کہ کیا آپ نے آنحضرت ﷺ سے محبت کے
متعلق بھی کچھ سنا ہے؟ فرمایا: ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں
تھے کہ ایک اعرابی آیا اور زور سے پکارا: یا محمد۔ آنحضرت ﷺ نے بھی
اسے اسی آواز سے حکم دیا کہ آؤ۔ ہم نے اس سے کہا: تیری بربادی
ہو اپنی آواز کو پست کر۔ تو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہے اور تمہیں اس
طرح آواز بلند کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ وہ کہنے لگا اللہ کی قسم میں
آواز دہمی نہیں کروں گا۔ پھر کہنے لگا کہ ایک آدمی ایک قوم سے محبت
کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے اب تک ملا بھی نہیں ہے آپ ﷺ نے
فرمایا: قیامت کے دن ہر شخص اس کے ساتھ ہوگا جن سے محبت کرے
گا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر صفوان مجھ سے باتیں کرتے رہے اور مجھے
بتایا کہ مغرب کی جانب ایک دروازہ ہے جس کی چوڑائی چالیس یا ستر
برس کی مسافت ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ وہ دروازہ شام کی جانب ہے
اللہ تعالیٰ نے اسے اسی دن پیدا کیا تھا جس دن آسمان وزمین بنائے
تھے اور وہ توبہ کے لئے اس وقت تک کھلا رہے گا۔ جب تک سورج
مغرب سے طلوع نہیں ہوگا۔

۳۳۰۶۔ اس کا ترجمہ گزشتہ حدیث میں گزر گیا ہے صرف اس میں اعرابی کو سخت مزاج اور احمق کہا گیا ہے پھر آخر میں یہ ہے کہ (پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی ”یوم یاتی بعض.....“ یعنی اس کا ایمان فائدہ نہیں پہنچائے گا۔

۳۳۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الضَّيِّ نَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّانَ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِي مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ بَلَّغْنِي أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَحْنِثَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّهُ حَاكَ أَوْ قَالَ حَاكَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِّنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخَفِيِّنَ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَوْ مُسَافِرِينَ أَمَرْنَا أَنْ لَا نَخْلَعَ خِفَافَنَا ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهُوَى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَنَادَاهُ رَجُلٌ كَانَ فِي إِخْرَاقِ الْقَوْمِ بِصَوْتِ جَهْوَرِيٍّ أَعْرَابِيٍّ حَلَفْتُ جَافٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَهْ إِنَّكَ قَدْ نَهَيْتَ عَنْ هَذَا فَاجَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَحْوِ مَنْ صَوْتُهُ هَاؤُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقُ بِهِمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ قَالَ زُرٌّ فَلَمَّا بَرِحَ يُحَدِّثُنِي حَتَّى حَدَّثَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ بِالْعَرَبِ بَابًا عَرْضُهُ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ وَتَبَارَكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا

باب ۳۲۲۔

باب ۱۷۳۲۔

۳۳۰۷۔ حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتے ہیں جب تک کہ (موت کی وجہ سے) اس کا زخروہ بجنے لگے۔

۳۳۰۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ الْحَمَصِيُّ نَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ

تَوْبَةُ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُعْرِغْ

یہ حدیث حسن غریب ہے اسے محمد بن بشار، ابو عامر عقدی سے وہ عبد الرحمن سے وہ اپنے والد ثابت سے وہ کھول سے وہ جابر بن نصیر سے وہ ابن عمر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔

۱۷۳۳- باب

۳۳۰۸- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جو اپنا اونٹ کھونے کے بعد پانے پر خوش ہوتا ہے۔

۳۳۰۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْمَغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا

اس باب میں ابن مسعود، نعمان بن بشیر اور انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۷۳۴- باب

۳۳۰۹- حضرت ابو ایوبؓ سے منقول ہے کہ جب ان کی وفات کا وقت قریب ہوا تو فرمایا: میں نے تم لوگوں سے ایک بات چھپائی تھی وہ یہ ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: اگر تم لوگ گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرے گا تاکہ وہ گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرے۔

۳۳۰۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْمَغِيرَةِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ جِئْتُ حَضْرَتَهُ الْوَفَاءَ قَدْ كَفَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْتُمْ تَذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا يَذْنِبُونَ فَيَغْفِرَ لَهُمْ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن کعب بھی ابو ایوبؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ قتیبہ نے یہ حدیث عبد الرحمن سے انہوں نے غضرہ کے مولیٰ عمرو سے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے انہوں نے ابو ایوبؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اسی کے مثل نقل کی ہے۔

۱۷۳۵- باب

۳۳۱۰- حضرت انس بن مالکؓ رسول اکرم ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ اے ابن آدم تو جب تک مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے مغفرت کی امید رکھے گا۔ میں تجھے معاف کرتا رہوں گا۔ خواہ تیرے گناہ آسمان کے کناروں تک ہی پہنچ جائیں۔ تب بھی اگر تو مجھ سے مغفرت مانگے گا تو میں تجھے معاف کر دوں گا۔ اے ابن آدم مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اگر تو زمین کے برابر بھی گناہ کرنے کے بعد مجھ سے اس حالت میں ملے گا کہ تو نے شرک نہیں کیا تو میں تجھے اتنی ہی مغفرت (معافی) عنایت کروں گا۔

۳۳۱۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَاذٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيَّ يَقُولُ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أَبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أَبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تَشْرُكَ بِي

شَيْئًا لَا تَشِيكَ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةً

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۷۳۶۔

باب ۱۷۳۶۔

۳۳۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ
الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ مِائَةَ
رَحْمَةٍ فَوَضَعَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ يَتَرَا حُمُونَ
بِهَا وَعِنْدَ اللَّهِ تِسْعَةٌ وَتَسْعُونَ رَحْمَةً

۳۳۱۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں اور ان میں سے صرف ایک رحمت اپنی مخلوق میں نازل فرمائی جس کی وجہ سے لوگ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں۔ باقی ننانوے رحمتیں اللہ رب العزت کے پاس ہیں۔

اس باب میں سلمانؓ اور جناب بن عبد اللہ بن سفیانؓ کی بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۳۸۔

باب ۱۷۳۸۔

۳۳۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ
الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ
مَاعِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمَعَ فِي الْجَنَّةِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ
الْكَافِرُ مَاعِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدٌ

۳۳۱۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مؤمن یہ جان لے کہ اللہ کے پاس کتنا عذاب ہے تو وہ جنت کی طمع نہ کرے اور اگر کافر اللہ کی رحمت کے متعلق جان لے کہ کتنی ہے تو وہ بھی اس سے ناامید نہ ہو۔

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف علاء بن عبد الرحمنؓ کی روایت سے جانتے ہیں وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۳۹۔

باب ۱۷۳۹۔

۳۳۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ
الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ جَمِيعُ خَلْقِ الْخَلْقِ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّ
رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۱۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو اپنے ہاتھ سے اپنی ذات کے متعلق تحریر فرمایا: کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے۔

باب ۱۷۴۰۔

باب ۱۷۴۰۔

۳۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي ثَلَجٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ
بَغْدَادٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ثَنَا يُونُسُ
بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ زُرَيْبٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ
وَثَّابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ قَدْ صَلَّى وَهُوَ يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ فِي

۳۳۱۴۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو ایک شخص نماز پڑھنے کے بعد دعا کرتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا کہ (اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو ہی احسان کرنے والا، آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے والا، اور عظمت و کرم والا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ اس نے کن الفاظ سے دعا کی

ہے؟ اس نے اسم اعظم (کے وسیلے) سے دعا کی ہے۔ اگر اس (کے وسیلے) سے دعا کی جائے تو دعا قبول کی جاتی ہے اور اگر سوال کیا جاتا ہے تو عطا کیا جاتا ہے۔

دُعَائِهِ اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْحَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَدْرُونَ بِمَا دَعَا اللَّهُ دَعَا اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَحَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور ایک اور سند سے بھی انسؓ سے ہی منقول ہے۔

باب ۱۷۴۰

باب ۱۷۴۰

۳۳۱۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو۔ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اور اس شخص کی ناک میں خاک جس کی زندگی میں رمضان آیا اور اس کی مغفرت ہونے سے پہلے گزر گیا اور اس شخص کی ناک میں بھی خاک جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے میں پانے کے باوجود (ان کی خدمت کی وجہ سے) جنت نہیں پائی۔ عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میرے خیال میں آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: (والدین یا دونوں میں سے کوئی ایک)۔

۳۳۱۵۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا ربعي بن ابراهيم عن عبد الرحمن بن اسحق عن سعيد بن ابي سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ورغم انف رجل ذكرته عنده فلم يصل على ورغم انف رجل دخل عليه رمضان ثم انسلخ قبل ان يغفر له ورغم انف رجل ادرك عنده ابواه الكبر فلم يدخلا الجنة قال عبد الرحمن واظنه قال او احدهما

اس باب میں جابرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ربیع بن ابراہیم، اسماعیل بن ابراہیم کے بھائی ہیں۔ یہ ثقہ ہیں ان کی کنیت ابو علیہ ہے۔ ان سے منقول ہے کہ ایک مجلس میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا کافی ہے۔

۳۳۱۶۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ درود نہ بھیجے۔

۳۳۱۶۔ حدثنا يحيى بن موسى نا ابو عامر العقدي عن سليمان بن بلال عن عمارة بن غزية عن عبد الله بن علي بن حسين بن علي بن ابي طالب عن ابيه عن حسين بن علي بن ابي طالب عن علي بن ابي طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البخيل الذي من ذكرته عنده فلم يصل على

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۴۱

باب ۱۷۴۱

۳۳۱۷۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ ”اللہم..... آخربک (یعنی اے اللہ! میرے دل کو برف اور ٹھنڈے پانی سے ٹھنڈا کر دے، اے اللہ! میرے دل کو گناہوں سے اس طرح پاک و صاف کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل

۳۳۱۷۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا عمر بن حفص بن غياث نا ابي عن الحسن بن عبيد الله عن عطاء بن السائب عن عبد الله بن ابي اوفى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم

بَرِّدْ قَلْبِي بِالنَّارِ وَالْبَرِّدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اللَّهُمَّ نَقِّ قَلْبِي
مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۴۲۔

باب ۱۷۴۲۔

۳۳۱۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے لئے دعا کے دروازے کھولے گئے اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے عافیت مانگنا ہر چیز مانگنے سے زیادہ محبوب ہے۔ نیز فرمایا: دعا اس مصیبت کے لئے بھی فائدہ مند ہے جو نازل ہو چکی ہے اور اس کے لئے بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئی لہذا اے اللہ کے بندو دعا کرنا ضروری سمجھو۔

۳۳۱۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ
عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِحَ لَهُ، بَابُ الدُّعَاءِ
فُتِحَتْ لَهُ، أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سَأَلَ اللَّهُ شَيْئًا يَعْجُبِي
أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا
لَمْ يَنْزَلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالدُّعَاءِ

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد الرحمن بن ابی بکر قرشی کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ ملکی ہیں اور محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ بعض محدثین ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔ اسرائیل نے یہ حدیث عبد الرحمن بن ابی بکر سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کی ہیں۔ قاسم بن دینار کو فی حدیث اسحاق بن منصور سے اور وہ اسرائیل سے نقل کرتے ہیں۔

۳۳۱۹۔ حضرت بلالؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ راتوں کو نمازیں پڑھنے کی عادت بناؤ کیونکہ یہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے۔ نیز یہ کہ اس سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے، گناہوں سے دوری پیدا ہوتی ہے، یہ برائیوں کا کفارہ ہے اور بدنی امراض کو دور کرتی ہے۔

۳۳۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو النَّضْرِ نَا بَكْرُ بْنُ
خَنِيشٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي
إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَابُّ
الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَإِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ إِلَى اللَّهِ وَمِنْهَاةٌ
عَنِ الْإِثْمِ وَتَكْفِيرٌ لِلْسَّيِّئَاتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْحَسَنِ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے بلالؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند صحیح نہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ محمد القرشی محمد بن سعید شامی بن ابوقیس محمد بن حسان ہیں۔ ان سے احادیث روایت کرنا ترک کر دیا گیا۔ معاذ بن صالح یہ حدیث ربیعہ سے وہ ابودریس سے وہ ابوامامہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ہم سے اسے محمد بن اسماعیل نے عبد اللہ بن صالح کے حوالے سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے ابوامامہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے اس میں جسمانی بیماریوں کا ذکر نہیں۔ یہ حدیث ابودریس کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے جو انہوں نے بلالؓ سے نقل کی ہے۔

باب ۱۷۴۳۔

باب ۱۷۴۳۔

۳۳۲۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر کے درمیان ہوں گی۔ کم ہی ہوں گے جو اس سے تجاوز کریں گے۔

۳۳۲۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ ثَنَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارَبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى السَّبْعِينَ وَأَقْلَهُمْ مَنْ يُجَاوِزُ ذَلِكَ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن عمرو اسے ابوامامہ سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں لیکن یہ اور سند سے بھی ابو ہریرہؓ سے منقول ہے۔

باب ۱۷۴۴۔

باب ۱۷۴۴۔

۳۳۲۱۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ ”رب اعنی“..... آخر تک (یعنی اے میرے رب میری مدد کر میرے خلاف دوسروں کی نہیں، میری نصرت فرما، میرے خلاف دوسروں کی نہیں، میرے لئے نکر کر نہ کہ میرے خلاف دوسروں کے لئے) (اے اللہ) مجھے ہدایت دے اور ہدایت پر چلنا میرے لئے آسان کر دے، مجھ پر ظلم کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے رب مجھے اپنا ایسا بندہ بنا کہ تیرے ہی شکر کرتا ہوں، تیرا ہی ذکر کروں، تجھ ہی سے ڈروں، تیری ہی اطاعت کروں، تیرے ہی سامنے آہ و زاری کروں اور تیری ہی طرف رجوع کروں۔ اے رب میری تو بہ قبول فرما۔ میرے گناہ دھو دے، میری دعا قبول فرما، میری حجت کو ثابت کر، میری زبان کو (برائیوں سے) روک دے۔ میرے دل کو ہدایت دے اور میرے سینے سے حسد کو نکال دے۔

۳۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَضْرِي عَنْ سَفْيَانَ الثَّوْرِي عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ طَلْحِقِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو يَقُولُ رَبِّ اعْنِي وَلَا تَعْنُ عَلَيَّ وَأَنْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ لِي الْهُدَى وَأَنْصُرْنِي عَلَى مَنْ يَغِي عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شُكْرًا لَكَ ذِكْرًا لَكَ رَهَابًا لَكَ مَطْوَعًا مُحِبًّا إِلَيْكَ أَوْاهًا مُنِيبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَأَغْسِلْ حَوْبَتِي وَأَجِبْ دَعْوَتِي وَبَيِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَأَسْأَلُ سَخِيمَةَ صَدْرِي

محمود بن غیلان، محمد بن بشر عبدی سے اور وہ سفیان سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۴۵۔

باب ۱۷۴۵۔

۳۳۲۲۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے ظالم کے لئے بددعا کر دی اس نے بدلہ لے لیا۔

۳۳۲۲۔ حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ فَقَدْ أَنْتَصَرَ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابو حمزہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض علماء ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ بیہوش اور ہیں۔ قبیہ یہ حدیث حمید سے وہ ابوالاحوص سے اور وہ ابو حمزہ سے اسی سند سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۴۶۔

باب ۱۷۴۶۔

۳۳۲۳۔ حدثنا موسى بن عبد الرحمن الكندي الكوفي نا زيد بن حباب قال واخبرني سفيان الثوري عن محمد بن عبد الرحمن عن الشعبي عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أبي أيوب الأنصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال عشر مرات لا إله إلا الله وحده لا شريك له له المملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير كانت له عدل أربع رقاب من ولد إسماعيل

یہ حدیث ابواب سے موقوفاً منقول ہے۔

۳۳۲۳۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دس مرتبہ ”لا الہ الا اللہ.....“ قذیر“ تک پڑھا اسے اسماعیل کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔

باب ۱۷۴۷۔

باب ۱۷۴۷۔

۳۳۲۴۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا هاشم هوا بن سعيد الكوفي ثنا كنانة مولى صفية قال سمعت صفية تقول دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين يدي أربعة آلاف نواة أسبغ بها قال لقد سبغت بهذه ألا أعلمك بأكثر مما سبغت به فقلت بلى علمني فقال قولی سبحان الله عدد خلقه

۳۳۲۴۔ حضرت صفیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میرے پاس چار ہزار کھجور کی گھٹلیاں تھیں جن پر میں تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ان گھٹلیوں پر تسبیح پڑھی ہے کیا میں تمہیں ایسی تسبیح نہ بتا دوں جو ثواب میں اس سے زیادہ ہو؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا: ”سبحان اللہ عدد خلقه“ پڑھا کرو (یعنی اللہ کی ذات اس کی مخلوق کے تعداد کے برابر پاک ہے۔)

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صفیہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ یعنی ہاشم بن سعید کوئی کی روایت سے۔ اس کی سند معروف نہیں اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۳۲۵۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر عن شعبة عن محمد بن عبد الرحمن قال سمعت كريبا يحدث عن ابن عباس عن جويرية بنت الحارث أن النبي صلى الله عليه وسلم مر على وهي في مسجدها ثم مر النبي صلى الله عليه وسلم بها قريبا من نصف النهار فقال لها ما زلت على خالك قالت نعم فقال ألا أعلمك كلمات تقولينها سبحان الله عدد خلقه سبحان الله عدد خلقه سبحان الله

۳۳۲۵۔ حضرت جویریہ بنت حارثؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے میں اپنی مسجد میں تھی۔ پھر دوپہر کے وقت دوبارہ گزرے تو پوچھا کہ ابھی تک اسی حال میں بیٹھی ہو (تسبیح پڑھ رہی ہو) عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: میں تمہیں کچھ کلمات بتاتا ہوں۔ تم وہ پڑھا کرو۔ ”سبحان اللہ عدد خلقه“ (تین مرتبہ) ”سبحان اللہ رضی نفسہ“ (اس کے نفس کی چاہت کے مطابق) یہ بھی تین مرتبہ فرمایا، ”سبحان اللہ ذنہ عرشہ“ (..... اس کے عرش کے وزن کے برابر) یہ بھی تین مرتبہ اور پھر فرمایا ”سبحان اللہ مداد کلماتہ“

عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَضِيَ نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ
رَضِيَ نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَضِيَ نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ
عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ
سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ
سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ

باب ۱۷۴۸ -

باب ۷۸۔

٢٣٢٦ - حدثنا محمد بن بشارنا ابن ابي عدى قال
 انبانا جعفر بن ميمون صاحب الاغواط عن ابي
 عثمان النهدي عن سلمان الفارسي عن النبي صلى
 الله عليه وسلم قال ان الله حي كريم يستحي ادا
 رفع الرجل اليه يديه ان يردّها صفراً حائضين

۳۳۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص اپنی دو انگلیوں سے دعا مانگ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک سے دعا کرو ایک سے دعا کرو۔

٣٣٢٧ - حدثنا محمد بن نشار نا صفوان بن عيسى نا محمد بن عجلان عن القعقاع عن أبي صالح عن أبي هريرة أن رجلاً كان يدعو بإصبعيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم آخذ آخذ

دعاؤں کے متعلق مختلف احادیث

أَحَادِيثُ شَتَّى مِنْ أَبْوَابِ الدَّعَوَاتِ

٣٣٢٨ - حدثنا محمد بن بشارنا ابو عامر العقدي
نازهير وهو ابن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقيل
إِنْ مُعَاذُ بْنُ رِفَاعَةَ قَالَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ عَلَى الْمِنْبَرِ
ثُمَّ بَكَى فَقَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ
الْأَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ سَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ
فَإِنْ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ

باب ۱۷۴۹۔

۱۷۹۱

٣٣٢٩- حدثنا حسين بن يزيد الكوفي نا ابويحيى
الحماني نا عثمان بن واقد عن ابى نصيرة عن مولى لابي

بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا أَصْرَ مَنْ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ فَعَلَهُ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً
يَهْدِيهِ غَرِيبٌ هَبْ هِمَّ أَسْرَفَ الْبُصَيْرِ كِي رَوَيْتَ عَنْ جَانَتِي فِي أَوَّلِ يَوْمٍ سَدَقُوا نَبِيَّيْنِ -

۳۳۳۰۔ حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطابؓ نے نئے کپڑے پہن کر یہ دعا پڑھی ”الحمد لله..... حیاتی“ تک (یعنی تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے ستر ڈھانپنے اور زندگی سنوارنے کے لئے کپڑے پہنائے) اور پھر فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ جس نے نیا کپڑا پہننے پر یہ دعا پڑھی اور پھر پرانا کپڑا صدقے میں دے دیا وہ اللہ کی حفاظت، اس کی پناہ اور پردے میں رہے گا خواہ زندہ رہے یا مر جائے۔

۳۳۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى وَسُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ
الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَازِيْدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا الْأَصْبَغُ بْنُ
زَيْدٍ نَا أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَيْسَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي
مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَحَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ
لَيْسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي
مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَحَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ
إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَنَفِ
اللَّهِ وَفِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي سِتْرِ اللَّهِ حَيًّا وَمَيِّتًا

یہ حدیث غریب ہے۔ یحییٰ بن ابیوب اسے عبید بن زحر سے وہ علی بن یزید سے وہ قاسم سے اور وہ ابوامامہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۳۳۱۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف لشکر بھیجا۔ وہ لوگ بہت مال غنیمت لوٹنے کے بعد جلد واپس آ گئے۔ چنانچہ ایک شخص جوان کے ساتھ نہیں گیا تھا کہنے لگا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی لشکر اتنی جلدی واپس آئے اور اتنا مال غنیمت ساتھ لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ان سے بھی جلد لوٹنے والوں اور ان سے افضل مال غنیمت لانے والوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ لوگ ہیں جنہوں نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اور پھر آفتاب کے طلوع ہونے تک بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے۔ وہ لوگ ان سے بھی جلد واپس آنے والے اور افضل مال غنیمت لانے والے ہیں۔

۳۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ
الصَّبَّاحُ قَرَأَهُ عَلَيْهِ عَنْ حَمَادِ بْنِ أَبِي حَمِيدٍ عَنْ زَيْدِ
بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قَبْلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا غَنَائِمَ
كَثِيرَةً وَأَسْرَعُوا إِلَى الرَّجْعَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ لَمْ
يَخْرُجْ مَارَأَيْنَا بَعْضًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيْمَةً
مِنْ هَذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلُ غَنِيْمَةً وَأَسْرَعَ رَجْعَةً قَوْمٌ
شَهِدُوا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ حَتَّى
طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُولَئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيْمَةً

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ حماد بن ابی حمید کا نام محمد اور کنیت ابوابراہیم ہے۔ یہ انصاری مدینی

ہیں اور محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

۳۳۳۲۔ حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عمرے کے لئے جانے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بھائی

۳۳۳۲۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ نَا أَبِي عَنِ
سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي

ہمیں بھی دعا میں شریک کرنا بھولنا نہیں۔

عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ أَيُّ أَخِي أَشْرِكُنَا فِي دُعَاءِكَ وَلَا تَنْسِنَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۳۳۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک غلام ان کے پاس حاضر ہوا جو زر کتابت ادا کرنے سے عاجز ہو گیا تھا اور عرض کیا کہ میری مدد کیجئے۔ فرمایا: میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائے تھے اگر تمہارے اوپر کے پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو بھی اللہ تعالیٰ تیری طرف سے ادا فرمادیں گے۔ دعا یہ ہے کہ ”اللہم.....“ آخر تک (یعنی اے اللہ! مجھے حلال مال دے کر حرام سے باز رکھ اور مجھے اپنے فضل سے اپنے علاوہ دوسروں سے بے نیاز کر دے۔)

۳۳۳۳۔ حدثنا عبد الله ابن عبد الرحمن انا يحيى بن حسان انا ابو معاوية عن عبد الرحمن بن اسحاق عن سيار عن أبي وإيل عن علي أن مكاتبا جاءه فقال إني قد عجزت عن كتابتي فأعني قال ألا أعلمك كلمات علمنيهن رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان عليك مثل جبل صبر دينا آذاه الله عنك قال قل اللهم اكفني بحلالك عن حرامك وأغنني بفضلك عمن سواك

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۳۳۴۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں بیمار ہوا تو آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میں کہہ رہا تھا کہ اے اللہ! اگر میری موت آگئی ہے تو مجھے راحت دے اور اگر دور ہے تو تندرستی عطا فرما اور اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علیؓ تم نے کیا کہا؟ انہوں نے دوبارہ بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے پیر سے مارا اور دعا کی کہ یا اللہ! اسے عافیت عطا فرمایا فرمایا کہ اسے شفا دے۔ (یہ شعبہ کاشک ہے) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی مجھے اس مرض کی شکایت نہیں ہوئی۔

۳۳۳۴۔ حدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي قال كنت شاكيا فمر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أقول اللهم إن كان أجلى قد حصر فأرحني وإن كان متأجرا فأرقتني وإن كان بلاء فصبرني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت قال فأعاد علي ما قال قال فصر به برجله وقال اللهم عافه أو اشفه شعبة الشاك قال فما اشتكيت وجع بعد

۳۳۳۵۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے۔ ”أذهب.....“ آخر تک (یعنی اے اللہ! مرض کو دور کر اے لوگوں کے رب شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ شفا صرف تیری ہی طرف سے ہے۔ ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی مرض باقی نہ رہے۔)

۳۳۳۵۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا يحيى بن ادم عن اسرائيل عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا عاد مريضا قال أذهب البأس رب الناس واشف أنت الشافي لا شفاء إلا شفاءك شفاء لا يغادر سقما

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۳۳۶۔ حدثنا احمد بن منيع نايزيد بن هارون نا حماد بن سلمة عن هشام بن عمرو الفزاري عن عبدالرحمن بن الحارث بن هشام عن علي بن ابي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في وتره اللهم اني اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بمعافاتك من عقوبتك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۳۳۷۔ حدثنا عبدالله بن عبدالرحمن نا زكريا بن عدی نا عبيدالله هوا بن عمرو عن عبدالملك بن عمير عن مصعب بن سعد وعمرو بن ميمون قالا كان سعد كان يعلم بينه هؤلاء الكلمات كما يعلم المكيب العلمان ويقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتعوذ بهن ذبر الصلوة اللهم اني اعوذ بك من الجبن واعوذ بك من البخل واعوذ بك من اذل العمر واعوذ بك من فتنة الدنيا وعذاب القبر

امام ترمذی کہتے ہیں کہ ابواسحاق ہمدانی اس حدیث میں اضطراب کرتے تھے۔ چنانچہ کبھی کہتے کہ عمرو بن میمون، عمر سے نقل کرتے ہیں اور کبھی کچھ اور کہتے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح ہے۔

۳۳۳۸۔ حدثنا احمد بن الحسن نا اصبع بن الفرغ اخبرني عبدالله بن وهب عن عمرو بن الحارث انه اخبره عن سعيد بن ابي هلال عن خزيمة عن عائشة بنت سعد بن ابي وقاص انه دخل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على امرأة وبين يديها نواة او قال حصاة تسبح بها فقال اخبرك بما هو ايسر عليك من هذا او افضل سبحان الله عدد ما خلق في السماء وسبحان الله عدد ما بين ذلك وسبحان الله عدد ما هو خالق والله اكبر مثل ذلك والحمد لله مثل ذلك ولا حول ولا قوة الا بالله مثل ذلك

یہ حدیث سعد کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۳۳۳۶۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ وتر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ ”اللهم“..... آخر تک (یعنی اے اللہ! میں تیرے غصے سے تیری رضا کی اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری اس طرح تعریف نہیں کر سکتا جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔)

۳۳۳۷۔ حضرت سعدؓ سے منقول ہے کہ وہ اپنے بیٹوں کو یہ دعا اس طرح یاد کرایا کرتے تھے جس طرح کوئی استاد اپنے شاگردوں کو، اور بتاتے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کو پڑھ کر پناہ مانگا کرتے تھے۔ ”اللهم“..... آخر تک (یعنی اے اللہ! میں بزدلی، بخل، بڑھاپے کی عمر، دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)

۳۳۳۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک عورت کے پاس گیا اس کے سامنے گھٹلیاں یا کنکر پڑے ہوئے تھے اور وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اس سے آسان یا افضل چیز بتاتا ہوں ”سبحان اللہ عدد ما خلق في السماء“..... آخر تک۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے آسان اور زمین کی مخلوقات کے برابر پاکی ہے۔ پھر جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جس چیز کو وہ قیامت تک پیدا کرے گا اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اس کی تعریف بھی اتنی ہی تعداد میں اور حول قوت اور اسی کی طرف سے اتنی ہی تعداد میں ہے۔)

۳۳۳۹۔ حضرت زبیر بن عوامؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی صبح ایسی نہیں کہ اعلان کرنے والا اعلان نہ کرتا ہو کہ ملک قدوس کی تسبیح بیان کرو۔

۳۳۳۹۔ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ نَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزَيْدُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعَبْدُ إِلَّا مُنَادٍ يُنَادِي سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوسَ
یہ حدیث غریب ہے۔

۳۳۴۰۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ علی بن ابی طالبؓ آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان میرے سینے سے قرآن نکلتا جا رہا ہے۔ میں اس کے حفظ پر قادر نہیں رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوحسن! تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں کہ تمہیں بھی فائدہ پہنچائیں گے اور جسے بتاؤ گے اس کے لئے بھی فائدہ مند ہوں گے اور جو کچھ تم سیکھو گے وہ تمہارے سینے میں رہے گا۔ عرض کیا: جی ضرور سکھائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کی شب کو اگر تم رات کے آخری حصے میں اٹھ سکو تو یہ گھڑی ایسی ہے کہ فرشتے اس وقت حاضر ہوتے ہیں اور دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ چنانچہ میرے بھائی یعقوبؓ نے بھی اپنے بیٹوں کو یہی کہا تھا کہ میں عنقریب جمعہ کی رات کو تم لوگوں کے لئے مغفرت کی دعا کروں گا۔ لیکن اگر اس وقت نہ اٹھ سکو تو درمیانی حصے میں اٹھ جاؤ اور اگر اس وقت بھی نہ اٹھ سکو تو رات کے پہلے تہائی حصے میں ہی چار رکعت نماز پڑھو۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ یس، دوسری میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ دخان، تیسری میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الم جمدہ اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ ملک پڑھو۔ پھر جب (قعدہ اخیر میں) التیحات سے فارغ ہونے کے بعد خوب اچھے طریقے سے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرو۔ پھر اسی طرح مجھ پر اور تمام انبیاء پر درود بھیجو، پھر تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لئے مغفرت مانگو، پھر ان بھائیوں کے لئے بھی جو تم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور اس کے بعد یہ دعا پڑھو۔ ”اللھم..... العظیم“ تک (یعنی اے اللہ مجھ پر جب تک میں زندہ ہوں اس طرح اپنا رحم فرما کہ میں ہمیشہ کے لئے گناہ ترک کر دوں

۳۳۴۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ أَنَا سَلِيمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّمَشَقِيُّ أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيَّاحٍ وَعُكْرَمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا بَنِي وَأُمِّي قَفَلْتُ هَذَا الْقُرْآنَ مِنْ صَدْرِي فَمَا أَجِدُنِي أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَفَلَا أَعَلَّمْتُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عََلَّمْتَهُ، وَيَنْتَبِئُ مَا تَعَلَّمْتَ فِي صَدْرِكَ قَالَ أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلِمْنِي قَالَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَقُومَ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُودَةٌ وَالِدُعَاءِ فِيهَا مُسْتَجَابٌ وَقَدْ قَالَ أَحَبُّ يَعْقُوبَ لِبَنِيهِ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي يَقُولُ حَتَّى تَأْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي وَسْطِهَا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي أَوَّلِهَا فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ يَسٍ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَلَحْمَ الدُّخَانِ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالْمَ تَنْزِيلُ السُّجْدَةِ وَفِي الرُّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفْصَلُ فَإِذَا قَرَعْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَأَحْمَدُ اللَّهَ وَأَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللَّهِ وَصَلِّ عَلَى وَاحِسِينَ وَعَلَى

سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَاسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَلِأَخْوَانِكَ الَّذِينَ سَبَقُوكَ بِالْإِيمَانِ ثُمَّ قُلْ فِي مَا خَرَجَ
ذَلِكَ إِلَيْهِمْ أَرْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي
وَأَرْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَغْنِيُنِي وَأَرْزُقْنِي حُسْنَ
النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بَدِّعِ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ ذَا الْحَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تَرَامُ
أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ
تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَأَرْزُقْنِي أَنْ
أَتْلُوهُ عَلَى النَّحْرِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بَدِّعِ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْحَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي
لَا تَرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ
وَجْهِكَ أَنْ تَنْوِّرَ بَكِتَابِكَ بَصَرِي وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ
لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي وَأَنْ تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِي
وَأَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِي فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ
وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيمِ يَا أَبَا الْحَسَنِ تَفْعَلْ ذَلِكَ ثَلَاثَ جُمُعٍ أَوْ خَمْسًا
أَوْ سَبْعًا تُحِبُّ بِإِذْنِ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا
أَخْطَا مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَوْلَ اللَّهِ مَا لَيْتَ عَلَيَّ
إِلَّا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِثْلِ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ فِيمَا خَلَا لَا أَخْذُ إِلَّا أَرْبَعَ آيَاتٍ
وَنَحْوَهُنَّ فَإِذَا قَرَأْتَهُنَّ عَلَى نَفْسِي تَفَلَّتَنَ وَأَنَا أَعْلَمُ
الْيَوْمَ أَرْبَعِينَ آيَةً وَنَحْوَهَا فَإِذَا قَرَأْتُهَا عَلَى نَفْسِي
فَكَأَنَّمَا كِتَابُ اللَّهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ
الْحَدِيثَ فَإِذَا أَرَدْتُهُ تَفَلَّتُ وَأَنَا الْيَوْمَ أَسْمَعُ
الْأَحَادِيثَ فَإِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ أَخْرِمْ بِهَا حَرْفًا فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ
مُؤْمِنٌ وَرَبُّ الْكُفَّةِ أَبَا الْحَسَنِ-

اور لایعنی باتوں سے پرہیز کروں، مجھے اپنے پسندیدہ امور کے متعلق
خوب غور و فکر کرنا عطا فرما۔ اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا
کرنے والے، اے عظمت اور بزرگی والے اور اے ایسی عزت والے
کہ جس کی کوئی اور خواہش نہ کر سکے، اے اللہ! اے رحمن میں تجھ سے
تیرے جلال اور تیرے چہرے کے نور کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ
میرے دل پر اپنی کتاب کا حفظ اس طرح لازم کر دے جس طرح تو نے
مجھے یہ (کتاب) سکھائی ہے۔ اور مجھے توفیق دے کہ میں اس کی اسی
طرح تلاوت کروں جس طرح تو پسند کرتا ہے۔ اے آسمانوں اور
زمین کے خالق، اے ذوالجلال والا کرام، اور اے ایسی عزت والے
جس کی کوئی خواہش بھی نہیں کر سکتا اے اللہ! اے رحمن! تیری عظمت
اور تیرے چہرے کے نور کے وسیلے سے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ
میری نظر کو اپنی کتاب سے پر نور کر دے اسے میری زبان پر جاری
کر دے، اس سے میرا دل اور سینہ کھول دے اور اس سے میرا بدن
دھو دے اس لئے کہ حق پر میری تیرے علاوہ کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ صرف
تو ہی ہے جو میری مدد کر سکتا ہے۔ کسی گناہ سے بچنے کی طاقت یا نیکی
کرنے کی قوت بھی صرف تیری ہی طرف سے ہے جو بہت بلند اور عظیم
(ہے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوجسن تم اسے تین، پانچ یا سات
جمعہ تک پڑھو۔ اللہ کے حکم سے تمہاری دعا قبول کی جائے گی۔ اور اس
ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اسے پڑھنے والا کوئی مؤمن
کبھی محروم نہیں رہ سکتا۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ پانچ یا سات جمعے
گزرنے کے بعد حضرت علیؓ ویسی ہی مجلس میں دوبارہ خدمت اقدس
میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں پہلے چار آیتیں یاد کرتا
جب پڑھنے لگتا بھول جاتا اور اب چالیس آیتیں یاد کرنے کے بعد بھول
پڑھنے لگتا ہوں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قرآن میرے سامنے ہے۔ اگر
طرح جب میں کوئی حدیث سنتا تھا تو جب پڑھنے لگتا تو وہ دل سے نکل
جاتی۔ اور اب احادیث سنتا ہوں تو بیان کرتے وقت اس میں سے ایک
حرف بھی نہیں چھوٹتا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: رب کعبہ کی
ابوجسن مؤمن ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۳۴۱۔ حدثنا بشر بن معاذ العقدي البصري نا حماد بن واقد عن اسرائيل عن ابى اسحاق عن ابى الاحوص عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سلوا الله من فضله فان الله يحب ان يسئل وافضل العباد ان يتظار الفرج

۳۳۴۱۔ حضرت عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگا کرو کیونکہ وہ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور افضل عبادت دعا کی قبولیت کا انتظار کرنا ہے۔

احمد بن واقد بھی یہ حدیث اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ حماد بن واقد کا حافظہ قوی نہیں۔ ابونعیم یہی حدیث اسرائیل سے وہ حکیم بن جبیر سے وہ ایک شخص سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ زیادہ اشبہ ہے۔

۳۳۴۲۔ حدثنا احمد بن منيع نا ابو معاوية ناعاصم الاحول عن ابى عثمان عن زيد بن ارقم قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اني اعوذ بك من الكسل والعجز والبخل وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يتعوذ من الهرم وعذاب القبر

۳۳۴۲۔ حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ ”اللهم..... بخل“ تک (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے سستی، عجز اور بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں) اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ بڑھاپے اور عذاب قبر سے بھی پناہ مانگا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۴۳۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا محمد بن يوسف عن ابن ثوبان عن ابيه عن مكحول عن جبیر ابى نعيم ان عباد بن الصامت حدثهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما على الارض مسلم يدعو بدعوة الا اتاه الله اياها او صرف عنه من الشراء مثلها ما لم يدع بماتم او قطيعة رجم فقال رجل من القوم اذا نكث قال الله اكثر

۳۳۴۳۔ حضرت عباد بن صامت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اللہ سے دعا کرے اور اللہ سے وہی چیز عطا نہ کریں، یا اس سے اس کے برابر کوئی برائی دور نہ کریں۔ بشرط یہ کہ اس نے کسی گناہ یا قطع رحمی کے لئے دعا نہ کی ہو۔ اس پر ایک شخص نے پوچھا کہ اگر ہم بہت زیادہ دعائیں کرنے لگیں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس سے بھی زیادہ قبول کرنے والا ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابن ثوبان کا نام۔ عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان عابد شامی ہے۔

۳۳۴۴۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا جرير منصور عن سعد بن عبيدة قال ثني البراء ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اخذت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلاة ثم اضطجع على شقك الايمن ثم قل اللهم اسلمت وجهي اليك وقوضت

۳۳۴۴۔ حضرت براء بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے کے لئے بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہیں۔ اسی طرح وضو کرو۔ پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹو اور یہ دعا پڑھا کرو ”اللهم..... ارسلت“ تک (یعنی اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کیا، اپنا کام تجھ کو سونپا اور تجھ ہی کو امید اور خوف کے وقت

أَمَرِي إِلَيْكَ وَالْحَاثُ ظَهَرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاحًا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبَنِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنَّمَا مَتَّ فِي لَيْلِكَ مَتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَدْتُهُنَّ لَا سِتْدَ كِرْهُ فَقُلْتُ أَمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ أَمَنْتُ بِبَنِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ

اپنا پشت پناہ بنایا اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں کیونکہ تجھ سے فرار ہو کر نہ کوئی ٹھکانہ ہے اور نہ نجات۔ میں تیری نازل کی ہوئی کتاب اور بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا) پھر اگر تم اس رات مرجاؤ گے تو دین اسلام پر مرو گے۔ براء کہتے ہیں کہ میں نے یہ کلمات یاد کرنے کے لئے دہرائے تو ”آمنت برسولک“..... کہہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو میں تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔ ”آمنت بنیبک“.....

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کی سندوں سے براء بن عازبؓ سے منقول ہے لیکن وضو کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے۔

۳۳۴۵۔ حدثنا عبد بن حميدنا محمد بن اسمعيل بن ابي فديك نا ابن ابي ذئب عن ابي سعيد البراد عن معاذ بن عبد الله بن حبيب قال خرجنا في ليلة مطيرة وظلمة شديدة نطلب رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي لنا قال فادرأته فقال قل فلم أقل شيئاً ثم قال قل فلم أقل شيئاً قال قل فقل ما أقول قال قل هو الله أحد والمعوذتين حين تُمسي وتصبح تلك مرات تكفيك من كل شيء

۳۳۴۵۔ حضرت عبد اللہ بن حبیبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم شدید تاریک برسات کی رات میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے تاکہ آپ ﷺ ہماری امامت کریں۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو تلاش کر لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو۔ میں خاموش رہا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کہو۔ میں اس مرتبہ بھی کچھ نہ بولا تو آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا۔ میں نے عرض کیا: کیا کہوں؟ فرمایا: سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ ناس روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھا کرو۔ یہ تمہاری ہر چیز کے لئے کافی ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور ابوسعید براء کا نام ابواسید بن ابی اسید ہے۔

۳۳۴۶۔ حدثنا ابو موسى محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن يزيد بن حمير عن عبد الله بن بسر قال نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم على أبي فقال فقرربنا إليه طعاماً فاكل منه ثم أتى بتمر فكان يأكله ويلقى النوى بإصبعيه جمع السبابة والوسطى قال شعبة وهو ظني فيه إن شاء الله وألقى النوى بين إصبعين ثم أتى بشراب فشربه ثم ناوله الذي عن يمينه قال فقال أبي وأخذ بلحام دابته أذع لنا فقال اللهم بارك لهم فيما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم

۳۳۴۶۔ حضرت عبد اللہ بن بسرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے والد کے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا پھر کھجوریں لائی گئیں۔ چنانچہ آپ ﷺ کھاتے اور گھٹلی شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے رکھ دیتے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ان دو انگلیوں سے گھٹلیاں رکھنا میرا گمان ہے اور انشاء اللہ صحیح ہوگا۔ پھر کوئی پینے کی چیز لائی گئی وہ بھی آپ ﷺ نے پی اور پھر اپنے دائیں طرف والے کو دے دی۔ پھر میرے والد نے آپ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض کیا کہ ہمارے لئے دعا کیجئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے یہ دعا کی۔ ”اللهم..... آخرتک (یعنی اے اللہ! انہیں جو کچھ تو نے عطا کیا ہے اس میں برکت پیدا فرما، ان کی مغفرت کر اور ان پر رحم فرما۔)“

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۴۷۔ حضرت زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص ”استغفر اللہ..... اتوب الیہ“ تک پڑھ کر مغفرت مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیں گے خواہ وہ جہاد ہی سے بھاگا ہو۔ (ترجمہ: میں اس اللہ سے مغفرت کا طلبگار ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ اور کائنات کو قائم رکھنے والا ہے اور اس کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔)

۳۳۴۷۔ حدثنا محمد بن اسمعيل ناموسی ابن اسمعيل نا حفص بن عمر الشنئی ثنی ابی عمر بن مرة قال سمعت بلال بن یسار بن زید انه سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال استغفر اللہ الذی لا اله الا هو الحی القيوم واتوب الیه غفر اللہ له وان کان قری من الزحف

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۳۴۸۔ حضرت عثمان بن حنیفؓ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے لئے عافیت کی دعا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو میں دعا کرتا ہوں اور اگر چاہو تو اسی (نابینا پن) پر صبر کرو، اور یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا: آپ ﷺ میرے لئے دعائی کیجئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کرنے کے بعد اس طرح دعا کرو۔ اللہم آخر تک۔ (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے نبی محمد ﷺ) کے وسیلے سے سوال کرتا اور متوجہ ہوتا ہوں جو رحمت کے نبی ہیں۔ میں آپ ﷺ کے وسیلے سے اپنے رب سے اپنی اس حاجت کو پورا کرنے کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میرے بارے میں ان کی شفاعت قبول فرما۔

۳۳۴۸۔ حدثنا محمود بن غیلان نا عثمان بن عمر نا شعبة عن ابی جعفر عن عمارۃ بن خزيمة بن ثابت عن عثمان بن حنیف ان رجلاً ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فهو خیر لك قال فادعہ قال فامرہ ان يتوضأ فيحسن وضوءہ ویدعو بهذا الدعاء اللهم انی اسئلك واتوجه اليك بنبيك محمد نبي الرحمة انی توجهت بك الى ربی فی حاجتی هذه لتقضى لی اللهم فشفعه فی

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے اس سند سے صرف ابو جعفر کی روایت سے جانتے ہیں یہ خطمی کے علاوہ کوئی اور ہیں۔

۳۳۴۹۔ حضرت عمرو بن عبسہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں بندہ اپنے رب سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اگر تم اس وقت ذکرین میں شامل ہو سکو تو ایسا کر لیا کرو۔

۳۳۴۹۔ حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن نا اسحق بن موسى قال ثنی معن ثنی معاوية بن صالح عن ضمرة بن حبيب قال سمعت ابا امامة یقول ثنی عمرو بن عبسہ انه سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقرب ما یتکون الرب من العبد فی خوف اللیل الاخر فان استطعت ان تكون ممن یدکر اللہ فی تلك الساعة فکن

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۔ علماء اس حدیث سے وسیلہ کے جواز پر استدلال کرتے ہیں۔ لیکن یہاں یہ ذکر کر دینا ضروری ہے کہ انبیاء اور اولیاء کو وسیلہ بنانا نہ مطلقاً جائز ہے اور نہ مطلقاً ناجائز بلکہ کسی کو اختیار مطلق سمجھ کر وسیلہ بنانا تو شرک کے زمرے میں آتا ہے۔ لہذا یہ حرام ہے، لیکن اگر محض واسطہ اور ذریعہ سمجھ کر بنایا جائے تو جائز ہے۔ واللہ اعلم بمترجم۔

۳۳۵۰۔ حدثنا ابو الوليد الدمشقي نا الوليد بن مسلم ثني عقير بن معدان انه سمع ابا دوس اليحصبي يحدث عن ابي عايد اليحصبي عن عمارة بن زعكرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل يقول ان عبدي الذي يذكركني وهو ملاق قرنه، يعنى عند القتال

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند قوی نہیں۔

۳۳۵۱۔ حدثنا ابو موسى محمد بن المثنی ناوهب بن جریر ثنی ابي قال سمعت منصور بن زاذان يحدث عن ميمون بن أبي شبيب عن قيس بن سعد بن عبادَةَ أنَّ أَبَاهُ دَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُمُهُ، قَالَ فَمَرَّبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبَنِي بِرُجْلِهِ وَقَالَ أَلَا أَذْكَتُ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۳۳۵۲۔ حدثنا موسى بن حزام وعبد بن حميد و غير واحد قالوا نا محمد بن بشر قال سمعت هانئ بن عثمان عن امه حميصه بنت ياسر عن جدتها عن يسيرة وكانت من المهاجرات قالت قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالتسبيح والتلهيل والتقديس واعقدن بالانامل فانهن مسؤولات مستطقات ولا تغفلن فتنسین الرحمة

یہ حدیث صرف ہانی بن عثمان نے نقل کی ہے۔ محمد بن ربیعہ بھی ہانی ہی سے نقل کرتے ہیں۔

۳۳۵۳۔ حدثنا نصر بن علي الجهضمي قال اخبرني ابي عن المثنی بن سعيد عن قتادة عن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا غزى قال

۱۔ تقدیس سے مراد یہ پڑھنا ہے ”سبحان الملك القدوس“ یا پھر ”سبح قدوس ربنا ورب الملكة والروح“۔ (مترجم)

۳۳۵۰۔ حضرت عمارہ بن زکریہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا بندہ وہ ہے جو مجھے جہاد کے وقت قتال میں یاد کرتا ہے۔

۳۳۵۱۔ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں آنحضرت ﷺ کی خدمت پر مامور کر دیا تھا۔ ایک مرتبہ میں نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو آپ ﷺ میرے پاؤں سے گزرے اور مجھے اپنے پاؤں سے مار کر فرمایا: میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے متعلق بتاتا ہوں۔ میں نے عرض کیا۔؟ ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لا حول ولا قوة الا باللہ“

۳۳۵۲۔ حضرت یسیرہ جو مہاجرہات میں سے تھیں کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم لوگ تسبیح تہلیل اور تقدیس ۱۔ پڑھتی رہا کرو اور انگلیوں کے پوروں پر گنا کرو۔ اس لئے کہ قیامت کے دن ان سے سوال کیا جائے گا۔ اور وہ بولیں گی۔ پھر غافل نہ ہونا کیونکہ اس سے تم اسباب رحمت بھول جاؤ گی۔

۳۳۵۳۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جہاد میں یہ دعا کیا کرتے تھے۔ ”اللہم.....“ آخر تک (یعنی اے اللہ تو ہی میرا قوت بازو اور میرا مددگار ہے۔ میں صرف تیری ہی مدد سے لڑتا ہوں۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضْدِي وَأَنْتَ نَصِيرِي وَبِكَ أَقَاتِلُ
یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۳۵۴۔ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین دعا وہ ہے جو عرفات کے دن مانگی جائے اور میرا اور پچھلے تمام انبیاء کا بہترین قول یہ ہے ”لا الہ الا اللہ“..... آخر تک۔

۳۳۵۴۔ حدثنا ابو عمرو مسلم بن عمرو الحذاء المديني قال ثني عبد الله بن نافع عن حماد بن أبي حميد عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه أنّ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الدعاء دعاء یوم عرفه وخیر ما قلّک أنا والنبیون من قبلی لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له له المملک وله الحمد وهو علی کلّ شیء قدیر

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ حماد بن ابی حمید، محمد بن ابوحمید ابوالبراء، عجم انصاری ہیں۔ یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

باب ۱۷۵۰۔

۳۳۵۵۔ حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا۔ ”اللہم.....“ آخر تک (یعنی اے اللہ میرا باطن میرے ظاہر سے اچھا کر اور میرا ظاہر نیک کر دے اے اللہ تو لوگوں کو جو مال اور اہل و عیال عطا کرتا ہے اس میں سے میں تجھ سے بہترین چیزیں مانگتا ہوں جو نہ خود گمراہ ہوں اور نہ کسی کو گمراہ کریں۔)

۳۳۵۵۔ حدثنا محمد بن حميدنا علي بن ابي بكر عن الجراح بن الضحاك الكندي عن ابي شيبة عن عبد الله بن عكيم عن عمر بن الخطاب قال علّمني رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قل اللهم اجعل سريّني خيرا من علانيّتي واجعل علانيّتي صالحه اللهم اني اسئلك من صالح ما تؤتي الناس من المال والاهل والولد غير الصّال ولا المضل

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند قوی نہیں۔

۳۳۵۶۔ حضرت عاصم بن کلیب جرمی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ کا دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بائیں بائیں ران پر تھا۔ مٹھی بند کی ہوئی تھی اور شہادت کی انگلی کو پھیلا کر یہ دعا کر رہے تھے۔ ”یا مقلب القلوب.....“ آخر تک۔

۳۳۵۶۔ حدثنا عقبه بن مكرم نا سعيد بن سفيان الجحدري نا عبد الله بن معدان قال أخبرني عاصم بن كليب بالحرمي عن أبيه عن جدّه قال دخلت على النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یصلی وقد وضع يده اليسرى على فخذه اليسرى ووضع يده اليمنى على فخذه اليمنى وقبض أصابعه وبسط السبابة وهو يقول يا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۳۳۵۷۔ حضرت محمد بن سالم، ثابت بنانی سے نقل کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمایا: اے محمد اگر کہیں تکلیف ہو تو اس جگہ ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھا کرو ”بسم اللہ.....“۔ ہذا“ تک (یعنی اللہ کے نام سے میں اس درو کے شر سے اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں) پھر ہاتھ ہٹا لو اور یہی عمل طاق تعداد میں کرو اس لئے حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے یہ عمل بیان فرمایا تھا۔

۳۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدِ الْوَارِثُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ثَنِي أَبِي نَاصِحًا عَنْ سَالِمِ بْنِ ثَابِتٍ الْبَنَانِيِّ قَالَ قَالَ لِي يَامُحَمَّدُ إِذَا اشْتَكَيتَ فَضَعْ يَدَيْكَ حَيْثُ تَشْتَكِي ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَحْدُ مِنْ وَجَعِي هَذَا ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ أَعِدْ ذَلِكَ وَتَرَا فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِذَلِكَ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۳۵۸۔ حضرت ام سلمہؓ عمراتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ دعا سکھائی ”اللہم.....“ آخر تک (یعنی اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور دن کے جانے کا وقت ہے۔ اور تجھے پکارنے والوں کی آواز کا نیز تیری نماز کے حاضر ہونے کا بھی وقت ہے۔ لہذا میں تجھ سے اپنی مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔)

۳۳۵۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ابْنُ الْأَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ نَامُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَوْلِي اللَّهُمَّ هَذَا اسْتِغْفَالٌ لَيْلِكَ وَاسْتِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَائِكَ وَحُضُورُ صَلَوَتِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ حفصہ بنت ابی کثیر یا ان کے والد کو ہم نہیں جانتے۔

۳۳۵۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اخلاص کے ساتھ ”لا الہ الا اللہ“ کہتا ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ (کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے اور یہ اسی صورت میں ہوتا ہے کہ کبار سے بچتا رہے۔

۳۳۵۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ابْنُ يَزِيدَ الصَّدَائِي الْبَغْدَادِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ قَاسِمٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَآلِهَ إِلَّا اللَّهُ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى تَقْضَى إِلَى الْعَرْشِ مَا حَتَّابَ الْكِبَائِرِ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۳۶۰۔ حضرت زیاد بن علاقہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے ”اللہم.....“ آخر تک (یعنی اے اللہ میں تجھ سے بری عادات، برے اعمال اور بری خواہشات سے پناہ مانگتا ہوں۔)

۳۳۶۰۔ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ وَأَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ

یہ حدیث غریب ہے اور زیادہ بن علاقہ کے چچا کا نام قطبہ بن مالک ہے یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔

۳۳۶۱۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے ”اللہ اکبر..... اصیلا“ تک پڑھا۔ (یعنی اللہ بہت بڑا ہے، تمام اور بہت سی تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور اللہ صبح و شام پاکی والا ہے) آپ ﷺ نے (نماز کے بعد) پوچھا کہ کس نے یہ کہا تھا؟ ایک شخص نے عرض کیا: میں نے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تعجب ہوا کہ اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔ ابن عمرؓ فرماتے ہیں، جب سے میں نے یہ کلمات کبھی نہیں چھوڑے۔

۳۳۶۱۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا اسمعيل بن ابراهيم انا الحجاج بن ابى عثمان عن ابى الزبير عن عون بن عبد الله عن ابن عمر قال بينا نحن نصلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ قال رجل من القوم الله اكبر كبيراً والحمد لله كثيراً وسبحان الله بكرة وأصيلاً فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من القائل كذا وكذا فقال رجل من القوم انا يا رسول الله قال عجبنا لها فتحت لها ابواب السماء قال ابن عمر ماتت كنهن منذ سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔ حجاج بن ابی عثمان، حجاج بن میسرہ صواف ہیں۔ ان کی کنیت ابو صلت ہے اور یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۳۳۶۲۔ حضرت ابو ذرؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی یا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی عیادت کی تو ابو ذرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ اللہ کو کون سا کلام زیادہ پسند ہے؟ فرمایا: جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے پسند کر رکھا ہے۔ ”سبحان اللہ وحمده“

۳۳۶۲۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا اسمعيل بن ابراهيم قال اخبرني الحريري عن ابى عبد الله الحمري عن عبد الله بن الصامت عن ابى ذر رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عاده او ان ابا ذر عاده رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بابي انت وامى يا رسول الله اى الكلام احب الى الله فقال ما اصفاه الله لِمَلَأَ كَيْتَهُ سُبْحَانَ رَبِّىَ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّىَ وَبِحَمْدِهِ

۳۳۶۳۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں کی جاتی۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! پھر ہم اس وقت کیا دعا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔

۳۳۶۳۔ حدثنا ابو هشام الرقاعى محمد بن يزيد الكوفى نا يحيى بن اليمان نا سفيان عن زيد العمى عن ابى اياس معاوية بن قرة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدعاء لا يرد بين الاذان والإقامة قالوا فماذا نقول يا رسول الله قال سلوا الله العافية فى الدنيا والآخرة

یہ حدیث حسن ہے۔ یحییٰ ہی نے اس حدیث میں یہ عبارت زیادہ بیان کی ہے کہ لوگوں نے پوچھا: تو پھر ہم اس وقت کیا دعا کیا کریں۔ فرمایا: اللہ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔ محمود بن غیلان بھی کعب اور عبدالرزاق سے وہ ابواحمد اور ابو نعیم سے وہ سفیان سے وہ زید سے وہ معاویہ سے وہ انس سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ ابواسحاق ہمدانی نے بھی یہ حدیث بریدہ بن ابی مریم سے انہوں نے انس سے اور انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کی ہے۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۷۵۱۔

باب ۱۷۵۱۔

۳۳۶۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلکے پھلکے لوگ آگے نکل گئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ فرمایا: جو ذکر الہی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ ذکر ان پر سے گناہوں کے بوجھ اتار دیتا ہے لہذا وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے ہو کر حاضر ہوں گے۔

۳۳۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ الْمُفْرِدُونَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْمُفْرِدُونَ قَالَ الْمُسْتَهْتَرُونَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۳۶۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا "سبحان اللہ..... اللہ اکبر" تک کہنا مجھے ان سب چیزوں سے عزیز ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے (یعنی دنیا و مافیہا سے)۔

۳۳۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۶۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعائیں رنہیں کی جاتیں۔ روزے دار کی افطار کے وقت اور عادل حاکم کی نیز اللہ تعالیٰ مظلوم کی بددعا کو بادل سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری عزت کی قسم میں ضرور تمہاری مدد کروں گا اگرچہ تھوڑے عرصے کے بعد کروں۔

۳۳۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْقُمَيْ عَنْ أَبِي مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مُدَّةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّلَاثَةُ لَا تَرُدُّ دَعْوَتَهُمُ الصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَا نُصْرَتِكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ

یہ حدیث حسن ہے اور سعدان قبی سعدان بن بشر ہیں ان سے عیسیٰ بن یونس، ابو عاصم اور کئی بڑے محدثین روایت کرتے ہیں۔ ابوجاہد کا نام سعد طائی اور کنیت ابومدہ ہے یہ ام المؤمنین عائشہؓ کے مولیٰ ہیں۔ ہم انہیں اسی حدیث سے جانتے ہیں۔ یہ حدیث ان سے طول کے ساتھ منقول ہے۔

۳۳۶۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہم.....“ آخر تک (یعنی اے اللہ! جو کچھ تو نے مجھے سکھایا اس سے مجھے فائدہ عطا فرما اور مجھے مزید علم عطا فرما۔ ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور میں دوزخیوں کے حال سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔)

۳۳۶۷۔ حدثنا ابو کربنا عبد اللہ بن نمیر عن موسیٰ بن عبیدہ عن محمد بن ثابت عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم انفعنی بما علمتني ما ينفعني وزدني علما الحمد لله على كل حال واعوذ بالله من حال اهل النار یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۳۳۶۸۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نامہ اعمال لکھنے والوں کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں جب وہ کسی جماعت کو ذکر الہی میں مشغول پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آ جاؤ۔ چنانچہ وہ آتے ہیں اور انہیں دنیا کے آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا وہ کہتے ہیں: ہم نے انہیں تیری تعریف بیان کرتے ہوئے، تیری بزرگی بیان کرتے ہوئے اور تیرا ذکر کرتے ہوئے چھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں، نہیں۔ فرماتے ہیں: اگر وہ لوگ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ عرض کرتے ہیں: اگر وہ دیکھ لیں تو اور شدت سے تمہید و بزرگی بیان کرنے لگیں اور اس سے زیادہ شدت سے ذکر کرنے لگیں۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں کہ: تیری جنت کے طلبگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اگر وہ جنت دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ دیکھ لیں تو اور زیادہ شدت اور حرص سے اسے مانگیں گے پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں کہ: دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے دوزخ دیکھی ہے؟ عرض کرتے ہیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر وہ لوگ دوزخ دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ دیکھ لیں تو اس سے زیادہ بھاگیں، اور زیادہ ڈریں اور پہلے سے بھی زیادہ پناہ مانگیں۔

۳۳۶۸۔ حدثنا ابو کربنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ او عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لله ملائکۃ ساجدین فی الارض فضلا عن کتاب الناس فاذا وجدوا اقواما یذکرون اللہ تنادوا هلموا الی بغیتکم فیجئون فیخفون بهم الی السماء الدنيا فیقول اللہ ائی شیء ترککم عبادی یصنعون فیقولون ترکناهم یحمدونک ویمجدونک ویدکرونک قال فیقول هل راؤنی قال فیقولون لا قال فیقول فکیف لوراؤنی قال فیقولون لوراؤک لکانوا اشد تمجیدا واشد تحجیدا واشد ذکرا قال فیقول وائی شیء یطلبون قال فیقولون یطلبون الجنة قال فیقول هل راؤها فیقولون لا قال فیقول فکیف لوراؤها قال فیقولون لوراؤها لکانوا اشد طلبا واشد علیها حرصا قال فیقول فمن ائی شیء یتعبدون قالوا یتعبدون من النار قال فیقول فهل راؤها فیقولون لا قال فیقول فکیف لوراؤها فیقولون لوراؤها لکانوا اشد منها هربا واشد منها خوفا واشد منها تعودا قال فیقول انی اشهدکم انی قد غفرت لهم فیقولون ان فیهم فلانا الخطاء لم یردھم انما جاءهم لِحاجة فیقول هم القوم لا یسقی لهم جلیس

چنانچہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کی مغفرت کر دی۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ ایک شخص ان میں ایسے ہی اپنے کس کام سے آیا تھا۔ انہیں دیکھ کر بیٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمانے ہیں کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو ہریرہؓ سے اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔

۳۳۶۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ”لاحول ولا قوة الا باللہ“ زیادہ پڑھا کرو۔ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ مکمل کہتے ہیں کہ جو شخص ”لاحول ولا قوة الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ“ پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ضرر کے ستر دروازے دور کر دیتے ہیں ان میں سے ادنیٰ ترین فقر ہے۔

۳۳۶۹۔ حدثنا ابو کریب نا ابو خالد الاحمر عن هشام بن الغاز عن مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مِنْ قَوْلٍ لَّا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُولٌ فَمَنْ قَالَ لَّا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا مَنَجًا مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَشَفَ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الضَّرِّ أَذَاهُنَّ الْفَقْرُ

اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ مکحول کا ابو ہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں۔

۳۳۷۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کی ایک ”اختیاری“ دعا قبول کی جاتی ہے۔ میں نے اپنی دعا امت کی شفاعت کے لئے رکھ چھوڑی ہے۔ اور یہ انشاء اللہ ہر اس شخص کو ملنے والی ہے جو اس حالت میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتا تھا۔

۳۳۷۰۔ حدثنا ابو کریب نا ابو معاوية عن الاعمش عن أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَحَابَّةٌ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّأُمَّتِي وَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ مَّاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْعًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۷۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اگر کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت کے سامنے اسے یاد کرتا ہوں اور اگر کوئی بندہ میری طرف ایک بابت آتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں اور اگر وہ چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر آتا ہوں۔

۳۳۷۱۔ حدثنا ابو کریب نا ابو معاوية وابن نمير عن الاعمش عن أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شَيْئًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْسِحُ آتِيَتَهُ هَرُولَةً

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اعمش سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کہ ”میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں“ سے مراد یہ ہے کہ میں اپنی رحمت و مغفرت اس کے ساتھ کر دیتا ہوں۔ بعض علماء محدثین بھی اس کی یہی تفسیر کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری سے تقرب ڈھونڈتا ہے اور اس کے مامورات اور احکام بجالاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر رحمت و مغفرت نازل ہوتی ہے۔

۳۳۷۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے جہنم کے عذاب سے پناہ مانگا کرو۔ اسی طرح عذاب قبر، دجال کے فتنے اور زندگی اور موت کے فتنے سے بھی پناہ مانگا کرو۔

۳۳۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَاسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ
یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۳۷۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص شام کو تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا ”اعوذ..... خلق“ تک تو اسے اس رات کوئی زہر اثر نہیں کرے گا۔ سہیل کہتے ہیں کہ ہمارے گھر والے اسے سکھایا کرتے اور ہر رات پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ان میں سے کسی لڑکی کو کسی چیز نے ڈنگ مارا تو اسے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

۳۳۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ جِئْتُ يُمَيْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ حُمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةِ قَالَ سَهِيلٌ فَكَانَ أَهْلُنَا تَعْلَمُونَهَا فَكَانُوا يَقُولُونَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ فَلَدِغَتْ جَارِيَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا

یہ حدیث حسن ہے۔ مالک اسے سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ عبید بن عمار لکھی راوی یہ حدیث سہیل سے روایت کرتے ہوئے اس میں ابو ہریرہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۳۳۷۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دعا رسول اللہ ﷺ سے سیکھی تھی۔ میں اسے کبھی نہیں چھوڑتا۔ ”اللهم..... آخرتک (یعنی اے اللہ! مجھے توفیق دے کہ تیرا شکر ادا کروں تیرا زیادہ سے زیادہ ذکر کروں، تیری نصیحت کی اتباع کروں اور تیری وصیت کو یاد رکھوں۔)

۳۳۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا وَكِيعٌ نَا ابُو فَضَالَةَ الْفَرَحِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدَعُهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أُعْظِمُ شُكْرَكَ وَأُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَأَتَّبِعُ نَصِيحَتَكَ وَأَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ
یہ حدیث غریب ہے۔

۳۳۷۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرتا ہے تو اس کی دعا ضرور قبول کی جاتی

۳۳۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا اللَّيْثُ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

ہے۔ خواہ دنیا ہی میں اسے وہ چیز عطا کر دی جائے یا اسے اس کے لئے آخرت میں ذخیرہ بنا دیا جائے یا پھر اس دعا کی وجہ سے اس کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو جاتا ہے۔ بشرط یہ کہ اس کی دعا کسی گناہ یا قطع رحم کے لئے نہ ہو اور وہ جلدی نہ کرے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جلدی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا یعنی یہ کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی لیکن اس نے قبول نہیں کی۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو اللَّهَ بِدُعَاءٍ إِلَّا اسْتَجِيبَ لَهُ، فَمَا أَنْ يُعَجَّلَ لَهُ، فِي الدُّنْيَا، وَأَمَا أَنْ يُدْخَلَ لَهُ، فِي الْآخِرَةِ، وَأَمَا أَنْ يُكْفَرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوبِهِ بِقَدَرٍ مَادَعَا مَا لَمْ يَدْعُ بِأَتَمِّ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ أَوْ يَسْتَعِجِلْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَسْتَعِجِلْ قَالُوا يَقُولُ دَعَوْتُ رَبِّيَ فَمَا اسْتَجَابَ لِي

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۳۳۷۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں کہ اپنے ہاتھ یہاں تک بلند کرے کہ اس کے بغل کھل جائیں اور پھر اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگے اور اللہ تعالیٰ اسے عطا نہ کریں بشرطیکہ وہ جلدی نہ کرے۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ جلدی کس طرح کرے گا؟ یعنی اس طرح کہنے لگے کہ میں نے بہت مانگا لیکن مجھے کچھ نہیں دیا گیا۔

۳۳۷۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ نَاصِبِي بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّىٰ يَدْعُوَ، وَيُطْلِعَ، يَسْأَلُ اللَّهَ مَسْأَلَةً إِلَّا آتَاهَا إِيَّاهُ مَا لَمْ يَعْجَلْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ عَجَلَتْهُ، قَالَ يَقُولُ قَدْ سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ فَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا

یہ حدیث زہری بھی ابو عبیدہ سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے بشرط یہ کہ وہ جلدی نہ کرے یعنی یہ نہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہیں ہوئی۔

۳۳۷۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنا اللہ کی بہترین عبادت ہے۔

۳۳۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ مُوسَىٰ نَاصِبِيٌّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّىٰ يَدْعُوَ، وَيُطْلِعَ، يَسْأَلُ اللَّهَ مَسْأَلَةً إِلَّا آتَاهَا إِيَّاهُ مَا لَمْ يَعْجَلْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ عَجَلَتْهُ، قَالَ يَقُولُ قَدْ سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ فَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۳۳۷۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ دیکھے کہ کیا تمنا کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی تمناؤں میں سے کیا لکھ دیا جاتا ہے۔ ①

۳۳۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ مُوسَىٰ نَاصِبِيٌّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّىٰ يَدْعُوَ، وَيُطْلِعَ، يَسْأَلُ اللَّهَ مَسْأَلَةً إِلَّا آتَاهَا إِيَّاهُ مَا لَمْ يَعْجَلْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ عَجَلَتْهُ، قَالَ يَقُولُ قَدْ سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ فَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۳۷۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ دیکھے کہ کیا تمنا کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کی تمناؤں میں سے کیا لکھ دیا جاتا ہے۔ ①

۳۳۷۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ مُوسَىٰ نَاصِبِيٌّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّىٰ يَدْعُوَ، وَيُطْلِعَ، يَسْأَلُ اللَّهَ مَسْأَلَةً إِلَّا آتَاهَا إِيَّاهُ مَا لَمْ يَعْجَلْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ عَجَلَتْهُ، قَالَ يَقُولُ قَدْ سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ فَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا

① یعنی انسان کو چاہئے کہ ہمیشہ نیک چیز کی آرزو کرے تاکہ وبال آخرت کا سبب نہ بن جائے۔ (مترجم)۔ ② میرا وارث کر دے یعنی انہیں میری زندگی تک باقی رکھ۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

يَدْعُو فَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ
وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ وَاَنْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ يَّظْلِمُنِيْ
وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِي

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۳۸۰۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے رب سے اپنی ہر حاجت مانگے یہاں تک کہ اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی رب سے مانگے۔

۳۳۸۰۔ حدثنا ابو داود سليمان بن الاشعث السجزي ثنا قطن البصري نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن انس رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليسأل أحدكم ربه حاجته كلها حتى يسأل شسع نعله اذا انقطع

یہ حدیث غریب ہے کئی راوی اسے جعفر بن سلیمان سے وہ ثابت بنانی سے اور وہ رسول خدا ﷺ سے نقل کرتے ہیں اس سند میں انہوں نے انسؓ کا ذکر نہیں کیا۔ صالح بن عبد اللہ بن جعفر بن سلیمان سے وہ ثابت بنانی سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: ”ہر شخص کو اپنی تمام ضروریات اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہئیں۔ یہاں تک کہ نمک اور جوتے کا تسمہ بھی اگر ٹوٹ جائے تو یہ بھی اسی سے مانگے۔“ یہ حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے جو قطنی نے جعفر بن سلیمان سے نقل کی ہے۔

أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مناقب وخصائل کے متعلق رسول اکرم ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

باب ۱۷۵۲۔ آنحضرت ﷺ کی فضیلت۔

باب ۱۷۵۲۔ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۳۸۱۔ حضرت واہل بن اسحقؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی اولاد سے اسمعیلؑ کو چنانہ سے بنو کنانہ کو ان میں سے قریش کو ان میں سے بنو ہاشم کو اور ان میں سے مجھے۔

۳۳۸۱۔ حدثنا خلاد بن اسلم البغدادي نا محمد بن مصعب نا الاوزاعي عن ابي عمار عن واثلة بن الأسقع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله اصطفى من ولد إبراهيم إسماعيل واصطفى من ولد إسماعيل بنى كنانة واصطفى من بنى كنانة قريشا واصطفى من قريش بني هاشم واصطفاني من بنى هاشم

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۸۲۔ حضرت عباسؓ بن عبد المطلب نے خدمت اقدس میں عرض کیا کہ قریش آپؐ میں بیٹھ کر اپنے حسب کا ذکر کرنے لگے تو آپؐ

۳۳۸۲۔ حدثنا يوسف بن موسى القطان البغدادي نا عبيد الله بن موسى عن اسمعيل بن ابي خالد عن

کی مثال ایسے درخت سے دی جو کوڑی پر ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پوری مخلوق کو پیدا کیا اور مجھے ان میں سے بہترین فرقے میں پیدا کیا۔ پھر دو فرقوں کو پسند کیا۔ پھر قبیلوں میں سے پسند کیا اور مجھے بہترین قبیلے میں کیا پھر گھروں کو چنا اور مجھے ان میں سے بہترین گھر میں پیدا کیا۔ چنانچہ میں ان سے ذات میں بھی بہتر ہوں اور گھرانے میں بھی۔

یزید بن ابی زیاد عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَأَنْ قُرَيْشًا جَلَسُوا فَتَذَاكَرُوا أَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوا مِثْلَكَ مِثْلَ نَحْلَةٍ فِي كَبُورَةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخُلُقَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ فِرْقَتِهِمْ وَخَيْرِ الْقُرَيْشِينَ ثُمَّ خَيْرَ الْقَبَائِلِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ الْقَبِيلَةِ ثُمَّ خَيْرَ الْبُيُوتِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ بُيُوتِهِمْ فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا

یہ حدیث حسن ہے اور عبد اللہ: حارث بن نوفل ہیں۔

۳۳۸۳۔ حضرت مطلب بن ابی وداعہ فرماتے ہیں کہ عباس بن عبدالمطلب، رسول اللہ (ﷺ) کے پاس حاضر ہوئے گویا کہ وہ (قریش وغیرہ سے) کچھ سن کر آئے تھے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور لوگوں سے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا: آپ اللہ کے رسول ہیں آپ ﷺ پر سلامتی ہو۔ پھر فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو ان میں سے بہترین لوگوں سے مجھے پیدا کیا۔ پھر دو گروہ کئے اور مجھے ان دونوں میں سے بہتر گروہ میں سے پیدا کیا۔ پھر ان کے کئی قبیلے بنائے اور مجھے ان میں سے بہترین قبیلے میں پیدا کیا۔ پھر ان میں سے کئی گھرانے بنائے ان میں سے بھی بہترین گھرانے میں مجھے پیدا کیا اسی طرح بہترین ذات میں بھی۔

۳۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نا ابوالاحمد نا سفيان عن يزيد بن ابی زياد عن عبد الله بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب بن ابی وداعة قال جاء العباس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانه سمع شيئا فقام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول الله عليك السلام قال انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب ان الله خلق الخلق فجعلني في خيرهم ثم جعلهم فرقتين فجعلني في خيرهم فرقة ثم جعلهم قبائل فجعلني في خيرهم قبيلة ثم جعلهم بيوتا فجعلني في خيرهم بيتا وخيرهم نفسا

یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری بھی یزید بن ابی زیاد سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یعنی اسماعیل بن ابی خالد کی حدیث جو انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے اور انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے نقل کی ہے۔

۳۳۸۴۔ حضرت واثلہ بن اسقع کہتے ہیں..... الخ۔ اس کا ترجمہ حدیث نمبر ۳۳۸۸ میں گزر چکا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اسمعيل نا سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي نا الوليد بن مسلم نا الازاعي نا شداد أبو عمار ثني واثلثة بن الأسقع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اصطفى كنانة من ولد اسمعيل واصطفى قريشا من كنانة واصطفى هاشميا من قريش واصطفاني

مِنْ بَنِي هَاشِمٍ

۳۳۸۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے پوچھا، یا رسول اللہ (ﷺ) آپ پر نبوت کب واجب ہوئی فرمایا: جب آدم کی روح اور جسم تیار ہو رہا تھا۔

۳۳۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَمَامٍ الْوَلِيدُ بْنُ شِجَاعٍ عَنْ الْوَلِيدِ الْبَغْدَادِيِّ عَنْ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النَّبُوءَةُ قَالَ وَادَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۳۸۶۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قبر میں سے قیامت کے دن سب سے پہلے نکلوں گا، جب لوگ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور اگر یہ نا امید ہوں گے تو میں انہیں بشارت دوں گا اور اس دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اور میں اولادِ آدم میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر ہوں اور کوئی فخر نہیں۔

۳۳۸۶۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا وَقَفُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا تَسَبَّحُوا لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي وَلَا فَخْرَ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۳۸۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کی زمین سب سے پہلے پھٹے گی پھر مجھے جنت کے کپڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔ اس کے بعد میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا۔ اس جگہ تمام مخلوقات میں سے میرے علاوہ کوئی نہیں کھڑا ہو سکے گا۔

۳۳۸۷۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأَكْسِي الْحُلَّةَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدًا مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۵۳۔

باب ۱۷۵۳۔

۳۳۸۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگا کرو۔ لوگوں نے پوچھا: وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا: جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ وہ صرف ایک ہی شخص کو عطا کیا جائے گا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں۔

۳۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نا أَبُو عَاصِمٍ نا سَفِيَّانٌ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ لَيْثٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلِيمٍ قَالَ ثَنِي كَعْبٌ ثَنِي أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْوَسِيلَةُ قَالَ أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْأَلُهَا

إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ أَرَجُو أَنْ أَكُونُ أَنَا هُوَ

یہ حدیث غریب ہے اس کی سند میں مذکور کعب مشہور شخص نہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ لیث بن ابی سلیم کے علاوہ کسی اور نے ان سے

روایت کی ہو۔

۳۳۸۹۔ حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور تمام انبیاء کی مثال اس طرح ہے کہ ایک شخص نے ایک بہت خوبصورت گھر بنایا۔ اسے مکمل اور خوبصورت کرنے کے بعد ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد گھومتے اور تعجب کرتے کہ یہ اینٹ کیوں چھوڑ دی، میری مثال بھی انبیاء میں اسی طرح ہے اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن انبیاء کا امام ہوں گا۔ اور (ان کی) شفاعت کروں گا۔ کوئی فخر نہیں۔

۳۳۸۹۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر العقدي نا زهير بن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الطفيّل بن أبيّ بن كعب أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مثلي في النبيّن كمثل رجل بنى دارا فأحسنها وأكملها وأجملها وترك منها موضع لبنّة فجعل الناس يطوفون بالبناء ويعجبون منه ويقولون لو تم موضع تلك اللبنّة وأنا في النبيّن موضع تلك اللبنّة بهذا الإسناد عن النبيّ صلى الله عليه وسلم قال إذا كان يوم القيامة كنت إمام النبيّن وصاحب شفاعتهم غير فخر

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۳۹۰۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں کرتا۔ میرے ہی ہاتھ میں حمد الہی کا جھنڈا ہوگا کوئی فخر نہیں، اس دن آدم سمیت ہر نبی میرے جھنڈے تلے ہوگا۔ اور میں ہی وہ شخص ہوں جس کی قبر کی زمین سب سے پہلے پھٹے گی اور کوئی فخر نہیں۔ اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

۳۳۹۰۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفین عن بن جدعان عن أبي نصرّة عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا سيد ولد آدم يوم القيامة ولا فخر ويبدى لواء الحمد ولا فخر وما من نبي يومئذ آدم فمن سواه إلا تحت لوائى وأنا أول من تنشق عنه الأرض ولا فخر وفي الحديث قصة

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۳۹۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو وہی کلمات دہراؤ جو مؤذن کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتے ہیں پھر میرے لئے وسیلہ مانگو یہ جنت کا ایک درجہ ہے۔ اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ اس کا مستحق ہوگا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں اور جو میرے لئے وسیلہ مانگے

۳۳۹۱۔ حدثنا محمد بن اسمعيل اخبرنا عبد الله بن يزيد المقرئ نا حيوة نا كعب بن علقمة سمع عبد الرحمن بن جبير أنّه سمع عبد الله بن عمرو أنّه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول ثم صلوا علىّ فإنّه من صلّى علىّ صلوة صلّى الله عليه بها عشرًا

ثُمَّ سَلُّوا لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَن أَكُونَ أَنَا هُوَ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے امام بخاری کہتے ہیں کہ یہ عبدالرحمن بن جبیر قریشی ہیں اور مصر کے رہنے والے ہیں جب کہ نفیر کے پوتے عبدالرحمن شامی ہیں۔

۳۳۹۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ چند صحابہ رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ آپ ﷺ تشریف لائے اور جب ان کے قریب پہنچے تو ان کی باتیں سنیں۔ کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوقات میں سے ابراہیمؑ کو دوست بنا لیا۔ دوسرا کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کا موسیٰؑ سے کلام کرنا اس سے بھی زیادہ تعجب خیز بات ہے۔ تیسرے نے کہا کہ عیسیٰؑ روح اللہ ہیں اور کن سے پیدا ہوئے ہیں۔ چوتھا کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے آدَمَ کو چن لیا۔ چنانچہ آپ ﷺ آئے اور سلام کرنے کے بعد فرمایا: میں نے تم لوگوں کی باتیں اور تمہارا تعجب کرنا سن لیا ہے کہ ابراہیمؑ اللہ کے دوست ہیں اور وہ اسی طرح ہیں۔ موسیٰؑ اللہ کے چنے ہوئے ہیں وہ بھی اسی طرح ہیں۔ عیسیٰؑ روح اللہ اور اس کے کلمہ کن سے پیدا ہوئے ہیں یہ بھی اسی طرح ہیں۔ آدَمَ کو اللہ نے اختیار کیا ہے وہ بھی اسی طرح ہیں۔ ۱۔ جان لو کہ میں اللہ کا محبوب ہوں اور یہ فخر یہ نہیں کہہ رہا، میں ہی حمد کے جھنڈے کو قیامت کے دن اٹھاؤں گا۔ یہ بھی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا، میں ہی سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب نے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی۔ یہ بھی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔ میں ہی سب سے پہلے جنت کی زنجیر کھٹکھٹاؤں گا اور اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولیں گے۔ پھر میں اس میں مومن فقراء کے ساتھ داخل ہوں گا۔ یہ بھی بطور فخر نہیں کہہ رہا ہوں گزشتہ اور آنے والے تمام لوگوں میں سب سے بہتر ہوں یہ بھی بطور فخر نہیں کہہ رہا۔ (بلکہ بتانے کے لئے کہہ رہا ہوں۔)

۳۳۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ نَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَهُ، قَالَ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَكَّرُونَ فَسَمِعَ حَدِيثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيلًا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ آخَرُ مَاذَا بَاعُجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوسَى كَلِمَةً تَكْلِيمًا وَقَالَ آخَرُ فَعَيْسَى كَلِمَةً اللَّهُ وَرُوحُهُ وَقَالَ آخَرُ آدَمَ اضْطَفَاهُ اللَّهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبْتُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَمُوسَى نَجِيُّ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَعَيْسَى رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ وَآدَمَ اضْطَفَاهُ اللَّهُ وَهُوَ كَذَلِكَ إِلَّا وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لَوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ خَلْقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللَّهُ لِي قَيْدَ خَلْقِهَا وَمَعِيَ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَلَا فَخْرَ

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۳۹۳۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ الطَّائِي الْبَصْرِيُّ نَا

۳۳۹۳۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ توریت میں

۱۔ یعنی انبیاء کے متعلق مذکور تمام درجات حق ہیں۔ (مترجم)

محمد (ﷺ) کی صفات مذکور ہیں اور یہ کہ عیسیٰ بن مریم ان کے ساتھ دفن ہوں گے ابو مودود کہتے ہیں کہ حجرہ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

ابو قتیبہ مسلم بن قتیبہ قال ثنی ابو مودود المدنی نا عثمان بن الضحاك عن محمد بن يوسف بن عبد الله بن سلام قال مكتوب في التوراة صفة محمد وعيسى بن مريم يدفن معه قال فقال ابو مودود قد بقي في البيت موضع قبر

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عثمان بن ضحاک بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ ان کا معروف نام ضحاک بن عثمان مدینی ہیں۔

۳۳۹۴۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تھے اس دن ہر چیز روشن ہو گئی تھی اور جس دن انتقال ہوا اس روز ہر چیز تاریک ہو گئی۔ ہم نے ابھی آپ ﷺ کو دفن کرنے کے بعد ہاتھوں سے خاک بھی نہیں جھاڑی تھی کہ ہمارے دل بدل گئے۔ ❶

۳۳۹۴۔ حدثنا بشر بن هلال الصواف البصري نا جعفر بن سليمان الضبي عن ثابت عن انس بن مالك قال لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة اضاء منها كل شيء فلما كان اليوم الذي مات فيه اظلم منها كل شيء وما نفضنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الايدي وانا لفي دفيه حتى انكرنا قلوبنا

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۵۴۔ آنحضرت ﷺ کی پیدائش۔

باب ۱۷۵۴۔ ماجاء في ميلاد النبي صلى الله عليه وسلم

۳۳۹۵۔ حضرت قیس بن مخرمہؓ کہتے ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ہاتھیوں والے سال میں پیدا ہوئے۔ حضرت عثمان بن عفانؓ نے قبیلہ بنو ہجر بن لیث کے ایک شخص قباث بن اشیم سے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ کہنے لگے:

۳۳۹۵۔ حدثنا محمد بن بشار العبدی ناوهب بن جرير نا ابی قال سمعت محمد بن اسحاق يحدث عن المطلب بن عبد الله بن قيس بن مخزومة قال ولدت انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفيل قال وسئل عثمان بن عفان قبات بن اشيم اخا بني يعمر بن ليث انت اكبر ام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكبر مني وانا اقدم منه في الميلاد قال ورأيت خذق الطير اخضر مجيلا

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

❶ یعنی دلوں میں ایمان کا وہ نور نہ رہا جو آپ کی حیات طیبہ میں تھا۔ یہ مقام عبرت ہے کہ آج اتنی مدت گزر جانے کے بعد کتنا فرق آ گیا ہوگا۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۷۵۵۔ نبوت کی ابتداء کے متعلق۔

۳۳۹۶۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ ابوطالب تجارت کے لئے شام کی طرف گئے تو نبی کریم ﷺ بھی ان کے ساتھ چل دیئے۔ قریش کے شیوخ بھی ساتھ تھے۔ جب وہ لوگ راہب کے پاس پہنچے تو وہ اپنے صومغہ (معتف) سے اترے۔ ان لوگوں نے اپنے اونٹوں سے کجاوے اتار دیئے۔ وہ راہب ان کے پاس آیا۔ یہ لوگ ہمیشہ وہاں سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ نہ کبھی ان لوگوں کی طرف آیا اور نہ ہی کبھی التفات کیا۔ وہ اپنے کجاوے اتار رہے تھے کہ راہب ان کے درمیان گھس گیا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا۔ یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں۔ یہ تمام جہانوں کے مالک کے رسول ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجیں گے۔ قریش کے مشائخ کہنے لگے۔ تمہیں یہ کس طرح معلوم ہوا؟ وہ کہنے لگا: جب تم لوگ اس ٹیلے پر سے اترے تو کوئی پتھر یا درخت ایسا نہیں رہا جو سجدے میں نہ گر گیا ہو۔ اور یہ دونوں نبی کے علاوہ کسی اور کو سجدہ نہیں کرتے۔ میں انہیں نبوت کی مہر سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے شانے کی اوپر والی ہڈی پر سب کی طرح ثبت ہے پھر واپس گیا اور ان کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے کر آیا تو آپ ﷺ اونٹ چرانے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ کہنے لگا کہ کسی کو بھیج کر انہیں بلاؤ۔ چنانچہ آپ جب تشریف لائے تو بدلی آپ ﷺ پر سایہ کئے ہوئے ساتھ چل رہی تھی۔ لوگ درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ جب بیٹھے تو درخت جھک گیا اور آپ ﷺ پر سایہ ہو گیا۔ راہب کہنے لگا دیکھو درخت بھی ان کی طرف جھک گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ وہیں کھڑا انہیں قسم دے کر کہنے لگا کہ انہیں روم نہ لے جاؤ وہاں کے لوگ انہیں دیکھ کر ان کے اوصاف سے پہچان لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ پھر متوجہ ہوا تو دیکھا کہ سات روئی آئے ہیں اور ان سے پوچھنے لگا کہ کیوں آئے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ ہم اس لئے آئے ہیں کہ یہ نبی اس مہینے باہر نکلے گا۔ لہذا ہر راستے پر کچھ لوگ متعین کئے گئے ہیں جب ہمیں تم لوگوں کا پتہ چلا تو ہمیں اس طرف بھیج دیا گیا۔ راہب نے پوچھا کہ کیا تمہارے پیچھے بھی کوئی ہے جو تم سے بہتر ہیں کہنے لگے ہمیں بتایا گیا کہ وہ (نبی) تمہارے راستے

باب ۱۷۵۵۔ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۳۳۹۶۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَعْرَجِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَرْوَانَ نَا يُونُسَ بْنَ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاحٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطَ فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمْرُؤُونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ قَالَ فَهُمْ يَحْكُونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاحُ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عَلَّمَكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ حَجَرٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيِّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفٍ كَتَبَهُ مِثْلُ التَّفَاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا آتَاهُمْ بِهِ فَكَانَ هُوَ فِي رِعْمَةِ الْأَيْلِ فَقَالَ أَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ تَظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلَى فَيءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيءِ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى فَيءِ الشَّجَرِ

مَا لَ

عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ أَنْ لَا يَذْهَبُوا بِهِ إِلَى الرُّومِ فَإِنَّ الرُّومَ إِنْ رَأَوْهُ عَرَفُوهُ بِالْصِّفَةِ فَيَقْتُلُونَهُ فَالْتَفَتَ فَإِذَا بِسَبْعَةِ قَدْ أَقْبَلُوا مِنَ الرُّومِ فَاسْتَقْبَلُوهُمْ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوا جِئْنَاكَ هَذَا النَّبِيُّ خَارِجٌ فِي هَذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيقٌ إِلَّا بُعِثَ إِلَيْهِ بِأَنَاسٍ وَإِنَّا قَدْ أَخْبَرْنَا خَبْرَهُ بُعِثْنَا إِلَى طَرِيقِكَ هَذَا فَقَالَ هَلْ خَلَقْتُمْ أَحَدًا هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ

میں ہے۔ راہب کہنے لگا دیکھو اگر اللہ کسی کام کا ارادہ کر لیں تو کیا کوئی شخص انہیں روک سکتا ہے؟ کہنے لگے: نہیں۔ راہب نے کہا کہ پھر ان کے ہاتھ پر بیعت کرو اور ان کے ساتھ رہو۔ پھر وہ اہل مکہ سے مخاطب ہوا اور قسم دے کر پوچھا کہ ان کا ولی کون ہے؟ کہنے لگے: ابوطالب۔ وہ انہیں قسمیں دیتا رہا یہاں تک کہ ابوطالب نے آپ ﷺ کو واپس بھیج دیا اور ابوبکرؓ اور بلالؓ کو آپ ﷺ کے ساتھ بھیجا اور پھر اس راہب نے انہیں کھٹک اور زیتون بطور تحفہ دیا۔ ❶

قَالُوا إِنَّمَا أَخْبَرْنَا خَبْرَهُ، بَطَرِيْقَكَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ أَمْرًا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَهُ، هَلْ يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ رَدَّهُ، قَالُوا لَا قَالَ فَبَايَعُوهُ وَأَقَامُوا مَعَهُ، قَالَ أَنَشُدْكُمْ بِاللَّهِ أَتَيْكُمْ وَلِيُّهُ، قَالُوا أَبُو طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ، حَتَّى رَدَّهُ، أَبُو طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ، أَبَا بَكْرٍ وَبِلَالًا وَزَوْدَهُ الرَّاهِبَ مِنَ الْكَعْلِكِ وَالزَّيْتِ

یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۷۵۶۔ مَا جَاءَ فِي مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِينَ بُعِثَ

باب ۱۷۵۶۔ آپ ﷺ کتنی عمر کے تھے جب مبعوث ہوئے۔

۳۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدَ بْنَ بَشَارِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَدَى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشَرَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَتَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۹۸۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات پینٹھ برس کی عمر میں ہوئی۔

۳۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَدَى عَنْ هِشَامِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً

محمد بن بشار بھی اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ امام بخاری بھی ان سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۳۳۹۹۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہ بہت لمبے تھے اور نہ کوتاہ قد۔ آپ کا رنگ نہ بالکل سفید تھا اور نہ بالکل گندم گوں، آپ ﷺ کے سر کے بال نہ بالکل گھنگھریالے تھے نہ بالکل سیدھے اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث کیا تو آپ ﷺ کی عمر چالیس برس تھی۔ چنانچہ آپ ﷺ تیرہ سال مکہ میں رہے، پھر دس برس مدینہ میں اور تیرہ سال کی عمر میں وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ

۳۳۹۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنَا مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ وَلَا بِالْأَمْهَقِ وَلَا بِالْأَدَمِ وَلَيْسَ بِالْحَجْدِ الْقَطِطِ وَلَا

❶ محدثین میں سے بعض اس حدیث کو اس لئے ضعیف قرار دیتے ہیں کہ بلالؓ اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور ابوبکرؓ آنحضرت ﷺ سے بھی دو سال چھوٹے تھے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ اس حدیث کے کمال ثقات ہیں۔ لہذا ممکن ہے کہ کسی راوی کا ادراج ہو۔ (مترجم)

بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتَيْهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيَضَاءَ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۵۷۔ مَا جَاءَ فِي آيَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللَّهُ بِهِ

۳۴۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا نَا ابوداؤد الطيالسي نا سليمان بن معاذ الضبي عن سماك بن حرب عن جابر بن سمره قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن بمكة حجرا كان يسلم على ليالى بعثت انى لأعرفه الآن
۳۴۰۱۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک کوئلے سے صبح سے رات تک (ہم لوگ) کھاتے رہے۔ وہ اس طرح کہ دس آدمی اٹھتے اور دس بیٹھ جاتے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے سمرہ سے پوچھا کہ کیا اس میں مزید نہیں ڈالا جاتا تھا؟ فرمایا: تم کس بات پر تعجب کر رہے ہو اس میں اسی طرف سے بڑھایا جا رہا تھا۔ اور ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَتَدَاوَلُ مِنْ قِصْعَةٍ مِنْ غُلُوَّةٍ حَتَّى اللَّيْلِ تَقُومُ عَشْرَةٌ وَتَقْعُدُ عَشْرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ آيٍ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هَهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوعلاء کا نام یزید بن عبد اللہ الثخیری ہے۔

باب ۱۷۵۸۔

باب ۱۷۵۸۔

۳۴۰۲۔ حَدَّثَنَا عِبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ السَّيِّدِ عَنْ عِبَادِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۳۴۰۲۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ مکہ کی گلیوں میں نکلا تو ہر پتھر اور درخت آپ ﷺ کو سلام کرتا کہ اے رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ کئی حضرات اسے والید بن ابی ثور سے اور وہ عباد بن ابی زید سے نقل کرتے ہیں۔ فردہ بھی انہی میں ہیں جن کی کنیت ابو مغراء ہے۔

باب ۱۷۵۹۔

باب ۱۷۵۹۔

۳۴۰۳۔ حدثنا محمود بن غیلان نا عمر بن یونس عن عکرمۃ بن عمار عن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الی لیزق جذع واتخذوا له منبراً فخطب علیہ فحن الجذع حنین الناقۃ فنزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمسہ فسکت

۳۴۰۴۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ پھر لوگوں نے آپ ﷺ کے لئے منبر بنادیا جب آپ ﷺ اس پر خطبہ دینے لگے تو وہ تناس طرح رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نیچے اترے اور اسے چھو تو وہ چپ ہو گیا۔

اس باب میں ابی، جابر، ابن عمر، اہل بن سعد، ابن عباس اور ام سلمہ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۳۴۰۴۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی آپ ﷺ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ میں کس طرح یقین کروں کہ آپ ﷺ نبی ہیں۔ فرمایا: اگر میں اس خوشے سے کہلوادوں کہ وہ گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تب تمہیں یقین آجائے گا چنانچہ آپ ﷺ نے حکم دیا تو وہ خوشہ درخت سے ٹوٹ کر آپ ﷺ کے سامنے گر گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ واپس چلے جاؤ تو وہ واپس چلا گیا اور وہ اعرابی مسلمان ہو گیا۔

۳۴۰۴۔ حدثنا محمد بن اسماعیل نا محمد بن سعید نا شریک عن سماک عن ابی ظبیان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بما اعرف انک نبی قال ان دعوت ہذا العدق من ہذہ تشهد انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل ینزل من النخلۃ حتی سقط الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال ارجع فعاذ فاسلم الاعرابی

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۴۰۵۔ حضرت ابو زید بن اخطب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے چہرے پر ہاتھ پھرا اور میرے لئے دعا کی۔ راوی حدیث غزیرہ کہتے ہیں کہ وہ ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور ان کے سر کے صرف چند بال سفید تھے۔

۳۴۰۵۔ حدثنا محمد بن بشار نا ابو عاصم نا عزرة بن ثابت نا علیاء بن احمہ نا ابو زید بن اخطب قال مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی وجہی ودعالی قال عزرة انه عاش مائۃ وعشرین سنۃ وکس فی رأسہ الاشعیرات بیض

یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو زید کا نام عمرو بن اخطب ہے۔

۳۴۰۶۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں ضعف محسوس کیا

۳۴۰۶۔ حدثنا اسحاق بن موسی الانصاری نا معن قال عرضت علی مالک بن انس عن اسحاق

ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو بھوک ہے کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے؟ کہنے لگیں۔ ہاں۔ چنانچہ انہوں نے جو کی روٹیاں نکالیں اور انہیں اوڑھنی میں لپیٹ کر میرے ہاتھ میں دے دیا اور باقی اوڑھنی مجھے اوڑھادی اور مجھے آنحضرت ﷺ کے پاس بھیج دیا۔ میں وہاں پہنچا تو آنحضرت ﷺ کو بہت سے لوگوں کے ساتھ پایا۔ میں وہاں کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کھانا دے کر؟ عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اٹھو۔ وہ لوگ چل پڑے اور میں ان کے آگے آگے تھا۔ یہاں تک کہ میں ابو طلحہ کے پاس آیا اور انہیں ماجرا سنایا۔ ابو طلحہ فرمانے لگے: ام سلیم، رسول اللہ ﷺ صحابہ کے ساتھ تشریف لارہے ہیں اور ہمارے پاس انہیں کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ وہ کہنے لگیں اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ چنانچہ ابو طلحہ نکلے اور آپ ﷺ سے ملے پھر دونوں تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ لے آؤ۔ انہوں نے وہی روٹیاں پیش کر دیں۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں توڑنے کا حکم دیا اور ام سلیم نے ان پر گھی ڈال دیا۔ اور پھر آنحضرت ﷺ نے اس پر جو اللہ نے چاہا پڑھا اور حکم دیا کہ دس آدمیوں کو بلائے۔ وہ کھا کر سیر ہوئے اور چلے گئے پھر دس کو بلایا..... اور اس طرح سب لوگ کھا کر سیر ہو گئے اور وہ ستر یا اسی آدمی تھے۔

بن عبد اللہ بن ابی طلحہؓ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ اَبُو طَلْحَةَ لَا اُمَّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا اَعْرَفَ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَقَتْ الْحَبْرَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِي يَدِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ ارْسَلْتَنِي اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهِ اِلَيْهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلْتُكَ اَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بَطْعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ فَقَوْمُوا قَالَ فَاَنْطَلَقُوا فَاَنْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ فَذَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعِمُهُمْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاَنْطَلَقَ اَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابُو طَلْحَةَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكَ فَاتَتْهُ بِذَلِكَ الْحَبْرَ فَاَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُتَّتْ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ بِعُكَّةٍ لَهَا فَادَمَتَهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ اِئْذَنْ بِعَشْرَةٍ فَاِذَنْ لَهُمْ فَاَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ اِئْذَنْ لِعَشْرَةٍ فَاِذَنْ لَهُمْ فَاَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا فَاکَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ اَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا

باب ۱۷۶۵-

باب ۱۷۶۵-

۳۴۱۲- حضرت ابواسحاق کہتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت برائے سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ فرمایا: نہیں۔ چاند کی طرح تھا۔

۳۴۱۲- حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ نَا حَمِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ أَوَّلَ مَا كَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۶۶-

باب ۱۷۶۶-

۳۴۱۳- حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نہ لمبے تھے نہ چھوٹے قد کے، آپ ﷺ کی ہتھیلیاں اور پاؤں پر گوشت ہوئے تھے۔ سر بھی بڑا تھا اور جوڑ (گھٹنے، کہنیاں وغیرہ) بھی۔ سینے سے ناف تک باریک بال تھے۔ جب چلتے تو آگے کی طرف جھکتے۔ گویا کہ کوئی بلندی سے پستی کی طرف آ رہا ہو۔ میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور بعد آپ ﷺ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

۳۴۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا ابْنُ نَعِيمٍ نَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ هِرْمِزٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ عَنْ مُطْعِمِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ شَتَّى الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الرَّأْسِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيلَ الْمَسْرِبَةِ إِذَا مَشَى تَكْفًا تَكْفِيًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَقَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن وکیع اسے ابی سے اور وہ مسعودی سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۶۷-

باب ۱۷۶۷-

۳۴۱۴- حضرت علیؓ جب نبی کریم ﷺ کے اوصاف بیان کرتے تو کہتے کہ آپ ﷺ نہ بہت لمبے تھے نہ بہت پست قد تھے۔ بلکہ میانہ قد تھے، آپ ﷺ کے بال نہ بہت گھٹکھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ بلکہ تھوڑے تھوڑے گھٹکھریالے تھے۔ بہت موٹے بھی نہیں تھے۔ آپ ﷺ کا چہرہ بالکل گول نہ تھا بلکہ چہرے میں قدرے گولائی تھی۔ رنگ سرخ و سفید، آنکھیں سیاہ، پلکیں لمبی، جوڑ بڑے اور شانہ چوڑا تھا اور دونوں شانوں کے درمیان گوشت تھا۔ آپ ﷺ کے بدن پر بال نہیں تھے۔ بس سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیری تھی، ہتھیلیاں اور تلوے بھرے بھرے تھے، جب چلتے تو پیر زمین پر گاڑ کر چلتے گویا کہ نیچے اتر رہے ہوں۔ اگر کسی کی طرف دیکھتے تو توپورے گھوم کر دیکھتے آنکھیں پھیر کر نہیں۔ آپ ﷺ کے شانوں کے درمیان نبوت

۳۴۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي حَلِيمَةَ مِنْ قِصْرِ الْأَحْنَفِ وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ وَعَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ قَالُوا أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا عَمْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى غَفَرَةَ ثَنَى إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْمُمَغِطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رُبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْحَجْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالْسَبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجُلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلَّمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ أَيْضٌ مُشْرَبٌ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبَ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمَشَاسِ وَالْكَتَدِ أَحْرَدٌ ذُو مَسْرِبَةٍ

شَتْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ وَإِذَا التَفَتَ التَّفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتَفَيْهِ خَاتَمَ النُّبُوَّةَ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَحْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَالْيَنَّهُمْ عَرِيكَةٌ وَأَكْرَمُهُمْ عَشْرَةً مَنْ رَأَى بَدِيهَتَهُ هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعَتُهُ لَمْ أَرَقَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی مہر تھی، وہ خاتم النبیین اور سب سے اچھے سینے والے (حمد سے پاک)، سب سے بہترین لہجے والے، سب سے نرم طبیعت والے اور بہترین معاشرت والے تھے۔ جو اچانک آپ ﷺ کو دیکھتا وہ ڈر جاتا اور جو ملتا محبت کرنے لگتا۔ آپ ﷺ کی تعریف کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور بعد آپ ﷺ سا کوئی نہیں دیکھا۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ ابو جعفر کہتے ہیں کہ میں نے اصمعی کو آپ کی صفات کی تفسیر کرتے ہوئے سنا کہ ”مغمط“ بہت لمبے کو کہتے ہیں میں نے ایک اعرابی کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا کہ ”تمغط فی نشابته“ یعنی اپنا تیر بہت کھینچا، ”مسترد“ اس شخص کو کہتے ہیں جس کا بدن کوتاہ قد ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے میں گھسا ہوا ہو، ”قطط“ ان بالوں کو کہتے ہیں جو بہت گھنگھریا لے ہوں اور ”رجل“ وہ جن میں تھوڑا سا خم ہو۔ ”مطہم“: یعنی نہایت فربہ اور زیادہ گوشت والا۔ ”مککشم“: یعنی گول چہرے والا۔ ”مشرب“ جس کی رنگت سرخ و سفید ہو۔ ”ارعج“ جس کی آنکھیں خوب سیاہ ہوں، ”ہدب“ جس کی پلکیں لمبی ہوں، ”کند“ دونوں شانوں کی درمیانی جگہ۔ اسے کامل بھی کہتے ہیں۔ ”مسرہ“ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر۔ ”شثن“ جس کے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیاں، پھیلیاں اور پاؤں گوشت سے بھرے ہوئے ہیں۔ ”نقلع“ یعنی پیر گاڑ کر چلنا۔ ”صب“ یعنی بلندی سے اترنا۔ ”جلیل المنشاش“ یعنی بڑے جوڑوں والا، اس سے مراد شانوں کا اوپر کا حصہ ہے کہ وہ بلند تھا۔ ”عش“ اس سے مراد صحبت ہے اس لئے کہ ع شیر صاحب کو کہتے ہیں۔ ”بدیہتہ“ یعنی اچانک۔ ”بدھتہ یا مر“ یعنی اسے چونکا دیا۔

باب ۱۷۶۸

باب ۱۷۶۸

۳۴۱۵۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح جلدی جلدی بے سرو پا باتیں نہیں کیا کرتے تھے بلکہ واضح اور الفاظ جدا جدا کر کے بات کیا کرتے تھے تاکہ جو بیٹھا ہو یاد کر لے۔

۳۴۱۵۔ حدثنا حمید بن مسعدة نا حمید بن الاسود عن اسامة بن زيد عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسرد سردا هكذا ولكنه كان يتكلم بكلام يبينه فصل يحفظه من جلس اليه

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف زہری کی روایت سے جانتے ہیں یونس بن یزید اسے زہری سے نقل کرتے ہیں۔

۳۴۱۶۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک کلمے کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ لوگ سمجھیں سکیں۔

۲۴۱۶۔ حدثنا محمد بن يحيى نا ابوقتيبة سلم بن قتيبة عن عبد الله بن المثنى عن ثمامة عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعيد الكلمة ثلاثا لتعقل عنه

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد اللہ بن ثنی کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۷۶۹

باب ۱۷۶۹

۳۴۱۷- حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۳۴۱۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَهْيَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن حبیب سے بھی منقول ہے وہ عبداللہ بن حارث سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں ہم سے اسے احمد بن خالد نے یحییٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہابیٹ سے وہ یزید بن حبیب سے اور وہ عبداللہ بن حارث سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ہنسی آپ کی مسکراہٹ تھی۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ ہم اسے لیث بن سعد کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۷۷۰-۱۷۷۱- مہر نبوت۔

باب ۱۷۷۰-۱۷۷۱- مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ النَّبُوَّةِ

۳۴۱۸- حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجا ہے اور بیمار ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور میں نے آپ کا بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوا تو دیکھا کہ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے۔ جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی ہوتی ہے۔

۳۴۱۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَاحَاتِمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدٍ يَقُولُ ذَهَبْتُ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعَ فَمَسَحَ بِرَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضْؤِهِ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زَرِّ الْحَجَلَةِ

اس باب میں سلمان، قرہ بن ایاس حزی، جابر بن سمرہ، البرمہ، بریدہ سلمیٰ، عبداللہ بن سرجس، عمر بن الخطاب اور ابوسعیدؓ سے بھی

روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۳۴۱۹- حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے شانوں کے درمیان والی مہر ایک سرخ غدو تھی جیسے کبوتری کا انڈا ہوتا ہے۔

۳۴۱۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالِقَانِيُّ نَا يُوْبَ بْنَ جَابِرٍ عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ غَدَّةً حُمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۷۱-۱۷۷۲- مہر نبوت۔

باب ۱۷۷۱-۱۷۷۲- مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ النَّبُوَّةِ

۳۴۲۰- حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی پنڈلیاں باریک تھیں آپ ﷺ ہنسنے نہیں تھے بلکہ مسکراتے تھے۔ جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ نے آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا تھا۔

۳۴۲۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَامِ أَنَّ الْحَجَّاجَ هُوَابِنَ ارْطَاةَ عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَاقِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ

بَاكَحَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۷۲۔

۳۴۲۱۔ حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا دہان مبارک
کشادہ تھا۔ آنکھیں بڑی اور آپ کی ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔

۳۴۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو قَطْنٍ نَا شُعْبَةُ
عَنْ سَمَاعٍ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ
الْعَيْنَيْنِ مِنْهُوسَ الْعَقِبِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو موسیٰ محمد سے وہ جعفر سے وہ شعبہ سے وہ سماع بن حرب سے اور وہ جابر بن سمرہ سے نقل کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ
ضلیع الفم، اشکل العینین، منہوس العقب تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے سماع بن حرب سے پوچھا کہ ضلیع الفم کا کیا مطلب ہے؟
فرمایا: کشادہ دہان۔ میں نے پوچھا: ما اشکل العینین: فرمایا: بڑی آنکھ والے۔ میں نے پوچھا: منہوس العقب: فرمایا: کم گوشت والے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۷۳۔

۳۴۲۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے
حسین کوئی چیز نہیں دیکھی۔ گویا کہ سورج آپ کی شکل میں گھوم رہا ہو۔
پھر میں نے آپ ﷺ سے تیز چلنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ گویا کہ
زمین آپ کے لئے لیٹی جا رہی ہو ہم (آپ ﷺ کے ساتھ چلتے
ہوئے) اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے اور آپ ﷺ بے پرواہ چلتے
جاتے۔

۳۴۲۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي يُوْنُسَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِيهِ
وَجْهَهُ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطَوَّى لَهُ
وَأَنَا لَنَجْهَدُ أَنْفُسَنَا وَأَنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرَبٍ
یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۷۷۴۔

۳۴۲۳۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (شب
معراج میں) انبیاء میرے سامنے آئے تو (میں نے دیکھا کہ) موسیٰ
چھریرے بدن کے جوان تھے جیسے قبیلہ شنوہ کے لوگ ہیں۔ عیسیٰ بن
مریم سے عروہ بن مسعود مشابہت رکھتے ہیں اور ابراہیمؑ تمہارے ساتھی
سے مشابہت رکھتے تھے یعنی آنحضرت ﷺ سے نیز جبرائیلؑ کو دیکھا
تو وحیہ کلیٰ ان سے بہت مشابہت رکھتے ہیں۔

۳۴۲۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ
جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى ضَرْبُ
مِنْ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى
بَنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبَ النَّاسِ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهَا عُرْوَةَ
بَنَ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبَ مَنْ رَأَيْتُ
شَبَهَا صَاحِبِكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرَائِيلَ فَإِذَا
أَقْرَبَ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهَا دُحْيَةَ

باب ۱۷۷۵۔ مَا جَاءَ فِي سِنِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبْنُ كَمْ كَانَ حِينَ مَاتَ

۳۴۲۴۔ حدثنا احمد بن منيع ويعقوب بن ابراهيم
الدورقي قالانا اسمعيل بن علي عن خالد الحذاء
۳۴۲۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وفات
کے وقت آپ کی عمر پینسٹھ سال تھی۔

قال ثنی عمار مولى بنی هاشم قال سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہ یقول توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو ابن خمس وستین

نضر بن علی بھی بشر بن مفضل سے وہ خالد حذاء سے وہ عمار سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی وفات پینسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔ یہ حدیث سند کے اعتبار سے حسن صحیح ہے۔

باب ۷۷۷۔

باب ۱۷۷۶ -

۳۴۲۵۔ حدثنا احمد بن منيع نا روح بن عبادة
نازكريا بن اسحاق نا عمرو بن دينار عن ابن عباس
قال مكث النبي صلى الله عليه وسلم بمكة ثلاث
سنوات حتى فرغ من مكة فمضى الى المدينة
فما مضى الا وبلغت المشركين فاجتمعوا على
قتله فلحقوه في بني النضير فحاربهم
فجاءه عاصم بن زهير بن ابي عامر
بن عبد مناف فسلم اليه ففرق بينه وبينهم
فمضى الى المدينة فمات بها سنة ثمان
عشر من الهجرة النبوية

۳۴۲۶۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مکہ میں تیرہ سال قیام کیا۔ یعنی جس دوران آپ ﷺ پر وحی آتی رہی اور جب فوت ہوئے تو تریسٹھ سال کے تھے۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ، انس بن مالکؓ اور دُغفل بن حظلہؓ سے بھی روایت ہے۔ دُغفل کا آنحضرت ﷺ سے سماع صحیح نہیں۔ یہ حدیث عمرو بن دینار کی روایت سے حسن غریب ہے۔

باب ۷۷۷۷

باب ۱۷۷۷ -

۳۴۲۶- حدثنا محمد بن بشارنا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابن اسحاق عن عامر بن سعد عن جرير عن معاوية بن أبي سفيان أنه قال سمعته يخطب يقول مات رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ابن ثلاث وستين وأبو بكر وعمر وأنا ابن ثلاث وستين

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۷۷۸-۱

باب ۱۷۷۸.

۳۴۲۷۔ حدثنا العباس الغنیری والحسین بن مہدی البصری قالنا عبد الرزاق عن ابن جریج قال حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔

اخبرت عن ابن شهاب الزهري عن عروة عن عائشة وقال الحسين بن مهدي في حديثه ابن جريح عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم مات وهو ابن ثلاث وستين

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے زہری کے پیچھے نے زہری سے انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اسی کے مثل نقل کیا ہے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے مناقب

مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

ان کا نام عبداللہ بن عثمان اور لقب شفیق ہے۔

وَأَسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُهُ شَفِيقٌ

۳۴۲۸۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ہر دوست کی دوستی سے بری ہوں۔ اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ (ابوبکرؓ) کو دوست بناتا لیکن تمہارا ساتھی (یعنی رسول اللہ ﷺ) اللہ کے دوست ہیں۔

۳۴۲۸۔ حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا الثوري عن ابى اسحاق عن ابى الأخرص عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أبرأ إلى كل خليل من خليله ولو كنت متخذًا خليلًا لاتخذت ابن أبي قحافة خليلًا وإن صاحبكم خليل الله

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوسعیدؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۴۲۹۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے سردار ابوبکرؓ ہم سب میں بہتر اور آنحضرت ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔

۳۴۲۹۔ حدثنا ابراهيم بن سعيد الجوهري نا اسمعيل بن ابى اويس عن سليمان بن بلال عن هشام بن عروة عن ابنه عن عائشة رضي الله عنها عن عمر بن الخطاب قال أبو بكر سيدنا وخيرنا وأحبنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۴۳۰۔ حضرت عبداللہ بن شقیقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ میں سے کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے تھے؟ کہنے لگیں ابوبکرؓ سے۔ میں نے پوچھا: ان کے بعد؟ فرمایا: عمرؓ سے۔ میں نے پوچھا پھر؟ فرمایا: ابوسعیدہ بن جراح

۳۴۳۰۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا اسماعيل بن ابراهيم عن الحريري عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة أي أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كان أحب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم

سے۔ کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ ان کے بعد؟ لیکن اس مرتبہ وہ خاموش رہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ فَسَكَتَتْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۳۱۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں اعلیٰ درجات والوں کو ادنیٰ درجات والے اس طرح دیکھیں گے جیسے تم لوگ ستارے کو آسمان کے افق پر چمکتا ہوا دیکھتے ہو۔ ابو بکرؓ و عمرؓ انہی بلند درجات والوں میں سے ہیں اور کیا خواب ہیں۔

۳۴۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ فَضْلِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي حَفْصَةَ وَالْأَعْمَشِ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ صُهَيْبٍ وَأَبْنِ أَبِي لَيْلَى وَكَثِيرِ النَّوَّاسِ كُلُّهُمْ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النُّجُومَ الطَّالِعَ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا

باب ۱۷۷۹۔

باب ۱۷۷۹۔

۳۴۳۲۔ حضرت ابو معلیٰؓ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو اختیار دیا کہ چاہے تو جتنی مدت اس کا دل چاہے دنیا میں رہے اور جوئی چاہے کھائے پئے یا پھر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو اختیار کر لے۔ چنانچہ اس نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اختیار کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر ابو بکرؓ رونے لگے۔ صحابہ کہنے لگے کہ اس شخص پر تعجب ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک نیک آدمی کا قصہ بیان کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختیار دیا اور اس نے اس کی ملاقات اختیار کی۔ راوی کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ ہم سے زیادہ جانتے تھے اور آپ کے ارشاد کا مطلب سمجھ گئے تھے کہ اس سے مراد آپ ہی ہیں۔ چنانچہ عرض کیا: یا رسول اللہ! بلکہ ہم آپ ﷺ پر اپنے آباء و اجداد اور اپنے اموال فدا کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابن ابی قحافة سے زیادہ ہم پر احسان کرنے والا، مال خرچ کرنے والا اور بخوبی دوستی کے حقوق ادا کرنے والا کوئی نہیں۔ اگر میں کسی کو دوست بناتا تو اسی کو بناتا۔ لیکن بڑی دوستی اور برادری ایمان کی ہے۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمائی۔ پھر فرمایا: جان لو کہ تمہارا دوست (آنحضرت ﷺ) اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔

۳۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّارِبِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الْمُعَلَّى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا خَيْرَهُ رَبُّهُ، بَيْنَ أَنْ يَعْيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ وَيَأْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا الشَّيْخِ إِذْ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا صَالِحًا خَيْرَهُ رَبُّهُ، بَيْنَ الدُّنْيَا وَلِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلْ نَفْدِيكَ بِأَبَائِنَا وَأَمْوَالِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ النَّاسِ أَحَدًا مَنِ الْيَنَّا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتَ يَدِهِ مِنْ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَلَكِنْ وَدُّوْا إِخَاءَ إِيْمَانٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ

خَلِيلُ اللَّهِ

اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ابوعوانہ سے بھی منقول ہے وہ عبد الملک بن عمیر سے اسی سند سے منقول ہے ”من الینا“ سے مراد یہ ہے کہ بہت احسان کرنے والے ہیں۔

۳۴۳۳۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ منبر پر تشریف فرما ہونے کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ چاہے تو دنیاوی زندگی کی زینت کو اختیار کر لے اور اگر چاہے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہونے والی چیزوں کو اختیار کر لے۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا: ہم اپنے آباء اور امہات کو آپ ﷺ پر قربان کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم ان کی اس بات پر تعجب کرنے لگے اور لوگ کہنے لگے اس شیخ کو دیکھو۔ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے متعلق بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیاوی اور اخروی زندگی میں سے ایک چیز اختیار کرنے کے لئے کہا اور یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ چنانچہ (حقیقت یہ تھی کہ) اختیار رسول اللہ ﷺ ہی کو دیا گیا تھا۔ ابوبکرؓ ہم سے زیادہ سمجھتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ دوستی کا حق ادا کرنے والے اور سب سے زیادہ مال خرچ کرنے والے ابوبکرؓ ہیں۔ اگر میں کسی کو دوست بناتا تو یقیناً ابوبکر صدیقؓ اس کے مستحق تھے لیکن اسلام کی اخوت ہی کافی ہے۔ (دیکھو) مسجد میں ابوبکرؓ کی کھڑکی کے علاوہ کوئی کھڑکی نہ رہے۔ ❶

۳۴۳۳۔ حدثنا احمد بن الحسن نا عبد الله بن مسلمة عن مالك بن انس عن ابي النضر عن عبيد بن حنبل عن ابي سعيده الخدرى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جلس على المنبر فقال ان عبدا خيره الله بين ان يؤتيه من زهرة الدنيا ماشاء وبين ما عنده فقال ابوبكر فدينك يا رسول الله بابائنا وامهاتنا قال فعجبنا فقال الناس انظروا الى هذا الشيخ يخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عبد خيره الله بين ان يؤتيه من زهرة الدنيا ماشاء وبين ما عنده الله وهو يقول فدينك بابائنا وامهاتنا فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو المخير وكان ابوبكر هو اعلمنا به فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان من امن الناس على في صحبته وماله ابوبكر ولو كنت متحذا خليلا لاتحدث ابابكر خليلا ولكن اخوة الاسلام لاتبقين في المسجد خوخة الا خوخة ابي بكر رضي الله عنه

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۸۰۔

باب ۱۷۸۰۔

۳۴۳۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کے احسان کا بدلہ ہم نے نہ چکا دیا ہو۔ ہاں ان کے احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ ہی قیامت کے دن دیں گے۔ مجھے ابوبکرؓ کے مال کے علاوہ کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا۔ اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکرؓ ہی کو بناتا۔ جان لو کہ تمہارا ساتھی

۳۴۳۴۔ حدثنا علي بن الحسن الكوفي نا محبوب بن محرز القواريري عن داود بن يزيد الاودي عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لاحد عندنا وقد كافينا ما خلا ابابكر فان له عندنا يدا يكافيه الله بها يوم

❶ اس سے مراد وہ کھڑکیاں ہیں جو لوگوں نے مسجد میں آنے جانے کے لئے بنائی ہوئی تھیں۔ یہ مسجد میں کھلتی تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے سب کے بند کرنے کا حکم دیا، لیکن ابوبکرؓ کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا۔ اس میں ان کی خلافت کی طرف بھی اشارہ ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعْنِي مَالٌ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعْنِي مَالُ أَبِي
بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ
خَلِيلًا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۴۳۵۔ حدثنا الحسن بن الصباح البزارنا سفیان بن عیینة عن زائدة عن عبد الملك بن عمير عن ربعي هو
ابن حراش عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اقتلوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر

اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری اسے عبد الملک بن عمیر سے وہ ربعی کے مولیٰ
سے وہ حذیفہ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ پھر احمد بن منیع اور کئی حضرات بھی سفیان بن عیینہ سے اور وہ عبد الملک بن عمیر
سے یہ حدیث اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ اس حدیث میں کبھی تدلیس بھی کرتے تھے۔ چنانچہ کبھی زائدہ کے واسطے سے
عبد الملک سے اور کبھی بلا واسطہ ان سے نقل کرتے تھے۔ ابراہیم بن سعید بھی سفیان ثوری سے وہ عبد الملک بن عمیر سے وہ ربعی کے مولیٰ ہلال
سے وہ ربعی سے وہ حذیفہ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۳۴۳۶۔ حدثنا سعید بن یحیی بن سعید الاموی
نا وکیع عن سالم ابی العلاء المرادی عن عمرو بن
هرم عن ربعی بن حراش عن حذيفة قال كنا
جلوسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني
لا ادرى ما بقائي فيكم فاقتلوا بالذین من بعدی
واشار إلى ابی بکر وعمر

۳۴۳۷۔ حدثنا علی بن حجرانا الولید بن محمد
الموقری عن الزهري عن علی بن الحسین عن
علی بن ابی طالب قال كنا مع رسول الله صلى
الله عليه وسلم إذ طلع أبو بکر وعمر فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم هذان سيدان كهول أهل
الجنة من الأولین والأخیرین إلا النبیین والمرسلین
یا علی لا تخبرهما

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ولید بن محمد موقری ضعیف ہیں لیکن یہ حدیث اس سند سے بھی حضرت علیؑ سے منقول ہے۔ اس
باب میں انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۳۸۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ و عمرؓ کے متعلق فرمایا کہ یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ جنت کے تمام ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہیں علی انہیں مت بتانا۔

۳۴۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَاحِ الْبِزْرَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ هَذَانِ سَيِّدَا كُفْهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ لَا تُخْبِرُهُمَا يَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ یعقوب بن ابراہیم اسے سفیان سے وہ شعبی سے وہ حارث سے وہ حضرت علیؓ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ و عمرؓ انبیاء و مرسلین کے علاوہ جنتیوں کے تمام ادھیڑ عمر والوں کے سردار ہوں گے۔ اے علیؓ انہیں مت بتانا۔

۳۴۳۹۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: کیا میں لوگوں سے زیادہ اس کا مستحق نہیں؟ ۱ کیا میں پہلا اسلام لانے والا نہیں۔ کیا مجھے فلاں فلاں فضیلتیں حاصل نہیں۔

۳۴۳۹۔ حَدَّثَنَا ابُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ نَاعِقَةُ بْنُ خَالِدٍ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَسْتُ أَحَقَّ النَّاسِ بِهَا أَلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا

یہ حدیث بعض حضرات شعبہ سے وہ جریری سے اور وہ ابونضرہ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن بشار اسے عبدالرحمن سے وہ شعبہ سے وہ جریری سے اور وہ ابونضرہ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں اس میں ابوسعید کا ذکر نہیں۔

۳۴۴۰۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب انصار و مہاجرین صحابہؓ کی طرف تشریف لاتے اور وہ بشمول ابوبکرؓ و عمرؓ بیٹھے ہوئے ہوتے تو کسی کی جرات نہیں ہوتی تھی کہ آپ ﷺ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکے۔ ہاں البتہ ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں آپ ﷺ کی طرف دیکھتے اور مسکراتے۔ آپ ﷺ بھی انہیں دیکھ کر مسکرایا کرتے تھے۔

۲۴۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ابُو دَاوُدَ الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهُ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ وَيَتَسَمَّانِ إِلَيْهِ وَيَتَسَمَّمُ إِلَيْهِمَا

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکم بن عطیہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض محدثین ان پر اعتراض کرتے ہیں۔

باب ۱۷۸۱۔

باب ۱۷۸۱۔

۳۴۴۱۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں اس طرح داخل ہوئے کہ دائیں طرف ابوبکرؓ تھے، اور بائیں طرف عمرؓ۔

۳۴۴۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اسْمَاعِيلَ بْنِ مَجَالِدٍ سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ اسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ

۱ شاید اس سے مراد خلافت ہو۔ واللہ اعلم (مترجم)

آپ ﷺ دونوں کے ہاتھ پڑے ہوئے تھے اور فرمایا: ہم قیامت کے دن اسی طرح ٹھائے جائیں گے۔

ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ اخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا وَقَالَ هَكَذَا تُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

یہ حدیث غریب ہے۔ سعید بن مسلمہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ یہ اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔ اس میں نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۴۴۲۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ سے فرمایا کہ تم میرے غار میں بھی ساتھی تھے لہذا حوض کوثر پر بھی میرے ساتھ ہی ہو گے۔

۳۴۴۲۔ حَدَّثَنَا يَوْسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ ثَنَى كَثِيرٌ أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَمِيعِ ابْنِ عُمَرَ التَّيْمِيِّ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ أَنْتَ صَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِي فِي الْغَارِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۸۲۔

باب ۱۷۸۲۔

۳۴۴۳۔ حضرت عبداللہ بن حطبؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ دونوں مسیح و بصر ہیں۔

۳۴۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي فَدْلِكَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمَطْلَبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هَذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ

اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ عبداللہ بن حطبؓ نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں پایا۔ یعنی

وہ صحابی نہیں ہیں۔

۳۴۴۴۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ کو حکم دو کہ لوگوں کی نماز کی امامت کریں۔ چنانچہ عائشہؓ نے عرض کیا ابوبکرؓ جب آپ ﷺ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رو پڑیں گے جس کی وجہ سے لوگ ان کی قرأت نہیں سن سکیں گے۔ لہذا عمرؓ کو حکم دیجئے کہ امامت کریں۔ لیکن آپ ﷺ نے دوبارہ یہی فرمایا کہ ابوبکرؓ کو حکم دو کہ نماز پڑھائیں۔ اس مرتبہ حضرت عائشہؓ نے حصہ سے فرمایا کہ آپ ﷺ سے کہو کہ ابوبکرؓ رو پڑیں گے۔ حصہ نے ایسا ہی کیا آپ ﷺ نے فرمایا: تم عورتیں ہی ہو نا جنہوں نے یوسف کو قید خانے جانے پر مجبور

۳۴۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ هُوَا بْنُ عِيْسَى نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَأَمَرَ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقَالَ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ قَوْلِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا

کر دیا۔ جاؤ اور ابوبکرؓ کو حکم دو کہ نماز پڑھائیں۔ پھر حفصہؓ عائشہؓ سے کہنے لگیں کہ تم سے مجھے کبھی خیر نہیں پہنچی۔

قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يَسْمَعْ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ قَامَرُ عُمَرَ
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُنْ لَأَتَنَّ صَوَابُ
يُوسُفَ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ
لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأَصِيبَ مِنْكَ خَيْرًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ، ابو موسیٰؓ، ابن عباسؓ اور سالم بن عیدہؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۷۸۳۔

باب ۱۷۸۳۔

۳۴۴۵۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی قوم میں ابوبکرؓ ہوں تو ان کے علاوہ امامت کرنے کا کسی کو حق نہیں۔

۳۴۴۵۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ نَا
أَحْمَدَ بْنَ بَشِيرٍ عَنْ عِيسَى بْنِ مِيمُونٍ الْأَنْصَارِيِّ
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ
أَنْ يُؤْمَهُمْ غَيْرُهُ

یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۱۷۸۴۔

باب ۱۷۸۴۔

۳۴۴۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں کسی چیز کا ایک جوڑا (دو روپے یا دو درہم وغیرہ) خرچ کرے گا تو اس کے لئے جنت میں پکارا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے یہ جنت تیرے لئے تیار کی گئی ہے چنانچہ جو شخص نماز، محسن، خوی، خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھتا ہے اسے نماز کے دروازے پر بلایا جائے گا، جہاد کرنے والوں کو جہاد کے دروازے سے، صدقہ و خیرات دینے والوں کو صدقہ کے دروازے سے اور روزے داروں کو باب ربیان ۱ سے بلایا جائے گا۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ کسی شخص کا تمام دروازوں سے بلایا جانا ضروری تو نہیں کیونکہ ایک ہی دروازے سے بلایا جانا کافی ہے لیکن کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جسے (بطور اعزاز اور تکریم کے) تمام دروازوں سے بلایا جائے؟ فرمایا: ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ تم انہی میں سے ہو گے۔

۳۴۴۶۔ حَدَّثَنَا اسْلَخُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيِّ نَا مَعْن
نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ
أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ
أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ
أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ
أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا بِي
أَنْتَ وَأُمِّي مَاعَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ هَذِهِ الْأَبْوَابِ مَنْ
ضَرُورَةٌ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا
قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

۱۔ یہ ایک دروازے کا نام ہے۔ روزے داروں کو اس دروازے سے اس لئے گرازا جائے گا کہ وہ جنت میں داخل ہونے سے پہلے پیاس سے نجات پالیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۴۷۔ حدثنا هارون بن عبد الله البزازا البغدادي نا الفضل بن دكين نا هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن أبيه قالت سمعتُ عمر بن الخطاب يقول أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نتصدق ووافق ذلك عندي مالا فقلت اليوم أسبق أبا بكر إن سبقته يومًا قال فحئت بنصف مالي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أبقيت لأهلك قلت مثله، وأنى أبو بكر بكل ما عنده فقال يا أبا بكر ما أبقيت لأهلك فقال أبقيت لهم الله ورسوله، قلت لا أسبقه إلى شيء أبدًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۸۵۔

۳۴۴۸۔ حدثنا عبد بن حميد اخبرني يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا ابي عن ابي عن ابيه قال اخبرني محمد بن جبير بن مطعم أن أباه جبير بن مطعم أن امرأة أتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمته في شيء فأمرها بأمر فقالت أرءيت يارسول الله إن لم أجذك قال إن لم تجدني فأتني أبا بكر رضي الله عنه۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۸۶۔

۳۴۴۹۔ حدثنا محمد بن حميد نا ابراهيم بن المختار عن اسحاق بن راشد عن الزهري عن عروة عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر بسداً لأبواب إلا باب أبي بكر رضي الله عنه۔

اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۱ ان دروازوں سے مراد وہ دروازے ہیں جو مسجد میں کھلتے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب ۱۷۸۵۔

۳۴۴۸۔ حضرت جبیر بن معطؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کوئی بات کی۔ آپ ﷺ نے اسے کوئی حکم دیا۔ وہ کہنے لگی یا رسول اللہ! اگر میں دوبارہ حاضر ہونے پر آپ ﷺ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ فرمایا: اگر ایسا ہو تو ابوبکرؓ کے پاس جانا۔

باب ۱۷۸۶۔

۳۴۴۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کے دروازے کے سوا تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔ ❶

باب ۱۷۸۷-

باب ۱۷۸۷-

۳۴۵۰- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک مرتبہ ابوبکرؓ، حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی طرف سے دوزخ کی آگ سے آزاد کئے ہوئے ہو۔ یعنی (عتیق ہو چنانچہ اس دن سے ان کا نام عتیق پڑ گیا)

۳۴۵۰- حدثنا الانصاری نا معن نا اسحاق بن یحییٰ بن طلحة عن عمر اسحاق بن طلحة عن عائشة ان ابابکر دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انت عتيق الله من النار فيومئذ سمى عتيقا

یہ حدیث غریب ہے بعض حضرات اسے معن سے اور وہ موسیٰ بن طلحہ سے حضرت عائشہؓ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۱۷۸۸-

باب ۱۷۸۸-

۳۴۵۱- حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے دو اہل آسمان سے اور دو اہل زمین کی طرف سے وزیر ہیں۔ چنانچہ اہل آسمان سے جبرائیل اور میکائیل اور اہل زمین سے ابوبکرؓ اور عمرؓ میرے وزراء ہیں۔

۳۴۵۱- حدثنا ابوسعید الاشج نا تلید بن سلیمان عن ابی الحجاج عن عطیة عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبي الا وله وزيران من اهل السماء ووزيران من اهل الارض فاما وزيراي من اهل السماء فجعبريل وميكائيل واما وزيراي من اهل الارض فابوبکر وعمر رضي الله عنه

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے سفیان ثوری سے منقول ہے کہ ابوجحاف پسندیدہ شخص ہیں۔

۳۴۵۲- حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص ایک گائے پر سوار ہوا تو وہ کہنے لگی کہ میں سواری کے لئے پیدا نہیں کی گئی مجھے تو تھکتی باڑی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں، ابوبکرؓ اور عمرؓ اس پر ایمان لائے۔ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ وہ دونوں اس روز وہاں موجود نہیں تھے۔

۳۴۵۲- حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود انبانا شعبة عن سعد بن ابراهيم قال سمعت اباسلمة بن عبد الرحمن يحدث عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رجل راكب بقرة اذ قالت لم اخلق لهذا انما خلقت للحرب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم امنت بذلك انا وابوبکر وعمر قال ابوسلمة وما هما في القوم يومئذ

محمد بن بشار بھی محمد بن جعفر سے اور وہ شعبہ سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عمر بن خطابؓ کے

مَنَاقِبُ أَبِي حَفْصِ عُمَرَ بْنِ

عمدہ خصائل و مناقب

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۳۴۵۳- حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ ابوجہل اور عمر بن خطابؓ میں سے جو تجھے زیادہ پسند ہو اس سے

۳۴۵۳- حدثنا محمد بن بشار و محمد بن رافع قال انا ابو عامر العقدي نا خارجة بن عبد الله

اسلام کو تقویت پہنچا۔ چنانچہ عمرؓ کی اللہ کے نزدیک محبوب نکلے۔

هو الانصارى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اعِزَّ الْأِسْلَامَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ يَا بَنِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۸۹۔

باب ۱۷۸۹۔

۳۴۵۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کے دل اور زبان سے حق جاری کر دیا۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ کوئی واقعہ ایسا نہیں جس میں عمرؓ اور دوسرے لوگوں نے کوئی رائے دی ہو اور قرآن عمرؓ کے قول کی موافقت میں نہ اترتا ہو۔ (یعنی ہمیشہ ایسا ہی ہوتا۔)

۳۴۵۴۔ حدثنا محمد بن بشارنا ابو عامر هو العقدي نا خارجه بن عبد الله هو الانصاري عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ عُمَرُ أَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيهِ شَكٌّ خَارِجَةٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ الْقُرْآنُ عَلَى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اس باب میں فضل بن عباسؓ، ابوذرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۹۰۔

باب ۱۷۹۰۔

۳۴۵۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ اسلام کو ابو جہل یا عمرؓ کے اسلام سے تقویت پہنچا۔ چنانچہ صبح عمرؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے۔

۳۴۵۵۔ حدثنا ابو كريب نا يونس بن بكير عن النضر ابى عمر عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم اعز الاسلام يا بني جهل بن هشام او بعمر بن الخطاب قال فاصبح فقدا عمر على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسلم

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ بعض محدثین ابو عمر نضر پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ مکرر احادیث روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۷۹۱۔

باب ۱۷۹۱۔

۳۴۵۶۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ عمرؓ نے ابو بکرؓ سے کہا کہ: اے رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے بہتر۔ انہوں نے فرمایا: تم اگر طرح کہہ رہے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عمرؓ سے بہتر کسی شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا۔

۳۴۵۶۔ حدثنا محمد بن المثنى نا عبد الله بن داود الواسطي ابو محمد ثنى عبد الرحمن اخى محمد بن المنكدر عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال قال عمر لا يبي بكر يا خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو بكر اما انك ان قلت ذاك فلقد سمعت رسول

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ
عَلَى رَجُلٍ خَيْرَ مِنْ عُمَرَ

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند قوی نہیں۔ اس باب میں ابودرداءؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۵۷۔ حدثنا محمد بن المثنى نا عبد الله بن داود عن حماد بن زيد عن أيوب عن محمد بن سيرين قال ما أظن رجلاً يتقص أبا بكر وعمر يحب النبي صلى الله عليه وسلم

۳۳۵۷۔ حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں کوئی رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والا شخص ابوبکر و عمرؓ کی شان میں تنقیص نہیں کر سکتا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۷۹۲۔

باب ۱۷۹۲۔

۳۴۵۸۔ حدثنا سلمة بن شبيب المقرئ عن حياة بن شريح عن بكر بن عمرو عن مشرح بن همام عن عتبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان نبي بعدى لكان عمر بن الخطاب

۳۳۵۸۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف مشرح بن ہمام کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۷۹۳۔

باب ۱۷۹۳۔

۳۴۵۹۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهري عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت كائناً أوتيت بقدر لبن فشربت منه فأعطيت فضلي عمر بن الخطاب قالوا فما أولته يارسول الله قال العلم

۳۳۵۹۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ میرے پاس ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس میں سے پیا اور باقی عمر بن خطابؓ کو دے دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ اس کی کیا تعبیر ہوئی۔ فرمایا: اس کی تعبیر علم ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۴۶۰۔ حدثنا علي بن حجر نا اسماعيل بن جعفر عن حميد عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال دخلت الحنة فإذا أنا بقصر من ذهب فقلت لمن هذا القصر قالوا لشاب من قریش فظننت أني أنا هو فقلت ومن هو فقالوا عمر بن الخطاب

۳۳۶۰۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو ایک سونے کا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کے لئے ہے؟ کہنے لگے قریش کے ایک جوان کے لئے ہے۔ میں سمجھا کہ وہ میں ہی ہوں چنانچہ میں نے پوچھا کہ وہ کون ہے؟ کہنے لگے۔ وہ عمر بن خطابؓ ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۹۴۔

باب ۱۷۹۳۔

۳۴۶۱۔ حدثنا الحسين بن حريث ابوعمار المروزی نا علی بن الحسين بن واقد قال ثنی ابی قال ثنی عبد الله بن یزیدة قال ثنی ابی بریدة قال أصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم قد دعا بلالاً فقال يا بلال بم سبقتني إلى الجنة ما دخلت الجنة قط إلا سمعت خشخشتك أمامي دخلت البارحة الجنة فسمعت خشخشتك أمامي فأتيت على قصر مربع مشرف من ذهب فقلت لمن هذا القصر قالوا لرجل من العرب فقلت أنا عربي لمن هذا القصر قالوا لرجل من قريش فقلت أنا قريشي لمن هذا القصر قالوا لرجل من أمة محمد صلى الله عليه وسلم فقلت أنا محمد لمن هذا القصر قالوا لعمر بن الخطّاب فقال بلال يا رسول الله ما أذننت قط إلا صليت ركعتين وما أصابني حدث قط إلا توضأت عندها ورأيت أن لله علي ركعتين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بهما

۳۴۶۱۔ حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت رسول اکرم ﷺ نے بلال کو بلایا اور پوچھا کہ اے بلال! کیا وجہ ہے کہ تم جنت میں داخل ہونے میں مجھ سے سبقت لے گئے؟ کیونکہ میں جب بھی جنت میں گیا تو اپنے سامنے تمہارے چلنے کی آہٹ محسوس کی آج رات بھی جب میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں تمہارے چلنے کی آہٹ پہلے سے موجود تھی۔ پھر میں ایک سونے سے بنے ہوئے چوکور اور اونچے محل کے پاس سے گزرا تو پوچھا کہ یہ محل کس کے لئے ہے؟ کہنے لگے ایک عربی کا۔ میں نے کہا: عربی تو میں بھی ہوں یہ کس کا ہے؟ کہنے لگے قریش میں سے ایک شخص کا میں نے کہا: قریشی تو میں بھی ہوں یہ کس کا ہے؟ کہنے لگے محمد (ﷺ) کی امت میں سے ایک شخص کا۔ میں نے کہا: میں محمد ہوں یہ محل کس کا ہے؟ کہنے لگے عمر بن خطابؓ کا۔ پھر بلالؓ نے (اپنی آہٹ جنت میں سے جانے کے متعلق جواب دیتے ہوئے) عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جب بھی اذان دیتا ہوں اس سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور جب بھی مجھے حدث ہوتا ہے میں دوبارہ وضو کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ اللہ کے لئے دو رکعت نماز پڑھنا اس کا حق ہے۔ لہذا دو رکعت ادا کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہی وجہ ہے کہ تم جنت میں مجھ سے پہلے ہوتے ہو۔ ❶

اس باب میں جابر، معاذ انس اور ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں ایک سونے کا محل دیکھا تو پوچھا کہ یہ کس کے لئے ہے؟ فرشتوں نے کہا: یہ عمر بن خطابؓ کا ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے بعض روایات میں منقول ہے کہ آج رات میں جنت میں داخل ہوا سے مراد خواب ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ انبیاء کا خواب وحی ہے۔

۳۴۶۲۔ حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ایک مرتبہ کسی جہاد سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام باندی حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو صحیح سالم واپس لے آیا تو میں آپ ﷺ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گاؤں گی۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تم نے نذر مانی تھی تو بجالو ورنہ نہیں۔ اس نے دف بجانا شروع کیا تو ابو بکرؓ آ گئے وہ بجاتی رہی پھر

۳۴۶۲۔ حدثنا الحسين بن حريث نا علی بن الحسين بن واقد ثنی ابی قال حدثني عبد الله بن بریدة قال سمعت بریدة يقول خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض معازيه فلما انصرف جاءت جارية سوداء فقالت يا رسول الله اني كنت نذرت ان ردك الله سالماً ان

❶ اس حدیث میں حضرت بلالؓ کی رسول اللہ ﷺ پر فضیلت ثابت نہیں ہوئی کیونکہ وہ چوہدرائی حیثیت سے آپ ﷺ کے آگے چل رہے تھے واللہ اعلم (مترجم)

علیٰ اور عثمانؓ کے آنے پر بھی وہ دف بجاتی رہی لیکن اس کے بعد عمرؓ داخل ہوئے تو وہ دف کو اپنے نیچے رکھ کر اس پر بیٹھ گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عمر، شیطان تم سے ڈرتا ہے۔ کیونکہ میں موجود تھا اور یہ دف بجا رہی تھی۔ پھر ابوبکرؓ، علیٰ اور عثمانؓ (یکے بعد دیگرے) آئے تب بھی یہ بجاتی رہی لیکن جب تم آئے تو اس نے بھی بجا نا بند کر دیا۔ ❶

أَصْرَبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالذِّفِّ وَاتَّعْنَى فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتَ نَذَرْتَ فَأَصْرِبِي وَإِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَقَالَتْ الذِّفُّ تَحْتَ إِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الشَّيْطَانُ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلَتْ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتْ الذِّفُّ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں عمرؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۴۶۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے شورغل اور بچوں کی آواز سنی۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ ایک حبشی عورت ناچ رہی ہے اور بچے اس کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہؓ آؤ دیکھو۔ میں گئی اور ٹھوڑی آنحضرت ﷺ کے کندھے پر رکھ کر اس عورت کو دیکھنے لگی۔ میری ٹھوڑی آپ ﷺ کے کندھے اور سر کے درمیان تھی۔ فرمانے لگے کیا تمہارا جی نہیں بھرا؟ ابھی تمہارا جی نہیں بھرا؟ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ آپ ﷺ کے نزدیک میری کیا قدر و منزلت ہے۔ لہذا میں نے کہا: نہیں۔ اتنے میں عمرؓ آ گئے اور انہیں دیکھتے ہی سب بھاگ گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ شیاطین جن و انس عمرؓ کو دیکھ کر بھاگ کھڑے

۳۴۶۳۔ حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا يزيد بن الحبان عن خارجة بن عبد الله بن سليمان بن زيد بن ثابت قال انا يزيد بن رومان عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا فسمعنا لعتا وصوت صبيان فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا حبشية تزفون والصبيان حولها فقال يا عائشة تعالي فانظري فجنحت فوضعت لحيي على منكب رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلت انظر اليها ما بين المنكب الى راسه فقال لي اما شيعت اما شيعت قال قالت فجعلت اقول لا لانظر منزلي عنده اذ طلع عمر قال فارفض

❶ یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ پہلے تو وہ دف بجاتی رہی، جبکہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکرؓ، علیؓ اور عثمانؓ بھی موجود تھے۔ لیکن عمرؓ کے داخل ہونے پر آپ ﷺ نے اسے شیطانی کام قرار دیا۔ بعض علماء اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا جہاد سے صحیح و سالم لوٹنا چونکہ باعث سرور و فرحت تھا، پھر اس نے نذر بھی مانی ہوئی تھی۔ لہذا اس آپ ﷺ نے اسے اجازت دے دی۔ لیکن چونکہ تھوڑا بجانے سے بھی اس کی زبردستی ہو جاتی تھی، لہذا زیادہ بجانے سے وہ کراہت کی مرتکب ہوئی اور اسی وقت حضرت عمرؓ بھی آ گئے۔ لہذا آپ ﷺ کے اجازت دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حرام نہیں اور بعد میں اسے شیطانی کام قرار دینے سے اس کی کراہت معلوم ہوتی ہے۔ پھر یہ حکم بھی اسی صورت میں ہے کہ فتنے کا خوف نہ ہو ورنہ حرام ہی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِينِ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرَّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۷۹۵۔

باب ۱۷۹۵۔

۳۴۶۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے میری قبر کی زمین پھنے گی پھر ابو بکرؓ کی پھر عمرؓ کی۔ پھر میں یثیع والوں کے پاس آؤں گا اور اس کے بعد اہل مکہ کا انتظار کروں گا۔ یہاں تک کہ حرمین (مکہ اور مدینہ) کے لوگوں کے ساتھ جمع کیا جاؤں گا۔

۳۴۶۴۔ حَدَّثَنَا سَلْمَنْ شَيْبٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ نَافِعٍ الصَّانِعِ نَا عَاصِمَ بْنَ عَمْرِو الْعُمَرِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ إِنِّي أَهْلُ الْبَيْتِ فَيَحْشَرُونَ مَعِيَ ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عاصم بن عمر عمری محدثین اور میرے نزدیک حافظ نہیں ہیں۔

باب ۱۷۹۶۔

باب ۱۷۹۶۔

۳۴۶۵۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پچھلی امتوں میں بھی محدثونؓ ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمرؓ ہے۔

۳۴۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ هَيَّكُؤُ فِي الْأُمَمِ مُحَدِّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ شیطان آنحضرت ﷺ کو دیکھ کر نہیں بھاگا اور حضرت عمرؓ کو دیکھ کر بھاگ گیا۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ بمنزلہ بادشاہ اور عمرؓ بمنزلہ کوتوال ہیں اور کوتوال ہی کو دیکھ کر لوگ زیادہ ڈرتے ہیں۔ پھر عمرؓ کو یہ فضیلت نبی کریم ﷺ کے توسط سے تو حاصل ہوئی۔ واللہ اعلم (مترجم) محدثون سے مراد وہ لوگ ہیں جو انتہائی فراست اور تخمینہ لگا کر بات کرے۔ یہ بات دولت اللہ کی طرف سے عنایت ہوتی ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن سے فرشتے بات کرتے ہیں۔ بعض روایات بھی اس معنی کی تائید کرتی ہیں۔ کیونکہ اس میں مکملوں کا لفظ آیا ہے۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ محدث وہ ہے جس کی زبان پر حق اور صحیح بات جاری ہو۔ واللہ اعلم (مترجم) کچھ حضرات اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے مجتہدین امت کی تقلید کو ناجائز اور حرام قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ مقلدین کے یہاں تقلید کا مقصد کسی امام کو مستقل بالذات مطاع سمجھنا نہیں بلکہ جو شخص ایسا کرتا ہے وہ یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ چنانچہ اگر غور کیا جائے تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ دین کی اصل دعوت تو صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور نبی کریم ﷺ کی اطاعت بھی اسی لئے کی جاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے اقوال و افعال سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی ترجمانی فرمائی ہے۔ لیکن قرآن و سنت میں بعض احکامات ایسے ہیں جنہیں ہر معمولی تعلیم یافتہ شخص پڑھ اور سمجھ سکتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس بہت سے احکام ایسے بھی ہیں جو تفصیل، وضاحت اور بیان کے محتضی ہیں۔ نیز جو قرآن ہی کی کسی دوسری آیت یا آنحضرت ﷺ کی کسی حدیث سے متعارض معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس دوسری قسم سے احکام مستنبط کرنے میں بہت سی دشواری پیش آتی ہیں۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ صرف اپنی بصیرت اور سمجھ بوجھ پر اعتماد کر کے ایسے معاملات میں خود ہی کوئی فیصلہ کر کے اسی پر عمل کیا جائے اور دوسری صورت یہ ہے کہ بجائے خود فیصلہ کرنے کے یہ دیکھا جائے کہ ہمارے طویل القدر اسلاف نے ان ارشادات سے کیا مفہوم اخذ کیا ہے۔ چنانچہ خیر القرون قرنی ثلث الذین یلوئہم (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر) مصداق ان بزرگوں کے فہم و بصیرت پر اعتماد کیا جائے۔ جنہیں علوم قرآن و سنت کا ماہر قرار دیا جاتا ہے اور اسی کے مطابق عمل کیا جائے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عیینہ کے بعض ساتھی سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ محدثون وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے دین کی کامل سمجھ عطا فرمائی ہے۔

باب ۱۷۹۷۔

باب ۱۷۹۷۔

۳۴۶۶۔ حدثنا محمد بن حميد الرازي نا عبد الله بن عبد القدوس نا الاعمش عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن عبيدة السلماني عن عبد الله بن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يطلع عليكم رجل من اهل الجنة فاطلع ابو بكر ثم قال يطلع عليكم رجل من اهل الجنة فاطلع عمر

۳۴۶۶۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر ایک شخص داخل ہوگا وہ جنتی ہے۔ چنانچہ ابو بکرؓ آئے پھر فرمایا: ایک جنتی شخص آنے والا ہے اس مرتبہ عمرؓ آئے۔

یہ حدیث ابن مسعودؓ کی روایت سے غریب ہے اور اس باب میں ابو موسیٰؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۶۷۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود الطيالسي عن شعبة عن سعد بن ابراهيم عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينما رجل يرفع غنما له اذ جاء الذئب فاحذشه فجاء صاحبها فانزعها منه فقال الذئب كيف تصنع بها يوم السبع يوم لا راعي له غيري قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فامنت بذلك انا وابوبكر وعمر قال ابو سلمة وما هما في القوم يومئذ

۳۴۶۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا کہ اچانک ایک بھیڑیا آیا اور اس کی بکری پکڑ لی اس بکری کا مالک آیا اور اسے اس سے چھڑا لیا۔ بھیڑیا کہنے لگا: تم اس دن کیا کرو گے جس دن صرف درندے رہ جائیں گے اور میرے علاوہ کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اور ابو بکرؓ و عمرؓ اس پر ایمان لائے۔ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ جس وقت آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی اس وقت دونوں حضرات مجلس میں موجود نہیں تھے۔ ①

محمد بن بشار بھی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ سعد سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۶۸۔ حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن ابى عروبة عن قتادة ان انس بن مالك

۳۴۶۸۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ، ابو بکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ احد پہاڑ پر چڑھے تو وہ لرزنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابے

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) اگر انصاف اور حقیقت پسندی سے کام لیا جائے تو آخرا الذکر دونوں صورتوں میں سے پہلی صورت انتہائی خطرناک اور دوسری صورت انتہائی محتاط ہے۔ کیونکہ کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ ہم اس قدر تہی دست ہیں کہ قرون اولیٰ کے علماء کے علم و فہم، ذکاوت و حافظہ، دین و دیانت تقویٰ اور پرہیز گاری کے مقابلے میں ہماری کوئی حیثیت ہی نہیں۔ لہذا اگر اپنی فہم پر اعتماد کرنے کے بجائے اسلاف میں سے کسی کے فہم پر اعتماد کیا جائے تو کہا جائے گا کہ ہم نے فلاں عالم کی تقلید کی ہے۔ یہاں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ تقلید کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اسے بذات خود واجب الطاعت سمجھ کر اس کی اتباع کی جائے بلکہ اس سے صرف قرآن و سنت کی پیروی مقصود ہے اور قرآن و سنت کی مراد کو سمجھنے کے لئے بحیثیت شارح شرع ان کی بیان کی ہوئی تشریحات پر اعتماد کیا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن و سنت کے قطعی احکام میں کسی امام یا مجتہد کی تقلید ضروری نہیں کیونکہ اللہ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کی اطاعت کا اصل مقصد اس کے بغیر ہی حاصل ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

① آنحضرت ﷺ کا ان دو حضرات کی عدم موجودگی میں یہ فرمانا ان کے ایمان کی تعریف میں تھا۔ واللہ اعلم (مترجم)

احد شہر جاتھہ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

حَدَّثَنَاهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أَحَدًا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُبْتُ أَحَدًا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عمدہ خصائل

ومناقب ان کی دو کینٹیں ہیں، ابو عمر و اور ابو عبد اللہ

۳۴۶۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ (مکہ کے ایک پہاڑ) حراء پر تھے آپ ﷺ کے ساتھ ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ بھی تھے۔ چنانچہ اس ٹیلے پر حرکت ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: رک جاتھہ پر نبی، صدیق اور شہداء کے علاوہ کوئی نہیں۔

مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَلَهُ كُنْيَتَانِ يُقَالُ أَبُو عُمَرَ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ

۳۴۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِهْدَا فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ

اس باب میں عثمانؓ، سعید بن زیدؓ، ابن عباسؓ، سہیل بن سعدؓ، انسؓ اور بریدہؓ سلمیؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۷۹۸۔

۳۴۷۰۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے میرا رفیق عثمانؓ ہے یعنی جنت میں۔

۳۴۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ نَائِحِيٌّ بِنِ الْيَمَانِ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي زَهْرَةَ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں انقطاع ہے۔

باب ۱۷۹۹۔

۳۴۷۱۔ حضرت ابو عبد الرحمنؓ سلمیؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ محصور ہوئے تو اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر لوگوں سے فرمایا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یاد دلاتا ہوں کہ وہ وقت یاد کرو جب پہاڑ حرا ہلا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ رک جاؤ۔ تم پر نبی، صدیق اور شہداء کے علاوہ کوئی نہیں۔ کہنے لگے ہاں۔ پھر فرمایا: میں تمہیں یاد دلاتا ہوں

۳۴۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِيُّ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ هَوَابِنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهِ ثُمَّ قَالَ أَذْكُرْكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ حِرَاءَ

کیا تم لوگ جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر فرمایا: کون ہے جو اس جنگی اور مشقت کی حالت میں خرچ کرے (جو خرچ کرے گا اس کا صدقہ و خیرات) قبول کیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے اس لشکر کو تیار کر لیا۔ کہنے لگے ہاں۔ پھر فرمایا: اللہ کے لئے میں تمہیں یاد دلاتا ہوں کہ کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ دوسرے کونوں سے کوئی شخص بغیر قیمت ادا کئے پانی نہیں پی سکتا تھا۔ اور میں نے اسے خرید کر امیر و غریب اور مسافر کے لئے وقف کر دیا تھا۔ کہنے لگے۔ اے اللہ ہم جانتے ہیں۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے بہت سی باتیں گوائیں۔

حِينَ انْتَفَضَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتُ جِرَاءَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَذْكُرْكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً وَالنَّاسُ مُجْهَدُونَ مُعْسِرُونَ فَجَهَّزْتُ ذَلِكَ الْجَيْشَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أَذْكُرْكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ دَوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا بِثَمَنِ فَابْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَابْنِ السَّبِيلِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ أَشْيَاءَ عَدَّهَا

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ابو عبد الرحمن اسے عثمان سے نقل کرتے ہیں۔

۳۴۷۲۔ حضرت عبد الرحمن بن خطابؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو غزوہ تبوک کے لئے تیاری کے متعلق ترغیب دیتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ عثمان بن عفانؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! سواوٹ پالان اور کجاوے وغیرہ سمیت میرے ذمے ہیں جو اللہ کی راہ کے لئے وقف ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر ترغیب دی تو عثمانؓ دوبارہ کھڑے ہوئے میں دو سواوٹ پالان اور کجاوے وغیرہ سمیت اپنے ذمے لیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے پھر ترغیب دی تو عثمانؓ تیسری مرتبہ کھڑے ہوئے اور تین سواوٹ اپنے ذمے لے لئے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول کریم ﷺ منبر سے یہ کہتے ہوئے نیچے تشریف لے آئے کہ آج کے بعد عثمانؓ کچھ بھی کرے اس کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ آج کے بعد عثمانؓ کے کسی عمل پر اس کی پکڑ نہیں ہوگی۔

۳۴۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابُو دَاوُدَ نَا السَّكَنُ بْنُ الْمَغِيرَةِ وَيَكْنَى اَبَا مُحَمَّدٍ مَوْلَى لَالِ عُثْمَانَ قَالَ اَنَا الْوَلِيدُ بْنُ اَبِي هِشَامٍ عَنْ فَرْقَدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ بِأَخْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ خَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مِائَتَا بَعِيرٍ بِأَخْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ خَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ بَعِيرٍ بِأَخْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اس باب میں عبد الرحمن بن سمرہ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۷۳۔ حضرت عبد الرحمن بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ عثمانؓ ایک ہزار دینار لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے راوی حدیث حسن بن واقع کہتے ہیں کہ میری کتاب میں ایک جگہ اس طرح

۳۴۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ نَا الْحَسَنُ بْنُ وَاqع الرَّمْلَى نَا ضَمْرَةُ عَنْ بَنِ شَوْذَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ

مذکور ہے کہ وہ غزوہ تبوک کے موقع پر اپنی آستین میں ایک ہزار دینار ڈال کر لائے اور آپ ﷺ کی گود میں ڈال دیا۔ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان دیناروں کو اپنی گود میں ہی الٹ پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ آج کے بعد عثمانؓ کو کوئی گناہ ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ تین مرتبہ یہی فرمایا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْمَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفِ دِينَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ وَفِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ كِتَابِي فِي كُتُبِهِ حِينَ جَهَزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَشَرَهَا فِي حَجَرِهِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا فِي حَجَرِهِ وَيَقُولُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۳۷۴۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان کا حکم دیا تو عثمان بن عفانؓ آنحضرت ﷺ کے پیغامبر بن کر اہل مکہ کے پاس گئے ہوئے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے بیعت کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: عثمان، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کام سے گیا ہے اور اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا ۱ اور آنحضرت ﷺ کا ہاتھ عثمانؓ کے لئے لوگوں کے ہاتھوں سے بہتر تھا۔

۳۴۷۴۔ حَدَّثَنَا ابُو زُرْعَةَ نَا الْحَسَنَ بْنَ بَشْرٍ نَا الْحَكَمَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ فَضَرَبَ بِأُخْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ أَيْدِيهِمْ لِأَنفُسِهِمْ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۳۷۵۔ حضرت ثمامہ بن حزنؓ قشیریؓ کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ لوگوں سے خطاب کرنے کے لئے چھت پر چڑھے تو میں بھی موجود تھا فرمایا: اپنے ان دو ساتھیوں کو میرے پاس لاؤ جنہوں نے تمہیں مجھ پر مسلط کیا ہے چنانچہ انہیں لایا گیا۔ گویا کہ وہ دواؤں یا دواؤں گدھے تھے۔ حضرت عثمانؓ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ نبی اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ میں بزر روم کے علاوہ بیٹھاپانی نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دے گا۔ اس کے لئے جنت کی بشارت ہے چنانچہ میں نے

۳۴۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَجَّاجِ الْعَنْقَرِيُّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْحَرِيرِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقَشِيرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارِجِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ اتُّوْنِي بِصَاحِبَيْكُمْ اللَّذَيْنِ الْبَاكُمُ عَلَى قَالَ فَجِئْتِ بِهِمَا كَانَهُمَا جَمَلَانِ أَوْ كَانَهُمَا جَمَارَانِ قَالَ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ

۱ یعنی آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کو گویا کہ عثمانؓ کا ہاتھ ٹھہرا کر بیعت کی۔ (مترجم)

اسے خالصتاً اپنے مال سے خرید لیا اور آج تم مجھے اس کنوئیں کا پانی پینے سے روک رہے ہو اور میں کھاری پانی پی رہا ہوں۔ کہنے لگے اے اللہ! ہم جانتے ہیں۔ پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مسجد نبوی ﷺ چھوٹی بڑی کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو فلاں لوگوں سے زمین خرید کر مسجد میں شامل کرے گا۔ اسے جنت کی بشارت ہے۔ میں نے اسے بھی خالصتاً اپنے مال سے خرید لیا اور آج تم مجھے اس مسجد میں دو رکعت نماز بھی نہیں پڑھنے دیتے۔ کہنے لگے ہاں یا اللہ ہم جانتے ہیں۔ پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے غزوہ تبوک کا پورا الشکر اپنے مال سے تیار کیا تھا۔ کہنے لگے ہاں معلوم ہے۔ پھر فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم لوگوں کو علم نہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مکہ کے پہاڑ ثبیر پر چڑھے۔ میں ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی آپ کے ساتھ تھے اس پر وہ پہاڑ (فخر کی وجہ سے) ہلنے لگا یہاں تک کہ اس کے چند پتھر بھی نیچے گر گئے۔ آپ ﷺ نے اسے اپنی لات ماری اور فرمایا: ثبیر! رک جاتھ پر ہی ﷺ، صدیقؓ اور دو شہید ہیں۔ کہنے لگے ہاں۔ اس پر فرمانے لگے۔ اللہ اکبر۔ ان لوگوں نے بھی گواہی دے دی۔ اور رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔

وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يَسْتَعْدْبُ غَيْرَ بَيْرِ رُومَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بَيْرَ رُومَةَ فَيَجْعَلُ ذُلُّهُ مَعَ ذِلِّ السُّلَمِيِّنَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلَيْبٍ مَالِي فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةً أَلِ فُلَانٍ فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلَيْبٍ مَالِي وَأَنْتُمْ تَمْنَعُونِي الْيَوْمَ أَنْ أَصَلِّيَ فِيهَا رَكَعَتَيْنِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ إِنِّي جَهَزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثَبِيرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْحَبْلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ قَالَ فَرَكَّضَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اسْكُنْ ثَبِيرٌ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا لِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ إِنِّي شَهِيدٌ ثَلَاثًا

یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے حضرت عثمانؓ سے منقول ہے۔

۳۴۷۶۔ حضرت ابواشعث صنعانی فرماتے ہیں کہ شام میں بہت سے خطباء کھڑے ہوئے جن میں صحابہ بھی تھے۔ آخر میں مرہ بن کعبؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں نے اگر نبی کریم ﷺ سے حدیث نہ سنی ہوتی تو کبھی کھڑا نہ ہوتا۔ پھر فتوں کے متعلق بتایا اور کہا کہ یہ عنقریب ظاہر ہوں گے اتنے میں وہاں سے ایک شخص منہ پر کپڑا لپیٹے ہوئے گزرا تو کہنے لگے۔ یہ شخص اس دن ہدایت پر ہوگا (اور اس شخص کی طرف

۳۴۷۶۔ حدثنا محمد بن بشارنا عبد الوهاب الثقفي نا ايوب عن أبي فلاة عن أبي الأشعث الصنعاني أن خطباء قامت بالشام وفيهم رجال من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فقام آخرهم رجل يقال له، مرة بن كعب فقال لولا حديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم

مَا قُمْتُ وَذَكَرَ الْفِتْنَةَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ
فَقَالَ هَذَا يَوْمِيذٍ عَلَى الْهُدَى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ هَذَا
قَالَ نَعَمْ

اشارہ کیا) میں ان کی طرف گیا تو دیکھا کہ وہ عثمان بن عفان ہیں۔ پھر
میں مرہ کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا کہ یہ؟ فرمایا: ہاں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ، عبداللہ بن حوالہؓ اور کعب بن عجرہؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۸۰۰۔

باب ۱۸۰۰۔

۳۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا حَجَّينَ بْنِ
الْمُثَنَّى نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ
رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ
بَشِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللَّهَ يُقَمِّصُكَ
قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تُخْلَعُهُ لَهُمْ وَفِي
الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ

۳۴۷۷۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
اے عثمان ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص ❶ پہنائیں۔ اگر لوگ
اسے اتارنا چاہیں تو مت اتارنا۔ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۱۸۰۱۔

باب ۱۸۰۱۔

۳۴۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ نَا الْعَلَاءُ
بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعَطَّارِ نَا الْحَارِثُ بْنُ عَمِيرٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا
نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ حَيٌّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ

۳۴۷۸۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی حیات
طیبہ میں ابو بکرؓ، عمرؓ و عثمانؓ کو اسی ترتیب سے ذکر کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ یعنی عبید اللہ بن عمرؓ کی روایت ہے۔ اور کئی سندوں سے ابن عمرؓ سے منقول ہے۔

۳۴۷۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا
شَاذَانَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ سَنَانِ بْنِ هَارُونَ عَنْ
كَلْبِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هَذَا فِيهَا
مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ

۳۴۷۹۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک فتنے کا ذکر
کیا اور فرمایا کہ یہ (عثمانؓ) اس فتنے میں مظلوم قتل کئے جائیں گے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۱۸۰۲۔

باب ۱۸۰۲۔

❶ قمیص سے مراد خلافت ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

۳۴۸۰۔ حضرت عثمان بن عبد اللہ بن مہب کہتے ہیں کہ ایک مصری شخص حج کے لئے آیا تو کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگ کہنے لگے: قریش ہیں۔ پوچھا کہ یہ بوزھے شخص کون ہیں؟ اسے بتایا گیا کہ یہ ابن عمرؓ ہیں کہنے لگا۔ میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور اس گھر کی حرمت کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا عثمانؓ جنگ احد کے موقع پر میدان سے فرار ہوئے تھے؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا: کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان کے موقع پر موجود نہیں تھے؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا: کیا یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ جنگ بدر میں بھی شریک نہیں ہوئے؟ فرمایا: ہاں۔ کہنے لگا اللہ اکبر (پھر تم لوگ ان کی فضیلت کے قائل کیوں ہو؟) پھر ابن عمرؓ نے اس سے فرمایا: آؤ میں تمہیں تمہارے سوالوں کے جواب دوں جہاں تک احد سے فرار کی بات ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا۔ رہ گئی جنگ بدر تو حقیقت یہ ہے کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھیں۔ اور آپ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہارے لئے بدر میں شریک ہونے والے کے برابر اجر ہے اور تمہیں مال غنیمت میں سے حصہ بھی دیا جائے گا۔ اب آؤ بیعت رضوان کی طرف تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ان کے علاوہ کوئی اور مکہ میں ان سے زیادہ عزت رکھتا ہوتا تو آپ ﷺ عثمانؓ کے بجائے اسی کو بھیجتے۔ چونکہ بیعت رضوان ان کے مکہ جانے کے بعد ہوئی اس لئے وہ اس میں شریک نہیں ہو سکے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دے کر اسے دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا: یہ عثمانؓ کی بیعت ہے۔ پھر ابن عمرؓ نے فرمایا: اب یہ چیزیں سننے کے بعد تم جاسکتے ہو۔

۳۴۸۰۔ حدثنا صالح بن عبد الله بن عثمان بن عبد الله بن موهب أن رجلاً من أهل مصر حج البيت فرأى قوماً جلوساً فقال من هؤلاء قالوا قریش قال فمن هذا الشيخ قالوا ابن عمر فأتاه فقال إني سألتك عن شيء فحدثني أنشدك بحرمة هذا البيت أعلم أن عثمان فر يوم أحد قال نعم قال أعلم أنه تغيب عن بيعة الرضوان فلم يشهدنا قال نعم قال أعلم أنه تغيب يوم بدر فلم يشهدنا قال نعم فقال الله أكبر فقال له ابن عمر تعال حتى أبين لك ما سألت عنه أما فراره يوم أحد فاشهد أن الله قد غفأ عنه وغفر له، وأما تغيبه يوم بدر فإنه كانت عنده أو تحته ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم لك أجر رجل شهد بدرًا وسهمه، وأما تغيبه عن بيعة الرضوان فلو كان أحد أعز بطن مكة من عثمان لبعته رسول الله صلى الله عليه وسلم مكان عثمان بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عثمان وكانت بيعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان إلى مكة قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده اليمين هذه يد عثمان وضرب بها على يده وقال هذه لعثمان قال له اذهب بهذا الآن معك

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۰۳۔

باب ۱۸۰۳۔

۳۴۸۱۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ ﷺ کو اس سے پہلے کسی کی نماز جنازہ ترک کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ فرمایا: یہ عثمانؓ سے بغض رکھتا تھا لہذا

۳۴۸۱۔ حدثنا الفضل بن ابی طالب البغدادی وغير واحد قالوا نا عثمان بن زفرنا محمد بن زیاد عن محمد بن عجلان عن أبي الزبير عن جابر قال أتى النبي صلى الله عليه وسلم بجنازة رجل ليصلي

قَلَّمَ يُصَلِّي عَلَيْهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ
الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَ هَذَا قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُبْعِضُ
عُثْمَانَ فَأَبْعَضَهُ اللَّهُ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اور محمد بن زیاد جو یمون بن مہران کے دوست ہیں ضعیف ہیں جب کہ ابو ہریرہ کے دوست محمد بن زیاد ثقہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو حارث ہے۔ نیز ابو امامہ کے ساتھ محمد بن زیاد ہانی شامی بھی ثقہ ہیں ان کی کنیت ابو سفیان ہے۔

باب ۱۸۰۴

باب ۱۸۰۴

۳۴۸۲۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ چلا اور ہم انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ آپ ﷺ نے وہاں اپنی حاجت پوری کی اور مجھے حکم دیا کہ دروازے پر رہو تاکہ کوئی بغیر اجازت میرے پاس نہ آ سکے ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ کہنے لگے: ابو بکرؓ۔ میں نے آپ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں آنے دو اور انہیں جنت کی بشارت دو۔ وہ اندر آ گئے پھر دوسرا شخص آیا تو اس نے بھی دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا تو بتایا کہ: عمر ہوں میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ عمرؓ اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا: ان کے لئے بھی کھول دو اور انہیں جنت کی خوشخبری سنا دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو وہ اندر آئے اور میں نے انہیں خوشخبری سنا دی۔ پھر تیسرا شخص آیا: تو میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ عثمانؓ بھی اندر آنے کے اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا: کھول دو اور انہیں بھی ایک بلوے میں شہید ہونے پر جنت کی بشارت دے دو۔

۳۴۸۲۔ حدثنا احمد بن عبدہ الضبی نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی عثمان النہدی عن ابی موسیٰ الاشعری قال انطلقنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل حائطاً للانصار فقصی حاجتہ فقال لی یا اباموسی املک علی الباب فلا یدخلن علی أحد إلا بإذن فجاء رجل فضرب الباب فقلت من هذا قال أبو بکر فقلت یا رسول اللہ هذا أبو بکر یستأذن قال ائذن له وبشره بالجنة فدخل وجاء رجل آخر فضرب الباب فقلت من هذا فقال عمر فقلت یا رسول اللہ هذا عمر یستأذن قال افتح له وبشره بالجنة ففتح ودخل وبشرته بالجنة فجاء رجل آخر فضرب الباب فقلت من هذا فقال عثمان قلت یا رسول اللہ هذا عثمان یستأذن قال افتح له وبشره بالجنة علی بلوای نصیبہ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے عثمان نہدی سے منقول ہے اس باب میں جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۴۸۳۔ حضرت ابو سہلہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ جب گھر میں موجود تھے تو مجھ سے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے۔ چنانچہ میں اسی پر صبر کرنے والا ہوں۔

۳۴۸۳۔ حدثنا سفیان بن وکیع نا ابی ویحیی بن سعید عن اسماعیل بن ابی خالد عن قیس ثنی ابو سہلہ قال قال لی عثمان یوم الدار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد عہد الی عہدا فانا صابر علیہ

یہ حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف اسماعیل بن خالد کی روایت سے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُقَالُ وَلَهُ كُنَيَّتَانِ أَبُو تَرَابٍ وَأَبُو الْحَسَنِ

۳۴۸۴۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا جعفر بن سليمان الضبعي عن يزيد الرشك عن مطرف بن عبد الله عن عمران بن حصين قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم جيشاً واستعمل عليهم علي بن أبي طالب فمضى في السرية فأصاب جارية فأنكروا عليه وتعاقد أربعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا إذا لقينا رسول الله صلى الله عليه وسلم أخبرناه بما صنع علي وكان المسلمون إذا رجعوا من سفر بدءوا برسول الله صلى الله عليه وسلم فسلموا عليه ثم انصرفوا إلى رحالهم فلما قدمت السرية سلموا على النبي صلى الله عليه وسلم فقال أحدهم الأربعة فقال يا رسول الله ألم تر إلى علي بن أبي طالب صنع كذا وكذا فأعرض عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قام الثاني فقال مثل مقالته فأعرض عنه ثم قام إليه الثالث فقال مثل مقالته فأعرض عنه ثم قام الرابع فقال مثل مقالته فأقبل إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم والغضب يعرف في وجهه فقال ما تريدون من علي ما تريدون من علي إن علياً مني وأنا منه وهو ولي كل مؤمن من بعدي

حضرت علی بن ابی طالبؑ کے عمدہ خصائل و مناقب ان کی بھی دو کنیتیں ہیں۔ ابو تراب اور ابو حسن

۳۴۸۴۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؑ کو ایک لشکر کا امیر بنا کر روانہ فرمایا: چنانچہ وہ ایک چھوٹا لشکر لے کر گئے اور مال غنیمت میں سے ایک باندی لے لی۔ لوگوں کو یہ بات ناگوار گزری اور چار صحابہ نے عہد کیا کہ آنحضرت ﷺ سے ملاقات ہونے پر بتا دیں گے کہ علیؑ نے کیا کیا۔ مسلمانوں کی عادت تھی کہ جب کسی سفر سے لوٹتے تو پہلے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرتے اور اس کے بعد اپنے گھروں کی طرف جایا کرتے تھے۔ چنانچہ جب یہ لشکر سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا تو ان چاروں میں سے ایک کھڑا ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے قصہ بیان کیا اور عرض کیا کہ دیکھئے علیؑ نے کیا کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا۔ اور اس نے بھی وہی کچھ کہا جو پہلے نے کہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے بھی چہرہ پھیر لیا۔ تیسرے کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا۔ لیکن جب چوتھے نے اپنی بات پوری کی تو نبی اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے آپ ﷺ کے چہرے پر غصے کے آثار نمایاں تھے اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ علیؑ سے تم کیا چاہتے ہو۔ علیؑ مجھ سے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مؤمن کا دوست ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۴۸۵۔ حضرت ابوسریحہؓ یازید بن ارقمؓ کہتے ہیں (شعبہ کو شک ہے) کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں علیؑ بھی اس کا

۳۴۸۵۔ حدثنا محمد بن بشارنا محمد بن جعفرنا شعبه عن سلمة بن كهيل قال سمعت

ابوالطفیل یُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ
شَكَ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْتُ مَوْلَاهُ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ اسے میمون بن عبد اللہ سے وہ زید بن ارقم سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔ ابوسریحہ کا نام حذیفہ بن اسد ہے۔ یہ صحابی ہیں۔

۳۴۸۶۔ حدثنا ابن الخطاب زياد بن يحيى البصري
نا ابو عتاب سهل بن حماد نا المختار بن نافع نا
ابو حيان التميمي عن ابيه عن علي قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم رحم الله ابا بكر زوجي ابنته
وحملني الى دار الهجرة واعتق بلالا من ماله رحم
الله عمر يقول الحق وان كان مرا تركه الحق وماله
صديق رحم الله عثمان تستحييه الملائكة رحم الله
عليها اللهم ادر الحق معه حيث دار

۳۳۸۶۔ حضرت علیؑ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دے دی اور مجھے دارالہجرۃ لے کر آئے پھر بلالؓ کو بھی انہوں نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔ اللہ عمرؓ پر رحم فرمائے یہ ہمیشہ حق بات کرتے ہیں اگرچہ وہ کڑوی ہو اسی لئے وہ اس حال میں ہیں کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ عثمانؓ پر رحم فرمائے۔ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علیؓ پر رحم فرمائے اے اللہ یہ جہاں کہیں بھی ہوں اس کے ساتھ رہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۴۸۷۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا ابي عن شريك
عن منصور عن ربعي بن حراش قال نا علي بن ابي
طالب بالرحبة فقال لما كان يوم الحديبية خرج
الينا ناس من المشركين فيهم سهيل بن عمرو
واناس من رء وساء المشركين فقالوا يا رسول الله
خرج اليك ناس من ابناءنا واخواننا وارقاتنا وليس
لهم فقه في الدين وانما خرجوا فرارا من اموالنا
وضياعنا فارادوهم الينا فان لم يكن لهم فقه في
الدين سنققهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم
يامعشر قريش لستنهن اولي بعتن الله عليكم من

۳۳۸۷۔ حضرت علی بن ابی طالبؑ نے رجبہ کے مقام پر فرمایا: کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر کئی مشرک ہماری طرف آئے۔ جن میں سہیل بن عمرو اور کئی مشرک سردار تھے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہماری اولاد، بھائیوں اور غلاموں میں سے بہت سے ایسے لوگ آپ ﷺ کے پاس چلے گئے ہیں۔ جنہیں ذین کی کوئی سمجھ بوجھ نہیں۔ یہ لوگ ہمارے اموال اور جائیدادوں سے فرار ہوئے ہیں لہذا آپ ﷺ یہ لوگ ہمیں واپس کر دیجئے اگر انہیں دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اہل قریش تم لوگ اپنی حرکتوں سے باز آ جاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے لوگ مسلط کریں گے جو تمہیں قتل کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کے ایمان کو آزمایا ہے۔ ابوبکرؓ و عمرؓ اور

① شیعہ حضرات کا حضرت علیؑ کی خلافت بلا فصل پر اس حدیث سے اسناد لال قطعاً درست نہیں کیونکہ مولیٰ کے کئی معنی ہیں، کبھی رب، کبھی مالک، کبھی معنی، کبھی دوست اور اس کے علاوہ بھی کئی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ لہذا اسے ایک معنی کے ساتھ مخصوص کر دینا باطل اور خلاف عقل ہے۔ پھر اگر فرض کر لیا جائے کہ مولیٰ سے مراد غلیفی ہی ہے تب بھی اس سے ان کی خلافت تو ثابت ہوتی ہے، لیکن خلافت بلا فصل نہیں۔ اور خلافت کے ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔ یہ اس صورت میں ہے کہ اگر اس کا اشتقاق ولایت سے کیا جائے۔ جس کے معنی امارت کے ہیں۔ لیکن اگر اس کا اشتقاق ولایت سے کیا جائے جس کے معنی نصرت، عشق اور دوستی کے آتے ہیں تو اس صورت میں اس سے امارت یا خلافت مراد لی نہیں جاسکتی۔ واللہ اعلم (مترجم)

لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا: وہ جوتی ٹانگنے والا۔ آپ ﷺ نے علیؑ کو اپنی جوتی کا نٹھنے کے لئے دی تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر علیؑ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے گا وہ اپنی جگہ جہنم میں تلاش کر لے۔

يُضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّينِ قَدَامَتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ عَلَى الْإِيمَانِ قَالُوا مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هُوَ خَاصِفُ النُّعْلِ وَكَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا قَالَ ثُمَّ التَفَتَ إِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے اس سند سے صرف ربیع کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔

باب ۱۸۰۵۔

باب ۱۸۰۵۔

۳۴۸۸۔ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں ہم انصار لوگ منافقین کو ان کے حضرت علیؑ سے بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔

۳۴۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ نَحْنُ مَعَاشِرُ الْأَنْصَارِ بَبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

یہ حدیث غریب ہے۔ ابوبارون عبدی کے متعلق شعبہ کلام کرتے ہیں پھر یہ حدیث اعمش سے بھی ابوصالح کے حوالے سے ابوسعیدؓ سے منقول ہے۔

باب ۱۸۰۵۔

باب ۱۸۰۵۔

۳۴۸۹۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ منافقین علیؑ سے محبت نہیں کر سکتا اور کوئی مؤمن اس سے بغض نہیں رکھ سکتا۔

۳۴۸۹۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ الْمَسَادِرِ الْحَمِيدِي عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ

اس باب میں علیؑ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۱۸۰۶۔

باب ۱۸۰۶۔

۳۴۹۰۔ حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ بھی ان سے محبت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: ہمیں بتائیے کہ وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ علیؑ بھی انہی میں سے ہیں۔ اور ابوذرؓ، مقدادؓ اور سلمانؓ۔

۳۴۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ ابْنُ بَنَتِ السَّيِّدِ نَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ بَنِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِّهُمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمَقْدَادُ وَسَلْمَانُ وَأَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ

وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۱۸۰۷۔

باب ۱۸۰۷۔

۳۴۹۱۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَبِشَةَ بِنْتِ جَنَادَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ مَنِّي وَأَنَا مِنْ عَلَيٍّ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلَيٌّ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۴۹۲۔ حَدَّثَنَا يَوْسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَلِيَّ بْنَ قَادِمٍ نَا عَلِيَّ بْنَ صَالِحٍ بْنِ حَيٍّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ عَنْ جَمِيعِ بْنِ عُمَيْرِ التَّمِيمِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخِيَّتُ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تَوَاخُ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں زید بن ابی اونی سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۸۰۹۔

باب ۱۸۰۹۔

۳۴۹۳۔ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيسَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ السُّدِّيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ انْتَبِئْ بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَا كُلُّ مَعِي هَذَا الطَّيْرُ فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ

۳۴۹۳۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا۔ آپ ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تا کہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھا سکے۔ چنانچہ علیؑ آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صدی کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ لیکن یہ حدیث انسؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ صدی کا نام اسماعیل بن عبد الرحمن ہے انہوں نے انس بن مالک کو پایا اور حسین بن علیؑ کو دیکھا ہے۔

۳۴۹۴۔ حَدَّثَنَا خِلَادُ بْنُ اسْلَمِ الْبَغْدَادِيُّ نَا النُّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ أَنَا عَوْفٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ

۳۴۹۴۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ بن ہند جملی کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: اگر میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز مانگتا تو مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی پہلے مجھے ہی دیتے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكْتُ ابْتَدَأَنِي

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۱۸۱۰۔

باب ۱۸۱۰۔

۳۳۹۵۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ۔

۳۴۹۵۔ حدثنا اسمعيل بن موسى نا محمد بن عمر الرومي نا شريك عن سلمة بن كهيل عن سويد بن غفلة عن الصُّنَابَجِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا

یہ حدیث غریب اور منکر ہے۔ بعض اسے شریک سے روایت کرتے ہوئے ضابطی کا ذکر نہیں کرتے۔ ہم اسے شریک کے ثقات کے علاوہ کسی کی روایت سے نہیں جانتے۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۳۹۶۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ معاویہ نے سعد سے پوچھا کہ تم ابوتراب کو برا کیوں نہیں کہتے؟ فرمایا: جب تک مجھے رسول اللہ ﷺ کی یہ تین باتیں یاد ہیں میں انہیں کبھی برا نہیں کہوں گا۔ اور ان تینوں میں سے ایک کا میرے لئے ہونا میرے نزدیک سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ کو کسی جنگ میں جاتے ہوئے چھوڑ دیا۔ علیؓ کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ کر جارہے ہیں۔ (یعنی کیا میں اس جہاد میں شریک ہونے کا بھی اہل نہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس مقام پر فائز نہیں ہونا چاہتے جس پر موسیٰ نے ہارون کو مقرر کیا تھا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ (وہ نبی تھے) اور میرے بعد نبوت ختم ہو چکی ہے۔ دوسری چیز یہ کہ جنگ خیر کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: آج میں جہنم اس شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور وہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ ہم سب چاہتے تھے کہ آج جہنم اسے دیا جائے لیکن آپ ﷺ نے علیؓ کو بلوایا وہ حاضر ہوئے تو ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھ میں لعاب ڈالا اور جھنڈا انہیں دے دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان ہی کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی اور یہ آیت نازل ہوئی ”ندع ابنائنا وابنائکم“..... (الایۃ آت) مباہلہ) تیسری چیز یہ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے

۳۴۹۶۔ حدثنا قتيبة نا حاتم بن اسماعيل عن بكير بن مسمار عن عامر بن سعد بن أبي وقاص قال أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا تَرَابٍ قَالَ أَمَا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا فَالْهَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهُ، لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةً مِّنْهُمْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ وَخَلْفَهُ، فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ، عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَخْلِفُنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ، رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ، لِأَنْبُوءَةٍ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوْنِي عَلِيًّا قَالَ فَاتَاهُ وَبِهِ رَمَدٌ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ فَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ هَذِهِ الْآيَةُ نَدْعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي

فاطمہؑ علیؑ حسنؑ اور حسینؑ کو بلا کر کہا کہ یا اللہ یہ میرے گھر والے ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔

باب ۱۸۱۱۔

باب ۱۸۱۱۔

۳۴۹۷۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دو لشکر ایک ساتھ روانہ کئے۔ ایک کا امیر حضرت علیؑ کو اور دوسرے کا حضرت خالد بن ولیدؓ کو مقرر کیا اور فرمایا: جب جنگ ہوگی تو پورے لشکر کے امیر علیؑ ہوں گے۔ چنانچہ علیؑ نے ایک قلعہ فتح کیا اور مال غنیمت میں سے ایک باندی لے لی۔ اس پر خالد نے میرے ہاتھ ایک خط خدمت اقدس ﷺ میں روانہ کیا جس میں حضرت علیؑ کی شکایت کی۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ خط دے دیا۔ آپ ﷺ نے اسے پڑھا تو چہرے کا رنگ تغیر ہو گیا فرمایا: تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو جو اللہ اور اس کے رسول سے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں میں نے عرض کیا میں اللہ اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تو صرف قاصد ہوں۔ اس پر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

۳۴۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَيْنِ وَأَمَرَ عَلِيَّ أَحَدَهُمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَلِيُّ الْأَخْزَرِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَقَالَ إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ فَاِفْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدٌ كِتَابًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِيءُ بِهِ قَالَ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ثُمَّ قَالَ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ قُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُولِهِ فَإِنَّمَا أَنَا رَسُولُ فَسَكَتَ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۸۱۲۔

باب ۱۸۱۲۔

۳۴۹۸۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف کی لڑائی کے موقع پر علیؑ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی لوگ کہنے لگے آج آپ ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ فرمایا: میں نے نہیں کی بلکہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی ہے۔

۳۴۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْكَدِرِ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَحْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَتَجَيْتُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ انْتَجَاهُ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اگلے کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابن فضیل کے علاوہ کئی راوی اگلے سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ ان کے کان میں۔ کچھ کہوں۔

باب ۱۸۱۳۔

باب ۱۸۱۳۔

۳۴۹۹۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علیؑ میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لئے جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد

۳۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ نَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ

میں رہے۔ علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن مرد سے اس کے معنی پوچھے تو فرمایا: اس سے مراد مسجد سے گزرتا ہے۔ ❶

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُجَنَّبَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرِكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضَرَّارِ بْنِ صُرْدٍ مَا مَعْنَى الْحَدِيثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطِرْقُهُ جُنْبًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام بخاری اسے غریب کہتے ہیں۔

باب ۱۸۱۳۔

باب ۱۸۱۴۔

۳۵۰۰۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو پیر کے دن نبوت عطا کی گئی اور علیؓ نے منگل کو نماز پڑھی۔

۳۵۰۰۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى نَا عَلِيَّ بْنَ عَابَسٍ عَنْ مُسْلِمِ الْمَلَائِكِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلِيُّ يَوْمَ الثَّلَاثَةِ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مسلم امور کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ مسلم اسے حبر سے اور وہ حضرت علیؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۵۰۱۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: تم میرے لئے اسی طرح ہو جس طرح موسیٰ کے لئے ہارون تھے۔

۳۵۰۱۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا ابُو نَعِيمٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سعد سے کئی روایتوں سے رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت سے غریب بھی جاتی ہے۔

۳۵۰۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ سے فرمایا: تم میرے لئے وہی حیثیت رکھتے ہو جو ہارونؓ کی موسیٰ کے نزدیک تھی۔ فرق یہ ہے کہ وہ دونوں نبی تھے اور مجھ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔

۳۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا ابُو أَحْمَدَ الزَّيْبَرِيُّ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اس باب میں سعدؓ، زید بن ارقمؓ ابو ہریرہؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔

❶ اس خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ دونوں حضرات کے دروازے مسجد میں کھلتے تھے، اللہ اوہ وہیں سے گزر سکتے تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس مسجد کی قید لگائی ہے، نہ کہ مطلقاً ہر مسجد کے متعلق فرمایا۔ (مترجم)

۳۵۰۳۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کے دروازے کے علاوہ مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا تھا۔

۳۵۰۳۔ حدثنا محمد بن حميد الرازي نا ابراهيم بن المختار عن شعبه عن ابي بلج عن عمرو بن ميمون عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بسد الابواب الا باب عليؓ

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے شعبہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۵۰۴۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حسنؓ اور حسینؓ کے ہاتھ پکڑے اور فرمایا: جو مجھ سے محبت کرے گا اور ساتھ ہی ساتھ ان دونوں اور ان کے والدین سے بھی محبت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میری جگہ میں ہوگا۔

۳۵۰۴۔ حدثنا نصر بن علي الجهضمي نا علي بن جعفر بن محمد قال اخبرني اخي موسى بن جعفر بن محمد عن ابيه محمد بن علي عن ابيه علي بن الحسين عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم اخذ بيد حسن وحسين قال من احبني واحب هذين واباهما وامهما كان معي في درجتي يوم القيامة

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے جعفر بن محمد کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۸۱۵۔

باب ۱۸۱۵۔

۳۵۰۵۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے علیؓ نے نماز پڑھی۔

۳۵۰۵۔ حدثنا محمد بن حميد نا ابراهيم بن المختار عن شعبه عن ابي بلج عن عمرو بن ميمون عن ابن عباس قال اول من صلى عليؓ

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے ہم اسے شعبہ کی روایت سے روایت کے متعلق نہیں جانتے۔ ابولج کا نام یحییٰ بن سلیم ہے بعض محدثین کا کہنا ہے کہ مردوں میں سے پہلے اسلام لانے والے ابوبکرؓ ہیں اور حضرت علیؓ ۱۱ھ میں برس کی عمر میں مسلمان ہوئے نیز عورتوں میں سب سے پہلے خدیجہؓ ایمان لائیں۔

۳۵۰۶۔ حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے علیؓ ایمان لائے۔ عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی کے سامنے اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا: نہیں سب سے پہلے ابوبکر صدیقؓ ایمان لائے۔

۳۵۰۶۔ حدثنا محمد بن بشار و محمد بن المثنى قال نا محمد بن جعفر نا شعبه عن عمرو بن مرة عن ابي حمزة عن رجل من الانصار عن زيد بن ارقم قال اول من اسلم عليؓ قال عمرو بن مرة فذكرت ذلك لابراهيم النخعي فانكره وقال اول من اسلم ابوبكر الصديقؓ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوحمرہ کا نام طلحہ بن زید ہے۔

باب ۱۸۱۶۔

باب ۱۸۱۶۔

۳۵۰۷۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جو نبی امی تھے انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ مؤمن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور منافق تجھ سے بغض رکھے گا۔ عدی بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ میں اس قرن میں سے ہوں جن کے لئے رسول اللہ ﷺ نے دعا کی ہے۔

۳۵۰۸۔ حدثنا عیسیٰ بن عثمان بن احیٰ یحییٰ ابن عیسیٰ الرملی عن الاعمش عن عدی بن ثابت عن زر بن حبیش عن علیؓ قَالَ لَقَدْ عَهِدَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ اِنَّهُ لَا يُجِبُكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ اَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۰۸۔ حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اس میں علیؓ بھی تھے۔ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کر رہے تھے کہ یا اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک علیؓ کو نہ دیکھ لوں۔

۳۵۰۸۔ حدثنا محمد بن بشار ويعقوب بن ابراهيم وغير واحد قالوا نا ابو عاصم عن ابی الجراح قال ثنی جابر بن صبیح قال حدثنی ام شراحیل قال حَدَّثَتْنِي اُمُّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمَيِّنِيْ حَتّٰى تُرِيْنِيْ عَلِيًّا
یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے

عمدہ خصائل و مناقب

۳۵۰۹۔ حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد میں آنحضرت ﷺ کے جسم پر دو زریں تھیں۔ آپ ﷺ ایک پتھر پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے چنانچہ طلحہؓ کو بٹھایا اور (ان پر پاؤں رکھ کر) چڑھ گئے۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہؓ کے لئے جنت واجب ہوگی۔

مَنَاقِبُ أَبِي مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۰۹۔ حدثنا ابو سعيد الاشج نا يونس بن بكير عن محمد بن اسحق عن يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير عن ابيه عن جده عبد الله ابن الزبير عن الزبير قَالَ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دُرْعَتَانِ فَفَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۵۱۰۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں میرے کانوں نے

۳۵۱۰۔ حدثنا ابو سعيد الاشج نا ابو عبد الرحمن

آنحضرت ﷺ کے منہ سے یہ الفاظ سنے کہ طلحہؓ اور زبیرؓ جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔

بن منصور العنزى عن عقبه بن علقمة اليشكري قال سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۵۱۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی شہید کو زمین پر چلتا ہوا دیکھ کر خوش ہوتا ہو وہ طلحہ بن عبید اللہؓ کو دیکھ لے۔

۳۵۱۱۔ حدثنا قتيبة ناصالح بن موسى عن الصلت بن دينار عن ابى نصرَةَ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف صلت بن دینار کی روایت سے جانتے ہیں اور ان کے متعلق بعض اہل علم کلام کرتے ہیں بعض محدثین صالح بن موسیٰ پر بھی اعتراض کرتے ہیں۔

۳۵۱۲۔ حضرت موسیٰ بن طلحہؓ فرماتے ہیں کہ میں معاویہؓ کے پاس گیا تو وہ کہنے لگے کیا میں تمہیں ایک بشارت نہ دوں؟ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہؓ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے۔

۳۵۱۲۔ حدثنا عبد القدوس بن محمد العطار نا عمرو بن عاصم عن اسحاق بن يحيى بن طلحة عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ أَلَا أَبَشِّرُكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے معاویہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۸۱۷۔

باب ۱۸۱۷۔

۳۵۱۳۔ حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ نے ایک جاہل اعرابی سے کہا کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھو کہ وہ کون ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے ہیں؟ صحابہ یہ سوال پوچھنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ وہ آپ ﷺ کی توقیر کرتے اور ڈرتے تھے۔ چنانچہ اس اعرابی نے پوچھا تو آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اس نے دوبارہ پوچھا اس مرتبہ بھی آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا۔ تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا۔ اتنے میں میں بھی سبز کپڑے پہنے ہوئے مسجد کے دروازے میں پہنچا اور آنحضرت ﷺ کی نظر مجھ پر پڑی تو پوچھا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اعرابی نے کہا: میں ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص ان میں سے

۳۵۱۳۔ حدثنا محمد بن العلاء نا يونس بن بكيرنا طلحة بن يحيى عَنْ مُوسَى وَعِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِمَا طَلْحَةَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلْأَعْرَابِيِّ جَاهِلٍ سَلُّهُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ مَنْ هُوَ وَكَانُوا لَا يَجْتَرُّونَ عَلَى مَسْئَلَتِهِ يُوقِرُونَهُ وَيَهَابُونَهُ فَسَأَلَهُ الْأَعْرَابِيُّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ إِنِّي اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَى ثِيَابٍ خَضِرٍ فَلَمَّا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَنَ

السَّائِلُ عَمَّنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ، قَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذَا مِمَّنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابو کریب کی روایت سے جانتے ہیں وہ یونس بن بکر سے روایت کرتے ہیں۔ کئی کبار محدثین اسے ابو کریب سے نقل کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ بھی یہ حدیث ابو کریب ہی سے نقل کرتے ہیں اور انہوں نے اسے کتاب الفوائد میں بیان کیا ہے۔

زبیر بن عوامؓ کے عمدہ خصائل و مناقب

۳۵۱۳۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بنو قریظہ سے لڑائی میں میرے لئے اپنے والدین کو جمع کیا اور فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر خدا ہوں۔

باب ۱۸۱۸۔

۳۵۱۵۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں میرا حواری زبیر بن عوامؓ ہے۔

باب ۱۸۱۹۔

۳۵۱۶۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے مددگار ہوتے ہیں۔ میرا مددگار زبیرؓ ہے۔ ابونعیم اس حدیث میں یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بات جنگ خندق کے موقع پر فرمائی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے پوچھا کہ کون ہے جو میرے پاس کفار کے متعلق خبر لے کر آئے کہ وہ بھاگ گئے ہیں یا نہیں؟ زبیرؓ نے عرض کیا: میں۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ پوچھا اور زبیرؓ نے تینوں مرتبہ یہی کہا کہ: میں لاتا ہوں۔

۱۸۲۰۔

۳۵۱۷۔ حضرت ہشام بن عروہؓ فرماتے ہیں کہ جنگ جمل کے موقع پر

مَنَاقِبُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۱۴۔ حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ عَبْدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوهُ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ يَا أُمِّي يَهُدِي حَسَنٌ مَّحَجَّجٌ هِيَ۔

باب ۱۸۱۸۔

۳۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَعَاوِيَةَ بْنَ عَمْرٍو نَازِئَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ يَهُدِي حَسَنٌ مَّحَجَّجٌ هِيَ۔

باب ۱۸۱۹۔

۳۵۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا ابوداؤدَ الْحَفَرِيُّ وَابُونَعِيمٍ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَ الزُّبَيْرِ وَزَادَ ابُونَعِيمٍ فِيهِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۲۰۔

۳۵۱۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَخْرَةَ بْنِ

زیدؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: میرا کوئی عضو ایسا نہیں کہ جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ جنگ میں زخمی نہ ہوا ہو یہاں تک کہ میری شرم گاہ تک زخمی ہوگئی تھی۔

جَوَيْرِيَّةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَوْصَى الزُّبَيْرُ إِلَى ابْنِهِ عَبْدِ اللَّهِ صَبِيحَةَ الْحَمَلِ فَقَالَ مَا مَنِيَّ عُضْوٌ إِلَّا جَرَحَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى ذَلِكَ إِلَى فَرْجِهِ

یہ حدیث حماد بن زید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ بن عبدعوف زہری کے عمدہ خصائل و مناقب

مَنَاقِبُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ بْنِ عَبْدِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۱۸۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر جنتی ہیں۔ عمر، عثمان، علی، طلحہ، زیدؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، سعید بن زیدؓ اور ابوعبیدہ بن جراحؓ سب کے سب جنت میں ہیں۔ ابومصعب، عبدالعزیز بن محمدؓ سے وہ عبدالرحمن بن حمیدؓ سے وہ اپنے والد سے وہ سعید بن زیدؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں عبدالرحمن بن عوفؓ کا ذکر نہیں۔ نیز یہ حدیث عبدالرحمن بن عبید بھی اپنے والد سے وہ سعید بن زیدؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۵۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ

یہ حدیث پہلی سے زیادہ صحیح ہے۔

۳۵۱۹۔ حضرت سعید بن زیدؓ نے چند لوگوں کو یہ حدیث سنائی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں، ابوبکرؓ، عمرؓ، علیؓ، عثمانؓ، زیدؓ، طلحہؓ، عبدالرحمنؓ، ابوعبیدہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ۔ انہوں نے ان نو اشخاص کا ذکر کیا۔ دسویں کا ذکر نہیں کیا۔ لوگ کہنے لگے اے ابواور ہم تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتے ہیں کہ دسویں شخص کے متعلق بھی بتائیے کہ وہ کون ہے؟ فرمانے لگے تم نے مجھے اللہ کی قسم دے دی ہے۔ (لہذا سنو!) کہ ابوبکر بھی جنتی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کا نام سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے۔

۳۵۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَصْعَبٍ قَرَأَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فِي نَفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ فَقَدْ هُوَ لَاءِ التَّسْعَةِ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللَّهُ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ مِنَ الْعَاشِرِ قَالَ نَشَدْتُمُونِي بِاللَّهِ أَبُو الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ

امام بخاری کہتے ہیں کہ یہ حدیث پچھلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

باب ۱۸۲۱۔

باب ۱۸۲۱۔

۳۵۲۰۔ حدثنا قتيبة بن زبهر عن مضر بن مضر عن صفوان بن عبد الله عن أبي سلمة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول إن أمركن مما يهمنني بعدى ولكن يصبر عليكن إلا الصابرون قال ثم تقول عائشة فسقى الله أباك من سلسيل الجنة تريد عبد الرحمن بن عوف وقد كان وصل أزواج النبي صلى الله عليه وسلم بمال بيعت بأربعين ألفاً
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۵۲۰۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ ازواج مطہراتؓ سے فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اپنے بعد تم لوگوں کی فکر رہتی ہے کہ تمہارا کیا ہوگا۔ تمہارے حقوق ادا کرنے پر صبر کرنے والے ہی صبر کر سکیں گے۔ ابوسلمہؓ کہتے ہیں کہ پھر عائشہؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے باپ یعنی عبد الرحمن بن عوف کو جنت کے چشمے سے سیراب کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے ازواج مطہرات کو ایسا مال (بطور ہدیہ) دیا تھا جو چالیس ہزار میں فروخت ہوا۔

۳۵۲۱۔ حدثنا اسحق بن ابراهيم بن حبيب بن الشهيد البصري واحمد بن عثمان قالنا ناقریش بن انس عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة أن عبد الرحمن بن عوف أوصى بحديقة للمهات المؤمنين بيعت بأربع مائة ألف
یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۲۱۔ حضرت ابوسلمہؓ فرماتی ہیں کہ عبد الرحمن بن عوفؓ نے ازواج مطہرات کے لئے ایک باغ کی وصیت کی جو چار لاکھ میں فروخت ہوا۔ ❶

ابو اسحاق سعد بن ابی وقاصؓ کے عمدہ خصائل۔

ان کا نام مالک بن وہیب ہے

مَنَاقِبُ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاسْمُ أَبِي وَقَاصٍ مَالِكُ بْنُ وَهَيْبٍ

۳۵۲۲۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ! سعد جب تجھ سے دعا کرے اس کی دعا قبول فرما۔

۳۵۲۲۔ حدثنا رجاء بن محمد العدوي نا جعفر بن عون عن اسماعيل بن ابي خالد عن قيس عن سعد بن أبي وقاص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم استجب لسعد إذا دعاك

یہ حدیث اسماعیل سے بھی منقول ہے وہ قیس سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ جب سعد تجھ سے دعا کرے تو اس کی دعا قبول فرما۔

باب ۱۸۲۲۔

باب ۱۸۲۲۔

۳۵۲۳۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ سعدؓ تشریف لائے تو

۳۵۲۳۔ حدثنا ابو كريب وابو سعيد الاشج قالانا

❶ گزشتہ حدیث میں چالیس ہزار کا اور اس میں چار لاکھ کا ذکر ہے۔ اس میں کوئی تناقض نہیں کیونکہ چالیس ہزار دینار اور چار لاکھ درہم مراد ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

ابو اسامة عن مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَالِي فَلْيَرِنِي أَمْرًا خَالَهُ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں اگر کسی کا ان جیسا ماموں ہو تو مجھے دکھائے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف مجالد کی روایت سے جانتے ہیں۔ سعد قبیلہ بنو زہرہ کے تھے اور آنحضرت ﷺ کی والدہ بھی اسی قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں اسی لئے آپ ﷺ نے انہیں اپنا ماموں کہا۔

باب ۱۸۲۳۔

باب ۱۸۲۳۔

۳۵۲۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَارِيُّ نا سَفِيَّانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ إِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ إِرْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي إِرْمِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزُورُ

۳۵۲۳۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے والدین کو ایک ساتھ کسی پر فدا نہیں کیا۔ لیکن غزوہ احد میں سعد سے فرمایا کہ اے طاقتور پہلوان تیر چلاؤ۔ میرے والدین تجھ پر فدا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں سعد سے بھی روایت ہے۔ کئی حضرات یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اور وہ سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں۔ قبیلہ اسے لیث بن سعد سے وہ عبد العزیز بن محمد سے وہ یحییٰ بن سعید سے اور وہ سعد بن ابی وقاصؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے میرے لئے اپنے والدین کو غزوہ احد کے موقع پر جمع کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور عبد اللہ بن شدادؓ ہاد سے بھی منقول ہے وہ علیؑ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ہم سے محمود بن غیلان نے وکیع کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ سفیان سے وہ سعد بن ابراہیم سے وہ عبد اللہ بن شداد سے اور وہ حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو غزوہ احد میں سعد سے فرماتے ہوئے سنا کہ اے سعد تیر مار۔ میرے والدین تجھ پر فدا ہوں۔ ان کے علاوہ میں نے نبی ﷺ کو کسی کے لئے اپنے والدین کو جمع کرتے ہوئے نہیں سنا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۵۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَبِيعَةَ اَلْ عَاشِمَةَ قَالَتْ سَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السَّلَاحِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ

۳۵۲۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کسی جنگ سے واپس آئے تو رات کو آنکھ نہ لگی۔ کہنے لگے کوئی نیک شخص آج رات میری حفاظت کرتا۔ کہتی ہیں کہ ہم ابھی یہی سوچ رہے تھے کہ کسی کے ہتھیاروں کی جھنکار سنی۔ آپ ﷺ نے پوچھا کون ہے؟ عرض کیا: سعد بن ابی وقاصؓ۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیوں آئے ہو؟ عرض کیا: مجھے خوف لاحق ہوا کہ آنحضرت ﷺ کو کوئی ضرر نہ پہنچائے لہذا میں حفاظت کرنے کے لئے چلا آیا۔ آپ ﷺ نے ان کے لئے دعا کی اور پھر سو گئے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابو اعور کے عمدہ خصائل و مناقب، ان کا نام سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے

۳۵۲۶۔ حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ فرماتے ہیں کہ میں نو شخصوں کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں۔ اور اگر میں دسویں کے متعلق بھی یہی گواہی دوں تو بھی گناہ گار نہیں ہوں گا۔ پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا: ہم ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ حراء پر تھے کہ آپ ﷺ نے حراء کو مخاطب کر کے فرمایا رک جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہداء کے علاوہ کوئی نہیں۔ لوگوں نے پوچھا وہ سب کون کون تھے؟ فرمایا ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعدؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ۔ پوچھا گیا کہ دسواں کون ہے؟ فرمایا: میں۔

مَنَاقِبُ أَبِي الْأَعْوَرِ وَاسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۲۶۔ حدثنا أحمد بن منيع نا هشيم نا حصين عن هلال بن يساف عن عبد الله بن ظالم المازني عن سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى التَّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ أَتَمِّ قِيلَ وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءَ فَقَالَ أَتَيْتُ حِرَاءَ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قِيلَ وَمَنْ هُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قِيلَ فَمَنْ الْعَاشِرُ قَالَ أَنَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے سعید بن زیدؓ کے واسطے سے آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔ احمد بن منیع نے اسے حجاج بن محمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حرب بن صباح سے انہوں نے عبدالرحمن بن اغضس سے انہوں نے سعید بن زید سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کی ہے۔

ابو عبیدہ بن عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے عمدہ خصائل و مناقب

۳۵۲۷۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ ایک قوم کا سردار اور اس کا نائب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے ساتھ اپنے ایک امین کو بھیج دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ ایسے شخص کو بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہوگا۔ چنانچہ لوگ اس منصب پر فائز ہونے کی تمنا کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے ابو عبیدہؓ کو بھیجا۔ ابواسحاق جب یہ حدیث صلہ سے روایت کرتے تو فرماتے کہ میں نے یہ حدیث ان سے ساٹھ سال پہلے سنی تھی۔

مَنَاقِبُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۲۷۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن أبي إسحاق عن صلة ابن زفرٍ عن حذيفة بن اليمان قال جاء العاقب والسيد إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالا بعت معنا أمينك قال فإني سأبعث معكم أميناً حق أمين فاشرف لها الناس فبعث أبا عبيدة قال وكان أبو إسحاق إذا حدث بهذا الحديث عن صلة قال سمعته منذ ستين سنة

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عمرؓ اور انسؓ سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے۔ اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے۔ ہم سے محمد بن بشار نے مسلم بن قتیہ اور ابو داؤد کے حوالے سے شعبہ سے اور انہوں نے ابواسحاق سے نقل کیا ہے کہ حذیفہ نے فرمایا: صلہ بن زفرؓ نے جیسے ہیں۔ (یعنی بہت اچھے ہیں۔)

۳۵۲۸۔ حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کو اپنے صحابہ میں سے سب سے زیادہ کس سے پیارتھا؟ فرمایا: ابوبکرؓ سے۔ میں نے پوچھا ان کے بعد؟ فرمایا: عمرؓ سے۔ میں نے پوچھا پھر؟ فرمایا: ابوعبیدہ بن جراح سے۔ میں نے پوچھا ان کے بعد؟ اس مرتبہ وہ خاموش رہیں۔

۳۵۲۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکرؓ عمرؓ اور ابوعبیدہ بن جراحؓ کتنے بہترین آدمی ہیں۔

۳۵۲۸۔ حدثنا احمد الدورقي نا اسماعيل بن ابراهيم عن الجريزي عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة أي أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم كان أحب إليه قالت أبو بكر قلت ثم من قالت ثم عمر قلت ثم من قالت ثم أبو عبيدة بن الجراح قلت ثم من فسكت

۳۵۲۹۔ حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الرجل أبو بكر نعم الرجل عمر نعم الرجل أبو عبيدة بن الجراح

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف سہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔

ابو الفضل عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے
عمدہ خصائل و مناقب

مَنَاقِبُ أَبِي الْفَضْلِ عَمِّ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْعَبَّاسُ
بُنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۳۰۔ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ عباسؓ، آنحضرت ﷺ کے پاس غضبناک حالت میں آئے میں بھی وہیں موجود تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (کیا بات ہے؟) کیوں غصے میں ہیں؟ فرمایا: یا رسول اللہ! قریش کو ہم سے کیا دشمنی ہے کہ جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو خوش ہو کر ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں اور طرح ملتے ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ کو بھی غصہ آ گیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تم میں سے کسی شخص کے دل میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ تمہیں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے محبوب نہ رکھے۔ پھر فرمایا: اے لوگو جس نے میرے چچا کو تکلیف پہنچائی گویا کہ اس نے مجھے تکلیف پہنچائی کیونکہ چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔

۳۵۳۰۔ حدثنا قتيبة نا ابو عوانة عن يزيد بن ابي زياد عن عبد الله بن الحارث قال ثني عبد المطلب بن ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب ان العباس بن عبد المطلب دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم مغضباً وأنا عنده فقال ما أغضبك قال يا رسول الله مالنا ولقریش إذا تلاقوا بينهم تلاقوا بوجوه مبشرة وإذا لقونا لقونا بغير ذلك قال فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احمر وجهه ثم قال والذي نفسي بيده لا يدخل قلب رجل إيماناً حتى يحبكم لله ورسوله ثم قال يأيها الناس من اذى عمتي فقد اذاني فإنما عم الرجل صنوا أبيه

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۲۴۔

باب ۱۸۲۳۔

۳۵۳۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عباس اللہ کے رسول کے چچا ہیں۔ اور چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔

۳۵۳۱۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا شبابة نا ورقاء عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال العباس عم رسول الله صلى الله عليه وسلم وان عم الرجل صنو ابیه او من صنو ابیه

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابو زناد کے روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۸۲۵۔

باب ۱۸۲۵۔

۳۵۳۲۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرؓ سے حضرت عباسؓ کے بارے میں فرمایا کہ چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔ کیونکہ عمرؓ نے ان سے صدقے کے متعلق کوئی بات کی تھی۔

۳۵۳۲۔ حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا وهب بن جرير نا ابى قال سمعت الاعمش يحدث عن عمرو بن مرة عن ابى البختري عن علي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لعمر في العباس ان عم الرجل صنو ابیه وكان عمر كلمه في صدقته یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۳۳۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ عباسؓ سے فرمایا: کہ پیر کے دن صبح آپ اپنے بیٹوں کو لے کر میرے پاس آئیں۔ تاکہ میں آپ کو لوگوں کے لئے ایسی دعا کروں جس سے اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے بیٹوں کو نفع پہنچائے چنانچہ ہم ان کے ساتھ گئے۔ آپ ﷺ نے ہمیں ایک چادر اوڑھادی اور پھر دعا کی کہ یا اللہ عباس اور ان کے بیٹوں کی مغفرت فرما۔ ظاہری بھی اور باطنی بھی (ایسی مغفرت کہ) کوئی گناہ باقی نہ رہے۔ اے اللہ انہیں اپنے بیٹوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

۳۵۳۳۔ حدثنا ابراهيم بن سعيد الجوهري نا عبد الوهاب بن عطاء عن نور بن يزيد عن مكحول عن كريب عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للعباس اذا كان غداة الاثنين فاتيني انت ولدك حتى ادعولهم بدعوة تفعلك الله بها ولذلك فعدا وعدونا معه قال بسنا كساء ثم قال اللهم اغفر للعباس وولديه مغفرة ظاهرة وباطنة لا تغادر ذنبا اللهم احفظه في ولده

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

جعفر بن ابی طالبؓ کے عمدہ خصائل و مناقب

۳۵۳۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جعفرؓ کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہوئے دیکھا ہے۔

مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۳۴۔ حدثنا علي بن حجرنا عبد الله بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت جعفرًا يطير في الجنة مع الملائكة

یہ حدیث ابو ہریرہ کی روایت سے غریب ہے۔ عبد اللہ بن جعفر کی روایت سے جانتے ہیں۔ یحییٰ بن معین وغیرہ انہیں ضعیف کہتے ہیں۔ یہ علی بن مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

باب ۱۸۲۶۔

باب ۱۸۲۶۔

۳۵۳۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی شخص نے یہ کام جعفر سے بہتر نہیں کئے۔ جوتی پہننا، سواری پر سوار ہونا اور اونٹ کی کاٹھی پر چڑھنا۔

۳۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدَ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا أَحْتَدِثُ الْبَعَالَ وَلَا أَتَعَلَّ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُورَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلَ مِنْ جَعْفَرٍ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۵۳۶۔ حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جعفر بن ابی طالبؓ سے فرمایا: تم صورت اور سیرت دونوں میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

۳۵۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى نَا إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَجْعَفِرَ بَنِي أَبِي طَالِبٍ أَشَبَّهُتْ خُلُقِي وَخُلُقِي وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۳۷۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ صحابہؓ سے قرآن کریم کی آیات کی تفسیر پوچھا کرتا تھا۔ اگرچہ میں خود اس سے زیادہ بھی جانتا ہوتا۔ صرف اس لئے کہ وہ مجھے کھانا کھلا دے۔ چنانچہ اگر میں جعفر سے کوئی چیز پوچھتا تو وہ ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ گھر لے جا کر ہی جواب دیتے۔ اور اپنی بیوی سے کہتے اسماء ہمیں کھانا کھلاؤ۔ جب وہ کھانا کھلا دیتیں تو جواب دیتے وہ مساکین سے بہت محبت کرتے تھے۔ ان کے ساتھ بیٹھتے وہ ان سے اور وہ ان سے باتیں کرتے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ انہیں ابو مساکین کہا کرتے تھے۔

۳۵۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو يَحْيَى التِّيمِيُّ نَا إِبْرَاهِيمَ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَسْأَلَ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْآيَاتِ مِنَ الْقُرْآنِ أَنَا أَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَا أَسْأَلُهُ إِلَّا لِيُطْعِمَنِي شَيْئًا فَكُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ لَمْ يُحِبِّبْنِي حَتَّى يَذْهَبَ بِي إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَقُولُ لِامْرَأَتِهِ يَا أَسْمَاءُ اطْعِمِينَا فَإِذَا اطْعَمْتَنَا أَجَابَنِي وَكَانَ جَعْفَرُ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُمْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْنِيهِ بِأَبِي الْمَسَاكِينِ

یہ حدیث غریب ہے۔ ابو اسحاق کا نام ابراہیم بن فضل مدنی ہے۔ بعض محدثین ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔

ابو محمد حسن بن علی بن ابی طالبؑ اور حسین بن علی
ابن ابی طالبؑ کے عمدہ خصائل و مناقب

مَنَاقِبُ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ
بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۳۵۳۸۔ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسنؑ اور حسینؑ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

۳۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نا ابوداؤد
الحفري عن سفين عن يزيد بن ابي زياد عن ابن ابي
نعم عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة

سفیان بھی جریر اور ابن فضیل سے اور وہ یزید سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابن ابی نعیم کا نام
عبدالرحمن بن ابی نعیم بکلی کوئی ہیں۔

۳۵۳۹۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں کسی کام
سے آنحضرت ﷺ کے پاس گیا آپ ﷺ اپنے اوپر کچھ لپیٹے ہوئے
تھے۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا تھا۔ جب میں کام سے فارغ ہوا تو پوچھا
کہ یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے کھولا تو آپ کے کولہے پر حسنؑ اور حسینؑ
تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔
اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور جو ان
سے محبت کرے اس سے بھی محبت فرما۔

۳۵۳۹۔ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ وَعَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ
قَالَا ناخالد بن مخلد نا موسى بن يعقوب الزمعي
عن عبد الله بن ابي بكر بن زيد بن المهاجر قال
اخبرني مسلم بن ابي سهل النبال قال اخبرني
الحسين بن اسامة بن زيد قال اخبرني ابي أسامة
بن زيد قال طرقت النبي صلى الله عليه وسلم ذات
ليلة في بعض الحاجة فخرج النبي صلى الله عليه
وسلم وهو مشتمل على شيء لا أدري ماهو فلما
فرغت من حاجتي قلت ماهذا الذي أنت مشتمل
عليه فكشفه فإذا حسن وحسين علي وركبته فقال
هذان ابناي وابنا ابنتي اللهم إني أحبهما فأحبهما
وأحب من يحبهما

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۴۰۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی نعیم فرماتے ہیں کہ ایک عراقی نے ابن
عمرؓ سے چھڑ کے خون کے متعلق پوچھا کہ اگر کپڑے کو لگ جائے تو کیا
حکم ہے؟ فرمانے لگے دیکھو یہ چھڑ کے خون کا حکم پوچھ رہا ہے۔ اور
انہی لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے فرزند کو قتل کیا ہے ❶ میں نے

۳۵۴۰۔ حَدَّثَنَا عَقِبَةُ بْنُ مَكْرَمٍ البصري العمي نا
وهب بن جرير بن حازم نا ابي عن محمد بن ابي
يعقوب عن عبد الرحمن بن ابي نعم أن رجلاً من
أهل العراق سأل ابن عمر عن دم البعوض يصب

❶ اس سے مراد حضرت امام حسینؑ ہیں۔ (مترجم)

آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حسن اور حسین دونوں میرے دنیا کے پھول ہیں۔

الثَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رِيحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا

یہ حدیث صحیح ہے شعبہ اسے محمد بن ابی یعقوب سے نقل کرتے ہیں اور ابو ہریرہؓ بھی آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن ابی نعم وہی عبد الرحمن بن ابی نعم بجلی ہیں۔

۳۵۴۱۔ حضرت سلمیٰؓ فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ ام سلمہؓ کے ہاں گئی تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا: آپ کیوں رو رہی ہیں؟ فرمایا: میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی پر خاک تھی میں نے پوچھا تو فرمایا: میں ابھی حسینؓ کا قتل دیکھ کر آیا ہوں۔

۳۵۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ نَا رَزِينٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يَبْكِيكَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ إِنْفًا

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۵۴۲۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ کے اہل بیت میں سے آپ کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ فرمایا: حسنؓ اور حسینؓ سے۔ نیز آنحضرت ﷺ حضرت فاطمہؓ سے کہا کرتے تھے کہ میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ اور پھر انہیں سوگھتے اور کلیجے سے لگا لیتے۔

۳۵۴۲۔ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عَقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنِي يَوْسُفَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ أَدْعِي لِي ابْنَيْ فَيْضَهُمَا وَيَضُمَّهُمَا إِلَيَّ

یہ حدیث انسؓ کی روایت سے غریب ہے۔

باب ۱۸۲۷

باب ۱۸۲۷

۳۵۴۳۔ حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سید ہے یہ دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

۳۵۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ نَا الْأَشْعَثُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَنْبَرَ فَقَالَ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ

یہ حدیث حسنؓ صحیح ہے اور اس سے مراد حسنؓ ہیں۔

باب ۱۸۲۸

باب ۱۸۲۸

۳۵۴۴۔ حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ

۳۵۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْيْثٍ نَا عَلِيُّ بْنُ

دے رہے تھے کہ اچانک حسنؑ اور حسینؑ آ گئے۔ دونوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں۔ چلتے تھے تو (چھوٹے ہونے کی وجہ سے) گر جاتے تھے۔ آپ ﷺ منبر پر سے نیچے اتریف لائے اور دونوں کو اٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ سچ فرماتے ہیں کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں فتنہ ہیں۔ لہذا دیکھو کہ جب میں نے انہیں دیکھا کہ گر کر گر چل رہے ہیں تو صبر نہ کر سکا اور اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھالیا۔

الحسین بن واقد ثنی ابی ثنی عبد اللہ بن بریدۃ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرْدَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسین بن واقد کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۵۴۵۔ حضرت یعلیٰ بن مرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: حسینؑ مجھ سے ہے اور میں اس سے۔ اللہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں جو حسینؑ سے محبت کرتا ہے۔ حسینؑ بھی نواسوں میں سے ایک نواسا ہے۔

۳۵۴۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَثْمَانَ بْنِ خَثِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سَبَطَ مِنَ الْأَسْبَاطِ

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۴۶۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں حسینؑ سے زیادہ کوئی آنحضرت ﷺ سے مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

۳۵۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَاعِبُ الرِّزَاقِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ

۳۵۴۷۔ حضرت ابو جحیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے۔ حسن بن علیؑ آپ ﷺ سے مشابہ تھے۔

۳۵۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابوبکر صدیقؓ، ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۵۴۸۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت ابن زیاد کے پاس تھا۔ جب حضرت امام حسینؑ کا سر مبارک لایا گیا۔ وہ اپنی چھڑی ان کی ناک میں پھیرتے ہوئے کہنے لگا۔ کہ میں نے اس طرح کا حسین نہیں دیکھا تو اس کا کیوں تذکرہ کیا جائے۔ فرماتے ہیں کہ میں

۳۵۴۸۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ إِسْلَمٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ ثَنَى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِئَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَحَلَّ يَقُولُ بِقَضِيبٍ فِي

نے کہا: یہ آنحضرت ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

أَنفِهِ وَيَقُولُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا حُسْنًا لَمْ يُدْكَرْ قَالَ
قُلْتُ أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۵۴۹۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حسنؓ سینے سے سر تک آنحضرت ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہ تھے اور حسینؓ سینے سے نیچے۔

۳۵۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ
بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ
وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۵۰۔ حضرت عمارہ بن عمیرؓ فرماتے ہیں کہ جب عبید اللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر لا کر وجہ کی مسجد میں ڈال دیے گئے تو میں بھی وہاں گیا۔ جب وہاں پہنچا تو لوگ کہنے لگے وہ آ گیا وہ آ گیا۔ دیکھا تو وہ ایک سانپ تھا جو آیا اور سروں میں سے ہوتا ہوا عبید اللہ بن زیاد کے نکتوں میں گھس گیا۔ تھوڑی دیر بعد نکلا اور چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا۔ پھر لوگ کہنے لگے وہ آ گیا وہ آ گیا۔ اس نے دو یا تین مرتبہ اسی طرح کیا۔

۳۵۵۰۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا أَبُو مَعَاوِيَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَمَّا جِئْتُ بِرَأْسِ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَصْحَابِهِ نُصِفَتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي
الرَّهْبَةِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ قَدْ جَاءَتْ قَدْ
جَاءَتْ فَإِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ تَحْلُلُ الرَّؤُوسَ حَتَّى
دَخَلَتْ فِي مَنْحَرِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ فَمَكَّنْتُ هُنَيْهَةً
ثُمَّ خَرَجْتُ فَذَهَبَتْ حَتَّى تَغَيَّبَتْ ثُمَّ قَالُوا قَدْ جَاءَتْ
قَدْ جَاءَتْ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۲۹۔

باب ۱۸۲۹۔

۳۵۵۱۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے پوچھا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کتنے دن بعد حاضر ہوتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اتنے دنوں سے میرا آنا جانا چھوٹا ہوا ہے اس پر وہ بہت ناراض ہوئیں میں نے کہا: اچھا اب جانے دیجئے میں آج ہی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں گا اور پھر آنحضرت ﷺ سے اپنی اور آپ کی مغفرت کی دعا کرنے کے لئے کہوں گا۔ میں گیا اور آپ ﷺ کے ساتھ مغرب پڑھی پھر آپ ﷺ

۳۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاسِحَاقُ
بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا نَامُ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ إِسْرَائِيلَ
عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمَنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زُرَّ
بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتَنِي أُمِّي مَتَى عَهْدُكَ
تَعْنِي بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَالِي بِهِ
عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَتَأَلَّتْ مِنِّي فَقُلْتُ لَهَا دَعِينِي
إِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْلَى مَعَهُ الْمَغْرِبَ

عشاء تک نماز میں مشغول رہے اور پھر عشاء پڑھ کر لوٹے۔ میں آپ ﷺ کے پیچھے ہولیا۔ آپ ﷺ نے میری آواز سنی تو پوچھا کون ہے؟ حدیفہ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: تمہیں کیا کام ہے؟ اللہ تمہاری اور تمہاری والدہ کی مغفرت فرمائے۔ پھر فرمایا: یہ ایک ایسا فرشتہ تھا جو آج کی رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا۔ آج اس نے اپنے رب سے مجھے سلام کرنے اور یہ خوشخبری دینے کے لئے آنے کی اجازت چاہی کہ فاطمہؑ جنتی عورتوں کی سردار ہوں گی اور حسنؑ و حسینؑ جنت کے جوانوں کے سردار ہوں گے۔

وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَعْفِرَ لِي وَلَكَ فَاتَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّيْتُ حَتَّى صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هَذَا حَذِيقَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلِأَمِّكَ قَالَ إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسرائیل کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۵۵۲- حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حسنؑ و حسینؑ کو دیکھا تو دعا کی کہ یا اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔

۳۵۵۲- حدثنا محمود بن غيلان نا ابو اسامة عن فضيل بن مرزوق عن عدی بن ثابت عن البراء أنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا فَاجِبْهُمَا
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۵۳- حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ حسن بن علیؑ کو کندھے پر بیٹھائے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے کہا: اے لڑکے تم کتنی بہترین سواری پر سوار ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوار بھی تو بہترین ہے۔

۳۵۵۳- حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر العقدي نا ز معة بن صالح عن سلمة بن وهرام عن عكرمة عن ابن عباس قال كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غَلَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعَمْ الرَّاْكِبُ هُوَ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور زمرہ بن صالح کو بعض علماء سوء حفظ کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں۔

۳۵۵۴- حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے آنحضرت ﷺ کو حسن بن علیؑ کو کندھے پر بیٹھائے ہوئے یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔

۳۵۵۴- حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عدی بن ثابت قال سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُ فَاجِبْهُ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت ﷺ کے اہل بیت کے عمدہ خصائل

۳۵۵۵۔ حدثنا نصر بن عبد الرحمن الكوفي نازيد بن الحسن بن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبد الله قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَةِ الْفُصُوءِ يَخْطُبُ فَمَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَنْ إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللَّهِ وَعِثْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي

۳۵۵۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کوچ کے موقع پر اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہو کر عرفات کے میدان میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم لوگوں میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر انہیں پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک قرآن کریم اور دوسرے میرے اہل بیت۔

اس باب میں ابو ذر، ابوسعید، زید بن ارقم اور حذیفہ بن اسید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ زید بن حسن سے سعید بن سلیمان اور کئی حضرات روایت کرتے ہیں۔

۳۵۵۶۔ حدثنا قتيبة بن سعيد نا محمد بن سليمان الاصبهاني عن يحيى بن عبيد عن عطاء عن عمرو بن أبي سلمة ربيب النبي صلى الله عليه وسلم قال نزلت هذه الآية على النبي صلى الله عليه وسلم إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا وَجَلَّلَهُمْ هَؤُلَاءِ أَهْلَ بَيْتِي فَأَذْهَبَ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْتِ عَلَى مَكَانِكَ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرٍ

۳۵۵۶۔ رسول اللہ ﷺ کے پروردہ عمرو بن ابی سلمہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ”انما يريد الله ليذهب“..... الآية (یعنی اے اہل بیت اللہ چاہتا ہے کہ تمہاری ناپاکی کو دور کر دے) ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حسین اور حسین کو بلایا اور ان پر ایک چادر ڈال دی۔ علی آپ ﷺ کے پیچھے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان سب پر چادر ڈالنے کے بعد عرض کیا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے ناپاکی کو دور کر دے اور انہیں اچھی طرح پاک کر دے۔ اس پر ام سلمہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں بھی انہی میں ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی جگہ ہو اور بھلائی پر ہو۔

اس باب میں ام سلمہ، معقل بن یسار، ابو حمزہ اور انس سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۵۵۷۔ حدثنا علي بن المنذر الكوفي نا محمد بن فضيل نا الاعمش عن عطية عن أبي سعيد الاعمش عن حبيب بن أبي ثابت عن زید بن ارقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إِنِّي تَارَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا

۳۵۵۷۔ حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بہت بڑی ہے اور جو بڑی ہے وہ اللہ کی کتاب ہے گویا کہ آسمان سے زمین تک ایک ری لٹک رہی ہے اور دوسری میرے اہل بیت۔ یہ دونوں حوض (کوثر)

پر پہنچنے تک کبھی جدا نہیں ہوں گے۔ لہذا دیکھیں کہ میرے بعد تم ان کے ساتھ کیا کرتے ہو۔

أَعْظَمُ مِنَ الْآخِرِ كَتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعَتَرَتْنِي أَهْلُ بَيْتِي وَلَمْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَ عَلَى الْحَوْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِيهِمَا
یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۵۸۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے سات نجباء یا فرمایا: نقباء عطا فرمائے ہیں جو اس کے رفقاء ہوتے ہیں لیکن مجھے چودہ عطا کئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ فرمایا: میں، میرے دونوں بیٹے، جعفرؓ، حمزہؓ، ابوبکرؓ، مصعبؓ، امین عمیرؓ، بلالؓ، سلمانؓ، عمارؓ، مقدادؓ، حذیفہؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ۔

۳۵۵۸۔ حدثنا ابن ابی عمرنا سفین عن كثير النواء عن ابی ادريس عن المسيب بن نحبه قال قال علي بن أبي طالب قال النبي صلى الله عليه وسلم ان كل نبي اُعطي سبعة نجباء رفقاء او قال رفقاء واُعطيْتُ انا اربعة عشر قلنا من هم قال انا وابناي وجعفر وحَمزة وابوبكر وعمر ومُصعب بن عمير وبلال وسلمان وعمار والمقداد وحذيفة وعبدالله بن مسعود

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور حضرت علیؓ سے موقوفاً منقول ہے۔

۳۵۵۹۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو اس لئے کہ وہ تمہیں اپنی نعمتوں میں سے کھلاتا ہے اور مجھ سے اللہ کی محبت کی وجہ سے محبت کرو اور اسی طرح میرے اہل بیت سے میری وجہ سے۔

۳۵۵۹۔ حدثنا ابوداود سليمان بن الاشعث نا يحيى بن معين نا هشام بن يوسف عن عبد الله بن سليمان النوفلي عن محمد بن علي بن عبد الله بن عباس عن أبيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احبوا الله لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ واحبوني بحب الله واحبوا اهل بيتي يحيى

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ، ابی بن کعبؓ اور ابو عبیدہ بن جراحؓ کے عمدہ خصائل

مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

۳۵۶۰۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ان پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکرؓ ہیں، اللہ کے حکم کی تعمیل میں سب سے زیادہ سخت عمرؓ، سب سے زیادہ باحیاء عثمان بن عفانؓ، حلال و حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبلؓ، سب سے زیادہ علم میراث جاننے والے زید بن ثابتؓ اور سب

۳۵۶۰۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا حميد بن عبد الرحمن عن داود الطمار عن معمر عن قتادة عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرحم أمتي بأمتي أبوبكر وأشدُّهم في أمر الله عمر وأصدقهم حياء عثمان بن عفان

وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ وَأَقْرَضَهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَقْرَأَهُمْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

سے زیادہ قرأت جاننے والے ابی بن کعبؓ ہیں۔ پھر ہر امت کا امین ہوتا ہے۔ اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراحؓ ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے قنادہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابو قلابہ بھی انسؓ سے اسی کی مانند مرفوع حدیث

نقل کرتے ہیں۔

۳۵۶۱۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں سورۃ البینہ پڑھ کر سناؤں انہوں نے پوچھا کیا میرا نام لے کر؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ اس پر وہ رونے لگے۔

۳۵۶۱۔ حدثنا محمد بن بشارنا عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي نا خالد الحذاء عن أبي قلابة عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي بن كعب إن الله أمرني أن أقرأ عليك لم يكن الذين كفروا قال وسماي قال نعم فبكي

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابی بن کعبؓ بھی یہی حدیث آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۵۶۲۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ عہد نبوی (ﷺ) میں انصار میں سے چار آدمیوں نے قرآن جمع کیا۔ ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ اور ابو زیدؓ۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: ابو زید کون ہیں؟ فرمایا: میرے ایک بچپائی ہیں۔

۳۵۶۲۔ حدثنا محمد بن بشارنا يحيى بن سعيد ناشعة عن قتادة عن أنس بن مالك قال جمع القرآن على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعة كلهم من الأنصار أبي بن كعب ومعاذ بن جبل وزيد بن ثابت وأبو زيد قال قلت لأنس من أبو زيد قال أخذ عمومتي

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۶۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو بکرؓ کتنے بہترین انسان ہیں اسی طرح عمرؓ، ابو عبیدہؓ اسید بن حضیرؓ ثابت بن قیسؓ، معاذ بن جبلؓ اور معاذ بن عمرو بن جموحؓ بھی کیا خوب لوگ ہیں۔

۳۵۶۳۔ حدثنا قتيبة نا عبدالعزيز بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الرجل أبو بكر نعم الرجل عمر نعم الرجل أبو عبيدة بن الجراح نعم الرجل أسيد بن حضير نعم الرجل ثابت بن قيس بن شماس نعم الرجل معاذ بن جبل نعم الرجل معاذ بن عمرو بن الجموح

یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۵۶۴۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ ایک قوم کا سردار اور اس کا نائب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ

۳۵۶۴۔ حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفين عن ابي اسحاق عن صلة بن زفر عن حذيفة

ہمارے ساتھ کسی امین کو بھیجے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کے ساتھ ایسا امین بھیجوں گا جو فی الحقیقت امین ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر لوگ اس خدمت کے انجام دینے کی تمنا کرنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے ابوعبیدہ کو بھیجا۔ ابواسحاق (راوی حدیث) جب یہ حدیث صلہ سے بیان کرتے تو فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ساٹھ سال پہلے سنی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمر و ابن انسؓ سے بھی رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ فرمایا: ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اس امت کا امین ابوعبیدہ ہے۔

بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا أُبْعَثْ مَعَنَا أَمِينًا قَالَ فَإِنِّي سَأُبْعَثُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقٌّ أَمِينٌ فَاشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ أَبُو اسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ صَلَّةٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً

سلمان فارسیؓ کے عمدہ خصائل

۳۵۶۵۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے۔ علیؓ، عمارؓ اور سلمانؓ۔

مَنَاقِبُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۶۵۔ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ نَا ابْنِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ رِبْعَةَ الْإِيَادِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلَى ثَلَاثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف حسن بن صالحؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔

عمار بن یاسرؓ کے عمدہ خصائل و مناقب

ان کی کنیت ابویقظان ہے

۳۵۶۶۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ عمار بن یاسرؓ حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی تو فرمایا: ابے آ نے دو۔ مرحبا ہے پاک ذات اور پاک خصلت والے۔

مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكُنْيَتُهُ

أَبُو الْيَقْظَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَاسَفِينِ عَنْ ابْنِ اسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذِنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطِيبِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۶۷۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمار کو جن دو کاموں میں بھی اختیار دیا گیا انہوں نے ان میں سے بہتر ہی کو اختیار کیا۔

۳۵۶۷۔ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَيْرَ عَمَّارٍ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَرْشَدَهُمَا

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے اس سند سے صرف عبدالعزیز بن سیاہؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔ یہ کوئی شیخ نہیں۔ محدثین ان سے روایت کرتے ہیں۔ ان کے بیٹے کا نام یزید بن عبدالعزیز ہے۔ یہ بھی ثقہ ہیں ان سے یحییٰ بن آدم نے احادیث نقل کی ہیں۔

۳۵۶۸۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ میں کب تک تم لوگوں میں ہوں لہذا میرے بعد آنے والے ابو بکرؓ و عمرؓ کی اقتداء کرنا، عمارؓ کی راہ پر چلنا اور ابن مسعودؓ کی بات کی تصدیق کرنا۔

۳۵۶۸۔ حدثنا محمود بن غیلان ناوکیع ناسفیان عن عبد الملك بن عمير عن مولى الربيعي عن ربعي بن جراش عن حذيفة قال كنا جلوسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني لا ادري ما قدر بقائي فيكم فاقتدوا بالذين من بعدي وأشار الى ابي بكر وعمر واهتدوا بهدي عمار وما حدثكم ابن مسعود فصديقوا

یہ حدیث حسن ہے۔ ابراہیم بن سعد اسے سفیان ثوری سے وہ عبد الملک بن عمیر سے وہ ہلال سے (ربعی کے مولیٰ) سے وہ حذیفہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۵۶۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمار تمہیں بشارت ہو کہ تمہیں باغی لوگ شہید کریں گے۔

۳۵۶۹۔ حدثنا ابو مصعب المدني ناعبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابشروا عمار تقتلك الفئة الباغية

اس باب میں ام سلمہؓ، عبد اللہ بن عمرؓ، ابو یوسفؓ اور حذیفہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

ابو ذر غفاریؓ کے عمدہ خصائل و مناقب

مَنَاقِبُ أَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۷۰۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمان نے کسی ابو ذرؓ سے زیادہ سچے پر سائیہ نہیں کیا اور نہ ہی زمین نے ان سے زیادہ سچے کو اٹھایا۔

۳۵۷۰۔ حدثنا محمود بن غیلان ابن نمير عن الاعمش عن عثمان بن عمير هو ابو اليقظان عن ابي حرب بن ابي الاسود الديلمی عن عبد الله بن عمرو قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما اظلت الحضراء ولا اقلت الغبراء اصدق من ابي ذر

اس باب میں ابو ذرؓ اور ابو ذرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۷۱۔ حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق فرمایا: آسمان نے کسی ابو ذرؓ سے زیادہ زبان کے سچے اور وعدے کو پورا کرنے والے پر سائیہ نہیں کیا اور نہ ہی اس سے زیادہ سچے اور وفا شعار شخص کو زمین نے اٹھایا۔ وہ عیسیٰ بن مریمؑ سے مشابہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اس طرح پوچھا گویا کہ رشک کر رہے ہوں کہ کیا

۳۵۷۱۔ حدثنا العباس العنبري نا النضر بن محمد ناعكرمة بن عمار ثني ابو زميل عن مالك بن مرثد عن ابيه عن ابي ذر قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اظلت الحضراء ولا اقلت الغبراء من ذي لهجة اصدق ولا اوفى من ابي ذر شبه عيسى

ابْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِدِ يَارَسُولَ اللَّهِ افْتَعَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، قَالَ نَعَمْ فَأَعْرِفُوهُ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے بعض اسے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوذر زین پر عیسیٰ بن مریم کی طرح زندہ کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۷۲۔ حدثنا علي بن سعيد الكندي نا ابو محياة يَحْيَى بْنُ يَعْلَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَحِبَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا أُرِيدَ قَتْلُ عُثْمَانَ جَاءَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ: عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نَصْرِكَ قَالَ أَخْرِجْ إِلَى النَّاسِ فَأَطْرُدْهُمْ عَنِّي فَإِنَّكَ خَارِجًا خَيْرٌ لِّي مِنْكَ دَاخِلًا فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَانٌ فَسَمَّيْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ وَنَزَلَتْ فِي آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ نَزَلَتْ فِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَأَمَنْ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَنَزَلَ قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ إِنَّ لِلَّهِ سَيْفًا مَعْمُودًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ فِي هَذَا الرَّجُلِ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَتَطْرُدُنَّ حَيْرَانُكُمْ الْمَلَائِكَةُ وَلَتَسْلُنَّ سَيْفُ اللَّهِ الْمَعْمُودُ عَنْكُمْ فَلَا يُعْمَدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالُوا اقْتُلُوا الْيَهُودِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ

عبد اللہ بن سلامؓ کے عمدہ خصائل اور مناقب

۳۵۷۲۔ حضرت عبد الملک بن عمیر، حضرت عبد اللہ بن سلام کے بھتیجے سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ کے قتل کا ارادہ کیا گیا تو عبد اللہ بن سلام ان کے پاس گئے۔ انہوں نے پوچھا: کیوں آئے ہو؟ عرض کیا آپ کی مدد کے لئے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: تم باہر رہ کر لوگوں کو مجھ سے دور رکھو تو یہ میرے لئے تمہارے اندر رہنے سے بہتر ہے۔ وہ باہر آئے اور لوگوں سے کہا: اے لوگوں! زمانہ جاہلیت میں میرا یہ نام تھا۔ آنحضرت ﷺ نے میرا نام عبد اللہ رکھا۔ میرے متعلق قرآن کریم کی کئی آیات نازل ہوئیں۔ چنانچہ وشہد شاہد من بنی اسرائیل..... الایۃ۔ اور ”قل کفی باللہ شہدا بینی و بینکم“..... الایۃ میرے ہی بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ (جان لو کہ) اللہ کی تلوار میان میں ہے۔ اور فرشتے تمہارے اس شہر میں تمہارے ہمسائے ہیں جس میں رسول اللہ ﷺ رہے تھے۔ لہذا تم لوگ اس شخص کے متعلق اللہ سے ڈرو۔ اللہ کی قسم اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو تمہارے ہمسائے فرشتے تم سے دور ہو جائیں گے اور تم پر اللہ کی تلوار میان سے نکل آئے گی جو پھر قیامت تک بھی میان میں واپس نہیں جائے گی۔ لوگ کہنے لگے اس یہودی کو بھی عثمانؓ کے ساتھ قتل کر دو۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبد الملک بن عمیر کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعیب بن صفوان بھی اسے عبد الملک بن عمیر سے وہ عمر بن محمد بن عبد اللہ بن سلام سے اور وہ اپنے دادا عبد اللہ بن سلامؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۵۷۳۔ حضرت یزید بن عمیرہ کہتے ہیں کہ جب حضرت معاذ بن جبلؓ کی موت کا وقت قریب آیا تو ان سے درخواست کی گئی کہ اے

۳۵۷۳۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن معوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن ابي ادريس الخولاني عن

ابو عبد الرحمن ہمیں وصیت کیجئے۔ فرمایا: مجھے بٹھاؤ۔ پھر فرمایا: ایمان اور علم اپنی جگہ موجود ہیں جو انہیں تلاش کرے گا وہ یقیناً پالے گا۔ تین مرتبہ یہی فرمانے کے بعد فرمایا: علم کو چار شخصوں کے پاس تلاش کرو۔ ایک ابو درداءؓ، دوسرے سلمان فارسیؓ، تیسرے عبد اللہ بن مسعودؓ اور چوتھے عبد اللہ بن سلامؓ۔ جو یہودی تھے بعد میں مسلمان ہوئے۔ میں نے آنحضرت ﷺ کو ان کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ وہ ان دس میں سے ہیں جو جنتی ہیں۔

يَزِيدُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مُعَاذُ ابْنِ جَبَلٍ الْمَوْتَ قِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَوْصِنَا قَالَ اجْلِسُونِي فَقَالَ إِنَّ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ مَكَاتُهُمَا مِنْ ابْتِغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالتَّمَسُّوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةٍ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرِ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ هَذَا الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْلَمَ فَأَتَانِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ عَاشِرُ عَشْرَةٍ فِي الْجَنَّةِ

اس باب میں محدث سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے عمدہ خصائل و مناقب

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۷۴۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد میرے صحابہ میں سے ابو بکرؓ و عمرؓ کی اقتداء کرنا، عمار کے راستے پر چلنا اور عبد اللہ بن مسعودؓ کی نصیحت پر عمل کرنا۔

۳۵۷۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ بْنُ كَهِيلٍ ثَنَى اَبِي عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ اَبِي الزَّرْعَاءِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي مِنْ اَصْحَابِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ بْنِ مَسْعُودٍ

یہ حدیث اس سند سے عبد اللہ بن مسعودؓ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن سلمہ بن کہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ ابو زعراء کا نام عبد اللہ بن ہانی ہے لیکن ابو زعراء جن سے شعبہ، ثوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں۔ وہ عمرو بن عمرو ہیں وہ ابو احوص کے بھتیجے اور ابن مسعودؓ کے دوست ہیں۔

۳۵۷۵۔ حضرت ابواسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ابو موسیٰؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور میری بھائی جب یمن سے آئے تو صرف عبد اللہ بن مسعودؓ ہی کے متعلق معلوم ہوتا تھا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے اہل بیت میں سے ہیں۔ کیونکہ وہ اور ان کی والدہ اکثر آپ ﷺ کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔

۳۵۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو كَرِيبٍ نَا اِبْرَاهِيمَ بْنَ يَوْسُفَ بْنِ اَبِي اسْحَاقَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي اسْحَقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مُوسَى يَقُولُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاجِيءُ مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نَرَى حِينًا اِلَّا اَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ امِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری اسے ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں۔

۳۵۷۶۔ عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ہم حدیفہؓ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ہمیں وہ شخص بتائیے جو آنحضرت ﷺ سے دوسرے لوگوں کی نسبت چال و چلن میں زیادہ قریب تھا۔ تاکہ ہم اس سے علم حاصل کریں اور احادیث سنیں۔ فرمایا: ایسے شخص عبد اللہ بن مسعودؓ ہی ہیں۔ وہ آپ ﷺ کے پوشیدہ خانگی حالات سے بھی واقف ہوتے تھے۔ جن کا ہمیں علم تک نہ ہوتا آنحضرت ﷺ کے جھوٹ سے محفوظ صحابہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان سب میں ام عبد کے بیٹے عبد اللہ بن مسعودؓ کے علاوہ کوئی اللہ سے اتنا قریب نہیں جتنے وہ ہیں۔

۳۵۷۶۔ حدثنا محمد بن بشارنا عبد الرحمن بن مهدی ناسرائیل عن ابی اسحاق عن عبد الرحمن بن یزید قال آتینا حدیفہ فقلنا حدیثنا بأقرب الناس من رسول الله صلى الله عليه وسلم هديا ودلا فناخذ عنه وتسمع منه قال كان أقرب الناس هديا ودلا وسمنا برسول الله صلى الله عليه وسلم ابن مسعود حتى يتواری منا فی بیتہ فقد علم المحفوظون من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابن ام عبد هو من أقربهم إلى الله زلفا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۷۷۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں بغیر مشورے کے کسی لشکر کا امیر مقرر کرتا تو ابن مسعودؓ کو کرتا۔

۳۵۷۷۔ حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن ناصع الحارثی نازہیر نامنصور عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كنت مؤمرا أحدا منهم من غیر مشورة لأمرت ابن ام عبد۔

اس حدیث کو ہم صرف حارث کی علیؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔ سفیان بن کعب اپنے والد سے وہ سفیان ثوری سے وہ ابواسحاق سے وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر مشورے کے امیر مقرر کرتا تو ام عبد (ابن مسعودؓ) کو کرتا۔

۳۵۷۸۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن چار آدمیوں سے سیکھو۔ ابن مسعودؓ، ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ اور ابو حدیفہؓ کے مولیٰ سالم سے۔

۳۵۷۸۔ حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق بن سلمة عن مسروق عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا القرآن من أربعة من ابن مسعود وأبي بن كعب ومعاذ بن جبل وسالم بن مولى أبي حذيفة۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۷۹۔ حضرت خثیمہ بن ابی بھرہ فرماتے ہیں میں مدینہ آیا تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے کوئی نیک دوست عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو ہریرہؓ سے ملوایا میں ان کے پاس بیٹھا اور اپنی دعا کے متعلق بتایا: انہوں نے پوچھا کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ کوفہ کا

۳۵۷۹۔ حدثنا الجراح بن مخلد البصری نا معاذ ابن هشام ثنی ابی عن قتادة عن خثيمة بن أبي سبرة قال آتيت المدينة فسألت الله أن يسير لي جليسا صالحا فيسري لي أباهريرة فجلست إليه فقلت له إني

رہنے والا ہوں اور خیر کا طلب مجھے یہاں لائی ہے۔ فرمایا: کیا وہاں مستجاب الدعوات ❶ سعید بن مالک نہیں ہیں؟ کیا آنحضرت ﷺ کے لئے وضو کا پانی رکھنے اور جوتیاں سیدھی کرنے والے ابن مسعود نہیں ہیں؟ کیا آنحضرت ﷺ کے رازدار حذیفہ نہیں ہیں؟ کیا وہ عمار نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی دعا کے مطابق شیطان سے دور کر دیا ہے؟ اور کیا دو کتابوں والے سلمان نہیں ہیں قتادہ کہتے ہیں۔ دو کتابوں سے مراد انجیل اور قرآن ہیں۔ ❷

سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَوَقَفْتُ لِي فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جِئْتُ التَّمِيسُ الْخَيْرِ وَأَطْلُبُهُ فَقَالَ الْكَيْسَ فَيُكْمُ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُحَابِبُ الدَّعْوَةِ وَأَبْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ طُهْوَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلِيهِ وَحَذِيفَةُ صَاحِبِ سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَارُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيٍّ وَسَلَّمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ قَالَ قَتَادَةُ وَالْكِتَابَانِ الْإِنْجِيلُ وَالْقُرْآنُ

یہ حدیث حسن غریب ہے اور خثیمہ: عبدالرحمن بن سبرہ کے بیٹے ہیں سند میں وہ اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں۔

حذیفہ بن الیمان کے عمدہ خصائل و مناقب

۳۵۸۰۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپ ﷺ کسی کو خلیفہ مقرر فرمادیتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں خلیفہ مقرر کر دوں اور پھر تم اس کی نافرمانی کرو تو تم عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ لیکن جو چیز تم سے حذیفہ بیان کرے اس کی تصدیق کرنا اور جو عبداللہ بن مسعود پڑھے وہی پڑھنا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے اسحاق بن عیسیٰ سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ ابوداؤد سے منقول ہے۔ فرمایا: نہیں بلکہ انشاء اللہ زاذان سے۔

مَنَاقِبُ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا اسْحَقُ بْنُ عِيسَى عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ إِنْ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصِيَتُمُوهُ عَذِبْتُمْ وَلَكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حَذِيفَةُ نَسَدِيقُوهُ وَمَا أَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ فَاقرءُوهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقُلْتُ لِاسْحَاقَ ابْنِ عِيسَى يَقُولُونَ هَذَا عَنْ أَبِي وَإِنِّي قَالَ لَأَعْنِ زَاذَانَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

یہ حدیث حسن ہے اور شریک سے منقول ہے۔

زید بن حارثہ کے عمدہ خصائل و مناقب

۳۵۸۱۔ اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اسامہ کو بیت المال سے ساڑھے تین ہزار اور عبداللہ بن عمر کو تین ہزار دیئے تو انہوں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ نے اسامہ کو مجھ پر فضیلت کیوں دی ہے؟ اللہ کی قسم انہوں نے کسی غزوہ میں مجھ پر سبقت حاصل نہیں کی۔ فرمایا: اس لئے کہ اسامہ کے والد زید رسول اللہ ﷺ کو تمہارے باپ سے زیادہ عزیز اور اسامہ تم سے زیادہ محبوب تھے۔ لہذا میں نے آنحضرت ﷺ کے

مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۸۱۔ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ فَرَضَ لِأَسَامَةَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَا بِيَهُ لِمَ فَضَلْتَ أَسَامَةَ عَلَيَّ قَوْلَ اللَّهِ مَا سَبَقَنِي إِلَى مَشْهَدٍ قَالَ لِأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ

❶ یعنی ان لوگوں میں سے جن کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ (مترجم) ❷ حضرت سلمانؓ پہلے نصرانی تھے پھر مسلمان ہوئے، لہذا انہیں دو کتابوں والا کہا جاتا ہے۔ (مترجم)

محبوب شخص کو اپنے محبوب پر مقدم کیا ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيكَ وَكَانَ أَسَمَةُ أَحَبَّ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَأَثَرْتُ
حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حُبِّي

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۸۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد ہی کہا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ”ادعوہم لابائہم“ (یعنی انہیں ان کے اصل باپ ہی کی طرف منسوب کیا کرو۔)

۳۵۸۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ
مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَتَّى
نَزَلَتْ أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۵۸۳۔ حضرت جلد بن حارثہ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ساتھ میرے بھائی زید کو بھیج دیجئے۔ فرمایا: وہ یہ ہے اگر تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں نہیں روکتا۔ زید نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں آپ کی صحبت چھوڑ کر کسی کو اختیار نہیں کر سکتا۔ جلد فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ میرے بھائی کی رائے میری رائے سے افضل تھی۔

۳۵۸۳۔ حَدَّثَنَا الْحَرَّاجُ بْنُ مَخْلَدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ
قَالُوا نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الرَّومِيِّ نَا عَلِيُّ بْنُ مَسْهَرٍ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي جَبَلَةُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَبْعَثْ مَعِيَ أَخِي زَيْدًا قَالَ هُوَذَا فَإِنْ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ
أَمْنَعَهُ قَالَ زَيْدُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ وَاللَّهِ لَا أَخْتَارُ عَلَيْكَ
أَحَدًا قَالَ فَرَأَيْتَ رَأَى أَخِي أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِي

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابن رومی کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ علی بن مسہر سے روایت کرتے ہیں۔

۳۵۸۴۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر اسامہ بن زید کو مقرر کر دیا۔ لوگ ان کی امارت پر طعن کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس کی امارت میں طعن کرتے ہو تو کیا ہوا تم تو اس کے باپ کی امارت پر بھی طعن کرتے تھے۔ اللہ کی قسم وہ امارت کا مستحق اور میرے نزدیک سب سے زیادہ عزیز تھا۔ اور اس کے بعد یہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

۳۵۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدِ اللَّهِ بْنُ
مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا
وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَسَمَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَاتِهِ
فَقَالَ إِنْ تَطَعَنُوا فِي إِمَارَاتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطَعَنُونَ فِي
إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَأَيُّمُ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيفًا لِلْإِمَارَةِ
وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا مِنْ أَحَبِّ
النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن حجر اسے اسماعیل بن جعفر سے وہ عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

کی مانند نقل کرتے ہیں۔

مَنَاقِبُ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَا يُونُسَ بْنِ بَكِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَاقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصَمْتُ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى وَيَرْفَعُهُمَا فَأَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُوَنِي

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۸۶۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْحَى مُحَاطُ أَسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِي أَنَا الَّذِي أَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَحْبَبِي فَإِنِّي أُحِبُّهُ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا ابُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلْمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِذْ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَ يَا أَسَامَةَ اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ يَسْتَأْذِنَانِ قَالَ أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ لِكُنِّي أَتَدْرِي إِذْ ذُنُ لَّهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

اسامہ بن زید کے عمدہ خصائل

۳۵۸۵۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرض بڑھا تو میں اور کچھ لوگ مدینہ واپس آئے۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوا تو آپ ﷺ کی زبان بند ہو چکی تھی۔ لہذا آپ ﷺ نے کوئی بات نہیں کی لیکن اپنے ہاتھ مجھ پر رکھتے اور انہیں اٹھاتے۔ میں جانتا تھا کہ آپ ﷺ میرے لئے دعا کر رہے ہیں۔

۳۵۸۶۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اسامہ کی ناک پونچھنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا: آپ چھوڑ دیئے میں پونچھ دیتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ اس سے محبت کرو کیونکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔

۳۵۸۷۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بیٹھا ہوا تھا کہ علیؓ اور عباسؓ آئے۔ اور مجھ سے کہا کہ اے اسامہ آنحضرت ﷺ سے ہمارے لئے اجازت مانگو۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ دونوں کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: لیکن میں جانتا ہوں انہیں اجازت دے دو۔ وہ اندر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! (ﷺ) ہم آپ ﷺ سے یہ پوچھنے آئے ہیں کہ آپ ﷺ کے نزدیک آپ کے اہل میں سے آپ کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ فرمایا: فاطمہ بنت محمدؓ سے۔ عرض کیا: ہم آپ کی اولاد کے متعلق نہیں پوچھ رہے بلکہ گھر والوں کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔ فرمایا: ان میں سے میرے نزدیک وہ سب سے زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ نے اور میں نے انعام کیا اور وہ اسامہ بن زیدؓ ہے۔ پوچھا: ان کے بعد؟ فرمایا: علی بن ابی طالبؓ۔ حضرت

فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اخِرَهُمْ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهَجْرَةِ

عباسؓ فرمانے لگے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اپنے چچا کو آخر میں کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علیؓ نے آپ سے پہلے ہجرت کی ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ، عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف کہتے ہیں۔

جریر بن عبد اللہ بجلی کے عمدہ خصائل

مَنَاقِبُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۸۸۔ حضرت جریر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا آنحضرت ﷺ نے مجھے کسی عطا سے محروم نہیں کیا اور مجھے جب بھی دیکھتے ہتے تھے۔

۳۵۸۸۔ حدثنا احمد بن منيع نا مغوية بن عمرو الازدي نازائدة عن بيان عن قيس ابن أبي حازم عن جرير بن عبد الله قال ما حجبني رسول الله صلى الله عليه وسلم منذ أسلمت ولا راني إلا ضحك

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن معین اے معاویہ بن عمرو سے وہ زائدہ سے وہ اسماعیل بن ابی خالد سے وہ قیس سے اور وہ جریر سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب سے میں مسلمان ہوا آنحضرت ﷺ نے مجھے کسی عطا سے محروم نہیں کیا اور جب بھی مجھے دیکھا مسکرائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عبد اللہ بن عباسؓ کے عمدہ خصائل

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۸۹۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے دو مرتبہ جبرائیلؑ کو دیکھا اور آنحضرت ﷺ نے دو ہی مرتبہ ان کے لئے دعا کی۔

۳۵۸۹۔ حدثنا بندار و محمود بن غيلان قالا نا ابو احمد عن سفيان عن ليث عن أبي جهمضم عن ابن عباس أنه رأى جبرئيل مرتين ودعاه النبي صلى الله عليه وسلم مرتين

یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ ابو جہضم نے ابن عباسؓ کو نہیں پایا ان کا نام موسیٰ بن سالم ہے۔

۳۵۹۰۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے دو مرتبہ اللہ سے دعا کی کہ مجھے حکمت عطا فرمائے۔

۳۵۹۰۔ حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا قاسم بن مالك المزني عن عبد الملك بن ابي سليمان عن عطاء عن ابن عباس قال دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يؤتيني الله الحكم مرتين

یہ حدیث اس سند سے عطا کی روایت سے حسن غریب ہے۔ عطا سے ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن بشار نے اسے عبد الوہاب ثقفی سے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے سینے سے لگایا اور دعا کی کہ یا اللہ اسے حکمت عطا فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عبداللہ بن عمرؓ کے عمدہ خصائل

۳۵۹۱۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشمی ٹمبل کا ایک ٹکڑا ہے۔ میں اس سے جنت کی جس جانب بھی اشارہ کرتا ہوں وہ مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے۔ میں نے یہ خواب حصہ کو سنایا تو انہوں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے بیان کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا بھائی نیک شخص ہے یا فرمایا: عبداللہ نیک آدمی ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۹۱۔ حدثنا أحمد بن منيع نا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال رأيته في المنام كأنما بيدي قطعة استبرق ولا أشير بها إلى موضع من الجنة إلا طارت بي إليه فقصصتها على حفصة فقصتها حفصة على النبي صلى الله عليه وسلم فقال إن أخاك رجل صالح أو إن عبد الله رجل صالح

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۹۲۔ حدثنا عبد الله بن اسحاق الجوهري نا ابو عاصم عن عبد الله بن المؤمل عن ابن ابي مليكة عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى في بيت الزبير مصباحا فقال يا عائشة ما أرى أسماؤ إلا قد نفست فلا تسموه حتى أسميه فسماه عبد الله وحنگه بتمرة

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۹۳۔ حدثنا قتيبة نا جعفر بن سليمان عن الجعد أبي عثمان عن أنس بن مالك قال قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمعت أمي أم سليم صوته فقالت يا أبي وأمي يا رسول الله أنيس قال فدعالي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث دعوات قد رأيته منهن أنشيت في الدنيا وأنا أرجو الثالثة في الآخرة

عبداللہ بن زبیرؓ کے عمدہ خصائل و مناقب

۳۵۹۲۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے زبیرؓ کے گھر میں چراغ (کی روشنی) دیکھی تو فرمایا: عائشہ مجھے یقین ہے کہ اسماء کے ہاں ولادت ہوئی ہے۔ تم لوگ اس کا نام نہیں رکھنا میں خود اس کا نام رکھوں گا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی۔

انس بن مالکؓ کے عمدہ خصائل

۳۵۹۳۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گزرے تو میری والدہ ام سلیم نے آپ ﷺ کی آوازن کر عرض کیا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان یا رسول اللہ! یہ انیس ہے۔ پھر آپ ﷺ نے میرے لئے تین دعائیں کی ان میں سے دو تو میں نے دنیا میں دیکھ لیں اور تیسری کی آخرت میں امید رکھتا ہوں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے انس بن مالکؓ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

٣٥٩٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ
أَبِي خُلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ أَنَسٌ مِنَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِينَ
وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ

يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ أَلْفَاكَةً مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيهَا رِيحًا
يَجِدُ مِنْهُ رِيحَ الْمُسْلِكِ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ انہوں نے انس بن مالک کو پایا ہے اور ان سے روایت کی ہے۔

ابو ہریرہؓ کے عمدہ خصائل و مناقب

۳۵۹۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ ﷺ سے بہت سی حدیثیں سنتا ہوں۔ لیکن یاد نہیں کر سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ میں نے پھیلائی اور پھر آپ ﷺ نے بہت سی باتیں کیں ان میں سے میں کچھ نہیں بھولا۔

مَنَاقِبُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۵۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا
عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍاءُ ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْمَعُ مِنْكَ
أَشْيَاءَ فَلَا أَحْفَظُهَا قَالَ أَبْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطَهُ
فَحَدَّثَ حَدِيثًا كَثِيرًا مِمَّا نَسِيتُ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے منقول ہے۔

۳۶۰۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہو کر چادر بچھا دی۔ پھر آپ ﷺ نے اسے اکٹھا کر کے میرے دل پر رکھ دیا اور اس کے بعد میں کچھ نہیں بھولا۔

۳۶۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَقْدِسِيُّ
نَا ابْنُ أَبِي عَدَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَمَّاكَ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَبَسَطْتُ ثَوْبِي عَنْهُ ثُمَّ أَخَذَهُ فَجَمَعَهُ عَلَى قَلْبِي
قَالَ فَمَا نَسِيتُ بَعْدَهُ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۶۰۱۔ حضرت ابن عمرؓ نے ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہؓ سے فرمایا: آپ ﷺ ہم سب سے زیادہ خدمت اقدس ﷺ میں حاضر رہے تھے اور سب سے زیادہ احادیث حفظ کی ہوئی تھیں۔

۳۶۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هَشِيمُ بْنُ يَعْلَى بْنِ
عَطَاءٍ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ
قَالَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْتَ كُنْتَ الزَّمَنَ لِلرَّسُولِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْفَظُنَا لِحَدِيثِهِ

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۶۰۲۔ مالک بن عامر کہتے ہیں کہ ایک شخص طلحہ بن عبید اللہ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے ابو محمد آپ ﷺ نے اس یمنی (ابو ہریرہؓ) کو دیکھا ہے کیا وہ تم سے زیادہ احادیث جانتا ہے؟ کیونکہ ہم اس سے وہ احادیث سنتے ہیں جو تم لوگوں سے نہیں سنتے یا پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرتا ہے؟ فرمایا: صحیح ہے کہ اس نے ہم سے زیادہ

۳۶۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا أَحْمَدُ بْنُ
سَعِيدٍ الْحَرَانِيُّ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي
عَامِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فَقَالَ
يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَرَأَيْتَ هَذَا الْيَمَانِيَّ يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ أَهْوَأَ أَعْلَمَ

احادیث سنی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مسکین تھا اس کے پاس کوئی چیز نہیں تھی۔ آپ ﷺ کا مہمان رہتا تھا اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہی کھاتا پیتا تھا۔ جب کہ ہم لوگ گھربار والے مالدار لوگ تھے۔ ہم صبح و شام آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ لہذا اس میں کوئی شک نہیں کہ اس نے آنحضرت ﷺ سے وہ احادیث سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں اور تم کسی نیک شخص کو کبھی آنحضرت ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہوئے نہیں دیکھو گے۔

يَحْدِثُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَمْعُ مِنْهُ مَا لَا نَسَمْعُ مِنْكُمْ أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ قَالَ أَمَا أَنْ يَكُونُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسَمْعُ عَنْهُ وَذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ مِسْكِينًا لَا شَيْءَ لَهُ ضَيْفًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذُوعُ مَعَ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَحْنُ أَهْلُ بَيُوتَاتٍ وَغَنَى وَكُنَّا نَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَرَفِي النَّهَارِ لَا أَشْكُ إِلَّا أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسَمْعُ وَلَا تَجِدُ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں یونس بن کثیر وغیرہ یہ حدیث محمد بن اسحاق سے نقل کرتے ہیں۔

۳۶۰۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا دوس سے۔ فرمایا: میرا خیال تھا کہ اس قبیلے میں کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جس میں خیر ہو۔

۳۶۰۳۔ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ أَدَمَ بْنِ ابْنَةِ أَزْهَرَ السَّمَانِ نَا عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا أَبُو خُلْدَةَ نَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي دَوْسٍ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار اور ابوعالیہ کا رفیع ہے۔

۳۶۰۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس کچھ کھجوریں لایا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ان میں برکت کی دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے انہیں جمع کر کے میرے لئے دعا کی اور فرمایا: لو پکڑو اور اسے اپنے توشہ دان میں رکھ دو۔ جب تم لینا چاہو تو ہاتھ ڈال کر نکال لینا اور اسے جھاڑنا نہیں۔ میں نے اس میں سے کتنے ہی ٹوکڑے اللہ کی راہ میں خرچ کئے پھر خود بھی اس سے کھاتے لوگوں کو بھی کھلاتے۔ اور وہ تھیلی کبھی میری کمر سے جدا نہیں ہوتی تھی۔ لیکن جس روز حضرت عثمانؓ قتل کیا گیا اس روز وہ گر گئی۔

۳۶۰۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَازَنَّا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ نَا الْمَهَاجِرُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَّاحِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهِنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ لِيْ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِيْ مِزْوَدِكَ هَذَا أَوْ فِيْ هَذَا الْمِزْوَدِ كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَادْخِلْ يَدَكَ فِيْهِ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ تَنْثُرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِيْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ

حَقْوَى حَتَّى كَانَ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے اس سند کے علاوہ بھی منقول ہے۔

۳۶۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُرَابِطِيُّ نَا رُوحُ بْنُ عِبَادَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ لِمَ كُنَيْتَ أَبَاهُ رَيْرَةَ قَالَ أَمَا تَفَرَّقُ مِنِّي قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَأَهَابُكَ قَالَ كُنْتُ أَرْغَى غَنَمِ أَهْلِي وَكَانَتْ لِي هُرَيْرَةٌ صَغِيرَةٌ فَكُنْتُ أَضْعُهَا بِاللَّيْلِ فِي شَجَرَةٍ فَإِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبَتْ بِهَا مَعِيَ فَلَعِبْتُ بِهَا فَكُنُونِي أَبَاهُ رَيْرَةَ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۶۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَفِيَّانٍ عَنْ عِيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مَنِبْهٍ عَنْ أَخِيهِ هَمَامِ بْنِ مَنِبْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ

مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۶۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو مُسْهَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مُهْدِيًا وَاهْدِ بِهِ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّفِيلِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ حَلِيسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عَمْرُو

۳۶۰۵۔ حضرت عبداللہ بن رافعؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے پوچھا کہ آپ کی کنیت ابو ہریرہ کیوں رکھی گئی؟ فرمایا: کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ فرمایا: میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا اور میری ایک چھوٹی سی بلی تھی۔ رات کو میں اسے ایک درخت پر بٹھا دیتا اور دن میں اسے ساتھ لے جاتا اور اس سے کھیلتا رہتا۔ اس طرح لوگ مجھے ابو ہریرہ کہنے لگے۔

۳۶۰۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ کے علاوہ مجھ سے زیادہ احادیث کسی کو یاد نہیں وہ بھی اس لئے کہ وہ لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

معاویہ بن ابی سفیانؓ کے عمدہ خصائل
۳۶۰۷۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معاویہؓ کے لئے دعا کی کہ یا اللہ اسے ہدایت والا اور ہدایت یافتہ اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

۳۶۰۸۔ حضرت ابوداریس خولانیؓ کہتے ہیں کہ جب عمر بن خطابؓ عمر بن سعد کو حمص کی حکمرانی سے معزول کر کے معاویہؓ کو وہاں کا مقرر کیا تو لوگ کہنے لگے کہ عمر کو معزول کر کے معاویہؓ کو مقرر کر دیا

عمیر کہنے لگے۔ معاویہ کے متعلق اچھی بات ہی سوچو کیونکہ میں نے آنحضرت ﷺ کو ان کے متعلق یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ ان کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

بُنَ الْخَطَّابِ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَمُصَ وَلِيِّ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلَّى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْرٌ لَا تَذْكُرُوا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اهْدِهِ

عمر و بن عاصؓ کے عمدہ خصائل و مناقب

۳۶۰۹۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اسلام لائے اور عمرو بن عاصؓ مؤمن ہوا۔ ①

مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۶۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَهْيَةَ عَنْ مِشْرِحِ بْنِ هَامَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمَ النَّاسُ وَأَمَّنْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ

یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ شرح سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس کی سند قوی نہیں۔

۳۶۱۰۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن عاصؓ قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔

۳۶۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا ابُو اسَامَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَمْرِو الْجُمَحِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِي قُرَيْشٍ

اس حدیث کو ہم صرف نافع بن عمرو الجمعی کی روایت سے جانتے ہیں۔ نافع ثقہ ہیں لیکن اس کی سند متصل نہیں کیونکہ ابن ابی ملیکہ نے طلحہ کو نہیں پایا۔

خالد بن ولیدؓ کے عمدہ خصائل و مناقب

۳۶۱۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر کے دوران آنحضرت ﷺ کے ساتھ کسی جگہ ٹھہرے۔ تو لوگ ہمارے سامنے سے گزرنے لگے آپ ﷺ مجھ سے پوچھتے کہ ابو ہریرہؓ یہ کون ہے؟ میں بتاتا تو کسی کے متعلق فرماتے کہ یہ کتنا اچھا بندہ ہے اور کسی کے متعلق فرماتے یہ کتنا برا بندہ ہے یہاں تک کہ خالد بن ولیدؓ گزرے تو پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے بتایا: خالد بن ولیدؓ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خالد بن ولیدؓ کتنا اچھا آدمی ہے یہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۶۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمْرُؤُونَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَقُولُ فَلَانٌ فَيَقُولُ نَعَمْ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا وَيَقُولُ مَنْ هَذَا فَأَقُولُ فَلَانٌ فَيَقُولُ بَعْضُ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَتَّى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ نَعَمْ عَبْدُ اللَّهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ سَيْفٌ مِّنْ سُبُوفِ اللَّهِ

① یعنی انہیں ایمان قلبی عطا کیا گیا۔ (مترجم)

یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ زید بن اسلم نے ابو ہریرہؓ سے احادیث سنی ہیں یا نہیں۔ میرے نزدیک یہ حدیث مرسل ہے۔ اور اس باب میں ابو بکر صدیقؓ سے بھی روایت ہے۔

سعد بن معاذ کے عمدہ خصائل و مناقب

۳۶۱۲۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ ریشی کپڑا بھیجا گیا۔ لوگ اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس پر تعجب میں پڑ گئے ہو۔ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال بھی اس سے اچھے ہیں۔

مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۶۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَكَعْبُ عَنْ سَفِيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ حَرِيرٍ فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا لِمَنَادِيلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْحَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۶۱۳۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ جب سعد بن معاذ کا جنازہ ہمارے سامنے رکھا گیا تو میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ان کی وفات پر رحمن کا عرش بھی ہل گیا۔

۳۶۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَابْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ابْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزَّبِيرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ اهْتَزَّتْ عَرْشُ الرَّحْمَنِ

اس باب میں اسید بن حضیر، ابوسعید اور مرثدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۱۴۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب سعد بن معاذ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین کہنے لگے کہ اس کا جنازہ کتنا ہلکا ہے۔ کیونکہ اس نے بنو قریظہ کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ خبر جب رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچی تو فرمایا: فرشتے اسے اٹھائے ہوئے تھے۔

۳۶۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ ابْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ نا معمر عن قتادة عن أنس قال لما حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ مَا أَخَفَّ جَنَازَتُهُ وَذَلِكَ لِحُكْمِهِ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

قیس بن سعد بن عبادہ کے

عمدہ خصائل و مناقب

۳۶۱۵۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ قیس بن سعد کا مرتبہ آنحضرت ﷺ کے نزدیک امیر کے کووال کا تھا۔ راوی کہتے ہیں: یعنی آپ ﷺ کے امور انجام دیا کرتے تھے۔

مَنَاقِبُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ

عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۶۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ نا محمد بن عبد الله الانصاری ثنی ابی عن ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشَّرْطِ مِنَ الْأَمِيرِ قَالَ
الْأَنْصَارِيُّ يَعْنِي مِمَّا يَلِي مِنْ أُمُورِهِ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف انصاری کی روایت سے جانتے ہیں۔ محمد بن یحییٰ بھی انصاری سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں انصاری کا قول مذکور نہیں ہے۔

جابر بن عبد اللہ کے عمدہ خصائل

۳۶۱۶۔ حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو نہ خچر پر سوار تھے اور نہ کسی ترکی گھوڑے پر، بلکہ پیدل تشریف لائے۔

مَنَاقِبُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا سَفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَبِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبٍ بَعْلٍ وَلَبِئْسَ رَجُلٌ يَهْدِي حَسَنَ صَبَاحٍ

۳۶۱۷۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اونٹ کی رات میرے لئے پچیس مرتبہ مغفرت کی دعا کی۔

۳۶۱۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا بَشَرُ بْنُ السَّدِيِّ عَنْ حَمَادِ بْنِ سُلَيْمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ اسْتَغْفِرُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيرِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور اونٹ کی رات سے مراد وہ رات ہے جس کے متعلق کئی سندوں سے منقول ہے کہ جابر نے فرمایا: میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا اور اپنا اونٹ آپ ﷺ کو اس شرط پر فروخت کر دیا کہ مدینہ تک اس پر سواری کروں گا۔ جابر ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ اس رات آپ ﷺ نے میرے لئے پچیس مرتبہ مغفرت کی دعا کی۔ ان کے والد کا نام عبد اللہ بن عمرو بن حزام ہے۔ وہ جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے اور کئی بیٹیاں چھوڑ گئے تھے۔ جابر ان کی پرورش کرتے اور انہیں خرچ دیا کرتے تھے اسی وجہ سے آنحضرت ﷺ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے اور ان پر رحم فرماتے تھے جابر سے ایک روایت میں یہی منقول ہے۔

معصب بن عمیر کے عمدہ خصائل

۳۶۱۸۔ حضرت خباب فرماتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ اللہ کی رضامندی کے لئے ہجرت کی۔ لہذا ہمارا اجر اللہ ہی پر ہے۔ ہم میں سے کئی اس حالت میں فوت ہو گئے کہ دنیاوی اجر میں سے کچھ بھی نہ حاصل کر سکے۔ اور ایسے بھی ہیں جن کی امیدیں بار آور ثابت ہوئیں۔ اور وہ اس کا پھل کھا رہے ہیں۔ معصب بن عمیر اس حال میں فوت ہوئے کہ ایک کپڑے کے علاوہ کچھ بھی نہیں چھوڑا وہ بھی ایسا کہ اگر ان کا سر ڈھکتے تو پیر ننگے ہو جاتے اور پیر ڈھکتے تو سر ننگا

مَنَاقِبُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا ابُو أَحْمَدَ نَا سَفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَعِي وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا وَمِنَّا مَنْ آيَنَعَتْ لَهُ نَمْرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا وَإِنْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا ثَوْبًا كَانُوا إِذَا غَطُّوا بِهِ رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطُّوا بِهِ

رَجُلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوا عَلَى رَجُلَيْهِ الْأَذْخِرَ
ہو جاتا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا سر ڈھک دو اور ان کے پاؤں پر گھاس ڈال دو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم سے اسے ہناد نے ابن اور لیس کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ ابو ذاکل سے اور وہ خباب بن ارت سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

براء بن مالک کے عمدہ خصائل و مناقب

۳۶۱۹۔ حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے غبار آلود بالوں والے، پریشان اور پرانے کپڑوں والے لوگ ایسے ہیں جن کی طرف کوئی التفات بھی نہیں کرتا۔ لیکن اگر وہ کسی چیز پر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم سچی کر دے انہی لوگوں میں سے براء بن مالک بھی ہیں۔

مَنَاقِبُ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۶۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا سَيَارَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ثَابِتٌ وَعَلَى بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرٍ ذِي طَمَرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِآبَرَةٍ، مِنْهُمْ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ
یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ابوموسیٰ اشعریؓ کے عمدہ خصائل

۳۶۲۰۔ حضرت ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوموسیٰ تمہیں اللہ تعالیٰ نے آل داؤد کی سریلی آوازوں میں سے آواز عطا کی ہے۔

مَنَاقِبُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۶۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ نَا ابُو يَحْيَى الْحَمَّانِيُّ عَنْ بَرِيدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُعْطِيََتْ مِزْمَارًا مِنْ مِزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور اس باب میں بریدہ، ابو ہریرہ اور انس سے بھی روایت ہے۔

سہل بن سعدؓ کے عمدہ خصائل

۳۶۲۱۔ حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ خندق کھدوا رہے تھے تو ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے ہم مٹی نکال رہے تھے۔ جب آپ ﷺ ہمارے پاس سے گزرتے تو دعا کرتے کہ یا اللہ آخرت کی زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں لہذا انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما دے۔

مَنَاقِبُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۶۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ نَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْفَرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاعْفِرِ الْآنَصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابو حازم سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہیں۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ قتادہ سے اور وہ انس بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے اللہ آخرت کی زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں۔ لہذا انصار و مہاجرین کی مکرم کر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے انس سے منقول ہے۔

۱۸۳۰۔ صحابی ہونے کی فضیلت۔

باب ۱۸۳۰۔ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۲۲۔ حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایسے مسلمان کو دوزخ کی آگ نہیں چھو سکتی گی۔ جس نے مجھے دیکھا ہو یا اسے دیکھا ہو جس نے مجھے دیکھا ہو۔ طلحہ نے کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ کو دیکھا ہے اور موسیٰ کہنے لگے میں نے طلحہ کو دیکھا ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ موسیٰ نے مجھ سے فرمایا: تم نے مجھے دیکھا ہے اور ہم سب نجات کی امید رکھتے ہیں۔

۳۶۲۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ الْبَصْرِيُّ نَامُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَأَى أَوْ رَأَى مِنْ رَأْيِي قَالَ طَلْحَةُ فَقَدْ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ مُوسَى وَقَدْ رَأَيْتُ طَلْحَةَ قَالَ يَحْيَى وَقَالَ لِي مُوسَى وَقَدْ رَأَيْتَنِي وَتَحْنُ نَرْجُوا اللَّهَ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی حضرات یہ حدیث موسیٰ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۶۲۳۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ ان کے بعد ان کے بعد والے اور ان کے بعد ان کے بعد والے پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو قسموں سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی دینے سے پہلے قسمیں کھائیں گے۔

۳۶۲۳۔ حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ أَبِي مَعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ هُوَ السَّلْمَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمٌ بَعْدَ ذَلِكَ تَسْبِقُ أَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ أَوْ شَهَادَاتُهُمْ أَيْمَانُهُمْ

اس باب میں عمرؓ، عمران بن حصینؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۳۱۔ بیعت رضوان کرنے والوں کی فضیلت۔

۳۶۲۳۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن لوگوں نے درخت کے نیچے۔ بیعت (رضوان) کی ان میں سے کوئی جہنم میں نہیں جائے گا۔

باب ۱۸۳۱۔ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ۳۶۲۴۔ حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۳۲۔ جو شخص صحابہ کو برا بھلا کہے۔

باب ۱۸۳۲۔ فَيَمَنْ سَبَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۲۵۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو۔ اس لئے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ

۳۶۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ أَبُو دَاوُدَ أَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذَكَوَانَ أَبَا صَالِحٍ

قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو ان کے ایک مد بلکہ آدھے مد کے بھی برابر نہیں ہوگا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِالْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ”نصیفہ“ سے نصف مد مراد ہے۔ حسن بن علی بھی ابو معاویہ سے وہ اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوسعید خدری سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۶۲۶۔ حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا اور انہیں ہدف ملامت نہ بنانا۔ اس لئے کہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض کیا اس نے مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض کیا۔ اور جس نے انہیں ایذا پہنچائی گویا کہ اس نے مجھے ایذا پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت دی گویا کہ اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی اللہ عنقریب اسے (اپنے عذاب میں) گرفتار کر دیں گے۔

۳۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ أَبِي رَاضَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَلَّهُ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ عَرَضًا بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَيُحِبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَيَبْغِضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ أَذَاهُمْ فَقَدْ أَذَانِي وَمَنْ أَذَانِي فَقَدْ أَذَى اللَّهِ وَمَنْ أَذَى اللَّهِ يُوْشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اس سند سے جانتے ہیں۔

۳۶۲۷۔ حضرت جابر بن عبداللہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جس جس نے بیعت رضوان میں بیعت کی وہ سب جنت میں داخل ہوں گے سوائے سرخ اونٹ ۱ والے کے۔

۳۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَزْهَرُ السَّمَانِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ خَدَّاشٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْحَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۲۸۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حاطب کا ایک غلام ان کی شکایت لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! حاطب دوزخ میں جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ بولتے ہو وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔ کیونکہ وہ غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ میں موجود تھا۔

۳۶۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ بِالنَّارِ فَقَالَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَّةَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱ سرخ اونٹ والے سے مراد جد بن قیس منافق ہے جو بیعت میں شریک نہیں ہوا، اپنا اونٹ تلاش کرتا رہا۔ (مترجم)

۳۶۲۹- حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ میں سے جو جس زمین پر فوت ہوگا۔ قیامت کے دن وہاں کے لوگوں کا قائد اور ان کے لئے نور ہو کر اٹھے گا۔

۳۶۲۹- حدثنا ابو كريب نا عثمان بن نا حية عن عبد الله بن مسلم ابى طيبة عن عبد الله بن بريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد من اصحابي يموت بارض الا بعث قائدا ونورا لهم يوم القيامة

یہ حدیث غریب ہے۔ عبد اللہ بن مسلم بھی اسے ابو طیبہ سے وہ بریدہؓ اور وہ آنحضرت ﷺ سے مسلاً نقل کرتے ہیں۔

۳۶۳۰- حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہؓ کو برا کہتے ہوں تو ان سے کہہ دو کہ تمہارے شر پر اللہ کی لعنت۔

۳۶۳۰- حدثنا ابو بكر بن نافع نا النضر بن حماد نا سيف بن عمر عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الذين يسبون اصحابي فقولوا لعنة الله على شرركم

یہ حدیث منکر ہے۔ ہم اسے عبد اللہ بن عمر کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۱۸۳۳- حضرت فاطمہؓ کی فضیلت۔

باب ۱۸۳۳- ماجاء في فضل فاطمة رضي الله عنها

۳۶۳۱- حضرت مسور بن مخرمہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنو ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت چاہی کہ ہم اپنی لڑکی کا نکاح علیؓ سے کر دیں۔ میں اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ تین مرتبہ اسی طرح کہنے کے بعد فرمایا: ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ علی بن ابی طالبؓ میری بیٹی کو طلاق دینا چاہے تو دے دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لے۔ میری بیٹی میرے دل کا ٹکڑا ہے جو اسے برا لگتا ہے وہ مجھے بھی برا لگتا ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف ہوتی ہے مجھے بھی ہوتی ہے۔

۳۶۳۱- حدثنا قتيبة نا الليث عن أبي مليكة عن المسور بن مخرمة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول وهو على المنبر ان بني هشام بن المغيرة استاذنوني في ان ينكحوا ابنتهم علي ابن ابي طالب فلا اذن ثم لا اذن ثم لا اذن الا ان يريد ابن ابي طالب ان يطلق ابنتي وينكح ابنتهم فانها بضعة مني يريني ما راها ويؤذي ما اذاها

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۳۲- حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت فاطمہؓ سے اور مردوں میں سے علیؓ سے تھی ابراہیم کہتے ہیں: یعنی آپ ﷺ کے اہل بیت میں سے۔

۳۶۳۲- حدثنا ابراهيم بن سعيد الجوهري نا الاسود بن عامر عن جعفر الاحمر عن عبد الله بن عطاء عن ابن بريرة عن ابيه قال قال كان احب النساء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة ومن الرجال علي قال ابراهيم يعني من اهل بيته

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۶۳۳۔ حدثنا احمد بن منيع نا اسمعيل بن علي
عن ايوب عن ابن ابي مليكة عن عبد الله بن الزبير
ان عليا ذكر بنت ابي جهل فبلغ ذلك النبي صلى
الله عليه وسلم فقال انما فاطمة بضعة مني يؤذي
ما اذاها ويُنصِبني ما انصبها

۳۶۳۳۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ابو جہل کی بیٹی کا ذکر کیا تو یہ بات آنحضرتؐ تک پہنچی آپؐ نے فرمایا: فاطمہؓ میرا ٹکڑا ہے جو چیز اسے تکلیف پہنچاتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف پہنچاتی ہے جو چیز اسے لعب دیتی ہے وہ مجھے بھی لعب دیتی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب بھی ابن ابی ملیکہ سے وہ ابو زبیر اور کئی حضرات سے روایت کرتے ہیں جب کہ بعض حضرات ابن ابی ملیکہ سے مسور کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔ احتمال ہے کہ انہوں نے دونوں سے روایت کی ہو۔ چنانچہ عمرو بن دینار بھی ابن ابی ملیکہ سے اور وہ مسور سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۳۶۳۴۔ حدثنا سليمان بن عبد الجبار البغدادي
نا علي بن قادم نا اسباط بن نصر الهمداني عن
السدي بن صبيح مولى ابي سلمة عن زيد بن ارقم
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي
وقاطمة والحسين والحسين انا حرب لمن حاربتم
وسلم لمن سالمتم

۳۶۳۴۔ حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ سے فرمایا: میں بھی اس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے اور جن سے تم صلح کرو گے ان سے میں بھی صلح کروں گا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ام سلمہؓ کے مولیٰ معروف نہیں ہیں۔

۳۶۳۵۔ حدثنا محمود بن غيلان نا ابو احمد
الزبيري ناسفیان عن زبيد عن شهر بن حوشب عن
أم سلمة أن النبي صلى الله عليه وسلم جلل علي
الحسين والحسين وعلي وقاطمة كساء ثم قال
اللهم هؤلاء أهل بيتي وخاصتي أذهب عنهم
الرجس وطمهرهم تطهيراً فقالت أم سلمة وأنا معهم
يا رسول الله قال إنك على خير

۳۶۳۵۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرمؐ نے حسنؓ و حسینؓ علیؓ اور فاطمہؓ کو ایک چادر اوڑھائی اور دعا کی کہ یا اللہ یہ میرے اہل بیت اور خاص لوگ ہیں ان سے ناپاکی کو دور کر کے انہیں اچھی طرح پاک کر دے۔ ام سلمہؓ نے عرض کیا: میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: تم خیر ہی پر ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب کی سب سے بہتر روایت ہے۔ اس باب میں انسؓ، عمرو بن ابی سلمہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۶۳۶۔ حدثنا محمد بن بطارنا عثمان بن عمر نا
اسرائيل عن ميسرة بن حبيب عن المنهال بن
عمرو عن عائشة بنت طلحة عن عائشة أم
المؤمنين قالت ما رأيت أحدا أشبه سمنا ودلاً
وهذا برسول الله صلى الله عليه وسلم في قيامها

۳۶۳۶۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عادات، چال چلن، خصلتوں اور اٹھنے بیٹھنے میں فاطمہؓ بنت محمدؐ سے زیادہ آپؐ سے مشابہ نہیں دیکھا۔ جب وہ آتیں تو آپؐ کھڑے ہو جاتے ان کا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آنحضرتؐ بھی ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوتیں۔ آپؐ کا

بوسہ لیتیں اور آپ ﷺ کو اپنی جگہ بٹھاتیں۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو فاطمہؓ آئیں اور آپ ﷺ پر گر پڑیں۔ آپ ﷺ کا بوسہ لیا۔ پھر سر اٹھا کر رونے لگیں۔ پھر دوبارہ آپ ﷺ پر گر گئیں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں۔ پہلے تو میں سمجھتی تھی کہ وہ عورتوں میں سب سے زیادہ عقلمند ہیں لیکن بہر حال عورت تھیں۔ پھر جب آپ ﷺ فوت ہو گئے تو میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی کہ آپ کیوں گر کر سر اٹھا کر روئیں اور دوسری مرتبہ نہیں؟ انہوں نے کہا۔ آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں، میں نے یہ راز چھپایا۔ بات یہ ہے کہ پہلے آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ آپ ﷺ اس مرض میں وفات پا جائیں گے اس پر میں رونے لگیں اور دوسری مرتبہ فرمایا کہ تم اہل بیت میں سے سب سے پہلے مجھ سے ملو گی اس پر میں ہنسنے لگی۔

وَقُعُودَهَا مِنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا فَلَمَّا مَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ قَاطِمَةُ فَأَكْبَتَ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَبَكَتْ ثُمَّ أَكْبَتَ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ إِنْ كُنْتُ لَا ظَنْنُ أَنَّ هَذِهِ مِنْ أَعْقَلِ نِسَاءٍ نَا فَإِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تَوَقَّي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتَ حِينَ أَكْبَيْتَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتَ رَأْسَكَ فَبَكَيتَ ثُمَّ أَكْبَيْتَ فَرَفَعْتَ رَأْسَكَ فَضَحِكْتَ مَا حَمَلَكِ عَلَى ذَلِكَ قَالَتْ إِنِّي إِذْ لَبِذْرَةٌ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجْهِهِ هَذَا فَبَكَيتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي إِنِّي أَسْرَعُ أَهْلِهِ لِحُوقًا بِهِ فَذَلِكَ حِينَ ضَحِكْتُ

یہ حدیث حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے منقول ہے۔

۳۶۳۷۔ جمع بن عمر جمی کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے پاس حاضر ہوا اور پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کس سے سب سے زیادہ محبت تھی؟ فرمایا: فاطمہؓ سے۔ پھر پوچھا کہ مردوں میں سے؟ فرمایا: ان کے شوہر سے اور میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ وہ بکثرت روزے رکھتے اور در نمازیں پڑھا کرتے تھے۔

۳۶۳۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ نَا عَبْدَ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي الْحَجَّافِ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّمِيمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ أَيْ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَاطِمَةُ فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا إِنْ كَانَ مَا عَمِلْتُ صَوَامًا قَوَامًا

یہ حدیث غریب ہے۔

باب حضرت عائشہؓ کی فضیلت۔

باب۔ مِنْ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

۳۶۳۸۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ لوگ میری باری کا انتظار کیا کرتے تھے کہ آئے تو آنحضرت ﷺ کو ہدایا بھیجیں۔ میری سونئیں سب حضرت ام سلمہؓ کے ہاں جمع ہوئیں اور کہنے لگیں: اے ام سلمہؓ لوگ ہدایا

۳۶۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرَّسْتَ نَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاجْتَمَعَ

بھیجنے کے لئے عائشہؓ کی باری کا انتظار کرتے ہیں۔ حالانکہ ہم بھی اسی طرح خیر چاہتی ہیں جس طرح عائشہؓ۔ لہذا رسول اللہ ﷺ سے کہو کہ لوگوں کو حکم دیں کہ آپ ﷺ جہاں بھی ہوں وہیں ہدایا بھیجا کریں۔ ام سلمہؓ نے آنحضرت ﷺ سے کہا تو آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا۔ انہوں نے دوبارہ عرض کیا آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی دوسری طرف منہ پھیر لیا۔ لیکن جب تیسری مرتبہ بھی انہوں نے یہی بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ام سلمہ! تم مجھے عائشہ کے متعلق تنگ نہ کیا کرو۔ اس لئے کہ اس کے علاوہ تم میں سے کسی کے لحاف میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ بعض حضرات یہ حدیث حماد بن زید سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

صَوَّاجِبَاتِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَأْهُمُ يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا نُرِيدُ عَائِشَةَ فَقَوْلِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْءَ النَّاسِ يَهْدُونَ إِلَيْهِ أَيْنَ مَا كَانَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ فَأَعْرَضَ عَنْهَا ثُمَّ عَادَ إِلَيْهَا فَأَعَادَتْ الْكَلَامَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَوَّاجِبَاتِي قَدْ ذَكَرْنَ أَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَأْهُمُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَمْرُ النَّاسِ يَهْدُونَ أَيْنَمَا كُنْتُ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَتْ ذَلِكَ قَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِنِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ مَا أَنْزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيَ وَإِنَّا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرَهَا وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

یہ حدیث غریب ہے اور ہشام بن عروہ سے عوف کے حوالے سے بھی منقول ہے وہ رمیث سے اور وہ ام سلمہ سے اسی قسم کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس میں روایات مختلف ہیں۔ چنانچہ سلیمان بن ہلال، ہشام بن عروہ سے حماد بن زید ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔ ۳۶۳۹۔ حدیثنا عبد بن حمیدنا عبد الرزاق عن عبد الله بن عمرو بن علقمة المكي عن ابن ابی حسين عن ابن ابی مليكة عن عائشة أنَّ جبرائيلَ جاءَ بِصُورَتِهَا فِي حِرْقَةٍ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عبد اللہ بن عمرو بن علقمة کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبد الرحمن بن مہدی اسے عبد اللہ بن دینار سے اسی سند سے مرسل نقل کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ ابواسامہ بھی ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۳۶۴۰۔ حدیثنا سويد بن نصرنا عبد الله بن المبارك نا معمر عن الزهري عن أبي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا تَرَى

۳۶۴۰۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہؓ یہ جبرائیل ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں۔ کہتی ہیں میں نے جواب دیا وعلیہ السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ آپ ﷺ وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۴۱۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل تمہیں سلام کہتے ہیں میں نے کہا علیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

۳۶۴۱۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ نَا زَكْرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِئِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۴۲۔ حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم لوگوں (صحابہ) کو کسی حدیث کے بارے میں اشکال ہوتا اور اس کے بارے میں عائشہؓ سے پوچھتے تو ان کے پاس اس کا علم ہوتا۔

۳۶۴۲۔ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعُودَةَ نَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ نَا خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عَنْدهَا مِنْهُ عِلْمًا

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۶۴۳۔ حضرت عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے انہیں ذات سلاسل کے لشکر کا امیر مقرر کیا۔ جب میں آیا تو آپ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ فرمایا: عائشہؓ سے۔ میں نے پوچھا: آدمیوں میں سے؟ فرمایا: اس کے والد سے۔

۳۶۴۳۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ وَبِنْدَارٌ قَالَا يَحْيَى بْنُ حَمَادٍ نَا عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُخْتَارِ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۴۴۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ فرمایا: عائشہؓ سے۔ میں نے پوچھا: مردوں میں سے؟ فرمایا: اس کے والد سے۔

۳۶۴۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدِ الْجَوْهَرِيِّ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْأَمْوِيُّ عَنْ اسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَتْ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اسماعیل اسے قیس سے روایت کرتے ہیں۔

۳۶۴۵۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۳۶۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ نَا اسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ

عائشہ کی ساری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح
ثرید (گوشت اور روٹی) کی تمام کھانوں پر۔

عن عبد الله بن عبد الرحمن بن معمر عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام

اس باب میں عائشہ اور ابو موسیٰ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عبد اللہ بن عبد الرحمن بن معمر کی کنیت ابو طوالہ
انصاری مدنی ہے وہ ثقہ ہیں۔

۳۶۴۶۔ عمرو بن غالب کہتے ہیں کہ عمار بن یاسرؓ کی موجودگی میں کسی
شخص نے حضرت عائشہؓ کو کچھ کہا۔ تو انہوں نے فرمایا: مردود
اور بدترین آدمی دفع ہو جا! تو آنحضرت ﷺ کی لاڈلی رفیقہ حیات کو
اذیت پہنچاتا ہے۔

۳۶۴۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدى ثنا سفيان عن أبي إسحاق عن عمرو بن غالب أن رجلاً نال من عائشة عند عمار بن ياسر قال أغضب مقبوحاً منبوهاً أتؤذى حبيبة رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۴۷۔ حضرت عبد اللہ بن زیادؓ اسدی کہتے ہیں کہ میں نے عمار بن
یاسرؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عائشہؓ دنیا و آخرت (دونوں میں) آنحضرت
ﷺ کی بیوی ہیں۔

۳۶۴۷۔ حدثنا بندار نا عبد الرحمن بن مهدى نا ابوبكر بن عياش عن أبي حصين عن عبد الله بن زياد الأسدي قال سمعت عمار بن ياسر يقول هي زوجته في الدنيا والآخرة يعني عائشة

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۴۸۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے ان کے محبوب
ترین شخص کے تعلق پوچھا گیا تو فرمایا: عائشہ۔ پوچھا کہ مردوں میں
سے کون ہیں؟ فرمایا: ان کے والد۔

۳۶۴۸۔ حدثنا احمد بن عتبة الضبي نا المعتمر بن سليمان عن حميد عن أنس قال قيل يا رسول الله من أحب الناس إليك قال عائشة قيل من الرجال قال أبوها

یہ حدیث اس سند سے انسؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۸۳۵۔ خدیجہؓ کی فضیلت۔

۳۶۴۹۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ خدیجہؓ کے علاوہ آنحضرت ﷺ کی
کسی بیوی پر رشک نہیں آیا۔ اگر وہ ہوتیں تو میرا کیا حال ہوتا۔ اس کی
وجہ صرف اتنی تھی کہ آنحضرت ﷺ بکثرت انہیں یاد کرتے اور اگر کوئی
بکری ذبح کرتے تو تلاش کر کے حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیجا
کرتے تھے۔

باب ۱۸۳۵۔ في فضل خديجة رضي الله عنها

۳۶۴۹۔ حدثنا ابو هشام الرفاعي نا حفص بن غياث عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت ما غرت على أحد من أزواج النبي صلى الله عليه وسلم ما غرت على خديجة وما يبى أن أكون أدر كنتها وما ذلك إلا لكثرة ذكر رسول الله صلى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَّبِعُ بِهَا
صَدَائِقَ خَدِيجَةَ فَيَهْدِيهَا لَهُنَّ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۵۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ میں نے خدیجہؓ کے علاوہ کسی پر اتنا
رشتہ نہیں کیا۔ میرا تو آپ ﷺ سے نکاح ہی ان کی وفات کے بعد ہوا
لیکن آنحضرت ﷺ نے انہیں جنت میں ایسے گھر کی بشارت دی تھی جو
موتی سے بنا ہوا ہے نہ اس میں شور و غل ہے نہ ایذا و تکلیف ہے۔

۳۶۵۰۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْبٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ
مُوسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
مَا حَسَدْتُ امْرَأَةً مَا حَسَدْتُ خَدِيجَةَ وَمَا تَزَوَّجَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَعْدَ مَمَاتٍ
وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَهَا
بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۵۱۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو
فرماتے ہوئے سنا کہ خدیجہؓ اپنے زمانے کی عورتوں میں سے سب سے
بہتر اور مریم بنت عمرانؓ اپنے زمانے کی عورتوں میں سے سب سے بہتر
تھیں۔

۳۶۵۱۔ حَدَّثَنَا هِرُونَ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا
عَبْدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ
نِسَاءٍ هَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَخَيْرُ نِسَاءٍ هَا مَرْيَمُ
بِنْتُ عِمْرَانَ

اس باب میں انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۵۲۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عام لوگوں کو
مخاطب کر کے فرمایا: تمہارے اتباع و اقتداء کرنے کے لئے چار عورتیں
ہی کافی ہیں۔ مریم بنت عمرانؓ خدیجہؓ بنت خویلدؓ، فاطمہؓ بنت محمدؓ اور
آسیہؓ (فرعون کی بیوی)

۳۶۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجَوِيَّةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا
مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءٍ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ
عِمْرَانَ وَخَدِيجَةُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ
وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۳۶۔ ازواج مطہرات کی فضیلت۔

۳۶۵۳۔ حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ سے فجر کی نماز کے
بعد کہا گیا کہ آنحضرت ﷺ کی فلاں بیوی فوت ہو گئی ہیں۔ وہ فوراً
سجدے میں گر گئے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ اس وقت سجدہ کر رہے
ہیں؟ فرمایا: کیا آنحضرت ﷺ نے نہیں فرمایا کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو

باب ۱۸۳۶۔ فِي فَضْلِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۳۶۵۳۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ
الْعَنْبَرِيُّ أَبُو غَسَّانَ نَاسِلَمَةُ بْنُ جَعْفَرٍ وَكَانَ ثَقَّةً عَنْ
الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ
بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مَاتَتْ فُلَانَةٌ لِبَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ

تو سجدہ کیا کرو۔ چنانچہ ازواج مطہرات میں سے کسی کی وفات سے زیادہ بڑی کیا نشانی ہوگی۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ قَبْلَ لَهٗ اَتَسْجُدُ هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ الْاَيُّسَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَأَيْتُمْ اَيَّةً فَاَسْجُدُوا فَاَيُّ اَيَّةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۶۵۴۔ حضرت صفیہ بنت جحشؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ مجھے عائشہؓ اور حفصہؓ سے یہ بات پہنچی تھی کہ انہوں نے کہا: ہم آنحضرت ﷺ کے نزدیک تم سے زیادہ عزت والیاں ہیں اس لئے کہ ہم آپ ﷺ کی بیویاں بھی ہیں اور ان کے چچا کی بیٹیاں بھی۔ میں نے یہ بات آنحضرت ﷺ کے سامنے بیان کی تو فرمایا: تم نے ان سے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم مجھ سے بہتر کیسے ہو سکتی ہو؟ میرے شوہر محمد (ﷺ) ہیں۔ میرے والد ہارون ہیں اور میرے چچا موسیٰ ہیں۔ ❶

۳۶۵۴۔ حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ نا عَبْدِ الصَّمَدِ نا هَاشِمُ بْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ نا كِنَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حِجْرٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَلَغَنِي عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِلَّا قُلْتُ وَكَيْفَ تَكُونَانِ خَيْرًا مِنِّي وَزَوْجِي مُحَمَّدٌ وَابْنِي هُرَيْرٌ وَعَمِّي مُوسَى وَكَانَ الَّذِي بَلَغَهَا اِنَّهُمْ قَالُوا نَحْنُ اَكْرَمُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَقَالُوا نَحْنُ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتُ عَمِّهٖ

اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ہاشم کوفی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۶۵۵۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت صفیہؓ کو پتہ چلا کہ حفصہؓ نے ان کے متعلق کہا ہے کہ وہ یہودی کی بیٹی ہے۔ اس پر وہ رونے لگیں۔ جب آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں آپ ﷺ نے جب پوچھی تو بتایا کہ حفصہؓ مجھے یہودی کی بیٹی کہتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو بیٹی بھی نبی کی ہے تیرا چچا بھی نبی ہے اور تو نبی ہی کے نکاح میں ہے پھر حفصہؓ تجھ پر کس چیز پر فخر کرتی ہے؟ پھر فرمایا: حفصہؓ اللہ سے ڈرو۔

۳۶۵۵۔ حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَا اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةُ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَبَكَتُ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ قَالَتْ لِي حَفْصَةُ اِنِّي ابْنَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّكَ لِابْنَةُ نَبِيٍّ وَاِنَّ عَمَلَكُ لَنَبِيٍّ وَاِنَّكَ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيمَ تَفَخَّرُ عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۶۵۶۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے سال ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے فاطمہؓ کو بلایا اور ان کے کان میں سرگوشی کی۔ وہ رونے

۳۶۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ عَثْمَةَ ثَنِيٍّ نا مَوْسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ هَاشِمِ بْنِ

❶ حضرت صفیہؓ یہودی قبیلہ کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ یہ لوگ بنو اسرائیل سے تعلق رکھتے ہیں اور ہارونؓ کی اولاد میں سے ہیں جو حضرت موسیٰؓ کے بھائی تھے۔ اس لئے آپ ﷺ نے انہیں چچا اور انہیں والدہ فرمایا۔ (مترجم)

هاشم ان عبد الله بن وهب أخبره أن أم سلمة أخبرته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دعا فاطمة عام الفتح فاجأها فبككت ثم حدثها فضحكك قالت فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم سألتها عن بكائها وضحكها قالت أخبرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه يموت فبكيت ثم أخبرني أنها سيده نساء أهل الجنة إلا مريم بنت عمران فضحكك

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

لگیں۔ پھر دوبارہ سرگوشی کی تو ہنسنے لگیں۔ کہتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے تو میں نے ان سے ان کے رونے اور ہنسنے کی وجہ پوچھی۔ کہنے لگیں پہلے آنحضرت ﷺ نے مجھے اپنی وفات کی خبر دی جسے سن کر میں رونے لگی پھر بتایا کہ تم جنت میں مریم بنت عمران کے علاوہ تمام عورتوں کی سردار ہوگی یہ سن کر میں ہنسنے لگی۔

۳۶۵۷۔ حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف نا سفيان عن هشام عن عروة عن أبيه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيركم خيركم لأهله وأنا خيركم لأهلي وإذا مات صاحبكم فدعوه

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہشام بن عروہ سے بھی ان کے والد کے حوالے سے آنحضرت ﷺ سے مرسل منقول ہے۔

۳۶۵۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص میرے صحابہ کے متعلق میرے سامنے برائی بیان نہ کرے۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جب ان کی طرف جاؤں تو میرا دل صاف ہو۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے پاس کچھ مال لایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے تقسیم کیا میں دو شخصوں کے پاس پہنچا تو وہ آپس میں کہہ رہے تھے کہ اللہ کی قسم محمد (ﷺ) کو اس تقسیم سے نہ رضائے الہی مقصود ہے اور نہ دار آخرت۔ جب میں نے یہ بات سنی تو مجھے بہت بری لگی۔ لہذا میں نے آ کر آنحضرت ﷺ سے بیان کر دی۔ آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا: جانے دو موسیٰ کو اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی انہوں نے بھی مبرا کیا۔

۳۶۵۸۔ حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف عن اسرائيل عن الوليد عن زيد بن زائدة عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبلغني أحد من أحد من أصحابي شيئاً أحب أن أخرج إليهم وأنا سليم الصدر قال عبد الله فأتني رسول الله صلى الله عليه وسلم بحال فقسمة النبي ﷺ فانتهيته إلى رجلين جالسين وهما يقولان والله ما أراد محمد بقسمته التي قسمها وجه الله ولا الدار الآخرة فتشيت حين سمعتها فاتيت رسول الله ﷺ فأخبرته فأحمر وجهه وقال دعني عنك فقد أودى موسى بأكثر من هذا فصبر

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس سند میں ایک شخص زیادہ ہے۔ محمد بن اسماعیل، عبید اللہ بن موسیٰ سے وہ حسین بن محمد سے وہ اسرائیل سے وہ سدی سے وہ ولید بن ابی ہشام سے وہ زائد بن زائدہ سے وہ ابن مسعود سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی قسم کی حدیث نقل کرتے ہیں یعنی اس سند کے علاوہ اس سند سے۔

باب ۱۸۳۷۔ فَضْلُ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۳۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ زُرَيْنَ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ، إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقَرَأَ فِيهَا إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ اللَّهِ الْحَنِيفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا يَهُودِيَّةٌ وَلَا نَصْرَانِيَّةٌ وَلَا مَجُوسِيَّةٌ وَمَنْ يَعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ وَقَرَأَ عَلَيْهِ لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى إِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ كَانَ لَهُ ثَانِيًا لَابْتَغَى إِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ

باب ۱۸۳۷۔ ابی بن کعبؓ کی فضیلت۔

۳۶۵۹۔ حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے قرآن کریم پڑھوں۔ پھر آپ ﷺ نے سورۃ البینہ پڑھی اور اس میں اس طرح پڑھا ”اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ يَكْفُرُهُ“ (یعنی اللہ کے نزدیک دین ایک ہی طرف کی ملت ہے نہ کہ یہودیت، نہ نصرانیت اور نہ مجوسیت، اور جو شخص نیکی کرے گا اسے ضرور اس کا بدلہ دیا جائے گا) پھر آپ ﷺ نے ”لَوْ أَنَّ“..... آخر تک پڑھا۔ یعنی اگر کسی کے پاس مال کی بھری ہوئی ایک وادی بھی ہو تو بھی اس کی خواہش ہوگی کہ اسے دوسری بھی مل جائے اور اگر وہوں تو تیسری کی خواہش ہوگی۔ اور یہ کہ ابن آدم کا پیٹ مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتے ہیں جو توبہ کرتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور دوسری سند سے بھی منقول ہے۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن ابزی اسے اپنے والد سے اور وہ ابی بن کعبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔ قنادہ بھی انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔

باب ۱۸۳۸۔ فَضْلُ الْأَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ

۳۶۶۰۔ حَدَّثَنَا بَنْدَارُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ وَبِهَذَا الْأَسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ سَلَكَ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شُعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ

باب ۱۸۳۸۔ انصار اور قریش کی فضیلت۔

۳۶۶۰۔ حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں بھی چلنے لگیں۔ تب بھی میں ان کا ساتھ دوں گا۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۳۶۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

نَاشِعَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَنْصَارِ لَا يُجِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يَغْضَبُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ أَحَبَّهُمْ فَاحْبَبَهُ اللَّهُ

۳۶۶۱۔ حضرت عدی بن ثابتؓ حضرت براء بن عازبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے متعلق فرمایا کہ ان سے وہی محبت کرتا ہے جو مؤمن ہے اور صرف منافق ہی بغض رکھتا ہے۔ جو ان سے محبت کرتا ہے اللہ اس سے محبت کرتے ہیں اور جو ان سے بغض رکھتا ہے اللہ اس سے بغض رکھتے ہیں۔ ہم نے عدی سے پوچھا کہ کیا آپ

نے خود یہ حدیث براء سے سنی۔ فرمایا: بلکہ انہوں نے مجھ سے بیان کی تھی۔

وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَأَبْغَضَهُ اللَّهُ فَقُلْنَا لَهُ، أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ
الْبَرَاءِ فَقَالَ إِبَّأَى حَدَّثَ
یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۶۲۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار میں سے چند لوگوں کو جمع کر کے پوچھا کہ کیا تم میں کوئی غیر تو نہیں؟ لوگوں نے کہا ہمارے ایک بھانجے کے علاوہ کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کا بھانجا انہی میں سے ہوتا ہے۔ پھر فرمایا: قریش نے نئے جاہلیت چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں اور نئی نئی مصیبت سے بھی دوچار ہوئے ہیں (قتل و قید وغیرہ) میں چاہتا ہوں کہ ان کی دل شکنی کا کوئی علاج کروں اور ان سے الفت کروں۔ ❶ کیا تم لوگ اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ دنیا لے کر گھروں کو لوٹ جائیں اور تم اپنے گھروں کی طرف رسول اللہ ﷺ کو لے کر جاؤ۔ عرض کیا۔ کیوں نہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری میں، تو میں انصار کے ساتھ چلوں گا۔

۳۶۶۲۔ حدثنا محمد بن بشارنا محمد بن جعفر
نا شعبة قال سمعت قتادة عن أنس قال جمع
رسول الله صلى الله عليه وسلم ناساً من الأنصار
فقال هل فيكم أحد من غيركم فقالوا لا إلا
ابن أخت لنا فقال ابن أخت القوم منهم ثم قال إن
قریشنا حديث عهدهم بجاهلية ومصيبة وإنني
أردت أن أجبرهم وأتلفهم أما ترضون أن يرجع
الناس بالذنبا وترجعون برسول الله صلى الله عليه
وسلم إلى بيوتكم قالوا بلى فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لو سلك الناس وادياً أو شعباً
وسلك الأنصار وادياً أو شعباً لسلك وادياً
الأنصار وشعبهم
یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۶۳۔ حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ حرہ کے موقع پر انسؓ کے چند اقرباء اور ان کے کچھ چچا زاد بھائی شہید ہوئے تو میں نے انہیں تعزیت کا خط لکھا۔ اس میں لکھا کہ میں تمہیں اللہ کی طرف سے ایک بشارت دیتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ انصار کو، ان کی اولاد اور ان کی اولادوں کی اولادوں کی مغفرت فرما۔

۳۶۶۳۔ حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا علي بن
زيد بن جده نا النضر بن أنس عن زید بن أرقم
أنه كتب إلى أنس بن مالك يعزيه فيمن أصيب من
أهله وبنى عمه يوم الحرة فكتب إليه أنا أبشرك
ببشرى من الله إنني سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال اللهم اغفر للأنصار ولذراري
الأنصار ولذراري ذراريهم

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ قتادہ سے نظر بن انسؓ سے اور وہ زید بن ارقمؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۶۶۴۔ حضرت انس بن مالکؓ، حضرت ابوطحہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی قوم کو میرا سلام کہنا۔ میں انہیں پرہیزگار اور صابر جانتا ہوں۔

۳۶۶۴۔ حدثنا عبدة بن عبد الله الخزامي البصري
نا ابوداود وعبد الصمد قالانا محمد بن ثابت
البناني عن أبيه عن أنس بن مالك عن أبي طلحة

❶ اسی وجہ سے آنحضرت ﷺ نے انہیں مال غنیمت میں سے کچھ مال دے دیا تھا۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعَفَّةً صَبْرًا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۶۵۔ حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن زكريا بن ابی زائدة عن عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ عَيْبَتِي الَّتِي أَوْى إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي وَإِنْ كَرِشِي الْأَنْصَارُ فَأَغْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ وَأَقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ

یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔

۳۶۶۶۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْفُرُونَ وَيَقْلُونَ فَأَقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۶۷۔ حدثنا احمد بن الحسن نا سليمان بن داود الهاشمي نا ابراهيم بن سعد نا صالح بن كيسان عن الزهري عن محمد بن ابی سفيان عن يوسف بن الحكم عن مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرْذِهَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللَّهُ

یہ حدیث غریب ہے۔ عبد بن حمید بھی یعقوب بن ابراہیم سے وہ اپنے والد سے وہ صالح بن کيسان سے اور وہ ابن شہاب سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۶۶۸۔ حدثنا ابو كريب نا ابو يحيى الحماني عن الاعمش عن طارق بن عبد الرحمن عن سعيد بن جبیر عن ابْنِ عَبَّاسٍ ان النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي لَا تُبْغِضَ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۶۵۔ حضرت ابوسعیدؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میرے خاص اور رازدار لوگ جن کے پاس میں لوٹ کر جاتا ہوں میرے اہل بیت ہیں۔ اور میں جن لوگوں پر اعتماد کرتا ہوں وہ انصار ہیں لہذا ان میں سے بروں کو معاف کر دو اور نیکوں کو قبول کر لو۔

۳۶۶۶۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار میرے اعتماد والے اور رازدار لوگ ہیں۔ لوگ بڑھتے جائیں گے اور یہ کم ہوتے جائیں گے لہذا ان کے نیکوں کو قبول کر دو اور ان کے بروں کو معاف کر دو۔

۳۶۶۷۔ حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قریش کی ذلت چاہتا ہے اللہ اسے ذلیل کر دیتے ہیں۔

۳۶۶۸۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہو وہ انصار سے بغض نہیں رکھ سکتا۔

۳۶۶۹۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ تو نے قریش کو پہلے (قتل و اسر) کے عذاب کا مزہ چکھایا اب آخر میں انہیں عنایت اور رحمتوں کا مزہ چکھا۔

۳۶۶۹۔ حدثنا ابو كريب نا ابو يحيى الحماني عن الاعمش عن طارق بن عبد الرحمن عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اذق اول قريش نكالا فاذا اخرهم نوالا

یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے عبد الوہاب دراق بھی یحییٰ سے اور وہ اعمش سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۳۶۷۰۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ انصار، انصار کی اولاد، ان کی اولاد کی اولاد اور ان کی عورتوں کی مغفرت فرما۔

۳۶۷۰۔ حدثنا القاسم بن دينار الكوفي نا اسحاق بن منصور عن جعفر الاحمر عن عطاء بن السائب عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم اغفر للانصار ولانبياء الانصار ولانبياء ابناؤ الانصار ولنسائ الانصار

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۱۸۳۹۔ انصار کے گھروں کی فضیلت۔

۳۶۷۱۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں انصار میں سے بہتر لوگوں یا فرمایا بہتر انصار کے تعلق نہ بتاؤں؟ عرض کیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: قبیلہ بنو نجار اور پھر جو ان کے قریب ہیں یعنی بنو عبد الاشہل پھر ان کے قریب والے بنو حارث بن خزرج پھر ان کے قریب والے بنو ساعدہ۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا اور اپنی انگلیوں کو بند کر کے کھولا جیسے کوئی کچھ پھینکتا ہے اور فرمایا: انصار کے سب گھروں میں ہی خیر ہے۔

باب ۱۸۳۹۔ ماجاء في أي دور الانصار خير
۳۶۷۱۔ حدثنا قتيبة نا الليث بن سعد عن يحيى ابن سعيد الانصاري انه سمع انس بن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اخبركم بخير دور الانصار او بخير الانصار قالوا بلى يا رسول الله قال بنو النجار ثم الذين يلونهم بنو عبد الاشهل ثم الذين يلونهم بنو الحارث بن الخزرج ثم الذين يلونهم بنو ساعدة ثم قال بيديه فقبض اصابعه ثم بسطهن كالراعي بيديه قال وفي دور الانصار كلها خير

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ انسؓ اسے ابواسید ساعدی سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۶۷۲۔ حضرت ابواسید ساعدیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کے گھلوں میں سے سب سے بہتر بنو نجار کا محلہ ہے پھر بنو عبد الاشہل کا، پھر بنو حارث بن خزرج کا، پھر بنو ساعدہ کا اور انصار کے تمام گھلوں میں خیر ہے۔ سعد کہنے لگے میں دیکھ رہا ہوں کہ آنحضرت ﷺ نے انہیں ہم پر فضیلت دے دی ہے۔ چنانچہ کہا گیا: تمہیں بھی تو بہت سوں

۳۶۷۲۔ حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن انس بن مالك عن أبي أسيد الساعدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير دور الانصار دور بني النجار ثم دور بني عبد الاشهل ثم بني الحارث بن

الخَزَرَجُ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ
فَقَالَ سَعْدٌ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابواسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

۳۶۷۳۔ حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
انصار کے گھروں میں سے بہترین گھر بنو نجار کے ہیں۔

۳۶۷۳۔ حَدَّثَنَا ابُو سَائِبٍ سَلَمُ بْنُ جَنَادَةَ بْنِ سَلَمٍ
نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مَجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَيْرُ دِيَارِ الْأَنْصَارِ هُنُو النَّجَّارِ

یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۷۴۔ حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
انصار میں سے بہترین لوگ قبیلہ بنو عبد الاشہل کے لوگ ہیں۔

۳۶۷۴۔ حَدَّثَنَا ابُو سَائِبٍ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ
مَجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَنْصَارِ بَنُو
عَبْدِ الْأَشْهَلِ

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

باب ۱۸۴۰۔ مدینہ منورہ کی فضیلت۔

باب ۱۸۴۰۔ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَدِينَةِ

۳۶۷۵۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول
اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور جب سعد بن ابی وقاصؓ کے محلے میں حرہ سقیا
کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا اور قبلہ رخ ہو
کر کھڑے ہو کر دعا کی کہ اے اللہ ابراہیمؑ تیرے بندے اور دوست
تھے۔ انہوں نے اہل مکہ کے لئے برکت کی دعا کی تھی۔ میں بھی تیرا
بندہ اور رسول ہوں اور تجھ سے اہل مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ ان
کے مد اور صاع میں اس سے دگنی برکت فرما جنتی اہل مکہ کے لئے کج
تھی۔ اور ہر برکت کے ساتھ دو برکتیں۔

۳۶۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ السَّعِيدِ السَّعِيدِيُّ عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ
عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ خَرَجْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ
بِحَرَّةِ السُّقْيَا الَّتِي كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُونِي بِوَضُوءٍ
فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقَبِيلَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ
كَانَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ وَدَعَا لِأَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ وَأَنَا
عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَذْعُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ
فِي مَدِيهِمْ وَصَاعِهِمْ مِنْ ثَلَاثِ مَبَارَكَاتٍ لِأَهْلِ مَكَّةَ مَعَ
الْبَرَكَةِ بِرَكَّتَيْنِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عائشہؓ عبد اللہ بن زیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۶۷۶۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ اور ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

۳۶۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا ابُو نَبَاتَةَ

ﷺ نے فرمایا: میرے منبر اور گھر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

یونس بن یحییٰ بن نباتة سلمة بن وردان عن ابی سعید بن ابی المَعْلَى عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رَّيَاضِ الْجَنَّةِ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن کامل مروزی بھی عبدالعزیز بن ابی حازم سے وہ کثیر بن زید سے وہ ولید بن رباح سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری کسی مسجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز مسجد نبویؐ کی ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ اسے عبدالملک نے بیان کیا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور آنحضرت ﷺ سے اور سند سے بھی منقول ہے

۳۶۷۷۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو وہیں مرنے کی کوشش کرے کیونکہ جو یہاں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

۳۶۷۷۔ حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ نَّامِعًا بَنَ هِشَامُ ثَنِي ابْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا

اس باب میں سیدہ بنت حارث اسلمیہؓ سے بھی حدیث منقول ہے یہ حدیث اس سند سے ایوب سختیانی کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۳۶۷۸۔ حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ ان کی ایک مولاہ آنکس اور کہنے لگیں مجھ پر زمانے کی گردش ہے لہذا میں چاہتی ہوں کہ عراق چلی جاؤں۔ فرمایا: شام کیوں نہیں چلی جاتیں وہ حشر و نشر کی زمین ہے۔ پھر اے نادان صبر کیوں نہیں کرتی اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جس نے مدینہ کی سختیوں اور بھوک پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔

۳۶۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَالِي نَا الْمُعْتَمَرُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ مَوْلَاهُ لَهُ أَتَتْهُ فَقَالَتْ ائْتَدِ عَلَى الزَّمَانِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الْعِرَاقِ قَالَ فَهَلَّا إِلَى الشَّامِ أَرْضُ الْمُنْشَرِّ وَأَصْبِرِي لَكَاعَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَبَرَ عَلَى شِدَّتِهَا وَلَا وَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اس باب میں ابوسعیدؓ، سفیان بن ابی زہیرؓ اور سیدہ اسلمیہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۶۷۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ مسلمانوں کے شہروں میں سے سب سے آخر میں ویران ہوگا۔

۳۶۷۹۔ حَدَّثَنَا ابُو السَّائِبِ ثَنَا ابُو جُنَادَةَ بْنُ سَلَمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الْإِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِينَةُ

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف جنادہ کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ ہشام سے نقل کرتے ہیں۔

۳۶۸۰۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کی پھر مدینہ ہی میں اسے بخار ہو گیا۔ چنانچہ وہ آیا اور عرض کیا کہ اپنی بیعت واپس لے لیں۔ آپ ﷺ نے انکار کر دیا۔ وہ دوبارہ حاضر ہوا اسی طرح عرض کیا: آپ ﷺ اس مرتبہ بھی نہ مانے۔ وہ تیسری مرتبہ پھر حاضر ہوا لیکن آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی انکار کر دیا۔ جب وہ نکلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مدینہ بھئی کی طرح ہے یہ بھی اپنا میل یکیل دور کر کے اپنے پاکیزہ (شے) کو چمکا دیتا ہے۔ ❶

۳۶۸۰۔ حَدَّثَنَا الْانصَارِيُّ نَامَعْنُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَنَاقِيبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَعْكَ بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْلُنِي بَيْعَتِي فَأَلْنِي فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلُنِي بَيْعَتِي فَأَلْنِي فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي حَبِثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا

اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۸۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں کسی ہرن کو بھی مدینہ میں چرتا ہوا دیکھ لوں تو نہ ڈراؤں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان دو پتھریلی زمینوں کے درمیان جرم ہے۔

۳۶۸۱۔ حَدَّثَنَا الْانصَارِيُّ نَامَعْنُ نَا مَالِكُ وَنَاقِيبَةُ عَنْ مَالِكِ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتُ الطَّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا زَعَرْتُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ لَا بَيْتَهَا حَرَامٌ

اس باب میں سعدؓ، عبد اللہ بن زیدؓ، انسؓ، ابویوبؓ، زید بن زیدؓ، رفیع بن خدیجؓ، جابر بن عبد اللہؓ اور سمیل بن حنیفؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۸۲۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا: یہ ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ ابراہیمؑ نے مکہ کو حرم ٹھہرایا اور میں بھی مدینہ کو حرم ٹھہراتا ہوں۔

۳۶۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ وَثَنَا الْانصَارِيُّ نَامَعْنُ نَا مَالِكُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَا بَيْتَهَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۸۳۔ حضرت جریر بن عبد اللہؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ ان تین جگہوں میں سے جہاں بھی آپ جاکر ٹھہریں گے وہی دارالبحرہ ہوگا۔ مدینہ، بحرین اور قسریں۔

۳۶۸۳۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيْشَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَامِرِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ

❶ یعنی جیسے بھی میل کو دور کر دیتی اسی طرح مدینہ بھی برے لوگوں کو وہاں سے نکال دیتا ہے۔ (مترجم)

اللَّهُ أَوْحَى إِلَيَّ أَيُّ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلَتْ فَهِيَ
دَارُ هَجْرَتِكَ الْمَدِينَةِ أَوِ الْبَحْرَيْنِ أَوْ قَنْسَرَيْنِ

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو عامر نے اسے اکیلے روایت کیا ہے۔
۳۶۸۴۔ حدثنا محمد بن غیلان نا الفضل بن
موسى نا هشام بن عروة عن صالح بن ابی صالح
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأَوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ
إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور صالح بن ابی صالح، سہیل بن ابی صالح کے بھائی ہیں۔

باب مکہ کی فضیلت۔

باب۔ فِي فَضْلِ مَكَّةَ

۳۶۸۵۔ حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء کہتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ ﷺ کو حورہ کے مقام پر کھڑے ہو کر فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم
اے مکہ تو اللہ کی ساری زمین سے بہتر اور اللہ کے نزدیک پوری زمین
سے زیادہ محبوب ہے اگر مجھے یہاں سے نکالا جائے گا تو ہرگز نہ جاتا۔
۳۶۸۵۔ حدثنا قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهري
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى
الْحُرُورَةِ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ
اللَّهِ إِلَيَّ وَاللَّهُ وَلَوْلَا أَنِّي أَخْرَجْتُ مِنْكَ مَا خَرَجْتُ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یونس بھی زہری سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمد بن عمرو اسے ابوسلمہ سے وہ ابو ہریرہ
سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ زہری کی ابوسلمہ سے عبداللہ بن عدی بن حمراء کے حوالے سے منقول حدیث میرے نزدیک
زیادہ صحیح ہے۔

۳۶۸۶۔ حدثنا محمد بن موسى البصري نا
الفضيل بن سليمان عن عبد الله بن عثمان حثيم نا
سعيد بن جبير وأبو الطفيل عن ابن عباس قال قال
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا أَطْيَبُكَ مِنْ
بَلَدٍ وَأَحَبُّكَ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكَ
مَا سَكَنْتُ غَيْرَكَ

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۱۸۴۲۔ عرب کی فضیلت۔

باب ۱۸۴۲۔ فِي فَضْلِ الْعَرَبِ

۳۶۸۷۔ حضرت سلمان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے
سلمان مجھ سے بغض نہ رکھنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا دین تمہارے ہاتھ
۳۶۸۷۔ حدثنا محمد بن يحيى الازدي واحمد بن
منيع وغيروا حد قالوا نا ابو بدر شجاع بن الوليد عن

سے جاتا رہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں آپ ﷺ سے کیسے بغض کر سکتا ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ ﷺ کے ذریعے ہدایت دی۔ فرمایا: اگر تم عرب سے بغض رکھو گے تو گویا کہ مجھ سے بغض رکھو گے۔

قابوس بن ابی ظبیان عن ابیہ عن سلمان قال قال لئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاسلمان لا تبغضنی فتفارق دینک قلت یا رسول اللہ کیف ابغضک وبک ہدانی اللہ قال تبغض العرب فتبغضنی

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابو بدر بن شجاع بن ولید کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۶۸۸۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عرب سے خیانت کرے گا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور اسے میری محبت نصیب نہیں ہوگی۔

۳۶۸۸۔ حدثنا عبد بن حمید نا محمد بن بشر العبدی نا عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی الاسود عن حصین بن عمر عن مخارق عن عبد اللہ عن طارق بن شہاب عن عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنلہ مودتی

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حسین بن عمر حمسی کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ مخارق سے روایت کرتے ہیں۔ حصین محدثین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں۔

۳۶۸۹۔ حضرت محمد بن ابی زین اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ ام حریہ کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی عربی فوت ہو جاتا تو وہ نہایت غمگین ہو جاتیں۔ لوگوں نے کہا کہ کیا بات ہے جب کوئی عرب فوت ہوتا ہے تو آپ اتنی غمگین کیوں ہو جاتی ہیں فرمانے لگیں: میں نے اپنے مولیٰ سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب کا ہلاک ہونا قیامت کی قربت کی نشانیوں میں سے ہے۔ محمد بن ابی زین کہتے ہیں کہ ان کے مولیٰ طلحہ بن مالکؓ تھے۔

۳۶۸۹۔ حدثنا یحییٰ بن موسیٰ نا سلیمان بن حرب نا محمد بن ابی رزین عن امہ قالت کانت ام الحریر اذا مات احد من العرب اشتد علیہا فقیل لہا انا نراک اذا مات الرجل من العرب اشتد علیک قالت سمعت مولای یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افتراہ الساعۃ ہلاک العرب قال محمد بن ابی رزین ومولاہا طلحۃ بن مالک

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف سلیمان بن حرب کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۶۹۰۔ حضرت ام شریکؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ دجال سے بھاگیں گے یہاں تک کہ پہاڑوں میں جا کر رہنے لگیں گے۔ ام شریکؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! اس دن عرب کہاں ہو گے؟ فرمایا: وہ تھوڑے ہوں گے۔

۳۶۹۰۔ حدثنا محمد بن یحییٰ الازدی نا حجاج بن محمد عن ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر سمع جابر بن عبد اللہ یقول حدثتنی ام شریک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیفرن الناس من الدجال حتی یلحقوا بالجبال قالت ام شریک یا رسول اللہ واین العرب یومئذ قال ہم قلیل

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۶۹۱۔ حدثنا بشر بن معاذ العقدي نا يزيد بن زريع
عن سعيد بن ابى عروبة عن قتادة عن الحسن بن
سمره بن جندب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال سام أبو العرب ويافى أبو الروم وحام أبو الحبش
یہ حدیث حسن ہے اور یافى کو یافى اور یافى بھی کہتے ہیں۔

باب ۱۸۴۳۔ عجم کی فضیلت۔

۳۶۹۲۔ حدثنا سفيان بن وكيع نا يحيى بن ادم
عن ابى بكر بن عياش نا صالح بن ابى صالح مولى
عمرو بن حريث قال سمعت ابي هريرة يقول
ذكرت الاعاجم عند رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا نأبهم أو
بعضهم أو نؤ منى بكم أو ببعضكم

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابوبکر بن عیاش کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۶۹۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب سورہ جمعہ نازل ہوئی تو
ہم آنحضرتؐ کے پاس تھے آپؐ نے یہ سورت پڑھی
اور جب ”وآخرین منهم“..... الآية پھر پہنچے تو ایک شخص نے
آپؐ سے پوچھا کہ وہ کون ہیں جو ہم سے ابھی نہیں ملے؟ آپؐ
خاموش رہے۔ سلمان فارسی بھی ہم میں موجود تھے۔ چنانچہ رسول اللہ
نے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ
قدرت میں میری جان ہے۔ اگر ایمان ثریا پر بھی ہوتا تو بھی اس کی قوم
میں سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیتے۔

یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔

باب ۱۸۴۴۔ یمن کی فضیلت۔

باب ۱۸۴۴۔ فی فضل الیمن

۳۶۹۴۔ حدثنا عبد الله بن ابى زیاد وغير واحد
قالوا نا ابو داود الطيالسي نا عمران القطان عن
قتادة عن انس عن زيد بن ثابت ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم نظر قبل الیمن فقال اللهم اقبل بقلوبهم

۳۶۹۴۔ حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرتؐ
نے یمن کی طرف نظر ڈالی اور دعا کی کہ یا اللہ ان کے دل ہماری
طرف پھیر دے اور ہمارے صانع اور مدد میں برکت دے۔

وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمَدِينَا

یہ حدیث زید بن ثابت کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عمران قطان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۶۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا كُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرْقُ أَفْئِدَةً الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ

۳۶۹۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں جو نہایت نرم دل اور رقیق القلب ہیں۔ ایمان بھی وہیں سے نکلا ہے اور حکمت بھی یمن ہی سے نکلی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۶۹۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَازِدُ بْنُ خَبَابٍ نَاعِمَاوِيَةُ ابْنُ صَالِحٍ نَا أَبُو مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ

۳۶۹۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بادشاہت قریش میں، قضا انصار میں، اذان حبشہ میں اور امانت ازد کے لوگوں میں ہے یعنی یمن کے۔ ❶

محمد بن بشار، عبد الرحمن سے وہ معاویہ سے وہ ابو مریم سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہوئے اسے پرفوع نہیں کرتے یہ زید بن حباب کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۳۶۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَارُ ثَنِي عَمِي صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْكَبِيرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ عَمِي عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَزْدُ أَرْدَلُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ يُرِيدُ النَّاسُ أَنْ يَضَعُوهُمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَهُمْ وَلِكَيْتَ يَنْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُولُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ أَبِي كَانَ أَرْدِيًّا يَا لَيْتَ أُمِّي كَانَتْ أَرْدِيَّةً

۳۶۹۷۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازد کے رہنے والے اللہ کی زمین پر اس کے دین کے مددگار ہیں۔ لوگ چاہیں گے کہ انہیں زیر کریں لیکن اللہ ان کی ایک نہ مانے گا بلکہ انہیں اور بلند کرے گا۔ اور لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگ کہیں گے کاش میرا باپ یا ماں ازدی ہوتے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ انسؓ سے موقوفاً بھی منقول ہے اور میرے نزدیک وہی زیادہ صحیح ہے۔

۳۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَارُ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونِ ثَنِي غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

۳۶۹۸۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اگر ہم ازدی نہ ہوتے تو کامل لوگوں میں سے نہ ہوتے۔

❶ ایمان و حکمت مکہ سے نکلے ہیں اور مکہ چونکہ تہامہ میں اور تہامہ یمن میں داخل ہے اس لئے آپ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا کہ یہ یمن سے نکلے ہیں۔ (مترجم) ❷ حضرت انس بن مالکؓ انصاری ہیں جو عامر ازدی کی اولاد میں سے ہیں۔ (مترجم)

مَا لِكَ يَقُولُ إِنْ لَمْ نَكُنْ مِنَ الْأَزْدِ فَلَسْنَا مِنَ النَّاسِ
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۶۹۹۔ حدثنا ابو بکر بن زنجویہ نا عبد الرزاق
اخبرنی ابی عن دینار مولى عبد الرحمن بن عوف
قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ رِیَّةَ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ أَحْسِبُهُ مِنْ
قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعَبْنُ حَمِيرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ
جَاءَهُ مِنَ الشَّقِيقِ الْأَخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ
الشَّقِيقِ الْأَخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ حَمِيرًا أَفَوَاهُمْ سَلَامٌ أَيْدِيَهُمْ طَعَامٌ
وَهُمْ أَهْلُ آمِنٍ وَإِيمَانٍ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے عبد الرزاق کی روایت سے جانتے ہیں میناء سے اکثر منکر احادیث منقول ہیں۔

باب ۱۸۴۵۔ فی غَفَارٍ وَأَسْلَمَ وَجْهَيْنَهُ وَمُزَيْنَةَ

۳۷۰۰۔ حدثنا احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا
ابو مالك الاشجعي عن موسى بن طلحة عن أبي
أيوب الأنصاري قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجْهَيْنَهُ وَأَشْجَعُ وَغَفَارٌ وَمَنْ
كَانَ مِنْ عَبْدِ الدَّارِ مَوَالِي لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ
وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۸۴۶۔ فی ثَقِيفٍ وَبَنِي حَنِيفَةَ

۳۷۰۱۔ حدثنا ابوسلمة يحيى بن خلب نا
عبد الوهاب الثقفي عن عبد الله بن عثمان بن
خشيم عن أبي الزبير عن جابر قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَحَرَقْنَا نَبَالَ ثَقِيفٍ فَأَذْعُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ
اهْدِ ثَقِيفًا

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۷۰۲۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فوت

۳۷۰۲۔ حدثنا زيد بن اخزم الطائي نا عبد القاهر

بن شعیب نا هشام عن الحسن عن عمران بن حصین قال مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو بکرة ثلاثة احياء یقیفا وبنی حنیفة وبنی اُمیة

ہوئے تو تین قبیلوں کو پسند نہیں کرتے تھے۔ ثقیف، بنو حنیفہ اور بنو امیہ۔

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۷۰۳۔ حدثنا علی بن حجر انا الفضل بن موسی عن شریک عن عبد اللہ بن عصم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثقیف کذاب ومبیر

۳۷۰۳۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبیلہ ثقیف میں ایک کذاب اور ایک ہلاک کرنے والا ہے۔ ①

عبد الرحمن بن واقد بھی شریک سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں عبد اللہ بن عصم کی کنیت ابو علوان ہے اور وہ کوئی ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں وہ عبد اللہ بن عصم سے روایت کرتے ہیں۔ اسرائیل ان سے روایت کرتے ہوئے انہیں عبد اللہ بن عصم کہتے ہیں۔ اس باب میں اسماء بنت ابی بکرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۳۷۰۴۔ حدثنا احمد بن منیع نا یزید بن ہارون نا ایوب عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ ان اعرابیاً اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکرة فعوّضه منها ست بکرات فتسخطها فبلغ ذلك النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ وانثی علیہ ثم قال ان فلانا اھدی الی ناقة فعوّضته منها ست بکرات فطلّ ساخطاً لقد هممت ان لا اقبل هدیة الا من قرشی أو أنصاری أو ثقیفی أو دوسی وفی الحدیث کلام اکثر من هذا

۳۷۰۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت ﷺ کو ایک جوان اونٹنی ہدیے میں دی۔ آپ ﷺ نے اس کے بدلے چھ جوان اونٹنیاں عنایت فرمائیں۔ اس پر بھی وہ بخار ہا اور یہ بات آنحضرت ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: فلاں شخص نے مجھے بطور ہدیہ ایک اونٹنی دی جس کے بدلے میں، میں نے اسے چھ اونٹنیاں دیں لیکن وہ اس کے باوجود ناراض ہے لہذا میں نے فیصلہ کیا ہے کہ قرشی، انصاری، ثقیفی اور دوسی کے علاوہ کسی سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا اس حدیث میں اور چیزوں کا بھی تذکرہ ہے۔

یہ حدیث ابو ہریرہؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ یزید بن ہارون، ایوب ابی العلاء سے روایت کرتے ہیں۔ اور یہ ایوب بن مسکین ہیں۔ انہیں ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں۔ شاید یہ وہی حدیث ہے جو ایوب سے سعید مقبری کے حوالے سے منقول ہے۔ ایوب ابو علاء اور ایوب بن مسکین ایک ہی شخص ہیں۔ ابن ابی مسکین بھی انہی کو کہتے ہیں۔

۳۷۰۵۔ حدثنا محمد بن اسماعیل نا احمد بن خالد الحمصی نا محمد بن اسحاق عن سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال اھدی رجل من بنی فزارۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناقة من

۳۷۰۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو فزارہ کے ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کو اپنے ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی دی جو اسے غابہ کے مقام سے ملے تھے۔ آپ ﷺ نے اس کے بدلے میں کچھ دیا تو وہ غما ہو گیا۔ چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے

① کذاب سے مراد مختار بن ابوعبید اور ہلاک کرنے والے سے مراد حجاج بن یوسف ثقیفی ہے۔ (مترجم)

ہوئے سنا کہ عرب کے لوگ مجھے ہدیہ دیتے ہیں اور میں بھی جو کچھ میرے پاس ہوتا ہے انہیں دے دیتا ہوں لیکن پھر بھی وہ مجھ سے خفا رہتے اور خفگی ہی جتاتے ہیں اللہ کی قسم میں آج کے بعد قریشی، انصاری ثقفی اور دوسی کے علاوہ کسی عرب سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔

إِيلَهُ الَّذِي كَانُوا أَصَابُوا بِالْغَابَةِ فَعَوَّضَهُ مِنْهَا بَعْضَ الْعَوَاضِ فَتَسَخَّطَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنِيرِ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْعَرَبِ يَهْدِي أَحَدَهُمُ الْهَدْيَةَ فَأَعْوَضَهُ مِنْهَا بِقَدَرِ مَا عِنْدِي ثُمَّ يَتَسَخَّطُهُ فَيُظِلُّ يَتَسَخَّطُ فِيهِ عَلَيَّ وَأَيُّمُ اللَّهِ لَا أَقْبِلُ بَعْدَ مَقَامِي هَذَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ هَدْيَةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ

یہ حدیث یزید بن ہارون کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۳۷۰۶۔ حضرت عامر بن ابی عامر اشعریؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنو اسد اور بنو اشعر بھی کتنے اچھے قبیلے ہیں یہ لوگ جنگ میں فرار نہیں ہوتے اور مال غنیمت سے چراتے نہیں۔ میں ان سے ہوں اور یہ مجھ سے۔ راوی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث معاویہؓ کو سنائی تو فرمایا: آنحضرت ﷺ نے اس طرح نہیں فرمایا: بلکہ فرمایا کہ وہ مجھ سے اور میرے ہی ہیں۔ میں نے کہا: میرے والد نے اس طرح بیان کیا۔ اور میں ان سے اور وہ مجھ سے ہیں تو فرمانے لگے تو پھر تم اپنے والد کی روایت کو زیادہ بہتر جانتے ہو گے۔

۳۷۰۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَاوَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ اَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ خَلَادٍ يَحْدُثُ عَنْ نَمِيرِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَسْرُوحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِي عَامِرٍ دَالِ اشْعَرِيٍّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعَمَ الْحَيِّ الْاَسَدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا يَفِرُّوْنَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغْلُوْنَ هُمْ مِثْنِيْ وَ اَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَيْسَ هَكَذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمْ مِثْنِيْ وَ اَلْيَّ فَقُلْتُ لَيْسَ هَكَذَا نَبِيْ اَبِيْ وَلَكِنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمْ مِثْنِيْ وَ اَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَانْتِ اعْلَمُ بِحَدِيثِ اَبِيكَ

یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف وہب بن جریر کی روایت سے جانتے ہیں۔ اسد اور ازودوں ایک ہی قبیلہ ہیں۔

۳۷۰۷۔ حضرت ابن عمرؓ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اسلم کو اللہ صحیح و سلامت رکھے اور غفار کی مغفرت فرمائے۔

۳۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ نَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالِمَهَا اللَّهُ وَ غَفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا

اس باب میں ابو ذرؓ، ابو ہریرہؓ، بریدہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۷۰۸۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم کو اللہ سلامت رکھے، غفار کی مغفرت فرمائے اور عصبہ نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کی۔

۳۷۰۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرَ نَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالِمَهَا اللَّهُ

وَعَفَّارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَعُصِيَّةٌ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار سے مؤول سے وہ سفیان سے اور وہ عبد اللہ سے شعبہ کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۷۰۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ غفار، اسلم، مزینہ اور جہینہ کے لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اسد، طی اور غطفان کے لوگوں سے بہتر ہوں گے۔

۳۷۰۹۔ حدثنا قتيبة بن المغيرة بن عبد الرحمن عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي محمد بيده لغفار وأسلم ومزينة ومن كان من جهينة أو قال جهينة ومن كان من مزينة خير عند الله يوم القيامة من أسد وطى وغطفان

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۱۰۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ بنو تمیم کا ایک وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنو تمیم تمہیں بشارت ہو۔ وہ کہنے لگے: آپ ہمیں بشارت دے رہے ہیں تو کچھ عنایت بھی کیجئے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ پھر اہل یمن میں سے چند لوگ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم لوگ بشارت قبول کر لو اس لئے کہ بنو تمیم نے قبول نہیں کی۔ انہوں نے عرض کیا: ہم نے قبول کی۔

۳۷۱۰۔ حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفیان عن جامع بن شداد عن صفوان بن محرز عن عمران بن حصين قال جاء نفر من بني تميم إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أبشروا يا بني تميم قال بشرتنا فأعطينا قال فتغير وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم وجاء نفر من أهل اليمن فقال أقبلو البشرى فلم يقبلها بنو تميم قالوا قد قبلنا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۱۱۔ حضرت ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم، غفار اور مزینہ کے لوگ، تمیم، اسد، غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ کے لوگوں سے بہتر ہیں۔ اور ان کا ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ آواز کو بلند کرتے تھے۔ چنانچہ لوگ کہنے لگے یہ لوگ محروم ہو گئے اور خسارے میں رہ گئے آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ ان سے بہتر ہیں۔

۳۷۱۱۔ حدثنا محمود بن غيلان ثنا ابو احمد سفیان عن عبد الملك بن عمير عن عبد الرحمن بن أبي بكره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أسلم وغفار ومزينة خير من تميم وأسد وغطفان وبني عامر بن صعصعة يمد بها صوته فقال القوم قد خابوا وخسروا قال فهم خير منهم

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۱۲۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ لوگوں نے عرض کیا: اور ہمارے نجد میں۔ لیکن آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی شام اور

۳۷۱۲۔ حدثنا بشر بن آدم بن ابنة ازهر السمان حلثی جدی ازهر السمان عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

یعن ہی کے لئے برکت کی دعا کی لوگوں نے دوبارہ عرض کیا تو فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہیں۔ شیطان کا سینگ (یعنی اس کے مددگار بھی) وہیں سے نکلیں گے۔

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمِينَا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا أَوْقَالَ مِنْهَا يُخْرَجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے یعنی ابن عون کی روایت سے اور سالم بن عبد اللہ کی روایت سے بھی منقول ہے وہ اپنے والد سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۷۱۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اپنے ان آباء و اجداد پر فخر کرنے سے باز رہیں۔ (جو زمانہ جاہلیت میں مر گئے) وہ جہنم کا کونکہ ہیں اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کے نزدیک گوبر کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہو جائے گا جو اپنے ناک سے گوبر کی گولیاں بناتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے جاہلیت کے تکبر اور آباء و اجداد کے فخر کو دور کر دیا ہے۔ اب تو لوگ یا تو مؤمن متقی ہیں یا فاجر، بد بخت اور نسب کی حقیقت یہ ہے کہ سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا۔

۳۷۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَفْتَحِرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ جَهَنَّمَ أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوًا عَلَى اللَّهِ مِنَ الْجَعَلِ الَّذِي يُذْهِدُ الْجَزَاءَ بِأَنفِهِ إِنْ اللَّهُ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُيْبَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخَرَهَا بِالْأَبَاءِ إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ خُلِقَ مِنَ التُّرَابِ

اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۳۷۱۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے زمانہ جاہلیت کے تکبر اور باپ دادا پر فخر کرنا دور کر دیا ہے اب دو قسم کے لوگ ہیں۔ متقی، مومن یا بدکار اور بد بخت۔ پھر سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اور وہ مٹی سے پیدا کئے گئے۔

۳۷۱۴۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي عُلْقَمَةَ الْفُرَوِيُّ لِلدِّينِيِّ قَالَ ثَنَى ابْنِي عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْكُمْ عُيْبَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخَرَهَا بِالْأَبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ وَالنَّاسُ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ

یہ حدیث حسن ہے۔ سعید مرقی نے ابو ہریرہؓ سے احادیث سنی ہیں وہ اپنے والد سے بہت سی ایسی احادیث نقل کرتے ہیں جو انہوں نے ابو ہریرہؓ سے نقل کی ہیں۔ سفیان ثوری اور کئی حضرات یہ حدیث ہشام بن سعد سے وہ سعید مقبری سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے ابو عامر ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں جو ہشام بن سعد سے منقول ہے۔

☆.....☆.....☆.....

یہاں مسند ختم ہوگئی۔ والحمد لله رب العالمین وصلاۃ و سلامہ علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی الہ الطاہرین

کِتَابُ الْعِلَلِ

حدیث کی علتوں اور راویوں کی جرح و تعدیل کے متعلق کتاب

کرنی، قاضی ابوعامراز دی، شیخ غوری اور ابو مظہر دھان سے اور یہ تینوں ابو محمد جراحی سے وہ ابو عباس مجبوی سے اور وہ امام ترمذی سے نقل کرتے ہیں کہ اس کتاب میں مذکورہ تمام احادیث پر علماء نے عمل کیا ہے۔ صرف دو حدیثیں ایسی ہیں جو معمولی نہیں۔ ۱: حضرت ابن عباسؓ کی حدیث کی آنحضرت ﷺ نے بغیر کسی خوف، سفر یا بارش کے مدینہ میں ظہر، عصر اور مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھیں۔ ۲: آنحضرت ﷺ سے منقول ہے کہ فرمایا: شراب پینے والے کو کوڑے مارو..... اور چوتھی مرتبہ بھی اگر پئے تو اسے قتل کر دو۔ ان دونوں حدیثوں کی علتیں بھی مذکور ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ ہم نے اس کتاب میں فقہاء کے مذاہب نقل کئے ہیں۔ ان میں سفیان ثوری کے اقوال میں سے اکثر اقوال ہم نے محمد بن عثمان کوئی سے انہوں نے عبید اللہ بن موسیٰ سے اور انہوں نے سفیان ثوری سے نقل کئے ہیں۔ جبکہ بعض اقوال ابو الفضل مکتوم بن عباس ترمذی سے وہ محمد بن یوسف فریابی سے اور وہ سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں۔

امام مالک بن انس کے اکثر اقوال اسحاق بن موسیٰ انصاری سے انہوں نے معن بن عیسیٰ فزاری سے اور انہوں نے امام مالک سے نقل کئے ہیں۔ پھر روزوں کے ابواب میں مذکور اشیاء ہم نے ابو مصعب مدینی کے واسطے سے امام مالک سے نقل کی ہیں جب کہ بعض اقوال مالک ہم سے موسیٰ بن حزام نے عبد اللہ بن مسلمہ قعنی کے واسطے سے امام مالک سے نقل کئے ہیں۔

ابن مبارک کے اقوال احمد بن عبدہ آملی سے انہوں نے ابن مبارک کے اصحاب سے اور انہوں نے ابن مبارک سے نقل کئے ہیں۔ پھر ان کی بعض روایات ہمیں ابو وہب کے واسطے سے، بعض علی بن حسن کے واسطے سے بعض عبدان سے سفیان بن عبد الملک کے حوالے سے بعض ابن حبان کے واسطے سے اور بعض وہب بن زمعہ سے فضالہ کے واسطے سے امام ابن مبارک سے پہنچی ہیں۔ پھر ان سے روایت کرنے والے ان کے علاوہ اور بھی اصحاب ہیں۔

امام شافعی کے اکثر اقوال حسن بن محمد زعفرانی کے واسطے سے امام شافعی سے منقول ہیں۔ وضوء اور نماز کے ابواب میں مذکور امام شافعی کے اقوال میں سے بعض ابو ولید کی کے واسطے سے اور بعض ابو اسماعیل سے یوسف بن یحییٰ قرشی بویطی کے حوالے سے امام شافعی سے نقل کئے ہیں۔ ابو اسماعیل اکثر ربیع کے واسطے سے امام شافعی کے اقوال نقل کرتے ہیں ان کا کہنا ہے ربیع نے ہمیں یہ چیزیں بیان کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کے اقوال اسحاق بن منصور نے امام احمد اور اسحاق سے نقل کئے ہیں۔ لیکن ابواب حج، دیات اور حدود کے متعلق روایات محمد بن موسیٰ اسم نے اسحاق بن منصور کے حوالے سے ان دونوں سے نقل کی ہیں۔ اسحاق کے بعض اقوال محمد بن فلح بھی بیان کرتے ہیں۔

ہم نے اس کتاب میں سندیں اچھی طرح بیان کر دی ہیں کہ یہ روایات مقوف ہیں، اسی طرح احادیث کی علتیں، راویوں کے احوال اور تاریخ وغیرہ بھی مذکور ہیں۔ تاریخ میں نے کتاب التاريخ سے نقل کی ہے پھر اکثر علتیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں نے خود امام بخاری سے گفتگو کی ہے جب کہ بعض کے متعلق عبد اللہ بن عبد الرحمن ابو زرہ سے مناظرہ کیا ہے۔ چنانچہ اکثر امام بخاری سے اور بعض ابو زرہ سے نقل کی ہیں۔

ہماری اس کتاب میں فقہاء کے اقوال اور احادیث کی علتیں بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے خود اس کی فرمائش کی تھی۔ چنانچہ

ایک مدت تک یہ چیزیں اس میں نہیں تھیں لیکن جب یقین ہو گیا کہ واقعی اس میں فائدہ ہے تو انہیں بھی شامل کر دیا۔ کیونکہ ہم نے دیکھا کہ بہت سے ائمہ نے سخت مشقت اٹھانے کے بعد ایسی تصانیف کیں جو ان سے پہلے نہیں تھیں۔ ان میں ہشام بن حسان، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جرج، سعد بن ابی عروبہ، مالک بن انس، حماد بن سلمہ، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، وکیع بن جراح اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ یہ تمام حضرات اہل علم ہیں ان کی تصانیف سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا لہذا وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عظیم ثواب کے مستحق ہیں۔ پھر یہ لوگ تصنیف کے میدان میں اقتداء کے قابل ہیں۔

بعض حضرات رجال میں کلام کرنے کو برا سمجھتے ہیں حالانکہ بہت سے تابعین نے بھی لوگوں کے احوال بیان کئے ہیں۔ جن میں حسن بصری، اور طاؤس بھی شامل ہیں ان دونوں نے معبد جنی پر اعتراضات کئے ہیں۔ سعید بن جبیر، طلق بن حبیب پر اور ابراہیم نخعی اور عامر شعبی، حارث اعور پر اعتراضات کرتے ہیں۔ ایوب سختیانی، عبداللہ بن عوف، سلمان تیمی، شعبہ بن جاج، سفیان ثوری، مالک بن انس، اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن سعید قطان، وکیع بن جراح اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ سے بھی راویوں کے متعلق کلام مذکور ہے۔ چنانچہ یہ حضرات بھی بعض راویوں کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کی وجہ مسلمانوں کی خیر خواہی ہی ہے کیونکہ ان کے متعلق یہ گمان نہیں کیا جاسکتا کہ ان لوگوں نے لوگوں کی غیبت یا ان پر طعن کرنا چاہا ہو۔ میرے خیال میں اس کی وجہ یہی تھی کہ ضعیف کے ضعف کو بیان کر دیا جائے تاکہ لوگ اس سے احتراز کریں اور گمراہی سے بچیں۔ پھر اگر دیکھا جائے تو جن لوگوں کا ضعف بیان کیا گیا ہے ان میں سے کوئی صاحب بدعت تھا کوئی مہتمم تھا کوئی اکثر غلطیوں کا مرتکب ہوتا تھا کوئی غفلت برتتا تھا اور کوئی حافظے کی کمزوری کی وجہ سے اپنی حدیث بھول جایا کرتا تھا۔ پھر اس کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ دین کی گواہی تحقیقات کی زیادہ محتاج ہے بہ نسبت حقوق و اموال کے۔ لہذا اگر ان میں بھی گواہوں کا تزکیہ ضروری ہے تو اس میں تو بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔

محمد بن اسماعیل، محمد بن یحییٰ بن سعید قطان سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے سفیان ثوری، شعبہ، مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص میں ضعف ہو یا وہ کسی چیز میں مہتمم ہو تو کیا کیا جائے؟ فرمایا: بیان کیا جائے۔ پھر محمد بن رافع نیشاپوری بھی یحییٰ بن آدم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو بکر بن عیاش سے کہا کہ ایسے لوگ حدیث بیان کرنے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں جو اس کے اہل نہیں ہوتے اور لوگ بھی ان کے پاس بیٹھنے لگتے ہیں۔ وہ کہنے لگے: لوگوں کا قاعدہ تو یہ ہے کہ جو بیٹھے اسی کے گرد بیٹھنے لگتے ہیں۔ لیکن صاحب سنت کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا ذکر لوگوں میں باقی رکھتے ہیں جبکہ مبتدع کا کوئی ذکر نہیں کرتا۔

محمد بن علی بن حسن بن شقیق، نصر بن عبداللہ بن اصم سے وہ اسماعیل بن زکریا سے وہ عاصم سے وہ ابن سیرین سے نقل کرتے ہیں کہ گزشتہ زمانے میں چونکہ لوگ سچے اور عادل ہوتے تھے اس لئے سندوں کے متعلق نہیں پوچھا جاتا تھا۔ لیکن جب فتنوں کا دور آیا۔ تو محدثین نے اسناد کا اہتمام شروع کر دیا۔ لیکن اس کے باوجود وہ اہل سنت کی حدیث کو قبول کر لیتے ہیں۔ ہاں اہل بدعت کی احادیث ان کے نزدیک غیر مقبول ہیں۔ محمد بن علی بن حسن، عبدان سے عبداللہ بن مبارک کا قول نقل کرتے ہیں کہ اسناد دین میں داخل ہیں کیونکہ اگر یہ نہ ہوتیں تو جس کا جوہی چاہتا کہہ دیتا۔ چنانچہ اسناد کی وجہ سے اگر راوی جھوٹا ہوتا ہے۔ تو پوچھنے پر مہبوت رہ جاتا ہے۔

محمد بن علی، حبان بن موسیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ ابن مبارک کے سامنے جب ایک حدیث بیان کی گئی تو فرمایا: اس کے لئے عمودوں (ستونوں) کی مضبوطی درکار ہے۔ یعنی یہ ضعیف ہے۔ احمد بن عبدہ وہب سے نقل کرتے ہیں کہ ابن مبارک نے ان حضرات سے احادیث روایت کرنا چھوڑ دیا تھا۔ حسن بن دینار، ابراہیم بن محمد اسلمی، مقاتل بن سلمان، عثمان بری، روح بن مسافر، ابوشیبہ واسطی، عمرو بن ثابت، ایوب بن خوط، ایوب سوید، نصر بن طریف ابوجزء حکم اور حبیب حکم، عبداللہ بن مبارک نے حبیب حکم سے کتاب الرقاق میں ایک

حدیث نقل کرنے کے بعد ترک کر دی۔ میں حبیب کو نہیں جانتا۔ احمد بن عابدہ اور عبدان کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک نے پہلے بکر بن حنیس کی احادیث پڑھیں۔ لیکن آخر عمر میں جب ان کے سامنے بکر کی احادیث بیان کی جاتیں تو وہ ان سے اعراض کر لیتے۔ احمد، ابو وہب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے ابن مبارک کے سامنے کسی شخص کا ذکر کیا کہ وہ احادیث میں وہم کیا کرتا تھا تو انہوں نے فرمایا: اس سے حدیث نقل کرنے سے بہتر ہے کہ میں رہزنی کرنے لگوں۔ موسیٰ بن حزام، یزید بن ہارون کا قول نقل کرتے ہیں کہ کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ سلمان بن عمر نخعی کوئی حدیث نقل کرے۔ احمد بن حسن کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم احمد بن حنبل کے پاس بیٹھے تھے کہ ان سے پوچھا گیا: جمعہ کس پر واجب ہے؟ لوگوں نے اس مسئلے میں تابعین کے اقوال نقل کئے تو میں نے آنحضرت ﷺ سے منقول ایک حدیث بیان کر دی۔ احمد کہنے لگے آنحضرت ﷺ کی حدیث؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں پھر میں نے بیان کیا کہ حجاج بن نصیر، معاذ بن عباد سے وہ عبد اللہ بن سعید مقبری سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ اس پر واجب ہے جو رات تک اپنے گھر لوٹ سکتا ہو۔ احمد کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل یہ حدیث سن کر غصے میں آ گئے اور فرمایا: اپنے رب سے استغفار کر، اپنے رب سے استغفار کر۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اس حدیث کی سند کو ضعیف سمجھتے تھے۔ چنانچہ حجاج بن نصیر محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں جب کہ عبد اللہ بن سعید مقبری کو یحییٰ بن سعید بہت ضعیف قرار دیتے ہیں۔ غرض یہ کہ اگر کوئی حدیث کسی ایسے شخص سے منقول ہو کہ وہ جھوٹ، وضع یا ضعف وغیرہ میں متہم ہو تو ایسے شخص کی بیان کردہ حدیث قابل استدلال نہیں بشرط یہ کہ اس حدیث کو کسی اور ثقہ راوی نے بیان نہ کیا ہو۔ پھر بہت سے ائمہ نے ضعیف راویوں سے احادیث نقل کر کے ان حضرات کے احوال بیان کر دیئے ہیں۔

ابراہیم بن عبد اللہ، یعلیٰ بن عبید سے سفیان کا قول نقل کرتے ہیں کہ کلبی سے بچو۔ لوگ کہنے لگے کہ آپ بھی تو ان سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا: میں ان کے جھوٹ اور سچ کو پہچانتا ہوں۔ محمد بن اسماعیل، یحییٰ بن معین سے وہ عفان سے اور وہ ابو عوانہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب حسن بصری کا انتقال ہوا تو میں نے ان کا کلام تلاش کرنا شروع کیا چنانچہ میں ان کے اصحاب سے ملا۔ پھر ابان بن عیاش کے پاس آیا تو اس سے جو چیز بھی پوچھی جاتی وہ حسن ہی سے روایت کر دیتا حالانکہ وہ شخص جھوٹا تھا۔ لہذا اس کے بعد میں اس سے روایت کرنا حلال نہیں سمجھتا۔ ابان بن عیاش سے کئی ائمہ نے روایت کی ہے اگرچہ اس میں ضعف اور غفلت ہے۔ لہذا یہ مت سمجھو کہ ثقہ لوگ اس سے روایت کرتے ہیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ بعض ائمہ تنقید یا بیان کرنے کے لئے بھی بعض ضعیف احادیث بیان کرتے ہیں۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں بعض ایسے لوگوں سے احادیث سنتا ہوں جنہیں میں متہم نہیں سمجھتا لیکن ان سے اوپر کا راوی متہم ہوتا ہے۔

کئی راوی ابراہیم نخعی سے وہ علقمہ سے اور وہ ابن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ وتر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔ سفیان ثوری اور بعض راوی بھی ابان بن عیاش سے اسی اسناد سے اسی طرح نقل کرتے ہوئے اس میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: میری والدہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے ہاں رات رہیں تو مجھے بتایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو وتر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ابان بن عیاش اگرچہ عبادت و ریاضت سے متصف تھا لیکن اس کے باوجود اس کا یہ حال ہے پھر بعض لوگ حافظ بھی ہوتے ہیں صالح بھی لیکن شہادت دینے یا اسے یاد رکھنے کے اہل نہیں ہوتے۔ غرض یہ کہ جھوٹ میں متہم اور کثیر الخطا یا غافل شخص کی احادیث قابل قبول نہیں ہیں۔ اکثر ائمہ حدیث یہی مسلک اختیار کرتے ہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ عبد اللہ بن مبارک اہل علم کی ایک جماعت سے روایت کیا کرتے تھے لیکن جب ان پر ان حضرات کا حال منکشف ہوا تو ترک کر دیا۔ بعض محدثین بڑے بڑے اہل علم کو بھی سوء حفظ کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں حالانکہ بعض ائمہ ان کی عظمت شان اور صدق کی وجہ سے ان کی توثیق کرتے ہیں گو کہ بعض روایات میں ان سے وہم ہو گیا ہے۔ چنانچہ یحییٰ بن سعید قطان، محمد بن عمرو پر اعتراض بھی کرتے ہیں اور ان سے روایت بھی۔

ابو بکر عبدالقدوس بن محمد عطار کہتے ہیں کہ علی بن مدینی نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن عمرو کے متعلق پوچھا تو یحییٰ نے پوچھا کہ کیا تم درگزر والا معاملہ چاہتے ہو یا تشدید کا۔ عرض کیا: تشدید فرمانے لگے پھر وہ تمہاری مرضی کے لوگوں میں سے نہیں ہیں۔ محمد بن عمرو، ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب کو اپنے اساتذہ بتایا کرتے تھے۔ پھر یحییٰ بن سعید نے امام مالک بن انس سے ان کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بھی وہی بات کہی۔ علی، اسحاق بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ محمد بن عمرو، سہیل بن ابی صالح سے بہتر ہیں بلکہ عبدالرحمن بن حرمہ سے بھی بہتر ہیں۔ علی بن مدینی فرماتے ہیں کہ پھر میں نے یحییٰ بن سعید سے پوچھا کہ کیا آپ نے عبدالرحمن بن حرمہ کو دیکھا ہے؟ فرمایا اگر میں ان کی تلقین کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں۔ علی نے پوچھا کیا ان کی تلقین کی جاتی تھی؟ فرمایا: ہاں۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ یحییٰ نے شریک، ابوبکر بن عیاش، ربیع بن صبیح اور مبارک بن فضالہ سے روایت نہیں کی۔ امام ترمذی اس کی وجہ سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یحییٰ نے ان سے روایت کرنا اس لئے نہیں چھوڑا کہ کذب کے ساتھ متہم تھے بلکہ سوء حفظ کی وجہ سے ترک کیا۔ ان سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مرتبہ ایک طرح اور دوسری مرتبہ کسی اور طرح حدیث بیان کرتا تو اس سے روایت کرنا ترک کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ جن حضرات سے وہ روایت نہیں کرتے ان سے عبداللہ بن مبارک، وکیع بن جراح، عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ اور کئی امام روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض محدثین سہیل بن ابی صالح، محمد بن اسحاق، حماد بن سلمہ، محمد بن عجلان اور انہی کی طرح اور حضرات پر بھی قلت حفظ کی وجہ سے ان کی بعض روایات پر اعتراض کرتے ہوئے ان سے روایت بھی کرتے ہیں۔ تاکہ ان کے احوال معلوم ہو جائیں۔

حسن بن علی حلوانی بھی علی بن مدینی سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا: ہم سہیل بن صالح کو حدیث میں ثابت سمجھتے تھے۔ ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: ہم محمد بن عجلان کو ثقہ اور مامون سمجھتے تھے۔ لیکن یحییٰ بن سعید ان کی سعید مقبری سے روایت پر اعتراض کرتے ہیں۔ چنانچہ ابوبکر بن علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ محمد بن عجلان کی بعض روایات تو ایسی ہیں جو وہ سعید مقبری سے اور وہ ایک شخص کے واسطے سے ابوبریرہ سے نقل کرتے ہیں۔ جب کہ بعض سعید سے بلا واسطہ ابوبریرہ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن عجلان کہتے ہیں کہ مجھ سے دونوں قسم کی حدیثیں غلط ہو گئیں۔ لہذا میں نے دونوں کو سعید سے ایک ہی سند سے روایت کر دیا۔ یحییٰ بن سعید کے محمد بن عجلان پر اعتراض کی میرے نزدیک یہی وجہ ہے اس کے باوجود وہ ان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

اسی طرح جنہوں نے ابن ابی لیلیٰ پر اعتراض کیا ہے وہ بھی صرف سوء حفظ کی وجہ سے ہے۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے وہ ابن ابی لیلیٰ سے وہ اپنے بھائی عیسیٰ سے وہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے وہ ابویوب سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے چھینک کے متعلق حدیث نقل کرتے ہیں پھر میں نے ابن ابی لیلیٰ سے ملاقات کی تو انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے علی سے اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے نقل کی۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ابن ابی لیلیٰ کبھی کسی طرح اور کبھی کسی طرح روایت کرتے ہیں۔ اور یہ قلت حافظہ ہی کی وجہ سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر علماء ان کی احادیث نقل نہیں کیا کرتے تھے اور جو حضرات کرتے تھے وہ بھی کسی اور سے سننے کے بعد۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حسن کو احمد بن حنبل کے حوالے سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابن ابی لیلیٰ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی روایات قابل استدلال نہیں۔ اسی طرح کئی حضرات مجالد بن سعید اور عبداللہ بن لہیعہ وغیرہ پر سوء حفظ اور کثرت خطا کی وجہ سے اعتراض کرتے ہیں لیکن کئی ائمہ ان سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ حاصل یہ کہ ایسے راوی اگر مفرد ہوں تو وہ قابل احتجاج نہیں ہوتے۔ یعنی احمد بن حنبل کے ابن ابی لیلیٰ کے متعلق قول کا بھی یہی مطلب ہے کہ ان کی مفرد روایات قبول نہ کی جائیں۔ سب سے زیادہ شدت ان کے متعلق برتی جاتی ہے جو سند میں یاد نہ رکھے یا ان میں کمی یا زیادتی کر دے یا احادیث کی سندیں تبدیل کر دے۔ اگر متن میں ایسا تغیر کر دے

جس سے معنی تبدیل ہو جائیں تو اس میں بھی تشدید کی جائے گی۔ لیکن جو حضرات سندیں اچھی طرح یاد رکھتے اور کسی ایسے لفظ میں تغیر کرتے ہوں جس سے معنی میں فرق نہ آئے تو اہل علم کے نزدیک ایسے حضرات کی روایات میں کوئی مضائقہ نہیں۔

محمد بن بشار، عبدالرحمن بن مہدی سے وہ معاویہ بن صالح سے وہ علاء بن حارث سے وہ مکحول سے اور وہ وائلہ بن اسقع سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: اگر ہم روایت بالمعنی بیان کریں تو اسے قبول کر لو۔ یحییٰ بن موسیٰ، عبدالرزاق سے وہ معمر سے وہ ایوب سے اور وہ محمد بن سیرین سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میں دس اشخاص سے احادیث سنا کرتا تھا ان کے الفاظ مختلف اور معنی ایک ہی ہوتے تھے۔ احمد بن منیع، محمد بن عبداللہ النصارى سے اور وہ ابن عون سے نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی، شعبی اور حسن روایات بالمعنی بیان کیا کرتے تھے۔ قاسم بن محمد، محمد بن سیرین اور رجا بن حیوة انہی الفاظ سے دوبارہ حدیث بیان کیا کرتے تھے جن سے پہلی مرتبہ بیان کی ہوئی۔ علی بن خشرم، حفص بن غیاث سے وہ عاصم احول سے اور وہ عاصم سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میں نے ابو عثمان نہدی سے عرض کیا کہ آپ ایک مرتبہ ایک حدیث کو ایک طرح بیان کرنے کے بعد دوسری مرتبہ اور طرح بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: تم پہلی مرتبہ جو سنو اس کو اختیار کر لو۔ جارد، وکج سے وہ ربیع بن صبیح سے اور وہ حسن سے نقل کرتے ہیں کہ اگر حدیث معنی کے اعتبار سے صحیح ہو تو یہی کافی ہے۔ علی بن حجر، عبداللہ بن مبارک سے وہ سیف بن سلیمان سے اور وہ مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ مجاہد نے فرمایا: اگر تم حدیث میں کمی کرنا چاہو تو کر سکتے ہو لیکن بڑھانا نہیں۔ ابوعمار حسین بن حریت، زید بن خباب سے اور وہ ایک شخص سے اس کا قول نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سفیان ثوری ہمارے پاس آئے اور فرمایا: اگر میں تم سے یہ کہوں کہ میں نے بالکل بعینہ وہی الفاظ بیان کئے ہیں جو سنئے تھے تب بھی میری بات کی تصدیق نہ کرو اور روایت بالمعنی ہی سمجھو۔ حسین بن حریت، وکج سے نقل کرتے ہیں کہ اگر معنی میں وسعت نہ ہوتی تو لوگ برباد ہو جاتے۔ چنانچہ علماء کے درمیان تفاضل حفظ، اتقان اور سماع کے وقت مثبت کی قبیل سے ہے۔ اگرچہ اکثر ائمہ قوت حافظہ کے باوجود خطا اور غلطی سے نہ بچ سکے۔

محمد بن حمید رازی، جریر سے وہ عمارہ بن قعقاع سے نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے مجھ سے کہا: اگر تم روایت کرو تو ابو زرہ بن عمرو بن جریر سے روایت کیا کرو اس لئے کہ ایک مرتبہ انہوں نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی جس کے متعلق میں نے ان سے دو سال بعد پوچھا تو بالکل بعینہ بیان کر دی، نہ کوئی حرف زیادہ کیا اور نہ کم۔ ابو حفص عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید قطان سے وہ سفیان سے اور وہ منصور سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابراہیم سے کہا: کیا بات ہے سالم بن ابی جعد کی حدیث آپ سے زیادہ مکمل ہوتی ہے فرمایا: اس لئے کہ وہ لکھا کرتے تھے۔ عبد الجبار، سفیان سے عبدالملک بن عمیر کا قول نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میں جب حدیث بیان کرتا ہوں تو ایک حرف بھی نہیں چھوڑتا۔ حسین بن مہدی، عبدالرزاق سے وہ معمر سے اور وہ قتادہ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میرے کانوں نے کوئی ایسی بات نہیں سنی جسے میرے دل نے محفوظ نہ کر لیا ہو۔ سعید بن عبدالرحمن بخزومی، سفیان بن عیینہ سے اور وہ عمرو بن دینار سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے بہتر بیان کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ ابراہیم بن سعید جوہری، سفیان بن عیینہ سے ایوب سختیانی کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے اہل مدینہ میں سے زہری کے بعد یحییٰ بن کثیر سے بڑا کوئی عالم حدیث نہیں دیکھا۔ محمد بن اسماعیل، سلیمان بن حرب سے اور وہ حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عون حدیث بیان کرتے اور جب میں ایوب سے اس کے خلاف حدیث بیان کرتا تو وہ اپنی حدیث کو چھوڑ دیتے اور کہتے کہ ایوب، محمد بن سیرین کی حدیث کو ہم سے زیادہ نہیں جانتے تھے۔ ابو بکر، علی بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یحییٰ بن سعید سے پوچھا کہ ہشام دستوائی اور مسعر میں کون زیادہ ثبت ہے تو فرمایا: مسعر سب سے زیادہ ثبت ہیں۔

ابو بکر عبدالقدوس بن محمد اور ابو ولید، حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: شعبہ نے جس حدیث میں بھی مجھ سے اختلاف کیا میں نے (ان کے اعتقاد پر) اسے چھوڑ دیا۔ ابو بکر، ابو ولید سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: حماد بن سلمہ نے مجھ سے کہا کہ اگر حدیث کا علم حاصل کرنا

چاہتے ہو تو شعبہ کی صحبت اختیار کرنا ضروری سمجھو۔ عبد بن حمید، ابوداؤد سے شعبہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے جس سے ایک حدیث نقل کی ہے اس کے پاس ایک سے زیادہ مرتبہ حاضر ہوا ہوں اور اسی طرح اگر دس حدیثیں نقل کی ہیں تو دس سے زیادہ مرتبہ اور اگر پچاس نقل کی ہیں تو پچاس سے زیادہ مرتبہ اور اگر سو احادیث نقل کی ہیں تو سو سے زیادہ مرتبہ حاضر ہوا ہوں۔ لیکن جہاں کوئی باریقی سے میں نے احادیث سنیں اور جب دوبارہ ان کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے گیا تو وہ فوت ہو چکے تھے۔

محمد بن اسماعیل، عبد اللہ بن اسود سے وہ ابن مہدی سے اور وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا: شعبہ حدیث کے امیر المؤمنین ہیں۔

ابوبکر، علی بن عبد اللہ سے اور وہ یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے شعبہ سے زیادہ کوئی عزیز نہیں اور نہ ہی کوئی ان کے برابر ہے۔ ہاں اگر سفیان ان سے اختلاف کریں تو میں ان کے قول پر اعتماد کرتا ہوں۔ علی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے پوچھا کہ ان دونوں میں سے کون ایسا ہے جو طویل حدیث کو بہتر یاد کر سکتا ہے؟ فرمایا: اس میں شعبہ زیادہ قوی تھے۔ مزید کہتے ہیں کہ شعبہ احوال رجال سے سب سے زیادہ واقفیت رکھتے تھے اور اچھی طرح جانتے تھے کہ فلاں حدیث فلاں نے فلاں سے روایت کی ہے۔ جب کہ سفیان صاحب الابواب تھے۔ ابوعمار حسین بن حرث، وکیع سے نقل کرتے ہیں کہ شعبہ کہا کرتے تھے کہ سفیان کا حافظہ مجھ سے زیادہ قوی ہے۔ کیونکہ میں نے جب بھی ان سے کوئی حدیث پوچھی انہوں نے دیے ہی بیان کی جیسے ان کے شیخ نے مجھ سے بیان کی تھی۔ اسحاق بن موسیٰ انصاری، معن بن موسیٰ انصاری سے نقل کرتے ہیں کہ مالک بن انس احادیث میں ”ی، ت“ کے متعلق بھی تشدید برتتے تھے۔ ابوموسیٰ، ابراہیم بن عبد اللہ قدیم انصاری قاضی مدینہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ مالک بن انس ایک مرتبہ ابو حازم کی مجلس پر سے گزرے وہ احادیث بیان کر رہے تھے۔ لیکن وہ ٹھہرے نہیں، چلے گئے۔ جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: وہاں بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی اور کھڑے ہو کر حدیث اخذ کرنا میرے نزدیک مکروہ ہے۔

ابوبکر، علی بن عبد اللہ سے اور وہ علی بن مدینی سے نقل کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا: میرے نزدیک مالک کی سعید بن مسیب سے منقول احادیث سفیان ثوری کے واسطے سے ابراہیم نخعی سے منقول احادیث سے زیادہ عزیز ہیں نیز حدیث میں مالک بن انس سے زیادہ معتبر کوئی شخصیت نہیں۔ وہ حدیث میں امام ہیں۔ میں نے احمد بن حسن سے احمد بن حنبل کا یہ قول سنا کہ میں نے یحییٰ بن سعید جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ پھر ان سے وکیع اور عبد الرحمن بن مہدی کے متعلق پوچھا تو فرمایا: وکیع دل کے معاملے میں بڑے ہیں جب کہ عبد الرحمن امام ہیں۔ میں نے صفوان بن بہان بن صفوان ثقفی بصری کو علی بن مدینی سے کہتے ہوئے سنا کہ اگر مجھے رکن اور مقام کے درمیان قسم اٹھا کر کہنے کے لئے کہا جائے تو بھی میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نے عبد الرحمن بن مہدی سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ ہم نے اس موضوع کو بیان کرنے میں انتہائی اختصار سے کام لیا ہے تاکہ اس سے فاضل علماء پر استدلال کیا جاسکے کہ بعض بعض سے حفظ و اتقان میں افضل ہیں اور جن پر علماء نے اعتراضات کئے ہیں وہ بھی کسی وجہ سے ہیں۔

اگر کوئی کسی عالم کے سامنے ایسی احادیث پڑھے جو اسے یاد ہوں یا پھر وہ ان احادیث کی اصل کا پی کو دیکھ رہا ہو تو صحیح ہے۔ چنانچہ حسین بن مہدی بصری، عبد الرزاق سے اور وہ ابن جریج سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عطاء بن ابی رباح کے سامنے احادیث پڑھیں اور پھر ان سے پوچھا کہ نہیں کس طرح بیان کروں؟ فرمایا: ہم سے عطاء بن ابی رباح نے روایت کی ہے۔ سوید بن نصر، علی بن حسین سے وہ ابو عاصم سے وہ یزید بخوی سے اور وہ عکرمہ سے نقل کرتے ہیں کہ اہل طائف میں سے چند لوگ ابن عباسؓ کے پاس ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب لے کر حاضر ہوئے تو ابن عباسؓ نے اس میں سے پڑھنا شروع کیا۔ چنانچہ وہ اس میں تقدیم و تاخیر کرنے لگے۔ پھر فرمایا: ابھی میں تو اس

مصیبت سے عاجز آ گیا ہوں لہذا تم لوگ خود میرے سامنے پڑھو کیونکہ تمہارے پڑھنے پر میرا اقرار اسی طرح ہے جیسے میں نے پڑھ کر سنایا۔ سوید بھی علی بن حصین بن واقد سے وہ اپنے والد سے اور وہ منصور بن معتمر سے نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی کسی کو اپنی کتاب دے کر اسے روایت کرنے کی اجازت دے دے تو اس کے لئے روایت کرنا جائز ہے۔ محمد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے ابو عاصم نبیل سے ایک حدیث پوچھی تو فرمایا: تم پڑھ لو۔ لیکن میں چاہتا تھا کہ وہی پڑھیں چنانچہ فرمایا: کیا تم شاگرد کا استاد کے سامنے پڑھنا جائز نہیں سمجھتے؟ حالانکہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اسے جائز قرار دیتے ہیں۔ احمد بن حسن، یحییٰ بن سلیمان مصری، جعفری سے عبد اللہ بن وہب کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں جس روایت میں ”حدثنا“ کہوں تو سمجھ لو کہ میں نے اسے اور لوگوں کے ساتھ سنی ہے۔ اگر ”حدثی“ کہوں تو صرف میں نے سنی ہے، اگر ”اخبرنا“ کہوں اس سے مراد یہ ہے کہ لوگوں نے یہ استاد کے سامنے پڑھی ہے اور میں بھی وہاں حاضر تھا۔ اور اگر ”خبرنی“ کہوں تو میں نے اکیلے استاد کے سامنے پڑھی ہے ابو موسیٰ محمد بن شعیب، یحییٰ بن سعید قطان کا قول نقل کرتے ہیں کہ ”حدثنا“ اور ”اخبرنا“ ایک ہی چیز ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ ہم ابو مصعب مدنی کے پاس حاضر ہوئے تو ان کے سامنے ان کی بعض احادیث پڑھی گئیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ ہم یہ احادیث کس طرح روایت کریں۔ فرمایا: کہو کہ ہم سے ابو مصعب نے بیان کی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ اگر کوئی عالم کسی دوسرے کو اپنے سے منقول احادیث روایت کرنے کی اجازت دے تو یہ جائز ہے۔ محمود بن غیلان، وکیع سے وہ عمران بن حدیر سے وہ ابو بکر سے اور وہ بشیر بن ہیک سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: میں نے ابو ہریرہؓ کی روایات ایک کاپی میں لکھنے کے بعد ان سے پوچھا کہ میں یہ احادیث آپ سے روایت کر سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ محمد بن اسماعیل واسطی بھی محمد بن حسن سے اور وہ عوف اعرابی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حسن سے پوچھا کہ کیا میں آپ کی وہ احادیث بیان کر سکتا ہوں جو میرے پاس ہیں تو فرمایا: ہاں۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ محمد بن حسن، محبوب بن حسن کے نام سے معروف ہیں۔ ان سے کئی ائمہ احادیث نقل کرتے ہیں۔ پھر جارد بن معاذ بن انس سے اور وہ عبید اللہ بن عمرو سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک کتاب لے کر زہری کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ آپ کی روایت کردہ احادیث ہیں۔ مجھے انہیں بیان کرنے کی اجازت ہے؟ فرمایا: ہاں۔ ابو بکر علی بن عبد اللہ سے اور وہ یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ ابن جریج، ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لے کر آئے اور پوچھا کہ کیا مجھے یہ احادیث جو آپ نے بیان کی ہیں، نقل کرنے کی اجازت ہے؟ فرمایا: ہاں۔ یحییٰ بن سعید سے ابن جریج کی عطاء خراسانی سے منقول احادیث کے متعلق پوچھا تو فرمایا: ضعیف ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ وہ تو کہتے ہیں کہ یہ احادیث انہوں نے مجھے سنائی ہیں فرمایا: ان کا خبری کہنا صحیح نہیں اس لئے کہ انہوں نے انہیں کتاب دے دی تھی۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ مرسل احادیث اکثر محدثین کے نزدیک صحیح نہیں کیونکہ کئی حضرات انہیں ضعیف قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ علی بن حجر، یقیہ بن ولید سے اور وہ عتبہ بن ابی حکیم سے نقل کرتے ہیں کہ عتبہ نے زہری کے سامنے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے کہتے ہوئے سنا: ”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ اس پر زہری کہنے لگے۔ اللہ کی تم پر مارتے ایسی احادیث بیان کرتے ہو جن کی کوئی مہاریا لگا نہیں۔ ابو بکر علی بن عبد اللہ سے اور وہ یحییٰ بن سعید سے ان کا قول نقل کرتے ہیں کہ مجاہد کی مرسل روایات میرے نزدیک عطاء بن ابی رباح سے کہیں زیادہ بہتر ہیں۔ اس لئے کہ عطاء ہر قسم کی احادیث نقل کرتے تھے مزید کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر کی مرسل احادیث بھی میرے نزدیک عطاء سے بہتر ہیں۔ علی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک طاؤس اور مجاہد کی مرسل روایات میں سے کس کی زیادہ بہتر ہیں؟ فرمایا: دونوں قریب قریب ہیں۔ علی کہتے ہیں کہ پھر میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا کہ ابو اسحاق کی مرسل روایات میرے نزدیک غیر معتبر ہیں۔ اسی طرح اعمش، یحییٰ بن ابی کثیر اور ابن عیینہ کی مرسل روایات کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔ پھر فرمایا: سفیان بن سعد کی مرسل روایات کا بھی یہی حال ہے۔ میں نے ان سے امام مالک کے مراسلات کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: یہ بہتر ہیں۔ پھر فرمایا: لوگوں کے

نزدیک کسی کی حدیث امام مالک کی روایت کردہ حدیث سے زیادہ بہتر نہیں۔ سوار بن عبد اللہ غنیری کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جن احادیث میں حسن بصری نے ”قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ کہا ان میں سے ایک یا دو حدیثوں کے علاوہ تمام احادیث کی کوئی نہ کوئی اصل ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ جو حضرات مرسل احادیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں احتمال ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ ائمہ ثقافت نے یہ حدیث غیر ثقہ شخص سے روایت کی ہو جیسے کہ حسن بصری، معبد جہنی، پراعتراض بھی کرتے ہیں اور پھر اس سے روایت بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ بشر بن معاذ بصری، مرحوم بن عبد العزیز عطاء سے وہ اپنے والد اور چچا سے اور وہ حسن بصری سے نقل کرتے ہیں کہ معبد جہنی سے دور ہو یہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔ نیز شعیبی سے منقول ہے کہ انہوں نے حارث اعور سے نقل کرنے کے بعد فرمایا: یہ کذاب تھا۔ محمد بن بشر، عبد الرحمن بن مہدی کا قول نقل کرتے ہیں کہ کیا تم اس بات پر تعجب نہیں کرتے کہ میں نے جابر جعفی سے ان کے ایک قول کی وجہ سے ایک ہزار احادیث روایت کرنا ترک کر دی ہیں اور سفیان بن عیینہ اس کے باوجود ان سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن بشر کہتے ہیں کہ عبد الرحمن بن مہدی نے جابر جعفی سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے۔ پھر بعض علماء مرسل احادیث کو حجت تسلیم بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ ابوعبیدہ بن ابی سفر کوئی، سعید بن عامر سے وہ شعبہ سے اور وہ سلیمان اعمش سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابراہیم نخعی سے کہا کہ آپ کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو عبد اللہ بن مسعود سے متصل الاسناد ہو۔ وہ فرمانے لگے۔ اگر میں ”عن عبد اللہ“ کہوں تو اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ حدیث میں نے خود ان سے سنی ہے۔ لیکن اگر کہوں ”قال عبد اللہ“ تو اس میں میرے اور ان کے درمیان کئی واسطے ہیں۔

تضعیف رجال میں بھی علماء کا اسی طرح اختلاف ہے جس طرح اور چیزوں میں ہے۔ چنانچہ شعبہ نے ابوزبیر کی، عبد الملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو ضعیف قرار دیتے ہوئے ان سے روایت کرنا ترک کر دیا ہے لیکن وہ حفظ و عدالت میں ان سے بھی کم درجے کے رواۃ سے احادیث نقل کرتے ہیں چنانچہ انہوں نے جابر جعفی، ابراہیم بن مسلم، جعری، محمد بن عبید اللہ عزمی اور کئی ایسے حضرات سے روایت کی ہے جو نہایت ضعیف ہیں۔ محمد بن عمرو بن بہمان نے امیہ بن خالد سے کہا کہ آپ عبد الملک بن ابی سلیمان کی روایت کر دیتے۔ اور محمد بن عبید اللہ عزمی سے روایت کرتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ شعبہ بھی پہلے عبد الملک بن ابی سلیمان سے روایت کرتے تھے۔ لیکن بعد میں چھوڑ دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی وجہ وہ حدیث ہے جس کی روایت میں وہ منفرد ہیں۔ اسے عبد الملک، عطاء بن ابی رباح سے وہ جابر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: ہر آدمی اپنے شفعے کا مستحق ہے لہذا اگر وہ موجود نہ ہو تو اس کا انتظار کیا جائے۔ بشرطیکہ دونوں کا راستہ ایک ہی ہو۔ انہیں کئی ائمہ ثابت قرار دیتے ہیں اور ابوزبیر، عبد الملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر تینوں سے روایت کرتے ہیں۔ احمد بن منیع، ہشیم سے وہ حجاج اور ابن ابی لیلیٰ سے اور وہ عطاء بن ابی رباح سے نقل کرتے ہیں کہ جب ہم جابر بن عبد اللہ کے پاس جاتے آپس میں ان احادیث کا مذاکرہ کرتے اور ہم سب میں ابوزبیر زیادہ حافظ تھے۔

محمد بن یحییٰ بن عمرو، سفیان بن عیینہ سے ابوزبیر کا قول نقل کرتے ہیں کہ عطاء مجھے جابر بن عبد اللہ سے احادیث سننے وقت آگے کر دیا کرتے تھے تاکہ میں حفظ کر لوں۔ ابن ابی عمر بھی سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ ابوب سختیانی نے ابوزبیر سے روایت کی ہے۔ یہ بات کہتے ہوئے سفیان نے اپنی مٹھی بند کی کہ وہ حفظ و اتقان میں قوی تھے۔ عبد اللہ بن مبارک سے سفیان ثوری کا قول مروی ہے کہ عبد الملک بن ابی سلیمان علم کے میزان تھے۔ ابوبکر، علی بن عبید اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یحییٰ بن سعید سے حکیم بن جبیر کے متعلق پوچھا تو فرمایا: شعبہ نے ان سے اس حدیث کی وجہ سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے جو انہوں نے صدقے کے باب میں بیان کی ہے۔ یعنی عبد اللہ بن مسعود سے منقول آنحضرت ﷺ کا قول کہ ”جو شخص اتنا مال ہونے کے باوجود کہ اس سے کام نکل سکتا ہو لوگوں سے سوال کرے گا وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا منہ چھلا ہوا ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کام نکلنے سے مراد کتنا مال ہے؟ فرمایا: پچاس درہم یا اس کی

قیمت کا سونا۔“ علی، یحییٰ سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری اور زائدہ، حکیم بن جبیر سے روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ کے نزدیک ان کی حدیث میں کوئی مضائقہ نہیں۔ محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم سے وہ سفیان ثوری سے اور وہ حکیم بن جبیر سے صدقہ کے متعلق حدیث نقل کرتے ہیں۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں کہ پھر شعبہ کے دوست عبد اللہ نے سفیان ثوری سے کہا: کاش کہ حکیم کے علاوہ بھی کوئی شخص یہ حدیث بیان کرتا۔ اس پر سفیان کہنے لگے: کیا شعبہ ان سے روایت نہیں کرتے۔ فرمایا: نہیں۔ کہنے لگے میں نے زہید کو محمد بن عبد الرحمن بن یزید سے یہی حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک حدیث حسن سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند میں کوئی کذب سے متہم نہ ہو۔ وہ حدیث شاذ نہ ہو اور اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہو۔ پھر حدیث غریب کی محدثین کے نزدیک کئی وجوہ ہیں۔ بہت سی احادیث اس لئے غریب ہوتی ہیں کہ صرف ایک سند سے منقول ہوتی ہیں۔ جیسے حماد بن سلمہ کی ابو عشاء سے منقول حدیث وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا حلق اور لبہ کے علاوہ ذبح جائز نہیں؟ فرمایا: اگر تم اس کی ران میں بھی جھونک دو تو بھی کافی ہے۔ اس حدیث کو صرف حماد نے ابو عشاء سے نقل کیا ہے اور ان کی اس کے علاوہ کوئی حدیث معروف نہیں۔ چنانچہ یہ حدیث حماد بن سلمہ کی روایت سے مشہور ہے ہم اسے صرف انہی کی سند سے پہچانتے ہیں۔ چنانچہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی امام اکیلا کوئی حدیث روایت کرتا ہے پھر اس سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں اور اس طرح وہ مشہور ہو جاتی ہے۔ جیسے عبد اللہ بن دینار کی ابن عمرؓ سے منقول حدیث کہ آنحضرت ﷺ نے ولاء کی فروخت اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث صرف وہی روایت کرتے ہیں گو کہ ان سے کئی حضرات نے نقل کی ہے۔ چنانچہ عبید اللہ بن عمرو، شعبہ، سفیان ثوری، مالک بن انس اور ابن عیینہ انہی سے اسے روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح کئی ائمہ حدیث بھی اسے انہی سے روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ بن سلیم یہ حدیث عبید اللہ بن عمرو سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں لیکن اس میں انہیں وہم ہوا ہے کیونکہ صحیح یہی ہے کہ عبید اللہ بن عمرو، عبد اللہ بن دینار سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں اس لئے کہ عبد الوہاب ثقفی اور عبد اللہ بن نمیر بھی اسے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ مؤمل نے یہ حدیث شعبہ سے نقل کرنے کے بعد ان کا یہ قول بھی نقل کیا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ اس حدیث کی وجہ سے عبد اللہ بن دینار مجھے اجازت دیں اور میں کھڑا ہو کر ان کی پیشانی چوم لوں۔

امام ترمذی کہتے ہیں کہ حدیث کے غریب ہونے کی دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس میں ایسا اضافہ ہو جو ثقات سے نہ منقول ہو۔ یہ اس صورت میں صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے شخص سے منقول ہو جس کے حافظے پر اعتماد کیا جاسکتا ہو۔ جیسے مالک بن انس، نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ فطر ہر مرد و عورت، آزاد و غلام مسلمان پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مقرر کیا۔ مالک نے اس حدیث میں ”من المسلمین“ کا لفظ زیادہ نقل کیا ہے۔ ایوب سختیانی، عبد اللہ بن عمر اور کئی ائمہ حدیث اس حدیث کو نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ نقل نہیں کرتے۔ جب کہ بعض مالک کی طرح بھی روایت کرتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کے حافظے پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ بعض ائمہ مالک کی اس حدیث کو حجت تسلیم کرتے ہوئے اسی پر عمل پیرا ہیں۔ چنانچہ امام شافعی اور احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس غیر مسلم غلام ہوں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں۔ غرض یہ کہ اگر اضافہ ایسے راوی کی طرف سے ہو جس کے حافظے پر اعتماد کیا جاسکتا ہو تو وہ اضافہ مقبول ہے یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ بہت سی احادیث کئی سندوں سے منقول ہوتی ہیں لیکن ایک سند سے غریب سمجھی جاتی ہیں۔ جیسے کہ ابو کریب، ہشام، ابو سائب اور حسین بن اسود، ابو اسامہ سے وہ بریدہ بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے وہ اپنے دادا ابو بردہؓ سے وہ ابو موسیٰؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: کافر سات آنتوں میں اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ حالانکہ کئی سندوں سے منقول ہے۔ میں نے محمود بن غیلان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو

فرمایا: یہ ابو کریب کی ابو موسیٰ سے روایت ہے۔ پھر امام بخاری سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا اور فرمایا ہم اسے صرف ابو کریب کی روایت سے جانتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: مجھ سے تو اسے کئی شخصوں نے؛ ابواسامہ ہی سے روایت کیا ہے۔ وہ تعجب کرنے لگے اور فرمایا: میں اسے ابو کریب کے علاوہ کسی کی روایت سے نہیں جانتا۔ پھر فرمایا: میرا خیال ہے کہ ابو کریب نے یہ حدیث ابواسامہ سے کسی مباحثے میں سنی ہوگی۔ پھر عبداللہ بن ابی زیا اور کئی راوی شبابہ بن سوار سے۔ وہ شعبہ سے وہ بکیر بن عطاء سے اور وہ عبدالرحمن بن یعمر سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے دباء اور حضرت (کے برتنوں میں) نبیذ بنانے سے منع فرمایا: یہ حدیث اس لئے غریب ہے کہ اسے صرف انہوں نے شعبہ سے نقل کیا ہے۔ پھر شعبہ اور سفیان ثوری دونوں اسی سند سے بکیر بن عطاء سے وہ عبدالرحمن بن یعمر سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حج وقوف عرفات کا نام ہے۔ یہ حدیث محدثین کے نزدیک اس سند سے صحیح ترین ہے۔ محمد بن بشار، معاذ بن ہشام سے وہ اپنے والد سے اور وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جنازے کے ساتھ جائے اور نماز پڑھے اس کے لئے ایک قیراط (ثواب) اور جو اس کے ذن سے فراغت تک ساتھ رہے اس کے لئے دو قیراط (ثواب) ہے۔ پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ دو قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ فرمایا: ان میں سے چھوٹا واحد پہاڑ کے برابر ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمن، مروان بن محمد سے وہ معاویہ بن سلام سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابو مزاحم سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی کی مانند مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں جو اسی کے ہم معنی ہے۔ عبداللہ، مروان سے وہ معاویہ بن سلام سے وہ یحییٰ ابو سعید مولیٰ مہری سے وہ حمزہ بن سفینہ سے وہ سائبؓ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتی ہیں۔ میں نے ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن سے پوچھا کہ آپ کی وہ کون سی حدیث ہے جسے آپ نے سائب کے واسطے سے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے اور محدثین اسے غریب قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے یہی حدیث بیان کی پھر میں نے امام بخاری کو بھی یہ حدیث ان سے روایت کرتے ہوئے سنا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے منقول ہے لیکن صرف سائب کی روایت سے غریب ہے۔ ابو حفص عمرو بن علی بھی یحییٰ بن سعید قطان سے وہ مغیرہ بن ابی قرہ السدوسی سے اور وہ انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا میں اونٹ کو باندھ کر توکل کروں یا بغیر باندھے ہی اللہ پر بھروسہ رکھوں؟ فرمایا: باندھو اور بھروسہ کرو۔ عمرو بن علی کہتے ہیں کہ یہ حدیث یحییٰ بن سعید کے نزدیک منکر ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے انس بن مالکؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔ پھر یہ عمرو بن امیہ ضمری سے بھی آنحضرت ﷺ سے اسی کی مانند منقول ہے۔

ہم نے اس کتاب میں انتہائی اختصار سے کام لیا ہے اور امید کرتے ہیں کہ یہ فائدہ مند ہوگی نیز اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں اس سے نفع پہنچائے اور اپنی رحمت سے فلاح و نجات کا باعث بنائے نہ کہ وبال کا۔ یہاں کتاب اختتام پذیر ہوتی ہے۔

والحمد لله وحده على انعامه وافضاله وصلاته وسلامه على سيد المرسلين الامي وصحبه وآله.
وحسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم۔ وله الحمد على التمام وعلى النبي وآله
وصحبه افضل الصلاة وأزكى السلام والحمد لله رب العلمين۔

تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دائرہ اشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر و علوم قرآنی

نفسِ عثمانی بدر تفسیر معجزاتِ ہدایت ۲ جلد	مولانا عبدالرحیم عثمانی، مفتی عبدالرشید عثمانی
تفسیر مظہری اردو ۱۲ جلدیں	قاضی نور محمد عثمانی
قصص القرآن ۳ حصے در ۲ جلدیں	مولانا حفص الرحمن سیوہادی
تاریخ ارض القرآن	علامہ سید سلمان ندوی
قرآن اور ماحولیات	انجینئر شیخ سعید زین
قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن	ڈاکٹر حفصہ بی بی
لغات القرآن	مولانا عبدالرشید عثمانی
قاموس القرآن	قاضی زین العابدین
قاموس الفاظ القرآن الکریم (عربی و انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرشید عثمانی
ملک البیان فی مناقب القرآن (عربی و انگریزی)	حسب ان پسترس
امسال قرآنی	مولانا اشرف علی تھانوی
قرآن کی آیتیں	مولانا محمد سعید صاحب

حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو ۲ جلد	مولانا عبدالرشید عثمانی، مفتی فاضل دیوبند
تفسیر مسلم ۲ جلد	مولانا زکریا قسطل، فاضل دارالعلوم کراچی
جامع ترمذی ۲ جلد	مولانا حفص الرحمن صاحب
سنن ابوداؤد و شریف ۲ جلد	مولانا سید احمد رضا، مولانا خورشید عالم کاسمی، فاضل دیوبند
سنن نسائی ۲ جلد	مولانا حفص الرحمن صاحب
معارف الحدیث ترجمہ و شرح ۲ جلد ۷ حصے	مولانا محمد رفیع عثمانی صاحب
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات ۲ جلد	مولانا عبدالرحمن کازم صوفی، مولانا عبدالرشید عثمانی
ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد	مولانا فاضل الرحمن عثمانی صاحب
الادب المفرد کامل مع ترجمہ و شرح	از امام عسکری
مطالعہ قرآن ہدیہ شرح مشکوٰۃ شریف ۵ جلدیں	مولانا عبدالرشید عثمانی، فاضل دیوبند
تقریر بخاری شریف ۲ حصے کامل	حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
تعمید بخاری شریف ۱ حصہ	علامہ حسین بن مبارک بن سعید
تنظیم الامتانات ۲ جلد	مولانا ابو الحسن صاحب
شرح البیہق نووی ۲ حصے شرح	مولانا اشرف علی تھانوی
قصص الحدیث	مولانا محمد زکریا قسطل، فاضل دارالعلوم کراچی

ناشر: دائرہ اشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور نزد اسٹی وی ٹی مارکیٹ
کراچی، پاکستان، فون: ۳۶۱۸۱۱۱ (۲۱ لائنیں)
دیگر اداروں کی کتب دستیاب ہیں لیکن مکمل سہولت کا انتظام ہے / فزٹ: ۳۶۱۸۱۱۱ (۲۱ لائنیں)